وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

[illegible] کتاب مستطاب کنوز حدیث برافادہ عامہ مسلمانان و ہدایت کافہ اہل ایمان [illegible]

الہدی المحمود

ترجمہ

سنن ابی داؤد

از تالیف [illegible] ابو داؤد سلیمان [illegible] وحید الزمان صاحب مرحوم باہتمام شیخ محی الدین [illegible] تاجر کتب

مطبع مصطفائی واقع [illegible] در [illegible] لاہور مطبوع گردید

اور روایتون کی نسبت بہت طویل اور جلیل ہے دوسرے ابو علی محمد بن احمد بن عمرو لولوی بصری ان کا نسخہ
کے نسخہ سے قریب قریب ہی مگر تقدیم و تاخیر اور قلیل کمی بیشی بہی ہی تیسرے ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد بن بشر جو ابن
اعرابی معروف ہین انکا نسخہ بہت صغیر ہے اور ابن داسہ اور لولوی کے نسخے سے کم ہے چنانچہ کتاب الفتن اور ملاحم اور
حروف اور خاتم اور قریب نصف کتاب اللباس اور بہت سے احادیث متعلقہ وضو اور صلوۃ اور نکاح اس نسخے مین ندارد ہین
چوتھے ابو عیسی اسحاق بن موسی بن سعید رملی کاتب ابی داؤد یہ نسخہ رائج نہین ہے اور نہ نظر مین آیا البتہ پہلے تین نسخے
پائے جاتے ہین لیکن نسخہ ابن داسہ کا تو بلاد مغرب مین زیادہ رائج ہے اور نسخہ لولوی بلاد ہند اور عرب مین مروج ہے
اور ہندوستان مین جو سنن ابوداؤد مطبوع ہوا ہے وہ بروایت لولوی ہے مگر کہین کہین اختلاف روایت ابن داسہ کا
حاشیے پر چڑھا دیا ہے اور مطبوعہ مصر بہی بروایت لولوی ہے ۔ اس کتاب کے ترجمہ کی وقت تین نسخے سنن ابوداؤد کے
میرے پاس موجود تہے ایک نسخہ مطبوعہ دہلی جو اغلاط سے چندان محفوظ نہین ہے دوسرے نسخہ مطبوعہ مصر جو بہ نسبت
اوسکے زیادہ صحیح ہے اور اکثر مقامات مین اس ترجمہ مین اوسی پر اعتماد کیا ہے تیسرے نسخہ قلمی مصحح حافظ عبد الغنی
بن اسمعیل بن نابلسے جسکا مقابلہ دس بارہ نسخون سے سنہ ۱۰۹۹ ہجری مین کیا گیا یہ نسخہ بہ نسبت اون دونون نسخون کے
زیادہ تر صحیح اور جامع تہا ۔ ہرچند شروح سنن ابوداؤد کی شہر حیدرآباد مین تلاش کئے گئے پر افسوس کوئی شرح
دستیاب نہین ہوئی سب سے عمدہ اور معتبر اور قدیم شرح اس کتاب کی معالم السنن ہی خطابی علیہ الرحمہ کی اور ایک
شرح ہے شیخ محی الدین نووی کی اور ایک حاشیہ ہی حافظ زکی الدین منذری کا اور ایک حاشیہ ہی علامہ ابن
القیم رحمہ کا جو تحقیقات لائقہ سے بہرا ہوا ہے لیکن مختصر ہے اور ایک شرح ہے حافظ مغلطائی کی اور ایک شرح ہے
شیخ ولی الدین عراقی کی مگر یہہ دونون کامل نہین ہوئین اور ایک شرح ہے جلال الدین سیوطی کی مسمے مرقاۃ الصعود
وہ بڑی تلاش سے دستیاب ہوئی بعض مقامات مین اوسی سے نقل کیا ہے ۔ پر یہ حال ترجمہ شروع ہوتے وقت
ہے ان شاء اللہ تعالے اگر اثناے ترجمے مین کچہہ اور حواشی اور شروح ملجاوینگے تو اون سے بہی نقل کیا جاویگا ۔ اس
کتاب کے ترجمے مین مینے اختصار کے رعایت بہت رکہی اور حتی المقدور تطویل کلام سے بڑا پرہیز کیا ہے اسی وجہ سے
اختلاف مذاہب اور اقوال مجتہدین بالکل متروک کیئے الا ماشاء اللہ اگر کہین ہونگے تو قلیل ہونگے صرف ترجمہ
محاورے کے زبان مین حدیث کا کیا ہے اگر اوسمین کہین اغلاق یا اشکال ہے تو فائدہ لکہکر اوسکو رفع کر دیا ہے
ور میری نظر مین تو کوئی مقام مینے ایسا نہین چہوڑا جسمین اشکال رہگیا ہو اور اوسکو رفع نہین کیا ہو جہانتک
ہوسکا آسانی عبارت اور مطلب مین کی گئی کہ ہر عامی نا واقف حدیث کے مضمون اور مطلب کو سمجہہ جاوے اور
بلا دقت اوسپر عمل کر سکے ۔ خداوند کریم سے امید ہے کہ اس کتاب کے ترجمے سے عمل بالحدیث بہت رائج ہوگا
اور حالت قدیمہ جو صحابہ اور تابعین کے عہد مین تہی اور اب نسیا منسیا ہوگئی اوسکا پہر ظہور ہوگا اوسکے ظہور سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم لک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ والصلوۃ و نبیک محمد و آلہ
واصحابہ صلوۃ دائمۃ قائمۃ لا انقطاع فیھا **بعد** حمد اور صلوۃ کے فقیر حقیر کمترین الزمان خدمت
مین متبعین کتاب وسنت کے عرض کرتا ہے کہ شروع ۱۲۹۰ ہجری مین اللہ جل اور انعام سے
منجملہ صحاح ستہ ترجمہ موطا اور ترمذی شریف سے فراغت حاصل ہوئی ہر ہتا تہا کہ اب ترجمہ
صحیح بخاری علیہ الرحمہ کا شروع کیا جاوے کیونکہ حیات مستعار کا اعتبار نہین ہے عمر میری ان
کتابون کے ترجمہ کے لئے مکتفی ہوتی ہے یا نہین اور جناب نواب فیضماب قا ت نواب الاجاہ
امیر الملک بہادر کا بہی یہی منشا تہا لیکن چونکہ ان دنون مین وبات سفر کے افکار گوناگون
مین مبتلا تہا اور منجملہ کتب ضروری کے کوئی کتاب ہمراہ نہ رکہتا تہا ی علیہ الائمہ کے ترجمہ کے واسطے
بہت سامان شروح اور حواشی کا درکار تہا اور دل نے عزیز القدر کا ترجمہ یون ہی بطور
سرسری کردیا جاوے اسواسطے حسب اجازت نواب سنن ابوداود کا ترجمہ شروع کیا اور سنن ابوداود
ایک ایسی کتاب ہے جو عامل بالحدیث کے ہے گویا خزینۃ الفقہ ہے کہ حاضر ورنہ
موجود ہین یہانتک کہ ابن الا ہر سبکو اللہ جل جلالہ کی کتاب کا علم ہوجاوے اور
تو اوسکو کفایت کرتا ے لہا کہ منصف حق پرست کو ایک کتاب اور ایک سنن ابوداود کا ہے
ہے ج ہین ہے اور فی الواقع یہ کتاب تمام صحاح ستہ مین احادیث فقہیہ کی جمع مین ممتاز ہے
ے نسخے قلمی اور مطبوع اسقدر آپس مین اختلاف رکہتے ہین اور تقدیم وتاخیر کرکے دیکہنے والے کو ایک
حیرت ہوتی ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ ابوداود علیہ الرحمہ سے اس کتاب کو مشہور چار آدمیون نے روایت کیا ہے
ایک حافظ ابوبکر محمد بن بکر بن عبد الرزاق تمار بصری نے جو ابن داسہ کے نام سے معروف ہین یہ روایت

جی کی کتاب ہے کہ علم دین مین اوسکے مثل کوئی کتاب مرتب نہین ہوئی اور بہت لوگو
فقہا اور اہل مذاہب کے دلائل اس کتاب مین موجود ہین اور اسی کتاب پر اعتماد ہے
اور قبل سنن ابو داؤد کے جو اور کتابین تصنیف ہوئین تھین اونمین سنن اور احکام
سب موجود تھی مگر یہہ کتاب بالکل سنن اور احکام سے مالامال ہے ابن اعرابی نے کہا کہ کلام سے
بعد پہر تیسری کتاب کی احتیاج نہین ہے خطابی نے کہا اسمین کچھہ شک نہین ہے اس
علم اور دلائل مسائل اور احکام فقہ اسقدر موجود ہین جو کسی کتاب مین نہین ہین نہ متقدم کی نہ متاخرین کی نووی
نے کہا جو مسائل فقہیہ کو حاصل کیا چاہے اوسکو سنن ابو داؤد دیکھنا چاہیے کیونکہ اکثر احادیث احکام
اوسین موجود ہین ابو العلا نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا خواب مین آپنے فرمایا جو سنن
سیکھا چاہے تو ابو داؤد کی کتاب دیکھے حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن منده نے کہا ابو داؤد اور
نسائی کی شرط یہہ ہے اون لوگون سے روایت کرتے ہین جن کے ترک پر لوگون نے اجماع نہین کیا اور حدیث
صحیح ہو باتصال سند نہ اوسمین قطع ہو نہ ارسال - خطابی نے کہا ابو داؤد کی کتاب جامع ہے صحیح اور حسن
کو اور سقیم مین سے موضوع اور مقلوب او مجہول سے ابو داؤد کی کتاب خالی ہے ابو داؤد نے کہا مین
نے اس کتاب مین ایسی حدیث نہین لکھی جسکے ترک پر لوگون نے اجماع کیا ہو - چونکہ بعض اقسام حدیث
کا ذکر اس مقام پر آگیا اور آگے ابو داؤد بھی بعض حدیثون کے بعد اوسکی صحت اور سقم سے بحث کرتے ہین
اس لیے مجملا کچھہ تعریف چند اقسام حدیث کی لکھی دیتا ہون تاکہ پڑہنے والی کو اوسکے سمجھنے مین دقت نہو اور
مفصل رسالہ اس باب مین انشاء اللہ تعالی جداگانہ بزبان اردو تالیف کیا جاویگا **تعریفات اقسام**
حدیث **صحیح** وہ حدیث ہے جسکی سند راوی سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو کوئی
چھوٹ نہ گیا ہو اور اوسکے سب راوی سچے اور یاد کے پکے ہون اور اوسمین شذوذ یعنی لوگون کے روایت کا
خلاف اور علت یعنی پوشیدہ اسباب طعن کے نہون اور یہہ اعلی مرتبہ ہے **ضعیف** وہ حدیث ہے
جسکے راویونمین سے کوئی راوی دروغ گو یا فاسق یا اور کسی طرح سے مطعون ہو **حسن** وہ حدیث
ہے جسکے راویونمین کسی پر تہمت جھوٹھہ کی نہوئی ہو نہ شاذ ہو اور وہی الفاظ حدیث کی دوسری طرح سے
بہی مروی ہون اسکا رتبہ صحیح کے رتبہ سے کم ہے **مرفوع** وہ ہی جو خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول
یا فعل یا مقرر کیا ہو **متصل** وہ حدیث ہی جسکے سند برابر ملی ہوئی ہو کوئی راوی چھوٹا نہو **مسند**
وہ حدیث ہے جسکے راویونکی نام مذکور ہون **مشہور** وہ حدیث ہی جسکے لیے طریقہ دو تین زیادہ ہون اور حد تواتر کو نہ پہونچی ہو
متواتر وہ حدیث ہے کہ اوسکے راوی اس کثرت سے ہون کہ اونکا اتفاق جھوٹ پر عادةً محال ہو

ہند کی ظلمت اور تاریکی بالکل دور ہو جاویگی کیا عجب ہے جو بعد ترجمہ ہو جانے صحاح ستہ کے
اہل ہند کی معمول بہ کسی زمانے مین یہی کتابین ہو جاوین علی الخصوص زمانہ امام مہدی علیہ السلام مین جو آب
بلحاظ کیفیت اور حالت اعمال کی نہایت قریب معلوم ہوتا ہے - ایک روز مین سر جہکا کر عالم خلوت مین تصور
ذات الٰہی مین مصروف تہا دفعۃً الہام ہوا کہ یہ ترجمہ صحاح ستہ ایک وقت مین نہایت مقبول ہوگا اور اہل
اسلام ہند کے واسطے ایک سند محکم شمار کیا جاویگا - اور ضرور ہے کہ امام مہدی علیہ السلام اگر ہماری حیات مین
پیدا ہون تو ان ترجمون کو دیکھکر بہت خوش ہونگے اور نہایت پسند کرینگے اور اگر ہماری موت کی بعد ظاہر
ہون تو اور مسلمانون کو ہماری یہہ وصیت ہے کہ ان کتابون کو حضرت کے ملاحظہ مین لیجاوین انشاء اللہ تعالیٰ
مطبوع طبع ہونگی اور حضرت ممدوح اپنی دعای مستجاب سے مؤلف اور مترجم اور باعث ترجمہ کو محروم نہ فرماوینگے
واللہ الموفق والمعین اب کچھہ تہوڑا سا احوال اس کتاب کے مؤلف کا بیان کیا جاتا ہے **امام ابوداؤد**
کا حال کنیت انکی **ابوداؤد** ہے اور نام انکا سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشر بن شداد بن عمرو بن
عمران ازدی سجستانی ہے سجستان معرب ہے سیستان کا جو ایک ملک ہے درمیان سندہ اور ہرات
کے متصل قندہار کے اس زمانے مین اوسکو بلوچستان کہتے ہین - ابن خلکان نے جو لکہا ہے کہ سجستان یا
سجستانہ ایک قریہ ہے بصرے کی قریون مین سے یہہ غلط ہے اور خطا ہے اون سے اون کا تولد سنہ دو سو ہجری
مین ہوا یعنی امام بخاری کے تولد سے چھہ سال بعد اور علم حدیث کی حاصل کرنے کیلیے بلاد مصر اور شام اور حجاز اور عراق
اور خراسان وغیرہ مین پہرتے رہے اور خوب حاصل کیا اس علم کو حفظ حدیث اور اتقان روایت اور عبادت اور
تقوی اور صلاح واحتیاط مین بہت بلند پایہ رکہتے تھے - بعضون نے کہا ہے کہ ابوداؤد ایک دامن بڑا رکہتے تہے اور
ایک چہوٹا لوگون نے اسکی وجہ پوچہی اونہون نے کہا ایک دامن کشادہ مین نے حدیث کی اجزا کے واسطے رکہا
ہے اور دوسرے دامن کا کشادہ رکہنا کیا ضرور ہے بالکل اسراف ہے بڑی بڑی شیخ ابوداؤد کے امام احمد بن حنبل
اور ابو الولید طیالسی اور عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی اور موسی بن اسمعیل اور مسدد بن مسرہد اور مسلم بن ابراہیم اور ہنا
اور محمد بن بشار اور قتیبہ بن سعید اور عثمان بن ابی شیبہ وغیرہم ہین اور ائمہ ستہ مین سے ترمذی اور نسائی نے
انسے روایت کی ہے ابوداؤد نے اس کتاب کو پانچ لاکہہ حدیثون مین سے انتخاب کیا - اس کتاب مین چار ہزار
آٹھہ سو حدیثین درج کین جو صحیح ہین یا حسن اور جو اونمین سے منکر تھے یا ضعیف اوسکو بیان کر دیا ہے اور جس
حدیث سے ابوداؤد نے سکوت کیا ہے وہ مقبول ہے - ابوداؤد نے اس کتاب کو تصنیف کرکے امام احمد
حنبل کے روبرو پیش کیا انہون نے بہت پسند کیا حافظ ابوبکر خطیب نے کہا ابوداؤد بصرے مین رہے اور کئی بار
بغداد مین آئے اور اپنی سنن کو وہان نقل کیا اور لوگون نے اونسے اس کتاب کو روایت کیا کتاب سنن ابوداؤد کا ایک

معلوم ہوتا اوسکا اتباع کرنا سنہ ۴۰۰ ہجری تک یہی حال رہا بعد اوسکے لوگون نے یہ تقلید اختیار کی
ہوگئی اور حدیث سے استدلال کرنا چھوڑ دیا وفات ابوداؤد کے سولہوین شوال سنہ ۲۷۵ دوسو پچہتر ہجری مین ہے
اور بصری مین دفن ہوئے عمر اونکے تہتر سال کی تہی **مصطلحات مترجم** اس کتاب کے
ترجمے مین چند باتون کا التزام کیا گیا ایک اختصار عبارت کا دوسرے بامحاورہ زبان کا ترجمہ لفظی کی رعایت نہین ہے
تیسرے رفع اشکال اور اجمال کے لئے فواید ضروری کا بڑہانا چوتہے مذاہب فقہا سے کہین تعرض نہین کیا مگر کسی
کسی جگہہ شاذ نادر پانچوین اختلاف روایات مین اگر بہت کہلم کہلا اختلاف ہو تو اون روایات کی الفاظ نقل کرکے
ترجمہ کیا ہے ورنہ صرف ترجمہ پر اکتفا کیا ہے اور اختلاف اسانید کو بالکل چھوڑ دیا ہے کیونکہ اس سے کچہ مقصود
نہین ہے اگر کسی لفظ کی تفسیر منظور ہوتے ہے یا کوئی عبارت اثنای ترجمہ مین بڑہانی ہوتے ہے کبہے **ف**
لکہکر اوسکو بڑہا دیا ہے بعد اوسکے پہر ترجمہ **ت** لکہکر شروع کیا ہے اور کبہی دو خط تفسیری اس طرح
سے ( ) کرکے اونکے مابین مین لکہہ دیا ہے تاکہ دیکہنے والے کو معلوم ہو جاوے کہ یہہ عبارت حدیث کی نہین ہے
حل مطلب یا اور کسی ضرورت سے بڑہائی گئی ہے - اس کتاب کے بتیس ۳۲ پارے حافظ ابوبکر خطیب نے کئے ہین
مینے ہر ایک پارے کو علیحدہ علیحدہ کر دیا اور ہر ایک پارہ کی فہرست مکمل جامع ابواب اوسکے آخر مین شامل کر دی
تاکہ کسی مطلب کے نکالنے مین دقت نہو - ہر حدیث کا مطلب ٹہیک ٹہیک لکہکر کمال آزادی سے اوسکے حکم پر
بحث کی ہے کسی خاص مذہب کی رعایت نہین کی نہ کسی مذہب کی مخالفت مضر سمجہی ہے اگر ائمہ اربعہ نے کسی حدیث
کے خلاف کیا ہے تو وہان لکہدیا ہے کہ ائمہ اربعہ نے اسپر عمل نہین کیا مگر حدیث ہر طرح سے جائز العمل ہے
اوسپر عمل نہ کرنے سے وہ حدیث غلط نہین ہو سکتی نہ عمل کرنیوالی پر کچہہ طعن ہو سکتا ہے اسواسطے کہ سب امام
اور علما خطا سے معصوم نہین ہین گو کیسی ہے ماہر اور واقف ہون پر غلطی کا ہونا اونسے بعید نہین برخلاف
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کے کامون مین آپ ہرگز غلطے پر قایم نہین رہ سکتے تہے اللہ جل جلالہ اوسیوقت
مطلع کر دیتا اور غلطے اور بہول چوک کی اصلاح فرماتا یہہ رتبہ کسی امام یا مجتہد کو عطا نہین ہوا جو شخص کسی مجتہد کے
ہر قول یا فعل کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول فعل کیطرح واجب الاتباع جانے اور اوسکے پیروی ضرور سمجہے
اوسنے رسالت اور اجتہاد مین تمیز نہین کی اور پیغمبر کے درجے اور مرتبہ کو نہ سمجہا اللہ جل جلالہ سب مسلمانون کو
حق کی پیروی عطا فرماوے اور حدیث و قرآن کی محبت دل مین ڈالے وما علینا الا البلاغ -

سند کتاب

ہر چند اسانید اس کتاب کی چارون نسخون کے علیحدہ علیحدہ ہین اور تحویلات بہت ہین مگر یہان پر ابو علی لولوی
کے نسخے کی سند جسطرح سے مترجم کو حاصل ہے لکہدی جاتی ہے کیونکہ اب وہی نسخہ مروج ہے اور اوسیکا ترجمہ

موقوف وہ قول و فعل ہے جو کسی صحابی سے روایت کیا جاوے خواہ سند متصل ہو خواہ کوئی راوی چھوٹ گیا ہو **مرسل** وہ حدیث ہے جو تابعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرے کہ آپنے ایسا کہا یا ایسا کیا یعنی ذکر صحابی نکرے **منقطع** وہ حدیث ہے جسکے اسناد برابر نہو شروع میں سے یا بیچ میں سے خواہ اوپر سے کوئی راوی چھوٹ گیا ہو مگر اکثر اوس حدیث کو کہتے ہیں جو تبع تابعی صحابی سے روایت کرے **غریب** وہ حدیث ہے جسکا راوی کسی جگہہ روایت میں اکیلا ہوا اور اگر ہر زمانہ میں ایک ہی ہو گا تو وہ فرد کہلاتی ہے **عزیز** وہ حدیث ہے جسکے راوی ہر جگہہ دو ہوں **شاذ** وہ حدیث ہے جو کوئی ثقہ اور معتبر شخص لوگوں کی روایت کے خلاف بیان کرے اور مقابل اوسکے ہی محفوظ **تعلیق** اوس فعل کو کہتے ہیں جسکے اسناد کی شروع میں ایک یا زیادہ راویوں کو چھوڑ دیا جاوے **تدلیس** حدیث میں اوس فعل کو کہتے ہیں کہ راوی جس شخص سے روایت کرے اوس سے ملاقات کی ہو یا وہ اوسکا ہمعصر ہو مگر اوس سے اوس روایت کو سنا نہو اور ایسی لفظوں سے بیان کرے کہ جس سے یہ وہم ہو کہ سنا ہوا کہتا ہے **معلل** وہ حدیث ہے کہ ظاہر میں تو عیوب سے پاک معلوم ہوتی ہو مگر اوسمیں پوشیدہ سبب طعن کے پائے جاتے ہوں **موضوع** وہ حدیث ہے جسمیں طعن ساتھ کذب راوی کی ہو **احاد** اوسکو کہتے ہیں جسکے روایت میں اسقدر کثرت نہو اور آحاد تین قسم ہے مشہور اور غریب اور عزیز احاد میں بعضے روایت مقبول ہے اور بعضے مردود اگر راوی کی راستی اور صدق معلوم ہووے تو مقبول ورنہ مردود ہے **معضل** اوسکو کہتے ہیں جسمیں دو راوی برابر ساقط ہوں **متروک** وہ ہے جسکے راوی پر تہمت جھوٹ کی لگے ہو **مضطرب** وہ ہے جسمیں راویوں نے اختلاف کیا ہو سند یا متن میں **مدرج** وہ ہے جسمیں راویوں نے کچھ اپنا کلام بھی حدیث میں شامل کر دیا ہووے **مقطوع** وہ ہے جسکے اسناد تابعی تک پہنچے **معنعن** وہ ہے جو برابر ایک نے دوسرے سے روایت کی ہو **منکر** وہ ہے کہ روایت کرے اوسکو راوی ضعیف مخالف اوس کسیکی کہ ضعف اوسکا کمتر ہووے اور مقابل منکر کے معروف ہے **مقلوب** وہ حدیث ہے جسکے اسناد یا متن میں اولٹ پلٹ ہوا ہو

تتمہ احوال ابو داود

ابراہیم حربی نے کہا کہ ابو داود کے لئے حدیث نرم ہو گئی تہی جیسے لوہا حضرت داود علیہ السلام کے لئے نرم ہو گیا تھا۔ یحییٰ بن زکریا ساجی نے کہا اصل دین اسلام کی کتاب اللہ ہے اور ستون اسلام کا سنن ابی داود ہے۔ لوگوں کا اختلاف ہے کہ ابو داود شافعی تہے یا حنبلی بعض شافعی کہتے ہیں اور بعض حنبلی اور تاریخ ابن خلکان میں ہے کہ شیخ ابو اسحاق شیرازی نے طبقات الفقہا میں اونکو امام احمد کے اصحاب میں سے ذکر کیا ہے۔ حق یہ ہے کہ اوس زمانے میں اس قسم کی تقلید اندہا دندہ جیسے اس زمانے میں مروج ہے نہ تہی اگر کوئی مقلد تہا وہ بہی برای نام ایک مذہب کے طرف منسوب تہا لیکن ہر بات میں خواہ حدیث کے خلاف ہو یا موافق پابند اپنی مذہب کا نہوتا بلکہ جو حق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الطہارۃ کتاب طہارت کے بیان مین **ف** چونکہ نماز افضل‌ترین اعمال اور نہایت اہم ہے اور طہارت اسکی شرط ہے اسلئے پہلے طہارت کی کتاب کو رکھا **باب** التخلی عند قضاء الحاجۃ حاجت کیواسطے تنہائی کی جگہہ مین جانا **عن** المغیرۃ بن شعبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا ذہب المذہب ابعد **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ کو جاتے تو دور جاتے **ف** تاکہ لوگون کی نظر نہ پڑے۔ **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد البراز انطلق حتی لا یراہ احد **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ کا ارادہ کرتے تو چلے جاتے اتنی دور تک کہ کوئی انکو نہ دیکھتا **باب** الرجل یتبوأ لبولہ پیشاب کرنے کیلئے جگہہ ڈھونڈھنے کا بیان **عن** ابی التیاح حدثنی شیخ قال لما قدم عبد اللہ بن عباس البصرۃ فکان یحدث عن ابی موسی فکتب عبد اللہ الی ابی موسی یسالہ عن اشیاء فکتب الیہ ابو موسی انی کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فاراد ان یبول فاتی دمثا فی اصل جدار فبال ثم قال صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد احدکم ان یبول فلیرتد لبولہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس جب بصرے کو آئے تو حدیث نقل کرتے تہے ابو موسی سے ایکبار عبد اللہ نے ابو موسی کو لکہا چند مسئلون کا سوال کیا ابو موسی نے جواب مین لکہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہا ایک روز آپنے پیشاب کا ارادہ کیا تو آپ زمین نرم مین ایک دیوار کی جڑ مین آئے اور پیشاب کیا پہر فرمایا جب تم مین سے کوئی پیشاب کرنا چاہے تو ایک جگہہ ڈہونڈے پیشاب کیواسطے **ف** جو نرم ہو سخت نہو ورنہ چہینٹین اڑینگی اور ڈہلوان ہو کہ پیشاب ودہر بہہ جاوے ادہر نہ آوے ورنہ کپڑے یا بدن گندے ہونگے **باب** مایقول الرجل اذا دخل الخلاء پائخانہ مین جاتے وقت آدمی کیا کہے **عن** انس ابن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء قال عن حماد قال اللہم انی اعوذ بک وقال عن عبد الوارث قال اعوذ باللہ من الخبث والخبائث **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتے پائخانے کو تو حماد نے روایت کیا یون فرماتے اللہم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث اور عبد الوارث نے کہا یہ فرماتے اعوذ باللہ من الخبث والخبائث **ف** یعنے پناہ مانگتا ہون اللہ سے شیطانون اور شیطانیون سے یعنی جڑیلون سے یا برائی سے اور شیاطین سے یا شیاطین سے اور پلیدیون سے۔ کہا ابو داؤد نے روایت کی ہمسے حسن بن عمرو سدوسی نے انہون نے وکیع سے انہون نے شعبہ سے انہون نے عبد العزیز بن صہیب سے انہون نے انس سے اسی حدیث کو اور اسمین اللہم انی اعوذ بک ہے اور شعبہ نے کہا کبہی انس نے اعوذ باللہ کہا ہے اور وہیب نے عبد العزیز بن صہیب سے جو روایت کیا اسمین فلیتعوذ باللہ ہے **عن** زید بن ارقم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ہذہ الحشوش محتضرۃ فاذا اتی احدکم الخلاء فلیقل اعوذ باللہ من الخبث والخبائث **ترجمہ** زید بن ارقم

تعریف اقسام صحاح
بھی سندون مین سے صرف ایک سند عالی مرقوم ہوتی ہے تفصیل کے گنجایش نہین ہے اجازت
مجھکو سنن ابی داؤد کی میری شیخ عالم علامہ شیخ احمد بن عیسی بن ابراہیم شرقی حنبلی نے اونکو اجازت دی شیخ علامہ
عبد اللطیف بن عبد الرحمن بن حسن نے اونکو اجازت دی شیخ محمد بن محمود جزایری نے اونکو اجازت دی اونکی دادا
محمد بن حسین عنابی نے اونکو اجازت دی اونکے باپ حسین بن محمد نے اونکو اجازت دی مصطفی بن رمضان عنامی
نے اونکو اجازت دی ابو عبد اللہ محمد بن شقرون سقری نے اونہون نے ابو الحسن علی الاجہوری انہون نے عمر بن الجائی
الحنفی سے انکو اجازت دی شیخ الاسلام زکریا انصاری نے اونکو اجازت دی حافظ شیخ الاسلام احمد بن علی بن حجر
عسقلانی نے اس سند مین مترجم سے حافظ ابن حجر رح تک دس واسطے ہین پہر علامہ ابن حجر نے روایت کیا اوسکو
ابو علی محمد بن احمد بن علی بن عبد العزیز سے جو ابن المطرز مشہور ہین اونکو خبر دی ابو المحاسن یوسف بن عمر بن حسین
نے اونکو خبر دی حافظ زکی الدین ابو محمد عبد العظیم منذری نے اور ابو الفضل محمد بن محمد بکری نے اون دونون
نے کہا خبر دی ہمکو ابو حفص عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد بغدادی نے اونکو خبر دی شیخ ابو بدر ابراہیم بن محمد بن منصور
کرخی نے اور شیخ ابو الفتح مفلح بن احمد بن محمد رومی نے ان دونون کو خبر دی حافظ شیخ الاسلام ابو بکر احمد بن علی
بن ثابت نے جو خطیب بغدادی مشہور ہین انہون نے سنا ابو عمر قاسم بن جعفر بن عبد الواحد ہاشمی سے
اونہون نے سنا ابو علی محمد بن احمد بن عمرو لولوی سے انہون نے سنا امام ہمام شیخ الاسلام
زین المحدثین ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی سے جو مؤلف ہین اس
کتاب کے حافظ ابن حجر سے ابو داؤد تک آٹھہ واسطے ہین۔
اور مترجم کتاب سے ابو داؤد علیہ الرحمہ
تک اٹھارہ واسطے ہین اللہ راضی
ہوان سب بزرگوارون سے
اور ہمارا حشر اونکی ساتھہ کرے
آمین یا رب العالمین
فقط

بطور ادب کے نہ تحریمی باتفاق علماء احمد بن حنبل نے کہا یہ ممانعت منسوخ ہے عبد اللہ بن عمر کی حدیث سے سمجھ میں آتی ہے
بعضوں نے کہا یہ ممانعت اسوقت تہی جب بیت المقدس کیطرف نماز پڑہتے تہے بعضوں نے کہا یہ نہی خاص ہے اہل مدینہ سے کیونکہ مدینہ میں بیت المقدس کیطرف منہ کرنے سے کعبہ کیطرف
پشت ہوتی ہے (مرقاۃ الصعود) عن مروان الاصفر قال رایت ابن عمر اناخ راحلته مستقبل القبلة ثم جلس
یبول الیها فقلت یا ابا عبد الرحمن الیس قد نهي عن هذا قال بلى انما نهي عن ذلك في الفضاء فاذا كان بينك
وبين القبلة شيء يسترك فلا باس ترجمہ مروان الاصفر سے روایت ہے میں نے ابن عمر کو دیکھا انہوں نے
اپنا اونٹ بٹھایا پھر اسکے آڑ میں قبلہ کیطرف منہ کر کے پیشاب کرنے لگے میں نے کہا اے ابا عبد الرحمن کیا یہ منع نہیں ہے
انہوں نے کہا ہاں منع ہے خالی میدان میں اور جب تیرے اور قبلہ کے بیچ میں کچھ آڑ ہو تو کچھ قباحت نہیں باب
الرخصة في ذلك پاخانہ یا پیشاب کے وقت قبلہ کیطرف منہ کرنیکی اجازت عن عبد الله بن عمر قال لقد ارتقيت
على ظهر البيت فرايت رسول الله صلى الله عليه وسلم على لبنتين مستقبل بيت المقدس لحاجته -
ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا میں کوٹھری کی چھت پر چڑھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا دو اینٹوں پر پاخانہ
پھرتے ہوئے بیت المقدس کیطرف منہ کئے تہے عن جابر بن عبد الله قال نهى نبي الله صلى الله عليه وسلم ان
نستقبل القبلة ببول فرايته قبل ان يقبض بعام يستقبلها ترجمہ جابر بن عبد اللہ نے کہا منع کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کیطرف پیشاب کرنیسے پھر میں نے ایک سال پہلے وفات سے آپکو دیکھا آپ قبلہ کیطرف منہ کرتے تہے
(پیشاب یا پاخانہ کیوقت) باب كيف التكشف عند الحاجة پاخانہ کے واسطے ستر کسوقت کہولے عن
ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا اراد حاجة لا يرفع ثوبه حتى يدنو من الارض -
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ پھرنیکا قصد کرتے تو کپڑا نہ اٹہاتے جبتک زمین سے نزدیک
نہ ہو جاتے ف تاکہ ستر کسیکو دکہلائی نہ دے - کہا ابو داؤد نے عبد السلام بن حرب نے اس حدیث کو روایت کیا اعمش سے
انہوں نے انس بن مالک سے مگر وہ روایت ضعیف ہے باب كراهية الكلام عند الخلاء پاخانہ میں باتیں کرنا
مکروہ ہے عن ابي سعيد قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يخرج الرجلان يضربان
الغائط كاشفين عن عورتهما يتحدثان فان الله عز وجل يمقت على ذلك ترجمہ ابی سعید نے کہا سنا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے جب دو مرد پاخانہ پھرنے کو نکلیں ستر کہولے ہوئے باتیں کرتے ہوئے تو اللہ
عز وجل غصے ہوتا ہے ان پر کہا ابو داؤد نے نہیں اسناد کیا اس حدیث کو مگر عکرمہ بن عمار نے باب في الرجل يرد السلام
وهو يبول پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب نہ دینا عن ابن عمر قال مر رجل على النبي صلى الله عليه وسلم
وهو يبول فسلم عليه فلم يرد عليه ترجمہ ابن عمر نے کہا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر گذرا اور آپ پیشاب کر رہے
تہے اسنے سلام کیا آپنے جواب نہ دیا - کہا ابو داؤد نے ابن عمر وغیرہ سے روایت ہے کہ آپنے تیمم کیا پھر سلام کا جواب دیا عن المهاجر بن قنفذ

سے روایت ہے زید کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان پاخانوں میں اکثر شیاطین آیا کرتے ہیں تو جب تم میں سے کوئی پاخانہ
کو جاوے کہے اعوذ باللہ من الخبث والخبائث **باب** کراهیة استقبال القبلة عند قضاء الحاجة پاخانہ یا
پیشاب کیوقت قبلہ کیطرف منہہ کرنا مکروہ ہے **ف** یا پیٹ کرنا جنگل میں ہو خواہ شہر میں بعضوں کے نزدیک یہہ کراہت جنگل
میں ہے شہر میں نہیں بعضوں کے نزدیک صرف منہہ کرنا منع ہے پیٹ کرنا درست ہے بعضوں کے نزدیک سب درست ہے **عن**
سلمان قال قیل له لقد علمکم نبیکم کل شیء حتی الخراءة قال اجل لقد نهانا صلی الله علیه وسلم ان
نستقبل القبلة بغائط او بول وان لا یستنجی بالیمین وان لا یستنجی احدنا باقل من ثلاثة احجار او یستنجی
برجیع او عظم **ترجمہ** سلمان سے روایت ہے کسینے ان سے کہا تمہارے نبی نے تمکو سب چیزیں سکھادیں یہانتک کہ پاخانہ
پھرنا بھی سلمان نے کہا ہاں البتہ منع کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاخانے یا پیشاب کیوقت قبلہ کیطرف مونہہ کرنیسے
اور داہنے ہاتھہ سے استنجا کرنے سے اور تین ڈھیلوں سے کم لینے سے استنجے میں اور گوبر یا ہڈی سے استنجا کرنیسے **عن** ابی هریرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما انا لکم بمنزلة الوالد اعلمکم فاذا اتی احدکم الغائط
فلا یستقبل القبلة ولا یستدبرها ولا یستطب بیمینه وکان یامر بثلاثة احجار وینهی عن الروث والرمة
ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں تمہارے واسطے مثل باپ کے ہوں تمکو سکھاتا ہوں
جب تم میں سے کوئی پاخانے کو جاوے تو قبلہ کیطرف مونہہ نکرے نہ پیٹ کرے نہ استنجا کرے داہنے ہاتھہ سے اور آپ حکم کرتے
تھے تین ڈھیلے لینے کا اور منع کرتے تھے گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنیسے **عن** ابی ایوب روایة قال اذا اتیتم الغائط
فلا تستقبلوا القبلة بغائط ولا بول ولکن شرقوا او غربوا فقدمنا الشام فوجدنا مراحیض قد
بنیت قبل الکعبة فکنا ننحرف عنها ونستغفر الله **ترجمہ** ابی ایوب انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم آؤ پاخانہ میں تو مونہہ مت کرو قبلہ کیطرف پاخانہ پھرتے وقت یا پیشاب کرتے وقت لیکن پورب
کی طرف مونہہ کرو یا پچھان کیطرف **ف** یہہ حکم آپنے مدینے والوں کے لئے فرمایا تھا جنکا قبلہ دکھن کیطرف ہے اور جن لوگوں کا
قبلہ پورب یا پچھان کیطرف ہو انکو دکھن یا اوتر کی طرف مونہہ کرنا چاہئے (خطابی) **ف** ابو ایوب نے کہا جب ہم شام میں
آئے تو وہاں ہمنے دیکھا گھڈیاں قبلہ رخ بنی ہوئی ہیں ہم اس رخ سے پھر جاتے تھے (گھڈی پر بیٹھتے وقت) اور استغفار
کرتے تھے اس سے **عن** معقل بن ابی معقل الاسدی قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم
ان نستقبل القبلتین ببول او غائط **ترجمہ** معقل بن ابی معقل اسدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع کیا کعبہ شریف اور بیت المقدس کیطرف مونہہ کرنیسے **ف** خطابی نے کہا بیت المقدس کی حرمت اسواسطے ہے کہ
ایک مدت تک قبلہ اہل اسلام کا اسکی طرف رہا بعضوں نے کہا کہ بیت المقدس کیطرف مونہہ کرنیکی ممانعت اسوجہ سے تھی کہ
مدینہ میں جب کوئی بیت المقدس کیطرف مونہہ کرتا ہے تو کعبہ کیطرف پشت ہوتی ہے نووی نے کہا یہہ نہی تنزیہی ہے

ال حدیث یہ ہے کہ پیشاب سے جہاں تک ہو سکے احتیاط کرنا چاہیے **باب البول قائما** کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا بیان

عن حذیفة قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباطة قوم فبال قائما ثم دعا بماء فمسح علی خفیه

قال ابو داؤد قال مسدد قال فذهبت اتباعد فدعانی حتی کنت عند عقبه **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھورے پر آئے آپ نے کھڑے کھڑے پیشاب کیا **ف** کیونکہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا درست ہے

بعضوں نے کہا آپ کے گھٹنوں میں کوئی بیماری تھی جسکی وجہ سے بیٹھ نہ سکتے تھے حاکم اور بیہقی نے ایسا ہی روایت کیا ابو ہریرہ سے

بعضوں نے کہا وہ مکان نجاست سے بھرا ہوا تھا بیٹھنے میں احتمال تھا نجاست سے ملوث ہونیکا ابن ابی شیبہ نے مجاہد سے روایت

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا مگر ایک بار **ف** پھر پانی منگوایا اور مسح کیا موزوں پر

میں دور ہٹنے لگا آپ نے مجھے بلایا یہاں تک کہ میں آپکی ایڑیوں کے پاس تھا **باب فی الرجل یبول باللیل فی الاناء ثم**

یضعه عنده رات کو کسی برتن میں پیشاب کر کے اپنے پاس رہنے دے تو کیسا ہے **عن** امیمة بنت رقیقة انها قالت

کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قدح من عیدان تحت سریره یبول فیه باللیل **ترجمہ** امیمہ بنت رقیقہ سے روایت

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ تھا لکڑی کا آپ کے تخت کے نیچے رہتا تھا آپ اسمیں رات کو پیشاب کر لیا کرتے

ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر سردی کیوجہ سے یا اور کسی عذر سے آدمی رات کو پیشاب کے لئے باہر نہ جا سکے تو کسی برتن میں پیشاب

کر لیوے صبح کو پھینکدے **باب المواضع التی نهی عن البول فیها** جن مقاموں میں پیشاب کرنا منع ہے انکا بیان

عن ابی هریرة قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتقوا اللاعنین قالوا وما اللاعنان یا رسول اللہ

قال صلی اللہ علیہ وسلم الذی یتخلی فی طریق الناس او ظلهم **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو دو لعنت کے کاموں سے صحابہ نے کہا وہ کون سے کام ہیں آپ نے فرمایا جو آدمی لوگوں کی راہ میں

پاخانہ پھرے یا سایہ کی جگہ میں **ف** راہ میں اور سایہ دار درخت کے تلے پاخانہ پھرنے سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے لوگ

اسپر لعنت کرتے ہیں اور برا کہتے ہیں تو یہ فعل سبب ہوئے لعنت کا اسواسطے آپ نے منع کیا **عن** معاذ بن جبل قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا الملاعن الثلاثة البراز فی الموارد وقارعة الطریق والظل

ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تین لعنت کے کاموں سے اترنے کے مقاموں میں

اور سڑک میں اور سایہ کی جگہ میں پاخانہ پھرنے سے **عن** عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لا یبولن احدکم فی مستحمه ثم یغتسل فیه قال احمد ثم یتوضاء فان عامة الوسواس منه **ترجمہ** عبد اللہ

ابن مغفل سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے کوئی تم میں سے اپنے نہانے کی جگہ میں پھر

غسل کرے اسجگہ یا وضو کرے اسلئے کہ اکثر وسوسہ اسی سے پیدا ہوتا ہے **ف** کیونکہ نہانے والے کو یا وضو کرنیوالے کو

اسجگہ وہم ہو جاتا ہے شاید پیشاب پھر گیا ہو یہ جب ہے کہ وہاں پیشاب بہنے کی کوئی جگہ نہ ہو **عن** حمید الحمیری

قال انه اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یبول فسلم علیہ فلم یرد علیہ حتی توضأ ثم اعتذر الیہ فقال
انی کرھت ان اذکر اللہ تعالیٰ ذکرہ الا علی طھر او قال علی طھارۃ **ترجمہ** مہاجر بن قنفذ سے روایت ہو وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آئے اور سلام کیا آپ پیشاب کر رہے تھے آپنے جواب نہ دیا یہانتک کہ وضو کیا بعد وضو کے آپنے عذر کیا انسے اور فرمایا
مجھے برا معلوم ہوا کہ مین اللہ کا ذکر کرون بغیر طہارت کے **باب** فی الرجل یذکر اللہ تعالیٰ علی غیر طہر بغیر طہارت
کے ذکر الٰہی کا بیان **عن** عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ عزوجل علی کل احیانہ
ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر الٰہی کرتے تھے سب وقتون مین **باب** الخاتم فیہ
ذکر اللہ یدخل بہ الخلاء جس انگوٹھی پر اللہ کا نام ہو پائخانہ مین اسکو نہ لیجاوے **عن** انس قال کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اذا دخل الخلاء وضع خاتمہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ کو جاتے اپنی
انگوٹھی نکال لیتے۔ کہا ابو داؤد نے یہہ حدیث منکر ہے (یعنی روایت ثقات کے برخلاف ہے) یہہ حدیث انس سے اس طرح معروف
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی چاندی کی بنائی پھر اسکو نکال ڈالا وہم کیا اس حدیث مین ہمام نے اور نہین روایت کیا
اسکو مگر ہمام نے **باب** الاستبراء من البول پیشاب سے پاکی کا بیان **عن** ابن عباس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
علی قبرین فقال انھما یعذبان وما یعذبان فی کبیر اما ھذا فکان لا یستنزہ من البول واما ھذا فکان
یمشی بالنمیمۃ ثم دعا بعسیب رطب فشقہ باثنین ثم غرس علی ھذا واحدا وعلی ھذا واحدا وقال لعلہ
یخفف عنھما ما لم ییبسا قال ھناد یستتر مکان یستنزہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دو قبرون پر گذرے آپنے فرمایا ان دونون کو عذاب ہو رہا ہے اور کوئی بڑے گناہ پر عذاب نہین ہوتا ایک شخص تو پیشاب سے
طہارت نہین کرتا تھا اور ایک شخص چغلخوری کرتا تھا پھر آپنے ایک تازی ٹہنی کھجور کی منگوائی اور بیچ مین سے چیر کر آدھی اس قبر
پر گاڑدی اور آدھی اس قبر پر گاڑدی اور فرمایا شاید انکا عذاب کم رہے جبتک یہہ ٹہنیان نہ سوکھین ہناد نے کہا پیشاب
سے پردہ نہین کرتا تھا (یعنی کشف عورت کرتا تھا) **عن** عبد الرحمٰن بن حسنۃ قال انطلقت انا وعمرو بن العاص الی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فخرج ومعہ درقۃ ثم استتر بھا ثم بال فقلنا انظروا الیہ یبول کما تبول المرأۃ
فسمع ذلک فقال الم تعلموا ما لقی صاحب بنی اسرائیل کانوا اذا اصابھم البول قطعوا ما اصابہ البول منھم فنھاھم
فعذب فی قبرہ **ترجمہ** عبد الرحمٰن بن حسنہ سے روایت ہے مین اور عمرو بن العاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے
آپ نکلے اور ایک ڈھال سی جو آپکے ساتھ تھی آڑ کرکے استنجا کرنے لگے ہم لوگون نے کہا دیکھو آپ ایسے پیشاب کرتے ہین جیسی
عورتین پیشاب کرتی ہین (چھپ چھپاکر) آپ نے یہہ سنکر فرمایا کیا تم نہین جانتے جو بنی اسرائیل کے ایک شخص کا حال ہوا
بنی اسرائیل مین سے جب کسیکو پیشاب لگ جاتا تو وہ اس مقام کو کاٹ ڈالتے اس شخص نے منع کیا اس سے تو عذاب دیا گیا قبر مین۔
ف بنی اسرائیل کی شرع مین یہی حکم ہوگا اس شخص نے خلاف شرع اس سے ممانعت کی اسوجہ سے قبر مین اسکو عذاب ہوا۔

ومن اکل فما تخلل فلیلفظ وما لاک بلسانه فلیبتلع من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج ومن اتی الغائط
فلیستتر فان لم یجد الا ان یجمع کثیبا من رمل فلیستدبره فان الشیطان یلعب بمقاعد بنی آدم من فعل فقد
احسن ومن لا فلا حرج **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سرمہ لگاوے تو
طاق بار لگاوے جو شخص کرے تو بہتر ہے اور نہ کرے تو کچھ حرج نہیں اور جو ڈھیلے لے تو طاق لیوے جو شخص کرے تو بہتر ہے
اور نہ کرے تو حرج نہیں اور جو شخص کچھ کھانا کھاوے پھر خلال سے کچھ نکلے تو اسکو پھینکدے اور جو زبان سے لگا رہے اسکو
نگل جاوے جو ایسا کرے تو اچھا ہے جو نہ کرے تو کچھ حرج نہیں۔ جو شخص پاخانے کو جاوے تو آڑ میں جاوے اگر کچھ بھی آڑ نہ ملے
تو ریتے کا ایک ڈھیر لگا کر اسی کے آڑ میں بیٹھ جاوے اسلئے کہ شیطان آدمی کی شرمگاہ سے کھیلتا ہے **ف** شیطان کے
کھیلنے سے یہ مقصود ہے کہ اگر آڑ نہ ہوگی تو پیچھے سے کوئی جانور آن کر ایذا پہنچاویگا یا کوئی آدمی آکر ٹھٹھے ماریگا جو شخص ایسا
کریگا تو بہتر ہے نہ کریگا تو کچھ حرج نہیں **باب ما ینہی عنہ ان یستنجی بہ** جن چیزوں سے استنجا کرنا منع ہے
انکا بیان **عن** شیبان القتبانی قال ان مسلمة ابن مخلد استعمل رویفع بن ثابت علی اسفل الارض
قال شیبان فسرنا معه من کوم شریک الی علقماء او من علقماء الی کوم شریک یرید علقام فقال رویفع
ان کان احدنا فی زمن رسول الله صلی الله علیه وسلم لیاخذ نضو اخیه علی ان له النصف مما یغنم
ولنا النصف وان کان احدنا لیطیر له النصل والریش وللآخر القدح ثم قال قال لی رسول الله صلی الله
علیه وسلم یا رویفع لعل الحیاة ستطول بك بعدی فاخبر الناس انه من عقد لحیته او تقلد وترا او استنجی
برجیع دابة او عظم فان محمدا منه بری **ترجمہ** شیبان قتبانی سے روایت ہے کہ مسلمہ بن مخلد نے عامل کیا رویفع
بن ثابت کو نیچے کی زمین پر (یعنی اس زمین پر جو نشیب میں واقع تھی) شیبان نے کہا ہم بھی انکے ساتھ چلے کوم شریک سے علقما
تک یا علقما سے کوم شریک تک علقام جانیکو (کوم شریک اور علقما اور علقام مقاموں کے نام ہیں ملک مصر میں) رویفع
نے کہا ہم میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دوسرے شخص کا اونٹ لیتا اس شرط سے کہ جو فایدہ ہوگا
اسکا نصف تجھکو دونگا اور نصف میں لونگا اور ایک کی ہم میں سے تیر کی لکڑی ہوتی اور دوسرے کا پیکان اور پر ہوتا پھر رویفع
نے کہا مجھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے رویفع شاید تیری زندگی دراز ہو میرے پیچھے تو لوگوں سے کہدینا جس نے
گرہ لگائی اپنی ڈاڑھی میں یا گھوڑے کے گلے میں تانت کا حلقہ ڈالا یا جانور کے گوہ سے یا ہڈی سے استنجا کیا تو محمد اس سے بیزار ہے
ف ڈاڑھی کو گرہ دینا یا بالوں کو موڑ کر گھونگر دینا یا نظر نہ لگنے کے لیے جانوروں کے گلوں میں تانت کا گنڈا ڈالنا جاہلیت
میں مروج تھا آپ نے اس سے منع فرمایا کہا ابوداود نے شیبہ بن بیان نے اس حدیث کو ابی سالم جیشانی سے بھی روایت کیا ہے
انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے سنا وہ بیان کرتے تھے اس حدیث کو جب وہ قلعے پر الیون کے محاصرہ کئے ہوئے تھے اور قلعہ الیون
ایک شہر میں ہے پہاڑ پر اور شیبان قتبانی کے باپ کا نام امیہ ہے اور کنیت انکی ابو حذیفہ ہے قلعہ الیون ملک مصر میں تھا۔

وهو ابن عبد الرحمن قال لقد لقيت رجلا صحب النبي صلى الله عليه وسلم كما صحبه ابو هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يمتشط احدنا كل يوم او يبول في مغتسله ترجمہ حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے بیٹے ایک شخص سے ملاقات کی جو صحبت میں رہا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (اسکا نام معلوم نہیں ہوا) جیسے ابو ہریرہ رہے تہے وہ کہتا تہا منع کیا آنحضرت صلعم نے ہر روز کنگہی کرنیسے یا یہ کہ بول کریں ہم اپنا نہانیکی جگہ میں ف یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی ترمذی نے شمائل میں روایت کیا حضرت انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر سر میں تیل ڈالتے تہے اور اکثر داڑہی میں کنگہی کرتے تہے مگر اس سے یہہ لازم نہیں آتا کہ ہر روز کرتے ہوں اور یہہ جو منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز اپنی داڑہی میں کنگہی دو بار کرتے تہے حدیث کی کتابوں میں نہیں ملا البتہ غزالی نے احیاء العلوم میں اسکو نقل کیا ہے اور ظاہر ہے کہ احیاء میں بے سند حدیثیں ہیں

عن عبد الله بن سرجس قال ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يبال في الجحر قالوا لقتادة ما يكره من البول في الجحر قال كان يقال انها مساكن الجن ترجمہ عبد اللہ بن سرجس سے روایت ہے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کرنیسے سوراخ میں لوگوں نے قتادہ سے کہا کیا سبب ہے کہ پیشاب کرنا سوراخ میں مکروہ ہے قتادہ نے کہا لوگ کہا کرتے تہے کہ سوراخوں میں جن رہا کرتے ہیں ف یہاں جن سے مراد سانپ ہیں

باب ما يقول الرجل اذا خرج من الخلاء پاخانہ سے نکلکر کیا کہے

عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا خرج من الغائط قال غفرانك ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ سے نکلتے تو فرماتے غفرانک یعنی چاہتا ہوں بخشش تیری

باب كراهية مس الذكر باليمين في الاستبراء استنجے کیوقت ذکر کو داہنے ہاتہہ سے نہ چہوئے

عن عبد الله ابن ابي قتادة عن ابيه قال قال نبي الله صلى الله عليه وسلم اذا بال احدكم فلا يمس ذكره بيمينه واذا اتى الخلاء فلا يتمسح بيمينه واذا شرب فلا يشرب نفسا واحدا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیشاب کرے کوئی تم میں سے تو نہ چہوئے ذکر کو داہنے ہاتہہ سے اور جب پاخانہ کو جاوے تو داہنے ہاتہہ سے ڈہیلے نہ لیوے اور آبدست نہ کرے اور جب پانی پیوے تو غٹ غٹ ایک گہونٹ میں نہ چڑہا جاوے

عن حفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يجعل يمينه لطعامه وشرابه وثيابه ويجعل شماله لما سوى ذلك ترجمہ حضرت حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنے ہاتہہ کو کہانے اور پینے اور کپڑوں کے لئے رکہتے تہے اور بائیں ہاتہہ کو اور کاموں کے لئے

عن عائشة قالت كانت يد رسول الله صلى الله عليه وسلم اليمنى لطهوره وطعامه وكانت يده اليسرى لخلائه وما كان من اذى ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا داہنا ہاتہہ وضو اور کہانیکے واسطے تہا اور بایاں ہاتہہ پاخانے اور نجاست کیواسطے تہا

باب الاستتار في الخلاء پاخانہ کیوقت پردہ پوشی کرنا ۔

عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اكتحل فليوتر من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج

لوگون کے شان مین اُتری ہے فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المطہرین یعنی اُس مسجد مین وہ لوگ ہین جو چاہتے ہین خوب پاکی کرنا اور اللہ چاہتا ہے خوب پاکی کرنیوالون کو۔ مسجد قبا کے لوگ پانی سے آبدست کیا کرتے تھے جب انکی شان مین آیت اُتری باب الرجل یدلک یدہ بالارض اذا استنجی بعد استنجا کے اپنے ہاتھ کو زمین پر رگڑ دینا عن ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی الخلاء اتیتہ بماء فی تور او رکوۃ فاستنجی ثم مسح یدہ علی الارض ثم اتیتہ باناء اخر فتوضاء ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ کو جاتے تو مین پانی لیکر آتا پیالے یا چھاگل مین آپ استنجا کرتے پھر اپنا ہاتھ زمین پر رگڑتے بعد اُسکے مین دوسری برتن مین پانی لاتا آپ وضو کرتے باب السواک باب سواک کے بیان مین عن ابی ہریرۃ یرفعہ قال لولا ان اشق علی المؤمنین لامرتہم بتاخیر العشاء والسواک عند کل صلاۃ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مشکل نہ جانتا مین اپنی اُمت پر البتہ حکم کرتا انکو عشاء کے تاخیر کرنے کا اور ہر نماز کے واسطے مسواک کرنیکا عن زید بن خالد الجہنی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لولا ان اشق علی اُمتی لامرتہم بالسواک عند کل صلاۃ قال ابو سلمۃ فرایت زیدا یجلس فی المسجد وان السواک من اذنہ موضع القلم من اذن الکاتب فکلما قام الی الصلاۃ استاک ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے آپ اگر شاق نہ ہوتا میری اُمت پر تو مین حکم کرتا انکو ہر نماز پر مسواک کرنیکا ف اکثر احادیث مین اسی طرح ہے اسواسطے ہر نماز پر مسواک کرنا مستحب ہے بعضون کے نزدیک ہر وضو پر مستحب ہے ت ابو سلمہ نے کہا مینے دیکھا زید کو مسجد مین بیٹھے رہتے تھے اور مسواک اُنکے اُس مقام پر لگی رہتی تھی جہان پر قلم لگا رہتا ہے کاتب پاس (یعنی کان پر) جب نماز کو اُٹھتے مسواک کر لیتے عن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر قال قلت ارایت توضی ابن عمر لکل صلوۃ طاہرا وغیر طاہر عم ذاک فقال حدثتنیہ اسماء بنت زید بن الخطاب ان عبد اللہ بن حنظلۃ بن ابی عامر حدثہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بالوضوء لکل صلوۃ طاہرا وغیر طاہر فلما شق ذلک علیہ امر بالسواک لکل صلوۃ فکان ابن عمر یری ان بہ قوۃ وکان لا یدع الوضوء لکل صلوۃ ترجمہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے محمد بن یحیی بن حبان نے اُن سے کہا کیا وجہ ہے جو عبد اللہ بن عمر ہر نماز کے لئے وضو کرتے ہین خواہ باوضو ہون یا بے وضو عبد اللہ بن عبد اللہ نے کہا مجھسے نقل کیا اسماء بنت زید بن خطاب نے کہ عبد اللہ بن حنظلہ نے اُن سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا وضو کا ہر نماز کے لئے خواہ وضو ہو یا نہ ہو جب یہہ لوگون پر دشوار ہوا تو آپ نے حکم کیا مسواک کا ہر نماز کے وقت عبد اللہ بن عمر اپنے مین طاقت پاکر ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے ف پہلے حکم ہوا ہر نماز کے لئے وضو کر و پھر دشواری کے سبب سے اوس مین تخفیف ہوئی اور صرف مسواک ہر نماز کے لئے کافی ٹھہری باب کیف یستاک کس طرح مسواک کرے عن ابی بردۃ عن ابیہ

عن جابر بن عبد اللہ یقول نهانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتمسح بعظم او بعر ترجمہ جابر بن عبد اللہ کہتے تھے منع فرمایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی یا مینگنے سے استنجا کرنے سے عن عبد اللہ بن مسعود قال قدم وفد الجن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا محمد انه امتك ان یستنجوا بعظم او روثة او حممة فان اللہ تعالی جعل لنا فیها رزقا قال فنهی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے جب جماعت جنون کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ منع کیجئے اپنی امت کو ہڈی یا گوبر یا کوئلا سے استنجا کرنے سے کیونکہ اللہ تعالی نے ہماری روزی انمین بنائی ہے ف یعنی ہڈی خود انکی اور لید انکے جانورون کی خوراک ہے اور کوئلے سے روشنی کرتے ہونگی یا جلاتے ہونگے یا اور کوئی فایدہ ہوگا اسواسطے اُسکو بہی روزی مین داخل کیا ت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کر دیا باب الاستنجاء بالحجارة پتہرون سے استنجا کرنیکا بیان عن عایشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ذهب احدکم الی الغائط فلیذهب معه بثلاثة احجار یستطیب بهن فانها تجزی عنه ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین سے پاخانہ کو جاوے تو تین پتہر اپنے ساتھ لیجاوے اُن سے استنجا کرے وہ کافی ہین ف یعنی پہر پانی لینا ضرور نہین البتہ مستحب ہے عن خزیمة ابن ثابت قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الاستطابة فقال بثلاثة احجار لیس فیها رجیع ترجمہ خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا استنجے کا آپ نے فرمایا استنجا تین پتہرون سے کرنا چاہیے جن مین گوبر نہ ہو باب فی الاستبراء پاکی کا بیان عن عایشة قالت بال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام عمر خلفه بکوز من ماء فقال ما هذا یا عمر فقال هذا ماء توضاء به قال ما امرت کلما بلت ان اتوضاء ولو فعلت لکانت سنة ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہے پیشاب کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر ایک کوزہ پانی کا پیچھے لیکر کہڑے ہوئے آپنے پوچھا کیا ہے اے عمر حضرت عمر نے کہا پانی ہے وضو کے لئے آپنے فرمایا مجھے ایسا حکم نہین ہوا کہ جب پیشاب کرون وضو بھی کرون اگر مین ایسا کرون تو واجب ہو جاوے باب فی الاستنجاء بالماء پانی سے استنجا کرنیکا بیان عن انس بن مالك ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل حائطا ومعه غلام معه میضاة وهو اصغرنا فوضعها عند السدرة فقضی حاجته فخرج علینا وقد استنجی بالماء ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باغ مین گئے اور آپکے ساتھ ایک لڑکا تھا جو پانی کا بدھنا لئے تھا اور ہم سب مین کم سن تھا اُس لڑکے نے وہ پانی درخت کے پاس رکہہ دیا آپ حاجت سے فارغ ہو کر نکلے اور استنجا کیا تھا آپنے پانی سے عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نزلت هذه الایة فی اهل قباء فیه رجال یحبون ان یتطهروا قال کانوا یستنجون بالماء فنزلت فیهم هذه الایة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آیت مسجد قبا کے

پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا مصعب نے کہا کہ مین دسوین چیز بھول گیا مگر یہ کہ کلی ہو یعنی خوب یاد نہین لیکن قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دسوین چیز شاید کلی کرنا مراد ہو **عن** عمار بن یاسر قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من الفطرۃ المضمضۃ والاستنشاق فذکر نحوہ ولم یذکر اعفاء اللحیۃ زاد والختان قال والانتضاح ولم یذکر انتقاص الماء یعنی الاستنجاء **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدائشی سنتون سے کلی کرنا ہے اور ناک مین پانی ڈالنا اور بیان کیا حدیث عایشہ کی مانند جو ابھی گذری مگر عمار نے ڈاڑھی چھوڑنے کو ذکر نہین کیا اور ختنے کو ذکر کیا اور پانی چھڑکنے کو ازار پر بعد استنجا کے تا کہ وسواس قطرے کا نہ رہے اور استنجے کو بیان نہین کیا۔ کہا ابو داؤد نے اسی کی مانند ابن عباس سے مروی ہے انہوں نے پانچ سنتین بیان کین ہین سب سر مین ہین اُن مین سوا ایک مانگ نکالنا ہے اور ڈاڑھی چھوڑنا اسمین نہین ہے۔ کہا ابو داؤد نے طلق بن حبیب و مجاہد اور ابو بکر بن عبد اللہ مزنی سے یہ حدیث منقول ہے اُنہین کا قول اسمین ڈاڑھی چھوڑنا نہین ہے اور محمد بن عبد اللہ بن ابی مریم کی روایت میں ابو سلمہ سے اُنہون نے ابو ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈاڑھی چھوڑنا موجود ہے اور ابراہیم نخعی سے بھی ایسا ہی مروی ہے اسمین ڈاڑھی چھوڑنا ہے اور ختنہ کرنا **ف** ان چیزون کو پیدائشی سنت اس لئے فرمایا کہ یہ سنت قدیمی ہے اور انبیا سے چلی آتی ہے اور اُن کے طریقے پر چلنے کا ہمکو حکم ہوا ہے اللہ جل جلالہ نے فرمایا فبہدیہم اقتدہ اُن کے راہ کی پیروی کر بعضون نے کہا یہ سنتیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہین

باب السواک لمن قام باللیل جو رات کو بیدار ہو مسواک کرے **عن** حذیفۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام من اللیل یشوص فاہ بالسواک **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اُٹھتے اپنا مونہہ دھوتے مسواک سے **عن** عایشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوضع لہ وضوءہ وسواکہ فاذا قام من اللیل تخلی ثم استاک **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے وضو کا پانی اور مسواک رکھدی جاتی جب آپ رات کو اُٹھتے استنجے کو جاتے پھر مسواک کرتے **عن** عایشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرقد من لیل ولا نہار فیستیقظ الا یتسوک قبل ان یتوضاء **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین اُٹھتے تھے سو کر رات کو یا دن کو مگر مسواک کرتے تھے وضو سے پہلے **ف** پھر وضو کیوقت نہ کرتے تھے یا وضو کے وقت پھر کر لیتے تھے کیونکہ پہلی مسواک بیداری کی تھی جب نیند سے ہوشیار ہو تو مسواک کرنا مسنون ہے **عن** عبد اللہ بن عباس قال بت لیلۃ عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما استیقظ من منامہ اتی طہورہ فاخذ سواکہ فاستاک ثم تلا ھذہ الایات ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لایات لاولی الالباب حتی قارب ان یختم السورۃ او ختمہا ثم توضاء فاتی مصلاہ فصلی رکعتین

قال محمد قال اتينا رسول الله صلے الله عليه وسلم نستحمله فرايته يستاك على لسانه وقال
ابوداؤد وقال سليمان قال دخلت على النبي صلے الله عليه وسلم وهو يستاك وقد وضع السواك
على طرف لسانه وهو يقول اه اه يعني يتهوع **ترجمہ** ابو بردہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے یعنی ابو موسیٰ
اشعری رض سے روایت کی ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس سواری مانگنے کو میں نے دیکھا آپ مسواک کر رہے
تھے اپنے زبان پر یہہ مسدد کی روایت ہے اور سلیمان کی روایت میں ہے کہ مین گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آپ مسواک کر رہے تھے اور مسواک کو اپنی زبان کے کنارہ پر رکھکر فرماتے تھے اخ اخ جیسے کوئی قی کرتا ہے **ف** جب مسواک
کو زبان پر یا حلق کی رطوبت نکالنے کو تو اسی قسم کی آواز نکلتی ہے **باب** في الرجل يستاك بسواك غيره
ایک آدمی دوسرے کی مسواک کرے **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلے الله عليه وسلم يستن و
عنده رجلان احدهما اكبر من الآخر فاوحي اليه في فضل السواك ان كبر اعط السواك اكبرهما
قال احمد هو ابن حزم قال لنا ابو سعيد هو ابن الاعرابي هذا مما تفرد به اهل المدينة **ترجمہ**
حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے اور آپ کے پاس دو شخص تھے ایک بڑا
ایک چھوٹا آپ پر وحی آئی مسواک کی فضیلت مین اور حکم ہوا بڑے کو مسواک دینے کا **ف** شاید یہ قصہ خواب میں ہو جیسے ابن
عمر کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا اپنے تئین مسواک کرتے ہوے اتنے مین
دو آدمی میرے پاس آئے ایک بڑا تھا دوسرے سے مینے مسواک چھوٹے کو دی حکم ہوا بڑے کو دینے کا مینے بڑے کو دیدی
کہا ابوداؤد نے کہا احمد بن حزم نے کہا ہم سے ابو سعید بن اعرابی نے اس حدیث کو صرف اہل مدینہ نے نقل کیا ہے
باب غسل السواك مسواک دہونیکا بیان **عن** عائشة انها قالت كان نبي الله صلى الله عليه
وسلم يستاك فيعطيني السواك لاغسله فابدأ به فاستاك ثم اغسله وادفعه اليه **ترجمہ** حضرت
عایشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرکے مجھکو دیدیتے دہونیکو مین اس سے مسواک کرتی پھر
دہوکر آپ کو دیدیتی **باب** السواك من الفطرة مسواک پیدائشی سنت ہے **عن** عائشة قالت قال رسول
الله صلے الله عليه وسلم عشر من الفطرة قص الشارب واعفاء اللحية والسواك والاستنشاق بالماء
وقص الاظفار وغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانة وانتقاص الماء يعني الاستنجاء بالماء
قال زكريا قال مصعب ونسيت العاشرة الا ان تكون المضمضة **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزین پیدائشی سنت ہین ایک تو خوب مونچہ کترانا دوسری ڈاڑھی
چھوڑنا بقدر قبضہ تیسری مسواک کرنا چوتھی پانی سے ناک صاف کرنا۔ پانچوین ناخن کاٹنا چھٹی انگلیون
کے جوڑون کو دہونا کہ میل نہ جم رہے۔ ساتوین بغل کے بال اکھاڑنا آٹھوین زیرناف کے بال مونڈنا نوین

توضأ على طهر كتب الله له عشر حسنات ترجمہ ابی غطیف ہذلی نے کہا میں عبداللہ بن عمر کے پاس تہا
ظہر کی اذان ہوئی انہوں نے وضو کیا اور نماز پڑہی پہر عصر کی اذان ہوئی پہر انہوں نے وضو کیا میں نے ان سے کہا (اب نیا
وضو کرنیکا کیا سبب ہے) انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی وضو پہ وضو کرے تو اللہ جل جلالہ
اسکے لئے دس نیکیاں لکہے گا **باب** ما ینجس الماء پانی کا بیان **عن** عبداللہ بن عمر قال سئل
رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الماء وما ينوبه من الدواب والسباع فقال صلى الله عليه وسلم
اذا كان الماء قلتين لم يحمل الخبث **ت** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا
جو پانی ایسا ہو جس پر جانور اور درندے آتے جاتے ہوں (اسمیں سے پیتے ہوں اور اسمیں پیشاب کرتے ہوں اسکا
حکم کیا ہے) آپ نے فرمایا جب پانی دو قلوں کے برابر ہو وہ ناپاکی نہ اٹہاویگا **ف** یعنی ناپاک نہ ہوگا دوسری
روایت میں اسی کتاب کی یہ ہے اذا کان الماء قلتین فانہ لا ینجس جب پانی دو قلوں کے برابر ہو تو نجس نہ ہوگا
اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور نسائی اور دارمی نے بہی روایت کیا مگر اختلاف کیا محدثین نے اسکی صحت و ضعف
میں اکثر علماء کے نزدیک یہ حدیث صحیح واجب العمل ہے امام شافعی کا مذہب یہی ہے - قلہ بڑے مٹکے کو کہتے ہیں جسمیں
اڑہائی مشک پانی آتا ہے دو قلوں میں پانچ مشکیں پانی ہوا وزن کے حساب سے سوا [illegible] من پانی ہے تفصیل
اس حدیث کی حاشیہ ابن قیم میں جو اس کتاب پر ہے موجود ہے **باب** ما جاء فی بئر بضاعة بیر بضاعہ کا بیان
عن ابی سعید الخدری انہ قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتوضأ من بئر بضاعة وهي
بئر يطرح فيها الحيض ولحم الكلاب والنتن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الماء طهور لا
ينجسه شيء ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے کہا کیا وضو کریں
ہم بیر بضاعہ سے اور وہ ایسا کنواں ہے جسمیں ڈالے جاتے ہیں حیض کے لتے اور کتے اور گندگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا پانی پاک ہے اسکو کوئی چیز نجس نہیں کرتی **ف** قلیل ہو یا کثیر جبتک اسکے اوصاف نہ بدلیں یعنی رنگ بو مزہ یہی
مذہب صحیح ہے اور اسیکو اختیار کیا ہے محققین علماء نے اور یہ حدیث پانی کے باب میں سب حدیثوں سے بہتر ہے +
عن ابي سعيد الخدري قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقال له انه يستقى
لك من بئر بضاعة وهي بئر يلقى فيها لحوم الكلاب والمحايض وعذر الناس فقال رسول الله صلى الله
ان الماء طهور لا ينجسه شيء ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے
کہا آپ کے لئے پانی لایا جاتا ہے بیر بضاعہ سے حالانکہ اس کنوئیں میں کتوں کے گوشت اور حیض کے لتے اور گوہ غلیظ پڑتا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی کہا ابو داؤد نے میں نے
قتیبہ بن سعید سے سنا وہ کہتے تہے میں نے بیر بضاعہ کے متولی سے پوچہا اسمیں کہاں تک پانی ہے اس نے کہا بہت ہو تو

ثم رجع الی فراشه فنام ماشاء الله ثم استیقظ ففعل مثل ذلك ثم رجع الی فراشه فنام ثم استیقظ
ففعل مثل ذلك کل ذلك یستاك ویصلی رکعتین ثم اوتر **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے مین ایک
رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا (حضرت میمونہ کے مکان مین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی
اور عبداللہ بن عباس کی خالہ تہین) آپ سوکر بیدار ہوے اور وضو کا پانی لیکر مسواک کرنے لگے پہر آپنے آیتین
پڑہنا شروع کین ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنهار یہان تک کہ قریب ہوا
سورت ختم ہو جاوے یا ختم کر دی بعد اُسکے آپنے وضو کیا اور نماز پڑہنے کی جگہ پر آئے اور دو رکعتین پڑہین
پہر اپنے بچہونا پر جاکر سو رہے جبتک کہ خدا کو منظور تہا پہر جاگے اور ایسا ہی کیا بعد اسکے اپنے بچہونے پر سو رہے
پہر جاگے اور ایسا ہی کیا ہر بار مسواک کرتے تھے اور دو رکعتین پڑہتے تہے بعد اُسکے آپنے وتر پڑہا - کہا ابو داؤد
نے اس حدیث کو ابن فضیل نے حصین سے روایت کیا اسمین یہ ہے آپنے وضو کیا اور مسواک کی اور آپ یہ آیتین
پڑہ رہے تہے یہانتک کہ سورت کو ختم کیا **عن** شریح بن هانی قال قلت لعایشة بای شئ کان یبدء
رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل بیته قالت بالسواك **ترجمہ** شریح ابن ہانی سے روایت ہے
مینے حضرت عایشہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گہر مین تشریف لاتے تو پہلے کیا کرتے حضرت عایشہ نے
کہا پہلے مسواک کرتے **باب** فرض الوضوء وضو کا فرض ہونا **عن** ابی الملیح عن ابیه عن
النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یقبل الله صدقة من غلول ولا صلوة بغیر طهور -
ترجمہ ابو الملیح نے روایت کیا اپنے باپ سے (اسامہ بن عمیر) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین قبول
کرتا ہے اللہ صدقہ چوری کے مال سے اور نہین قبول کرتا ہی نماز بغیر طہارت کے **عن** ابی هریرة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقبل الله صلوة احدکم اذا احدث حتی یتوضاء **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قبول کرتا اللہ نماز کسی کے تم مین سے جب وہ
بیوضو ہو یہانتک کہ وضو کرے **ف** اگر پانی موجود ہو اور کوئی عذر نہ ہو ورنہ تیمم کرے **عن** علی رضی الله
عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مفتاح الصلوة الطهور وتحریمها التکبیر وتحلیلها
التسلیم **ترجمہ** حضرت علی رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی کنجی طہارت ہی اور
تحریم اسکی تکبیر ہے (یعنی جب تکبیر تحریمہ کہی تو جتنے افعال نماز کے منافی ہین نادرست ہو گئے) اور تحلیل اُسکی سلام ہے
(یعنی جب سلام پہیرا تو سب افعال درست ہو گئے) **باب** الرجل یجدد الوضوء من غیر حدث
وضو پر وضو کرنیکا بیان **عن** ابی غطیف الهذلی قال کنت عند عبدالله بن عمر فلما نودی بالظهر
توضا فصلی فلما نودی بالعصر توضا فقلت له فقال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من

قوله ... ابن عباس ... وقیل ... [illegible]
... قال الترمذی [illegible]
... اسامة بن عمیر الهذلی ... [illegible]
... عامر بن ... [illegible]
... ابو الملیح ... [illegible]
ابو غطیف ... الهذلی ... [illegible]

دہونا استحباباً ہی نہ وجوباً کیونکہ بلی کا جہوٹا پاک ہی جیسا آگے آویگا **عن** ابی ہریرۃ ان بنی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا ولغ الکلب فی الاناء فاغسلوہ سبع مرات السابعۃ بالتراب **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا کسی برتن مین مونہہ ڈالکر زبان گہنگہولے تو اسکو سات بار دہوؤ ساتوین بار مٹی لگاکر دہوؤ **عن** ابن مغفل ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب ثم قال ما لہم ولہا فرخص فی کلب الصید وفی کلب الغنم وقال اذا ولغ الکلب فی الاناء فاغسلوہ سبع مرار والثامنۃ عفروہ بالتراب **ترجمہ** ابن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتون کے قتل کا پہر فرمایا وہ کیا لگاتے ہین اور رخصت دی آپ نے شکاری کتے مین اور گلے کے کتے کی اور فرمایا آپ نے جب برتن مین کتا مونہ ڈالے تو اسکو سات بار دہو ڈالو اور آٹہوین بار سوکی مٹی سے مانجو **باب** سود الہرۃ بلی کے جوٹہہ کا بیان **عن** کبشۃ بنت کعب بن مالک وکانت تحت ابن ابی قتادۃ ان ابا قتادۃ دخل فسکبت لہ وضوء فجاءت ہرۃ فشربت منہ فاصغی لہا الاناء حتی شربت قالت کبشۃ فرانی انظر الیہ فقال اتعجبین یا ابنۃ اخی فقلت نعم فقال ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال انہا لیست بنجس انہا من الطوافین علیکم او الطوافات **ترجمہ** کبشہ بنت کعب بن مالک سے روایت ہی وہ ابن ابی قتادہ کے نکاح مین تہین کہ ابوقتادہ آئے مین نے انکے واسطے وضو کا پانی رکہا بلی آکر اسمین سے پینے لگی ابوقتادہ نے برتن جہکا دیا کبشہ کہتی ہین ابوقتادہ نے مجہکو دیکہا مین انکو دیکہہ رہی تہی تو ابوقتادہ نے کہا کیا تو تعجب کرتی ہو ای بہتیجی میری مینے کہا ہان ابوقتادہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی نجس نہین ہے وہ تو پہرا کرتی ہی تمہارے اوپر **ف** یعنی شب و روز آتی جاتی رہتی ہی اُس سے احتیاط کہان ہوسکتی ہے اسواسطے اُسکا جوٹہا پاک ہوا۔ **عن** داؤد بن صالح بن دینار التمار عن امہ ان مولاتہا ارسلتہا بہریسۃ الی عایشۃ رضی اللہ عنہا فوجدتہا تصلے فاشارت الی ان ضعیہا فجاءت ہرۃ فاکلت منہا فلما انصرفت اکلت من حیث اکلت الہرۃ فقالت ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال انہا لیست بنجس انما ہی من الطوافین علیکم وقد رایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یتوضا بفضلہا **ترجمہ** داؤد بن صالح بن دینار التمار سے روایت ہی اُس نے نقل کی اپنی ماں سے کہ اُن کی مولاۃ نے (آزاد کرنیوالی) انکو ہریسہ دیکر (ہریسہ ایک کہانا ہوتا ہے) حضرت عایشہ پاس بہیجا جب وہ گئین تو دیکہا حضرت عایشہ نماز پڑہہ رہی ہین انہون نے اشارہ سے کہا رکہدو اتنے مین بلی آئی اور تہین سے کہایا جب حضرت عایشہ نماز سے فارغ ہوئین تو جہان سے بلی نے کہایا تہا وہین سے کہانے لگین اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی ناپاک نہین ہے وہ تو پہرتی رہتی ہی تمپر اور مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تو زیر ناف تک ہوتی کہا جب کم ہوتا ہے تو اُس نے کہا ستر سے کم (یعنی گھٹنوں تک یا اُس سے کم) لکھا ابوداؤد نے
مینے بیر بضاعہ کو اپنی چادر سے ناپا تو چہہ ہاتھ اسکا عرض نکلا اور مینے باغ والے سے پوچھا کیا اس کنوئیں کا حال کچھ بدل گیا
ہی پہلے کی نسبت اُس نے کہا نہیں اور مینے دیکھا اُسکے پانی کا رنگ بدلا ہوا تھا **ف** اس سے معلوم ہوا جن لوگون
نے یہ توجیہ کی ہی کہ بیر بضاعہ کا پانی جاری تہا یا دہ در دہ تہا تو انہون نے غلطی کی **باب** الماء لا یجنب
پانی جو بچ رہی غسل جنابت کے بعد وہ نجس نہین ہی **عن** ابن عباس قال اغتسل بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی جفنة فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیتوضأ منها او یغتسل فقالت له یا رسول اللہ انی
کنت جنبا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الماء لا یجنب **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی (میمونہ) نے غسل کیا ایک لگن سی (یعنی چلو سے پانی لیکر) اتنے مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کیا بچے ہوئے پانی سے وضو یا غسل کرنیکا وہ بی بی بول اُٹھین یا رسول اللہ مین
جنب تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی جنب نہین ہوتا **ف** یعنی جو پانی بچ رہا بعد غسل جنابت کے وہ پاک ہے
اُس سے وضو یا غسل درست ہے دوسری حدیث مین جو اسکی ممانعت آئی ہی وہ تنزیہا ہی **باب** البول فی الماء
الراکد ٹھہرے ہوئے پانی مین پیشاب کرنیکا بیان **عن** ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
لا یبولن احدکم فی الماء الدائم ثم یغتسل منه **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نہ پیشاب کرے کوئی تم مین سے ٹھہرے ہوئے پانی مین پھر اُسمین غسل کرے **ف** ہر چند وہ پانی نجس نہ ہوگا جبتک
اُسکے اوصاف نہ بدل جاوین مگر یہ نہی کراہتہً ہے باتفاق علماء **عن** ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا یبولن احدکم فی الماء الدائم ولا یغتسل فیه من الجنابة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے کوئی تم مین سی ٹھہرے ہوئے پانی مین اور نہ غسل کرے اسمین جنابت کا **ف** یعنی پانی کے
اندر اُتر کر بلکہ باہر کہڑا ہو کر نہالے یہ ممانعت بھی بطور ادب او تنزیہ کے ہی **باب** الوضوء بسؤر الکلب کتے کے
جہوٹے کا بیان **عن** ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال طهور اناء احدکم اذا ولغ فیه
الکلب ان یغسل سبع مرات اولاهن بالتراب **ترجمہ** ابوہریرہ سی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب تمہارے کسی برتن مین کتا مُنہ ڈالکر اپنی زبان سے پانی پیئے تو اُس برتن کی پاکی یون ہوگی کہ سات
بار دہویا جاوے پہلے بار مٹی سے **ف** اکثر علماء کا عمل ظاہر حدیث پر ہے جب کتا کسی برتن کو چاٹ جاوے یا اُس مین پانی
پی جاوے تو اُسکو سات بار دہونا چاہیئے یہی قول ہی شافعی اور مالک اور احمد کا مگر ابو حنیفہ کے نزدیک تین بار دہونا
کافی ہے **عن** ابی هریرة بمعناه وزاد و اذا ولغ الهرة غسل مرة **ترجمہ** ابوہریرہ سی ایسا ہی روایت کیا
اور لوگون نے مگر اس روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ جب بلی پی جاوے تو ایک بار دہونا کافی ہے **ف** یہ ایکبار بھی

علیہ وسلم هو الطهور ماؤه الحل ميتته ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے یارسول اللہ ہم سمندر مین سوار ہوا کرتے ہین اور پینے کے لئے تہوڑا سا پانی اپنے ساتھ رکھ لیتے ہین اگر
اس سے وضو کرین تو پیاسے مرین کیا ہم وضو کرین سمندر کے پانی سے آپ نے جواب دیا سمندر کا پانی پاک ہی اور مردہ اُسکا
حلال ہے ف اُن لوگون نے صرف پانی کا سوال کیا تہا آپ نے کہانیکی بہی آسانی کر دی بسبب کمال شفقت اور رحمت کے
شاید جیسے سمندر مین پانی تمام ہو جاتا ہی کہانا بہی اخیر ہو جاوے تو سمندر کے جانور کہاوے۔ بعض علما کی نزدیک یہہ مچھلی سے
خاص ہے دریا کی جانورون مین صرف مچھلی درست ہے باقی جانور درست نہین ہین اور بعض علما کی نزدیک دریا کی تمام جانور
درست ہین کیونکہ یہہ حدیث عام ہی اور کلام اللہ مین بہی لفظ عام مذکور ہی احل لكم صيد البحر وطعامه حلال ہے تمہارے
واسطے شکار دریا کا اور کہانا دریا کا

باب الوضوء بالنبيذ

نبیذ سے وضو کرنیکا بیان ف نبیذ کہتے ہین کہجور کی شربت
کو یعنی کہجورین پانی مین بہگو دی جاوین ایک رات ایک دن اور وہ پانی رنگین اور شیرین ہو جاوے اُسمین شدت اور تیزی
نہو۔ نبیذ سے وضو کرنا اکثر علما کی نزدیک درست نہین ہی مگر ابوحنیفہ رح کی نزدیک درست ہی عن عبد الله بن مسعود
ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له ليلة الجن ما في اداوتك قال نبيذ قال تمرة طيبة وماء طهور
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اُن سے لیلۃ الجن مین ف لیلۃ الجن
وہ رات ہی جسمین آپ جنون کی تعلیم اور ہدایت کے لئے شہر کے باہر تشریف لیگئے تھے صحیح یہ ہے کہ یہ رات کئی بار
واقع ہوئی مگر عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ ہونے مین اختلاف ہی مسلم نے روایت کیا عبد اللہ بن مسعود سے کہ مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھا لیلۃ الجن کو ت تمہاری چھاگل مین کیا ہے اونہون نے کہا نبیذ
ہے آپ نے فرمایا کھجور پاک ہی اور پانی پاک کرنیوالا ہے ف احمد اور ترمذی کی روایت مین ہے پہر آپ نے
اُس سے وضو کیا مگر اس حدیث کی اسناد مین ابوزید ہے جو محدثین کے نزدیک مجہول ہی اور اسوجہ سے یہ حدیث
قابل عمل کے نہین ہے علی الخصوص جب ابن مسعود سے بسند صحیح معارضہ اسکا ثابت ہو جیسا کہ آگے آتا ہے عن
علقمة قال قلت لعبد الله بن مسعود من كان منكم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة الجن فقال
ما كان معه منا احد ترجمہ علقمہ سے روایت ہی مین نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا تم مین سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ کون تھا لیلۃ الجن مین اُنہون نے کہا ہم مین سے کوئی نہ تھا آپ کے ساتھ ف اس
روایت سے اُس حدیث کا ضعف ثابت ہوا مگر ابن ابی شیبہ نے عبد اللہ بن مسعود کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
ہونا لیلۃ الجن مین روایت کیا ہی اور ابن شاہین نے بھی ایسا ہی نقل کیا ہے عن عطاء انه كره الوضوء باللبن
والنبيذ وقال ان التيمم اعجب الي منه ترجمہ عطاء مکروہ جانتے تھے وضو کرنیکو دودھ سے اور نبیذ سے
اور کہتے تھے تیمم اس سے بہتر ہے عن ابي خلدة قال سألت ابا العالية عن رجل اصابته جنابة وليس

کو دیکھا آپ کو وضو کرتے تھے بلی کے جھوٹے سے **باب** الوضوء بفضل المرأة عورت کے بچے ہوئے پانی سے
وضو کرنے کا بیان **عن** عائشة قالت كنت اغتسل انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء
واحد ونحن جنبان **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دونوں ملکر نہاتے تھے ایک برتن سے اور دونوں جنب ہوتے تھے **ف** یعنی اُس برتن سے دونوں آدمی پانی لیتے
جاتے تھے **عن** عائشة قالت اختلفت يدي ويد رسول الله صلى الله عليه وسلم في الوضوء
من اناء واحد **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا میرا ہاتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ایک برتن میں پڑتا
تھا وضو کیواسطے **عن** ابن عمر قال كان الرجال والنساء يتوضؤن في زمان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال مسدد من الاناء الواحد جميعا **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے زمانے میں مرد اور عورت ایک برتن سے وضو کیا کرتے تھے سب ملکر **عن** عبد الله بن عمر قال كنا
نتوضأ نحن والنساء على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء واحد ندلي فيه ايدينا
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم اور عورتیں ملکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وضو کرتے تھے
ایک برتن سے سب اپنے ہاتھ اُسی برتن میں ڈالتے تھے **باب** النهي عن ذلك اسکی ممانعت کا بیان **عن**
حميد الحميري قال لقيت رجلا صحب النبي صلى الله عليه وسلم اربع سنين كما صحبه ابو هريرة
قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تغتسل المرأة بفضل الرجل ويغتسل الرجل
بفضل المرأة زاد مسدد وليغترفا جميعا **ترجمہ** حمید حمیری سے روایت ہے میں نے ایک شخص سے سنا جو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا تھا چار برس تک جیسے ابو ہریرہ رہے تھے وہ کہتا تھا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس بات سے کہ غسل کرے عورت اُس پانی سے جو مرد کے غسل سے بچ رہے یا مرد غسل کرے اُس پانی سے
جو عورت کے غسل سے بچ رہے مسدد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے دونوں ایک ساتھ چلو لیتے جاویں **ف** یعنی جورو
اور خاوند اگر دونوں ملکر نہاویں تو ایک ہی برتن سے اُنمیں ہاتھ ڈال ڈالکر پانی لیتے جانا درست ہے **عن**
الحكم بن عمرو وهو الاقرع ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يتوضأ الرجل بفضل طهور
المرأة **ترجمہ** حکم بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس امر سے کہ وضو کرے مرد اُس
پانی سے جو عورت کے وضو یا غسل سے بچ رہا ہو **ف** کہا خطابی نے اہل حدیث کے نزدیک ممانعت کی روایات صحیح نہیں
ہیں اگر یوں بھی تو منسوخ ہیں **باب** الوضوء بماء البحر سمندر کے پانی سے وضو کا بیان **عن**
ابي هريرة يقول سأل رجل النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انا نركب البحر
ونحمل معنا القليل من الماء فان توضأنا به عطشنا افنتوضأ بماء البحر فقال رسول الله صلى الله

روکے ہوئی تو نہین درست ہی اُس شخص کو جو ایمان لاوی اللہ اور پچھلے دن پر کہ امامت کری کسی قوم کی مگر اسکے
اذن سے یا خاص کریوی اپنے تئین دعا مین اگر ایسا کریگا تو گویا اُن کی چوری کی - کہا ابوداوٗد نے یہ حدیث
شام والون کی ہے اور کوئی اسمین شریک نہین **باب** ما یجزی من الماء فی الوضوء وضو کیواسطے
کسقدر پانی کافی ہے **عن** عایشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یغتسل بالصاع ویتوضأ
بالمد **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک صاع سے
اور وضو کرتے تھے ایک مد سے **ف** صاع چار مد کا ہوتا ہی اور مد دو طرح کا ہی ایک اہل حجاز کا وہ ایک رطل اور
ثلث رطل ہوتا ہے قریب تین پاؤ کے دوسری اہل عراق کا وہ دو رطل ہوتا ہے سیر بھر اسی حساب سے صاع کو بھی سمجھنا
چاہیے تو صاع اہل حجاز کا قریب تین سیر کے ہوا - اس حدیث سے یہ غرض ہے کہ اڑھائی تین پاؤ پانی وضو کے لیے اور تین
چار سیر پانی غسل کے لیے کافی ہے اگر اسمین نہ ہو سکے تو کچھ زیادہ سہی مگر بہت پانی بہانا اور وسواس دل مین رکھنا ممنوع ہی
عن جابر قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یغتسل بالصاع ویتوضأ بالمد **ترجمہ** جابر رض
روایت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک صاع سے اور وضو کرتے تھے ایک مد سے **عن** ام عمارة ان
النبی صلی الله علیه وسلم توضأ فاتی باناء فیه ماء قدر ثلثی المد **ترجمہ** ام عمارہ سے روایت ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک برتن سے جسمین دو ثلث مد پانی تھا **ف** یعنی قریب ڈیڑھ پاو پانی کے اٹھنی روپیہ کے
سیر سے **عن** انس قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یتوضأ باناء یسع رطلین ویغتسل بالصاع ؎
ترجمہ انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے وضو کرتے تھے جسمین دو رطل پانی آتا تھا اور غسل
کرتے تھے ایک صاع پانی سے - کہا ابوداوٗد نے روایت کیا اس حدیث کو شعبہ نے انہون نے عبداللہ بن جبر سے اونہون
نے انس سے مگر اسمین یہ ہی کہ وضو کرتے تھے آپ ایک مکوک سے **ف** مکوک بفتح میم اور تشدید کاف ایک پیمانہ ہی جسمین
ڈیڑھ صاع آتا ہی بغوی نے کہا یہان مراد مکوک سے ایک مد ہی اور صاحب نہایہ نے بھی یہی کہا اور قرطبی نے اسکو
صحیح رکھا بدلیل دوسری روایت کے جسمین صراحتہ مد مذکور ہی **ت** کہا ابوداوٗد نے روایت کیا اسکو یحیی بن آدم
نے شریک سے مگر اس روایت مین بجائے عبداللہ بن جبر کے ابن جبر بن عتیک ہی اور روایت کیا اسکو سفیان نے
عبداللہ بن عیسی سے اسمین جبر بن عبداللہ ہی کہا ابوداوٗد نے سُنا امام احمد رض سے سُنا کہتے تھے صاع پانچ رطل کا
ہوتا ہے (یعنی صاع حجازی اور وہی مراد ہی احادیث مین) کہا ابوداوٗد نے یہی صاع تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا **باب** الاسراف فی الوضوء وضو مین پانی ضرورت سے زیادہ بہانیکا بیان **عن** ابی نعامة ان عبد الله
بن مغفل سمع ابنه یقول اللهم انی اسئلك القصر الابیض عن یمین الجنة اذا دخلتها فقال ای بنی سل الله
الجنة وتعوذ به من النار فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انه سیکون فی هذه الامة

عنده ہے وعنده نبیذا یغتسل به قال لا ترجمہ ابو خلدہ سے روایت ہے ہین نے ابو العالیہ سے پوچہا ایک شخص کو نہانیکی حاجت ہوئی اُسکے پاس پانی نہین ہے مگر نبیذ ہے کیا اُس سے غسل کرے کہا نہین **باب** ایصلی الرجل وهو حاقن پیشاب یا پاٸخانہ کی حاجت ہو اور اس حالت مین آدمی نماز پڑہے تو کیا حکم ہے —

عن عبد الله بن ارقم انه خرج حاجا او معتمرا ومعه الناس وهو يؤمهم فلما كان ذات يوم اقام الصلوة صلوة الصبح ثم قال ليتقدم احدكم وذهب الى الخلاء فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا اراد احدكم ان يذهب الخلاء وقامت الصلوة فليبدء بالخلاء **ترجمہ** عبد اللہ بن ارقم سے روایت ہے وہ حج کو نکلے یا عمرے کو اور اُن کے ساتھ لوگ تھے وہ انکی امامت کیا کرتے تھے ایک دن نماز ہونے لگی صبح کی اونہون نے کہا کوئی اور تم مین سے امامت کرے اور وہ پاخانہ کو گئے اور کہا مینے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب کسی کو تم مین پاخانہ کی حاجت ہو اور نماز کھڑی ہو تو چاہیے پہلے پاخانہ کو جاوے **عن** عبد الله بن محمد بن ابی بکر اخی القاسم بن محمد قال كنا عند عايشة فجيء بطعامها فقام القاسم يصلي فقالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يصلي بحضرة الطعام ولا وهو يدافعه الاخبثان **ترجمہ** عبد اللہ بن محمد سے جو بہائی ہین قاسم بن محمد کے روایت ہے کہ ہم تہے حضرت عایشہ رض پاس اتنے مین اُنکا کہانا آیا تو قاسم کھڑے ہو کر نماز پڑہنے لگے حضرت عایشہ نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جب کہانا حاضر ہو تو نماز نہ پڑہی جاے کہانا چہوڑ کر اور نہ پڑہی جاوے نماز جس حالت مین آدمی کو پاٸخانہ یا پیشاب لگا ہو **عن** ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث لا يحل لاحد ان يفعلهن لا يؤم رجل قوما فيخص نفسه بالدعاء دونهم فان فعل فقد خانهم ولا ينظر في قعر بيت قبل ان يستاذن فان فعل فقد دخل ولا يصلي وهو حقن حتى يتخفف **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتین کسی آدمی کو کرنا درست نہین ایک تو جب امام ہو تو خاص اپنے واسطے دعا کرنا دوسرون کے واسطے نہ کرنا اگر ایسا کریگا تو اُن کی خیانت کی (بلکہ چاہیے کہ اپنے واسطے اور مقتدیون کے واسطے بہی دُعا کرے) دوسری کسی کے گہر مین جہانکنا بغیر اُسکی اجازت کے اگر ایسا کیا تو گویا اُسکے گہر مین گہس گیا بغیر اجازت کے تیسری نماز پڑہنا پاٸخانہ یا پیشاب روکے ہوئے جب تک ہلکا نہ ہو جاوے پاخانہ یا پیشاب سے فارغ ہو کر **عن** ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لرجل يؤمن بالله واليوم الاخر ان يصلي وهو حقن حتى يتخفف ثم ساق نحوه على هذا اللفظ قال ولا يحل لرجل يؤمن بالله واليوم الاخر ان يؤم قوما الا باذنهم ولا يختص نفسه بدعوة دونهم فان فعل فقد خانهم **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین درست ہے اُس شخص کو جو ایمان لاوے اللہ پر اور قیامت کے دن پر کہ نماز پڑہے پیشاب یا پاخانہ

بسم اللہ کہنی کی ثابت ہوتی ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت علما کا اور بعض کے نزدیک مسنون ہے۔
ربیعہ نے اس حدیث کی تفسیر یون کی ہے کہ جس نے وضو یا غسل مین نیت نہ کیجاوے وہ درست نہین ہوتا۔ مگر یہ تفسیر
ظاہر حدیث سے کچہہ تعلق نہین رکھتی نیت کی فرضیت دوسری حدیث سے ثابت ہے **باب** فی الرجل یدخل
یدہ فی الاناء قبل ان یغسلہا جو شخص سو کر اوٹہے وہ اپنا ہاتہہ پانی کے برتن مین نہ ڈالے جبتک اسکو دہو لیوے
عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم من اللیل فلا یغمس یدہ
فی الاناء حتی یغسلہا ثلاث مرات فانہ لا یدری این باتت یدہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم مین سے کوئی رات کو سو کر بیدار ہو تو اپنا ہاتہہ پانی کے برتن مین نہ ڈبووے جبتک
اسکو تین بار نہ دہو لیوے کیونکہ وہ نہین جانتا کہان رہا تہا اسکا **ف** یہ حکم امام احمد اور اصحاب حدیث کے نزدیک وجوبا
ہے اس شخص کے لیے جو رات کو سو کر بیدار ہوا اور باقی آیمہ کے نزدیک استحبابا ہے اب اگر بغیر دہوے ہاتہہ پانی مین ڈالیگا تو
اسحاق اور داؤد اور طبری کے نزدیک اور ایک روایت مین امام احمد سے وہ پانی نجس ہوجاویگا اوسکو بہا دینا چاہیے
کیونکہ ایک روایت مین ہے اگر ڈبو دیا اوس نے ہاتہہ اپنا دہونے سے پہلے تو بہا دے اوس پانی کو روایت کیا اس کو ابن عدی نے
مگر یہ زیادت منکر ہے محفوظ نہین ہے۔ نووی نے کہا کہ اکثر عرب پاخانہ پہر کر ڈہیلے سے استنجا کر کے سو رہتے تہے اسواسطے
آپ نے ہاتہہ دہونیکو فرمایا کہ شاید وہان ہاتہہ لگ گیا ہو اور یہ بہی ہوسکتا ہے کہ رات کو احتلام ہوا ور ہاتہہ بہر جاوے۔
زرقانی نے کہا کہ یہ ممانعت چہوٹے برتن مین ہے اگر بڑا حوض ہو تو اسمین ہاتہہ ڈالنا ممنوع نہین ہے **عن**
ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہذا الحدیث قال مرتین او ثلاثا ولم یذکر ابا رزین **ترجمہ**
ایک روایت مین ابو ہریرہ کے یہ ہے جب تک اسکو تین بار یا دو بار نہ دہو لیوے شک کے طور پر **عن** ابی ہریرۃ
یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا استیقظ احدکم من نومہ فلا یدخل یدہ فی
الاناء حتی یغسلہا ثلث مرات فان احدکم لا یدری این باتت یدہ او این کانت تطوف یدہ **ترجمہ** ابو ہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے جب کوئی تم مین سے جاگے سو کر (یہ روایت مطلق ہے
رات کو ہو یا دن کو) تو اپنا ہاتہہ برتن مین نہ ڈالدے جبتک اسکو تین بار نہ دہولے کیونکہ وہ نہین جانتا کہان رہا
ہاتہہ اسکا یا کدہر پہرتا رہا ہاتہہ اسکا **باب** صفۃ وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
وضو کا بیان **عن** حمران بن ابان مولی عثمان بن عفان قال رایت عثمان بن عفان توضأ فافرغ
علی یدیہ ثلاثا فغسلہما ثم تمضمض واستنثر ثم غسل وجہہ ثلاثا وغسل یدہ الیمنی الی المرفق ثلاثا
ثم الیسری مثل ذلک ثم مسح راسہ ثم غسل قدمہ الیمنی ثلاثا ثم الیسری مثل ذلک ثم قال رایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مثل وضوئی ہذا ثم قال من توضأ مثل وضوئی ہذا ثم صلی رکعتین

قوم یعتدون فی الطهور والدعاء **ترجمہ** ابی نعامہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مغفل نے سنا اپنے بیٹے کو کہہ رہا
تہا اے پروردگار مین تجھ سے سفید محل چاہتا ہون بہشت کی داہنی طرف عبداللہ بن مغفل نے کہا بیٹا اللہ سے
جنت مانگ اور جہنم سے پناہ مانگ کیونکہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے قریب ہے اس امت
مین وہ لوگ پیدا ہونگے جو طہارت مین حد سے زیادہ مبالغہ کرینگے اسیطرح دعا مین **ف** طہارت مین مبالغہ
یہ ہے جو اس زمانہ مین عام اور خاص مین مروج ہے پیشاب کے بعد ضرور بالضرور ڈہیلا لینا گہڑیون ڈہیلا سکہاتے
ہوے کہڑے پہرنا کہنگارنا الٹ پلٹ ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ صحابہ کرام سے بعد پیشاب ڈہیلا لینا منقول ہے
صرف پانی سے استنجا کرنا ثابت ہے البتہ ابن ابی شیبہ نے باسناد ضعیف ایک اثر حضرت عمر سے نقل کیا ہے جسمین
یہ عبارت ہے کان عمر اذا بال مسح ذکرہ بحائط او حجر ولم یمسہ ماء اس سے صرف دیوار یا پتہر پر رگڑ دینا ثابت
ہوتا ہے نہ یہ کہ گہنٹون ڈہیلا لئے ہوے پہرنا یا پانی ہوتے ہوے ڈہیلا لینا ضرور جاننا ۔ وضو مین پانی حد سے زیادہ بہانا
اسی طرح غسل مین یا آبدست مین ۔ جو حد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے تین پاؤ پانی وضو کے لئے اور اڑہائی
سیر پانی غسل کے لئے کافی ہے اس سے زیادہ بے ضرورت اسراف کرنا بدعت اور ممنوع ہے ۔ دعا مین مبالغہ یہ ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائین چہوڑکر اور لوگون کی دعائین جو تکلفات سے اور تحسین عبارات سے بہری ہوئی
ہین پڑہنا **باب** فی اسباغ الوضوء وضو پورا کرنیکا بیان **عن** عبداللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم رای قوما واعقابهم تلوح فقال ویل للاعقاب من النار **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا ایک قوم کو جنکی اڑیان وضو مین سوکہی رہتی تہین آپ نے فرمایا خرابی ہے اڑیون کی
جہنم کی آگ سے **ف** یعنی اڑیان وضو مین اگر سوکہی رہ جاوینگی تو جہنم مین جلائی جاوینگی اسبغوا الوضوء پورا کرو وضو کو
باب الوضوء فی آنیۃ الصفر کانسی کے برتن مین وضو کا بیان **عن** عایشۃ قالت کنت اغتسل انا
و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تور من شبہ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہؓ سے روایت ہے
مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تہے ایک کہڑے سے جو کانسی کا تہا **عن** عبداللہ بن زید قال
جاء نا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخرجنا لہ ماء فی تور من صفر فتوضاء **ترجمہ** عبداللہ بن زید سے
روایت ہے ہمارے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ہمنے پانی نکالا آپکے واسطے ایک پیتل کے پیالہ مین آپنے
اسی سے وضو کیا **باب** فی التسمیۃ علی الوضوء وضو کے شروع مین بسم اللہ کہنے کا بیان **عن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوۃ لمن لا وضوء لہ ولا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز نہ ہوگی اسکی جسکو وضو نہین ہے اور وضو نہوگا
اسکا جس نے اللہ کا نام نہ لیا اس پر **ف** یعنی شروع مین بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ کہے ۔ ظاہر حدیث سے فرضیت

وانتم ترجمہ ابو علقمہ سے روایت ہی حضرت عثمان نے پانی منگوایا اور وضو کیا تو پہلے داہنے ہاتھ سے بائین ہاتھ پر پانی
ڈالا اور دونون ہاتھون کو پوہنچون تک دہویا پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار اور بیان کیا وضو تین تین بار اور مسح
کیا سر پر پہر پانون دہوئے اور کہا مینے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کیا آپنے جسطرح تمنے مجہے دیکہا وضو کرتے ہوے
اور بیان کیا مثل روایت زہری کے پورا پورا عن شقیق بن سلمۃ قال رایت عثمان بن عفان غسل ذراعیہ
ثلاثا ثلاثا ومسح راسہ ثلاثا ثم قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل ھذا ترجمہ شقیق بن سلمہ
سے روایت ہے مینے حضرت عثمان کو دیکہا انہون نے دونون ہاتہہ وضو مین تین تین بار دہوئے اور سر پر مسح کیا تین بار پہر
کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی کرتے دیکہا عن عبد خیر قال اتانا علی رضی اللہ عنہ وقد صلی
فدعا بطھور فقلنا ما یصنع بالطھور وقد صلی ما یرید الا ان یعلمنا فاتی باناء فیہ ماء وطست فافرغ من
الاناء علی یمینہ فغسل یدیہ ثلاثا ثم تمضمض واستنثر ثلاثا فمضمض ونثر من الکف الذی یاخذ فیہ ثم
غسل وجھہ ثلاثا ثم غسل یدہ الیمنی ثلاثا وغسل یدہ الشمال ثلاثا ثم جعل یدہ فی الاناء فمسح براسہ
مرۃ واحدۃ ثم غسل رجلہ الیمنی ثلاثا ورجلہ الشمال ثلاثا ثم قال من سرہ ان یعلم وضوء رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فھو ھذا ترجمہ عبد خیر سے روایت ہی ہمارے پاس حضرت علی رض آئے اور آپ نماز
پڑہ چکے تہے پانی منگوایا ہم لوگون نے کہا اب پانی کیا کرینگے نماز تو پڑہ چکے ہین شاید ہمکو سکہانا مقصود ہے خیر ایک
برتن مین پانی آیا اور ایک طشت آیا تو برتن سے پہلے داہنے ہاتہہ پر پانی ڈالا اور دونون ہاتہون کو (پہونچون تک)
تین بار دہویا پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار لیکن ایک ہی چلو سے آدہے مین کلی کرتے اور آدہا ناک مین ڈالتے
ف ایک ہی چلو سے کلی بہی کرنا اور بقیہ پانی ناک مین ڈالنا جایز ہے اور علحدہ علحدہ چلو لینا ہر ایک کے لئے افضل ہے
ف پہر تین بار مونہہ دہویا پہر تین بار داہنا ہاتہہ دہویا اور بایان ہاتہہ بہی تین بار دہویا پہر ہاتہہ برتن کے اندر ڈالکر
سر پر ایکبار مسح کیا پہر داہنا پانون تین بار دہویا اور بایان پانون تین بار دہویا پہر کہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
وضو کا طریقہ معلوم کرنیسے خوش ہو تو وہ یہی ہے۔ دوسری روایت مین یون ہے کہ حضرت علی رض صبح کی نماز پڑہ کر رحبہ
مین گئے (رحبہ ایک مقام ہے کوفے مین) اور آپ نے پانی منگوایا ایک لڑکا پانی کا برتن اور طشت لیکر آیا آپ نے پانیکا بدہنا داہنے
ہاتہہ مین لیا اور بائین ہاتہہ پر پانی ڈالا اور دونون پہونچونکو تین بار دہویا پہر داہنا ہاتہہ برتن کے اندر ڈالکر پانی لیا) اور کلی
کی اور ناک مین پانی ڈالا پہر بیان کیا قریب قریب پہلی روایت کے پہر مسح کیا اپنے سر پر آگے اور پیچہے ایکبار پہر اسی طرح حدیث
کو نقل کیا۔ تیسری روایت مین یون ہے عبد خیر نے کہا مینے دیکہا ایک کرسی آئی حضرت علی رض اُس پر بیٹہے پہر ایک
کوزہ پانی کا آیا آپنے تین بار اپنا ہاتہہ دہویا پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا ایک ہی ایک چلو سے اور ذکر کیا آخر حدیث
تک۔ چوتہی روایت مین یون ہے کہ حضرت علی رض سے سوال ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسطرح وضو کرتے تہے

لا یحدث فیہما نفسہ غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ **ترجمہ** حمران ابن ابان سے روایت ہے میں نے
حضرت عثمان کو دیکھا آپ نے وضو کیا تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالا اور ان کو دھویا پھر کلی
کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر مونہہ کو تین بار دھویا اور داہنے ہاتھ کو کہنی تک تین بار دھویا پھر بایاں ہاتھ کو اسی طرح پھر سر پر مسح کیا پھر داہنا
پانوں تین بار دھویا پھر بایاں پانوں اسی طرح پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اسی طرح آپ نے وضو کیا بعد اسکے فرمایا جو شخص اسی طرح وضو کرے پھر
دو رکعتیں (تحیۃ الوضو) پڑھے ان میں کچھ دنیا کا خیال اور وسوسہ نہ آوے تو بخشدیگا اللہ جل جلالہ اسکے اگلے گناہوں کو

عن حمران قال رأیت عثمان بن عفان توضأ فذکر نحوہ ولم یذکر المضمضۃ والاستنشاق وقال فیہ
ومسح برأسہ ثلاثا ثم غسل رجلیہ ثلاثا ثم قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ ھکذا وقال
من توضأ دون ھذا کفاہ ولم یذکر امر الصلوۃ **ترجمہ** دوسری روایت میں حمران سے ہے کہ میں نے حضرت
عثمان کو وضو کرتے دیکھا پھر ویسا ہی بیان کیا مگر کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اس روایت میں نہیں ہے اور اس روایت
میں یہ ہے کہ مسح کیا آپ نے سر پر تین بار پھر دونوں پانوں تین بار دھوئے بعد اسکے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا اور آپ نے فرمایا جو اس سے کم وضو کریگا (یعنی ایک ایک بار اعضا کو دھویگا یا دو دو بار
تو بھی کافی ہے اور نماز کا ذکر نہیں کیا **عن** عثمان بن عبد الرحمن التیمی قال سئل ابن ابی ملیکۃ عن الوضوء فقال
رأیت عثمان بن عفان سئل عن الوضوء فدعا بماء فاتی بمیضاۃ فاصغاھا علی یدہ الیمنی ثم ادخلہا فی الماء
فتمضمض ثلاثا واستنثر ثلاثا وغسل وجہہ ثلاثا ثم غسل یدہ الیمنی ثلاثا وغسل یدہ الیسری ثلاثا ثم ادخل
یدہ فاخذ ماء فمسح برأسہ واذنیہ فغسل بطونہما وظہورہما مرۃ واحدۃ ثم غسل رجلیہ ثم قال این السائلون
عن الوضوء ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ **ترجمہ** عثمان بن عبد الرحمن تیمی سے روایت ہے
کہ ابن ابی ملیکہ سے سوال ہوا وضو سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان سے کسی نے وضو کو پوچھا انہوں نے پانی منگوایا
ایک بدھنا آیا پہلے انہوں نے اس بدھنی کو اپنے داہنے ہاتھ پر جھکایا (یعنی داہنا ہاتھ دھویا) پھر داہنے ہاتھ کو اس برتن
کے اندر ڈالکر پانی لیا اور تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا اور تین بار مُنہ دھویا پھر داہنا ہاتھ تین بار دھویا اور
بایاں ہاتھ تین بار دھویا پھر ہاتھ پانی کے اندر ڈالکر پانی لیا اور اپنے سر اور کانوں پر مسح کیا اندر اور باہر ایک بار پھر کہا
کہاں ہیں پوچھنے والے وضو کے میں نے اسی طرح دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے۔ **کہا** ابوداؤد نے
حضرت عثمان سے جو صحیح حدیثیں وضو کے باب میں مروی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سر کا مسح ایکبار ہے کیونکہ سر کے مسح میں
کوئی عدد بیان نہیں کیا جیسے اور ارکان میں بیان کیا **عن** ابی علقمۃ ان عثمان دعا بماء فتوضأ فافرغ بیدہ
الیمنی علی الیسری ثم غسلہما الی الکوعین قال ثم مضمض واستنشق ثلاثا وذکر الوضوء ثلاثا قال ومسح برأسہ
ثم غسل رجلیہ وقال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مثل ما رأیتمونی توضأت ثم ساق نحو حدیث الزہری

پہر مسح کیا سر پر اور کانون کی پشت پر پہر دونون ہاتہہ پانی مین ڈالا ایک چلو بہر کر لیا اور اپنے پاؤن پر مارا پاؤن مین چپل پہنے تہے **ف** عرب کا جوتا صرف ایک تلہ ہوتا ہے جسکو چپل کہتے ہین جب پانی پاؤن پر مارا تو وہ سب جگہ پہنچ گیا ہوگا **ت** پہر دوسرے پاؤن پر اسی طرح مارا - مینے کہا جوتا پہنے پہنے آپ نے فرمایا ہان جوتا پہنے پہنے کہا جوتا پہنے پہنے آپ نے فرمایا ہان جوتا پہنے پہنے مینے کہا جوتا پہنے پہنے آپ نے فرمایا ہان جوتا پہنے پہنے کہا ابو داؤد نے روایت ابن جریج کی شیبہ سے مشابہ ہے حضرت علی کی حدیث سے اُس روایت مین حجاج نے ابن جریج سے نقل کیا کہ مسح کیا اپنے سر پر ایک بار اور ابن وہب نے ابن جریج سے نقل کیا کہ مسح کیا تین بار **عن** عمرو بن یحیی المازنی عن ابیہ انہ قال لعبد اللہ بن زید وھو جد عمرو بن یحیی ھل تستطیع ان تریني کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ فقال عبد اللہ بن زید نعم فدعا بوضوء فافرغ علی یدیہ فغسل یدیہ ثم تمضمض واستنثر ثلاثا ثم غسل وجھہ ثلاثا ثم غسل یدیہ مرتین مرتین الی المرفقین ثم مسح راسہ بیدیہ فاقبل بھما وادبر بدأ بمقدم راسہ ثم ذھب بھما الی قفاہ ثم ردھما حتی رجع الی المکان الذی بدأ منہ ثم غسل رجلیہ **ترجمہ** عمرو بن یحیی مازنی سے روایت ہے اُنہون نے اپنے باپ سے سُنا اُنہون نے عبد اللہ بن زید سے کہا جو دادا تہے عمرو بن یحیی کے کیا تم مجہے دکہا سکتے ہو کیونکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تہے عبد اللہ بن زید نے کہا ہان اُنہون نے پانی منگوایا اور اپنے دونون ہاتہون پر پانی ڈالا پہر اُن کو دہویا پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار پہر مونہہ کو دہویا تین بار پہر دونون ہاتہہ دو دو بار دہوئے کہنیون تک پہر سر پر مسح کیا دونون ہاتہون سے آگے سے لیگئے پیچہے کو اور پیچہے سے لائے آگے کو پہلے شروع کیا مسح سامنے سے اور لیگئے ہاتہون کو گدی تک پہر لوٹا لائے جہان سے لیگئے تہے پہر دونون پاؤن دہوئے **عن** عبد اللہ بن زید بن عاصم بھذا الحدیث قال فمضمض واستنشق من کف واحد یفعل ذلک ثلثا ثم ذکر نحوہ **ترجمہ** دوسری روایت مین یون ہے عبد اللہ بن زید نے کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا ایک ہی چلو سے تین بار ایسا ہی کیا باقی حدیث پہلی کی سی ہے **عن** عبد اللہ بن زید بن عاصم المازنی یذکر انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر وضوءہ قال ومسح راسہ بماء غیر فضل یدیہ وغسل رجلیہ حتی انقاھما **ترجمہ** عبد اللہ بن زید سے ایک روایت یون ہے اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو بیان کیا تو مسح کیا سر پر نیا پانی لیکر اُس پانی سے نہ کیا جو ہاتہہ دہونے کے بعد لگا رہ گیا تہا اور دونون پاؤن کو دہویا یہان تک کہ اُن کو صاف کیا (یعنی میل کچیل سے) **عن** المقدام بن معدیکرب الکندی قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوضوء فتوضأ فغسل کفیہ ثلثا ثم تمضمض واستنشق ثلثا وغسل وجھہ ثلثا ثم غسل ذراعیہ ثلثا ثلثا ثم مسح براسہ واذنیہ ظاھرھما وباطنھما **ترجمہ** مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس وضو کا پانی آیا آپ نے وضو کیا تو دونون پہونچے دہوئے تین بار پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار اور مونہہ تین بار دہویا پہر دونو

یہی حدیث بیان کی اور کہا کہ مسح کیا اپنے سر پر ایسا کہ پانی ٹپکنے کو تہا اور دونوں پاؤں تین بار دہوی پہر
کہا ایسا ہی تہا وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ پانچوین روایت مین عبد الرحمن ابن ابی لیلی سے یون ہے مینے حضرت
علی رض کو دیکہا انہون نے وضو کیا تو مونہہ کو تین بار دہویا اور ہاتہون کو تین بار اور مسح کیا سر پر ایک بار پہر کہا کہ
ایسا ہی وضو کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہٹی روایت مین ابی حیہ سے یہ ہے مینے حضرت علی کو دیکہا انہون نے
وضو کیا تو سارا وضو تین تین بار بیان کیا پہر مسح کیا سر پہر دہوی دونون پاؤن ٹخنون تک پہر کہا مجہی منظور تہا کہ
مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو دکہلاؤن **عن** ابن عباس قال دخل علی علی یعنی ابن ابی طالب وقد
اہراق الماء فدعا بوضوء فاتیناہ بتور فیہ ماء حتی وضعناہ بین یدیہ فقال یا ابن عباس الا اریک کیف کان یتوضا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت بلی قال فاصغی الاناء علی یدہ فغسلہا ثم ادخل یدہ الیمنی فافرغ بہا علی الاخری ثم غسل کفیہ
ثم تمضمض واستنثر ثم ادخل یدیہ فی الاناء جمیعا فاخذ بہما حفنۃ من ماء فضرب بہا علی وجہہ ثم القم ابہامیہ
ما اقبل من اذنیہ ثم الثانیۃ ثم الثالثۃ مثل ذلک ثم اخذ بکفہ الیمنی قبضۃ من ماء فصبہا علی ناصیتہ
فترکہا تستن علی وجہہ ثم غسل ذراعیہ الی المرفقین ثلاثا ثلاثا ثم مسح راسہ وظہور اذنیہ ثم ادخل
یدیہ جمیعا فاخذ حفنۃ من ماء فضرب بہا علی رجلہ وفیہا النعل ففتلہا بہا ثم الاخری مثل ذلک قال قلت وفی
النعلین قال وفی النعلین قال قلت وفی النعلین قال وفی النعلین قال قلت وفی النعلین قال وفی النعلین **ترجمہ**
ابن عباس سے روایت ہے میرے پاس حضرت علی رض تشریف لائے اور استنجا کر چکے تہے انہون نے وضو کے لئے پانی مانگا ہم ایک پیالہ مین پانی لیکر آئے
اور انکے سامنے رکہہ دیا انہون نے کہا اے ابن عباس مین تمہین بتلاؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کرتے تہے مینے کہا ہان حضرت
علی نے برتن کو جہکا کر ہاتہہ پر پانی ڈالا اور اسکو دہویا پہر داہنا ہاتہہ پانی کے برتن مین ڈالکر پانی لیا اور بائین ہاتہہ پر
ڈالکر دونون پہونچون کو دہویا پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا پہر دونون ہاتہہ ملاکر برتن کے اندر ڈالے اور چلو بہر کر
پانی لیا اور اپنے مونہہ پر مارا **ف** پانی مونہہ پر زور سے مارنا منع ہے شاید یہان مراد پانی ڈالنا ہو (مرقاۃ) **ت**
پہر دو انگوٹہون کو کانون کے اندر پہیرا یعنے سامنے کے رخ پر **ف** نووی نے کہا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مونہہ کے
ساتہہ کانون کے اندر کا رخ دہولیوے پہر بعد مسح سر کے ان کے باہر کے رخ پر مسح کرے **ت** پہر دوسری بار ایسا ہی
کیا پہر تیسری بار ایسا ہی کیا پہر داہنے ہاتہہ مین ایک چلو پانی لیکر پیشانی پر ڈالا **ف** نووی نے کہا اسکا مطلب
معلوم نہین ہوتا کیونکہ جب تین بار مونہہ دہو چکے پہر چوتہی بار پیشانی پر پانی ڈالنا کیا معنی اگر یہ کہا جاوے کہ مونہہ کو
چار بار دہویا تو یہ خلاف اجماع کے ہے شاید کوئی مقام پیشانی مین سوکا رہگیا ہوگا اسوجہہ سے اسکو تر کر لیا۔ مترجم کہتا ہے
کہ یہہ تاویل بالکل غلط ہے اور لایق التفات نہین ہے حق یہ ہے کہ بعد تین بار مونہہ دہونیکے یہ بہی ایک سنت ہے کہ تہوڑا سا
پانی لیکر ماتہے پہ بہالیوے **ت** اور اسکو چہوڑ دیا وہ بہ رہا تہا مونہہ پر پہر دونون ہاتہہ دہوی کہنیون تک تین تین

[illegible]

مسح شروع کرتے تھے اور پھر کونے مین نیچے تک لیجاتے تھے بالون کی روش پر اور نہین حرکت دیتے تھے بالون کو نہین ہر
ف یعنی ہر ایک جانب مین اوپر سے نیچے تک مسح کیا اور بالون کو اپنی جگہ سے اولٹ پلٹ نہین کیا عن الربیع بنت معوذ
بن عفراء قالت رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یتوضأ قالت فمسح رأسه ومسح ما اقبل منه وما ادبر وصدغیه
واذنیه مرة واحدة ترجمہ ربیع بنت معوذ سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وضو کرتے ہوئے
آپ نے مسح کیا سر پر آگے اور پیچھے اور کنپٹیون پر اور کانون پر ایکبار عن الربیع ان النبی صلی الله علیه وسلم مسح برأسه
من فضل ماء کان فی یده ترجمہ ربیع سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا سر پر اُس تری سے جو بچی تھی
اُن کے ہاتھ مین عن الربیع بنت معوذ ان النبی صلی الله علیه وسلم توضأ فادخل اصبعیه فی جحری اذنیه
ترجمہ ربیع سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنی انگلیون کو کانون کے سوراخ مین ڈالا
عن طلحة بن مصرف عن ابیه عن جده قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یمسح رأسه مرة واحدة
حتی بلغ القذال وهو اول القفا وقال مسدد مسح رأسه من مقدمه الی مؤخره حتی اخرج یدیه من تحت اذنیه
ترجمہ طلحہ بن مصرف نے روایت کی اپنے باپ سے (مصرف سے) اُنہون نے اُن کے دادا سے (عمرو بن کعب یامی یا کعب
بن عمرو) کہ مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح کرتے تھے سر کا ایکبار یہان تک کہ گردن کے سر تک پہونچ
جاتے تھے اور مسدد کی روایت مین یون ہے کہ مسح کیا آپنے اپنے سر پر آگے سے پیچھے تک یہانتک کہ نکالا اپنے دونو
ہاتھون کو کانون کے تلے سے ف بعض لوگون نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے گردن کے مسح پر اور یہ استدلال
درست نہین کیونکہ جو لوگ اس مسح کے استحباب کے قایل ہین وہ یہ کہتے ہین کہ سر کے مسح سے فارغ ہو کر کانون کے مسح کے
بعد گردن پر مسح کرے اور یہ کیفیت اس حدیث سے ثابت نہین ہے نہ گردن کا مسح ثابت ہے بلکہ جب سر کا مسح پورا ہوا ہوگا
تو ہاتھ گردن کے شروع تک آجاویگا علاوہ اسکے یہ حدیث ضعیف ہے طلحہ بن مصرف کے دادا کا حال معلوم نہین کہ وہ
صحابی تھے عبد الحق اور ابن القطان اور ابن ابی حاتم اور ابو زرعہ نے اس اسناد کو غیر قابل اعتبار بیان کیا ہے اور ابن الہمام
نے فتح القدیر مین جو حدیث مسح گردن کی ترمذی سے نقل کی ہے وہ نقل صحیح نہین ہے بعد تلاش کے معلوم ہوا کہ یہ حدیث
جامع ترمذی مین نہین پائی جاتی سوا اسکے جو اور احادیث ہین وہ سب ضعیف بلکہ قریب بہ موضوع ہین کہا مسدد نے مینے یہ
حدیث یحیی سے بیان کی اُنہون نے اُسکو منکر کہا کہا ابو داؤد نے مین نے امام احمد سے سُنا وہ کہتے تھے ابن عیینہ نے
اس حدیث کا انکار کیا اور کہا یہ کیا ہے طلحہ عن ابیه عن جده ف یعنی طلحہ کے باپ اور دادا دونون مجہول الحال ہین
شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا کہ گردن کے مسح کے باب مین حضرت سے کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی ہے اور اسلئے جمہور آئمہ
مانند شافعی و مالک و احمد کے اسکو مستحب نہین جانتے ہے اور جس نے مستحب کہا ہے اُس نے اسباب مین اعتماد کیا ہے ابو ہریرہ کے
اثر پر یا حدیث ضعیف پر کہ وہ یہ ہے انه مسح [illegible] حتی بلغ القذال اور یہ دونون امر دلیل ہونیکی صلاحیت نہین رکھتے مین کذا فی [illegible]

پانی ڈالا تین بار پہر مسح کیا سر پر اور کانون کے باہر اور اندر **ف** باہر وہ رخ ہے جو سر سے ملا ہوا ہے
اور اندر وہ رخ جو منہہ سے ملا ہوا ہے **عن** المقدام ابن معدیکرب قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم
توضأ فلما بلغ مسح راسه وضع کفیه علی مقدم راسه فامرهما حتی بلغ القفاء ثم ردهما الی المکان الذی
بدأ منه **ترجمہ** مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا وضو کرتے ہوئے جب آپ
مسح کرنے لگے تو دونون ہتیلیون کو پیشانی پر رکہہ کر انکو لیے چلے گئے گدی تک پہر وہین لے آئے جہان سے لیگئے تہے
وبهذا الاسناد قال ومسح باذنیه ظاهرهما وباطنهما زاد هشام وادخل اصابعه فی صماخ اذنیه **ترجمہ**
دوسری روایت مین یہ ہے کہ مسح کیا آپ نے کانون کے باہر اور اندر اور ہشام کی روایت مین یہ ہے کہ انگلیون کو کان
کے سوراخ مین ڈالا **عن** المغیرة بن فروة ویزید بن ابی مالک ان معاویة توضأ للناس کما رای رسول الله صلی الله
علیه وسلم یتوضأ فلما بلغ راسه غرف غرفة من ماء فتلقاها بشماله حتی وضعها علی وسط راسه حتی قطر الماء
او کاد یقطر ثم مسح من مقدمه الی مؤخره ومن مؤخره الی مقدمه **ترجمہ** مغیرہ ابن فروہ اور یزید بن ابی مالک
سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ نے وضو کیا لوگون کو دکہانے کے لئے جیسے دیکہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
وضو کرتے ہوئے جب سر کے مسح تک پہنچے تو ایک چلو پانی لیکر بائین ہاتہہ سے چندیا پر ڈالا یہان تک کہ پانی بہنے لگا یا قریب
بہنے کے ہوا پہر مسح کیا آگے سے پیچہے تک اور پیچہے سے آگے تک **عن** الولید بهذا الاسناد قال فتوضأ ثلاثا
ثلاثا وغسل رجلیه بغیر عدد **ترجمہ** ولید سے روایت ہے اسی حدیث مین کہ معاویہ رض نے وضو کیا تین تین بار
اور دونون پانون دہوئے بے گنتی **عن** الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
یاتینا فحدثتنا انه قال اسکبی لی وضوءا فذکرت وضوء رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت فیه فغسل کفیه
ثلاثا ووضأ وجهه ثلاثا ومضمض واستنشق مرة ووضأ یدیه ثلاثا ثلاثا ومسح براسه مرتین یبدأ بمؤخر راسه
ثم بمقدمه وباذنیه کلتیهما ظهورهما وبطونهما ووضأ رجلیه ثلاثا ثلاثا **ترجمہ** ربیع بنت معوذ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آیا کرتے ایک بار آپ نے کہا وضو کے واسطے پانی لاؤ انہون نے بیان
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے دونون پہونچے دہوئے تین بار اور مونہہ کو دہویا تین بار اور کلی کی اور ناک
مین پانی ڈالا ایک بار اور دہوئے دونون ہاتہہ تین تین بار اور مسح کیا سر پر دو بار پہلے پیچہے سے شروع کیا پہر آگے سے
پہر دونون کانون پر مسح کیا اوپر اور اندر اور دونون پاؤن تین تین بار دہوئے۔ دوسری روایت مین یون ہے
کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار **عن** الربیع بنت معوذ بن عفراء ان رسول الله صلی الله علیه وسلم توضأ
عندها فمسح الراس کله من قرن الشعر کل ناحیة لمنصب الشعر لا یحرك الشعر عن هیئته **ترجمہ** ربیع بنت معوذ
بن عفراء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ان کے پاس تو سارے سر پہ مسح کیا اوپر سے سر کے

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ فدعا باناء فيه ماء فاغترف غرفة بيده اليمنى فتمضمض
ثم اخذ اخرى فجمع بها يديه ثم غسل وجهه ثم اخذ اخرى فغسل بها يده اليمنى ثم اخذ اخرى فغسل بها
يده اليسرى ثم قبض قبضة من الماء ثم نفض يده ثم مسح بها راسه واذنيه ثم قبض قبضة اخرى من الماء
فرش على رجله اليمنى وفيها النعل ثم مسحها بيديه يد فوق القدم ويد تحت النعل ثم صنع باليسرى مثل ذلك

ترجمہ عطا بن یسار سے روایت ہی ابن عباس نے کہا کیا مین تمکو دکہلاؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر وضو کرتے تہے پہر ایک برتن منگوایا جسمین پانی تہا اور ایک چلو پانی داہنے ہاتہہ سے لیکر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا پہر ایک اور چلو دونون ہاتہون مین لیکر منہہ دہویا پہر ایک چلو لیکر داہنا ہاتہہ دہویا پہر ایک چلو لیکر بایان ہاتہہ دہویا پہر ایک مٹہی مین پانی لیکر اسکو ڈالدیا اور سر اور کانون کا مسح کیا پہر ایک مٹہی پانی لیکر داہنے پانون پر چہڑک لیا اور جوتا پہنے ہوے تہے پہر ایک ہاتہہ پانون کے اوپر پہیر دیا اور ایک جوتے کے نیچے پہر بائین پانون سے بہی ایسا ہی کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسح کرنا پانون پر درست ہی شاید یہہ اُس حالت مین ہو جب موزے پہنے ہوے تہے ایسی ہی تاویل کی ہے بعض علما نے اور حضرت علی کی بہی حدیث اسی قسم کی اوپر گذر چکی **باب** الوضوء مرة

ایک ایکبار وضو کرنے کا بیان **عن** ابن عباس قال الا اخبركم بوضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم فتوضأ مرة مرة **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے کہا کیا مین تمکو بتاؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کیونکر تہا تو وضو کیا اُنہون نے ایک ایکبار **باب** في الفرق بين المضمضة والاستنشاق کلی اور ناک مین پانی ڈالنے مین جدائی کرنا یعنی پہلے کلی کرنا پہر نیا پانی لیکر ناک مین پانی ڈالنا حنفیہ کے نزدیک یہی اولی ہے مگر اکثر علما اسکے مخالف ہین اُنکے نزدیک ایک ہی چلو لیکر آدہی سے کلی کرے اور آدہا ناک مین ڈالے اور روایات صحیحہ اسی کے موید ہین **عن** طلحة عن ابيه عن جده قال دخلت يعني على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يتوضأ والماء يسيل على وجهه ولحيته على صدره فرايته يفصل بين المضمضة والاستنشاق **ترجمہ** طلحہ نے روایت کی اپنے باپ سے اُنہون نے اُنکے دادا سے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ وضو کر رہے تہے اور پانی آپ کی ڈاڑہی اور مُنہہ سے سینے پر بہ رہا تہا اور آپ جدائی کرتے تہے کلی مین اور ناک مین پانی ڈالنے مین **ف** یہہ حدیث ضعیف ہی کیونکہ طلحہ کے باپ اور دادا مجہول الحال ہین **باب** في الاستنثار ناک چہنکنے کا بیان **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا توضأ احدكم فليجعل في انفه ماء ثم لينثر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے وضو کرے تو اپنے ناک مین پانی ڈالکر ناک چہنکے **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم استنثروا مرتين بالغتين او ثلاثا **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناک چہنکو دو بار اچہی طرح سے یا تین بار **عن**

[illegible] عباس رای رسول الله صلے الله علیه وسلم یتوضأ فذکر الحدیث کله ثلثا ثلثا قال ومسح برأسه واذنیه مسحة واحدة **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے تو ساری حدیث بیان کی تین تین بار اور سر کا مسح کیا ایک بار **عن** ابی امامة ذکر وضوء النبی صلے الله علیه وسلم قال کان رسول الله صلے الله علیه وسلم یمسح الماقین قال وقال الاذنان من الراس **ترجمہ** ابو امامہ نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا تو کہا کہ آپ ملتے تھے آنکھوں کے کویوں کو اور کہا دونوں کان سر میں داخل ہیں۔ کہا حماد نے نہیں جانتا میں کہ کان ہی سر میں سے ہیں یہہ قول ابی امامہ کا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

باب الوضوء ثلثا ثلثا تین تین بار وضو کرنیکا بیان **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال ان رجلا اتی النبی صلے الله علیه وسلم فقال یا رسول الله کیف الطهور فدعا بماء فی اناء فغسل کفیه ثلثا ثم غسل وجهه ثلثا ثم غسل ذراعیه ثلثا ثم مسح براسه وادخل اصبعیه السباحتین فی اذنیه ومسح بابهامیه علے ظاهر اذنیه وبالسباحتین باطن اذنیه ثم غسل رجلیه ثلثا ثلثا ثم قال هکذا الوضوء فمن زاد علی هذا او نقص فقد اساء وظلم او ظلم واساء **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے (شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے) انہوں نے اپنے دادا سے (عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے)۔ بہت محدثین نے اس روایت کو ضعیف کیا ہے اور بعضوں نے مقبول رکھا ہے۔ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کی یا رسول اللہ وضو کیونکر کرنا چاہئے آپ نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور دونوں پہونچوں کو تین بار دہویا پہر منہہ کو تین بار دہویا پہر دونوں ہاتہوں کو تین بار دہویا پہر سر پر مسح کیا اور دونوں کلمے کی انگلیوں کو کانوں کے اندر کیا اور انگوٹہوں سے اُنکے ظاہر کا مسح کیا (یعنی کانوں کے اندر کلمے کی انگلی ڈالکر مسح کیا اور باہر انگوٹہوں سے مسح کیا) پہر دونوں پانوں تین تین بار دہوئے بعد اسکے فرمایا وضو اس طرح ہے جو اس سے بڑہاوے یا گہٹاوے اُس نے برا کیا اور حد سے گذرا یا حد سے گذرا اور برا کیا **ف** شیخ ولی الدین نے کہا تین بار سے زیادہ بڑہانا تو مکروہ ہے مگر گہٹانا کیونکر برا ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو دو بار اور ایک ایک بار اعضا کا دہونا ثابت ہے اور سب علما نے اجماع کیا ہے ایکبار کے جواز پر اور طحاوی اور بزار اور طبرانی نے باسناد صحیح اسکو عبد اللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار وضو کیا جواب سکا یہہ ہے کہ گہٹانے کا لفظ وہم ہے راوی سے احمد اور نسائی اور ابن ماجہ کی روایت میں اسی قدر ہے جو اس سے بڑہاوے اُس نے برا کیا اور ظلم کیا اور یہہ نہیں ہے جو اس سے گہٹاوے اُس نے برا کیا۔ بعضوں نے کہا گہٹانے سے یہہ مراد ہے کہ کسی عضو کو نہ دہووے یا پورا نہ دہووے

باب الوضوء مرتین مرتین دو دو بار وضو کرنیکا بیان **عن** ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم توضأ مرتین مرتین **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو بار **عن** عطاء بن یسار قال قال لنا ابن عباس اتحبون ان اریکم کیف

میرا اسکا ساتھ رہا اور میری اولاد یہی ہے اُس سے آپ نے فرمایا اسکو نصیحت کر اور سمجھا اگر اسمین بھلائی ہوگی تو نصیحت مان
جاویگی اور مت مار اپنی جورو کو جیسے تو اپنی لونڈی کو مارتا ہے ف اس سے معلوم ہوا کہ ضرب خفیف بیوی کو
درست ہی اگر کہنے اور سمجھانے سے نہ سمجھے ت مینے کہا یا رسول اللہ خبر کیجیے مجھکو وضو سے آپ نے فرمایا پورا کر وضو
کو اور خلال کر انگلیون مین (تاکہ انگلیون کے اندر سوکھا نہ رہ جاوے) اور خوب پہنچا پانی ناک مین مگر جبکہ تو روزہ دار
ہو (اسوقت ناک مین آہستہ پانی ڈال تا دماغ مین نہ پہونچے) - دوسری روایت مین یہہ ہے کہ لقیط بن صبرہ
سردار تھے بنی المنتفق کے وہ آئے حضرت عایشہ پاس آخر حدیث تک تھوڑی دیر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے آگے کو جھکتے ہوئے ف یعنی جلد چلتے ہوئے آئے بعضون نے یہہ کہا ہے کہ چلنے مین داہنے
بائین جھکتے جاتے تھے مگر یہہ صحیح نہین ہے کیونکہ یہہ مغرورون کی چال ہے ت اس روایت مین خزیرہ کی جگہہ عصیدہ
ہے ف یعنی عصیدہ تیار کرنیکا حکم دیا عصیدہ کے معنی اوپر گزر چکے ت تیسری روایت مین ابن جریج سے
یہہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو وضو کرے تو کلی کر **باب** تخليل اللحية ڈاڑہی کے
خلال کا بیان عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا توضا اخذ كفا من ماء فادخله
تحت حنكه فخلل به لحيته وقال هكذا امرني ربي ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب وضو کرتے تو ایک چلو پانی لیکر اُسکو ٹھوڑی کے نیچے لیجاتے اور خلال کرتے ڈاڑہی کا اور فرماتے ایسا ہی حکم
کیا مجھکو میرے پروردگار نے **باب** المسح على العمامة عمامہ پر مسح کرنیکا بیان ف اکثر علما کے نزدیک
مسح عمامہ پر درست نہین جبتک سر پر مسح نہ کرے مگر امام احمد اور اصحاب حدیث کے نزدیک درست ہے
عن ثوبان قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية فاصابهم البرد فلما قدموا على
رسول الله صلى الله عليه وسلم امرهم ان يمسحوا على العصائب والتساخين ترجمہ ثوبان سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا سا لشکر بھیجا انکو سردی ہو گئی جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آئے تو آپ نے اُنکو حکم کیا مسح کرنیکا عمامون اور موزون پر عن انس بن مالك قال رأيت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يتوضأ وعليه عمامة قطرية فادخل يده من تحت العمامة فمسح مقدم رأسه فلم ينقض
العمامة ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مینے دیکھا وضو کرتے ہوے اور آپ کے
سر مبارک پر عمامہ قطریہ کا تہا (قطر ایک بستی ہے وہان کا بنا ہوا) تو آپنے اپنا ہاتھ عمامہ کے نیچے لیجا کر سر کے سامنے
کیجانب مسح کیا اور عمامہ کو نہ توڑا **باب** غسل الرجل پاؤن دھونیکا بیان عن المستورد بن شداد
قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ يدلك اصابع رجليه بخنصره ترجمہ مستورد ابن شداد
سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب وضو کرتے تھے تو اپنی پاؤن کی انگلیون کو ملتے تھے

...قال كنت وافد بني المنتفق او في وفد بني المنتفق الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فلما قدمنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم نصادفه في منزله وصادفنا عائشة ام المؤمنين قال فامرت لنا بخزيرة فصنعت لنا قال واتينا بقناع ولم يقل قتيبة القناع والقناع الطبق فيه تمر ثم جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هل اصبتم شيئا او امر لكم بشيء قال فقلنا نعم يا رسول الله قال فبينا نحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم جلوس اذ دفع الراعي غنمه الى المراح ومعه سخلة تيعر فقال ما ولدت يا فلان قال بهمة قال فاذبح لنا مكانها شاة ثم قال لا تحسبن ولم يقل لا تحسبن انا من اجلك ذبحناها لنا غنم مائة لا نريد ان تزيد فاذا ولد الراعي بهمة ذبحنا مكانها شاة قال قلت يا رسول الله ان لي امراة وان في لسانها شيئا يعني البذاء قال فطلقها اذا قال قلت يا رسول الله ان لها صحبة ولي منها ولد قال فمرها يقول عظها فان يك فيها خير فستفعل ولا تضرب ظعينتك كضربك اميتك فقلت يا رسول الله اخبرني عن الوضوء قال اسبغ الوضوء وخلل بين الاصابع وبالغ في الاستنشاق الا ان تكون صائما **ترجمہ** لقیط بن صبرہ سے روایت ہے مین سردار تھا اُن لوگون کا جو بنی منتفق (ایک قوم ہے) مین سے آئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس یا اُن لوگون مین تھا جب ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دیکھا تو آپ اپنی جگہہ مین نہین ہین مگر ام المومنین عائشہ رضہ ہین اُنہون نے حکم کیا ہمارے لئے خزیرہ تیار کرنیکا **ف** خزیرہ اُسکو کہتے ہین گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے چڑھا دین بہت سا پانی ڈالکر جب وہ پک جاوے تو اوپر سے آٹا ڈالین اگر نرا آٹا ہو گوشت نہ ہو تو اسکو عصیدہ کہتے ہین بعضون نے کہا خزیرہ ایک قسم کا حریرہ ہے بعضون نے کہا اگر آٹا اور گھی کا بناوین تو حریرہ ہے اگر بھوسی کا بناوین تو خزیرہ ہے **ت** وہ تیار کیا گیا اور ہمارے سامنے ایک طبق کھجور کا لایا گیا بعد اسکے رسول اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے فرمایا تم نے کچھہ کھایا یا یہہ فرمایا تمہارے کھانیکے واسطے کچھہ تیار کیا گیا ہمنے کہا ہان یا رسول اللہ لقیط نے کہا ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس یکا یک چرواہا بکریان مراح کیطرف لیکر چلا (مراح اُس مقام کو کہتے ہین جہان بکریان رات کو رہتی ہین) اور اُسکے پاس ایک بچہ تھا جو چلا رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا پیدا ہوا ہے وہ بولا بچی پیدا ہوئی (آپنے یہہ پوچھا کہ نر پیدا ہوا یا مادہ پیدا ہوئی اُس نے جواب دیا مادیان ہوئی) آپنے فرمایا تو اُسکے بدلے ایک بکری ہمارے لئے ذبح کر پھر فرمایا لَا تَحْسِبَنَّ بدلا تَحْسَبَنَّ **ف** مطلب یہہ ہے کہ راوی نے اِس حدیث کو لفظاً لفظاً نقل کیا ہے بدون کسی قسم کے تصرف کے یہانتک کہ اعراب مین بھی فرق نہین کیا **ت** یعنی تو یہہ نہ سمجھہ کہ ہم اِس بکری کو تیرے لئے ذبح کرتے ہین بلکہ ہمارے پاس سو بکریان مین ہم بڑہانا نہین چاہتے تو جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے ہم اُسکے عوض مین ایک بکری کاٹ ڈالتے ہین لقیط نے کہا یا رسول میرے ایک بی بی ہے جسکی زبان دراز ہے آپ نے فرمایا اُسکو طلاق دیدے لقیط نے کہا ایک مدت...

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو فرمایا تم نے ٹھیک کیا یا تم نے اچھا کیا فائدہ اس حدیث سے بہت سے مسایل معلوم ہوے ایک یہہ کہ جب نماز کا وقت [illegible] جاوے تو امام کا انتظار لازم نہیں بلکہ دوسری افضل کی اقتدا اکبر کے پیچھے درست ہی تیسری پیغمبر کا اقتدا اپنے امتی کے پیچھے درست ہی بزار نے ابوبکر صدیق سے مرفوعا روایت کیا کہ کوئی نبی نہیں مرا [illegible] اسکا امام ایک امتی اسکا نہ ہوگیا چوتھی مسبوق جب اُٹھے کہ امام سلام پھیر چکے علی ہذا۔ سوا اس مقام کے اور ایک امامت جبرئیل علیہ السلام کی اور کہیں ثابت نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے پیچھے نماز پڑہی ہو عن المغيرة بن شعبة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ومسح ناصيته وذكر فوق العمامة وفي رواية اخرى ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يمسح على الخفين وعلى ناصيته وعلى عمامته ترجمہ مغیرہ ابن شعبہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا پیشانی پر اور اوپر عمامے کے دوسری روایت میں ہے کہ مسح کرتے تھے آپ موزوں پر اور پیشانی پر اور عمامے پر عن المغيرة بن شعبة قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في ركبة ومعي اداوة فخرج لحاجته ثم اقبل فتلقيته بالاداوة فافرغت عليه فغسل كفيه ووجهه ثم اراد ان يخرج ذراعيه وعليه جبة من صوف من جباب الروم ضيقة الكمين فضاقت فادرعهما ادراعا ثم اهويت الى الخفين لا نزعهما فقال لي دع الخفين فاني ادخلت القدمين الخفين وهما طاهرتان فمسح عليهما ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم تھے چند سواروں میں میرے ساتھ ایک چھاگل تھی آپ حاجت کو جا کر آئے میں چھاگل لیکر پہونچا اور پانی ڈالا آپ نے دونوں پہنچوں کو اور منہہ کو دہویا پھر بانہیں نکالنا چاہیں اور آپ ایک اونی جبہ روم کے جبوں میں سے پہنے ہوئے تھے جسکی آستینیں تنگ تہیں تو ہاتھ آپکے انمیں سے نہ نکل سکے آپ نے نیچے نکال لئے پہر میں جھکا موزے آپکے پاؤں سے اتارنے کو آپنے فرمایا چھوڑ دے موزوں کو میں نے انکو طہارت پر پہنا ہے ف موزوں پر مسح اُسوقت درست ہی جب پورا وضو کر کے باوضو انکو پہنے ت پہر آپ نے موزوں پر مسح کیا عن المغيرة بن شعبة قال تخلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر هذه القصة قال فاتينا الناس وعبد الرحمن بن عوف يصلي بهم الصبح فلما رأى النبي صلى الله عليه وسلم اراد ان يتأخر فاومى اليه ان يمضي قال فصليت انا والنبي صلى الله عليه وسلم خلفه ركعة فلما سلم قام النبي صلى الله عليه وسلم فصلى الركعة التي سبق بها ولم يزد عليها شيئا قال ابو داؤد ابو سعيد الخدري وابن الزبير وابن عمر يقولون من ادرك الفرد من الصلوة عليه سجدتا السهو ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکبار پیچھے رہ گئے جماعت سے پہر بیان کیا یہہ سب قصہ بعد اسکے کہا جب ہم آئے تو دیکھا عبد الرحمن بن عوف لوگوں کی امامت کر رہے ہیں فجر کی نماز میں جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پیچھے ہٹنا چاہا آپ نے اشارہ

امام احمد کی روایت [illegible] ہی خلال کرتے تھے **باب** المسح علی الخفین **ف** موزون [illegible] بیان - اہلسنت ان کے جواز پر اتفاق کیا ہے اور ابن عبد البر نے کہا کہ مین نے کسی سے اسکا انکار نہین دیکھا مگر امام مالک سے ایک روایت مین انکار منقول ہے مگر وہ روایت صحیح نہین ہے اور احادیث مسح علی الخفین کی متواتر ہین کرخی نے کہا جو اسکے جواز کا قایل نہ ہو اُسپر کفر کا خوف ہی - امام مالک کے نزدیک اس مسح کی کوئی مدت مقرر نہین ہے جبتک موزی نہ اتارے مسح کرتا چلا جاوے اور جمہور علما کے نزدیک مسافر کیواسطے تین دن رات اور مقیم کے واسطے ایک دن رات تک درست ہی پہر اتار کر پانون دہونا چاہیے **عن** المغیرة بن شعبة یقول عدل رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا معه فی غزوة تبوك قبل الفجر فعدلت معه فاناخ النبی صلی الله علیه وسلم فتبرز ثم جاء فسكبت علی یده من الاداوة فغسل كفیه ثم غسل وجهه ثم حسر عن ذراعیه فضاق كما جبته فادخل یدیه فاخرجهما من تحت الجبة فغسلهما الی المرفق ومسح براسه ثم توضأ علی خفیه ثم ركب فاقبلنا نسیر حتی نجد الناس فی الصلوة قد قدموا عبد الرحمن بن عوف فصلی بهم حین كان وقت الصلوة ووجدنا عبد الرحمن وقد ركع بهم ركعة من صلوة الفجر فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فصف مع المسلمین فصلی وراء عبد الرحمن بن عوف الركعة الثانیة ثم سلم عبد الرحمن فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فی صلوته ففزع المسلمون فاكثروا التسبیح لانهم سبقوا النبی صلی الله علیه وسلم بالصلوة فلما سلم رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لهم قد اصبتم او قد احسنتم **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ چہوڑکر ایک طرف کو چلے غزوہ تبوک مین قبل فجر کے مین بہی آپ کے ساتہہ چلا آپنے اونٹ بہٹلایا اور پاخانہ پہرا پہر آئے تو مین نے چہاگل سے پانی ڈالا آپکے ہاتہہ پر آپنے دونون پہونچون کو دہویا پہر منہہ کو دہویا پہر آپ نے دونون ہاتہہ آستین سے نکالنا چاہے مگر آستینین تنگ تہین اسواسطے آپ نے جبے کے نیچے سے ہاتہہ نکال لئے اور دونون ہاتہون کو دہویا کہنیون تک اور مسح کیا سر پر اور مسح کیا موزون پر پہر سوار ہوئے اور ہم چلے جب ہم آئے تو ہم نے لوگون کو نماز پڑہتے ہوئے پایا اور اُنہون نے امام بنایا تہا عبد الرحمن بن عوف کو اور عبد الرحمن نے نماز شروع کردی تہی معمولی وقت پر (یعنی جسوقت آپ نماز فجر کی پڑہا کرتے تہے وہ وقت آیا تو صحابہ نے نماز شروع کردی) اور ایک رکعت پڑہ چکے تہے فجر کی دو رکعتون مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانون کے ساتہہ صف مین شریک ہوئے اور ایک رکعت عبد الرحمن بن عوف کے پیچہے پڑہی پہر عبد الرحمن نے سلام پہیرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت جو باقی رہ گئی تہی پڑہنے کو کہڑے ہوئے مسلمان گہبرا گئے اسوجہہ سے کہ اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نماز پڑہ لی تو اُنہون نے تسبیح کہنی شروع کی **ف** اس خیال سے کہ شاید ہماری نماز نہ ہوئی ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کردین ہم پہر آپ کے پیچہے پڑہ لیوین **ت**

قال المسح على الخفين للمسافر ثلثة ايام وللمقيم يوم وليلة قال ابو داؤد ورواه منصور بن المعتمر
التيمي باسناده قال فيه ولو استزدناه لزادنا ترجمہ خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
موزون کے مسح کی مدت مسافر کو تین دن کی دی اور مقیم کو ایک دن کی دوسری روایت مین یون ہے کہ اگر
ہم آپ سے زیادہ مدت مانگتے تو آپ زیادہ دیتے عن ابی بن عمارة قال يحيى بن ايوب وكان قد صلى مع رسول الله صلى
الله عليه وسلم القبلتين انه قال يا رسول الله امسح على الخفين قال نعم قال يوما قال يوما قال ويومين
قال ويومين قال وثلاثة قال نعم وما شئت ترجمہ ابی بن عمارہ سے روایت ہے یحیی ابن ایوب نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اور انہون نے دونون قبلون کیطرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ نماز پڑھی تھی) یا رسول اللہ مین مسح کرون موزون پر آپ نے فرمایا ہان پھر یحیی نے کہا ایکدن تک آپنے
کہا ایکدن تک پھر یحیی نے کہا دو دن تک آپنے کہا دو دن تک پھر یحیی نے کہا تین دن تک آپنے کہا ہان تین دن
تک اور جہانتک تو چاہے کہا ابو داؤد نے دوسری روایت مین یہہ ہے کہ یحیی نے سات روز تک کہا آپ
ہان فرماتے گئے اور یہی کہے گئے جہانتک تو چاہے لیکن اس حدیث کی اسناد مین اختلاف ہے اور یہہ روایت قوی نہین
ف بلکہ صحیح وہی ہے جو مسلم نے شریح بن ہانی سے روایت کیا کہ مینے حضرت علی رض سے پوچھا موزون پر مسح کرنیکو
انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن اور تین راتین مسافر کیواسطے مقرر کین اور ایک دن رات مقیم کے
لئے اور روایت کیا اثرم نے سنن مین اور ابن خزیمہ اور دارقطنی نے ابو بکرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے رخصت دی مسافر کے لئے مسح کرنیکی تین دن تین رات تک اور مقیم کو ایک دن ایک رات تک جب وضو کرکے موزے
پہنے ہون خطابی نے کہا اسکی اسناد صحیح ہے۔ ترمذی اور نسائی نے صفوان بن عسال سے روایت کیا کہ جب ہم مسافر
ہوتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم کرتے تھے موزے نہ اتارنیکا تین دن تین رات تک مگر جنابت سے
لیکن پائخانہ یا پیشاب یا سونیسے موزے نکالنے کا حکم نہ کرتے کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے باب
المسح على الجوربين جراب پر مسح کرنیکا بیان ف قاموس مین ہے جورب کہتے ہین پاؤن کے لفافہ کو جسکو ہندی
مین جراب کہتے ہین مقصود اس سے یہہ ہوتا ہے کہ پاؤن سردی سے بچے عن المغيرة بن شعبة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم توضأ ومسح على الجوربين والنعلين ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے وضو کیا اور مسح کیا جرابون پر اور جوتون پر ف شاید جوتا جراب کے اوپر ہوگا تو مسح کیا ان دونون پر ابو داؤد
کہ علی علیہ نے مسح کیا کبھی جرابون پر مسح کیا کبھی جوتون پر کہا ابو داؤد نے عبد الرحمن بن مہدی اس حدیث کو
بیان نہین کرتے تھے (اس لئے کہ منکر ہے) مشہور مغیرہ سے یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا

[illegible]ہ نے کہا پہر مین نے [illegible]ر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن بن عوف کے پیچھے ایک رکعت
[illegible]من نے سلام پہیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ رکعت ادا کی جو عبد الرحمن پہلے پڑہ چکے تہے
اور پہہ زیادہ نہین کیا - ابوداؤد نے کہا جو [illegible] کے ساتہہ طاق رکعتین پاوے (مثلا ایک رکعت یا تین رکعتوں)
تو ابوسعید خدری اور ابن الزبیر اور ابن عمر کہتے تہے [illegible] دو سجدے کرے سہو کے) مگر اکثر علماء کے نزدیک سجدہ سہو
اس صورت مین لازم نہین آتا **عن** عبد الرحمن بن عوف قال سألت بلالا عن وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان
یخرج یقضی حاجتہ فآتیہ بالماء فیتوضأ ویمسح علی عمامتہ وموقیہ **ترجمہ** عبد الرحمن ابن عوف پوچہتے
تہے بلال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا حال بلال نے کہا پہلے نکلتے تہے حاجت کو جب حاجت سے
ہو آتے پہر مین پانی لاتا آپ وضو کرتے اور مسح کرتے اپنے عمامے اور موزون پر **عن** ابی زرعۃ بن عمرو بن جریر ان
جریرا بال ثم توضأ فمسح علی الخفین وقال ما یمنعنی ان امسح وقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح
قالوا انما کان ذلک قبل نزول المائدۃ قال ما اسلمت الا بعد نزول المائدۃ **ترجمہ** ابوزرعہ بن عمرو سے
روایت ہی کہ جریر بن عبد اللہ بجلی نے پیشاب کیا پہر وضو کیا تو مسح کیا موزون پر اور کہا کیا وجہ ہے جو مین مسح نہ کرون
مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے دیکہا لوگون نے کہا یہہ فعل آپکا قبل سورہ مایدہ کے اُترنے کے ہوگا
ف کیونکہ سورہ مایدہ آخر مین اُتری ہے اور اسمین پانون دہونیکا حکم ہے **ت** جریر نے کہا مین تو اسلام لایا
بعد اُترنے سورہ مایدہ کے **ف** تو یہہ فعل آپ کا لامحالہ بعد سورہ مایدہ کے نزول کے ہوا - اس سے معلوم ہوا
کہ سورہ مایدہ مین جو آیت پانون دہونیکی ہے وہ خاص اُس صورت سی جب پانون مین موزے نہ ہون اگر موزے
ہونگے تو موزون پر مسح درست ہی بدلیل احادیث صحیحہ متواترہ کے - ابوزرعہ عمرو کے بیٹے ہین اور عمرو جریر بن
عبد اللہ بجلی کے بیٹے ہین نام ابوزرعہ کا ہرم ہے یا عمرو یا عبد اللہ یا عبد الرحمن یا جریر ثقہ ہین تابعین مین سے اور انکے
دادا جریر بن عبد اللہ بجلی صحابی مشہور ہین ۵۱ھ مین انکا انتقال ہوا یا بعد اسکے **عن** بریدۃ بن الحصیب الاسلمی
ان النجاشی اہدی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خفین اسودین ساذجین فلبسہما ثم توضأ ومسح علیہما
ترجمہ بریدہؓ سے روایت ہی کہ نجاشی (بادشاہ حبشہ) نے ہدیہ بہیجے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو موزے
سادے سیاہ آپ نے انکو پہنا پہر وضو کیا اور مسح کیا اُن موزون پر - کہا ابوداؤد نے اس حدیث کو صرف بصرہ والون
نے نقل کیا ہے **عن** المغیرۃ بن شعبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی الخفین فقلت یا رسول اللہ
انسیت قال بل انت نسیت بہذا امرنی ربی **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مسح کیا موزون پر مین نے کہا یا رسول اللہ آپ بہول گئے آپ نے فرمایا تو بہول گیا مجہکو تو ایسا ہی حکم کیا ہے میرے
مالک نے **باب** التوقیت فی المسح مسح کی مدت کا بیان **عن** خزیمۃ بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے مسح کیا موزون کے ظاہر پر - چوتھی روایت مین یون ہے مین دونون کا مسح پانون کے اوپر ... نہین ہی بہتر جانتا ہون یہانتک کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ... مسح کرتے دیکھا وکیع نے کہا یعنی ...
اور پر پانچوین روایت مین عبد خیر سے یون ہے مینے حضرت علی ... دیکھا انہون نے وضو کیا تو دونو پانون کے اوپر کی جانب دہوئے اور کہا اگر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے نہ دیکھا ہوتا آخر حدیث تک **عن** المغیرة بن شعبہ قال وضأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوة تبوك فمسح اعلی الخفین واسفلہما **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہی مینے وضو کرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک مین تو آپنے مسح کیا موزون کے اوپر اور نیچے **کہا** ابو داؤد نے یہہ حدیث منقطع ہے ثور نے اس حدیث کو رجاء بن حیوة سے نہین سنا **ف** ترمذی نے کہا یہہ حدیث معلول ہے اور کہا پوچھا مینے ابا زرعہ اور محمد ابن اسمعیل بخاری سے اس حدیث کا حال ان دونون نے کہا یہہ حدیث صحیح نہین ہی

باب فی الانتضاح شرمگاہ پر پانی چھڑک لینے کا بیان

ف وضو کے بعد تہوڑا سا پانی پاجامہ کے میانی پر چھڑک لیوے تاکہ قطرے کا وسواس جاتا رہے یہہ وسوسہ دور کرنیکی عمدہ تدبیر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو سکہلائی **عن** سفیان بن الحکم الثقفی او الحکم بن سفیان الثقفی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بال یتوضأ وینتضح **ترجمہ** سفیان بن حکم یا حکم بن سفیان سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے وضو کرکے پانی چہڑک لیتے (اپنی شرمگاہ پر) **کہا** ابو داؤد نے بعضون نے حکم بن سفیان کہا ہے بعضون نے سفیان بن حکم کہا ہے **ف** ابن حبان نے کہا اُسکے دونون نام ہین اور راوی چوک گئی ہین اُسکے نام مین اور اسکے باپ کے نام مین منذری نے کہا اختلاف ہو کہ اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی یا نہین ابن عبد البر نے کہا اس سے ایک یہی حدیث مروی ہے وہ بھی مضطرب الاسناد ہی خطابی نے کہا مراد یہان پانی چہڑکنے سے یہہ ہی کہ پانی سے استنجا کرنا کیونکہ صحابہ اکثر ڈھیلون پر اکتفا کرتے تھے بعضون نے کہا مراد یہہ ہی کہ بعد استنجا کے تہوڑا سا پانی شرمگاہ پر چہڑک لینا وسوسہ دور کرنیکے لئے نووی نے کہا جمہور علماء نے یہی مراد لیا ہے **عن** مجاہد عن رجل من ثقیف عن ابیہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بال ثم نضح فرجہ **ترجمہ** مجاہد نے روایت کیا ایک شخص ثقفی سے (وہ حکم بن سفیان ہے) اُس نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتا تہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے پیشاب کیا پہر پانی چہڑکا اپنی شرمگاہ پر **عن** الحکم او ابن الحکم عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بال ثم توضأ ونضح فرجہ **ترجمہ** حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم سے روایت ہی اُنہون نے اپنے باپ سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا پہر وضو کیا اور پانی چہڑکا شرمگاہ پر **ف** احمد اور دارقطنی نے روایت کیا زید بن حارثہ سے کہ اوایل زمانہ وحی مین جبرئیل آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور وضو سکہایا اور نماز سکہائی

[illegible] موسی اشعری سے بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا جرابوں پر مگر اسناد اس کی متصل نہیں ہے نہ قوی ہے البتہ جرابوں پر مسح کیا ہے علی ابن ابی طالب اور ابن مسعود اور براء ابن عازب اور انس ابن مالک اور ابو امامہ اور سہل ابن سعد اور عمرو بن حریث نے اور منقول ہے حضرت عمر بن الخطاب اور عبد اللہ بن عباس سے عن اوس بن ابی اوس الثقفی انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی کظامۃ قوم فتوضأ ومسح علی نعلیہ وقدمیہ وقال عباد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی کظامۃ قوم یعنی المیضاۃ ولم یذکر مسدد والمیضاۃ والکظامۃ ثم اتفقا فتوضأ ومسح علی نعلیہ وقدمیہ **ترجمہ** اوس بن ابی اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے کظامہ پر آئے (کظامہ اُن کنوؤں کو کہتے ہیں جو ایک کے پاس ایک کھودے جاویں اور ہر ایک میں سے پانی جانیکی راہ دوسرے میں پھوڑ دی جاوے یہانتک کہ اخیر میں پانی زمین کے اوپر آجاوے) آپ نے وضو کیا اور مسح کیا جوتوں پر اور پاؤں پر مسدد کی روایت میں کظامہ کا ذکر نہیں ہے صرف اتنا ہے کہ وضو کیا اور مسح کیا دونوں جوتوں اور دونوں پاؤں پر **ف** بخاری نے کتاب الوضو میں ایک باب منعقد کیا ہے اور اسکا ترجمہ اس لفظ سے کیا ہے باب غسل الرجلین فی النعلین ولا یمسح علی النعلین اور اسمیں حدیث عبد اللہ بن عمر کی لایا ہے حافظ ابن حجر فتح الباری میں اس ترجمہ کے تحت میں لکھتے ہیں اشارہ کیا بخاری نے اسکے ساتھ اُس چیز کیطرف جو روایت کی گئی ہے حضرت علی وغیرہ صحابہ سے کہ اُنہوں نے چپلوں پر مسح کیا پھر نماز پڑھی اور روایت کی گئی ہے اس باب میں حدیث مرفوع تخریج کی اسکی ابو داؤد وغیرہ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ سے لیکن ضعیف کہا ہے اسکو عبد الرحمن بن مہدی وغیرہ نے آئمہ میں سے انتہی مافی الفتح یہاں سے ثابت ہوا کہ حدیث باب ضعیف ہے لائق احتجاج نہیں

باب کیف المسح موزوں پر کس طرح مسح کرنا چاہیے

عن المغیرۃ بن شعبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یمسح علی الخفین وفی روایۃ علی ظہر الخفین **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح کرتے تھے موزوں پر دوسری روایت میں یوں ہے مسح کرتے تھے موزوں کی پشت پر **ف** یعنی ظاہر پر نہ باطن پر ظاہر موزہ کا وہ جانب ہے جو پاؤں کی پشت پر ہے اور باطن موزہ کا وہ جانب ہے جو تلوے کے نیچے ہے عن علی رضی اللہ عنہ قال لو کان الدین بالرای لکان اسفل الخف اولی بالمسح من اعلاہ وقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح علی ظاہر خفیہ **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے فرمایا اگر دین قیاس پر ہوتا تو موزے کے نیچے کیطرف مسح کرنا بہتر ہوتا اوپر کیطرف سے حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مسح کرتے تھے موزوں کے ظاہر پر۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ میں ہمیشہ تلووں کا دھونا مقدم سمجھتا تھا یہانتک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا موزوں کے ظاہر پر مسح کرتے ہوئے۔ تیسری روایت میں یوں ہے اگر دین قیاس پر ہوتا تو تلووں کا مسح پاؤں کے اوپر کے مسح سے مقدم ہوتا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی سوا تیرے کوئی سچا معبود نہین ہے اور تجھسے معافی چاہتا ہون اور توبہ کرتا ہون تیری طرف یہہ حدیث صحیح نہین ہے
مین ابو داؤد کے اون لفظون کے پڑہنیکا ذکر نہین ہے اور اتنا اور زیادہ ہے کہ اچہی طرح وضو کرے پہر نگاہ اپنی
آسمان کیطرف اٹہاوے اور کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ آخر تک ف نگاہ آسمان کیطرف اٹہاوے کیونکہ ہمارا مالک
اور مولا اللہ جل جلالہ آسمانون کے اوپر عرش پر ہے اسکی طرف توجہ ہو جاوے **باب** الرجل یصلی الصلوات
بوضوء واحد کئی نمازون کو ایک وضو سے پڑہنے کا باب **عن** ابی اسد محمد بن عمرو قال سالت انس بن
مالک عن الوضوء فقال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ لکل صلوٰۃ وکنا نصلی الصلوات بوضوء
واحد **ترجمہ** محمد بن عمرو نے پوچھا انس بن مالک رض سے وضو کا حال انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے اور ہم لوگ کئی نمازون کو ایک وضو سے پڑہا کرتے تھے **عن** بریدۃ بن الحصیب
قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح خمس صلوات بوضوء واحد ومسح علی خفیہ فقال
له عمر انی رایتک صنعت شیئا لم تکن تصنعه قال عمدا صنعته **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز پانچ نمازون کو ایک وضو سے پڑہا اور مسح کیا موزون پر حضرت عمر رض نے آپ سے
کہا مینے آج آپکو وہ کام کرتے دیکہا جو کبہی آپ نہین کرتے تھے (یعنی ایک وضو سے کئی نماز پڑہنا حالانکہ ہمیشہ آپ ہر ایک
نماز کے لئے وضو کرتے تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے جان بوجھ کر یہہ کام کیا ہے (تاکہ میری
امت پر آسانی ہو) **باب تفریق** الوضوء وضو مین کہین خشک رہ جانیکا بیان **عن** انس ان رجلا جاء
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد توضأ وترك علی قدمه مثل موضع الظفر فقال له رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ارجع فاحسن وضوءك **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس وضو کرکے اور ایک ناخون برابر اس نے سوکہا چہوڑ دیا تہا اپنے پاؤن مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوٹ جا اچہی طرح وضو کر **کہا** ابو داؤد نے یہہ حدیث معروف نہین ہے صرف ابن وہب
نے اسکو روایت کیا اور حضرت عمر رض سے بہی ایسا ہی مروی ہے اسمین یہہ ہے لوٹ جا اچہی طرح وضو کر
عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یصلی وفی ظهر قدمه
لمعة قدر الدرهم لم یصبها الماء فامره النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یعید الوضوء والصلوٰة
ترجمہ بعض صحابہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکہا نماز پڑہتے ہوئے
اور اسکے پاؤن مین ایک درہم برابر سوکہا رہ گیا تہا آپنے اسکو حکم کیا وضو اور نماز لوٹانے کا **ف** اس حدیث کی
اسناد ضعیف ہے **باب** اذا شك في الحدث جب وضو ٹوٹنے مین شک ہو تو کیا کرے **عن** عبد اللہ
بن زید بن عاصم المازنی قال شکی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرجل یجد الشیء فی الصلوٰۃ حتی یخیل الیه

سے فارغ ہوئے ایک چلو پانی لیکر شرمگاہ پر چھڑک لیا **باب** ما یقول الرجل اذا توضأ وضوء کے
بعد کیا دعا پڑھے **عن** عقبة بن عامر قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم خدام انفسنا نتناوب الرعاية
رعاية ابلنا فكانت علي رعاية الابل فروحتها بعشي فادركت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب الناس
فسمعته يقول ما منكم من احد يتوضأ فيحسن الوضوء ثم يقوم فيركع ركعتين يقبل عليهما بقلبه ووجهه
الا قد اوجب فقلت بخ بخ ما اجود هذه فقال رجل من بين يدي التي قبلها يا عقبة اجود منها فنظرت فاذا هو
عمر بن الخطاب فقلت ما هي يا ابا حفص قال انه قال آنفا قبل ان تجيء ما منكم من احد يتوضأ فيحسن الوضوء ثم يقول
حين يفرغ من وضوءه اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله الا فتحت له
ابواب الجنة الثمانية يدخل من ايها شاء **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ اپنا کام آپ کرتے تھے باری باری اونٹ چراتے تھے یعنی اپنے اونٹون کو ایکدن میری باری
تھی مین انکو لیکر چلا تیسرے پہر کو مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خطبہ پڑھ رہے ہین مینے سنا آپ فرماتے تھے
کوئی تم مین ایسا نہین ہے جو وضو کرے اچھی طرح (تمام آداب و سنن سے) پھر کھڑے ہو کے دو رکعتین پڑھے دل لگا کر
نگاہ نیچے کئے ہوئے **ف** یعنی دل کو بھی متوجہ رکھے اور مونہہ کو بھی ادہر اودہر نہ پھیرے نیچے دیکھتا رہے غرض
یہ ہے کہ قلب سے بھی خشوع و خضوع ہو اور اعضا سے بھی **ف** مگر جنت اسکے واسطے واجب ہو جاتی ہے مین نے کہا
واہ واہ کیا اچھا نسخہ ہے ایک شخص میرے سامنے تھا وہ بولا اے عقبہ اس سے پہلے جو آپ نے بیان کیا وہ اس
سے بھی بڑھ کے تھا مینے دیکھا تو وہ عمر بن خطاب تھے مینے پوچھا وہ کیا ہے اے ابا حفص (کنیت ہے حضرت عمرؓ کی)
انہون نے کہا ابھی تیرے آنے سے پیشتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کوئی ایسا نہین ہے جو وضو
کرے اچھی طرح پھر وضو سے فارغ ہو کر کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ **ف**
اللہم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین ترمذی **ف** مگر قیامت کے روز اسکے واسطے آٹھون دروازے
جنت کے کھلے ہون گے جس دروازے سے چاہے جاوے **ف** نسائی اور حاکم کی روایت مین اتنا اور ہے سبحانک
اللہم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک پوری دعا کے معنے یہہ ہین۔ گواہی دیتا ہون مین اس بات
کی کہ نہین ہے کوئی معبود سچا سوائے اللہ جل جلالہ کے وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہین (نہ ذات مین نہ صفات
مین نہ اوسکا سا کسی کو علم ہے نہ اسکی سی کسیکو قدرت ہے نہ اسکی طرح کوئی سنتا ہے نہ اسکیطرح کوئی دیکھتا ہے)
اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکے بندے ہین اور اسکے بھیجے ہوئے ہین اے خدا تو مجھ کو توبہ کرنیوالون مین سے کر
اور پاک ہونیوالون مین سے کر تو خود پاک ہے ہر عیب سے اے میرے مالک شکر ہے تیرا مین گواہی دیتا ہون اس بات

عن طلق بن علی قال قدمنا علی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رجل کانہ بدوی فقال یا نبی اللہ ما ترٰی فی مس الرجل ذکرہ بعد ما یتوضأ فقال ہل ہو الا مضغۃ منہ او قال بضعۃ منہ

طلق بن علی سے روایت ہی ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس نے مین ایک شخص آیا گویا بدو تہا اور پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ای نبی اللہ کے کیا کہتے ہو جب کوئی شخص چہوے اپنے ذکر کو بعد وضو کے آپنے فرمایا نہین ہے ذکر مگر ایک مُضغہ یا ٹکڑہ اُسکے بدن کا یعنی جیسے اور بدن چہونیسے وضو نہین جاتا ایسے ہی ذکر کے بہی چہونیسے وضو نہین جاتا۔ محدثین نے اختلاف کیا ہے اس مقام پر بعضون نے بسرہ کی حدیث کو ترجیح دی ہے بعضون نے طلق کے حدیث کو (وللناس فیما یعشقون مذاہب) ہر ایک آدمی کا جدا جدا مسلک اور طریقہ ہے عامل بالحدیث کو گنجایش ہے وسعت اور راحت کیوقت بسرہ کی حدیث پر عمل کریے دِقت اور ضرورت کیوقت طلق کی حدیث پر چلے۔ صحابہ بہی مختلف ہین اس مسئلے مین بعض قایل تہے اس امر کے کہ مس ذکر سے وضو لازم ہے جیسے جابر اور ابو ہریرہ اور ام حبیبہ اور عبد اللہ بن عمر اور زید بن خالد اور ابن عباس وغیرہم بعض کہتے تہے وضو لازم نہین آتا۔ جیسے حضرت علیؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ اور عمار اور حذیفہ وغیرہم راضی ہو اللہ ان سب سے

باب الوضوء من لحوم الابل اونٹ کا گوشت کہانیسے وضو لازم ہونیکا بیان عن البراء بن عازب قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الوضوء من لحوم الابل فقال توضأوا منہا وسئل عن لحوم الغنم فقال لا توضأوا منہا وسئل عن الصلوۃ فی مبارک الابل فقال لا تصلوا فی مبارک الابل فانہا من الشیاطین وسئل عن الصلوۃ فی مرابض الغنم فقال صلوا فیہا فانہا برکۃ ترجمہ براء ابن عازب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا اونٹ کی گوشت کہاکر وضو کرنیسے آپ نے فرمایا وضو کرو اُس سے اور سوال ہوا بکری کے گوشت کہاکر وضو کرنیسے آپنے فرمایا نہ وضو کرو اُس سے اور سوال ہوا اونٹون کے بیٹہنے کی جگہ مین نماز پڑہنے سے آپنے فرمایا نہ نماز پڑہو اُونٹون کے بیٹہنے کی جگہ مین وہ شیطانون کی جگہ ہے ف یعنی اونٹ شریر ہوتے ہین ایسا نہ ہو یہ نماز پڑہتا ہو وہ اُٹہین حرکت کرین یہ دب جاوے یا مار کہا دے ت اور سوال ہوا بکریون کے رہنے کی جگہ مین نماز پڑہنے سے آپ نے فرمایا نماز پڑہو وہان وہ برکت کی جگہ ہے

باب الوضوء من مس اللحم النی وغسلہ کچے گوشت چہونیسے یا کچے گوشت دہونیسے وضو لازم نہ آنیکا بیان عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بغلام وہو یسلخ شاۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنح حتی اریک فادخل یدہ بین الجلد واللحم فدحس بہا حتی توارت الی الابط ثم مضی فصلی للناس ولم یتوضأ قال ابو داؤد زاد عمرو فی حدیثہ یعنی لم یمس ماء ترجمہ ابو سعید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک لڑکے پہ جو کہال اُتار رہا تہا ایک بکری کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ہٹ جا مین بتاتا ہون آپ نے اپنا ہاتہ

[illegible] حتی یسمع صوتا او یجد ریحا ترجمہ عبد اللہ بن زید نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آدمی کو کبھی نماز میں ایسا شبہ ہوتا ہے گویا وضو اسکا ٹوٹ گیا ہے آپ نے فرمایا نماز نہ توڑے جب تک آواز نہ سنے یا بو نہ سونگھے عن ابی ھریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان احدکم فی الصلوٰة فوجد حرکة فی دبرہ احدث اولم یحدث فاشکل علیہ فلا ینصرف حتی یسمع صوتا او یجد ریحا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسیکو نماز میں سرین کے اندر کچھ حرکت معلوم ہو پھر یقین نہ ہو کہ وضو ٹوٹا یا نہ ٹوٹا تو وہ نماز نہ توڑے جب تک آواز نہ سنے یا بو نہ سونگھے

باب الوضوء من القبلة عورت کو بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا عن عایشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبلھا ولم یتوضأ ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو پیار کیا پھر وضو نہیں کیا۔ کہا ابو داؤد نے یہہ حدیث منقطع ہے ابراہیم تیمی نے حضرت عایشہ سے نہیں سنا عن عایشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل مراة من نسائہ ثم خرج الی الصلوٰة ولم یتوضأ قال عروة فقلت لھا من ھی الا انت فضحکت ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بی بی کو بوسہ دیا پھر نماز کو نکلے اور وضو نہیں کیا عروہ نے کہا مینے حضرت عایشہ سے کہا وہ بی بی کون ہوگی سوا تمہارے تو وہ ہنسنے لگیں۔ کہا ابو داؤد نے یحیی بن سعید القطان نے ایک شخص سے کہا تو مجھ سے نقل کر یہ دونوں حدیثیں ضعیف ہیں ایک تو یہہ حدیث اعمش کے حبیب سے بوسہ کے باب میں دوسری مستحاضہ کے باب میں ثوری نے کہا حبیب نے ہم سے صرف عروہ مزنی سے حدیث بیان کی یعنی عروہ بن زبیر سے کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ کہا ابو داؤد نے لیکن حمزہ زیات نے حبیب سے انہوں نے عروہ بن الزبیر سے انہوں نے عایشہ سے ایک حدیث صحیح نقل کی ہے

باب الوضوء من مس الذکر ذکر کے چہونیسے وضو ٹوٹ جانیکا بیان عن عروة بن الزبیر یقول دخلت علی مروان بن الحکم فذکرنا ما یکون منہ الوضوء فقال مروان ومن مس الذکر فقال عروة ما علمت ذلک فقال مروان اخبرتنی بسرة بنت صفوان انھا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من مس ذکرہ فلیتوضأ ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے میں مروان بن الحکم (جو حاکم تہا مدینہ کا پہر آخر میں خلیفہ ہوگیا بنی امیہ میں سے تہا) پاس گیا اور ہم نے بیان کیا ان چیزوں کو جن سے وضو ٹوٹتا ہے مروان نے کہا مس ذکر سے بہی عروہ نے کہا یہہ مجھے معلوم نہیں مروان نے کہا مجھے بسرہ بنت صفوان نے خبر دی اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے آپ جو مس کرے اپنے ذکر کو وہ وضو کرے ف یہی قول ہے احمد اور شافعی اور مالک کا اور حق یہہ ہے کہ یہہ حکم استحبابا ہے نہ وجوبا اور وضو نہ کرنا رخصت ہے

باب الرخصة فی ذلک ذکر کے چہونیسے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان

فہرست ابواب پارہ اول سنن ابوداؤد علیہ الرحمۃ

[...] ے اندر ڈالا اتنا کہ بغل تک چلا گیا پھر آپ چلے اور نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا عمر کی روایت مین [...] یعنی پانی سے نہ دھویا

باب ترک الوضوء من مس المیتۃ مُردے کو چھوکر وضو نہ کرنیکا بیان

عن جابر ان رسول الله صلے الله علیه وسلم مر بالسوق داخلا من بعض العالیة والناس کنفتیه فمر بجدی اسك میت فتناوله فاخذ باذنه ثم قال ایکم یحب ان هذا له وساق الحدیث **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار مین سے گزرے تھے عالیہ کے دیہات سے **ف** عالیہ وہ گانو ہین جو مدینہ کے اطراف مین ہین بلندی کیطرف **ف** اور دونون طرف لوگ آپ کے ساتھ تھے راہ مین ایک بکری کا بچہ دونون کان پیوستہ ملا آپنے اسکے کان پکڑ کر اسکو اٹھایا اور فرمایا کون شخص تم مین سے اسکو لینا چاہتا ہے اور بیان کیا آخر حدیث تک **ف** صحیح مسلم مین پوری حدیث یون ہے حضرت نے فرمایا تم مین سے کون چاہتا ہے کہ یہ بکری کا بچہ مردہ چھوٹے کان والا اسکو ایک درم کے بدلے مین ملے صحابہ نے کہا ہم نہین چاہتے کہ یہ ہمکو کسی چیز کے بدلے مین ملے اور ہم کیا کرین گے اسکو حضرت نے فرمایا کیا چاہتے ہو کہ یہ تمکو ملے اصحاب نے کہا خدا کی قسم اگر زندہ ہوتا تو اسمین عیب تھا کہ اسکے کان نہایت چھوٹے ہین یا ملے ہوئے ہین یا مفقود ہین یا کٹے ہوئے ہین تو بھلا اب کیا حال ہوگا جب وہ مُردہ ہے اسمین جان نہین حضرت نے فرمایا خدا کی قسم مقرر دنیا خدا کے نزدیک اس سے زیادہ تر ذلیل اور خوار ہے یعنی اگر تم مُردار سے پرہیز کرتے ہو تو دُنیا سے زیادہ تر کنارہ کرو واسطے کہ دُنیا خدا کے نزدیک مُردار سے بھی زیادہ تر ذلیل اور ناپاک ہے ✽ تمام ہوا پارہ پہلا سنن ابو داؤد کے بتیس پارون مین سے شکر ہے اللہ جل جلالہ کا اب شروع ہوتا ہے پارہ دوسرا اُسکے

فضل اور انعام پر اعتماد کرکے ✽

تمّ الجزء الاوّل ویتلوه الجزء الثانی من تجزیة الخطیب رحمه الله

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فی ترک الوضوء مما مست النار آگ کی پکی ہوئی چیز کہانیسے وضو لازم نہ آنا ف ابتداے اسلام مین یہہ حکم تہا کہ آگ سے جو چیز پکے اُسکے کہانیسے وضو جاتا رہتا تہا بعد اُسکے یہہ حکم منسوخ ہو گیا مگر اونٹ کے گوشت کہانیسے وضو بعض علماء کے نزدیک لازم آتا ہے امام احمد کا مذہب یہی ہے عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل کتف شاۃ ثم صلی ولم یتوضأ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے دست کا گوشت کہایا پہر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا عن المغیرۃ بن شعبۃ قال ضفت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فامر بجنب فشوی واخذ الشفرۃ فجعل یحز لی بہا منہ قال فجاء بلال فاذنہ بالصلوۃ قال فالقی الشفرۃ وقال ما لہ تربت یداہ وقام یصلی زاد الانباری وکان شاربی وفی فقصہ لی علی سواک او قال اقصہ لک علی سواک ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے مین مہمان گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک رات آپ نے حکم کیا بکری کی ایک ران بہوننے کا وہ بہونی گئی اور آپ چہری لیکر میرے لئے گوشت کاٹ رہے تہے اتنے مین بلال آئے اور نماز کے واسطے بلایا آپنے چہری ڈالدی اور کہا کیا ہو گیا اُسکو خاک آلودہ ہون ہاتہہ اُسکے اور کہڑے ہو کر نماز پڑہنے لگے انباری کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ میری مونچہین بڑہ گئی تہین آپ نے ایک مسواک مونچہون کے تلے رکہہ کر انکو کتر دیا عن ابن عباس قال اکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتفا ثم مسح یدہ بمسح کان تحتہ ثم قام فصلی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست کا گوشت کہایا پہر پونچہہ لیا اپنا ہاتہہ فرش سے جو اُسکے نیچے بچہا ہوا تہا پہر کہڑے ہو کر نماز پڑہنے لگے عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتہش من کتف ثم صلی ولم یتوضأ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دست مین سے کچہہ گوشت کہایا پہر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا عن جابر بن عبد اللہ یقول قربت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خبزا ولحما فاکل ثم دعا بوضوء فتوضأ بہ ثم صلی الظہر ثم دعا بفضل طعامہ فاکل ثم قام الی الصلوۃ ولم یتوضأ ترجمہ جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے روٹی اور گوشت پیش کیا آپ نے کہایا بعد اُسکے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا پہر نماز پڑہی ظہر کی بعد نماز کے جو کہانا تہا اُسکو منگایا اور کہایا پہر کہڑے ہو کر نماز پڑہی اور وضو نہین کیا عن جابر قال کان آخر الامرین من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک الوضوء مما غیرت النار ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخیر فعل یہہ تہا کہ آگ کی

باب الوضوء من الدم خون نکلنے سے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان **عن** جابر قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فی غزوۃ ذات الرقاع فاصاب رجل امرأۃ رجل من المشرکین فحلف ان لا انتھی حتی اھریق دما فی اصحاب محمد فخرج یتبع اثر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم منزلا فقال من رجل یکلؤنا فانتدب رجل من المھاجرین ورجل من الانصار فقال کونا بفم الشعب قال فلما خرج الرجلان الی فم الشعب اضطجع المھاجری وقام الانصاری یصلی واتی الرجل فلما رأی شخصہ عرف انہ ربیئۃ للقوم فرماہ بسھم فوضعہ فیہ فنزعہ حتی رماہ بثلاثۃ اسھم ثم رکع وسجد ثم انتبہ صاحبہ فلما عرف انھم قد نذروا بہ ھرب ولما رأی المھاجری ما بالانصاری من الدم قال سبحان اللہ الا انبھتنی اول ما رمی قال کنت فی سورۃ اقرؤھا فلم احب ان اقطعھا **ترجمہ**

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نکلے غزوہ ذات الرقاع مین ایک شخص نے کسی مشرک کی عورت کو مار ڈالا اُس نے قسم کہائی مین باز نہ آؤن گا جبتک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو قتل نہ کرون گا تو وہ ڈہونڈہنے نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان پر اور آپ ایک منزل مین اُترے اور فرمایا کون ہماری حفاظت کریگا ایک شخص مہاجر اور ایک انصاری مستعد ہوئے آپنے فرمایا جاؤ گہاٹی کے سرے پر رہو دونون آدمی گہاٹی کے سرے پر پہنچے وہان جاکر مہاجر لیٹ رہا اور انصاری کہڑی ہوکر نماز پڑہنے لگے وہ شخص آیا اور اُس نے دیکہہ کر پہچانا یہہ محافظ ہی قوم کا اُس نے ایک تیر مارا وہ انکو لگا اونہون نے نکال لیا یہان تک کہ اُس نے تین تیر مارے اُسوقت اونہون نے رکوع اور سجدہ کرکے اپنے ساتھی کو ہوشیار کیا جب اُس شخصکو معلوم ہوگیا کہ یہہ لوگ ہوشیار ہوگئے تو وہ بہاگ گیا مہاجر نے انصاری سے پوچہا تو نے پہلے تیر مین کیون مجھے ہوشیار نہین کیا انصاری بولا مین ایک سورت پڑہ رہا تہا میرا جی نہ چاہا توڑنے کو **ف** سبحان اللہ نماز مین انکہ خضوع خشوع ہوتا ایسا ہو جب ادنی ادنی صحابیون کا یہہ حال تہا تو اجلۂ صحابہ کی نماز کیسی ہوگی۔ اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ خون نکلنے سے نماز فاسد نہین ہوتی نہ وضو ٹوٹتا ہے **باب** فی الوضوء من النوم سونیسے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شغل عنھا لیلۃ فاخرھا حتی رقدنا فی المسجد ثم استیقظنا ثم رقدنا ثم استیقظنا ثم رقدنا ثم خرج علینا فقال لیس احد ینتظر الصلوۃ غیرکم **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن دیر کی عشا کی نماز مین یہانتک کہ ہم سو رہے مسجد مین پہر جاگے پہر سو رہے پہر جاگے پہر سو رہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور فرمایا سوا تمہارے اور کوئی نماز کا انتظار نہین کرتا **ف** پہر آپنے نماز پڑہی عشا کی اور صحابہ نے بہی پڑہی مگر وضو نہ کیا **عن** انس قال کان

...سے وضو نہین کرتے ہے کہا ابوداؤد نے یہہ خلاصہ ہی حدیث اول کا **عن** عبید ... المرادی قال قدم علینا مصر عبد اللہ بن الحارث بن جزء من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسمعتہ یحدث فی مسجد مصر قال لقد ... سابع سبعۃ او سادس ستۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دار رجل فمر بلال فناداہ بالصلوۃ فخرجنا فمررنا برجل وبرمتہ علی النار فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطابت برمتک قال نعم بابی انت وامی فتناول منہا بضعۃ فلم یزل یعلکہا حتی احرم بالصلاۃ وانا انظر الیہ **ترجمہ** عبید بن ثمامۃ المرادی سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن حارث بن جزء مصر مین ہمارے پاس آئے وہ حدیث بیان کر رہے تہے مسجد مین انہون نے کہا مجہہ سمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ سات آدمی تہے یا چہہ ایک گہر مین اتنے مین بلال آئے اور نماز کے واسطے بلایا ہم جب نکلے راستہ مین ایک شخص پر گذرے جسکی ہانڈی آگ پر چڑہی ہوئی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیری ہانڈی پک گئی وہ بولا ہان میرے باپ اور مان آپ پر فدا ہون آپ نے اُس گوشت مین سے ایک بوٹی لیا اور اُسکو چباتے رہے یہان تک کہ تکبیر کہی نماز کی اور مین دیکہہ رہا تہا **باب** التشدید فی ذلک آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو لازم ہونا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوضوء مما انضجت النار **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو لازم ہوتا ہے اُس کہانے سے جو آگ سے پکایا جاوے **عن** ابی سفیان بن سعید بن المغیرۃ انہ دخل علی ام حبیبۃ فسقتہ قدحا من سویق فدعا بماء فتمضمض فقالت یا ابن اختی الا توضأ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال توضؤوا مما غیرت النار او قال مما مست النار **ترجمہ** ابی سفیان بن سعید بن مغیرہ سے روایت ہے وہ ام المومنین ام حبیبہ پاس گئے اُنہون نے ایک پیالہ ستو کا اُن کو پلایا پہر ابو سفیان نے پانی منگا کر کلی کی ام حبیبہ نے کہا وضو کیون نہین کرتا ای بہانجے میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو ان کہانون سے جو آگ سے پکے ہون **باب** فی الوضوء من اللبن دودہ پی کر کلی کرنیکا بیان **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شرب لبنا فدعا بماء فتمضمض ثم قال ان لہ دسما **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودہ پیا پہر پانی منگا کر کلی کی اور فرمایا اسمین چکنائی ہوتی ہے **باب** الرخصۃ فی ذلک اس باب مین رخصت کا بیان **عن** انس بن مالک یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرب لبنا فلم یمضمض ولم یتوضأ وصلی قال زید دلنی شعبۃ علی ہذا الشیخ **ترجمہ** انس بن مالک کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودہ پیا پہر نہ کلی کی اور نہ وضو کیا اور نماز پڑہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دودہ پیکر کلی کر ڈالنا بہتر ہے اگر نہ کرے تو بہی درست ہے۔

مجھے جھڑک دیا اس معلم نے کہ برا سمجھ کر **ف** اس خیال سے کہ یہ حدیث موضوع نہ ہو تو اسکے بیان میں کچھ نقصان نہیں ہے بہت
آوے **ف** اور کہا یزید والانی کو کیا ہوا جو اصحاب قتادہ پاس بیٹھا اور کچھ اعتبار نہیں کیا اس حدیث کا **عن** الخ
علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکاء السہ العینان فمن نام فلیتوضأ **ترجمہ**
علی ابن ابیطالب سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقعد کا ڈاٹ گویا آنکھیں ہیں (یعنی جبتک
آدمی جاگتا ہے تو خبردار رہتا ہے اور مقعد اپنے اختیار میں رہتا ہے) جو شخص سوجاوے وہ وضو کرے
باب فی الرجل یطاء الاذی برجلہ آدمی نجاستوں پر چلکر جاوے تو کیا حکم ہے **عن** شقیق قال قال
عبداللہ کنا لا نتوضا من موطی ولا نکف شعرا ولا ثوبا **ترجمہ** شقیق سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا
ہم نہیں دھوتے تھے پاؤں راہ میں چلکر (یعنی اسی طرح نماز پڑھ لیتے پاؤں نہ دھوتے سبحان اللہ ہمارے دین میں
کیا آسانی ہے) اور نہیں سمیٹتے تھے بالوں کو اور نہ کپڑوں کو نماز میں (گرد وغبار سے بچانیکے لئے) **باب** من یحدث
فی الصلاۃ نماز میں وضو ٹوٹ جانیکا بیان **عن** علی بن طلق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا فسا احدکم فی الصلاۃ فلینصرف فلیتوضا ولیعد الصلاۃ **ترجمہ** علی بن طلق سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پھسکی مارے کوئی تم میں سے نماز میں تو چاہیئے کہ لوٹے اور وضو کرے
اور اعادہ کرے نماز کا **باب** فی المذی مذی کے بیان میں **ف** منی وہ پانی ہے جو انزال کے
وقت نکلتا ہے اور اس سے شہوت کم ہوجاتی ہے اور مذی وہ رطوبت ہے جو بوسہ وکنار اور دواعی جماع
کے وقت سر ذکر پر ظاہر ہوتی ہے اور اس سے شہوت تیز ہوجاتی ہے اور ودی وہ پانی ہے جو
بعد پیشاب کے یا قبل پیشاب کے کبھی نکل آتا ہے **عن** علی قال کنت رجلا مذاء فجعلت اغتسل حتی تشقق
ظہری فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم او ذکر لہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تفعل اذا رایت
المذی فاغسل ذکرک وتوضأ وضوءک للصلاۃ فاذا فضخت الماء فاغتسل **ترجمہ** حضرت علی سے روایت
ہے میری مذی بہت نکلا کرتی تھی تو میں غسل کیا کرتا یہانتک کہ پیٹ پھٹ گئی (یعنی پانی کی سردی سے
نہاتے نہاتے پشت کی کھال ترخ گئی جیسے ہاتھ پاؤں سردی میں پھٹ جاتے ہیں) تو میں نے یہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا یا کسی اور نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا نہ کر جب مذی نکلے تو ذکر کو دھو ڈال اور وضو کرلے
جیسے نماز کیواسطے وضو کرتے ہیں اور جب منی نکلے تو البتہ غسل کر **عن** المقداد بن الاسود ان علی بن
ابیطالب رضی اللہ عنہ امرہ ان یسال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل اذا دنا من اھلہ
فخرج منہ المذی ماذا علیہ فان عندی ابنتہ وانا استحیی ان اسالہ قال المقداد فسالت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال اذا وجد احدکم ذلک فلینضح فرجہ ولیتوضأ وضوءہ للصلاۃ

...رسول الله صلی الله علیه وسلم ینتظرون العشاء الآخرۃ حتی تخفق رؤسھم ثم یصلون ولا یتوضؤن
ترجمہ انس رضی سے روایت ہے کہ تھے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتظار کرتے تھے عشا کی نماز کا یہانتک
کہ جہک جاتے تھے سر اونکے (یعنی بیٹھے بیٹھے سو جاتے تھے) پھر نماز پڑھتے تھے اور وضو نہین کرتے تھے
عن انس بن مالک قال اقیمت صلوۃ العشاء فقام رجل فقال یارسول الله ان لی حاجۃ فقام یناجیہ
حتی نعس القوم او بعض القوم ثم صلی بھم ولم یذکر وضوءا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
کہ عشا کی نماز کی تکبیر ہوئی اتنے مین ایک شخص کہڑا ہوا اور بولا یارسول اللہ مجہے آپ سے کچہ کہنا ہے اور آپ سے
سرگوشی کرنے لگا یہانتک کہ بعض لوگ سو گئے پھر آپنے نماز پڑہی اُن لوگون کے ساتہہ اور وضو کا ذکر نہین
کیا عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یسجد وینام وینفخ ثم یقوم فیصلی ولا یتوضأ
قال فقلت له صلیت ولم تتوضأ وقد نمت فقال انما الوضوء علی من نام مضطجعا زاد عثمان وھناد فانه اذا
اضطجع استرخت مفاصله ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے
تہے اور سو جاتے تہے یہانتک کہ خراٹون کی آواز آتی تہی پھر نماز پڑہتے تہے اور وضو نہین کرتے تہے ایک بار
مینے کہا آپنے نماز پڑہی اور وضو نہین کیا حالانکہ آپ سو گئے تہے آپ نے فرمایا وضو اُس شخص پر لازم آتا ہے جو
کروٹ لیکر سو جاوے عثمان اور ہناد کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کیونکہ جب کروٹ پر لیٹ کر سوویگا تو اُسکے
جوڑ ڈہیلے ہو جاوینگے ف اور احتمال ہوگا وضو ٹوٹ جانیکا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونیسے وضو نہین ٹوٹتا
مگر چونکہ سونے مین احتمال ہے حدث ہو جانیکا اسواسطے وضو لازم آتا ہے یہہ جب ہے کہ کروٹ پر سووے لیٹ کر یا تکیہ
سووے۔ اگر بیٹہے بیٹہے یا کہڑے کہڑے یا رکوع یا سجدے مین سو جاوے تو وضو نہ ٹوٹیگا۔ کہا ابوداود نے وضو
اُس شخص پر ہے جو کروٹ لیکر سو جاوے یہہ حدیث منکر ہے ف یعنی اور ثقات نے ایسا نقل نہین کیا ف
نہین روایت کیا اسکو مگر یزید دالانی نے قتادہ سے اور حدیث مین سے اول عبارت ایک جماعت نے ابن عباس
سے روایت کی مگر اُسمین یہہ مضمون نہین ہے ابن عباس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم محفوظ تہے اُس خواب سے
جیسا لوگ خواب کرتے ہین ف یعنی جسطرح لوگون کو غفلت ہو جاتی ہے سونے مین ویسی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو نہ ہوتی تہی ف اور حضرت عائشہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری دونون آنکہین سوتی
ہین پر دل نہین سوتا شعبہ نے کہا قتادہ نے ابو العالیہ سے صرف چار حدیثین سنی ہین ایک حدیث یونس بن
متی دوسری حدیث ابن عمر صلوۃ مین تیسری حدیث القضاۃ ثلثۃ چوتہی حدیث ابن عباس حدثنی رجال مرضیون
منہم عمر وارضاہم عندی عمر ف یہہ حدیث بہی قتادہ عن ابی العالیہ سے ہے تو یہہ دوسرا نقص ہوا اس حدیث
مین کہ منقطع ہے ف کہا ابوداود نے مین نے یہہ حدیث یزید دالانی کی احمد بن حنبل سے بیان کی اُنہون نے

اوپر مزہ اوٹھانا درست ہی اور اس سے بھی بچنا افضل ہے کہا ابو داؤد نے یہہ حدیث قوی نہین ہی راسکی اسناد مین بقیۃ بن الولید ہے اور وہ ضعیف ہی) باب ما فی الاکسال ذکر کو فرج کے اندر داخل کرنے سے غسل واجب ہوتا ہی یا نہین عن ابی بن کعب ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم انما جعل ذلک رخصۃ للناس فی اول الاسلام لقلۃ الثیاب ثم امر بالغسل ونھی عن ذلک ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے ابتدائے اسلام مین یہہ رخصت تہی کہ اگر کوئی دخول کرے اور انزال نہ ہو تو غسل واجب نہ ہوتا تہا کپڑون کی کمی کیوجہہ سے پہر حکم ہوا غسل کا دخول سے اور منع کیا گیا غسل نہ کرنیسے ف پہلے یون کہا کرتے تہے انما الماء من الماء غسل جب ہے کہ منی نکلے بعد اسکے یہہ حکم منسوخ ہوا یا خاص ہوا احتلام سے بیداری کی حالت مین دخول ہوتی ہی غسل واجب ہوتا ہے اگرچہ انزال نہ ہو اور حدیث مذکور مین جو رخصت مذکور کی علت قلت ثیاب بیان کی گئی ہے وہ سمجہہ مین نہین آتی ہے فلیتامل فیہ عن ابی بن کعب ان الفتیا التی کانوا یفتون ان الماء من الماء کانت رخصۃ رخصھا رسول الله صلی الله علیہ وسلم فی بدء الاسلام ثم امر بالاغتسال بعد ترجمہ ابی بن کعب کہتے تہے یہہ جو فتویٰ دیا کرتے تہے نہانا جب واجب ہوتا ہی کہ منی نکلے ایک رخصت تہی رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی دی ہوئی ابتدائے اسلام مین پہر آپنے حکم کیا غسل کرنیکا بعد اسکے (مجرد دخول کے اگرچہ انزال نہ ہو) عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی الله علیہ وسلم قال اذا قعد بین شعبھا الاربع والزق الختان بالختان فقد وجب الغسل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد بیٹھہ جاوے عورت کی چارون شاخون مین (یعنی دو پنڈلیان اور دو رانون کے درمیان) اور مرد کا ختنہ عورت کے ختنہ سے ملجاوے (یعنی حشفہ فرج کے اندر چلا جاوے) تو غسل واجب ہو گیا عن ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال الماء من الماء وکان ابو سلمۃ یفعل ذلک ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا پانی پانی سے ہی (یعنی غسل واجب ہوتا ہے پانی نکلنے سے) اور ابو سلمہ ایسا ہی کرتے تہے ف اُنکے نزدیک اس حکم کا نسخ ثابت نہین ہوا اور بعض صحابہ اسی طرف گئے ہین جیسے سعد بن ابی وقاص وغیرہ باب فی الجنب یعود جنب غسل سے پہلے دوسرا جماع کر سکتا ہی عن انس ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم طاف ذات یوم علی نسائہ فی غسل واحد ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم ایک دن اپنی تمام عورتون کے پاس ہو کر آئے ایک ہی غسل سے باب الوضوء لمن اراد ان یعود جو شخص جنب ہو اور پہر جماع کا ارادہ کرے تو وضو کر لیوے عن ابی رافع ان النبی صلی الله علیہ وسلم طاف ذات یوم علی نسائہ یغتسل عند ھذہ وعند ھذہ قال فقلت یا رسول الله الا تجعلہ غسلا واحدا قال ھذا ازکی واطیب واطھر ترجمہ ابو رافع سے روایت ہی کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم ایکدن اپنی

حضرت علی رضہ نے مقداد بن اسود کو حکم کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو اگر ایک شخص اپنی بی بی پاس جاوے اور مذی نکل آوے تو کیا کرے کیونکہ میرے نکاح مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہین (حضرت فاطمہ رضہ) اسوجہہ سے مجھے شرم آتی ہے آپ سے یہہ مسئلہ پوچھنے مین مقداد نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا جب کسیکو تم مین سے ایسا ہو (یعنی مذی نکل آوے) تو اپنی شرمگاہ کو دہو ڈالے اور وضو کرلے جیسا نماز کے لئے وضو ہوتا ہے دوسری روایت مین یون ہے آپ نے فرمایا اپنی شرمگاہ اور فوطون کو دہو ڈالے اور ابن اسحاق کی روایت مین فوطون کا ذکر نہین ہے **عن** سہل بن حنیف قال کنت القی من المذی شدۃ وکنت اکثر منہ الاغتسال فسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال انما یجزیک من ذلک الوضوء قلت یا رسول اللہ فکیف بما یصیب ثوبی منہ قال یکفیک بان تاخذ کفا من ماء فتنضح بہا من ثوبک حیث تری انہ اصابہ **ترجمہ** سہل بن حنیف سے روایت ہے مجھے مذی سے بڑی تکلیف ہوتی تہی مین اکثر نہایا کرتا تہا اخر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو پوچھا آپ نے فرمایا مذی نکلنے سے وضو کرنا کافی ہے مین نے کہا یا رسول اللہ کپڑے مین جو لگ جاوے اسکو کیا کرون آپ نے فرمایا ایک چلو پانی لیکر اُس پر چھڑک دے جہان پر تجھے معلوم ہو مذی لگ گئی ہو **عن** عبد اللہ بن سعد الانصاری قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عما یوجب الغسل وعن الماء یکون بعد الماء فقال ذاک المذی وکل فحل یمذی فتغسل من ذلک فرجک وانثییک وتوضأ وضوءک للصلاۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن سعد الانصاری سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کس چیز سے غسل واجب ہوتا ہے اور جو پانی بعد نہانیکے ذکر مین سے نکل آوے تو کیا کرے آپ نے فرمایا اُسی کو مذی کہتے ہین ہر نر کی مذی نکلتی ہے جب مذی نکلے تو اپنی شرمگاہ اور فوطون کو دہو ڈال اور وضو کرلے جیسے نماز کیواسطے وضو ہوتا ہے **عن** حرام بن حکیم عن عمہ انہ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یحل لی من امراتی وہی حائض قال لک ما فوق الازار وذکر مواکلۃ الحائض ایضا وساق الحدیث **ترجمہ** حرام بن حکیم نے اپنے چچا سے روایت کیا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جب میری بی بی حائضہ ہو تو مجھے کیا درست ہے آپ نے فرمایا تہہ بند سے اوپر تجھے درست ہے **ف** یعنی بوسہ اور کنار اور مساس جانگہون وغیرہ کا درست ہے جماع درست نہین ہے **ف** اور بیان کیا حائضہ کو ساتہہ کہلانیکا اور ذکر کیا آخر حدیث تک **عن** معاذ بن جبل قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عما یحل للرجل من امراتہ وہی حائض قال ما فوق الازار والتعفف عن ذلک افضل **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مرد کو عورت سے کیا فائدہ اٹھانا درست ہے جب وہ حائضہ ہو تو آپ نے فرمایا ازار

قالت ربما اوتر فی اول اللیل وربما اوتر فی اخرہ قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ قلت ارایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یجہر بالقرآن ام یخفت بہ قالت ربما جہر بہ وربما خفت قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ

ترجمہ غضیف بن حارث سے روایت ہے میں نے حضرت عایشہ سے کہا کیا تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے جنابت کا غسل کرتے ہوئے اول شب مین یا آخر شب مین حضرت عایشہ نے کہا کبھی آپ غسل کرتے اول شب مین اور کبھی غسل کرتے آخر شب مین مین نے کہا اللہ اکبر شکر ہی اوس خدا کا جس نے کام آسان کیا پھر مین نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول شب مین وتر پڑہتے یا آخر شب مین حضرت عایشہ نے کہا کبھی آپ وتر پڑہتے تھے اول شب مین اور کبھی آخر شب مین مین نے کہا اللہ اکبر شکر ہے اوس خدا کا جس نے کام آسان کیا پھر مین نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قران پکار کر پڑہتے یا آہستہ پڑہتے حضرت عایشہ نے کہا کبھی پکار کر پڑہتے اور کبھی آہستہ پڑہتے مین نے کہا اللہ اکبر شکر ہے اوس خدا کا جس نے کام آسان کیا عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ صورۃ ولا کلب ولا جنب ترجمہ علی ابن ابی طالب رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گھر مین نہین جاتے جسمین صورت ہو یا کتا یا جنب ہو ف خطابی نے کہا مراد فرشتون سے رحمت اور برکت کے فرشتے ہین نہ حفاظتی فرشتے کیونکہ وہ کسی وقت مین جدا نہین ہوتی۔ اس حدیث سی جنب کو غسل مین دیر کرنا ممنوع ہوا اگر مراد یہہ ہی جو عادت سے زیادہ دیر کرے یا نماز ترک کرے اور کئی دنون تک جنب رہا کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل مین تاخیر کی ہے - اور کتے سے مراد وہ کتا ہی جو شکاری نہو اور جانورون اور کھیتون کے محافظت کو بھی نہو ورنہ درست ہی اور صورت سے مراد وہ تصویر ہے جو مجسم ہو یا غیر مجسم کسی دیوار یا چھت یا کپڑے پر اور بعضون نے خاص کیا ہی مجسم سے عن عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینام وہو جنب من غیر ان یمس ماء ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہتے جنابت کی حالت مین بغیر نہائے ہوئے کہا ابوداؤد نے مجھسی حسن بن علی واسطی نے بیان کیا کہا سنا مین نے یزید بن ہارون سے وہ کہتے تہے یہ حدیث وہم ہے ابی اسحاق سے ف ترمذی نے کہا من غیران یمس آب یہہ غلطی ہے ابی اسحاق سبیعی کی

باب فی الجنب یقرأ

جنب کلام اللہ نہ پڑہے عن عبد اللہ بن سلمۃ قال دخلت علی علی رضی انا ورجلان رجل منا ورجل من بنی اسد احسب فبعثہما علی رضی وجہا وقال انکما علجان فعالجا عن دینکما ثم قام فدخل

پاس گئے ہر ایک کے پاس غسل کرتے تھے مین نے کہا یا رسول اللہ آپ سب سے فارغ ہوکر ایک بار غسل کیون نہین کر لیتے آپ نے فرمایا یہ پاکیزہ ہے اور بہتر ہے اور نہایت پاک ہے یعنی ہر ایک جماع کے بعد غسل کرنا - کہا ابو داوٗد نے یہ حدیث انس کی اس سے زیادہ صحیح ہے عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اتی احدکم اهله ثم بدالہ ان یعاود فلیتوضأ بینهما وضوءا ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے اپنی بی بی سے صحبت کرے پھر دوبارہ صحبت کرنا چاہے تو وضو کر لیوے باب جنب بنام جنب اگر غسل سے پہلے سونا چاہے تو کیا کرے عن عبد الله بن عمر انه قال ذکر عمر بن الخطاب لرسول الله صلی الله علیه وسلم انه تصیبه الجنابة من اللیل فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم توضأ واغسل ذکرک ثم نم ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر رض نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مجھے رات کو نہانے کی حاجت ہوتی ہے آپ نے فرمایا وضو کر لیا کر اور شرمگاہ دھو لیا کر پھر سو رہا کر باب الجنب یاکل جنب کھانا کھاوے عن عائشة قالت ان النبي صلی الله علیه وسلم کان اذا اراد ان ینام وهو جنب توضأ وضوءه للصلاة ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونیکا قصد فرماتے حالت جنابت مین تو وضو کر لیتے جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ہین دوسری روایت مین یون ہے واذا اراد ان یاکل وهو جنب غسل یدیه جب ارادہ فرماتے کھانیکا حالت جنابت مین تو دونون ہاتھ دھو ڈالتے باب من قال الجنب یتوضأ جنب کو کھانے وقت یا سوتے وقت وضو کرنا چاہیے عن عائشة ان النبي صلی الله علیه وسلم کان اذا اراد ان یاکل او ینام توضأ تعني وهو جنب ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانیکا یا سونیکا قصد کرتے تو وضو کر لیتے یعنی حالت جنابت مین عن عمار بن یاسر ان النبي صلی الله علیه وسلم رخص للجنب اذا اکل او شرب او نام ان یتوضأ ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی جنب کو کھاتے یا پیتے یا سوتے وقت وضو کر لینے کی یعنی اگر غسل نہ ہوسکے تو وضو کرکے کھانا یا پینا سو رہنا درست ہے - کہا ابو داوٗد نے اس اسناد میں یحیی بن یعمر اور عمار بن یاسر کی بیچ مین ایک شخص ادرہے اور حضرت علی رض اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمرو کہتے ہے جنب جب کھانیکا قصد کرے تو وضو کر لیوے باب فی الجنب یؤخر الغسل جنب نہانے مین دیر کر سکتا ہے عن غضیف بن الحارث قال قلت لعائشة ارایت رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یغتسل من الجنابة فی اول اللیل او فی آخره قالت ربما اغتسل فی اول اللیل وربما اغتسل فی آخره قلت الله اکبر الحمد لله الذی جعل فی الامر سعة قلت ارایت رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یوتر اول اللیل ام فی آخره

قالت ربما اوتر فی اول اللیل وربما اوتر فی اخرہ قلت ... عباس سے بھی ایسا ہی

فی الامر سعة قلت ارایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... وضو کرے بخاری مسلم نے روایت کیا

قالت ربما جہر بہ وربما خفت قلت اللہ اک... صحابیون نے وضو کیا ایک مشرکہ عورت

ترجمہ غضیف بن حارث سے روایت ہے ... ت کہائی یہودیہ کی اور آپ قبول کرتے

صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ہے جنابت کا غسل ... **باب** الجنب یدخل المسجد جنب مسجد مین

حضرت عایشہ نے کہا کبہی آپ غسل کرتے ... صلی اللہ علیہ وسلم ووجوہ بیوت اصحابہ شارعة

فی ... کہا اللہ اکبر شکر ہے اوس خدا کا ... فی المسجد ثم دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یصنع القوم

شیئا رجاء ان ینزل فیہم رخصة فخرج الیہم بعد فقال وجہوا ہذہ البیوت عن المسجد فانی

لا احل المسجد لحائض ولا جنب **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو دیکہا اصحاب کے گہرون کے رخ مسجد کے طرف ہین - یعنی دروازے اون گہرون کے مسجد کی طرف ہین تاکہ ہر وقت جلدی سے مسجد کو جا سکین اور ایک رخ والے دوسری رخ والے مکانون مین مسجد سے ہوکر چلے جاوین - آپ نے فرمایا ان گہرون کا رخ مسجد سے پہیر دو پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور لوگون نے ابہی تک کچہہ نہین کیا تہا اس امید سے کہ شاید اون کے باب مین رخصت نازل ہو جب آپ دوبارہ آئے تو آپ نے فرمایا ان گہرون کا رخ مسجد کے طرف سی پہیر دو کیونکہ مسجد کو مین حلال نہین کرتا حایضہ اور جنب کے واسطے **ف** اور جب گہرون کا رخ مسجد کے طرف ہوگا تو لوگ خواہ مخواہ اور عورتین مسجد مین سے ہوکر ایک گہر سے دوسرے گہرون کو جاوینگی **باب** فی الجنب یصلی بالقوم وہو ناس جنب بہولے سے نماز پڑہانے کو کہڑا ہو جاوے تو کیا کرے **عن** ابی بکرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل فی صلوة الفجر فاومی بیدہ ان مکانکم ثم جاء ورأسہ یقطر فصلی بہم **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز شروع کر دی پہر ہاتہہ سے اشارہ کیا تم سب اپنی جگہہ پر رہو (اور آپ چلے گئے گہر مین) پہر آئے اور بالون سے آپ کے پانی ٹپک رہا تہا - آپ نہانا بہول گئے تہے اسواسطے نہا کر آئے - بعد اسکے آپ نے نماز پڑہائی - دوسری روایت مین یہہ ہے کہ آپ تکبیر تحریمہ کہہ چکے تہے پہر جب آپ نے دوبارہ آکر نماز پڑہائی اور نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا مین بہی آدمی ہون مجہے نہانے کی حاجت تہی تیسری روایت مین یون ہے ابو ہریرہ سے کہ آپ کہڑے ہوئے مصلی مین اور ہمنے انتظار کیا تکبیر کا اتنے مین آپ چلے اور فرمایا تم اسی طرح جمے رہو

اغتسل النبي صلی اللہ علیہ وسلم وزوجہ فدعا بماء فاخذ منہ فاغتسل ... من غسل کرتے تھے مین نے کہا یا رسول اللہ آپ سب سے فارغ ہو کر ایک بار
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخلو ... پاکیزہ ہے اور بہتر ہے اور نہایت پاک ہے یعنی ہر ایک جماع کے بعد
یحجزہ من القرآن شئ لیس الجنابۃ ترجمہ ... اس سے زیادہ صحیح ہے عن ابی سعید الخدری عن النبی
گیا اور دو آدمی میری ساتھ اور تھے ایک بنی ... تم بدلہ ان یعاود فلیتوضا بینہما وضوءا ترجمہ ابو سعید
دونو آدمیوں کو ایک طرف بھیجا اور کہا تم قوی ہو ... فرمایا جب کوئی تم مین سے اپنی بی بی سے صحبت کرے
کوئی پھر وہان سے آن کر پانی منگوایا اور ایک چلو سی منہ پونچھ ... پینام جنب اگر غسل سے پہلے سونا چاہے تو کیا کرے
علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پایخانہ سے نکلکر ... صلی اللہ علیہ وسلم ... سے کہا
اور کوئی امر آپ کو نہ روکتا قرآن سے سوا جنابت کے باب ما جاء فی الجنب یصافح جنب مصافحہ
کرے عن حذیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقیہ فاھوی الیہ فقال انی جنب فقال ان المسلم
لا ینجس ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون سے ملے تو اونکے طرف جھکے
یعنے مصافحہ کرنے کو یا ملنے کو۔ حذیفہ نے کہا مین جنب ہون آپ نے فرمایا مسلمان نجس نہین ہوتا یا مسلمان
نجس نہین ہے ف یعنی جنابت نجاست حکمی ہے اس سے آدمی کا بدن یا پسینا نجس نہین ہوسکتا
اسی واسطے جنب کے ساتھ ملنا بیٹھنا کھانا درست ہے عن ابی ھریرۃ قال لقینی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی طریق من طرق المدینۃ وانا جنب فاختنست فذھبت فاغتسلت ثم جئت فقال
این کنت یا ابا ھریرۃ قال قلت انی کنت جنبا فکرھت ان اجالسک علی غیر طھارۃ فقال
سبحان اللہ ان المسلم لا ینجس قال وفی حدیث بشر حدثنا حمید حدثنی بکر ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ملے راہ مین مدینہ کے اور مین جنب تھا تو مین پیچھے ہٹ
گیا اور چلا گیا غسل کر کے پھر آیا آپنے پوچھا تو کہان تھا اے ابو ہریرہ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین جنب
تھا تو مجھے برا معلوم ہوا کہ آپ پاس بیٹھون بغیر طہارت کے آپنے فرمایا سبحان اللہ مسلمان نجس نہین ہوتا
ف اور کافر نجس ہے لیکن مراد کافر کی نجاست سے نجاست معنوی ہے نہ ظاہری بدلیل قول اللہ
جل جلالہ کے انما المشرکون نجس کیونکہ اگر نجس حقیقی ہوتا تو اللہ یون فرماتا فلا تمسوہم یعنے اون سے مس
نکرو حالانکہ یہہ فرمایا وہ قریب نہون گے مسجد حرام کے جیسے دوسری آیت مین بتون کو نجس فرمایا
فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور اور خمر اور قمار اور انصاب اور ازلام کو رجس کہا تیسری
آیت مین فرمایا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ - اگر کافر
نجس حقیقی ہوتا تو بدون دہوتے بلکہ دہوتے سے بہی پاک نہوتا حالانکہ وہ صرف اسلام سے پاک ہوجاتا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم فقال تربت یمینك یا عایشة ومن این یکون الشبہ ترجمہ ام سلیم نے
جوان ہین انس بن مالک کی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیشک اللہ جل جلالہ نہین شرم
کرتا ہے حق سے کیا اگر عورت بھی سوتے مین ایسا دیکھے جیسا مرد دیکھتا ہے وہ غسل کرے یا نہیں
آپنے فرمایا ہان ضرور غسل کرے جب پانی موجود ہو حضرت عایشہ نے کہا مین ام سلیم پاس
آئی اور کہا اوی ہے تجھکو کیا عورت کو بھی ایسا انزالی احتلام ہوتا ہی اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آئے (میرا کہنا سنکر) فرمایا مٹی لگو تیرے داہنے ہاتھہ کو اوی عایشہ **ف** یہہ کلمہ زبان عرب
مین موضوع ہی بددعا کی لیئے یعنی تجھہ محتاجی آوی اور فقیری مگر یہان پر مراد بددعا نہین ہے بلکہ تعجب
ہے **ف** پہر کہان سے مشابہت ہوتی ہے (بچے کو ماں سے) **ف** یعنی کبھی بچہ ماں
کے مشابہ ہوتا ہی کبھی باپ کے اس سے معلوم ہوا کہ دونون کا نطفہ اوسمین شریک ہوتا
ہے جو غالب ہوا بچہ اوسیکے مشابہ ہوا یہہ مضمون مسلم کی روایت مین مصرح ہے **باب**
مقدار الماء الذی یجزی بہ الغسل جتنا پانی غسل کے لیئے کافی ہے اوس کا بیان **عن** عایشة
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من اناء واحد ھو الفرق من الجنابة ترجمہ
حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تہے ایک
برتن سے وہ فرق ہے جنابت سے **ف** فرق وہ برتن ہے جسمین سولہ رطل پانی آتا ہی
اہل حجاز کے تین صاع اوسمین آتے ہین یا بارہ مد قریب ساڑہے سات سیر پانی کے ہوا انشی روپیہ
کے سیر سے - اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ آپ ایسی برتن سے غسل کیا کرتے جسمین اتنا پانی
آتا یہ مقصود نہین کہ اوس بہر کر پانی سے نہاتے یعنے وہ کل پانی غسل مین صرف کرتے ورنہ منافی
ہوگا دوسری حدیث کی کہ آپ ایک صاع سے غسل کیا کرتے اور ایک مد سے وضو کیا کرتے یا اکثر
آپ ایک صاع سے نہاتے ہون گے کبھی کسی وجہ سے ایک فرق سے بہی غسل کرتے ہون گے
یا حضرت عایشہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونون ملکر ایک فرق سے نہاتے ہون گے - جیسے
کہا ابوداؤد نے معمر نے زہری سے اس حدیث کو روایت کیا اوسمین یہ ہے کہ مین اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دونون ملکر ایک برتن پانی سے غسل کرتے جو فرق کے برابر تہا کہا ابوداؤد نی ابن
عیینہ نے بہی مثل امام مالک کے روایت کیا ہی - کہا ابوداؤد نی مین نے احمد بن حنبل سے سنا کہتے تھے
فرق سولہ رطل کا ہوتا ہے اور صاع ابن ابی ذیب کا پانچ رطل اور تہائی رطل کا تہا (یہی صاع ہی
اہل حجاز کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہی مراد ہے صاع سی تمام احادیث مین)

ین یون ہے کہ آپ نے تکبیر کہہ لی پھر اشارہ کیا لوگون کو بیٹھے جاؤ آپ سے اور غسل کر کے آئے اور امام مالک نے اس حدیث کو عطا ابن یسار سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز کی تکبیر کہی آخر حدیث تک عن ابی ہریرۃ قال اقیمت الصلوٰۃ وصف الناس صفوفہم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا قام فی مقامہ ذکر انہ لم یغتسل فقال للناس مکانکم ثم رجع الی بیتہ فخرج علینا ینطف رأسہ قد اغتسل ونحن صفوف وھذا لفظ ابن حرب قال عیاش فی حدیثہ فلم نزل قیاما ننتظرہ حتی خرج علینا وقد اغتسل **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نماز کھڑی ہوئی اور لوگون نے صفین باندھ لین اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جب اپنے مقام مین کھڑے ہوئے تو آپ کو یاد آیا مین نے غسل نہین کیا آپ نے لوگون سے کہا تم یہین جمے رہو پھر آپ گھر مین گئے جب گھر سے آپ نہا کر آئے آپکے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا اور ہم صف باندھے کھڑے تھے یہ ابن حرب کی روایت عیاش کی روایت مین یون ہے ہم اوسیطرح کھڑے کھڑے آپ کا انتظار کرتے رہے جبتک آپ نکلے تو غسل کر کے نکلے **باب فی الرجل یجد البلۃ فی منامہ** آدمی سو کر جب اوٹھے اور ازار مین تری دیکھے تو غسل کرے **عن** عائشۃ قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل یجد البلل ولا یذکر احتلاما قال یغتسل وعن الرجل یری انہ قد احتلم ولا یجد البلل قال لا غسل علیہ فقالت ام سلیم المرأۃ تری ذلک اعلیھا غسل قال نعم انما النساء شقایق الرجال **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے پوچھے گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ایک شخص بیدار ہو کر تری دیکھے اور خواب یاد نہو آپ نے فرمایا غسل کرے اور ایک شخص کو خواب یاد ہو مگر تری نہ دیکھے آپ نے فرمایا اوسپر غسل نہین ہے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ اگر عورت بھی مثل مرد کے دیکھے (یعنے اوسکو بھی احتلام ہو اور تری پاوے) کیا غسل اوسپر لازم ہوتا ہے آپنے فرمایا ہان عورتین تو جوڑا ہین مردون کی **ف** یعنے مثل مردون کے ہین خلقت اور طبیعت مین کیونکہ عورت مرد ہی سے پیدا ہوئی ہے اصل خلقت اور ابتدای آفرینش مین **باب المرأۃ تری ما یری الرجل** عورت کو احتلام ہونیکا بیان **عن** ام سلیم الانصاریۃ وھی ام انس بن مالک قالت یا رسول اللہ ان اللہ عز وجل لا یستحیی من الحق ارأیت المرأۃ اذا رأت فی النوم ما یری الرجل اتغتسل ام لا قالت عائشۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم فلتغتسل اذا وجدت الماء قالت عائشۃ فاقبلت علیھا فقلت اف لک وھل تری ذلک المرأۃ فاقبل علی رسول اللہ

ثم اتفقا فیغسل فرجه ۔ اَ مسدد یفرغ علی شماله وربما کنت عن الفرج ثم یتوضأ وضوءه للصلوٰۃ ثم یدخل یدیه فی الاناء فیخلل شعره حتی اذا رأی انه قد اصاب البشرة او انقی البشرة افرغ علی رأسه ثلاثا فاذا فضل فضلة صبها علیه **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے جنابت کا یا غسل شروع کرتے تو پہلی داہنے ہاتھ سے بائین پر پانی ڈالتے مسدد کی روایت مین ہے دونو ہاتھ دہوتے برتن کو داہنے ہاتھ پر ڈالتے پہر شرمگاہ دہوتے مسدد کی روایت مین ہے بائین ہاتھ پر پانی ڈالتی کبہی حضرت عایشہ نے شرمگاہ کو کنایہ کے طور پر بیان کیا ہے پہر وضو کرتے تہے جیسے نماز کے لیئے وضو کرتے ہین پہر دونو ہاتھ برتن مین ڈالکر بالون کا خلال کرتے جب آپ کو معلوم ہوجاتا کہ پانی تمام بدن پر پہونچ گیا یا بدن صاف ہوگیا اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے پہر جسقدر پانی بچ رہتا اوسکو اپنے اوپر بہا لیتے **عن** عایشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا اراد ان یغتسل من الجنابة بدأ بکفیه فغسلهما ثم غسل مرافغه وافاض علیه الماء فاذا انقاهما اهوی بهما الی حائط ثم یستقبل الوضوء ویفیض الماء علی رأسه (بالغین المعجمة) **ترجمہ** حضرت عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کا ارادہ کرتے پہلے دونو پہونچون کو دہوتے پہر جوڑون کو دہوتے (جیسے چڈہی اور کہنیان اور بغلین جہان اکثر میل جم جاتا ہے یہہ اوس صورت مین ہے جب حدیث مین مرافغہ ہو جو جمع ہے رفغ کی اور بعض نسخون مین مرافقہ ہے یعنے کہنیون کو دہوتے مگر پہلا نسخہ صحیح ہے اور اون پر پانی ڈالتے جب وہ صاف ہوجاتے تو اونکو دیوار پر ملتے پہر وضو شروع کرتے اور اپنے سر پر پانی ڈالتے **عن** عایشة قالت لان شئتم لاریتکم اثر ید رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی الحائط حیث کان یغتسل من الجنابة **ترجمہ** حضرت عایشہ نے کہا اگر تم چاہو تو مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کا نشان تبلادون دیوار مین جہان آپ غسل کیا کرتے تہے جنابت کا **عن** میمونة قالت وضعت للنبی صلی اللہ علیه وسلم غسلا یغتسل به من الجنابة فاکفأ الاناء علی یده الیمنی فغسلها مرتین او ثلاثا ثم صب علی فرجه فغسل فرجه بشماله ثم ضرب بیده الارض فغسلها ثم مضمض واستنشق وغسل وجهه ویدیه ثم صب علی رأسه وجسده ثم تنحی ناحیة فغسل رجلیه فناولته المندیل فلم یأخذه وجعل ینفض الماء عن جسده فذکرت ذلک لابراهیم فقال کانوا لا یرون بالمندیل بأسا ولکن کانوا یکرهون العادة **ترجمہ** ام المومنین میمونہ رض سے روایت ہے مین نے رسول اللہ

اور جب کہا صاع آٹھہ رطل ہے وہ غیر محفوظ ہے - ابو داؤد نے کہا مین نے امام احمد سے سنا کہتے
تھے جس شخص نے صدقہ فطر ہمارے رطلون سے پانچ رطل اور ثلث رطل دیا اوسنے پورا دیا لوگون
نے کہا صیحانی (ایک قسم کی کہجور ہے مدینے مین) بہاری ہوتی ہے کہا صیحانی بہتر ہے کہا مجہے معلوم
نہین **باب** فی الغسل من الجنابۃ غسل جنابت کیونکر کرے **عن** جبیر بن مطعم انہم ذکروا
عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغسل من الجنابۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اما انا فافیض علی راسی ثلاثا واشار بیدیہ کلتیہما **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے صحابہ
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا غسل جنابت کا آپ نے فرمایا مین تو تین چلو اپنے
سر پر ڈالتا ہون اور دونون ہاتہون سے اشارہ کیا **عن** عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا اغتسل من الجنابۃ دعا بشی نحو الحلاب فاخذ بکفہ نبدا بشق راسہ الایمن ثم الایسر
ثم اخذ بکفیہ فقال بہما علی راسہ **ترجمہ** ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو ایک برتن منگواتے جیسے دودہ نچوڑنے کا برتن پہر پانی
اپنے ہاتہہ مین لیکر سر کے داہنے جانب پر پانی ڈالتے پہر بائین جانب پر پہر دونون ہاتہون سے پانی
لیکر بیچ سر پر ڈالتے **ف** حلاب اس حدیث مین حاء حطی سے ہے جو ایک ظرف کا نام ہے
جسمین اونٹنی کا دودہ نچوڑا جاتا ہے بعضون نے اس سے خوشبو مراد لی ہے چنانچہ بخاری نے ترجمہ
باب مین یہہ بہی ذکر کیا ہے بعضون نے اوسکو جلاب جیم سے کہا ہے واللہ اعلم **عن** جمیع بن
عمیر احد بنی تیم اللہ بن ثعلبۃ قال دخلت مع امی وخالتی علی عایشۃ رض فسالتہا احدہما
کیف کنتم تصنعون عند الغسل فقالت عایشۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یتوضا وضوءہ للصلوۃ ثم یفیض علی راسہ ثلاث مرات ونحن نفیض علی رؤسنا
خمسا من اجل الضفر **ترجمہ** جمیع بن عمیر سے روایت ہے کہ مین اپنی مان اور خالہ کے ساتہہ حضرت عایشہ پاس گیا او نمین سے ایک نے حضرت
عایشہ سے پوچہا تم کیونکر غسل کرتی تہین اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے وضو
کرتے تہے جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہین پہر اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے تہے اور ہم پانچ بار ڈالتے
تہے چوٹیون کے سبب سے **ف** یعنی ہمارے سر پر بال زیادہ ہوتے تہے اور چوٹیان بندہی
رہتین تہین اس وجہ سے ہم پانچ بار پانی ڈالتے تہے تاکہ پانی خوب بالون کی جڑون مین پہونچ
جاوے **عن** عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اغتسل من الجنابۃ قال
سلیمان یبدا فیفرغ من یمینہ علی شمالہ وقال مسدد غسل یدیہ یصب الاناء علی یدہ الیمنی

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تحت کل شعرۃ جنابۃ فاغسلوا الشعر وانقوا البشر ترجمہ ابی ہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بال کے تلے جنابت ہے تو دہو بالون کو اور صاف کرو بدن کو۔ کہا ابوداؤد نے حارث بن وجیہ اسکے اسناد مین ضعیف ہے اور حدیث اوسکی منکر ہے عن علی قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک موضع شعرۃ من جنابۃ لم یغسلھا فعل بھا کذا وکذا من النار قال علی فمن ثم عادیت راسی فمن ثم عادیت راسی فمن ثم عادیت راسی وکان یجز شعرہ رضی اللہ عنہ ترجمہ حضرت امیر المومنین علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے ایک بال برابر چھوڑ دیا غسل جنابت مین اوسکو جہنم کا ایسا ایسا عذاب ہوگا حضرت علی رض نے کہا اسی وجہ سے مین اپنے سر کا دشمن ہوا اسی وجہ سے مین اپنے سر کا دشمن ہوا اسی وجہ سے مین اپنے سر کا دشمن ہوا وہ اپنی بال کترایا کرتے تھے راضی ہوا اللہ جل جلالہ اونسے باب الوضوء بعد الغسل بعد غسل کے وضو کرنے کا بیان عن عایشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل ویصلی الرکعتین وصلوۃ الغداۃ ولا اراہ یحدث وضوءا بعد الغسل ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے اور دو رکعتین پڑہتے تھے اور صبح کی نماز پڑہتے تھے مگر مین اونکو غسل کے بعد پہر تازہ وضو کرتے نہ دیکھتی تھی ف کیونکہ غسل جنابت کے اندر خود وضو موجود ہی باب المراۃ ھل تنقض شعرھا عند الغسل عورت غسل کے وقت اپنی بال جو گندہے ہوے ہون نہ کہولے عن ام سلمۃ قالت ان امراۃ من المسلمین وقال زھیر انھا قالت یا رسول اللہ انی امراۃ اشد ضفر راسی افانقضہ للجنابۃ قال انما یکفیک ان تحفنی علیہ ثلاثا وقال زھیر تحثی علیہ ثلاث حثیات من ماء ثم تفیضی علی سایر جسدک فاذا انت قد طھرت ترجمہ ایک عورت نے یا ام سلمہ نے پوچہا رسول اللہ صلعم سے یا رسول اللہ مین اپنی چوٹی مضبوط باندہتی ہون کیا غسل جنابت کے لیئے اوسکو توڑون آپنے فرمایا تجہکو کافی ہے تین چلو پانی سر پر ڈال لینا اور زہیر کی روایت مین ہے تین چلو بہر کر پانی سر پر ڈال پہر سارے بدن پر پانی بہا بس تو پاک ہوگئی۔ دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے واغمزی قرونک عند کل حفنۃ ہر چلو ڈال کر اپنی لٹون کو نچوڑ ڈال عن عایشہ قالت کانت احدانا اذا اصابتھا جنابۃ اخذت ثلاث حفنات ھکذا تعنی بکفیھا جمیعا فتصب علی راسھا واخذت بید واحدۃ فصبھا علی ھذا الشق والاخری علی الشق الاخر ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے ہم مین سے جب کسی کو نہانے کی

صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نہانے کا پانی رکھا جنابت سے نہانے کے واسطے آپنے برتن کو جہکا کر داہنے
ہاتہہ پر پانی ڈالا دو بار یا تین بار اوسکو دہویا پہر اپنی شرمگاہ پر پانی ڈالا اور بائین ہاتہہ سے شرمگاہ
کو دہویا پہر اپنا بایان ہاتہہ زمین پر ملکر دہویا پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا اور منہہ اور ہاتہہ دہوئے
پہر اپنے سر پر اور سارے بدن پر پانی بہایا بعد اوسکے اوس مقام سے جدا ہوکر اپنے پانون دہوئے
مین نے کپڑا دیا بدن پونچنے کو آپ نے نہ لیا ف اس لیئے کہ پونچہنا افضل ہے یا جلدی کی لیئے
یا وقت گرمی کا تہا تراوت اوس وقت اچہی معلوم ہوئی ہوگی یا اوس کپڑے مین کچہہ شبہہ ہوگا نجاست
کا اس سے پونچہنے کی ممانعت ثابت نہین ہوتی ت پہر اپنے بدن سے پانی جہاڑنے لگے
اعمش کہتے ہین مین نے ابراہیم سے یہہ بیان کیا انہون نے کہا صحابہ کپڑے سے بدن پونچہنا برا
نہین سمجہتے تہے لیکن اسکی عادت کرلینا برا جانتے تہے عن شعبۃ قال ان ابن عباس کان اذا اغتسل
من الجنابۃ یفرغ بیدہ الیمنی علی یدہ الیسری سبع مرار ثم یغسل فرجہ فنسی مرۃ کم افرغ فسالنی
کم افرغت فقلت لا ادری فقال لا ام لک و ما یمنعک ان تدری ثم یتوضاء وضوءہ للصلٰوۃ
ثم یفیض علی جلدہ الماء ثم یقول ھکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتطھر ترجمہ شعبہ
سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس جب غسل کرتے جنابت کا داہنے ہاتہہ سے پانی ڈالتے بائین ہاتہہ پر
سات بار پہر شرمگاہ دہوتے ایک بار وہ بہول گئے کئی بار پانی ڈالا تو مجہہ سے پوچہا مین نے کتنے بار پانی
ڈالا مین نے کہا مجہے یاد نہین ہے انہون نے کہا تیری ماں نہو ف یہہ ایک کلمہ ہے عرب مین
تعجب کے وقت کہا کرتے ہین لا ام لک لا اب لک ت تو نے کیون یاد نہ رکہا پہر وضو کرتے تہے
جیسے نماز کے لیئے وضو کرتے ہین پہر اپنے بدن پر پانی بہاتے تہے پہر کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اسیطرح طہارت کرتے تہے عن عبداللہ بن عمر قال کانت الصلٰوۃ خمسین والغسل من الجنابۃ
سبع مرار وغسل البول من الثوب سبع مرار فلم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسال
حتی جعلت الصلٰوۃ خمسا والغسل من الجنابۃ مرۃ وغسل البول من الثوب مرۃ ترجمہ عبداللہ
بن عمر سے روایت ہے کہ پہلے پچاس نمازین فرض ہوئین تہین اور جنابت سے سات بار غسل کرنیکا حکم ہوا
اسیطرح پیشاب کپڑے مین لگ جاوے تو سات بار دہونیکا حکم تہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہمیشہ پروردگار سے دعا کرتے رہے (اور اپنی امت پر تخفیف چاہتے رہے) یہانتک کہ نمازین پانچ
رہ گئین اور جنابت سے غسل ایک بار رہ گیا اور پیشاب سے کپڑا دہونا ایک بار رہ گیا ف اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ اگر کپڑے مین پیشاب لگ جاوے تو ایک بار دہو ڈالنا کافی ہے عن ابی ہریرۃ

متعلق کچھ نہین لکھا سیوطی نے مرقاۃ الصعود مین لکھا ہے شیخ ولی الدین نے کہا ظاہر معنی الحدیث
کے یہ ہین جب آپکے بدن پر یا کپڑے پر منی لگ جاتی آپ ایک چلو پانی لیکر اوس پر ڈالتے پھر دوسرا
چلو لیکر اوس پر ڈالتے تاکہ خوب صاف ہو جاوے واللہ اعلم **باب** مواکلۃ الحایض و مجامعتہا حایضہ
عورت کے ساتھہ کھانا کہانا اور اوس سے ملکر بیٹھنا درست ہے **عن** انس بن مالک ان الیھود کانت
اذا حاضت منہم امراۃ اخرجوھا من البیوت ولم یواکلوھا ولم یشاربوھا ولم یجامعوھا
فی البیت فسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فانزل اللہ سبحانہ ویسالونک عن المحیض
قل ھو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض الی آخر الآیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامعوھن فی البیوت
واصنعوا کل شئ غیر النکاح فقالت الیھود ما یرید ھذا الرجل ان یدع شیئا من امرنا الا خالفنا
فیہ فجاء اسید بن حضیر وعباد بن بشر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالا یا رسول اللہ ان الیھود
تقول کذا وکذا افلا ننکحھن فی المحیض فتمعر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ظننا ان
قد وجد علیہما فخرجا فاستقبلتہما ھدیۃ من لبن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعث
فی آثارھما فسقاھما فظننا انہ لم یجد علیہما **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ یہودیون
کی عورتون مین جب کسی کو حیض آتا اوسکو گہر سے نکال باہر کرتے نہ اوسکو ساتھہ کہلاتے نہ ساتھہ
پلاتے نہ اوسکے ساتھہ ایک گہر مین رہتے لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین
سوال کیا اوس وقت اللہ جل جلالہ نے یہ آیتین اتارین پوچھتے ہین تجھسے لوگ حیض کو تو کہہ حیض
ایک پلیدی ہے تو جدا رہو عورتون سے حیض مین اور مت جماع کرو اون سے جبتک وہ پاک ہون
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونکے ساتھہ رہو ایک گہر مین اور سب کام کرو (یعنی ساتھہ کہاؤ
پیو بیٹھو اوٹھو پیار مساس کرو) سوا جماع کے یہود نے یہ سنکر کہا یہ شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم)
چاہتا ہے کہ کوئی امر نہ چھوڑے جسمین ہمارا خلاف نکرے اتنے مین اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ یہود ایسی ایسی باتین کرتے ہین اگر فرمایئے تو ہم
حایضہ عورتون کے ساتھہ جماع کیا کرین یہ سنکر رسول اللہ صلعم کا چہرۂ مبارک متغیر ہوا (آپ کو غصہ
اس بات پر آیا کہ تحصیل مخالفت ساتھہ ارتکاب معصیت کے جایز نہین ہے) ہمکو گمان ہوا شاید آپ کو
ان دونون آدمیون پر غصہ آیا بعد اوسکے وہ دونون چل نکلے اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس کہین سے دودہ کا ہدیہ آیا آپ نے اونکو بلا بہیجا اور دودہ پلایا جب ہمکو معلوم ہوا آپ کا غصہ اون
پر نہ تہا **عن** عائشۃ قالت کنت اتعرق العظم وانا حایض فاعطیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حاجت ہوتی تو تین چلو دونو ہاتہہ سے لیکر اپنے سر پر ڈالتے اور ایک ہاتہہ سے چلو لیکر ایک سر کے
اس جانب پر اور دوسرا چلو سر کے اوس جانب پر ڈالتے عن عایشة قالت کنا نغتسل و علینا
الضماد و نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محلات و محرمات ترجمہ حضرت ام المومنین
عایشہ رض سے روایت ہے ہم غسل کرتے تھے لیپ لگائے ہوتے (سر پر بالون کے جانے کے لیئے یا
خوشبو کے واسطے یا پٹی باندہی ہوتی) رسول اللہ صلعم کے ساتہہ احرام مین اور غیر احرام مین عن
شریح بن عبید قال افتانی جبیر بن نفیر عن الغسل من الجنابة ان ثوبان حدثہم انہم
استفتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذالک فقال اما الرجل فلینشر راسه فلیغسله
حتی یبلغ اصول الشعر و اما المراۃ فلا علیہا ان لا تنقضه لتغرف علی راسها ثلث غرفات
بکفیها ترجمہ شریح بن عبید سے روایت ہے کہ جبیر بن نفیر نے مجھے فتوی دیا غسل جنابت مین
یہ کہ ثوبان نے اون سے حدیث بیان کی انہون نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل
جنابت کو آپ نے فرمایا مرد تو اپنا سر کہولے اور بالون کو دہووے یہانتک کہ پانی جڑون تک
پہونچ جاوے اور عورت کو سر نہ کہولنا برا نہین ہے وہ اپنے سر پر تین چلو دونو ہاتہون سے ڈال
لیوے باب فی الجنب یغسل راسه بالخطمی یجزیه ذالک جنب اپنا سر خطمی سے دہو ڈالے
تو کافی ہے عن عایشه عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه کان یغسل راسه بالخطمی و ہو
جنب یجتزی بذالک ولا یصب علیه الماء ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر خطمی سے دہوتے تھے جنابت مین پہر پانی نہین بہاتے
تہے باب فیما یفیض بین الرجل والمراۃ من الماء عورت اور مرد کے درمیان جو پانی بہے
اوس کا بیان ف یعنی مرد اور عورت نہاتے مین جو پانی ہاتہہ سے لین اور وہ پانی بہ کر برتن مین
پڑے تو نجس نہین ہے - بعضون نے اسکے معنی یہ بیان کئے ہین کہ مرد اور عورت کے ملنے سے جو منی
کپڑے وغیرہ مین لگ جاوے اوسکو کس طرح دہووے واللہ اعلم عن عایشة فیما یفیض بین الرجل
والمراۃ من الماء قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاخذ کفا من ماء یصب علی الماء ثم یاخذ کفا من ماء ثم یصبه علیه ترجمہ
حضرت عایشہ سے روایت ہے اس باب مین جو پانی مرد اور عورت کے درمیان بہے - انہون نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک چلو پانی کا لیکر اوسکو پانی ہی مین ڈالدیتے پہر دوسرا چلو لیکر اپنے بدن پر ڈالتے ف
تو چلو لینے سے وہ پانی چلو کا گندا نہین ہوگیا نہ اوس پانی کے برتن مین ڈالنے سے باقی پانی کو کچہہ نقصان
ہوا - ہمارے اساتذہ سے یہی تفسیر اس حدیث کی منقول ہے خطابی نے معالم السنن مین احسن طرح سے

دینار صدقہ دیوے اور جب جماع کرے حیض بند ہونے وقت تو آدھا دینار صدقہ دیوے **ف** یہ عبداللہ بن عباس نے پہلی حدیث کی تفسیر بیان کی **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وقع الرجل باھلہ وھی حائض فلیتصدق بنصف دینار **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص صحبت کرے اپنی عورت سے حیض میں تو آدھا دینار صدقہ کرے۔ کہا ابوداؤد نے علی بن بذیمہ نے مقسم سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا ہے اور اوزاعی نے یزید بن ابی مالک سے انہوں نے عبدالحمید بن عبدالرحمن سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور یہ معضل ہے **ف** کیونکہ دو راوی ساقط ہو گئے ہیں ایک مقسم دوسرے ابن عباس **باب** فی الرجل یصیب منہا مادون الجماع جماع کے سوا اور سب کام حائضہ سے کر سکتا ہے **عن** میمونۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یباشر المرأۃ من نسائہ وھی حائض اذا کان علیہا ازار الی نصف الفخذین او الرکبتین تحتجز بہ **ترجمہ** حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عورتوں سے مباشرت کرتے تھے (یعنی اختلاط اور مساس وغیرہ) اور وہ حائضہ ہوتیں تھیں۔ جب ایک تہ بند باندھ لیتی تھیں نصف رانوں تک یا گھٹنوں تک آڑ کر لیتی تھیں اوس سے **عن** عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر احدانا اذا کانت حائضا ان تتزر ثم یضاجعھا زوجھا وقال مرۃ یباشرھا **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم میں سے کوئی حائضہ ہوتی تو اوسکو حکم کرتے تہ بند باندھنے کا پھر اوسکے ساتھ لیٹنے اور مباشرت کرنے کی اوسکے خاوند کو اجازت دیتے **عن** عایشۃ تقول کنت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیت فی الشعار الواحد وانا حائض طامث فان اصابہ منی شئ غسل مکانہ ولم یعدہ ثم صلی فیہ وان اصاب تعنی ثوبہ منہ شئ غسل مکانہ ولم یعدہ ثم صلی فیہ **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑے میں رات کو رہا کرتے اور میں حیض سے تھی اگر میرا خون آپ کے بدن میں لگ جاتا تو آپ صرف وسی مقام کو دھو ڈالتے پھر نماز پڑھتے اور اگر کپڑے میں آپ کے لگ جاتا تو آپ وسی جگہہ کو فقط دھو کر پھر اوسی کپڑے میں نماز پڑھتے **عن** عمارۃ بن غراب قال ان عمۃ لہ حدثتہ انہا سالت عایشۃ قالت احدنا تحیض ولیس لہا ولزوجہا الا فراش واحد قالت اخبرک بما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل فمضی الی مسجدہ تعنی مسجد بیتہ فلم ینصرف حتی غلبتنی عینی واوجعہ البرد فقال ادنی منی فقلت انی حائض فقال وان اکشفی عن فخذیک فکشفت فخذی فوضع خدہ وصدرہ علی فخذی وحنیت علیہ حتی دفئ ونام **ترجمہ** عمارہ بن غراب کی پھوپھی نے حضرت ام المومنین عایشہ رض سے پوچھا ہم میں سے کسیکو

فیضع فاہ فی الموضع الذی فیہ وضعتہ واشرب الشراب فاناولہ فیضع فمہ فی الموضع الذی کنت اشرب منہ **ترجمہ** حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے مین ہڈی چوستی تہی حیض کی حالت مین پہر مین اوس ہڈی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپ بھی اپنا مونہہ اوس ہڈی مین اوسی مقام پر لگاتے جہان مین نے لگایا تہا اور مین پانی پیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپ اپنا مونہہ اوسی جگہہ رکہکر پیتے جہان سے مین نے پیا تہا **عن** عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع راسہ فی حجری فیقرء وانا حایض **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری گود مین رکھکر (قران شریف) پڑہتے اور مین حایضہ ہوتی

باب

الحایض تناول من المسجد حایضہ عورت مسجد مین سے کوئی چیز اوٹہائے باہر رہ کر تو درست ہے

عن عایشۃ قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناولینی الخمرۃ من المسجد فقلت انی حایض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حیضتک لیست فی یدک **ترجمہ** حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے کہا مسجد سے بوریا نماز پڑہنے کا اوٹہالے مین نے کہا مین حایضہ ہون آپ نے فرمایا تیرا حیض تیرے ہاتہہ مین نہین ہے

باب

فی الحایض لا تقضی الصلوۃ حایضہ عورت کو بعد پاک ہونے کے نماز کی قضا پڑہنا نہ چاہیئے **عن** معاذۃ ان امرأۃ سألت عایشۃ اتقضی الحایض الصلوۃ فقالت احروریۃ انت لقد کنا نحیض عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا نقضی ولا نومر بالقضاء **ترجمہ** معاذہ سے روایت ہے ایک عورت نے پوچہا حضرت عایشہ سے کیا حایضہ نماز کی قضا کرے اونہون نے کہا کیا تو حروریہ ہے **ف** حروریہ ایک قوم ہے خوارج مین سے اونکی نزدیک حایضہ کو قضا نماز کی لازم آتی ہے منسوب مین حروراکیطرف جو ایک موضع ہے قریب کوفے سے اونکا سردار وہم خارجی تہا حضرت علی نے اون کا [illegible] کرا دی **ت** ہم کو حیض آتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہم قضا نہین کرتے تہے [illegible] حکم ہوتا تہا [illegible] دوسری روایت مین یون ہے ہمکو حکم ہوتا تہا روزون کے قضا کرنے کا نہ نماز کے قضا کرنے کا

باب

فی اتیان الحایض حیض مین جماع کرنیکا کفارہ **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الذی یاتی امرأتہ وھی حایض قال یتصدق بدینار او بنصف دینار **ترجمہ** ابن عباس [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جماع کرے اپنی عورت سے حالت حیض مین وہ شخص ایک دینار صدقہ دیگر [illegible] آدہا دینار **عن** ابن عباس قال اذا اصابھا فی اول الدم فدینار واذا اصابھا فی انقطاع الدم فنصف دینار **ترجمہ** ابن عباس نے کہا جب جماع کرے [illegible] شروع [illegible] (جب خون [illegible] آتا ہو) تو ایک

رات اوسکو حیض آیا کرتا تہا اوسکو شمار کرلے او تنے دنون ہر مہینے مین نماز چھوڑ دیا کرے جب وہ دن گذر جاوین تو غسل کرے پہر لنگوٹ باندہے ایک کپڑے کا اور نماز پڑہے **ف** اب نماز پڑہتے مین جو خون نکلیگا اوس سے نہ وضو ٹوٹیگا نہ نماز جاویگی — دوسری روایت مین ہی جب وہ دن گذر جاوین اور نماز کا وقت آوے تو غسل کرے **عن** عائشة انها قالت ان ام حبيبة سالت النبي صلى الله عليه وسلم عن الدم فقالت عائشة رايت مركنها ملان دما فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم امكثي قدر ما كانت تحبسك حيضتك ثم اغتسلي **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی ام حبیبہ نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی خون آنے کا حضرت عائشہ نے کہا مین نے اونکی پانی کا برتن خون سے بہرا ہوا دیکہا (یعنی اس کثرت سی خون آتا ہے کبہی بند نہین ہوتا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنے دنون تک تجہے حیض نماز سے روکتا تہا اوتنی دنون تک رکی رہ پہر غسل کر ڈال **عن** فاطمة بنت ابي حبيش انها سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم فشكت اليه الدم فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم انما ذلك عرق فانظري اذا اتى قرءك فلا تصلي فاذا مر قرءك فتطهري ثم صلي ما بين القرء الى القرء **ترجمہ** فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی خون آنیکی شکایت کی آپنے فرمایا یہہ ایک رگ ہے **ف** یعنی یہہ خون حیض کا نہین ہے بلکہ کوئی رگ کہل گئی ہے اوسمین سے آتا ہے **ت** تو دیکہا کر جب تیری حیض کے دن آوین نماز مت پڑہ پہر جب حیض کے دن گذر جاوین پاک ہوجا (یعنی غسل کر) پہر نماز پڑہا کر دوسرے حیض تک **عن** عروة بن الزبير قال حدثتني فاطمة بنت ابي حبيش انها امرت اسماء او اسماء حدثتني انها امرتها فاطمة بنت ابي حبيش ان تسال رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرها ان تقعد الايام التي كانت تقعد ثم تغتسل **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے مجہسے حدیث بیان کی انہون نے حکم کیا اسما بنت ابی بکر کو یا اسمانے مجہسے حدیث بیان کی اونکو حکم کیا تہا فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہنے کا آپنے حکم فرمایا کہ جتنے دن پہلے حیض کے لیے بیٹہتی تہی اب بہی بیٹہے بعد اوسکے غسل کرلیوے کہا ابوداود نے روایت کیا اس حدیث کو قتادہ نے عروہ بن الزبیر سے انہون نے زینب بنت ام سلمہ سے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہو گیا آپ نے حکم کیا ایام حیض مین نماز چہوڑ دینے کا پہر غسل کرنے کا اور نماز پڑہنے کا کہا ابوداود نے ابن عیینہ نے زہری کی روایت مین انہون نے عمرہ سے اونہون نے عائشہ سے اتنا زیادہ کیا کہ ام حبیبہ کو استحاضہ تہا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا آپ نے حکم کیا نماز چہوڑ دینے کا حیض کے دنون مین کہا ابوداود نے

لیتی تا ہو اور اوسکی پاس جو رو اور خاوند کی لئی ایک ہی بچہونا ہوتا ہو وہ گیا گزرا حضرت عایشہ کو کہا مین تجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال سناتی ہون آپ گہر مین تشریف لائی اور نماز پڑہنے کی جگہہ مین چلی گئی پہر آپ فارغ نہین ہوی یہان تک کہ مین اونگہنی لگی اور آپ کو سردی نے ستایا آپنے فرمایا میری پاس آ اور مین حایضہ تھی (جب آئی) تو آپ نے فرمایا اپنی رانین کہول مین نے اپنی ران کہولی آپنے اپنا مونہہ اور سینہ میری ران پر رکہہ دیا اور مین اوپر سے آپ پر جہک گئی یہانتک کہ آپ گرم ہو گئی اور سو رہی عن عایشة انہا قالت کنت اذا حضت نزلت عن المثال علی الحصیر فلم نقرب رسول اللہ صلی اللہ [illegible] ولم ندن منہ حتی نطہر ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی سے روایت ہے مین جب حایضہ ہوتی تو فرش پر سے بوریئے پر چلی آتی پہر ہم آپ سے نزدیک نہ ہوتی جبتک پاک نہ ہوتی عن بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد من الحایض شیئا القی علی فرجہا ثوبا ترجمہ بعض بی بی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے آپ جس بی بی سے حالت حیض مین کچہہ کرنا چاہتے (یعنی مساس وغیرہ) تو اوسکے فرج پر ایک کپڑا ڈالدیتے عن عایشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا فی فوح حیضنا ان نتزر ثم یباشرنا وایکم یملک اربہ کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یملک اربہ ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم کرتے تہے حیض کے شروع مین جب شدت ہوتی تہی تہبند باندہنے کا پہر ہم سے مباشرت کرتے تہے اور تم مین سے کون اپنی شہوت کا مالک ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش کا اختیار رکہتے تہے ف اس مین اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ جوان مرد کو جو اپنے رد کنے پر قادر نہو حایضہ سے مباشرت کرنا بہتر نہین ہے ایسا نہو نہ رک سکے باب فی المراة تستحاض و من قال تدع الصلوة فی عدة الایام التی کانت تحیض استحاضہ کا بیان اور استحاضہ کو ایام حیض مین نماز مین چہوڑ دینے کا بیان ف استحاضہ وہ خون ہے جو بند نہو ہمیشہ آیا کرے جو عورت اس بیماری مین مبتلا ہو اوسکو چاہیئے کہ اپنی عادت قدیم کے موافق حیض کے دنون مین نماز ترک کرے پہر پڑہا کرے عن ام سلمة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امراة کانت تہراق الدماء علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستفتت لہا ام سلمة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لتنظر عدة اللیالی والایام التی کانت تحیضہن من الشہر قبل ان یصیبہا الذی اصابہا فلتترک الصلوة قدر ذلک من الشہر فاذا خلفت ذلک فلتغتسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصل ترجمہ حضرت ام سلمہ سے روایت ہے ایک عورت کا خون بہتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین (یعنی استحاضہ ہو گیا تہا) حضرت ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکا ذکر کیا آپ نے فرمایا اوسکو چاہیئے کہ قبل اس بیماری کے ہر مہینے مین جتنے دن اور

تم اُسکو حکم کر و اتنے دنون کو شمار کرے جتنے دنون اُسکو ہر مہینے مین حیض آتا تہا جب سیف اُسکا درست
تہا پہر اُتنے دن تک انتظار کرے اور نماز چہوڑ دے اُن دنون مین بعد اُس کے غسل کرے
اور ایک لنگوٹ باندہ کر نماز پڑہے **عن** عائشۃ قالت ان ام حبیبۃ بنت جحش ختنۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم و تحت عبد الرحمن ابن عوف استحیضت سبع سنین فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذہ لیست بالحیضۃ ولکن ھذا عرق فاغتسلی وصلی **ترجمہ**
حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
سالی (زینب بنت جحش ام المومنین کی بہن) عبد الرحمن بن عوف کے نکاح مین تہین اُنکو استحاضہ
رہا سات برس تک آپنے فرمایا یہ حیض نہین ہے مگر ایک رگ ہی تو غسل کر اور نماز پڑہ **کہا** ابوداود نے
دوسری روایت مین یون ہے جب حیض آوے تو نماز چہوڑ دے پہر جب چلا جاوے تو غسل کر
اور نماز پڑہ لیکن اِس عبارت کو سوا اوزاعی کے اور کسی نے اصحاب زہری مین سے نہین کہا
البتہ ابن عیینہ نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ نماز چہوڑ دے حیض کے دنون مین مگر یہ وہم ہے اُنکا
انتہی مختصراً **عن** فاطمۃ بنت ابی حبیش انہا کانت تستحاض فقال لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا کان دم الحیضۃ فانہ دم اسود یعرف فاذا کان ذلک فامسکی عن الصلوۃ فاذا کان الاخر
فتوضای وصلی فانما ھو عرق **ترجمہ** فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہو گیا تہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا جب حیض کا خون آوے اُس کی پہچان یہ ہے وہ سیاہ
ہوتا ہے تو نماز چہوڑ دے جب دوسری طرح کا خون آنے لگے تو وضو کر اور نماز پڑہ وہ ایک
رگ سے آتا ہے **کہا** ابوداود نے کہا محمد بن مثنی نے پہلے اِس حدیث کو ابن ابی عدی نے
اپنی کتاب سے بیان کیا پہر حفظ بیان کیا محمد بن عمرو سے اُنہون نے زہری سے اُنہون نے عروہ
سے اُنہون نے عایشہ سے مانند اسکے **کہا** ابوداود نے انس بن سیرین نے ابن عباس سے روایت
کیا استحاضہ مین اذا رات الدم البحرانی فلا تصلی واذا رات الطہر ولو ساعۃ فلتغتسل وتصلی
یعنی جب خون دیکہے نہایت سُرخ کثرت سی تو نماز نہ پڑہے اور جب پاکی دیکہے اگرچہ ایک ساعت ہو
تو غسل کرے اور نماز پڑہے ۔ مکحول نے کہا عورتون پر حیض چہپا نہین رہتا حیض کا خون غلیظ
اور سیاہ ہوتا ہے جب سیاہی اور غلظت موقوف ہوجاوے اور زردی اور رقت آجاوے تو وہ
مستحاضہ ہے غسل کرے اور نماز پڑہے ۔ کہا ابوداود نے حماد بن زید نے یحیی بن سعید سے روایت
کیا اُنہون نے قعقاع بن حکیم سے اُنہون نے سعید بن المسیب سے کہ مستحاضہ کو جب حیض آوے

یہہ وجہ ہے سفیان بن عیینہ سے اور یہہ عبارت اور حفاظ کی روایتون مین زہری سے نہین ہے مگر سہیل بن ابی صالح کی روایت مین اور حمیدی نے اس حدیث کو ابن عیینہ سے روایت کیا اوسمین یہہ نہین ہے کہ نماز چھوڑ دے ایام حیض مین اور قمیر بنت عمرو مسروق کی بی بی نے حضرت عایشہ سے روایت کیا مستحاضہ نماز چھوڑ دے ایام حیض مین پھر غسل کرے اور عبد الرحمن بن قاسم نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو حکم کیا نماز چھوڑ دینے کا ایام حیض مین اور ابو بشر جعفر بن ابی وحشیہ نے عکرمہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہوا آخر حدیث تک اور شریک نے ابو الیقظان سے انہون نے عدی بن ثابت سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے دادا سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض مین نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور نماز پڑہے اور علا بن حبیب نے حکم سے روایت کیا انہون نے ابی جعفر سے کہ سودہ کو استحاضہ ہوا آپ نے اونکو حکم کیا جب ایام حیض گذر گئے غسل کرنیکا اور نماز پڑہنیکا اور سعید بن جبیر نے علی اور ابن عباس سے روایت کیا کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض مین بیٹھی رہے (یعنی نماز نہ پڑہے) اور ایسا ہی روایت کیا عمار مولی بنی ہاشم اور طلق بن حبیب نے ابن عباس سے اور ایسا ہی روایت کیا اوسکو معقل خثعمی نے حضرت علی سے اور ایسا ہی روایت کیا شعبی نے قمیر مسروق کی جورو سے انہون نے حضرت عایشہ سے کہا ابو داود نے یہی قول ہے حسن اور سعید بن المسیب اور عطا اور مکحول اور ابراہیم اور سالم اور قاسم کا کہ مستحاضہ ایام حیض مین نماز چھوڑ دیوے کہا ابو داود نے قتادہ نے عروہ سے نہین سنا عن عایشۃ ان فاطمۃ بنت ابی حبیش جاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی امرأۃ استحاض فلا اطہر افادع الصلاۃ قال انما ذالک عرق ولیست بالحیضۃ فاذا اقبلت الحیضۃ فدعی الصلوۃ واذا ادبرت فاغسلی عنک الدم ثم صلی ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ مین ایک عورت ہون مستحاضہ کبھی پاک نہیں ہوتی کیا مین نماز چھوڑ دون آپ نے فرمایا یہہ ایک رگ ہے اور حیض نہین ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب حیض کے دن نکل جاوین تو خون دہو کر نماز پڑہ دوسری روایت مین جب حیض کے دن آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب اوس مقدار ن انداز سے گذر جاوین تو خون دہو ڈال اور نماز پڑہ عن بہیۃ قالت سمعت امرأۃ تسال عایشۃ عن امرأۃ فسد حیضہا واہریقت دما فامرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان آمرہا فلتنظر قدر ما کانت تحیض فی کل شہر وحیضہا مستقیم فلتعتد بقدر ذلک الایام ثم لتدع الصلاۃ فیہن او بقدرہن ثم لتغتسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصلی ترجمہ ایک عورت نے حضرت عایشہ سے پوچھا ... ت کا خون اگر بگڑ جاوے اور برابر جاری رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کہا تم

حمنہ نے کہا اس سے بہی کچہہ نہین ہوتا میرا خون تو پانی کی طرح بہتا ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تجہہ کو دو کامون کا حکم کرتا ہون اُن مین سے جو تو کر لیوے کافی ہے اور جو دونون کر سکے تو تجہے اپنا حال خوب معلوم ہے آپ نے فرمایا یہہ ایک لات ہے شیطان کی لاتون مین سے **ف** یعنی اسکے سبب سے شیطان تیری طہارت اور نمازمین فساد ڈالتا ہے اور ضرر پہنچاتا ہے **ت** تو چہہ دن یا سات دن اپنی حیض کے ٹہرا جتنے خدا کے علم مین ہون **ف** شاید وہ اپنے عادات کے دن ہوا گئی ہون گی یا اُنکو شک ہوگیا ہوگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دن زیادہ مروج ہین ٹہرا دئے اکثر عورتون کی عادت چہہ سات دن ہوتی ہے بلاد عرب مین اور بلاد ہند مین مختلف ہے جنوبی ہندوستان مین اکثر عادت پانچ چار روز کی ہوتی ہے اور شمالی غربی مین چہہ سات روز کی اس سے کم وبیش بھی ہوتا ہے **ت** پہر غسل کرے جب تو سمجہے مین پاک اور صاف ہوگئی تو تئیس رات دن (اگر عادت سات روز قرار پائے یا چاند تیس کا ہو) یا چوبیس رات دن (اگر عادت چہہ روز قرار پائی اور چاند تیس کا ہو) نماز پڑہ اور روزے رکہہ تجہے کافی ہے اسیطرح ہر مہینے مین کیا کر جیسے اور عورتون کو حیض آتا ہے اور پاک ہوتی ہین اگر تجہہ سے ہو سکے ظہر مین دیر کر اور عصر مین جلدی کر تو ایک غسل کرکے دونو نمازین پڑہ لے ظہر اور عصر اور دیر کر مغرب مین اور جلدی کر عشا مین پہر غسل کر اور جمع کر دونون نمازون کو پہر غسل کر فجر کے واسطے اور روزہ رکہہ اور اگر تجہے طاقت ہے تو ایسا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہہ مجہے بہت پسند ہے **ف** کیونکہ یہہ آسان ہے اس مین دو نمازین ایک غسل مین ادا ہو جاتی ہین برخلاف امر اول کے اسمین حیض سے پاک ہوتے وقت غسل کرکے پہر ہر نماز کے لئے غسل کرنا ہوتا ہے تو ایک دن ایک رات مین پانچ غسل ہوئے اور امر ثانی مین تین ہی غسل ہوئے۔ بعض علماء کا یہی مذہب ہے کہ مستحاضہ ہر نماز کے لئے غسل کرے لیکن اسمین بڑی دشواری ہے آسان یہہ مذہب ہے کہ حیض سے پاک ہوتے وقت غسل کر لے پہر ہر نماز کے لئے وضو کیا کرے اور اس سے بہی یہہ آسان ہے کہ ایک وضو سے ظہر اور عصر پڑہ لیا کرے اور دوسرے وضو سے مغرب اور عشا ادا کیا کرے جمع کرے ظہر عصر اور مغرب عشا مین اور فجر کے لئے ایک وضو کیا کرے ۔ کہا ابو داؤد نے اس حدیث کو عمرو بن ثابت نے ابن عقیل سے روایت کیا اُس مین ہے کہ حمنہ نے کہا یہہ امر مجہے بہت پسند ہے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

باب ما روی ان المستحاضۃ تغتسل لکل صلوۃ

مستحاضہ کو ہر نماز کے لئے غسل کرنیکا بیان **عن** عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ

نماز چھوڑ دے جب موقوف ہو جاوے تو غسل کرے اور نماز پڑھے اور تیمی وغیرہ نے سعید بن
المسیب سے روایت کیا کہ ایام حیض مین بیٹھی رہے ایسا ہی روایت کیا حماد بن سلمہ نے یحیی بن سعید
سے اُنہون نے سعید بن المسیب سے۔ کہا ابوداؤد نے روایت کیا یونس نے حسن سے کہ جب
حائضہ کا خون بہتا چلا جاوے حیض سے ایک دن یا دو دن زیادہ تک تو وہ مستحاضہ ہے اور
تیمی نے قتادہ سے روایت کیا جب حیض سے پانچ دن بڑھ جاوے تو وہ نماز پڑھے کہا تیمی
نے مین پانچ دن سے کم کرنے لگا یہان تک کہ دو دن تک پہنچا قتادہ نے کہا جب دو دن بڑھے
تو وہ حیض ہی مین شمار کیا جاویگا اور محمد بن سیرین سے اسکا سوال ہوا اونہون نے کہا عورتین اسکو
خوب جانتی ہین عن حمنة بنت جحش قالت كنت استحاض حيضة كثيرة شديدة فاتيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم استفتيه واخبره فوجدته في بيت اختي زينب بنت جحش
فقلت يا رسول الله اني امرأة استحاض حيضة كثيرة شديدة فما ترى فيها قد منعتني
الصلاة والصوم فقال انعت لك الكرسف فانه يذهب الدم قالت هو اكثر من ذلك قال
فاتخذي ثوبا فقالت هو اكثر من ذلك انما اثج ثجا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
سامرك بامرين ايهما فعلت اجزا عنك من الآخر وان قويت عليهما فانت اعلم فقال
لها انما هذه ركضة من ركضات الشيطان فتحيضي ستة ايام او سبعة ايام في علم الله
ثم اغتسلي حتى اذا رايت انك قد طهرت واستنقأت فصلي ثلاثا وعشرين ليلة او اربعا
وعشرين ليلة وايامها وصومي فان ذلك يجزئك وكذلك فافعلي كل شهر كما تحيض النساء
وكما يطهرن ميقات حيضهن وطهرهن وان قويت على ان تؤخري الظهر وتعجلي العصر فتغتسلين
وتجمعين بين الصلاتين الظهر والعصر وتؤخرين المغرب وتعجلين العشاء ثم تغتسلين
وتجمعين بين الصلاتين فافعلي وتغتسلين مع الفجر فافعلي وصومي ان قدرت على ذلك قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم وهذا اعجب الامرين الي **ترجمہ** حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے کہا کہ مجھے بہت سخت استحاضہ تھا تو آئی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہ پوچھون
مین اُن سے اور خبر دون مین اُنکو تو آنحضرت کو میری بہن کے گھر مین ملے جنکا نام زینب بنت جحش
تھا پھر مینے کہا اے رسول خدا کے مجھے بہت سخت استحاضہ ہوتا ہے تو آپ کیا حکم کرتے ہین مجھے تو اس
نے نماز اور روزہ سے روک دیا ہے آپ نے فرمایا مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے تو روئی رکھا کر وہ
خون سکھا دیتی ہے حمنہ نے کہا یا رسول اللہ مجھے بہت خون آتا ہے آپ نے فرمایا تو کپڑا رکھا کر

تهراق الدم وكانت تحت عبد الرحمن بن عوف ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امرها ان تغتسل عند كل صلاة وتصلي واخبرني ان ام بكر اخبرته ان عائشة قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في المرأة ترى ما يريبها بعد الطهر انما هي او قال انما هو عرق او قال عروق ترجمہ یحیی بن کثیر سے روایت ہی انہون نے سنا ابو سلمہ سے انہون نے کہا خبر دی مجھکو زینب بنت ابی سلمہ نے کہ ایک عورت کا خون بہا کرتا تہا اور وہ عبدالرحمن بن عوف کے نکاح مین تہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو ہر ایک نماز کے لئے غسل کرنے کا اور غسل کر کے نماز پڑہنے کا حکم کیا یحیی بن ابی کثیر نے کہا مجہے خبر دی ابو سلمہ نے کہا خبر دی مجہکو ام بکر نے کہ حضرت عایشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس عورت کو جب وہ شک مین پڑے بعد طہر کے (یعنی حیض کے ایام گذر جانیکے بعد پہر جو خون آوے) وہ ایک رگ ہے یا رگین ہین۔ کہا ابو داؤد نے ابن عقیل کے حدیث مین دو امر (جنمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا تہا) یہہ تہی کہ اگر ہو سکے تو ہر نماز کے لئے غسل کرے نہین تو جمع کر لے جیسے قاسم نے اپنی حدیث مین ذکر کیا ہے اور یہہ قول مروی ہے سعید ابن جبیر سے اونہون نے حضرت علی اور ابن عباس سے روایت کیا **باب** من قال تجمع بين الصلوتين وتغتسل لهما غسلا مستحاضہ دو نمازون کو جمع کرے ایک غسل سے **عن** عائشة قالت استحيضت امرأة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرت ان تعجل العصر وتؤخر الظهر وتغتسل لهما غسلا وان تؤخر المغرب وتعجل العشاء وتغتسل لهما غسلا وتغتسل لصلاة الصبح غسلا فقلت لعبد الرحمن اعن النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا احدثك عن النبي صلى الله عليه وسلم بشيء ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہے ایک عورت کو استحاضہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اُسکو حکم ہوا کہ عصر کی نماز جلدی پڑہے اور ظہر کی نماز مین دیر کرے اور دونون نمازون کے لئے ایک غسل کرلے اور دیر کرے مغرب مین اور جلدی کرے عشا مین اور دونون کے لئے ایک غسل کرے اور صبح کی نماز کے لئے ایک غسل کرے شعبہ نے کہا مینے عبدالرحمن بن قاسم سے کہا کیا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہو اونہون نے کہا مین رسول اللہ علیہ وسلم سے نہین نقل کرتا **ف** یعنی مین یہ نہین کہتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا حکم کیا تہا مگر آپ کے زمانہ مین اُس عورت کو ایسا حکم ہوا تہا ایک نسخے مین یہہ ہے کہ مین تجہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سناتا ہون **عن**

لا احدثك عن النبي بشيء

وسلم ان ام حبيبة بنت جحش ختنة رسول الله صلى الله عليه وسلم وتحت
عبد الرحمن بن عوف استحيضت سبع سنين فاستفتت رسول الله صلى الله عليه وسلم
فی ذلك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان هذه ليست بالحيضة ولكن هذا عرق
فاغتسلی وصلی قالت عائشة فكانت تغتسل فی مركن فی حجرة اختها زينب بنت جحش
حتى تعلو حمرة الدم الماء **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ ام حبیبہ بنت جحش
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی کو جو عبد الرحمن بن عوف کے نکاح مین تہین سات برس تک
استحاضہ آیا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین پوچہا آپنے فرمایا یہہ حیض نہین ہی
ایک رگ کہل گئی ہے تو غسل کیا کر اور نماز پڑہا کر حضرت عایشہ کہتی ہین وہ غسل کرتی تہین ایک بڑے
کونڈے مین اپنی بہن زینب بنت جحش کے حجرے مین اور خون کی سرخی پانی کے اوپر آجاتے
دوسری روایت مین ہے قالت عائشة فكانت تغتسل لكل صلوة کہا حضرت عایشہ نے وہ
غسل کیا کرتی تہین ہر نماز کے واسطے تیسری روایت مین بہی ایسا ہی ہے ابن عیینہ نے بہی ایسا
ہی روایت کیا مگر اسمین یہہ نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے واسطے غسل کرنیکا
انکو حکم دیا **عن** عائشة ان ام حبيبة استحيضت سبع سنين فامرها رسول الله صلى
الله عليه وسلم ان تغتسل فكانت تغتسل لكل صلوة **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت
ہے کہ ام حبیبہ کو استحاضہ آیا سات برس تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم کیا غسل کرنیکا
وہ غسل کرتی تہین ہر نماز کے لیے **عن** عائشة ان ام حبيبة بنت جحش استحيضت فی عهد
رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرها بالغسل لكل صلاة وساق الحديث **ترجمہ**
حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ مین رسول اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم کیا ہر نماز کے واسطے غسل کرنیکا اور بیان کیا آخر حدیث تک۔
... ابو داود نے روایت کیا اسکو ابو الولید طیالسی نے پر مین نے ان سے نہین سنا اونہون نے
... نے زہری سے انہون نے عروہ سے اونہون نے عایشہ سے کہا
استحاضہ ہوا ... جحش کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا غسل کر ہر نماز کیواسطے اور
... ابو داود نے روایت کیا اسکو عبد الصمد نے سلیمان بن کثیر سے اس مین ہے
کہ وضو کیا واسطے ہر نماز کے ... عبد الصمد سے اور صحیح ابو الولید کی روایت ہے یعنی غسل کرنا
واسطے ہر نماز کے **عن** يحيى بن ابی كثير عن ابی سلمة قال اخبرتنی زينب بنت ابی سلمة ان امرأة كانت

بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین پہر آن کا حال بیان کیا آپ نے حکم کیا غسل کرے پہر وضو کیا کرے ہر نماز کیواسطے اور نماز پڑہا کرے **عن** عایشة فی المستحاضة تغتسل یعنی مرة واحدة ثم توضأ الی ایام اقرائہا **ترجمہ** حضرت عایشہ نے مستحاضہ کے حق مین فرمایا ایک بار غسل کرے (حیض سے پاک ہوتے وقت) پہر وضو کیا کرے دوسرے حیض تک **عن** عایشة مثلہ **ترجمہ** حضرت عایشہ سے ایسا ہی مروی ہے کہا ابوداؤد نے عدی بن ثابت کی حدیث اور یہ حدیث عایشہ رض کی سب ضعیف ہین مگر تین روایتین صحیح ہین ایک قمیر کی حضرت عایشہ سے اور ایک عمار مولی بنی ہاشم کی ابن عباس سے اور ایک ہشام بن عروہ کی اپنے باپ عروہ سے وہ سب موقوف ہین اسمین وضو ہے ہر نماز کے واسطے اور پہر قمیر نے حضرت عایشہ سے ہر روز غسل کرنا بھی روایت کیا ہے اور ابن عباس سے بہی غسل معروف ہے انتہی **باب** من قال المستحاضة تغتسل من ظہر الی ظہر مستحاضہ ظہر کی نماز کے وقت غسل کرے دوسری ظہر تک پہر وضو کیا کرے **عن** سمی مولی ابی بکر ان القعقاع وزید بن اسلم ارسلاہ الی سعید بن المسیب یسألہ کیف تغتسل المستحاضة فقال تغتسل من ظہر الی ظہر وتوضأ لکل صلوة فان غلبہا الدم استثفرت بثوب **ترجمہ** قعقاع اور زید بن اسلم نے سمی کو بہیجا سعید بن المسیب پاس مستحاضہ کیونکر غسل کرے پوچہنے کو سعید نے کہا غسل کرے ایک ظہر سے دوسری ظہر تک اور وضو کرے ہر نماز کے واسطے اگر خون بہت آوے تو لنگوٹ باندہ لے ایک کپڑے کا۔ کہا ابوداؤد نے ابن عمر اور انس بن مالک سے یون ہی مروی ہے غسل کرے ظہر سے دوسری ظہر تک اور ایسا ہی روایت کیا داؤد اور عاصم نے شعبی سے انہون نے ایک عورت سے اونہون نے قمیر سے انہون نے عایشہ سے مگر داؤد نے ہر روز غسل کہا ہے اور عاصم نے ہر ظہر پر یہی مذہب ہے سالم بن عبداللہ اور حسن اور عطا کا اور کہا مالک نے مین سمجہتا ہون سعید بن المسیب کی حدیث یون ہوگی غسل کرے ایک طہر سے دوسری طہر تک لوگون نے اسکو ظہر کر ڈالا اور اسمین وہم ہوگیا مسور بن عبدالملک نے من طہر الی طہر روایت کیا ہے اور کہا لوگون نے اسکو من ظہر الی ظہر کر ڈالا **باب** من قال تغتسل کل یوم مرة ولم یقل عند الظہر مستحاضہ ہر روز ایک بار غسل کیا کرے **عن** علی قال المستحاضة اذا انقضی حیضہا اغتسلت کل یوم واتخذت صوفة فیہا سمن او زیت **ترجمہ** حضرت علی نے کہا جب مستحاضہ کا حیض گذر جائے تو ہر روز غسل کیا کرے۔ اور ایک کپڑا گھی یا روغن زیتون لگا کر شرمگاہ میں رکھ لیوے **ف** کیونکہ

عائشة قالت ان سهلة بنت سهيل استحيضت فاتت النبي صلى الله عليه وسلم فامرها ان تغتسل عند كل صلاة فلما جهدها ذلك امرها ان تجمع بين الظهر والعصر بغسل والمغرب والعشاء بغسل وتغتسل للصبح **ترجمہ** حضرت ام المومنين عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ سہلہ بنت سہیل کو استحاضہ ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین آپ نے حکم کیا غسل کرنیکا ہر نماز کے واسطے جب یہہ اُن پر دشوار ہوا تو آپنے حکم کیا جمع کرنیکا ظہر اور عصر مین ایک غسل سے اور مغرب وعشا مین ایک غسل سے اور فجر کے لئے ایک غسل کرنیکا **عن** اسماء بنت عميس قالت قلت يا رسول الله ان فاطمة بنت ابي حبيش استحيضت منذ كذا وكذا فلم تصل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم سبحان الله ان هذا من الشيطان لتجلس في مركن فاذا رات صفرة فوق الماء فلتغتسل للظهر والعصر غسلا واحدا وتغتسل للمغرب والعشاء غسلا واحدا وتغتسل للفجر غسلا وتتوضأ فيما بين ذلك **ترجمہ** اسماء بنت عمیس سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہو گیا ہے اتنی مدت سے اور سے نماز ہی نہین پڑہی آپ نے فرمایا سبحان اللہ یہ تو شیطان کی شر سے ہے ایک تہالی مین بیٹہہ جاوے جب پانی پر زردی دیکھے تو ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل کرے اور مغرب عشا کے لئے ایک غسل کرے اور فجر کے لئے ایک غسل کرے اُسکے درمیان مین وضو کرتی رہے۔ **کہا** ابوداؤد نے اسکو مجاہد نے روایت کیا ابن عباس سے جب غسل اسپر دشوار ہوا تو آپ نے حکم کیا جمع کا کہا ابوداؤد نے روایت کیا اسکو ابراہیم نے ابن عباس سے اور یہی قول ہے ابراہیم نخعی اور عبداللہ بن شداد کا **باب** من قال تغتسل من طهر الى طهر مستحاضہ جب حیض سے پاک ہو تو غسل کرے پہر جب حیض سے پاک ہو تو غسل کرے بیچ مین ہر نماز کیواسطے وضو کر لیا کرے **عن** عدی بن ثابت عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم في المستحاضة تدع الصلاة ايام اقرائها ثم تغتسل وتصلي والوضوء عند كل صلوة **ترجمہ** عدی بن ثابت سے روایت ہے اونہون نے اپنے باپ سے سُنا اُنہون نے اپنے دادا سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے حق مین فرمایا نماز چھوڑ دیوے ایام حیض مین پہر غسل کرے اور نماز پڑہے اور وضو کیا کرے ہر نماز کے واسطے **کہا** ابوداؤد نے زیادہ کیا عثمان نے روزہ رکہے اور نماز پڑہے **عن** عائشة قالت جاءت فاطمة بنت ابي حبيش الى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر خبرها وقال ثم اغتسلي ثم توضئي لكل صلاة وصلي **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ فاطمہ

يغشاها زوجها استحاضہ سے اُسکا خاوند جماع کرسکتا ہے **عن** عكرمة قال كانت ام حبيبة تستحاض فكان زوجها يغشاها **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے ام حبیبہ مستحاضہ تھین اور خاوند اُن کے اُن سے صحبت کرتے تہے **عن** حمنة بنت جحش انها كانت مستحاضة وكان زوجها يجامعها **ترجمہ** حمنہ بنت جحش مستحاضہ تھین اُن کے خاوند اُن سے جماع کرتے تہے :

باب ما جاء في وقت النفساء نفاس کا (یعنی اُس خون کا جو زچگی کے بعد آتا ہے) بیان

عن ام سلمة قال كانت النفساء على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم تقعد بعد نفاسها اربعين يوما او اربعين ليلة وكنا نطلي على وجوهنا الورس يعني من الكلف **ترجمہ** ام سلمہ رض سے روایت ہو کہ نفاس والی عورتین رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے زمانہ مین چالیس دن یا چالیس راتین زچگی کے بعد بیٹھی رہتی تھین اور ہم اپنے مونہہ پر ورس (ایک گہاس ہے خوشبودار) ملا کرتے تہے چہائین کے دفع کرنے کو (جو چہرہ پر نمود ہوتی ہین گرمی کی وجہہ سے) **عن** مسنة الازدية قالت حججت فدخلت على ام سلمة فقلت يا ام المومنين ان سمرة بن جندب يامر النساء تقضين صلوة المحيض فقالت لا تقضين كانت المراة من نساء النبي صلى الله عليه وسلم تقعد في النفاس اربعين ليلة لا ياءمرها النبي صلى الله عليه وسلم بقضاء صلوة النفاس **ترجمہ** مسنة الازدیہ سے روایت ہے مینے حج کیا تو ام سلمہ رض پاس گئی اور مینے کہا اے ام المومنین سمرہ بن جندب رض حکم کرتے ہین عورتون کو حیض کے نمازون کو قضا کرنیکا ام سلمہ نے کہا نہ قضا کرین آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کی عورتون مین کوئی عورت بیٹھتی تہی نفاس مین چالیس راتون تک آپ اُسکو نماز قضا کرنیکا حکم نہ دیتے تہے **باب** الاغتسال من الحيض حیض کا خون کیونکر دہووے اور غسل حیض سے کیونکر کرے **عن** امية بنت ابي الصلت عن امراة من بني غفار قد سماها لي قالت اردفني رسول الله صلى الله عليه وسلم على حقيبة رحله قالت فوالله لنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الصبح فاناخ ونزلت عن حقيبة رحله فاذا بها دم مني وكانت اول حيضة حضتها قالت فتقبضت الى الناقة واستحييت فلما راى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بي وراى الدم قال لعلك نفست قلت نعم قال فاصلحي من نفسك ثم خذي اناء من ماء فاطرحي فيه ملحا ثم اغسلي ما اصاب الحقيبة من الدم ثم عودي لمركبك قالت فلما فتح رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر رضخ لنا من الفئ قالت وكانت لا تطهر من حيضة الا جعلت في طهورها ملحا واوصت به ان يجعل في غسلها حين ماتت

حیض کو کم کریگا اور عروق کی تشنج کو جو باعث ہے خون نکلنے کا نرم کردیگا **باب** من قال
تغتسل بین الایام مستحاضہ غسل کیا کرے درمیان ایام کے **عن** محمد بن عثمان انہ سال
القاسم بن محمد عن المستحاضۃ فقال تدع الصلاۃ ایام اقرائہا ثم تغتسل فتصلی ثم
تغتسل فی الایام **ترجمہ** محمد بن عثمان نے قاسم بن محمد سے پوچھا مستحاضہ کو انہوں نے
کہا ایام حیض میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور نماز پڑھے پھر غسل کرے ایام میں **باب**
من قال توضأ لکل صلوۃ مستحاضہ ہر نماز کے واسطے وضو کر لیا کرے **عن** فاطمۃ بنت
ابی حبیش انہا کانت تستحاض فقال لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان دم الحیض
فانہ دم اسود یعرف فاذا کان ذلک فامسکی عن الصلوۃ فاذا کان الآخر فتوضئی وصلی
ترجمہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ آتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کہا
جب حیض کا خون آوے وہ سیاہ ہوتا ہے پہچان پڑتا ہے تو نماز چھوڑ دے جب دوسری
طرح کا خون آنے لگے تو وضو کر اور نماز پڑھ ۔ شعبہ نے اس حدیث کو موقوفا روایت کیا ہے ۔
باب من لم یذکر الوضوء الا عند الحدث مستحاضہ کو ہر نماز کے وقت وضو کرنا ضرور
نہیں مگر جب کوئی حدث اور لاحق ہو تو وضو کرے **عن** عکرمۃ قال ان ام حبیبۃ بنت
جحش استحیضت فامرہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تنتظر ایام اقرائہا ثم تغتسل
وتصلی فان رأت شیئا من ذلک توضأت وصلت **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت
جحش کو استحاضہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو حکم کیا ایام حیض تک انتظار کرنیکا پھر غسل
کر کر نماز پڑھنے کا اگر کوئی حدث دیکھے تو وضو کرے اور نماز پڑھے **عن** ربیعۃ انہ کان لا یری
علی المستحاضۃ وضوءا عند کل صلاۃ الا ان یصیبہا حدث غیر دم فتوضأ **ترجمہ**
ربیعہ بن ابی عبد الرحمن کہتے ہیں مستحاضہ ہر نماز کے لئے وضو نہ کرے مگر جب اسکو کوئی اور حدث
ہو جاوے سوا استحاضہ کے تو وضو کرے ۔ کہا ابو داؤد نے مالک بن انس کا یہی قول ہے
یہ مذہب سب سے زیادہ آسان اور سہل ہے **باب** فی المرأۃ تری الصفرۃ والکدرۃ بعد الطہر
عورت حیض سے پاک ہو جانیکے بعد زردی یا تیرگی دیکھے **عن** ام عطیۃ وکانت بایعت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قالت کنا لا نعد الکدرۃ والصفرۃ بعد الطہر شیئا **ترجمہ** ام عطیہ
سے روایت ہے اس نے بیعت کی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم زردی اور تیرگی کو
حیض سے پاک ہو جانیکے بعد کچھ نہ سمجھے تھے **ف** یعنی حیض میں شمار نہ کرتے تھے **باب** المستحاضۃ

صلی اللہ علیہ وسلم فذکر معناہ الا انہ قال فرصۃ ممسکۃ قال مسدد کان ابو عوانۃ
یقول فرصۃ وکان ابو الاحوص یقول قرصۃ ترجمہ حضرت عایشہ نے انصاریون کی عورتونکا
ذکر کیا تو اُن کی تعریف کی اور کہا اُنکا احسان ہے سب پر ف سارے جہان کی عورتون پر انہون
نے دین کی بات مین شرم نہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے تکلف سب مسایل
پوچھے اور تحقیق کئے اور اور عورتون کو بتائے ت ایک عورت اُن مین سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آئی پھر وہی حدیث بیان کی جو اوپر گزری مگر اسمین اتنا زیادہ ہے کہ فرصہ ممسکہ
یعنی فرصہ مشک لگا ہوا کہا مسدد نے ابو عوانہ نے فرصہ کہا اور ابو الاحوص نے قرصہ یعنی تھوڑا سا
ٹکڑا عن عایشۃ ان اسماء سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ قال فرصۃ ممسکۃ
قالت کیف اتطھر بھا قال سبحان اللہ تطھری بھا واستتری بثوب وزاد وسألتہ عن
الغسل من الجنابۃ فقال تاخذین ماءک فتطھرین احسن الطھور وابلغہ ثم تصبین علی
راسک الماء ثم تدلکینہ حتی یبلغ شؤون راسک ثم تفیضین علیک الماء قال
وقالت عایشۃ نعم النساء نساء الانصار لم یکن یمنعھن الحیاء ان یسألن عن الدین و
یتفقھن فیہ ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ اسماء بنت شکل نے پوچھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گزری پھر آپ نے فرمایا اپنا فرصہ لے جو مشک
لگا ہو وہ بولی کیونکر طہارت کرون اُس سے آپ نے فرمایا سبحان اللہ اُس سے پاک کر لے اور
ایک کپڑا اُڑھانپ لے اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ مینے آپ سے پوچھا غسل جنابت کو آپ نے
فرمایا پانی لے اور اچھی طرح طہارت کر عمدہ طور سے (یعنی استنجا وضو کر) پھر سر پر پانی ڈال پھر بالون
کو مل یہانتک کہ مانگون مین پہنچ جاوے پھر اپنے بدن پر پانی ڈال حضرت عایشہ نے کہا کیا اچھی
عورتین ہین انصار کی وہ مسئلہ دین کا سمجھنے اور پوچھنے مین شرم نہ کرتین تھین

باب التیمم

تیمم کا بیان عن عایشۃ قالت بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسید بن حضیر واناسا
معہ فی طلب قلادۃ اضلتھا عایشۃ فحضرت الصلوۃ فصلوا بغیر وضوء فاتوا النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا ذلک لہ فانزلت آیۃ التیمم زاد ابن نفیل فقال لھا اسید بن
حضیر یرحمک اللہ ما نزل بک امر تکرھینہ الا جعل اللہ للمسلمین ولک فیہ فرجا
ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسید بن حضیر اور کئی لوگون کو اُنکے
ساتھ بھیجا مالا ڈھونڈھنے کو جو حضرت عایشہ نے گم کر دی تھی تو نماز کا وقت آگیا لوگون نے نماز

ترجمہ امیہ بنت ابی صلت سے روایت ہے انہون نے ایک عورت سے سُنا بنی غفار مین سے
(نام اُنکا لیلی تہا یا آمنہ بی بی ابو ذر غفاری رض کی) کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے اپنے پیچہے
اونٹ پر چڑہا لیا پالان کے حقیبے پر ف حقیبہ اُسکو کہتے ہین جو اونٹ کے پیچہے پالان کے آخر
مین باندہ دیا جاوے اُسپر کوئی آدمی بیٹہہ جاوے ت پہر قسم خدا کی آپ اُترے صبح کے وقت
جب اُونٹ آپنے بیٹہایا اور مین حقیبے پر سے اُتری تو اُسمین خون کا نشان پایا اور یہہ میرا پہلا حیض
تہا تو مین اونٹ سے لگ گئی اور شرم کرنے لگی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ حال دیکہا
اور خون بہی دیکہا تو فرمایا شاید تجہے حیض آگیا مین نے کہا ہان آپ نے فرمایا اپنے تئین درست کرلے
(یعنی کچہہ باندہ لے کہ خون باہر نہ نکلے) پہر ایک برتن پانی کا لیکر اُسمین نمک ملا اور حقیبے مین جو خون
بہر گیا ہے اُسکو دہو ڈال پہر اُسی جگہہ سوار ہو جا اُس عورت نے کہا جب آپ نے خیبر کو فتح کیا تو
ہم کو بہی ایک حصہ دیا مال غنیمت مین سے پہر وہ عورت جب حیض سے طہارت کیا کرتی تو پانی مین
نمک ڈالا کرتی اور جب مرنے لگی تو وصیت کر گئی کہ غسل کے پانی مین نمک ڈالنا عن عایشۃ
قالت دخلت اسماء علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ کیف تغتسل
احدانا اذا طہرت من الحیض قال تاخذ سدرہا وماءہا فتوضأ ثم تغسل رأسہا وتدلکہ
حتی یبلغ الماء اصول شعرہا ثم تفیض علی جسدہا ثم تاخذ فرصتہا فتطہر بہا
قالت یا رسول اللہ کیف اتطہر بہا قالت عایشۃ فعرفت الذی یکنی عنہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقلت لہا تتبعین بہا آثار الدم ترجمہ اسماء بنت شکل انصاریہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور پوچہا یا رسول اللہ جب ہم مین سے کوئی حیض سے پاک ہو تو کیونکر غسل
کرے آپ نے فرمایا بیری ملا ہوا پانی لیکر پہلے وضو کرے پہر سر دہووے اور اُسکو ملے یہانتک کہ
پانی بالون کے جڑہون تک پہنچ جاوے پہر اپنے سارے بدن پر پانی ڈالین پہر اپنا فرصہ لیکر
(فرصہ وہ ٹکڑا ہے روئی کا یا اونی کپڑے کا اُس سے شرمگاہ کو صاف کرتے ہین بعضون نے
اُسکو قرصہ یا قرضہ بہی پڑہا ہے) اُس سے طہارت کرے اسماء نے کہا یا رسول اللہ کیونکر طہارت کرون
اُس سے حضرت عایشہ نے کہا مین سمجہہ گئی اُس مطلب کو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ
کنایہ کے طور پر کہا تہا مین نے اُس سے کہدیا جہان جہان خون لگا ہو اُس سے صاف کر ڈال
(یعنی فرج کے اندر اُس کپڑے کو ڈال کر خون کی لگاوٹ کو صاف کر ڈال) عن عایشۃ انہا ذکرت
نساء الانصار فاثنت علیہن وقالت لہن معروفا قالت دخلت امرأۃ منہن علی رسول اللہ

کو روک رکھا یہان تک کہ روشنی ہوگئی اور اُن کے ساتھہ پانی نہ تہا ابو بکر صدیق رض حضرت عائشہ
پر غصہ ہوئے اور کہا تو نے لوگون کو روک رکہا ہے اور اُن کے ساتھہ پانی نہین ہے اُسوقت
اللہ جل جلالہ نے خاک پاک سے طہارت کرنیکی آیتین اوتارین مسلمان کہڑے ہوئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اُنہون نے اپنی ہاتہون کو زمین پر مارا پہر ہاتہہ اُٹہالیے مٹی نہ اُٹہائی
اور موُنہہ پر پہیرا اور ہاتہون پر مونڈہون تک اور ہتہیلیون سے مسح کیا بغلون تک **ف** ابن ماجہ
کی روایت مین اتنا زیادہ ہے ابن شہاب نے کہا ان لوگون کے فعل کا اعتبار نہین ہے (کیونکہ
یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین سکہایا تہا کہ بغلون اور مونڈہون تک مسح کرین انہون نے
اپنی رائی سے ایسا کیا) ایک روایت مین دو بار ہاتہہ مارنا بہی آیا ہے کذا فی الاصل **عن** شقیق قال
کنت جالسا بین عبد اللہ وابی موسیٰ فقال ابو موسی یا ابا عبد الرحمن ارایت لوان رجلا اجنب
فلم یجد الماء شہرا اما کان یتیمم فقال لا وان لم یجد الماء شہرا فقال ابو موسی فکیف
تصنعون بہذہ الآیۃ التی فی سورۃ المایدۃ فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا فقال
عبد اللہ لو رخص لہم فی ہذا لاوشکوا اذا برد علیہم الماء ان یتیمموا بالصعید فقال لہ
ابو موسیٰ وانما کرہتم ہذا لہذا قال نعم فقال لہ ابو موسی الم تسمع قول عمار لعمر بعثنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ فاجنبت فلم اجد الماء فتمرغت فی الصعید کما تمرغ
الدابۃ ثم اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال انما کان یکفیک ان تصنع
ہکذا فضرب بیدہ علی الارض فنفضہا ثم ضرب بشمالہ علی یمینہ وبیمینہ علی شمالہ علی الکفین
ثم مسح وجہہ فقال لہ عبد اللہ افلم تر عمر لم یقنع بقول عمار **ترجمہ** شقیق سے روایت ہے
مین بیٹہا تہا بیچ مین عبد اللہ بن مسعود اور ابو موسی اشعری رض کے ابو موسی نے کہا اے ابا عبد الرحمن
(کنیت ہے ابن مسعود کی) کیا اگر کسی کو نہانیکی حاجت ہو اور ایک مہینے تک پانی نہ پاوے وہ تیمم کیا کرے
عبد اللہ بن مسعود نے کہا نہین اگرچہ ایک مہینے تک پانی نہ ملے پر تیمم نہ کرے ابو موسی نے کہا پہر تم کیا
کہتے ہو اس آیت مین جو سورہ مایدہ مین ہے فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا (یعنی اگر تم سفر مین ہو
یا بیمار ہو یا تم مین سے کوئی پاخانہ پہر کر آوے یا عورتون سے مساس کرے پہر پانی نہ پاؤ تو تیمم کرو پاک
خاک پر) عبد اللہ بن مسعود نے کہا اگر لوگون کو تیمم کی رخصت دی جاوے قریب ہے کہ جب پانی ٹہنڈا ہو
تو وہ تیمم کرنے لگین ابو موسی نے کہا تو اس لئے تم نے تیمم سے منع کیا عبد اللہ نے کہا ہان **ف**
اصل یہہ ہے کہ عمر رض کو جنب کیواسطے تیمم کا جایز ہونا معلوم نہین ہوا وہ جنب کے لئے غسل ضرور جانتے

پڑہی بغیر وضو کے **ف** اور بغیر تیمم کے اسواسطے کہ تیمم کی آیت ابہی تک اُتری نہین تہی
اس حدیث سے معلوم ہوا جو شخص وضو کر سکے نہ تیمم وہ بلا طہارت نماز پڑہ لیوے چنانچہ بخاری
نے اس حدیث سے یہی استنباط کیا ہے **ف** پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے
بیان کیا اُس وقت تیمم کی آیت اُتری ابن نفیل نے زیادہ کیا اسید بن حضیر نے حضرت عایشہ سے کہا
رحم کرے تم پر اللہ جب تم پر کوئی ایسا کام آن پڑتا ہے جسکو تم بُرا جانتے ہو اللہ تمہارے لئے اور مسلمانون
کے لئے اسمین بہلائی اور آسانی کرتا ہے **ف** دوسری روایت مین ہے پہر سب لوگ چلے تو وہ مالا
حضرت عایشہ کے اونٹ کے تلے سے نکلا **عن** عمار بن یاسر انھم تمسحوا وھم مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بالصعید لصلوۃ الفجر فضربوا باکفھم الصعید ثم مسحوا وجوھھم مسحۃ واحدۃ
ثم عادوا فضربوا باکفھم الصعید مرۃ اخری فمسحوا بایدیھم کلھا الی المناکب والاباط من
بطون ایدیھم **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ صحابہ نے تیمم کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتہہ مٹی سے فجر کی نماز کے لئے تو پہلے اپنے ہتہیلیون کو مارا مٹی پر اور موںہہ پر پہیرا
ایک بار پہر دوبارہ مارا اور ہاتہون پر پہیرا مونڈہون اور بغلون تک ہتہیلیون سے **ف** شاید یہہ
اوایل کا ہے جب تک صحابہ کو تیمم کی کیفیت حاصل نہین ہوئی تہی - دوسری روایت مین ہے فقام
المسلمون فضربوا باکفھم التراب ولم یقبضوا من التراب شیئا فذکر نحوہ مسلمان کہڑے
ہوئے اونہون نے اپنی ہتہیلیون کو مٹی پر مارا لیکن مٹی کو اُٹہایا نہین پہر ویسا ہی بیان کیا اور مونڈہون
اور بغلون کا ذکر نہین کیا ابن اللیث نے کہا مسح کیا ہاتہون کا کہنیون سے اوپر تک **عن** عمار
بن یاسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرس باولات الجیش ومعہ عایشۃ فانقطع
عقد لھا من جزع ظفار فحبس الناس ابتغاء عقدھا ذالک حتی اضاء الفجر ولیس مع الناس
ماء فتغیظ علیھا ابوبکر وقال حبست الناس ولیس معھم ماء فانزل اللہ تعالی علی رسولہ صلی اللہ
علیہ وسلم رخصۃ التطھر بالصعید الطیب فقام المسلمون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضربوا
بایدیھم الی الارض ثم رفعوا ایدیھم ولم یقبضوا من التراب شیئا فمسحوا بھا وجوھھم وایدیھم
الی المناکب ومن بطون ایدیھم الی الاباط **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم (غزوہ بنی المصطلق مین) رات کو اُترے اولات الجیش مین (ایک موضع ہے مکے اور مدینہ
کے درمیان بعضون نے اسکو ذات الجیش کہا ہے) اور آپ کے ساتہہ حضرت عایشہ تہین اُن کے
گلے کی مالا جزع ظفار کی تہی (ظفار ایک بستی ہے یمن کے ساحل پر ...) ... اسکی تلاش نے لوگون

تہا جب تک پانی نہ پاتا تہا عمار نے کہا یا امیر المومنین کیا تمکو یاد نہین ہے جب مین اور تم اونٹون
مین تہے (یعنی جنگل مین) تو مجہہ کو نہانے کی حاجت ہوئی مین مٹی مین لوٹا پہر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تجہے کافی تہا یہہ دونون ہاتہہ اپنے زمین
پر مارے پہر اُنکو پہونکدیا اور اپنے مونہہ پر پہیرے اور دونون ہاتہون پر آدہی ہاتہہ تک حضرت عمر
نے کہا اے عمار ڈر خدا سے عمار نے کہا اے امیر المومنین اگر تم کو منظور ہو تو مین اس حدیث کو کبہی
بیان نہ کرون عمرؓ نے کہا قسم خدا کی جو تو بیان کریگا ہم اُسکو تجہی پر ڈالین گے **عن** عمار بن یاسر
فی ھذا الحدیث فقال یا عمار انما کان یکفیك ھکذا ثم ضرب بیدیه الارض ثم ضرب
احداھما علی الاخری ثم مسح وجهه والذراعین الی نصف الساعدین ولم یبلغ المرفقین
ضربة واحدة **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے آپ نے فرمایا اے عمار تجہہ کو کافی تہا یہہ
پہر مارے دونون ہاتہہ اپنے زمین پر پہر ایک کو دوسرے پر مارا بعد اُسکے مونہہ پر مسح کیا اور دونون
ہاتہون پر آدہی بانہہ تک کہنیون تک نہین کیا اور ایک ہی بار ہاتہہ مارا **عن** عمار بهذه القصة
فقال انما کان یکفیك وضرب النبی صلی الله علیه وسلم بیده الی الارض ثم نفخ فیها ومسح
بها وجهه وکفیه شك سلمة قال لا ادری فیه الی المرفقین او الی الکفین **ترجمہ** ایک روایت
مین عمار بن یاسر سے یہہ ہے آپ نے فرمایا تجہے کافی تہا یہہ اور مارا آپ نے ہاتہہ اپنا زمین پر پہر اُسکو
پہونک دیا اور مسح کیا اُس ہاتہہ سے مونہہ پر اور دونون پہونچون پر لیکن سلمہ کو شک ہے اس روایت
مین پہونچون تک کہا یا کہنیون تک **عن** شعبة باسناده بهذا الحدیث قال ثم نفخ فیها
ومسح بها وجهه وکفیه الی المرفقین او الذراعین قال شعبة کان سلمة یقول الکفین و
الوجه والذراعین فقال له منصور ذات یوم انظر ما تقول فانه لا یذکر الذراعین غیرك
ترجمہ شعبہ نے اس حدیث کو روایت کیا اُس مین یہہ ہے کہ آپ نے ہاتہہ مار کر پہونکا اور مونہہ پر
مسح کیا اور دونون ہاتہون پر پہونچون تک یا بانہون تک شعبہ نے کہا سلمہ کہا کرتے تہے پہونچون
پر اور مونہہ پر اور بانہون پر منصور نے اُن سے ایک دن کہا سمجہہ کر کہو سوائے تمہارے اور کوئی
بانہون کا ذکر نہین کرتا **عن** عمار فی ھذا الحدیث قال فقال یعنی النبی صلی الله علیه
وسلم انما کان یکفیك ان تضرب بیدیك الی الارض وتمسح بهما وجهك وکفیك وساق
الحدیث **ترجمہ** عمار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجہے کافی تہا دونون
ہاتہہ مارنا زمین پر پہر مونہہ پر اور دونون پہونچون پر مسح کرنا ایک روایت مین ہے دونون ہاتہہ زمین پر

تہے عبداللہ بن مسعود بہی اس مسئلے مین حضرت عمرؓ کے تابع تہے اور آیۃ لامستم النساء کو جماع پر محمول کرتے تہے بلکہ بوس وکنار پر جو ناقض وضو ہے بعضون کے نزدیک اور جمہور صحابہ کا مذہب اسکے برخلاف تہا اور احادیث بہی جمہور صحابہ کے موافق ہین تیمم محدث اور جنب دونون کو درست ہے -

ف ابو موسے نے کہا کیا تمنے عمار ابن یاسر کی حدیث نہین سُنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے روانہ کیا کسی کام کو مین راہ مین جنب ہوا اور پانی نہ پایا تو مٹی مین لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہے پہر آپ پاس آیا اور آپ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا تجہکو کافی تہا اس طرح کرنا پہر آپ نے اپنا ہاتہہ زمین پہ مارا اور مٹی پہونک دی پہر بائین ہاتہہ کو داہین ہاتہہ پہ مارا اور داہنے کو بائین پہ دونون پہونچون پہ پہر مسح کیا منہ کا **ف** یعنی ایک ہاتہہ زمین پہ مارا اوس مین جو مٹی لگی اسکو دوسری ہاتہہ کی ہتہیلی سے بہی لگا لیا اور پہونچون پہ مسح کیا پہر اونہی ہاتہون کو مونہہ پہ پہیر لیا - اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تیمم مین ایک ضرب کافی ہے اسی سے دونون پہنچون کا اور مونہہ کا مسح کرے کہنیون تک مسح کرنا یا دو ضرب لگانا ضرور نہین ہے **ف** عبداللہ نے کہا کیا تم نہین پاتے حضرت عمر نے اس باب مین عمار کے قول پر قناعت نہ کی **ف** اسیواسطے حضرت عمر جنب کیواسطے تیمم کو جایز نہین سمجہتے تہے اور عبداللہ بن مسعود بہی ایسا ہی کہتے تہے لیکن اور جمہور صحابہ نے اُسکو جایز رکہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسکا جواز ثابت ہے عمر اور عبداللہ بن مسعود کے عمل نہ کرنے سے وہ حدیثین غلط نہین ہوسکتی اسیواسطے جمہور علماء نے تیمم جنب کیلئے جایز رکہا ہے اِس روایت سے معلوم ہوا کہ کبہی بڑے بڑے عالم اور مجتہدون پر بعضی ادنی بات مخفی رہجاتی ہے حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود کی کثرت اور وسعت علم مشہور ہے باوجود اسکے یہہ مسئلہ اُن پر پوشیدہ رہا **عن** عبد الرحمٰن بن ابزی قال کنت عند عمر فجاء رجل فقال انا نکون بالمکان الشہر او الشہرین فقال عمر اما انا فلم اکن اُصلی حتی اجد الماء قال فقال عمار یا امیر المؤمنین اما تذکر اذ کنت انا وانت فی الابل فاصابتنا جنابة فاما انا فتمعکت فاتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال انما کان یکفیک ان تقول ہکذا وضرب بیدہ الی الارض ثم نفخہما ثم مسح بہما وجہہ ویدیہ الی نصف الذراع فقال عمر یا عمار اتق اللہ فقال یا امیر المؤمنین ان شئت واللہ لم اذکرہ ابدا فقال عمر کلا واللہ لنولینک من ذلک ما تولیت **ترجمہ** عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے مین حضرت عمر کے پاس تہا اتنے مین ایک شخص آیا اور بولا کبہی ہمکو ایک ایک دو دو مہینے رہنا ہوتا ہے (اور وہان جنابت ہوتی ہے اور پانی نہین ملتا) حضرت عمر نے کہا مین تو نماز نہین پڑہتا

اور مسح کیا دونون ہاتہون پر بعد اُسکے سلام کا جواب دیا اور فرمایا مینے اسواسطے جواب نہین دیا تہا
تجہ کو کہ مین طاہر نہ تہا - کہا ابو داؤد نے مینے احمد بن حنبل سے سُنا وہ کہتے تہے محمد ابن ثابت نے
یہہ حدیث منکر روایت کی ہے ابو داؤد نے کہا اور کسی نے محمد بن ثابت کی متابعت نہین کی اور دو بار
مارنا نقل نہین کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بلکہ ابن عمر کا فعل روایت کیا ہے عن ابن عمر قال
اقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم من الغائط فلقيه رجل عند بير جمل فسلم عليه فلم يرد
عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اقبل على الحائط ثم مسح وجهه ويديه ثم رد رسول
الله صلى الله عليه وسلم على الرجل السلام ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاخانہ ہوکر آئے ایک شخص آپ سے ملا بیر جمل پاس اُس نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا یہان تک
کہ آپ ایک دیوار پاس آئے اور مسح کیا اپنے مونہہ اور ہاتہون پر پہر آپ نے سلام کا جواب دیا اُس
شخص کو باب جنب یتیمم جنب کو تیمم کرنا درست ہے جب پانی نہ ملے عن ابی ذر قال
اجتمعت غنيمة عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا ابا ذر ابد فيها فبدوت الى الربذة
فكانت تصيبني الجنابة فامكث الخمس والست فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقال ابو ذر
فسكت فقال ثكلتك امك ابا ذر لامك الويل فدعا لي بجارية سوداء فجاءت بعس فيه ماء
فسترتني بثوب واستترت بالراحلة واغتسلت فكاني القيت عني جبلا فقال الصعيد الطيب
وضوء المسلم ولو الى عشر سنين فاذا وجدت الماء فامسه جلدك فان ذلك خير وقال
مسدد غنيمة من الصدقة ترجمہ ابی ذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
کچہہ بکریان جمع ہوگئین آپ نے فرمایا اے ابو ذر جنگل مین اُن کو لیجا مین جنگل کو گیا ربذہ کی طرف (ربذہ
ایک قریہ ہے مدینہ کے قریب) وہان مجہے نہانے کی حاجت ہوا کرتی اور مین پانچ پانچ چہہ چہہ روز
یون ہی رہا کرتا (یعنی غسل نہ کرتا پانی نہ ہونیکی وجہہ سے اور نماز پڑہ لیا کرتا) جب مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آیا (آپ سے یہہ امر بیان کیا) آپ نے فرمایا ابو ذر مین چپ ہو رہا آپ نے فرمایا
کہووے تجہ کو مان تیری اور خرابی ہو تیری ف یہہ ایک مثل ہے عرب مین جو غصے یا رنج یا افسوس
کے وقت کہا کرتے ہین اِس سے بد دعا مقصود نہین ہے آپ نے افسوس کیا اُن پر بغیر طہارت کے
نماز پڑہنے پر اور تیمم کرکے نہ پڑہنے پر ت پہر آپ نے ایک کالی لونڈی کو بلایا جو ایک پیالے مین پانی
لیکر آئی اُس نے ایک کپڑے کی آڑ کی اور دوسری طرف سے مین نے اونٹ کی آڑ کی اور مین نہایا
گویا پہاڑ میرے اوپر سے اُتر گیا پہر آپ نے فرمایا پاک مٹی وضو ہے مسلمان کے لئے اگرچہ دس برس

عن عمار بن یاسر قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن التیمم فامرنی بضربة واحدة للوجه والکفین ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تیمم کو آپ نے حکم دیا ایک بار ہاتھ مارنیکا مونہہ اور پہونچون کے لئے ف اہل حدیث کا عمل اسی حدیث پر ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض لوگون کا قول یہہ ہے کہ دو ضرب چاہئے ایک ضرب سے مونہہ پر مسح کرے اور دوسری ضرب سے دونو ہاتھون پر کہنیون تک مگر دلائل انکے ضعیف ہین عن عمار بن یاسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الی المرفقین ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے آپ نے فرمایا دونون کہنیون تک اسکی اسناد مجہول ہے قتادہ نے تدلیس کی ہے

باب التیمم فی الحضر

حضر مین تیمم کرنیکا بیان عن عمیر مولی ابن عباس انہ سمعہ یقول اقبلت انا وعبد اللہ بن یسار مولی میمونة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی دخلنا علی ابی الجہیم بن الحرث بن الصمة الانصاری فقال ابو الجہیم اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نحو بئر جمل فلقیہ رجل فسلم علیہ فلم یرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ السلام حتی اقبل علی الجدار فمسح بوجہہ ویدیہ ثم رد علیہ السلام ترجمہ عمیر سے جو مولی ہین عبد اللہ بن عباس کے روایت ہے مین اور عبد اللہ بن یسار جو مولی تہے حضرت میمونہ ام المؤمنین کے آئے ابو الجہیم بن حارث بن صمہ انصاری پاس ابو الجہیم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئر جمل (ایک موضع ہے مدینہ کے پاس) کیطرف سے آئے ایک شخص ملا اُس نے سلام کیا آپنے جواب نہ دیا یہان تک کہ ایک دیوار پاس آپ آئے اور مسح کیا اپنے مونہہ اور دونو ہاتھون پر پہر سلام کا جواب دیا —

عن نافع قال انطلقت مع ابن عمر فی حاجة الی ابن عباس فقضی ابن عمر حاجتہ فکان من حدیثہ یومئذ ان قال مر رجل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سکة من السکک وقد خرج من غائط او بول فسلم علیہ فلم یرد علیہ حتی اذا کاد الرجل ان یتواری فی السکة ضرب بیدیہ علی الحائط ومسح بہما وجہہ ثم ضرب ضربة اخری فمسح ذراعیہ ثم رد علی الرجل السلام وقال انہ لم یمنعنی ان ارد علیک السلام الا انی لم اکن علی طہر ترجمہ نافع سے روایت ہے مین عبد اللہ بن عمر کے ساتہہ ایک کام کو گیا عبد اللہ بن عباس پاس ابن عمر نے اپنا کام پورا کیا اُسدن عبد اللہ بن عباس یہہ حدیث بیان کرتے تہے ایک شخص گذرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی گلی کوچہ مین اور آپ پاخانہ یا پیشاب سے فارغ ہوکر نکلے تہے اُس نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا جب قریب ہوا وہ شخص کہ راہ مین غایب ہوجاوے آپ نے اپنے دونو ہاتہہ دیوار پر مارے اور مسح کیا مونہہ پر پہر مارے دوسری بار

نماز پڑہ لیوے **عن** عمرو بن العاص قال احتلمت في ليلة باردة في غزوة ذات السلاسل فاشفقت ان اغتسلت ان اهلك فتيممت ثم صليت باصحابي الصبح فذكروا ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال يا عمرو صليت باصحابك وانت جنب فاخبرته بالذي منعني من الاغتسال وقلت اني سمعت الله يقول ولا تقتلوا انفسكم ان الله كان بكم رحيما فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يقل شيئا **ترجمہ** عمرو بن العاص سے روایت ہے مجھے احتلام ہوا ایک رات کو اور سردی بہت تھی غزوہ ذات السلاسل مین (جو ایک پانی کا نام ہے) مین ڈرا اگر غسل کیا تو مر جاؤن گا مین نے تیمم کر کے صبح کی نماز پڑہا ئی اپنے ساتھہ والون کو انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے مجھہ سے فرمایا اے عمرو تو جنب تہا اور نماز پڑہا ئی تو نے اپنی لوگون کو مینے غسل نہ کرنیکا سبب بیان کیا اور مینے کہا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے مت قتل کرو اپنے تئین اور تم پر رحم کرنے والا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے اور کچہہ نہ کہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردی کی حالت مین اگر خوف ہو ضرر کا غسل سے تو غسل نہ کرے تیمم کر کے نماز پڑہ لیوے پہر دن نکلے غسل کر لے نماز قضا نہ کرے دوسری روایت مین ہے فغسل مغابنه وتوضأ وضوءه للصلوة ثم صلى بهم اپنے چڈہے دہوئے اور وضو کیا اور نماز پڑہا ئی اوزاعی کے روایت مین ہے تیمم کیا **باب** المجروح يتيمم زخمی تیمم کر سکتا ہے **عن** جابر قال خرجنا في سفر فاصاب رجلا منا حجر فشجه في راسه ثم احتلم فسال اصحابه فقال هل تجدون لي رخصة في التيمم فقالوا ما نجد لك رخصة وانت تقدر على الماء فاغتسل فمات فلما قدمنا على النبي صلى الله عليه وسلم اخبر بذلك فقال قتلوه قتلهم الله الا سالوا اذ لم يعلموا فانما شفاء العي السؤال انما كان يكفيه ان يتيمم ويعصر او يعصب شك موسى على جرحه خرقة ثم يمسح عليها ويغسل سائر جسده **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ ہم سفر کو نکلے ہم مین سے ایک شخص کے پتہر لگا اس کا سر پہوٹ گیا پہر اسکو احتلام ہوا اس نے لوگون سے پوچہا تم میرے لئے تیمم کی رخصت دیتے ہو انہون نے کہا نہین تیمم کیونکر درست ہوگا جب تو پانی پر قادر ہے اس نے غسل کیا اور مر گیا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا ناحق ان لوگون نے اوسکو قتل کیا اللہ ان کو قتل کرے جب ان کو مسئلہ معلوم نہ تہا تو پوچہہ لینا تہا کیونکہ نجاننے کا علاج پوچہنا ہے اس شخص کو کافی تہا تیمم کر لینا اور اپنے زخم پر ایک کپڑہ باندہ کر اس پر مسح کرنا اور باقی سارا بدن دہو ڈالنا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ تیمم فقط کافی نہا اسکے ساتہہ

تک پانی نہ پاوے جب پانی ملے تو اُسکو اپنے بدن پر لگالے یہہ بہتر ہے۔ مسدد کی روایت مین ہے کہ وہ بکریان صدقے کی تہین عن رجل من بنی عامر قال دخلت فی الاسلام فاھمنی دینی فاتیت اباذر فقال ابوذر انی اجتویت المدینۃ فامر لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بذود وبغنم فقال لی اشرب من البانہا قال واشک فی ابوالہا ھذا قول حماد فقال ابوذر فکنت اعزب عن الماء ومعی اھلی فتصیبنی الجنابۃ فاصلی بغیر طہور فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنصف النہار وھو فی رھط من اصحابہ وھو فی ظل المسجد فقال ابوذر فقلت نعم ھلکت یارسول اللہ قال وما اھلکک قلت انی کنت اعزب عن الماء ومعی اھلی فتصیبنی الجنابۃ فاصلی بغیر طہور فامر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بماء فجاءت بہ جاریۃ سوداء بعس یتخضخض ما ھو بملآن فتسترت الی بعیری فاغتسلت ثم جئت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر ان الصعید الطیب طہور وان لم تجد الماء الی عشر سنین فاذا وجدت الماء فامسہ جلدک **ترجمہ** ایک شخص سے جو بنی عامر مین سے تہا روایت ہے (وہ ابو المہلب جرمی ہے) مین مسلمان ہوا مجہے دین کے کامون کے سیکہنے کا شوق ہوا تو مین اباذر پاس آیا اونہون نے کہا مجہے مدینے کی ہوا موافق نہین آئی یا مجہے بیماری ہوگئی پیٹ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے حکم کیا چند اونٹون اور بکریون کے دوودہ پینے کا حماد نے کہا مجہے شک ہے شاید یہہ بہی کہا اُن کے پیشاب پینے کا ابوذر نے کہا مین پانی سے دور رہا کرتا تہا اور میرے ساتہہ میرے گہر کے لوگ بہی تہے مجہے نہانے کی حاجت ہوتی تو مین نماز پڑہ لیا کرتا بغیر طہارت کے جب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا دوپہر کا وقت تہا اور آپ چند صحابہ کے ساتہہ بیٹہے تہے مسجد کے سایہ مین آپنے فرمایا ابوذر مینے کہا ہان تباہ ہوگیا مین یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کیون مینے کہا مین پانی سے دور تہا میرے ساتہہ میری بی بی بہی تہی مجہے نہانیکی حاجت ہوتی مین نماز پڑہ لیا کرتا بغیر طہارت کی آپنے حکم دیا میرے واسطے پانی منگوانیکا ایک کالی لونڈی پانی لیکر آئی پیالے مین وہ ہل رہا تہا پیالہ بہرا ہوا نہ تہا مین نے ایک اونٹ کی آڑ کی اور غسل کیا پہر آپ پاس آیا آپ نے فرمایا اے ابوذر پاک مٹی پاک کرنیوالی ہے اگرچہ تو دس برس تک پانی نہ پاوے جب پانی ملے تو اپنے بدن پر بہالے۔ کہا ابوداؤد نے حماد بن زید نے اِس حدیث کو ایوب سے روایت کیا اور اُسمین پیشاب پینے کا ذکر نہین کیا اور پیشاب کا ذکر فقط انس کی حدیث مین ہے جسکو صرف اہل بصرہ نے روایت کیا ہے

باب اذا خاف الجنب البرد ایتیمم جب جنب کو سردی کا خوف ہو تو تیمم کرے

(یعنی ایک تو دیر مین آئے دوسرے یہ قصور کیا کہ فقط وضو کر کے چلے آئے) کیا نہ سنا نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی تم مین سے جمعہ کو آوے تو غسل کرے **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال غسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نہانا واجب ہے ہر بالغ پر **عن** حفصۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی کل محتلم رواح الجمعۃ وعلی من راح الی الجمعۃ الغسل **ترجمہ** ام المومنین حفصہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بالغ پر جمعہ کے لئے جانا واجب ہی اور جو جمعہ کو جاوے اُسے نہانا لازم ہے۔ کہا ابوداؤد نے جب کوئی غسل کرے بعد طلوع فجر کے تو وہ جمعہ کے غسل سے کافی ہو جاویگا اگرچہ وہ غسل جنابت کا ہو (یعنی پھر جمعہ کے لئے دوسرا غسل کرنا ضرور نہین ہے **عن** ابی سعید الخدری وابی ھریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغتسل یوم الجمعۃ ولبس من احسن ثیابہ ومس من طیب ان کان عندہ ثم اتی الجمعۃ فلم یتخط اعناق الناس ثم صلی ما کتب اللہ لہ ثم انصت اذا خرج امامہ حتی یفرغ من صلوتہ کانت کفارۃ لما بینھا وبین الجمعۃ التی قبلھا۔ **ترجمہ** ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ سے روایت ہے دونون نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص غسل کرے جمعہ کے روز اور اچھے کپڑے اپنے کپڑون مین سے پہنے اور خوشبو اگر اُس کے پاس ہو تو لگاوے پھر جمعہ کے لئے (مسجد مین آوے) لوگون کی گردنین نہ پہاندے (یعنی جہان جگہ ملے وہان ٹھہر جاوے) پھر جو اللہ نے اُسکی قسمت مین لکھا ہے اُسقدر نماز پڑھے اور چپ رہے جب امام نکلے خطبے کو یہان تک کہ فارغ ہو نماز سے تو وہ کفارہ ہوگا اُسکے گناہون کا جو اِس جمعے اور پہلے جمعہ کے درمیان ہوئے ہین **ف** یعنی جس ساعت کو جمعہ پڑھا ہے اُس ساعت سے لیکر پہلے جمعہ کی اُسی ساعت تک جتنے گناہ ہون گے معاف کردئے جاوینگے یہہ سات دن ہوئے ابو ہریرہ نے کہا تین دن کے اور گناہ معاف ہون گے کیونکہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے تو دس روز کے گناہ معاف ہونگے **عن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الغسل یوم الجمعۃ علی کل محتلم والسواک ویمس من الطیب ما قدر لہ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل ہر بالغ پر اور مسواک لازم ہے اور خوشبو لگاوے جو اُسکو نصیب ہو دوسری روایت مین ہے اگرچہ عورت ہی کی خوشبو ہو **عن** اوس بن اوس الثقفی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من غسل یوم الجمعۃ واغتسل ثم بکر وابتکر ومشی ولم

بدن کا دھونا ہی ضرور ہوا **عن** عبد اللہ بن عباس قال اصاب جلا جرح فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ثم احتلم فامر بالاغتسال فاغتسل فمات فبلغ ذلک رسول اللہ صلعم فقال قتلوہ قتلہم اللہ الم یکن شفاء العی السوال
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک شخص زخمی ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اسکو احتلام ہوا
لوگون نے اسکو نہانیکا حکم کیا وہ نہایا اور مرگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہنچی آپنے فرمایا
مارڈالا اُسکو مارے انکو اللہ کیا نہ جاننے کا علاج پوچھنا نہین ہے **ف** یعنی اُن لوگون کو جنہون نے
خواہ مخواہ غسل کا حکم دیا اگر مسئلہ معلوم نہ تہا تو پوچھکر حکم دینا تہا بے سمجھ پوچھے فتوی دیدیا اور ایک
شخص کا خون ہوگیا **باب** المتیمم یجد الماء بعد ما یصلی فی الوقت جو شخص تیمم کرکے
نماز پڑہ لیوے پھر پانی پاوے اور وقت باقی ہو تو کیا کرے **عن** ابی سعید الخدری قال خرج
رجلان فی سفر فحضرت الصلوۃ ولیس معہما ماء فتیمما صعیدا طیبا فصلیا ثم وجدا
الماء فی الوقت فاعاد احدہما الصلوۃ والوضوء ولم یعد الآخر ثم اتیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فذکرا ذالک فقال للذی لم یعد اصبت السنۃ واجزاتک صلوتک وقال للذی
توضأ واعاد لک الاجر مرتین ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے دو شخص سفر مین تہے نماز کا
وقت آگیا اور پانی نہ ملا دونون نے تیمم کرکے نماز پڑہ لی پھر پانی ملا اور وقت باقی تہا ایک شخص نے
وضو کیا اور نماز پھر پڑہی دوسرے نے پھر نہ پڑہی بعد اُسکے دونون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اُس شخص سے جس نے دوبارہ نہ پڑہی تو نے سنت پر عمل کیا
اور تیری پہلی نماز کافی تہی اور جس شخص نے وضو کرکے پھر پڑہی تھی اُس سے فرمایا تجھے دوہرا ثواب ہے
ف اس سے معلوم ہوا کہ نماز پھر لوٹانا ضرور نہین ہے اگر پڑہ لیوے دوبارہ تو ثواب ہے۔ ابو داود
نے کہا ابو سعید خدری کا ذکر اِس حدیث مین محفوظ نہین ہے سوا ابن نافع کے اور کسی نے اُن کا
نام نہین لیا بلکہ اُسکو مرسلاً روایت کیا ہے عطاء ابن یسار سے **باب** فی الغسل للجمعۃ جمعہ
کے غسل کا بیان **عن** ابی ھریرۃ ان عمر بن الخطاب بینا ھو یخطب یوم الجمعۃ اذ دخل رجل
فقال عمر اتحبسون عن الصلوۃ فقال الرجل ما ھو الا ان سمعت النداء فتوضات فقال
عمر والوضوء ایضا اولم تسمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اتی احدکم الی
الجمعۃ فلیغتسل ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب خطبہ پڑہ رہے تہے جمعہ کے روز
اتنے مین ایک شخص آئے (عثمان بن عفان) حضرت عمر نے کہا تم نماز سے کیا رُک گئے وہ شخص بولے
مین نے کچھ دیر نہین کی مگر اتنی ہے کہ اذان سُنکر مینے وضو کیا حضرت عمر نے کہا وضو ہی پر اکتفا کیا

کے لئے نہاتے ہین یعنی خوب نہایا پاک صاف آکے اور ہر جگہ پانی پہنچایا پہر دوپہر ڈہلتی اول وقت
مسجد مین آیا تو جیسے اُس نے ایک اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری گہڑی آیا تو اُس نے جیسے ایک گائی قربانی
کی اور جو تیسری گہڑی آیا تو اُس نے جیسے سینگ والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گہڑی مین آیا تو اُس نے
جیسے مرغی قربانی کی اور جو پانچوین گہڑی مین آیا تو اُس نے جیسے ایک انڈا خدا کی راہ مین دیا پہر جب
امام خطبہ پڑہنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبہ اور نماز کے سُننے کو دروازہ چہوڑ کر مسجد مین آجاتی ہین
ف فرشتے جمعہ کے دن مسجدون کے دروازون پہ لکہتے جاتے ہین کہ کون آگے آیا اور کون پیچہے
اور خطبے کے وقت مسجد مین آجاتے ہین مسلمانون کو لازم ہے کہ جمعہ کے واسطے جلد مسجد مین آیا کرین
جتنا جلد آوینگے اُتنا بہت ثواب پاوینگے **باب** الرخصة فی ترك الغسل یوم الجمعة جمعہ کے
دن نہ نہانیکی اجازت **عن** عایشة قالت کان الناس مہان انفسہم فیروحون الی الجمعة بہیئتہم
فقیل لہم لو اغتسلتم **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے لوگ اپنا کام آپ
کیا کرتے تہے تو جمعہ کے لئے اُسی شکل سے جاتے اُن سے کہا جاتا کاش تمنے غسل کیا ہوتا تو بہتر تہا
عن عکرمة ان ناسا من اهل العراق جاؤا فقالوا یا ابن عباس اتری الغسل یوم الجمعة واجبا
قال لا ولکنه اطهر وخیر لمن اغتسل ومن لم یغتسل فلیس علیہ بواجب سأخبرکم کیف
بدا الغسل کان الناس مجہودین یلبسون الصوف ویعملون علی ظهورهم وکان مسجدهم ضیقا مقارب
السقف انما هو عریش فخرج رسول الله صلی الله علیہ وسلم فی یوم حار وعرق الناس فی ذلك
الصوف حتی ثارت منہم ریاح آذی بذلك بعضہم بعضا فلما وجد رسول الله صلعم
تلك الریح قال ایها الناس اذا کان هذا الیوم فاغتسلوا ولیمس احدکم افضل ما یجد من دهنہ
وطیبہ قال ابن عباس ثم جاء الله بالخیر ولبسوا غیر الصوف وکفوا العمل ووسع مسجدهم وذهب
بعض الذی کان یوذی بعضہم بعضا من العرق **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے کچہ لوگ عراق کے رہنے
والے آئے اور کہا اے ابن عباس کیا تم جمعہ کے دن نہانے کو واجب جانتے ہو ابن عباس نے
کہا نہین لیکن بہتر ہے اور بہت پاک ہونیکا باعث ہے اور جو غسل نہ کرے اُسپر واجب نہین ہے اور مین
تمکو بتاتا ہون کس لئے غسل کا حکم شروع ہوا لوگ مفلس تہے کنبل پہنا کرتے تہے اپنے پیٹہون پر بوجہ
لادتے تہے مسجد بہی تنگ تہی چہت اُسکی نیچی تہی وہ تو ایک منڈوا تہا کہجور کی شاخون کا ایک بار
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے گرمی کے دن اور لوگون کو کملون مین پسینا آیا اور بدبوئین پہیلین
ایک کو دوسرے کی وجہ سے تکلیف ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ بو پہنچی آپ نے فرمایا اے لوگو

یوکب فدنا من الامام فاستمع ولم یلغ کان له بکل خطوۃ عمل سنۃ اجر صیامھا وقیامھا ترجمہ اوس بن اوس ثقفی سے روایت ہی سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص نہلاوے جمعہ کے روز اور نہاوے یعنی اپنی بی بی سے صحبت کرے اسکو بھی نہلاوے آپ بھی نہاوے پہر سویرے جاوے اور اول سے خطبہ پاوے اور پیدل جاوے سوار نہ ہووے اور امام سے نزدیک ہوکر خطبہ سُنے اور بیہودہ بات نہ بکے تو اُسکو ہر قدم پر ثواب ملیگا ایک برس کے روزون کا اور شب بیداری کا **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من اغتسل یوم الجمعۃ ومس من طیب امراتہ ان کان لھا ولبس من صالح ثیابہ ثم لم یتخط رقاب الناس ولم یلغ عند الموعظۃ کانت کفارۃ لما بینھما ومن لغا وتخطی رقاب الناس کانت لہ ظھرا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غسل کرے جمعہ کے روز اور اپنی عورت پاس اگر خوشبو ہو اُسکو لگاوے اور اچھے کپڑے پہنے پہر لوگون کی گردنین نہ پہاندے نہ بیہودہ باتین کرے خطبے کیوقت تو وہ جمعہ کفارہ ہوگا اُسکے گناہون کا پہلے جمعہ تک اور جو بیہودہ بکے گا اور لوگون کی گردنین پہاندے گا وہ جمعہ اُسکے لئے ایسا ہوگا جیسے ظہر کی نماز **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من اربع من الجنابۃ ویوم الجمعۃ ومن الحجامۃ ومن غسل المیت **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کیا کرتے تھے چار چیزون سے ایک جنابت سے دوسرے جمعہ کیواسطے تیسرے پچھنے لگاکر چوتھے میت کو نہلاکر **عن** علی بن حوشب قال سالت مکحولا عن ھذا القول غسل واغتسل قال غسل راسہ وجسدہ **ترجمہ** علی بن حوشب نے کہا مین نے مکحول سے پوچھا اوس بن ابی اوس کی حدیث مین ہے غسل و اغتسل اسکے کیا معنے ہین اُنہون نے کہا دہووے اپنے سر کو اور بدن کو ۔ سعید نے بہی اسکے معنی یہی بیان کئے ہین بعضون نے کہا دونون کے معنے ایک ہین بعضون نے کہا غسل کے معنی یہ ہین دوسرے کو نہلاوے اغتسل کے معنی آپ نہاوے یعنی اپنی بی بی سے صحبت کرے جیسا اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اغتسل یوم الجمعۃ غسل الجنابۃ ثم راح فکانما قرب بدنۃ ومن راح فی الساعۃ الثانیۃ فکانما قرب بقرۃ ومن راح فی الساعۃ الثالثۃ فکانما قرب کبشا اقرن ومن راح فی الساعۃ الرابعۃ فکانما قرب دجاجۃ ومن راح فی الساعۃ الخامسۃ فکانما قرب بیضۃ فاذا خرج الامام حضرت الملئکۃ یستمعون الذکر **ترجمہ** ابو ہریرۃ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نہایا جمعہ کے دن جیسے ناپاکی

الجزء الثالث

پارہ تیسرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب في الرجل يسلم فيؤمر بالغسل جو کافر مسلمان ہو اُسکو غسل کرنا چاہیے **عن** قيس ابن عاصم قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم اريد الاسلام فامرني ان اغتسل بماء وسدر **ترجمہ** قیس بن عاصم سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مسلمان ہونیکو آپ نے حکم کیا مجھے بیری کے پتے اور پانی سے نہانے کا **عن** عثيم ابن كليب عن ابيه عن جده انه جاء النبي صلى الله عليه وسلم فقال قد اسلمت فقال له النبي صلى الله عليه وسلم الق عنك شعر الكفر يقول احلق قال واخبرني آخر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لآخر معه الق عنك شعر الكفر واختتن **ترجمہ** عثیم بن کلیب سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے سُنا (کثیر سے) اُن نے دادا اُسکے (کلیب سے) کیونکہ اصل نسب اوس کا یہ ہے عثیم بن کثیر بن کلیب اور کبھی نسبت کرتے ہین دادا کیطرف تو اُسکو عثیم بن کلیب کہتے ہین یہ راوی مجہول ہے سوا ابوداوُد کے اور کسی نے اِس سے روایت نہین کی اور ابوداوُد نے بھی یہی حدیث روایت کی مگر ابن حبان نے اُسکو ثقات مین بیان کیا ہے) کہ وہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا مین مسلمان ہوا آپ نے فرمایا اچھا کفر کے بالون کو نکال ڈال یعنی سر منڈوا اور ایک اور شخص جو اُسکے ساتھ تھا اُس سے فرمایا کہ کفر کے بال نکال ڈال اور ختنہ کر

باب المرأة تغسل ثوبها الذي تلبسه في حيضها عورت اپنے اُس لباس کو جو حالت حیض مین پہنی تھی دھووے یا نہ دھووے **عن** معاذة قالت سألت عائشة رضي الله عنها عن الحائض يصيب ثوبها الدم قالت تغسله فان لم يذهب اثره فلتغيره بشيء من صفرة قالت ولقد كنت احيض عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث حيض جميعا لا اغسل لي ثوبا **ترجمہ** معاذہ سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے پوچھا اگر حائضہ کا خون کپڑے مین لگ جاوے اُنہون نے کہا اُسکو دھو ڈالے اگر اُسکا رنگ نہ جاوے تو تھوڑی زردی اُسپر لگا دے **ف** جیسے زعفران کسم وغیرہ **ت** حضرت عائشہ نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حیض آتا تو تین تین حیض تک کسی کپڑے کو نہ دھوتی **ف** کیونکہ اُن کپڑون مین خون نہین بھرتا تھا جس کپڑے مین خون نہ لگا ہو اُسکا دھونا ضرور نہین صرف اِس خیال سے کہ حالت حیض مین وہ کپڑا پہنا تھا کیونکہ حائضہ کا بدن اور پسینا ناپاک نہین ہے **عن** مجاهد قال قالت عائشة ما كان لاحدانا الا ثوب واحد تحيض فيه

جب پت ہوا اگر یعنی جمعہ کا تو نہایا کرو اور اچہی سے اچہا تیل یا خوشبو میسر ہو لگایا کر ابن عباس نے کہا پہر اللہ نے
لوگون کو مالدار کردیا اور سوا کمل کے اور کپڑے پہننے لگے، اور محنت تنگئی (یعنی غلام لونڈیون سے کام لینے لگے) اور مسجد
بہی کشادہ ہوگئی اور وہ جو پسینے کی بو سے ایک کو دوسرے سے تکلیف ہوتی تہی وہ بہی جاتی رہی اسواسطے اب غسل مین اختیار ہے اگر
غسل کرے تو اولی ہے لیکن واجب نہین ہے **عن سمرة** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فبہا ونعمت ومن اغتسل
فہو افضل **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا (دن جمعہ کے ترمذی) تو اچہی
رخصت کو لیا یا فرض کو لیا یا سنت کو لیا اور یہ رخصت اچہی ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے (وضو سے) تمام ہوا پارہ دوسرا
سنن ابوداود کے بتیس پارون مین سے شکر ہے اللہ جل جلالہ کا اب شروع ہوتا ہے پارہ تیسرا اسکے فضل اور انعام پر اعتماد کرکے واللہ الموفق والمعین

تم الجزء الثانی ویتلوہ الجزء الثالث

فہرست ابواب پارہ ثانی سنن ابوداؤد علیہ الرحمۃ

ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ اگر کپڑے مین حیض کا خون لگجاوے
تو کیا کرین آپ نے فرمایا جب تم مین سے کسی کے کپڑے مین حیض کا خون لگجاوے تو اُسکو چٹکیون
سے ملدیوے پھر پانی سے دھو ڈالے بعد اُسکے اُسی کپڑے سے نماز پڑھے دوسری روایت
مین یون ہے حتیہ ثم اقرصیہ بالماء ثم انضحیہ یعنی کھرچ ڈال اُسکو پھر پانی ڈال کر مل پھر دھو
ڈال **عن** ام قیس بنت محصن تقول سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن دم الحیض یکون فی
الثوب قال حکیہ بضلع واغسلیہ بماء وسدر **ترجمہ** ام قیس بنت محصن سے روایت ہے مینے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض کا خون کپڑے مین لگ جاوے تو کیا کرین آپ نے فرمایا
ایک لکڑی سے چھڑا ڈال اور بیری کے پتے اور پانی سے دھو ڈال **ف** خطابی نے کہا لکڑی
سے چھڑانیکو اسواسطے کہا کہ وہ جما ہوا خون چھٹ جاوے پھر پانی سے دھونے سے بالکل اثر
جاتا رہے **عن** عایشة قالت قد کان یکون لاحدانا الدرع فیہ تحیض وفیہ تصیبہا الجنابة
ثم تری فیہ قطرة من دم فتقصعہ بریقہا **ترجمہ** حضرت عایشہ رض سے روایت ہے ہم مین
سے کسی کے پاس ایک کرتہ ہوتا اُسی کو حیض مین پہنتی اُسی مین جنابت ہوتی اگر کہین اُسمین ایک
قطرہ خون کا لگا ہوتا تو تھوک لگا کر اُسکو مل ڈالتی **باب** الصلوٰة فی الثوب الذی یصیب
اھلہ فیہ جس کپڑے مین اپنی بی بی سے جماع کرے اُسی کپڑے مین نماز پڑھنا کیسا ہے **عن** معاویة
بن ابی سفیان انہ سال اختہ ام حبیبة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل کان رسول اللہ
صلعم یصلی فی الثوب الذی یجامعہا فیہ فقالت نعم اذا لم یر فیہ اذی **ترجمہ** معاویہ بن
ابی سفیان نے اپنی بہن ام حبیبہ سے جو بی بی تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچھا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اُس کپڑے سے نماز پڑہتے تہے جو پہنکر اُن سے صحبت کرتے تہے ام حبیبہ نے کہا
ہان جب اُسمین نجاست معلوم نہ ہوتی **باب** الصلوٰة فی شعر النساء عورتون کے کپڑون میں
نماز نہ پڑھنے کا بیان **عن** عایشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی فی شعرنا
او لُحُفنا **ترجمہ** حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے شعار یا لحاف
مین نماز نہین پڑہتے تہے **ف** شعار وہ کپڑا ہے جو عورت کے بدن سے لگا رہے لحاف اوڑھنے
کی چادر کو کہتے ہین۔ آپ نے اسواسطے اُن کپڑون پر نماز نہین پڑھی شاید اُن مین حیض کا خون لگ گیا
ہو **عن** عایشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یصلی فی ملاحفنا **ترجمہ** حضرت عایشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری چادرون پر نماز نہین پڑہتے تہے **ف** یہ حدیث

فاذا اصابه شي من دم بلته بريقها ثم قصعته بريقها ترجمہ مجاہد سے روایت ہے حضرت عایشہ نے کہا ہمارے پاس ایک ہی کپڑا تہا اسکو حیض کی حالت مین بہی پہنتے اگر اسمین کہین حیض کا خون بہر جاتا تو اسکو تہوک لگا کر ملتے ناخنون سے ف کیونکہ وہ خون گاڑہا اور جما ہوا ہوتا ہے تہوک لگانے سے تر ہوجاتا ہے پہر ناخن سے کہرچ ڈالو تو صاف ہوجاتا ہے عن بکار بن یحیی حدثتنی جدتی قالت دخلت علی ام سلمة فسئلتها امرأة من قریش عن الصلاة في ثوب الحائض فقالت ام سلمة قد كان يصيبنا الحيض على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلبث احدانا ايام حيضها ثم تطهر فتنظر الثوب الذی كانت تقلب فيه فان اصابه الدم غسلناه وصلينا فيه وان لم يكن اصابه شئ تركناه ولم يمنعنا ذلك من ان نصلي فيه واما الممتشطة فكانت احدانا تكون ممتشطة فاذا اغتسلت لم تنقض ذلك ولكنها تحفن على راسها ثلاث حفنات فاذا رأت البلل فی اصول الشعر دلكته ثم افاضت على سائر جسدها ترجمہ بکار بن یحیی نے کہا میری دادی حضرت ام المومنین ام سلمہ پاس گئی ان سے قریش کی ایک عورت نے سوال کیا حیض کے کپڑون مین نماز پڑہنے کا ام سلمہ نے کہا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین حیض آتا تہا جب تک حیض آیا کرتا ٹہرے رہتی جب پاک ہوجاتی تو ان کپڑون کو دیکہتی جو پہنی رہی تہے اگر اسمین کہین خون لگ گیا ہوتا اسکو دہو ڈالتی پہر انہین کپڑون مین نماز پڑہتی اور جو کچہہ نہ لگا ہوتا تو چہوڑ دیتی اور انہی مین نماز پڑہا کرتے اور جس عورت کے بال گندہے ہوتے وہ جب غسل کرتی تو اپنی چوٹی نہ کہولتی البتہ تین لپ پانی کے لیکر اپنی سر پر ڈالتی جب تری بالون کے جڑون مین پہنچ جاتی تو ملتی ان کو پہر اپنے سارے بدن پر پانی بہاتی عن اسماء بنت ابی بکر قالت سمعت امرأة تسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف تصنع احدانا بثوبها اذا رأت الطهر أتصلي فيه قال تنظر فان رأت فيه دما فلتقرصه بشئ من ماء ولتنضح ما لم تر ولتصلي فيه ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے مینے سنا ایک عورت نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب ہم مین سے کوئی حیض سے پاک ہو تو اپنے کپڑون کو کیا کرے انمین نماز پڑہے آپنے فرمایا ان کپڑون کو دیکہہ لیوے اگر انمین خون لگا ہو تو مل ڈالے ناخون سے پہر دہو ڈالے پانی سے اور جہان خون معلوم نہ ہو وہان پانی چہڑک دے پہر انہی کپڑون مین نماز پڑہے عن اسماء بنت ابی بکر انها قالت سألت امرأة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ارأيت احدانا اذا اصاب ثوبها الدم من الحيضة كيف تصنع قال اذا اصاب احداكن الدم من الحيض فلتقرصه ثم لتنضحه بالماء ثم لتصلي ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے

چاہیے عن ام قیس بنت محصن انها انت [illegible] ابن لها صغیر لم یاکل الطعام الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاجلسه رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حجره فبال علی ثوبه فدعا بماء فنضحه ولم یغسله ترجمہ ام قیس بنت محصن ایک اپنے بچے کو جو چھوٹا تہا اور ابہی کہانا نہین کہاتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آئین آپ نے اسکو اپنی گود مین بٹہایا اُس نے آپ کے کپڑون پہ پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوا کر اُس پر چہڑک دیا اور اُسکو دہویا نہین ف یہ حدیث اور اسکے سوای بہت حدیثین دلالت کرتی ہین اِس بات پر کہ جو لڑکا کہانا نہ کہاتا ہو اُسکا پیشاب ایسا نجس نہین ہے جس سے کپڑا دہونا پڑے صرف پانی چہڑک دینا کفایت کرتا ہے۔ اِس مسئلے سے عورتون کو ضرور خبردار رہنا چاہئیے کیونکہ وہ سمجھتی ہین بچے کا پیشاب بالکل نجس ہے بغیر دہوئے ہوئے پاک نہین ہوتا اور دہونے کے وقت سے نماز قضا کر دیتے ہین عن لبابۃ بنت الحارث قالت کان حسین بن علی رضی الله عنه فی حجر رسول الله صلی الله علیه وسلم فبال علیه فقلت البس ثوبا واعطنی ازارک حتی اغسله قال انما یغسل من بول الانثی وینضح من بول الذکر ترجمہ لبابہ بنت الحارث سے روایت ہے کہ حسین بن علی رضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گود مین بیٹھے ہوئے تہے اُنہون نے آپ پر پیشاب کر دیا مینے کہا آپ کوئی اور کپڑا پہن لیجیے اور اپنا تہ بند مجہے دیجئے مین دہو ڈالون آپ نے فرمایا لڑکی کے موت سے دہونا چاہئے اور لڑکے کے موت سے پانی چہڑک دینا کافی ہے عن ابی السمح قال کنت اخدم النبی صلی الله علیه وسلم فکان اذا اراد ان یغتسل قال ولنی قفاک فاستره به فاتی بحسن او حسین رضی الله عنهما فبال علی صدره فجئت اغسله فقال یغسل من بول الجاریة ویرش من بول الغلام ترجمہ ابو السمح (انکا نام ایاد ہے یہی ایک حدیث اُن سے مروی ہے) سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تہا جب آپ غسل کا قصد کرتے تو مجہہ سے فرماتے پیٹ موڑ کر کہڑا ہو جا مین پیٹ موڑ کر کہڑا ہوتا اور آڑ کئے رہتا ایک بار حسن یا حسین آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر پیشاب کر دیا مین دہونے کے لئے آیا آپنے فرمایا لڑکی کا پیشاب دہونا چاہئیے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چہڑک دینا کافی ہے۔ کہا ابو داؤد نے حسن سے منقول ہے کہ پیشاب سب برابر ہین عن علی رض قال یغسل بول الجاریة وینضح بول الغلام ما لم یطعم ترجمہ حضرت علی رضی نے کہا لڑکی کا پیشاب دہویا جاویگا اور لڑکے کا پیشاب (دہونا ضرور نہین) پانی اسپر چہڑک دینا کافی ہے جب تک وہ کہانا نہ کہاوے دوسری روایت مین ما لم یطعم نہین ہے اور اس قدر زیادہ ہے قتادہ نے کہا یہ حکم جب تک ہے کہ دونون کہانا نہ کہاتے ہون جب کہانا کہانے لگین تو دونون کا پیشاب دہونا

ضعیف ہے اس وجہ سے کہ محمد بن سیرین نے خود حضرت عایشہ سے تو سُنا ہی نہین اور جس سے سُنا اُسکا حال معلوم نہین کہ ثقہ ہے یا غیر ثقہ۔ حماد بن سعید بن ابی صدقہ سے سُنا اُنہون نے محمد بن سیرین سے اس حدیث کو پوچھا اُنہون نے بیان نہیں کیا اور کہا مینے اُسکو ایک مدت ہوئی سُنا تہا معلوم نہین جس سے سنا تہا وہ ثقہ ہے یا نہین تو اُسکی تحقیق کی **باب** الرخصة فی ذلك عورتون کے کپڑون پر نماز پڑہنے کی اجازت **عن** میمونة ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی وعلیه مرط وعلی بعض ازواجه منه وهی حائض وهو یصلی وهو علیه **ترجمہ** میمونہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی ایک چادر اوڑہکر جسکو ایک بی بی آپ کی اوڑہی ہوئین تہین اور وہ حایضہ تہین **ف** یعنی ایک ہی چادر تھی ایک طرف سے بی بی اوڑہی تہین اور کچہہ تہمین سے آپ اوڑہے ہوئے نماز پڑہتے تہے **عن** عایشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی بالليل وانا الی جنبه وانا حائض وعلی مرط وعلیه بعضه **ترجمہ** حضرت اُم المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑہتے تہے اور مین حیض کی حالت مین آپ کے پہلو مین تھی اور ایک چادر تھی کچہہ میرے پر پڑی تہی کچہہ آپ پر **باب** المنی یصیب الثوب منی کپڑے مین لگ جاوے تو کیا کرنا چاہئے **عن** همام بن الحارث انه کان عند عایشة فاحتلم فابصرته جارية لعایشة وهو یغسل اثر الجنابة من ثوبه او یغسل ثوبه فاخبرت عایشة فقالت لقد رایتنی وانا افرکه من ثوب رسول الله صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** ہمام بن حارث حضرت عایشہ رضہ پاس تھی اُنکو احتلام ہوا ایک لونڈی نے حضرت عایشہ کی اُنکو کچہہ لیا کپڑا دہوتے ہوئے منی سے اُس نے حضرت عایشہ سے کہدیا اونہون نے کہا تو نے مجہہ کو دیکہا تہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اُسکو مل ڈالتی تہی **ف** یعنی کہرچ ڈالتی تہی کیونکہ آپ کی منی گاڑہی ہوگی۔ اکثر علماء کے نزدیک منی نجس ہے لیکن گاڑہی اگر ہو تو اُسکا کہرچ ڈالنا کافی ہے اور رقیق کو دہونا چاہئے اور بعض علماء کے نزدیک منی پاک ہو جیسے ناک کا پانی شافعی کا یہی قول ہے **عن** عایشة قالت کنت افرك المنی من ثوب رسول الله صلی الله علیه وسلم فیصلی فیه **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہو کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کہرچ ڈالتی تہی پہر آپ اسی کپڑے سے نماز پڑہتے تہے **عن** عایشة تقول انها کانت تغسل المنی من ثوب رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت ثم اری فیه بقعة او بقعا **ترجمہ** حضرت عایشہ کہتی ہین مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی دہو ڈالتی تہی پہر دہونیکا ایک نشان یا کئی نشان آپ کے کپڑے مین دیکہتی تہی **باب** بول الصبی یصیب الثوب لڑکا کپڑے پر پیشاب کردے تو کیا کرنا

سونا درست ہی **باب** الاذی یصیب الذیل کپڑون مین نجاست لگ جانیکا بیان **عن** ام ولد
لابراھیم بن عبد الرحمن بن عوف انها سالت ام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم فقالت
انی امراة اطیل ذیلی وامشی فی المکان القذر فقالت ام سلمة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
یطهره ما بعده **ترجمہ** ام سلمہ رض سے پوچھا ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی ام ولد نے میرا پلو
بہت لمبا لٹکتا رہتا ہے اور مین پلید مکان مین چلا کرتی ہون ام سلمہ نے کہا رسول الله صلی الله علیه
وسلم نے فرمایا بعد اُسکے جو پاک زمین آتی ہے وہ اُسکو پاک کر دیتی ہے **ف** یعنی اُس پلید جگہہ کے
آخر پاک جگہہ بھی آویگی وہان بھی پلو لگیگا پاک ہو جاویگا جیسے پہلی جگہہ سے ناپاک ہو گیا تہا۔ اِس حدیث سے
بڑی آسانی عورتون کے لئے نکلی **عن** امراة من بنی عبد الاشهل قالت قلت یا رسول الله ان
لنا طریقا الی المسجد منتنة فکیف نفعل اذا مطرنا قال الیس بعدها طریق هی اطیب منها قالت
قلت بلی قال فهذه بهذه **ترجمہ** ایک عورت نے بنی عبد الاشہل مین سے پوچھا رسول الله صلی الله
علیه وسلم سے ہمارا راستہ مسجد مین جانیکا غلیظ ہے تو ہم کیا کرین جب پانی برسے آپ نے فرمایا اُس سے
آگے پھر کوئی پاک راستہ بھی ہے مینے کہا ہان آپنے فرمایا پس یہہ اسکا جواب ہے **ف** یعنی اُس راستے
مین چلنے سے کپڑا پاک ہو جاویگا جیسے پہلے راستے سے ناپاک ہو گیا تہا **باب** الاذی یصیب النعل
جوتی مین نجاست لگ جاوے تو کیا کرے **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا
وطئ احدکم بنعله الاذی فان التراب له طهور **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول الله صلی الله
علیه وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے اپنی جوتی سے پلید پر چلے تو مٹی اُسکو پاک کر دیگی **ف** جوتی
مین کسی قسم کے نجاست پھر جاوے جب اُسکو زمین پر رگڑ دیا وہ پاک ہو گیا اُسکو پہنکر نماز پڑہنا درست
ہے یہی مذہب ہے علما محققین کا **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعناه قال اذا وطئ
الاذی بخفیه فطهورهما التراب **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا
جب تم مین سے کسی کے موزون مین نجاست بھر جاوے تو مٹی اُسکو پاک کر دیگی حضرت عایشہ سے بھی ایسا
ہی روایت ہی **باب** الاعادة من النجاسة یکون فی الثوب نجاست بھرے کپڑے سے نماز پڑہنے
کا بیان **عن** ام جحدر العامریة انها سالت عایشة عن دم الحیض یصیب الثوب فقالت کنت مع رسول
الله صلی الله علیه وسلم وعلینا شعارنا وقد القینا فوقه کساء فلما اصبح رسول الله صلی الله علیه
وسلم اخذ الکساء فلبسه ثم خرج فصلی الغداة ثم جلس فقال رجل یا رسول الله هذه لمعة من دم
فقبض رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ما یلیها فبعث بها الی مصرورة فی ید الغلام فقال اغسلی

ضرور ہے **عن** الحسن عن امہ انہا ابصرت ام سلمة تصب علی بول الغلام ما لم یطعم فاذا طعم غسلته وکانت تغسل بول الجاریة **ترجمہ** حسن نے روایت کیا اپنی ماں سے انہوں نے دیکھا حضرت ام سلمہ رض کو لڑکے کے پیشاب پر پانی بہا دیتی تہین جبتک وہ کہانا نہ کہاتا تہا جب کہانا کہانے لگتا تو اسکو دہوتین اور لڑکی کے پیشاب کو دہوتین **باب** الارض یصیبها البول زمین پر پیشاب پڑجاوے تو کیا کرنا چاہئے **عن** ابی ہریرة ان اعرابیا دخل المسجد ورسول الله صلی الله علیه وسلم جالس فصلی قال ابن عبدة رکعتین ثم قال اللهم ارحمنی ومحمدا ولا ترحم معنا احدا فقال النبی صلی الله علیه وسلم لقد تحجرت واسعا ثم لم یلبث ان بال فی ناحیة المسجد فاسرع الناس الیه فنهاهم النبی صلی الله علیه وسلم وقال انما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین صبوا علیه سجلا من ماء اوقال ذنوبا من ماء **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے ایک اعرابی مسجد مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تہے اُس نے دو رکعتین پڑہین پہر کہا یا اللہ رحم کر محمد پر اور مجھ پر اور کسی پر ہمارے ساتھ رحم نہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے کشادہ کو تنگ کیا (یعنی اللہ کی رحمت وسیع تھی سب کو شامل تھی اُسکو خاص کر دیا دو آدمیون سے) تہوڑی دیر نہین ہوئی تھی کہ ایک کونے مین مسجد کے اُس نے پیشاب کر دیا لوگ اُسکی طرف دوڑے (اُسکے منع کرنیکو یا نکالنے کو) آپ نے لوگون کو منع کیا (اس وجہ سے کہ پیشاب کرتا ہوا بہاگے گا تو بہت سی زمین گندی ہوگی اب تو ایک ہی جگہ گندی ہوئی یا پیشاب رکنے سے اُسکو کچھ عارضہ ہو جاویگا) اور فرمایا تم اس واسطے بھیجے گئے کہ آسانی کرو لوگون پر اور اسلئے نہین ہو کہ دشواری کرو ایک ڈول پانی کا اُس مقام پر بہا دو **ف** صحیحین کی روایت مین ہے آپ نے اُسکو پہر بلایا اور کہا مسجدین پیشاب پاخانہ کے واسطے نہین بنی ہین وہ تو اللہ کی یاد کو اور قرآن پڑہنے کے واسطے بنائی گئین ہین **ف** دوسری روایت مین یون ہے آپ نے فرمایا وہان کی مٹی اٹھاکر پہینکدو اور اُسجگہ پانی بہا دو مگر یہ روایت مرسل ہے عبداللہ بن معقل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سُنا **باب** فی طهور الارض اذا یبست زمین سوکھ کر پاک ہو جاتی ہے۔ **عن** ابن عمر قال کنت ابیت فی المسجد فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وکنت فتی شابا عزبا وکانت الکلاب تبول وتقبل وتدبر فی المسجد فلم یکونوا یرشون شیئا من ذلک **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین رات کو مسجد مین رہا کرتا اور مین جوان مجرد تہا اور کتے آتے جاتے مسجد مین پیشاب کرتے تہے کوئی ان پر پانی نہ بہاتا تہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین مین اگر پیشاب وغیرہ پڑجاوے پہر وہ زمین سوکھ جاوے تو پاک ہو جاتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسجد مین

علیہ وسلم الصدقۃ قال فہل علی غیرہا قال لا الا ان تطوع فادبر الرجل وھو یقول واللہ لا ازید
علی ھذا ولا انقص فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلح ان صدق **ترجمہ** طلحہ بن عبید اللہ سے روایت
ہی ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس نجد کا رہنے والا (نجد ایک ملک ہے عرب مین) اسکے سر کے بال پریشان
تھے اوسکے آواز کی گنگناہٹ معلوم ہوتی تھی پر بات سمجھ مین نہ آتے تھے یہانتک کہ وہ نزدیک آیا تب معلوم
ہوا کہ اسلام کو پوچھ رہا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازین ہین رات دن مین اوس
نے پوچھا اوسکے سوا اور کچھ نماز ہے آپنے فرمایا نہین مگر نفل **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وتر اور نماز عید
واجب نہین ہے سنت ہے جیسا وہ قول ہی اکثر علمائی محققین کا **ت** راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوسکو رمضان کے روزی بتلائے اوس نے پوچھا اسکے سوا اور بھی کوئے روزہ مجھپر ہے آپنے فرمایا نہین مگر
نفل راوی نے کہا پھر آپنے اوسکو زکوۃ بتلائی اوس نے پوچھا اسکے سوا اور بھی کوئے صدقہ مجھپر ہے آپ نے
فرمایا نہین مگر نفل **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ صدقہ واجب نہین ہی سنت ہی **ت** راوی نے کہا پھر وہ
شخص پیٹھ موڑ کر چلا اور کہتی گیا قسم خدا کی مین نہ اس سے زیادہ کرونگا نہ کم آپنے فرمایا اگر سچ کہتا ہے تو مراد پائی۔ دوسری
روایت مین ہے اگر سچ کہتاہی تو مراد پائی قسم ہے اس کے باپ کی داخل ہوگا جنت مین قسم میرے باپ کے اگر سچ کہتا ہے
ف خطابی نے کہا شاید یہ عادت کے طور پر قسم آپ نے کہائی یا قبل نہی کے ورنہ دوسری حدیث مین ہے مت
قسم کھاؤ اپنے باپ دادون کے جس شخص کو تم مین سے قسم کہانا منظور ہو وہ اللہ جل جلالہ کی قسم کہاوی یا چپ ہے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مطلق غیر اللہ کی قسم کہانا شرک نہین ہے بلکہ جب خدا کی مثل اوس شئے کو بزرگ جانکر قسم کہاوی
تو شرک ہوگی جیسے اس زمانے مین بعضی لوگون کو اللہ کی قسم کھانی مین کچھ باک نہین ہے پر پیر کی قسم کہانی مین بڑی احتیاط
کرتے مین یہ لوگ درحقیقت مشرک ہین اور مطلق غیر اللہ کے قسم کہانا کیونکر شرک ہو سکتی ہی جب رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پدر بزرگوار کے قسم کہاتے البتہ جب دوسرے حدیث مین آپ نی سوا خدا کے اور چیزون
کی ساتھ قسم کہانے سے منع فرمایا تو غیر اللہ کی قسم ممنوع ہو گئی **باب** المواقیت نماز کے وقتون
کا بیان **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امنی جبرائیل علیہ السلام عند
البیت مرتین فصلی بی الظہر حین زالت الشمس وکانت قدر الشراک وصلی بی العصر
حین کان ظلہ مثلہ وصلی بی یعنی المغرب حین افطر الصائم وصلی بی العشاء
حین غاب الشفق وصلی بی الفجر حین حرم الطعام والشراب علی الصائم
فلما کان الغد صلی بی الظہر حین کان ظلہ مثلہ وصلی بی العصر
حین کان ظلہ مثلیہ وصلی بی المغرب حین افطر الصائم وصلی بی العشاء

هذا رأيتها ثم ارسلي بها الى فدعوت بقصعتي فغسلتها ثم اجففتها فاحرتها اليه فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بنصف النهار وهو عليه **ترجمہ** ام محمد عامریہ نے پوچھا حضرت عایشہ سے خون حیض کا اگر کپڑے مین لگ جاوے تو کیا کرنا چاہیے اُنہون نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تہی اپنا کپڑا اوڑہی ہوئے تہی اور اوپر سے ایک کنبل ڈال لیا تہا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کمل کو اوڑہکر چلیگئے اور صبح کی نماز پڑہی پہر آپ بیٹہے تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ یہہ خون کا نشان ہے آپ نے اُسکے آس پاس مٹی سے پکڑکے غلام کے ہاتہہ مین دیکر اُسی طرح میرے پاس بہیجا اور کہا اسکو دہوکر سکہا کر میرے پاس بہیجدو مینے پانی کا کونڈہ منگا کر اُسکو دہویا پہر سکہلایا بعد اُسکے آپ کو بہیجدیا پہر آپ دوپہر کو تشریف لائے وہی کمل اوڑہے ہوئے **ف** نماز کے اعادے کا اس حدیث مین ذکر نہین ہے شاید اسواسطے ذکر نہ ہوگا کہ حضرت عایشہ کہین تہین اُنکو خبر نہ ہوئی مگر یہ احتمال ضعیف ہے کیونکہ حضرت عایشہ نے نماز تو آپ کے پیچہے پڑہی ہوگی پہر نماز لوٹانے کا حکم سننا ضرور تہا بعضون نے کہا شاید اونہون نے اُسدن نماز آپ کے ساتہہ نہ پڑہی ہو۔ بعضون نے کہا وہ نجاست قلیل تہی اُس سے اعادہ لازم نہین ہے یہی قول صحیح اور اقرب بالقیاس ہے بعضون نے کہا اگر نجس کپڑے سے بے خبری مین نماز پڑہ لی جاوے تو اعادہ لازم نہین آتا واللہ اعلم **باب** البزاق یصیب الثوب تہوک اگر کپڑے مین لگ جاوے تو کیسا ہے **عن** ابی نضرة قال بزق رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثوبه وحك بعضه ببعض **ترجمہ** ابو نضرہ (منذر بن مالک) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے مین تہوکا اور اُسی مین مل ڈالا۔ دوسری روایت موسی بن اسمعیل سے اونہون نے حماد سے اونہون نے حمید سے اونہون نے انس سے اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اِسی طرح ہے۔ آخر کتاب الطهارة تمام ہوئی کتاب طہارت کی ؁

بسم الله الرحمن الرحيم

اول كتاب الصلوة

نماز کی کتاب شروع ہوئی **عن** طلحة بن عبيد الله يقول جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم من اهل نجد ثائر الراس يسمع دوي صوته ولا يفقه ما يقول حتى دنا فاذا هو يسال عن الاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات في اليوم والليلة قال هل علي غيرهن قال لا الا ان تطوع قال وذكر له رسول الله صلى الله عليه وسلم صيام شهر رمضان قال هل علي غيره قال لا الا ان تطوع قال وذكر له رسول الله صلى الله

حضرت جبرئیل کا مدینہ اوس مین کہان تہا یا یہہ شبہہ ہوا کہ حضرت جبرئیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیونکر امامت کی حالانکہ
حضرت جبرئیل علیہ السلام تبلیغ مین جناب رسالتمآب سے کم تہی اسواسطے انہون نی پہر اس روایت کو سند کی ساتہہ بیان کرنا شروع کیا **ت**
عروہ نی کہا بشیر بن ابی مسعود سے سنا وہ کہتے تہی مین نے ابو مسعود سے سنا وہ کہتے تہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تہے حضرت جبرئیل اوترے اور اونہون نی مجہے نماز کا وقت تبلایا مین نے اونکے ساتہہ نماز پڑہی پہر اونکے ساتہہ
نماز پڑہی پہر اونکے ساتہہ نماز پڑہی پہر اونکے ساتہہ نماز پڑہی پہر اونکے ساتہہ نماز پڑہی اونگلیون پر اپنی شمار کیا پانچ نمازون کا
تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ نے ظہر کی نماز پڑہی آفتاب ڈہلتے ہی اور کبہی دیر کے جب گرمی کی شدت ہوتی
اور مین نے دیکہا آپ کو عصر کی نماز پڑہتے ہوئی اور آفتاب بلند تہا سفید اوس مین زردی نہین آئی تہے آدمی عصر کی نماز سے آپ
کی ساتہہ فارغ ہو کر ذو الحلیفہ مین پہونچ جاتا آفتاب ڈوبنے سے پہلے **ف** حالانکہ ذو الحلیفہ دو فرسخ ہے مدینے سے یعنی چہہ میل **ت**
اور مغرب کی نماز پڑہتے آفتاب ڈوبتے ہی اور عشا کی نماز پڑہتے جب کنارہ ون مین آسمان کے سیاہی جاتی اور کبہی عشا مین دیر کرتے
لوگون کے جمع ہونی کیلیی اور فجر کی نماز پڑہتے آپ اندہیرے مین ایکبار روشنی مین پڑہی مگر بعد اسکی آپ ہمیشہ اندہیری مین پڑہتے
رہے یہانتک کہ وفات تک آپ نی کبہی روشنی مین نہین پڑہی **ف** ایک بار آپ نی روشنی مین پڑہ دی بیان جواز کے لیے پہر ہمیشہ

افضل وقت مین پڑہا کیے **عن** ابی موسى ان سائلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یرد علیہ شیئا حتى امر بلالا فاقام
الفجر حین انشق الفجر فصلى حین كان الرجل لا یعرف وجہ صاحبہ او ان الرجل لا یعرف من الى جنبہ ثم امر بلالا
فاقام الظہر حین زالت الشمس حتى قال القائل انتصف النہار وهو اعلم ثم امر بلالا فاقام العصر والشمس بیضاء مرتفعۃ
وامر بلالا فاقام المغرب حتى غابت الشمس وامر بلالا فاقام العشاء حین غاب الشفق فلما كان من الغد صلى الفجر
وانصرف فقلنا اطلعت الشمس فاقام الظہر فی وقت العصر الذی كان قبلہ وصلى العصر وقد اصفرت الشمس او
قال امسى وصلى المغرب قبل ان یغیب الشفق وصلى العشاء الى ثلث اللیل ثم قال این السائل عن وقت الصلوۃ
الوقت فیما بین هذین **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہی کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (نماز کے وقتونکا) پوچہا آپ نے
جواب نہ دیا اور بلال کو حکم کیا پہر نماز پڑہی فجر کے صبح صادق نکلتی ہے جب کوئی آدمی دوسرے کو نہ پہچان سکتا (یعنی اوس کا موںہہ
نہ پہچان سکتا اندہیری کی وجہ سے) یا اپنے پہلو مین جو شخص ہوتا اوسکو نہ پہچان سکتا پہر حکم کیا بلال کو اونہون نی قائم کیا ظہر کو جب
آفتاب ڈہل گیا یہانتک کہ کہنے والی نے کہا کیا دوپہر ہوئے اور آپ خوب جانتے تہے (یعنی آفتاب ڈہلتے ہی نماز ظہر کی شروع کی یہان
تک کہ بعض لوگون کو شبہہ رہا دوپہر ہونیکا وہ پہچان گئے) پہر حکم کیا بلال کو انہون نی قائم کیا عصر کو اور آفتاب سفید بلند تہا
پہر حکم کیا بلال کو انہون نی قائم کیا مغرب کو جب آفتاب ڈوب گیا پہر حکم کیا بلال کو انہون نی قائم کیا عشا کو جب شفق ڈوب
گیا جب دوسرا روز ہوا تو آپ نے فجر کی نماز پڑہی بعد فراغت کی ہم کہنے لگی کیا آفتاب نکل آیا (آپ نے دوسرے روز فجر کی نماز آخر وقت
پڑہی تعلیم کیواسطے) اور ظہر کی نماز اوس وقت پڑہی جس وقت پہلے روز عصر کی پڑہی تہی اور عصر اوس وقت پڑہی جب آفتاب بعید ہو گیا

الی ثلث اللیل وصلی الفجر فاسفر ثم التفت الی فقال یا محمد هذا وقت الانبیاء من قبلک و
الوقت ما بین هذین الوقتین **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کی
میری جبرئیل نے خانہ کعبہ پاس دوبار **ف** تو آپ نی حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پیچھے پڑھی یا ایکبار عبد الرحمن
بن عوف کے پیچھے جیسا کتاب الطہارت مین گذرا اور کسی کے پیچھے پڑھنا ثابت نہین ہی **ف** تو نماز پڑھی ظہر کی جب آفتاب
ڈہل گیا اور سایہ جوتی کے تسمے کے برابر ہوا اور عصر کی نماز پڑھی جب سایہ اوسکا اوس کے برابر ہوا **ف** یعنی ایک مثل کے بعد
اس سے صاف معلوم ہوا کہ ایک مثل کے بعد عصر کا وقت آجاتا ہی **ف** اور نماز پڑہی مغرب کی جس وقت روزہ دار روزہ کھولتا
ہی اور نماز پڑہی عشا کی جب شفق غائب ہوگئی **ف** یعنی سرخی جاتی رہے اور سیاہی لگی **ف** اور نماز پڑہی فجر کی جب روزہ
دار کو کھانا پینا حرام ہو جاتا ہی (یعنی صبح صادق کی نکلتی ہے) پھر دوسرے روز نماز پڑھی ظہر کی جب ہر چیز کا سایہ اوس کے برابر
ہوا **ف** یعنی برابر ہونے کے قریب ہوا یا برابر ہوگیا سایہ اصلی سمیت اور **ف** اور نماز پڑھی عصر کی جب سایہ ہر چیز کا دو گنا
ہوا اور نماز پڑھی مغرب کی جب روزہ دار روزہ کھولتا ہی اور نماز پڑہی عشا کی تہائی رات پر اور نماز پڑہی فجر کی روشنی مین پھر میری
طرف متوجہ ہوئی (حضرت جبرئیل علیہ السلام) اور کہا ای محمد صلعم یہی وقت ہی تیری پہلے پیغمبرونکا اور نماز کا وقت ان دونوں
وقتون کے درمیان مین ہی **ف** ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام نی سب نمازون کو اول وقت پڑہا دوسری روز آخر وقت
اس لیے کہ آپ کو وقت کا شروع اور اخیر معلوم ہووی **عن** ابن شہاب ان عمر بن عبد العزیز کان قاعدا علی المنبر فاخر
العصر شیئا فقال له عروة بن الزبیر اما ان جبرئیل علیه السلام قد اخبر محمدا صلی الله علیه وسلم بوقت الصلوة
فقال له عمر اعلم ما تقول فقال عروة سمعت بشیر بن ابی مسعود یقول سمعت ابا مسعود الانصاری یقول
سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول نزل جبرئیل صلی الله علیه وسلم فاخبرنی بوقت الصلوة فصلیت معه
ثم صلیت معه ثم صلیت معه ثم صلیت معه ثم صلیت معه یحسب باصابعه خمس صلوات فرایت رسول الله
صلی الله علیه وسلم صلی الظهر حین تزول الشمس وربما اخرها حین تشتد الحر ورایته یصلی العصر والشمس مرتفعة
بیضاء قبل ان تدخلها الصفرة فینصرف الرجل من الصلوة فیاتی ذا الحلیفة قبل غروب الشمس ویصلی المغرب
حین تسقط الشمس ویصلی العشاء حین یسود الافق وربما اخرها حتی یجتمع الناس وصلی الصبح مرة بغلس
ثم صلی مرة اخری فاسفر بها ثم کانت صلاته بعد ذلک التغلیس حتی مات لم یعد الی ان یسفر **ترجمہ**
ابن شہاب سے روایت ہی حضرت عمر بن عبد العزیز (خلیفہ عادل) منبر پر بیٹھے ہوئی تہے انہون نی عصر کی نماز مین دیر کی عروہ
بن زبیر نے کہا کیا تمکو معلوم نہین حضرت جبرئیل علیہ السلام نی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کا وقت بتا دیا عمر بن عبد العزیز نی
کہا سمجھکر کہو **ف** عمر بن عبد العزیز کو شبہ ہوا اس روایت مین کیونکہ عروہ نی اوسکو بلا سند بیان کیا یا یہ شبہ ہوا کہ
شاید یہ روایت ضعیف ہو یا یہ شبہ ہوا کہ اوقات نماز تو پروردگار نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا توسط شب معراج مین بتلائے

کہ اکثر علمائی مکروہ رکھتی ہین سونیکو عشا سے پہلے اور بعضون نی اجازت دی ہی اور عبد اللہ بن عمر سویا کرتی تہی عشا سے
پہلے اور بعضون نی اجازت دی ہی رمضان مین تو مری نے کہا اگر نیند غالب ہو اور نماز کے قضا ہو جانی کا خوف نہ ہو تو سونے
مین مضایقہ نہین **ف** اور باتین کرنیکو عشا کے بعد **ف** یعنی دنیا کی باتین بیکار اس لیے کہ سونا بھی ایک قسم کی موت ہی
تو ذکر الٰہی پر خاتمہ ہونا بہتر ہے ۔ اکثر علما اسکو مکروہ جانتی ہین اور بعضون نی رخصت دی ہی خصوصا گھر والون یا مہمانون
کی ساتھہ باتین کرنیکے واسطے **ف** اور آپ نماز پڑہتے تہے صبح کی ایسی وقت مین کہ آدمی اپنی ساتہی کو نہ پہچانتا جسکو خوب
پہچانتا ہے **ف** اندہیری کے وجہ سے **ف** اور فجر کے نماز مین ساٹھہ آیتون سے لیکر سو آیتون تک پڑہتی **باب**
وقت صلوة الظهر نماز ظہر کا وقت **عن** جابر بن عبد الله قال كنت اصلي الظهر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاخذ قبضة من الحصا لتبرد في كفي اضعها لجبهتي اسجد عليها لشدة الحر **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت
ہی مین نماز پڑہتا تہا ظہر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ اور ایک مٹھی کنکریان اوٹہا لیتا وہ ٹہنڈی ہو جاتین میری
مٹھی مین جب سجدہ کرتا تو انکو پیشانی کے تلے رکھہ لیتا اون پر سجدہ کرتا بسبب گرمی کے وجہ سے **عن** عبد الله بن مسعود قال
كانت قدر صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم في الصيف ثلثة اقدام الى خمسة اقدام وفي الشتاء خمسة اقدام
الى سبعة اقدام **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (ظہر) کی نماز کا اندازہ گرمی مین
تین قدم سے پانچ قدم تک تہا اور جاڑے مین پانچ قدم سے سات قدم تک **ف** خطابی نے کہا یہہ امر مختلف ہی باعتبار اختلاف
اقالیم اور بلدان کے اور مکہ مدینہ اقلیم ثانی مین ہین جو شہر اسی اقلیم مین واقع ہون جیسے حیدرآباد ہندوستان کی شہرون مین
اون مین بھی حکم چلسکتا ہے اب جو شہر اقلیم سوم مین ہین جیسے دہلی یا آگرہ یا اوائل اقلیم سوم مین جیسے لکھنو وغیرہ اون مین
اس سے زیادہ سایہ پر یہ وقت آویگا اور اقلیم اول کے شہرون مین جیسے سودان افریقہ عدن وغیرہ اون مین اس سے کم پر
یہ وقت آجاویگا ۔ حاصل یہہ ہی کہ کمی اور قصر سایہ کا اوسی قدر ہو گا جتنا آفتاب سمت الراس سے قریب ہو گا اور جتنا مائل ہو گا
سمت الراس سے اوسی قدر سایہ دراز اور لنبا ہو گا یہانتک کہ جو شہر خاص منطقة الشمس کے تحت واقع ہین اون مین نصف النہار کے
وقت سایہ معدوم ہو جاتا ہے اور جہان ذرا بھی سایہ ہوا معلوم ہو جاتا ہی کہ آفتاب ڈہل گیا ۔ بہرحال اس حدیث سے اتنا ثابت ہوتا ہی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز ایک مثل کے بعد نہین پڑہتی تہی کیونکہ ہر ایک آدمی کا قد اوسکے سات قدم کی برابر ہوتا ہے
کبھی آدہی مثل پر پڑہتی تہی کبھی اس سے زیادہ **عن** ابي ذر يقول كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم فاراد المؤذن ان يؤذن
الظهر فقال ابرد ثم اراد ان يؤذن فقال ابرد مرتين او ثلاثا حتى رأينا فيء التلول ثم قال ان شدة الحر من فيح
جهنم فاذا اشتد الحر فابردوا بالصلوة **ترجمہ** ابی ذر سے روایت ہی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے
موذن نے چاہا کہ ظہر کی اذان کہے آپ نی فرمایا ٹہنڈک ہونے دی پہر اوسنے اذان کہنے کا ارادہ کیا تو پہر آپ نی فرمایا ٹہنڈک ہونی دو
اسیطرح دو بار یا تین بار فرمایا یہانتک کہ ٹیلون کا سایہ ہم نے دیکہا پہر آپ نی فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی بہاپ سی ہوتی ہی جب

یا شام ہو گئی اور مغرب قبل شفق غائب ہونیکی پڑہی اور عشا وقت کو پہنچ ہی پہر فرمایا کہاں ہی وہ شخص جو نماز کی اوقات
پوچہتا تہا وقت ان دونو کے بیچ مین ہی **ف** ایک روز آپ نے سب نمازین اول وقت پڑہین دوسرے روز سب آخر وقت پڑہین تا
لوگون کو نماز کی وقت کی ابتدا اور انتہا معلوم ہو جاوی تعلیم کیواسطی تہا پہر کبہی آپ نے فجر روشنی مین نہین پڑہی نہ ظہر کی
تاخیر کی اسقدر نہ عصر کی نہ مغرب کی کہا ابوداؤد نے سلیمان بن موسے نے عطا سے انہون نے جابر سے انہون نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے مغرب مین ایسا ہی روایت کیا کہ [illegible] نماز پڑہی عشا کی تہائی رات تک یا نصف رات تک اور ایسا ہی
روایت کیا ابن بریدہ نے اپنے باپ سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انه قال وقت الظهر ما لم تحضر العصر ووقت العصر ما لم تصفر الشمس ووقت المغرب ما لم يسقط ثور الشفق و
وقت العشاء الى نصف الليل ووقت الفجر ما لم تطلع الشمس **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا ظہر کا وقت جبتک ہے کہ عصر کا وقت نہ آوی اور عصر کا وقت جبتک ہے کہ آفتاب زرد نہو اور مغرب کا وقت جبتک
ہی کہ شفق کی روشنی نہ جاوی اور عشا کا وقت نصف شب تک ہی اور فجر کا وقت جبتک ہے کہ آفتاب نہ نکلے **باب**
وقت صلوة النبي صلى الله عليه وسلم وكيف كان يصليها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے وقتون کا بیان اور کیونکر
آپ پڑہتی تہی **ف** اوپر کا جو باب تہا اوس مین مطلق وقت کا بیان تہا اوسکے اول اور آخر کا اب اوقات مستحبہ کا بیان ہوتا ہے
جن وقتون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کیا کرتی تہے اور اون وقتون مین نماز پڑہنا افضل ہی **عن** محمد بن عمرو
بن الحسن قال سألنا جابرا عن وقت صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كان يصلي الظهر بالهاجرة والعصر و
الشمس حية والمغرب اذا غربت الشمس والعشاء اذا كثر الناس عجل واذا قلوا اخر والصبح بغلس **ترجمہ** محمد بن عمرو بن الحسن سے
روایت ہی ہم نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس وقت نماز پڑہتے تہے انہون نے کہا ظہر کی
نماز دوپہر ڈہلے پڑہتی تہی اور عصر کی نماز اوس وقت پڑہتی تہی کہ آفتاب مین جان ہوتی تہی (یعنی اوسکی تیزی اور حرارت باقی
ہوتی تہی) اور مغرب کی نماز آفتاب ڈوبتی ہی پڑہتے تہے اور عشا کی نماز جب آدمی بہت ہوتی تہی تو جلدی پڑہتے تہے اور جب
کم ہوتے تہے تو دیر مین پڑہتی تہی اور صبح کو اندہیری مین پڑہتے تہے **عن** ابی برزة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يصلي الظهر اذا زالت الشمس ويصلي العصر وان احدنا ليذهب الى اقصى المدينة ويرجع والشمس حية ونسيت المغرب
وكان لا يبالي تاخير العشاء الى ثلث الليل قال ثم قال الى شطر الليل قال وكان يكره النوم قبلها والحديث بعدها
وكان يصلي الصبح وما يعرف احدنا جليسه الذي كان يعرفه وكان يقرأ فيها من الستين الى المائة **ترجمہ** ابی برزہ سے
روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تہے ظہر کی جب آفتاب ڈہل جاتا اور نماز پڑہتے تہے عصر کی اوس وقت کہ ہم مین سے
کوئی آدمی مدینہ کے کنارے پر ہوکر آجاتا اور آفتاب زندہ ہوتا (یعنی صاف اور تیز رہتا) اور بہول گیا مین مغرب کو اور عشا کی دیر
کرنی مین آپکو باک نہ تہا تہائی رات تک کبہی آدہی رات تک اور برا جانتی تہی آپ سونے کو عشا کی نماز سے پہلے **ف** [illegible]

کی آگ سی **ف** جنگ خندق مین آپ نی مدینہ منورہ کے گرد خندق کہودی تھی آپ مع لشکر صحابہ اوس مین تھے اور کفار اوسکی پرے تھے
بسبب اسکے آپکی کئی نمازین قضا ہوگئیں ظہر عصر مغرب پہر آپ نی اون سب کو عشا کیوقت مین پڑہا۔ کلام اللہ مین ہے
حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلوٰةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ محافظت کرو نمازون پر اور بیچ کی نماز پر اور کہڑے ہو
اللہ کیواسطے چپ چاپ یا خضوع خشوع سے۔ علما کا اختلاف ہی کہ صلوۃ الوسطی بیچ کی نماز سے کون سی نماز مراد ہی۔ اکثر کی نزدیک
عصر کی نماز مقصود ہے جیسا اس حدیث سی بہی ثابت ہوتا ہی اور بعضون کی نزدیک فجر کی نماز مراد ہی اور بعضون کے نزدیک مغرب کی
اور بعضون کی نزدیک عشا کی اور بعضون کے نزدیک ظہر کے غرض وہ مجمل رہی اسواسطے کہ ہر نماز کو صلوۃ الوسطی سمجہین اور بخوبی
اسکی حفاظت کرین **عن** ابی یونس مولی عائشۃ انہ قال امرتنی عائشۃ ان اکتب لہا مصحفا وقالت اذا بلغت ہذہ الآیۃ
فاذنی حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی فلما بلغتہا آذنتہا فاملت علی حافظوا علی الصلوات والصلوۃ
الوسطی وصلوۃ العصر وقوموا للہ قانتین قالت عائشۃ سمعتہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابی
یونس مولی حضرت عائشہ کی کہتے ہیں مجہی حضرت عائشہ نی ایک کلام اللہ لکہنیکا حکم کیا اپنے واسطے اور کہا جب تو اس آیت پر پہونچے
حافظوا علی الصلوۃ والصلوۃ الوسطی تو مجہے خبر دینا جب مین اس آیت تک پہونچا تو مین نے اون سی کہا انہون نی کہا یون لکہہ
حافظوا علی الصلوۃ والصلوۃ الوسطی وصلوۃ العصر محافظت کرو نمازون کی اور بیچ والی نماز کے اور عصر کی نماز کی پہر حضرت عائشہ
نی کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا تہا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ صلوۃ الوسطی عصر کی نماز نہین ہے اور کوئی نماز ہی
عن زید بن ثابت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الظہر بالہاجرۃ ولم یکن یصلی صلاۃ اشد علی
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا فنزلت حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وقال ان قبلہا صلاتین وبعدہا
صلاتین **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑہا کرتے تھے اور یہہ نماز سب لوگون پر
نمازون سے زیادہ سخت تہی اوس وقت یہ آیت اوتری حافظوا علی الصلواۃ والصلوۃ الوسطی (تو صلوۃ وسطی ظہر کی نماز ٹہری) زید
نی کہا یہہ وسطی اسواسطے ہی کہ اس سے پہلی دو نمازین ہین ایک عشا دوسری فجر اور اسکی بعد دو نمازین ہین ایک عصر دوسرے مغرب
عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک من العصر رکعۃ قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک ومن
ادرک من الفجر رکعۃ قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص عصر کی ایک رکعت پالی آفتاب ڈوبنے سی پہلی تو اوسنے پالیا عصر کو اور جو شخص فجر کی ایک رکعت پالیوی آفتاب نکلنے سی پہلی تو اوسنے پالیا فجر کی نماز
کو **ف** یعنی فجر اور عصر دو نمازین ادا ہی ہوجاوینگے نہ قضا۔ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ عصر کا وقت آفتاب ڈوبنے تک رہتا ہی پہر مغرب کا
وقت شروع ہوتا ہی مگر بعد آفتاب کے زرد ہوجانیکے مکروہ وقت ہے اور مستحب وقت جبتک رہتا ہے کہ آفتاب مین زردی نہ آوے سفید و صاف اور بلند
رہی۔ ابوحنیفہؒ نے عصر کی نماز مین اس حدیث سی اتفاق کیا ہی مگر فجر کی نماز مین خلاف کیا ہے اور جو دلیل خلاف کے بیان کی گئی ہے
وہ اس قابل نہین ہے کہ حدیث صحیح کی مخالفت اوس سے روا رکہی جاوے اسواسطے حنفیہ کو اس باب مین اپنے امام کا قول ترک کرنا اور حدیث پر عمل

گرمی کی شدت ہو نماز کو ٹھنڈے وقت پڑھو عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اشتد الحر
فابردوا بالصلوٰۃ فان شدۃ الحر من فیح جہنم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب گرمی بہت ہو تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھو کیونکہ گر[illegible] کی شدت جہنم کے ابال سے ہے ف بعضوں نے اسکو معنی حقیقی
اور ظاہری پر محمول کیا ہے دوسری روایت میں صحیحین [illegible] ہے جہنم کی آگ نے شکایت کی پروردگار سے میری بعض اجزا بعض کو
کھا گئے (شدت سے گرمی کی اور گھٹ سے) پروردگار نے ا[illegible]کو اجازت دی دو سانس کے ایک جاڑے میں ایک گرمی میں جاڑے
میں سانس اندر لیتی ہے اور گرمی میں باہر لیتی ہے۔ بعضوں نے کہا یہ تشبیہ اور کنایہ ہے یعنے دنیا کی گرمی بھی جہنم کا ایک نمونہ ہے
ایسے وقت میں نماز پڑھنے سے آنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے اور نماز میں خشوع نہیں ہوتا۔ ان حدیثوں سے یہ امر ثابت ہوتا ہے
کہ گرمی کی شدت میں ظہر کے تاخیر کرنا بہتر ہے اوسکی تعجیل سے مگر یہ نہیں نکلتا کہ ایک مثل کے بعد پڑھے اس لیے کہ حدیث سے مقصود
یہی ہے کہ بہ نسبت دوپہر کی کچھ ٹھنڈک ہو جاوے اور جب آفتاب زیادہ ڈھل جاتا ہے تو دوپہر کی نسبت کچھ خنکی ہو جاتی ہے یہ نہیں غرض کہ
بالکل ٹھنڈک ہو جاوے وہ تو شام تک بھی نہیں ہوتی البتہ آدھی رات کے بعد ہو جاتی ہے عن جابر بن سمرۃ ان بلالا کان

باب یوذن الظہر اذا دحضت الشمس ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے بلال رضہ اذان دیا کرتے تھے ظہر کی جب آفتاب ڈھل جاتا

وقت العصر نماز عصر کا وقت عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی العصر والشمس بیضاء مرتفعۃ
حیۃ ویذھب الذاہب الی العوالی والشمس مرتفعۃ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی
نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ آفتاب سفید اور بلند زندہ ہوتا تھا اور آدمی نماز عصر کی پڑھ کر عوالی کو جاتا اور وہاں پہونچ جاتا (صحیحین)
اور آفتاب بلند رہتا عن الزہری قال والعوالی علی میلین او ثلاثۃ قال واحسبہ قال او اربعۃ ترجمہ زہری نے
کہا عوالی مدینہ سے دو میل میں یا تین میل میں راوی نے کہا شاید چار میل بھی کہا ف عوالی اون قریون کو کہتے ہیں جو مدینہ کے
بلندیوں پر واقع ہیں صحیحین میں ہے کہ وہ مدینے سے چار میل پر ہیں یا مانند اسکی مجمع البحار میں ہے کہ عوالی میں قریب سے قریب جو قریہ ہے
وہ چار میل ہے اور دوری دور نجد کیطرف آٹھ میل پر عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی العصر والشمس فی
حجرتہا قبل ان تظہر ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے عصر کی اور دھوپ حجرے میں ہوتی
دیواروں پر چڑھنے سے پہلے ف اس حدیث سے بہت جلد عصر کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے عن علی بن شیبان قال قدمنا علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ فکان یوخر العصر ما دامت الشمس بیضاء نقیۃ ترجمہ علی بن شیبان سے روایت ہے ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مدینے میں آئے آپ دیر کرتے تھے عصر پڑھنے میں جبتک آفتاب سفید اور صاف رہتا ف یہانتک دیر
کرنی میں کچھ قباحت نہیں ہے عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم الخندق حبسونا عن صلوٰۃ الوسطی
صلوٰۃ العصر ملا اللہ بیوتہم وقبورہم نارا ترجمہ حضرت علی رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق
کی دن فرمایا روک دیا ہمکو انہوں نے (کافروں نے) صلوٰۃ الوسطی سے عصر کی نماز سے بھر دیوے اللہ انکے گھروں کو اور قبروں کو جہنم

رہیگی یا اصلی حالت پر جبتک مغرب مین دیر نکرینگے تارے پشک آنی تک **باب وقت العشاء الآخرة** عشاکی

کا وقت عن النعمان بن بشیر قال انا اعلم الناس بوقت هذه الصلوة صلوة العشاء الآخرة کان رسول الله

صلی الله علیه وسلم یصلیها لسقوط القمر لثالثة ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے مین خوب جانتا ہون عشا کی نما

ز کا وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی رات گئی اسکو پڑہتے تھے جتنی رات کو تیسری تاریخ کا چاند ڈوبتا ہے ف

یعنی نو بجی کیوقت تخمینا عن عبد الله بن عمر قال مکثنا ذات لیلة ننتظر رسول الله صلی الله علیه وسلم لصلوة

العشاء فخرج الینا حین ذهب ثلث اللیل او بعده فلا ندری اشیء شغله ام غیر ذلك فقال حین خرج انکم تنتظرون

هذه الصلوة لولا ان تثقل علی امتی لصلیت بهم هذه الساعة ثم امر المؤذن فاقام الصلوة ترجمہ عبد اللہ

بن عمر سے روایت ہے ایک رات کو ہم بیٹھی رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتی ہوئی عشا کی نماز کیواسطی آپ نکلی تہائی

رات پر یا کچھہ زیادہ معلوم نہین آپ کسی کام مین مشغول تھی یا یونہین دیر کی جب آپ نکلی تو آپنی فرمایا تم انتظار کر رہی ہو اس

نماز کا اگر میری امت پر گران نہ گزرتا تو مین اسی وقت یہہ نماز پڑہا کرتا پھر آپ نی حکم کیا مؤذن کو اوس نی تکبیر کہی نماز کے

عن معاذ بن جبل یقول ابقینا النبی صلی الله علیه وسلم فی صلوة العتمة فتاخر حتی ظن الظان انه لیس بخارج

والقائل منا یقول صلی فانا لکذلك حتی خرج النبی صلی الله علیه وسلم فقالوا له کما قالوا فقال لهم اعتموا بهذه

الصلوة فانکم قد فضلتم بها علی سائر الامم ولم تصلها امة قبلکم ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے ہم نی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا عشا کی نماز مین آپنی دیر کی یہانتک کہ کسینی سمجھا آپ نہ نکلین گے اور کسینی کہا آپ پڑہ چکی ہم اسی حال

مین تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی لوگون نی جیسا کہہ رہی تھی آپ سے بھی کہا آپنی فرمایا دیر کر کی پڑہو اس نماز کو تم اس نماز کی وجہ سے

فضیلت دی گئی سب امتون پر کسی امت نی تمہاری پہلی اس نماز کو نہین پڑہا عن ابی سعید الخدری قال صلینا مع رسول

الله صلی الله علیه وسلم صلوة العتمة فلم یخرج حتی مضی نحو من شطر اللیل فقال خذوا مقاعدکم فاخذنا مقاعدنا

فقال ان الناس قد صلوا واخذوا مضاجعهم وانکم لن تزالوا فی صلوة ما انتظرتم الصلوة ولولا ضعف الضعیف

وسقم السقیم لاخرت هذه الصلوة الی شطر اللیل ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے ہم نی نماز عشا کی پڑہنا چاہی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ باہر نہ نکلی یہانتک کہ آدھی رات کی قریب گذری بعد اوس کی نکلی اور فرمایا اپنی اپنی جگہہ بیٹھے

رہو ہم وہین بیٹھی رہی تب آپنی فرمایا لوگون نے (یعنے اور بندون نی خدا کی سوا اس امت کی) نماز پڑہ لی اور اپنی سونی کی جگہون مین

سو رہے اور تم نماز ہی مین ہو گے جبتک نماز کا انتظار کرتی رہو گے اور اگر مجھہ ناتوان کی ناتوانی کا اور بیمار کی بیماری کا خیال نہو تو مین

اس نماز مین دیر کرتا آدھی رات تک **باب وقت الصبح** فجر کا وقت عن عائشة انها قالت ان کان رسول الله صلی الله

علیه وسلم لیصلی الصبح فینصرف النساء متلففات بمروطهن ما یعرفن من الغلس ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے تھی فجر کی نماز بعد اوسکی عورتین نماز سے فارغ ہو کر پلٹتی تھین چادرین لپیٹی ہوئی پہچانی نہ جاتین تھین

کرنا چاہیے عن العلاء بن عبد الرحمن انه قال دخلنا على انس بن مالك بعد الظهر فقام يصلي العصر فلما فرغ من صلاته ذكرنا
تعجيل الصلوة او ذكرها فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تلك صلوة المنافقين تلك صلوة المنافقين تلك
صلوة المنافقين يجلس احدهم حتى اذا اصفرت الشمس وكانت بين قرني شيطان او على قرني الشيطان قام فنقر اربعا
لا يذكر الله فيها الا قليلا ترجمہ علا بن عبد الرحمن سے روایت ہے انس بن مالکؓ پاس گئے ظہر پڑھ کر وہ عصر پڑھنے کو کھڑے ہوئے
جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے تذکرہ کیا نماز اول وقت پڑھنے کا یا انہوں نے ذکر کیا انس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تھے یہ منافقوں کی نماز ہے یہ منافقوں کی نماز ہے یہ منافقوں کی نماز ہے کہ تم میں سے کوئی بیٹھا رہے جب آفتاب زرد ہو
گیا اور شیطان کی دونوں چوٹیوں کے بیچ میں آ جاوے یا اوسکی چوٹیوں پر ہو ف خطابی نے کہا علما نے اسکی تاویل میں اختلاف کیا ہے
بعضوں نے کہا ہے درحقیقت شیطان غروب کیوقت اور طلوع کیوقت اپنا سر آفتاب پر رکھ دیتا ہے تاکہ آفتاب پرستوں کا سجدہ اوسکو واقع
ہو اسی واسطے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے ممانعت ہوئی بعضوں نے کہا شیطان کی چوٹیوں سے مراد اوسکی قدرت اور طاقت ہے یعنی
وہ اس وقت منکروں پر قدرت اور طاقت رکھتا ہے کہ اون سے آفتاب کو سجدہ کراتا ہے بعضوں نے کہا اوسکی چوٹیوں سے مراد اوسکی تابعین
جو آفتاب کو پوجتے ہیں ف اوس وقت کھڑا ہوا اور چار ٹکریں لگالیوے یا چار ٹھونگیں لگالیوے ف جیسے پرندہ ٹھونگیں دیوے
لگاتا ہے بیچ میں ٹھہرتا نہیں ایسا ہی دو سجدوں کے بیچ میں نہ ٹھہرے تو گویا ایک ہی سجدہ ہوا چار رکعتوں میں چار سجدے ہوئے ف
اللہ کی یاد نہ کرے اون میں مگر تھوڑی ف جلدی کی وجہ اور بے دلی سے عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال الذي تفوته صلوة العصر فكانما وتر اهله وماله ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس شخص کی عصر کی نماز جاتی رہے ف یعنی آفتاب زرد ہو جاوے یا ڈوب جاوے ف گویا اوسکے لوگ تباہ ہو گئے اور اوسکا
مال لٹ گیا ف یعنی جتنی مصیبت اس امر میں ہوتی ہے اور جتنا آدمی اس سے بچتا ہے ویسی ہی نماز عصر کی نماز فوت ہونے
میں بھی اوس سے بچے ابو داود نے اوزاعی سے روایت کیا عصر جاتی رہنے سے مراد یہ ہے کہ دھوپ زرد ہو جاوے باب
وقت المغرب مغرب کا وقت عن انس بن مالك قال كنا نصلي المغرب مع النبي صلى الله عليه وسلم ثم نرمي فيرى احدنا موضع نبله
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ہم نماز پڑھا کرتے تھے مغرب کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر تیر مارتے تھے تو ہمکو تیر گرنے
کی جگہ دکھلائی دیتی تھی عن سلمة بن الاكوع ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي المغرب ساعة تغرب الشمس اذا غاب حاجبها
ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ رسول اللہ نماز پڑھتے مغرب کی جب آفتاب ڈوبتا ہی چھپ جاتا اور کنارہ اوسکا عن مرثد بن عبد الله قال لما قدم علينا
ابو ايوب غازيا وعقبة بن عامر يومئذ على مصر فاخر المغرب فقام اليه ابو ايوب فقال ما هذه الصلوة يا عقبة فقال شغلنا قال اما سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تزال امتي بخير او قال على الفطرة ما لم يؤخروا المغرب الى ان تشتبك النجوم ترجمہ مرثد بن عبد اللہ سے روایت ہے ابو ایوب ہمارے
یہاں جہاد کے قصد سے آئے اور عقبہ بن عامر اون دنوں مصر کے حاکم تھے انہوں نے مغرب میں دیر کی ابو ایوب نے کھڑے ہو کر کہا بھلا یہ کیا نماز ہے عقبہ نے
کہا ہم کام میں لگ گئے ابو ایوب نے کہا قسم خدا کی کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے ہمیشہ امت میری بہتری سے

ترجمہ ابوبکر بن عمارہ بن رویبہ سے روایت ہی ایک شخص نے جو بصرہ والون مین سے تہا عمارہ بن رویبہ پوچہا تم نی رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا سُنا ہی اُنہون نے کہا مین نی آپ سے سنا فرماتی تہی کبہی جہنم مین نہ جاویگا وہ شخص جو نماز
پڑہا کری آفتاب نکلنی سی پہلے اور آفتاب ڈوبنی سی پہلے اوس شخص نے کہا تم نی سنا ہی تین بار اُنہون نے کہا ہر بار ہان مین نے
سنا میری کانون نی سنا اور میرے دل نے اوسکو یاد رکہا پہر وہ شخص بولا مین نی بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ
بہی فرماتی تہی **عن** ابی قتادة بن ربعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عز وجل انی فرضت علی امتک
خمس صلوات وعہدت عندی عہدا انہ من جاء یحافظ علیہن لوقتہن ادخلتہ الجنة ومن لم یحافظ علیہن
فلا عہد لہ عندی **ترجمہ** ابو قتادہ بن ربعی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ فرماتا ہی مین
نی تیری اُمت پر پانچ نمازین فرض کین اور مینے عہد کیا ہے جو شخص انکی محافظت کریگا اور انکو وقت پر ادا کریگا مین اسکو جنت
مین لیجاؤنگا اور جو ان پر محافظت نہ کریگا اوسکا مین عہد نہین کرتا **ف** یہہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصریہ مین ابو الدرداء کی حدیث
کے بعد ہی جو آگے آتی ہی اور نسخہ قلمی مین نہین ہے مگر اوسکی حاشیہ پر کسینی لکہدی ہی اور اکثر نسخون مین ابو داؤد کی یہہ حدیث اور
ابو الدرداء کی حدیث جو آگی آتی ہے پائی جاتی مگر جن نسخون مین یہہ حدیثین مین وہ باب المحافظة علی الصلوات مین ہین نہ باب اذا
اخر الامام الصلوة عن الوقت جو آگی آتا ہی نسخہ مطبوعہ دہلی مین جو ان حدیثونکو باب اذا اخر الامام مین ذکر کیا ہے محض غلط ہی **عن**
ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من جاء بہن مع ایمان دخل الجنة من حافظ علی الصلوات الخمس
علی وضوئہن ورکوعہن وسجودہن ومواقیتہن وصام رمضان وحج البیت ان استطاع الیہ سبیلا واعطی الزکوة
طیبة بہا نفسہ وادی الامانة قالوا یا ابا الدرداء وما اداء الامانة قال الغسل من الجنابة **ترجمہ** ابو الدرداء سے
روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزین ہین جو انکو کریگا ایمان کے ساتہہ داخل ہوگا جنت مین جو شخص محافظت کرے
پانچون نمازون پر اونکی وضو اور رکوع اور سجود اور وقتون پر اور روزے رکہی رمضان کے اور حج کری خانہ کعبہ کا اگر طاقت رکہی اور زکوة
دیوی خوشی سے اور ادا کری امانت کو لوگون نے کہا یا ابو الدرداء امانت داری کرنیسی کیا مراد ہے کہا غسل کرنا جنابت سے **باب**
اذا اخر الامام الصلوة عن الوقت جب امام نماز مین دیر کری تو کیا کرنا چاہیے **عن** ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا ابا ذر کیف انت اذا کانت علیک امراء یمیتون الصلوة او قال یؤخرون الصلوة قلت یا رسول اللہ
فما تامرنی قال صل الصلوة لوقتہا فان ادرکتہا معہم فصلہ فانہا لک نافلة **ترجمہ** ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہہ سے فرمایا ای ابا ذر تو کیا کریگا جب تیری اوپر وہ حاکم ہونگے جو نماز مین دیر کرینگی یا نماز
کو مار ڈالین گے مین نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا حکم فرماتی ہین (اوس وقت مین) آپ نی فرمایا تو اپنے وقت نماز پڑہ لیجیو پہر اگر
اونکے ساتہہ بہی پڑہ لیگا تو وہ تیری لیے نفل ہوجاویگے **ف** اول وقت کی فضیلت ہے ہاتہہ نہ جاوی گے اور جماعت کا ثواب بہی ملجاویگا
ظاہر حدیث عام ہی ہر نماز کیواسطے خواہ فجر ہو یا مغرب یا عصر اور بعضون نے اس حدیث کو خاص کیا ہی ظہر اور عشا سے اور فجر کی بعد اور عصر کے بعد

اندہیری ہوف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز اندہیری مین پڑہا کرتے تھے اول وقت عن رافع

بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبحوا بالصبح فانہ اعظم لاجورکم او اعظم للاجر ترجمہ رافع بن خدیج

سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے روشن کرو صبح کو (یعنی روشنی مین نماز پڑہو فجر کی) اوس مین زیادہ ثواب ہے۔ ف

جو لوگ فجر کی نماز روشنی مین پڑہنا بہتر جانتے ہین وہ اسی حدیث سے استدلال کرتے ہین دوسری روایت مین اسفروا بالفجر تیسری مین

ہی نوروا بالفجر معنے ایک ہین یعنے روشن کرو فجر کو۔ بعضو ان اس حدیث کے یہہ معنی کہی ہین کہ قرات لنبی پڑہو نماز فجر مین یہانتک کہ روشنی

ہوجاوی۔ بعضون نے کہا ہے اصبحوا بالصبح سے مراد یہہ ہو کہ صبح صادق کیوقت نماز پڑہو فجر کے اس مین زیادہ اجر ہے اس صورت مین یہہ

حدیث دلیل ہوگے اون لوگون کے جو تاریکی مین پڑہنا بہتر جانتے ہین **باب** المحافظة علی الصلوات نماز کی محافظة

کا بیان عن عبد اللہ الصنابحی قال زعم ابو محمد ان الوتر واجب فقال عبادة بن الصامت کذب ابو محمد اشہد

انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خمس صلوات افترضہن اللہ تعالی من احسن وضوءہن وصلاہن لوقتہن

واتم رکوعہن وخشوعہن کان لہ علی اللہ عہد ان یغفر لہ ومن لم یفعل فلیس لہ علی اللہ عہد ان شاء غفر لہ و

ان شاء عذبہ ترجمہ عبد اللہ صنابحی سے روایت ہے ابو محمد نے کہا وتر واجب ہے (ابو محمد صحابی ہین نام اونکا مسعود بن زید ہے یا مسعود

بن اوس یا قیس بن عبایہ) یہہ بات عبادہ بن الصامت رض کو پہونچی انہون نے کہا غلط کہا ابو محمد نے گواہی دیتا ہون مین نے سنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے پانچ نمازین ہین جنکو فرض کیا اللہ عزوجل نے جو شخص اچہی طرح اون کے واسطے وضو کریگا اور وقت

پر ہر ایک کو ادا کریگا اور رکوع پورا کریگا اور خشوع سے پڑہیگا (یعنی دل لگاکر) تو اللہ جل جلالہ پر اوسکا عہد ہوگا مغفرت کا اور جو ایسا نہ

کریگا اوسکا عہد اللہ پر نہین ہے چاہے اوسکو بخشے چاہے عذاب کرے عن ام فروة قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ای الاعمال افضل قال الصلوة فی اول وقتہا ترجمہ ام فروہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچہا کون سا عمل

افضل ہے فرمایا اول وقت نماز پڑہنا عن فضالة بن عبید قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان فیما علمنی وحافظ

علی الصلوات الخمس قال قلت ان ہذہ ساعات لی فیہا اشغال فمرنی بامر جامع اذا انا فعلتہ اجزا عنی فقال حافظ علی

العصرین وما کانت من لغتنا فقلت وما العصران فقال صلوة قبل طلوع الشمس وصلوة قبل غروبہا ترجمہ فضالہ بنت عبید

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکہایا مجکو تو یہہ بہی سکہایا محافظت کر پانچون نمازون پر مین نے کہا ان وقتون مین مجہکو بہت

کام ہوتے ہین تو ایک ایسی بات بتلادی جب مین اوسکو کرون کافی ہوجاوے آپنے فرمایا محافظت کر عصرین پر ہماری زبان مین عصرین مروج

نتہا مین نے پوچہا عصرین کیا ہے آپنے فرمایا دو نمازین ایک قبل طلوع آفتاب کے ایک قبل غروب آفتاب کے (یعنی فجر اور عصر کی نماز) عن

ابی بکر بن عمارة بن رویبة عن ابیہ قال سالہ رجل من اہل البصرة فقال اخبرنی ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یلج النار رجل صلی قبل طلوع الشمس وقبل ان تغرب قال انت سمعتہ

منہ ثلاث مرات قال نعم کل ذلک یقول سمعتہ اذنای ووعاہ قلبی فقال الرجل وانا سمعتہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

معهم ما صلوا القبلة ترجمہ قبیصہ بن وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری بعد تم پر ایسے امیر ہونگے
جو نماز دیر میں پڑھیں گے وہ نماز تمہاری لیے فائدہ ہوگے دیکھو تم اپنے نماز اول وقت پڑھ چکے ہوگے اب انکے ساتھ پڑھو یعنی ان میں بہر
ثواب ہوگا) اور اون پر وبال ہوگے اون کے ساتھ نماز پڑھا کرنا جبتک وہ قبلے کی طرف نماز پڑہین

باب فیمن نام عن صلوة او نسیها

جو شخص سو جاوے نماز سے یا بھول جاوے اوسکو تو کیا کرے

عن ابی هریرة ان رسول الله صلے الله علیه وسلم حین قفل من غزوة خیبر فسار لیلة حتی اذا ادرکنا الکری عرس وقال لبلال اکلأ لنا اللیل قال فغلبت بلالا عیناه وهو مستند الی راحلته فلم یستیقظ النبی صلی الله علیه وسلم ولا بلال ولا احد من اصحابه حتی ضربتهم الشمس فکان رسول الله صلی الله علیه وسلم اولهم استیقاظا ففزع رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا بلال فقال اخذ بنفسی الذی اخذ بنفسك بابی انت وامی یا رسول الله فاقتادوا رواحلهم شیئا ثم توضأ النبی صلی الله علیه وسلم وامر بلالا فاقام لهم الصلوة وصلی بهم الصبح فلما قضی الصلوة قال من نسی الصلوة فلیصلها اذا ذکرها فان الله تعالی قال اقم الصلوة لذکری قال یونس وکان ابن شهاب یقرأها کذلك قال احمد قال عنبسة یعنی عن یونس فی هذا الحدیث للذکری قال احمد الکری النعاس

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹے غزوہ خیبر سے تو رات کو چلے جب ہم کو نیند آنے لگی تو آپ اوتر پڑے اخیر رات میں اور بلال سے فرمایا تم جاگتے رہنا ہمارا کا خیال رکھنا بلال کے بھی آنکھیں لگ گئیں وہ اپنے اونٹ سے تکیہ لگائی ہوئے تھے تو نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاگے اور نہ بلال ہوشیار ہوئے نہ اور کوئی صحابہ میں سے جاگا یہانتک کہ دہوپ پڑنے لگی اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے جاگے گھبرا کر اور بلال کو پکارا بلال نے کہا پکڑ رکھا میری جان کو اوس شخص نے جس نے روک رکھا آپ کے جان کو **ف** یعنے پروردگار عالم نے آپ کو بھی سلا رکھا اور غافل کر دیا مجھی بھی اوسی نے سلا دیا یا نیند نے آپ پر بھی غلبہ کیا مجھ پر بھی غلبہ کیا **ت** فدا ہوں میرے باپ اور ماں آپ پر اے رسول خدا کے پھر تھوڑی دور تک اپنے اونٹوں کو وہاں سے لیکر چلے بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور بلال کو حکم دیا انہوں نے تکبیر کہی پھر نماز پڑھائی صبح کی جب نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا جو شخص بھول جاوے نماز کو تو پڑھ لے اوسکو جب یاد آوے اسواسطے کہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے قائم کرو نماز کو جب یاد آوے تجھکو ابن شہاب یوں ہی پڑھتے تھے اس آیت کو یعنی بجای لذکری کے للذکری پڑھتے تھے۔ مشہور قرأت میں یوں ہے لذکری یعنی قائم کرو نماز کو میری یاد کیواسطے

عن ابی هریرة فی هذا الخبر قال فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم تحولوا عن مکانکم الذی اصابتکم فیه الغفلة قال فامر بلالا فاذن واقام وصلی

ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت اسی حدیث میں یہ ہے کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس جگہ سے چلنے کو فرمایا یہاں یہ غفلت ہوئی تھی پھر حکم کیا بلال کو انہوں نے اذان دی اور تکبیر کہی اور نماز پڑھی آپ نے۔ کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو مالک اور سفیان بن عیینہ نے اور اوزاعی اور عبدالرزاق نے معمر سے اور ابن اسحاق نے کسی نے اذان کا ذکر نہیں کیا زہری سے مگر اوزاعی اور ابان نے معمر سے

عن ابی قتادة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان

نفل پڑھنا درست نہین کہا اور مغرب کو مکرر پڑھنے سے وہ جفت ہوجاوے گی جواب اسکا یہہ ہے کہ حدیث لا صلوة بعد الفجر حتی تطلع
الشمس ولا صلوة بعد العصر حتے تغرب الشمس مراد اوس سے یہہ ہے کہ اور کوئی نماز جداگانہ نہ پڑھنا چاہیے نہ وہی نماز واسطے فضیلت حاصل
کرنی فضیلت کے قطع نظر اسکے بعد الفجر والعصر سے غرض یہہ ہی کہ فجر اور عصر کامل طور سے ادا ہوچکی ہون اور یہان کامل طور سے ادا نہین
ہوئی کیونکہ جماعت فوت ہوگئی تھی یہہ بھی ایک نقصان ہی تو اسکی مثال ایسے ہوئی جیسے کوئی فجر یا عصر کے نماز مین کچھہ بھول جاوے اور پھر
اوسکا اعادہ کرے یہہ بالاتفاق درست ہی اور مغرب جفت نہین ہوسکتے کیونکہ پہلی مغرب فرض ہے اور یہہ نفل نفل فرض سے نہین مل
سکتا اگر کوئی کہے کہ نفل کے تین رکعتین کیونکر ہوسکتی ہین جواب یہہ ہی کہ اوس مین کچھہ استبعاد نہین ہے وتر نفل ہے محققین علما کے نزدیک
اور اوسکی تین رکعتین اور پانچ رکعتین ہوسکتی ہین بلکہ ایک رکعت بھی درست ہی اور جو لوگ وتر کی فرضیت کے قائل ہین اون کے دلیل
مضبوط نہین ہے اور احادیث صحیحہ سے اوسکی وجوب کا ابطال ہوتا ہی - یہہ تحقیق ہے ہمارے مشائخ حدیث رحمہم اللہ کے جو سیدھے
چلی آتے ہے عن عمرو بن میمون الاودی قال قدم علینا معاذ بن جبل الیمن رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الینا قال فسمعت تکبیره مع الفجر رجل اجش الصوت قال فالقیت علیه محبتی فما فارقته حتی دفنته بالشام میتا ثم نظرت
الی افقه الناس بعده فاتیت ابن مسعود فلزمته حتی مات فقال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کیف بکم اذا اتت
علیکم امراء یصلون الصلوة لغیر میقاتها قلت فما تامرنی اذا ادرکنی ذلک یا رسول اللہ قال صل الصلوة
لمیقاتها واجعل صلوتک معهم سبحة ترجمہ عمرو بن میمون اودی سے روایت ہی کہ آئے ہمارے پاس معاذ بن جبل یمن مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے مین نے فجر کی نماز مین اونکی تکبیر سنی ایک آدمی تھے موٹی آواز والی مجکو اون سے محبت ہوگئی
مینے اونکو نہ چھوڑا جیتے دم تک یہانتک کہ مین نے اونکو شام مین دفن کیا بعد اون کے مین نے سوچا اب سب لوگون مین زیادہ
فقہ جاننے والا کون ہے تو مین عبد اللہ بن مسعود کے پاس آیا اور اونکو نہ چھوڑا یہانتک کہ وہ مرگئے انھون نے مجھہ سے کہا رسول اللہ
نے مجھسے فرمایا تم کیا کروگے جب تم پر ایسے امیر ہون گے جو نماز کو اپنے وقت پر نہ پڑہین گے مین نے کہا جب ایسا زمانہ میرے اوپر آوے تو مجھکو
آپ کیا حکم فرماتے مین آپ نے فرمایا نماز پڑھا کر اپنے وقت مین اور اون کے ساتھہ بھی نفل سمجھہ کر پڑھ لیا کر عن عبادة بن الصامت
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انها ستکون علیکم بعدی امراء تشغلهم اشیاء عن الصلوة لوقتها
حتی یذهب وقتها فصلوا الصلوة لوقتها فقال رجل یا رسول اللہ اصلی معهم قال نعم ان شئت قال سفیان
ان ادرکتها معهم اصلی معهم قال نعم ان شئت ترجمہ عبادة بن صامت سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میرے بعد تمھارے اوپر ایسے امیر ہون گے جو وقت پر نماز پڑھنے سے اونکو ایسے کام روکینگے یہانتک کہ وقت گزر جاوے گا تو تم وقت پر نماز
پڑھ لیا کرنا ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مین اونکے ساتھہ نماز پڑھون آپ نے فرمایا ہان پڑھ لے اگر تیرا جی چاہے سفیان کی روایت مین
ہے وہ شخص بولا یا رسول اللہ اگر مین نماز کو اون کے ساتھہ پاؤن تو اون کے ساتھہ پڑھ لون آپ نے فرمایا ہان پڑھ لے عن قبیصة
بن وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون علیکم امراء من بعدی یؤخرون الصلوة فهی لکم وهی علیهم فصلوا

نے روکے رکہا تمہارے روحون کو جسطرح چاہا اور پہیر دیا جب چاہا کہڑا ہوا اور اذان دی نماز کے واسطے جب سورج بلند ہوا اور وضو کیا جب آفتاب
بلند ہو گیا آپ بہی کہڑے ہوئے اور نماز پڑہی دوسری روایت مین ہے آپ نے وضو
کیا جب آفتاب بلند ہو گیا اور نماز پڑہی عن ابی قتادة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس فی النوم تفریط انما التفریط فی
الیقظة ان تؤخر صلوة حتی یدخل وقت اخری ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے مین
کچہہ قصور نہین ہے بلکہ قصور جاگنے مین ہے کہ نماز مین دیر کرے یہانتک کہ دوسری نماز کا وقت آ جاوے عن انس بن مالک ان النبی
صلی الله علیه وسلم قال من نسی صلاة فلیصلها اذا ذکرها لا کفارة لها الا ذلک ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بہول جاوے کسی نماز کو تو جب یاد آوے اسکو پڑہ لیوے سوا اسکے اور کچہہ کفارہ اسکا نہین ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوسرے دن وقت پر پہر اوسکو پڑہنا واجب نہین ہے مستحب ہے عن عمران بن حصین ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم کان فی مسیر له فناموا عن صلوة الفجر فاستیقظوا بحر الشمس فارتفعوا قلیلا حتی استقلت الشمس ثم امر مؤذنا
فاذن فصلی رکعتین قبل الفجر ثم اقام ثم صلی الفجر ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سفر مین تہے لوگ سو رہے فجر کے نماز کو نہ اوٹہے جب آفتاب کے گرمی ہوئی تو جاگے پہر تہوڑی دور چلے یہانتک کہ آفتاب بلند ہو گیا
بعد اوسکے آپنے مؤذن کو حکم دیا اوس نے اذان دی پہر آپنے دو رکعتین سنت کی پڑہین پہر اوس نے تکبیر کہی آپ نے فجر کی نماز
پڑہی عن عمرو بن امیة الضمری قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بعض اسفاره فنام عن الصبح حتی طلعت
الشمس فاستیقظ رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال تنحوا عن هذا المکان قال ثم امر بلالا فاذن ثم توضئوا و
صلوا رکعتی الفجر ثم امر بلالا فاقام الصلوة فصلی بهم صلوة الصبح ترجمہ عمرو بن امیہ الضمری سے روایت ہے
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہے کسے سفر مین آپ سو گئے فجر کے نماز کو نہ اوٹہے یہانتک کہ آفتاب نکل آیا پہر آپ جاگے
آپنے فرمایا یہان سے چلو بعد اوسکے آپنے حکم کیا بلال کو اذان دینے کا پہر سب نے وضو کیا اور فجر کے دو رکعتین سنت ادا کین پہر
بلال کو حکم دیا انہون نے تکبیر کہی آپنے صبح کی نماز پڑہائی عن ذی مخبر الحبشی وکان یخدم النبی صلی الله علیه وسلم
فی هذا الخبر قال فتوضأ یعنی النبی صلی الله علیه وسلم وضوءا لم یلث منه التراب ثم امر بلالا فاذن ثم
قام النبی صلی الله علیه وسلم فرکع رکعتین غیر عجل ثم قال لبلال اقم الصلوة ثم صلی الفرض وهو غیر عجل
ترجمہ ذی مخبر الحبشی خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسے قصے مین روایت ہے آپ نے وضو کیا اسقدر پانی سے کہ زمین مین
کیچڑ نہین ہوئے پہر حکم کیا بلال کو اوسنے اذان دی بعد اوسکے آپ اوٹہے اور دو رکعتین پڑہین بغیر جلدی کے پہر بلال سے فرمایا تکبیر کہہ
پہر فرض پڑہے بغیر جلدی کے ف یعنی آہستہ آہستہ ٹہر ٹہر کر اطمینان سے پڑہی دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے فاذن
وهو غیر عجل اذان دی بلال نے بغیر جلدی کے عن عبد الله بن مسعود قال اقبلنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم
زمن الحدیبیة فقال رسول الله صلی الله من یکلؤنا فقال بلال انا فناموا حتی طلعت الشمس فاستیقظ النبی صلی الله علیه وسلم

فی سفر لہ فمال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وملت معہ فقال انظر فقلت ھذا راکب ھذان راکبان ھؤلاء ثلثۃ حتی
صرنا سبعۃ فقال احفظوا علینا صلوتنا یعنی صلوۃ الفجر فضرب علی اذانھم فما ایقظھم الا حر الشمس
فقاموا فساروا ھنیئۃ ثم نزلوا فتوضؤا واذن بلال فصلوا رکعتی الفجر ثم صلوا الفجر ورکبوا فقال بعضھم
لبعض قد فرطنا فی صلوتنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا تفریط فی النوم انما التفریط فی الیقظۃ فاذا سہی
احدکم عن صلوۃ فلیصلھا حین یذکرھا ومن الغد للوقت **ترجمہ** ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سفر میں تھے آپ ایکطرف کو مائل ہوئے میں بھی اوسی طرف چلا آپ نے فرمایا دیکھ میں نے کہا یہ ایک سوار ہے یہ دو ہیں یہ تین ہیں
یہانتک کہ ہم سات آدمی ہوگئے آپنے فرمایا فجر کی نماز کا خیال رکھنا اونکے کان بند ہوگئے (یعنی سو رہے) کسی چیز نے اونکو نہ جگایا
مگر آفتاب کی تیزی نے پھر اوٹھے اور تھوڑی دیر چلے بعد اوسکے اوترے اور وضو کیا اور بلال نے اذان دی اور فجر کی دو سنتوں کو سب نے پڑھا
پھر فرض پڑھے اور سوار ہوئے اب ایک دوسرے سے کہنے لگا ہم نے قصور کیا نماز میں آپنے فرمایا سونے میں کچھ قصور نہیں قصور یہ ہے کہ جاگتا
ہو اور نہ پڑھے جب تم میں سے کوئی نماز بھول جاوے تو جسوقت یاد کرے اوسکو پڑھ لیوے اور دوسرے دن بھی اپنے وقت پر پڑھے **ف** یعنی
پھر دوسرے دن احتیاطا وقت پر بھی اوسکو پڑھ لیوے اسکے وجوب کا کوئی قائل نہیں ہوا یا مطلب یہ ہے کہ دوسرے دن خیال رکھے ایسا
نہو کہ پھر قضا ہو جاوے یا قضا کرنیکی عادت ہو جاوے **عن** ابی قتادۃ الانصاری فارس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بعث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیش الامراء بھذہ القصۃ قال فلم توقظنا الا الشمس طالعۃ فقمنا وھلین لصلاتنا فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم رویدا رویدا حتی اذا تعالت الشمس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان منکم یرکع رکعتی الفجر
فلیرکعھما فقام من کان یرکعھما ومن لم یکن یرکعھما فرکعھما ثم امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینادی بالصلوۃ فنودی
بھا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بنا فلما انصرف قال الا انا نحمد اللہ انا لم نکن فی شیء من امور الدنیا یشغلنا
عن صلاتنا ولکن ارواحنا کانت بید اللہ عزوجل فارسلھا انی شاء فمن ادرک منکم صلوۃ الغداۃ من غد صالحا فلیقض
معھا مثلھا **ترجمہ** ابی قتادہ انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر بھیجا اور یہی قصہ بیان کیا ابوقتادہ نے
کہا ہمکو کسی چیز نے ہوشیار نہیں کیا مگر آفتاب نے جب نکل آیا تو ہم اوٹھے گھبرائے ہوئے نماز کے واسطے آپنے فرمایا ٹھہرو ٹھہرو یہانتک کہ جب
آفتاب بلند ہوگیا آپنے فرمایا جو شخص تم میں سے فجر کی سنتوں کو پڑھا کرتے تھے وہ اوٹھیں اور پڑھیں تو سب لوگ کھڑے ہوگئے جو پڑھا کرتے
تھے اور جو نہیں پڑھتے تھے اور سنت ادا کی بعد اوسکی آپنے حکم دیا اذان دینے کا اذان دی گئی پھر آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی جب فارغ ہوئے
نماز سے آپ نے فرمایا آگاہ ہو ہم شکر کرتے ہیں اللہ جل جلالہ کا ہم کسی دنیا کے کام میں نہیں پھنسے تھے جس لیے ہو نماز سے باز رہے لیکن روحیں ہماری
اللہ جل جلالہ کے ہاتھ میں تھیں جب اوس نے چاہا چھوڑا تو جو شخص تم میں سے کل صبح کی نماز اچھے وقت پر پاوے وہ کل کے نماز کے ساتھ ایک اور
نماز بھی پڑھ لیوے **عن** ابی قتادۃ فی ھذا الخبر قال فقال ان اللہ قبض ارواحکم حین شاء وردھا حین شاء ثم قال فاذن بالصلوۃ
فقاموا فتطھروا حتی اذا ارتفعت الشمس قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس **ترجمہ** ابوقتادہ سے اسی حدیث میں مروی ہے اللہ جل جلالہ

لگائین چہرہ وہی حال ہین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین انہون نے مسجد کہ بھی اینٹون سے بنایا و

ابتک قائم ہے **عن** انس بن مالك رضي الله عنهم قال قدم رسول الله صلى الله عليه واله وسلم المدينة فنزل

في علو المدينة في حي يقال لهم بنو عمرو بن عوف فاقام فيهم اربع عشرة ليلة ثم ارسل الى بني النجار

فجاؤا متقلدين سيوفهم فقال انس فكأني انظر الى رسول الله صلى الله عليه واله وسلم على راحلته وابو بكر

ردفه وملاء بني النجار حوله حتى القى بفناء ابي ايوب وكان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يصلي

حيث ادركته الصلاة ويصلي في مرابض الغنم وانه امر ببناء المسجد فارسل الى بني النجار ثامنوني

بحائطكم هذا فقالوا والله لا نطلب ثمنه الا الى الله عز وجل قال انس وكان فيه ما اقول لكم

كانت فيه قبور المشركين وكانت فيه خرب وكان فيه نخل فامر رسول الله صلى الله عليه واله

وسلم بقبور المشركين فنبشت وبالخرب فسويت وبالنخل فقطع فصفوا النخل قبلة المسجد

وجعلوا عضادتيه حجارة وجعلوا ينقلون الصخر وهم يرتجزون والنبي صلى الله عليه واله

وسلم معهم وهو يقول + اللهم لا خير الا خير الآخرة + فانصر الانصار والمهاجرة **ترجمه**

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینی مین تشریف لائے (مکہ سے ہجرت کرکے) تو مدینہ کے بلند جانب مین اوترے ایک محلے مین جنکو بنے عمرو بن عوف کہتے تہے وہان چودہ راتین رہے پہر آپنے کسیکو بنو النجار کے پاس بہیجا وہ آئے اپنی تلوارین لٹکائے ہوئے انس نے کہا گویا مین دیکہہ رہا ہون اب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونٹ پر ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچہے ساتہہ سوار تہے بنو النجار کے لوگ آپ کے گرد تہے یہانتک کہ آپ اوترے ابو ایوب کے صحن مین اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جہان نماز کا وقت آجاتا تہا نماز پڑہ لیتے تہے اور بکریون کے رہنے کی جگہہ مین بہی نماز پڑہ لیتے تہے پہر آپ نے حکم کیا مسجد بنانے کا فرمایا اے بنے النجار تم اپنی اس زمین کی قیمت لے لو اونہون نے کہا قسم خدا کی ہم اسکے قیمت نہ لین گے مگر اللہ جل جلالہ سے انس نے کہا اوس زمین مین جو چیزین تہین وہ مین تم سے کہی دیتا ہون اوسمین قبرین تہین مشرکون کی اور کئی کہنڈرے تہے اور کچہہ درخت تہے کہجور کے آپ نے حکم کیا مشرکون کی قبرین کہودی گئین (تاکہ اوس مین سے اونکی ہڈیان نکلوا کر پہینک دیے جاوین) اور کہنڈری صاف کیے گئے اور درخت کاٹے گئے اون کی لکڑیان مسجد کے سامنے لگائی گئین اور اسکے دروازے کی چوکہٹ پتہرون سے بنائی گئی صحابہ سب پتہر اوٹہاتے جاتے تہے اور اشعار پڑہتے جاتے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہی اونکے ساتہہ تہے اور فرماتے تہے اے پروردگار کوئی بہتری کچہہ نہین

قال افعلوا كما كنتم تفعلون قال ففعلنا قال فكذلك فافعلوا لمن نام او نسي ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے بیچ صلح حدیبیہ کے زمانے میں آپ نے فرمایا کون ہمکو جگا دیگا بلال نے کہا میں پھر سو رہے یہانتک کہ آفتاب نکل آیا اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے آپ نے فرمایا کرو تم جیسا تم کیا کرتے تھے یعنی معمول کے موافق نماز پڑھو ہم نے ویسا ہی کیا پھر فرمایا آپ نے جو کوئی سو جایا کرے یا بھول جاوے وہ ایسا ہی کرے

باب في بناء المسجد مسجد کے بنانیکا بیان

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما امرت بتشييد المساجد قال ابن عباس لتزخرفنها كما زخرفت اليهود والنصارى **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم نہیں ہوا مسجدوں کے بلند کرنے کا ابن عباس نے کہا تم مسجدوں کو ایسا آراستہ کرو گے جیسا یہود اور نصاری نے کیا ہے

عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى يتباهى الناس في المساجد **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہو گی جبتک لوگ مسجدوں پر فخر نہ کرینگے **ف** یعنی ایک دوسرے پر فخر کریگا کہ میری مسجد بلند اور عمدہ مزین ہے۔ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ ضرورت سے زیادہ مسجدوں کی آرایش کرنا روشنی کرنا ممنوع ہے۔ بڑی آرایش مسجد کی یہ ہے کہ وہاں پنجوقتہ نماز باذان و اقامت مطابق سنت کے اپنے وقت پر ہوا کرے امام ایسے شخص کو مقرر کرے جو عالم متدین خدا ترس قاری ہو موذن ایسا ہو جو اذان پر اجرت نہ لیوے

عن عثمان بن ابي العاص ان النبي صلى الله عليه وسلم امره ان يجعل مسجد الطائف حيث كان طواغيتهم **ترجمہ** عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو حکم کیا طائف میں مسجد بنانے کا جہاں پر مشرکون کے بت رہا کرتے تھے

عن عبد الله بن عمر ان المسجد كان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم مبنيا باللبن والجريد قال مجاهد وعمده خشب النخل فلم يزد فيه ابو بكر شيئا وزاد فيه عمر وبناه على بنائه في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم باللبن والجريد واعاد عمده قال مجاهد عمده خشبا وغيره عثمان فزاد فيه زيادة كثيرة وبنى جداره بالحجارة المنقوشة والقصة وجعل عمده من حجارة منقوشة وسقفه بالساج قال مجاهد وسقفه الساج **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ مسجد نبوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کچی اینٹ اور کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی مجاہد نے کہا اوسکے ستون کھجور کے لکڑی کے تھے حضرت ابو بکر نے اوس میں کچھ نہ بڑھایا حضرت عمر نے اوس کو بڑھایا لیکن جیسے بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھی ویسی ہی رکھی یعنی کچی اینٹ اور کھجور کے شاخوں کی اور اوس کے ستون نئی لکڑی کے لگائے اور حضرت عثمان نے اوسکو بدل دیا اور بہت بڑھایا اور اوسکی دیواریں چونے اور پتھروں کی تیار کیں جسمیں نقش بنے ہوئے تھے اور اوس کے ستون نقشی پتھروں کے لگائے اور اوسکی چھت ساگوان کی لکڑی کا بنایا

عن ابن عمر ان مسجد النبي صلى الله عليه وسلم كانت سواريه على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم من جذوع النخل اعلاه مظلل بجريد النخل ثم انها نخرت في خلافة ابي بكر فبناها بجذوع النخل وبجريد النخل ثم انها نخرت في خلافة عثمان فبناها بالآجر فلم تزل ثابتة حتى الآن **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کے ستون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کھجور کے لکڑی کی تھی اور چھت مسقف کر دیا تھا کھجور کے شاخوں سے وہ گل گئیں ابو بکر رض کی خلافت میں انہوں نے اور لکڑیاں کھجور کے نئے لگائیں وہ شاخیں بھی نئے

مین کنکریان لاکر زمین پر بچھاتا تھا اپنے نیچے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز
پڑھ چکے آپ نے فرمایا کیا اچھا کام کیا اُس نے عن ابی صالح قال کان یقال ان الرجل اذا
اخرج الحصی من المسجد ینا شدہ ترجمہ ابو صالح رضہ نے کہا لوگ کہا کرتے تھے جب کوئی کنکریون
کو مسجد سے نکالتا ہے تو وہ کنکریان اوسکو قسم دیتے ہین (اور کہتے ہین ہمکو نہ نکالو) سبحان اللہ
کنکریان جو جماد ہین اونکو مسجد سے اسقدر الفت اور اللہ جل جلالہ کی یاد سے ایسا ذوق ہے پر
انسان کو جو عقل اور سمجھ رکھتا ہے اتنی بھی اُلفت نہین بڑے افسوس کی بات ہے) عن ابی ھریرۃ
رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان الحصاۃ لتناشد الذی یخرجھا من المسجد
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کنکری قسم
دیتی ہے اوس شخص کو جو اوسکو نکالتا ہے مسجد سے **باب کنس المسجد** مسجد مین جھاڑو دینے
کا بیان عن انس بن مالک رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرضت علی اجور
امتی حتی القذاۃ یخرجھا الرجل من المسجد وعرضت علی ذنوب امتی فلم ار ذنبا اعظم
من سورۃ من القرآن او آیۃ اوتیھا رجل ثم نسیھا ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روبرو کیے گئے میرے ثواب میری امت کے یہانتک
کہ کوڑی اور خاک کا مسجد مین سے کوئی اوس کو نکالے اور روبرو کیے گئے میرے گناہ میری امت
کے تو نہ دیکھا مین نے کوئی گناہ بہت بڑا اس سے کسی کو کوئی سورت قرآن کی یا آیت یاد ہو پھر
اوسکو بھلا وے (یعنے دیکھکر بھی نہ پڑھ سکے) **باب فی اعتزال النساء فی المساجد عن الرجال**
مسجد مین عورتون کا مردون سے جدا رہنا عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم لو ترکنا ھذا الباب للنساء قال نافع فلم یدخل منہ ابن عمر حتی مات قال
غیر عبد الوارث قال عمر وھو اصح ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (یہہ روایت عبد الوارث کی ہے اورون نے کہا حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا اور وہی صحیح ہے) اس دروازے کو ہم عورتون کے لیے چھوڑ دین
تو بہتر ہے۔ نافع نے کہا یہہ سنکر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پھر اوس دروازے سے کبھی نہ گئے مرتے
دم تک۔ دوسری روایت مین نافع سے یہہ ہے کہ یہہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور یہی صحیح ہے
عن نافع رضی اللہ عنہ قال ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کان ینھی ان یدخل من باب النساء
ترجمہ نافع رضہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ منع کرتے تھے مردون کو باب النساء مین ہوکر جانے

سوا آیت کے بہتری کے تو مدد کر انصار اور مہاجرین کے عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان

موضع المسجد حائطا لبنی النجار فیہ حرث ونخل وقبور المشرکین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم ثامنونی بہ فقالوا لا نبغی بہ ثمنا فقطع النخل وسوی الحرث ونبش قبور المشرکین

وساق الحدیث وقال فاغفر مکان فانصر ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد

نبوی کی جگہہ ایک باغ تہا بنی نجار کا اوس مین زراعت بہی تہی اور کہجور کے درخت بہی تہی اور مشرکون

کی قبرین تہین آپنے اون سے فرمایا مجہہ سے اسکی قیمت لے لو اونہون نے کہا ہم قیمت نہین چاہتے

تو درخت کاٹے گئے اور زراعت برابر کی گئی اور قبرین کہود ڈالی گئین باقی قصہ ویسا ہی بیان کیا جیسا

اوپر گزرا مگر اس حدیث مین مدد کر کے جگہہ بخش تو ہے یعنے آپ فرماتے تہے بخش تو انصار اور مہاجرین

کو باب اتخاذ المساجد فی الدور گہرون مین مسجد بنانے کا بیان عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت امر رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ببناء المساجد فی الدور وان تنظف وتطیب ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

سے روایت ہے حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجدین بنانے کا گہرون مین یعنے نماز کی جگہہ مقرر کرنے

کا دوسری حدیث مین ہے اپنے گہرون کو قبرین مت بناؤ) اور اونکو پاک اور صاف رکہنے کا اور معطر کرنے کا عن

سمرۃ بن جندب انہ کتب الی بنیہ اما بعد فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یامرنا با

المساجد ان نصنعہا فی دورنا ونصلح صنعتہا ونطہرہا ترجمہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹون کو

لکہا بعد حمد وصلوۃ کے معلوم ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو حکم کرتے تہے مسجدین بنانیکا اپنے گہرون مین

اور اوسکو درست اور پاک رکہنے کا باب فی السراج فی المساجد مسجد مین چراغ جلانے کا بیان عن میمونۃ

رضی اللہ عنہا مولاۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہا قالت یا رسول اللہ افتنا فی بیت المقدس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائتوہ

فصلوا فیہ وکانت البلاد اذ ذاک حربا فان لم تاتوہ وتصلوا فیہ فابعثوا بزیت یسرج فی قنادیلہ

ترجمہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اُس نے کہا یا رسول اللہ بیت المقدس مین آپ کیا حکم دیتے ہین ہمکو

آپنے فرمایا وہان جاؤ اوس مین نماز پڑہو اور اوس زمانے مین سب شہرون مین لڑائی پہیلی ہوئی تہی آپنے

فرمایا اگر وہان نہ جاسکو اور نماز نہ پڑہ سکو تو تیل بہیجو وہ اوسکی قندیلون مین جلایا جاوے باب فی حصا

المسجد مسجد کے کنکریون کا بیان عن ابی الولید قال سالت ابن عمر عن الحصی الذی فی المسجد فقال مطرنا

ذات لیلۃ فاصبحت الارض مبتلۃ فجعل الرجل یاتی بالحصی فی ثوبہ فیبسطہ تحتہ فلما قضی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصلاۃ قال ما احسن ہذا ترجمہ ابی الولید سے روایت ہے مین نے ابن عمر سے

پوچہا مسجد کے کنکریون کو اونہون نے کہا ایکرات کو پانی برسا تو زمین گیلی ہوگئی ایک شخص اپنے کپڑے

وسلم قال لا يزال احدكم في صلوة ما كانت الصلوة تحبسه لا يمنعه ان ينقلب الى اهله الا الصلوة
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ تم مین سے وہ شخص نماز ہی مین رہتا ہے جبتک نماز اوسکو روکی رہے
گہر مین جا سکے نماز کے خیال سے عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يزال العبد في الصلاة ما كانت
في مصلاه ينتظر الصلاة تقول الملائكة اللهم اغفر له اللهم ارحمه حتى ينصرف او يحدث فقيل ما يحدث قال يفسو
او يضرط ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ بندہ نماز ہی مین رہتا ہے جبتک اپنے مصلے پر نماز کی
انتظار مین بیٹہا رہا کرتا ہی فرشتے کہا کرتے ہین خداوندا بخش دے اوسکو خداوندا رحم کر اوس پر جبتک فارغ نہو اور لوٹے یا حدث
لوگون نے کہا حدث سی کیا مراد ہے کہا ہیسکی ماری یا گوز لگا دے عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتى
المسجد لشيء فهو حظه ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد مین آوے جس کام کے لیے ویسا ہی ملیگا
ف یعنی اگر عبادت کے لیے آوے تو ثواب پاویگا اور دنیا کے کامون کیواسطے آوی تو وبال ہوگا باب فی کراهية انشاد
الضالة في المسجد مسجد مین گمی ہوئی چیز ڈہونڈہنا چاہیے عن ابی هريرة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول من سمع رجلا ينشد ضالة في المسجد فليقل لا اداها الله اليك فان المساجد لم تبن لهذا ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے جو شخص سنے کسیکو گمی ہوئی چیز ڈہونڈہتے ہوئے مسجد مین تو کہے خدا
تیری چیز کبھی نہ ملے مسجدین اسواسطے نہین بنی ہین باب فی کراهية البزاق في المسجد مسجد مین تہوکنی کے کراہت عن
انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم قال التفل في المسجد خطيئة وكفارته ان تواريه ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد مین تہوکنا خطا ہے اور کفارہ اوسکا یہہ ہے کہ اوسکو چہپا دیوے ف جو مسجدین خام ہوتے
ہین وہان تہوکنی مین اندیشہ نہین تہوک کر اوسکو مٹی مین دبا سکتے ہین مگر جس مسجد کا صحن پختہ ہو وہان تہوکنا منع ہوا ہے کپڑے
جوتی مین تہوک لیوی کیونکہ لوگون کو تکلیف ہوگی عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان البزاق في المسجد خطيئة
وكفارتها دفنها ترجمہ انس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد مین تہوکنا گناہ ہے اور کفارہ اوسکا یہی ہے کہ اوسکو
دبا دیوی عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم النخاعة في المسجد فذكر مثله ترجمہ انس سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلغم حلق سے نکالکر مسجد مین ڈالنا گناہ ہے اوسکو دبا دینا یہ کفارہ ہے اوس کا عن ابی هريرة يقول
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دخل هذا المسجد فبزق فيه او تنخم فليحفر فليدفنه فان لم يفعل فليبزق
في ثوبه ثم ليخرج به ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جاوے اس مسجد مین پہر تہوکے یا بلغم ڈالے
تو چاہیے مٹی کرید کر اوسکو دبا دیوے اگر ویسا نہ کرے تو اپنے کپڑے مین تہوک کر اوسکو لیکر نکلے عن طارق بن عبد الله المحاربي
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الرجل الى الصلوة او اذا صلى احدكم فلا يبزق امامه ولا عن يمينه
ولكن عن تلقاء يساره ان كان فارغا او تحت قدمه اليسرى ثم ليقل به ترجمہ طارق بن عبداللہ محاربی سے روایت ہے رسول

(ذکر کردہ دروازہ مخصوص کردیا گیا تھا عورتون کے جانے آنے کے واسطے) باب ما یقول الرجل عند
دخوله المسجد مسجد مین جاتے وقت کیا کہے عن ابی حمید او ابی اسید الانصاری یقول قال رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم اذا دخل احدکم المسجد فلیسلم عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم ثم
لیقل اللهم افتح لی ابواب رحمتك فاذا خرج فلیقل اللهم انی اسألك من فضلك ترجمه ابی حمید یا ابی
اسید انصاری سے روایت ہے فرمایا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم نے جب تم مین سے کوئی مسجد مین آوے
توسلام بہیجے رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم پر پہر کہے اللهم افتح لی ابواب رحمتك اے پروردگار کہولدے میرے لیے دروازے
اپنی رحمت کے پہر جب نکلے تو کہے اللهم انی اسئلك من فضلك اے پروردگار مین تیرا فضل چاہتا ہون عن حیوة
بن شریح قال لقیت عقبة بن مسلم فقلت له بلغنی انك حدثت عن عبد الله بن عمرو بن العاص عن
النبی صلی الله علیه وآله وسلم انه کان اذا دخل المسجد قال اعوذ بالله العظیم وبوجهه الکریم و
سلطانه القدیم من الشیطان الرجیم قال اقط قلت نعم قال فاذا قال ذلك قال الشیطان
حفظ منی سائر الیوم ترجمه حیوة بن شریح رضی الله تعالی عنه سے روایت ہے مین عقبه
بن مسلم رضی الله عنه سے ملا مین نے اون سے کہا مجہے خبر پہونچی ہے تم سے کسی نے حدیث بیان کی
ہے عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما سے اونہون رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم سے جب
آپ مسجد مین تشریف لے جاتے فرماتے پناہ مانگتا ہون مین ساتہ الله کے جو بڑا ہے اور ساتہ اسکے
منہ کے جو بڑی عزت والا ہے اور ساتہ اوسکے سلطنت کے جو قدیم ہے شیطان مردود سے عقبه نے
کہا بس اتنا ہی مین نے کہا ہان عقبه نے کہا جب کوئی یہہ کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے اب مجہسے بچ گیا
تمام دن تک باب ما جاء فی الصلوة عند دخول المسجد تحیة المسجد کا بیان عن ابی قتادة قال ان
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال اذا جاء احدکم المسجد فلیصل سجدتین من قبل ان
یجلس ترجمه ابی قتاده سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا جب تم مین
سے کوئی مسجد مین جاوے تو بیٹہنے سے پہلے دو رکعتین پڑہ لیوے عن ابی قتادة عن النبی صلی الله علیه
وسلم بنحوه زاد ثم لیقعد بعد ان شاء اولیذهب لحاجته ترجمه ابی قتاده سے روایت ہے مثل اوسکی اتنا زیادہ ہے کہ جب رکعتین پڑہ چکے
پہر اگر چاہے بیٹہے چاہے اپنی کام مین چلا جاوے باب فضل القعود فی المسجد مسجد مین بیٹہنے کی فضیلت کا بیان عن ابی هریرة قال ان
رسول الله صلعم قال الملائکة تصلی علی احدکم ما دام فی مصلاه الذی یصلی فیه ما لم یحدث تقول اللهم اغفر له اللهم ار
ترجمه ابی هریره سے روایت ہے رسول خدا صلعم نے فرمایا فرشتے دعا کرتے ہین اس شخص کے لیے جو تم مین بیٹہا رہتا ہے اپنی مصلے مین جہان وہ نماز پڑہتا ہے جب تک حدث نہوے یا
ہو ان سے فرشتے یون کہتے ہین اے پروردگار بخش دے اوسکو اے پروردگار رحم کر اوس پر عن ابی هریرة ان رسول الله صلی

ہاتہ مین ایک ٹہنی تہی ابن طاب کی جو ایک قسم کے کہجور ہے آپنے دیکہا تو مسجد کے قبلی مین بلغم لگا ہوا ہی آپنے اوسکو چہیل دیا لوگون سی پہر فرمایا تم مین سی کون یہ چاہتا ہے کہ اللہ اوسکی طرف سی منہ پہیر لی پہر فرمایا جب تم مین سی کوئی نماز کو کہڑا ہو تو اللہ جل جلالہ اوسکی سامنی ہوتا ہے (یعنی قبلہ اللہ کا اوسکی سامنی ہوتا ہی۔ خطابی) تو سامنی نہ تہوکے نہ داہنی طرف بلکہ تہوکی بائین طرف بائین پانون کی تلی اگر جلدی ہو تو اپنے کپڑی سی اسطرح کری پہر آپنے کپڑے کو اپنی منہ پر رکہا پہر اوسکو مل دیا بعد اوسکی فرمایا عبیر لاؤ ایک جوان اٹہا دوڑتا ہوا گیا اپنی گہر مین اور اپنی ہتیلی مین خوشبو لیکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو لیکر لکڑی کے نوک مین لگایا اور جہان بلغم لگا تہا وہان مل دیا جابر نے کہا اسی واسطے تم اپنی مسجدون مین خوشبو لگایا کرتے ہو **عن ابی سھلۃ السائب بن خلاد** قال احمد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا ام قوما فبصق فی القبلۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین فرغ لا یصلی لکم فاراد بعد ذلک ان یصلی لھم فمنعوہ واخبروہ بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال نعم وحسبت انہ قال انک اذیت اللہ ورسولہ **ترجمہ** ابی سہلہ سائب بن خلاد (احمد نے کہا صحابی ہین) سے روایت ہی ایک شخص نے امامت کی ایک قوم کی اور تہوکا قبلی کیطرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکہہ رہی تہی جب وہ نماز سی فارغ ہوا تو آپنے قوم سے کہدیا اب وہ تمہاری امامت نکری بعد اوسکی اوسنے امامت کا قصد کیا لوگون نے منع کیا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہی اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپنے فرمایا ہان مین نی منع کیا ہے راوی نی کہا مجہکو گمان ہی آپ نی یہہ بہی فرمایا تو نی ایذا دی اللہ کو اور اوسکی رسول کو **عن مطرف عن ابیہ** قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فبزق تحت قدمہ الیسری **ترجمہ** مطرف سی روایت ہی اونہون نے سنا اپنی باپ (عبد اللہ بن شخیر بن عوف) سے مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نماز پڑہ رہی تہے آپنے تہوکا اپنی بائین قدم کے تلے دوسری روایت مین ہی پہر اپنی جوتے سی مل ڈالا **عن ابی سعید** قال رایت واثلۃ بن الاسقع فی مسجد دمشق بصق علی البوری ثم مسحہ برجلہ فقیل لہ لم فعلت ھذا قال لانی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ **ترجمہ** ابی سعید سے روایت ہی مین نی واثلہ بن اسقع کو دیکہا دمشق کے مسجد مین اونہون نے تہوک دیا بوریے پر پہر پانون سی مل ڈالا لوگون نی اون سی کہا تم نی ایسا کیون کیا اونہون نی کہا اسواسطے کہ مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ایسا کرتی ہوئے

باب ما جاء فی المشرک یدخل المسجد

مشرک مسجد مین جا سکتا ہی **ف** اللہ جل جلالہ نے جو فرمایا انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام وہ بطریق وعدہ اور پیشین گوئی کے ہے یعنی اب مشرکون کا عمل اور تصرف مسجد حرام مین کبہی نہوگا نہ بطور ملکی کے اسے طرح نجاست سی مراد نجاست معنوی ہی جو اوسکی قلب مین ہے یعنی کفر کی نجاست دلیل اسکی یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک مشرکہ عورت کی مشک سی وضو کیا نظیر اسکی کلام اللہ شریف مین دوسری جگہ موجود ہی فاجتنبوا الرجس من الاوثان یعنی تم نجاست سے بتون کے الغرض بتون کو نجس فرمایا حالانکہ اون مین کوئی نجاست ظاہری نہین ہے **عن انس بن مالک** یقول دخل رجل علی جمل فاناخہ فی المسجد ثم عقلہ ثم قال ایکم محمد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکی بین ظہرانیھم

الله صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی نماز کو کھڑا ہو یا نماز پڑھے تو اپنے آگے اور داہنے طرف نہ تھوکے لیکن بائیں طرف اگر جگہ ہو تو تھوکے
یا بائیں قدم کے تلے تھوکے اوسکو مل دیوے عن ابن عمر قال بینما رسول الله صلی الله علیه وسلم یخطب یوما اذ رای نخامة
فی قبلة المسجد فتغیظ علی الناس ثم حکها قال واحسبه قال فدعا بزعفران فلطخه به وقال ان الله تعالی
قبل وجه احدکم اذا صلی فلا یبزق بین یدیه ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خطبہ پڑھتے تھے ایک ہی ایکا قبلہ کی دیوار میں بلغم لگا ہوا دیکھا ف اس حدیث میں قبلہ سے مراد محراب نہیں ہے کیونکہ آنحضرتؐ
کے عہد مبارک میں اور خلفائے راشدین کے زمانے میں محراب بنانیکا دستور نہ تھا اسواسطے تمام سلف نے اوسکو مکروہ جانا ہے اول محراب کو عمر
بن عبد العزیز نے نکالا جب مسجد نبوی کو گرا کر از سر نو تعمیر کی ولید بن عبد الملک کے زمانے میں ت آپ غصے ہوئے لوگوں
پر پھر اوسکو کھرچ ڈالا اور زعفران منگا کر اوس میں لتھیڑ دی اور فرمایا بیشک اللہ تعالی منہ کے سامنے ہوتا ہے جب کوئی تم میں سے
نماز پڑھے یعنی اوس کی رحمت سامنے ہوتی ہے جیسے دوسری روایت میں ہے فان الرحمۃ تواجہہ خطابی / تو اپنے سامنے نہ تھوکے
عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یحب العراجین ولا یزال فی یده منها فدخل المسجد فرای نخامة
فی قبلة المسجد فحکها ثم اقبل علی الناس مغضبا فقال ایسر احدکم ان یبصق فی وجهه ان احدکم اذا استقبل القبلة
فانما یستقبل ربه عز وجل والملك عن یمینه فلا یتفل عن یمینه ولا فی قبلته ولیبصق عن یساره او تحت
قدمه فان عجل به امر فلیقل هكذا ووصف لنا ابن عجلان ذلك ان یتفل فی ثوبه ثم یرد بعضه علی بعض
ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے شاخوں کو پسند کیا کرتے تھے اور ہمیشہ آپکے ہاتھ میں ایک شاخ
رہتی ایک دفعہ آپ مسجد میں آئے تو قبلہ کیطرف بلغم لگا دیکھا آپ نے اوسکو کھرچ ڈالا پھر لوگوں پاس آئے غصے میں اور فرمایا کیا تم کو اچھا
معلوم ہوتا ہے اپنے منہ پر تھوکنا جب تم میں سے کوئی قبلہ کیطرف منہ کرتا ہے تو اپنے رب عز وجل کے طرف منہ کرتا ہے اور فرشتے اوسکے داہنی طرف
رہتے ہیں تو نہ تھوکے داہنی طرف اور نہ سامنے قبلے کیطرف بلکہ تھوکے بائیں طرف یا اپنے قدم کے نیچے اگر جلدی ہو تو اسطرح کرے ابن عجلان نے
اوسکو یوں بیان کیا کہ اپنے کپڑے میں تھوک کر اوسکو الٹ پلٹ کر ڈالے عن عبادة بن الولید بن عبادة بن الصامت قال اتینا جابرا
یعنی ابن عبد الله وهو فی مسجده فقال اتانا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مسجدنا هذا وفی یده عرجون ابن طاب
فنظر فرای فی قبلة المسجد نخامة فاقبل علیها فحتها بالعرجون ثم قال ایکم یحب ان یعرض الله عنه ثم قال ان
احدکم اذا قام یصلی فان الله تعالی قبل وجهه فلا یبصقن قبل وجهه ولا عن یمینه ولیبزق عن یساره
تحت رجله الیسری فان عجلت به بادرة فلیقل بثوبه هكذا ووضعه علی فیه ثم دلکه ثم قال ارونی عبیرا
فقام فتی من الحی یشتد الی اهله فجاء بخلوق فی راحته فاخذه رسول الله صلی الله علیه وسلم فجعله علی رأس
العرجون ثم لطخ به علی اثر النخامة قال جابر فمن هناك جعلتم الخلوق فی مساجدکم ترجمہ عبادہ بن ولید سے روایت ہے
ہم آئے جابر بن عبد اللہ انصاری کے پاس اور وہ اپنے مسجد میں تھے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اس مسجد میں آئے اور آپکے

اور فرمایا وہ زمین لعنت کی گئی ہے **ف** کیونکہ وہان نمرود کافر بادشاہ رہا اور اللہ کا غضب اسپر نازل ہوا وہ شہر تباہ ہو گیا خطابی نے کہا اس حدیث کی اسناد مین گفتگو ہے اور مین نہین جانتا کہ کسی عالم نے بابل کے زمین مین نماز کو حرام کیا ہو اور معارض ہے اسکی حدیث صحیح جسے کل روی زمین مین نماز پڑہنا درست ہوتا ہے بعضون نے کہا شاید اس ممانعت سے مقصود یہ ہے کہ بابل مین سکونت اختیار نہ کرے بعضون نے کہا یہ ممانعت خاص تھے علی رضہ کیواسطے کیونکہ آپ جانتے تھے کہ وہان کے لوگون سے علی کو ضرر پہونچیگا چنانچہ وہ اوسی ملک مین ابن ملجم ملعون کے ہاتھہ سے شہید ہوے پھر اور اہل بیت پر آپ کی اوسی ملک مین بڑی بڑی صدمے پہونچے **عن** ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الارض کلہا مسجد الا الحمام والمقبرۃ **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساری زمین نماز پڑہنے کی جگہہ ہے سوا حمام اور مقبرے کے

باب النہی عن الصلوۃ فی مبارک الابل

اونٹون کے بیٹہنے کی جگہہ مین نماز پڑہنے کی ممانعت **عن** البراء بن عازب قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوۃ فی مبارک الابل فقال لا تصلوا فی مبارک الابل فانہا من الشیاطین وسئل عن الصلوۃ فی مرابض الغنم فقال صلوا فیہا فانہا برکۃ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے سوال ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹون کے رہنے کی جگہہ مین نماز پڑہنے کا آپ نے منع فرمایا وہان نماز پڑہنے سے کیونکہ وہ شیاطین کے جگہہ ہے **ف** وہان نماز پڑہنے مین خوف ہے صدمے پہونچنے کا کوئی اونٹ اوٹھے یا چلے یا لات مارے تو نمازی کو تکلیف ہوگی یا نماز ٹوٹ جاویگی **ت** اور سوال ہوا بکریون کے مکان مین نماز پڑہنے سے آپنے فرمایا وہان نماز پڑہو برکت کی جگہہ ہے

باب متی یومر الغلام بالصلوۃ

لڑکے کو نماز پڑہنے کا حکم کب کیا جاوے **عن** سبرۃ بن معبد الجہنی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مروا الصبی بالصلوۃ اذا بلغ سبع سنین واذا بلغ عشر سنین فاضربوہ علیہا **ترجمہ** سبرہ بن معبد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکم کرو لڑکے کو نماز پڑہنے کا جب سات برس کا ہو اور جب دس برس کا ہو تو نماز پڑہنے کے لیے مارو **ف** یہہ حکم لڑکے کے اولیا کو ہے اسیطرح لڑکی کا بھی حکم ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروا اولادکم بالصلوۃ وہم ابناء سبع سنین واضربوہم علیہا وہم ابناء عشر وفرقوا بینہم فی المضاجع **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکم کرو اپنی اولاد کو نماز پڑہنے کا جب وہ سات برس کے ہون اور مارو انکو نماز کی واسطے جب وہ دس برس کے ہون (اور نماز نہ پڑہین) اور جدا سلاؤ انکو دوسرے روایت مین اتنا زیادہ ہے واذا زوج احدکم خادمہ عبدہ او اجیرہ فلا ینظر الی ما دون السرۃ وفوق الرکبۃ **ترجمہ** اور جب نکاح کر دے کوئی تم مین سے اپنی لونڈی کا اپنے غلام یا نوکر سے پھر اوسکی ناف کے نیچے اور گھٹنون کے اوپر نہ دیکھے **عن** ہشام بن سعد حدثنی معاذ بن عبد اللہ بن خبیب الجہنی قال دخلنا علیہ فقال لامراتہ متی یصلی الصبی فقالت کان رجل منا یذکر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ سئل عن ذلک فقال اذا عرف یمینہ من شمالہ فمروہ بالصلوۃ **ترجمہ** ہشام بن سعد سے روایت ہے کہا مجھسے معاذ بن عبد اللہ جہنی نے ہم پاس گئے اونہون نے اپنے عورت سے کہا لڑکا کب نماز پڑہے وہ بولی ہم مین سے کوئی شخص بیان کرتا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا سوال ہوا آپنے فرمایا جب داہنا ہاتھہ تمیز کرنے لگے بائین ہاتھہ سے اوس وقت اوسکو نماز کا حکم کرو +

فقلنا له هذا الابيض المتكئ فقال له الرجل يا ابن عبد المطلب فقال النبي صلى الله عليه وسلم قد اجبتك فقال
له الرجل يا محمد انی سائلك وساق الحديث ترجمه انس بن مالک سے روایت ہی کہ ایک شخص اونٹ پر سوار ہو کر آیا اوس نی اپنا اونٹ
مسجد مین بٹھایا پہر اوسکو باندہ دیا بعد اوسکے پوچھا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہین اور آپ تکیہ لگائی ہوئی بیٹھی تھی اونکی
بیچ مین ہم نی کہا یہ شخص سفید رنگ مین اور تکیہ لگائی ہوئی ہین پھر اوس شخص نے کہا ای بیٹی عبد المطلب کے آپ نی فرمایا مین تو
تجھے جواب دے چکا یا دے رہا ہون یا سن رہا ہون کہ کیا کہتا ہی پھر وہ شخص بولا یا محمد مین تم سے پوچھتا ہون آخر حدیث
تک **ف** حالانکہ وہ شخص مشرک تہا اور مسجد مین آیا آپ نے منع نکیا **عن** ابن عباس قال بعث بنو سعد بن بکر ضمام
بن ثعلبة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقدم عليه فاناخ بعيره على باب المسجد ثم عقله ثم دخل المسجد فذكر
نحوه قال فقال ايكم ابن عبد المطلب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا ابن عبد المطلب قال يا ابن عبد المطلب
وساق الحديث **ترجمه** عبد الله بن عباس سے روایت ہے کہ بنی سعد نے اپنے طرف سی ضمام بن ثعلبہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
بھیجا وہ آئی انہون نے اپنا اونٹ مسجد کے دروازے پہ بٹھایا اور اوسکو باندہ دیا پھر مسجد مین گئی بعد اوسکے ویسا ہی بیان کیا (جیسا
اوپر گزرا) راوی نے کہا انہون نی کہا عبد المطلب کے بیٹے تم مین سے کون صاحب ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین عبد المطلب
کا بیٹا ہون انہون نی کہا ای بیٹی عبد المطلب کے اور بیان کیا حدیث کو اخیر تک **عن** ابی هريرة قال اليهود اتوا النبي صلى الله
عليه وسلم وهو جالس في المسجد في اصحابه فقالوا يا ابا القاسم في رجل وامرأة زنيا منهم **ترجمه** ابو ہریرہ سے روایت ہے یہود
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ مسجد مین بیٹھی ہوئی تھی اپنے لوگون مین اور کہا ای ابو القاسم مسئلہ پوچھا ایک مرد اور عورت
کا اپنی مین سے جنہون نے زنا کیا تھا **ف** اس حدیث سے کافرون کا مسجد مین جانا ثابت ہوتا ہے **باب** في المواضع التي لا تجوز
فيها الصلوة ان مقامون کا بیان جہان نماز پڑھنا منع ہے **عن** ابی ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جعلت لي
الارض طهورا ومسجدا **ترجمه** ابو ذر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری لیے زمین پاک کرنیوالی ہے **ف** یعنی
ہر پاک زمین پر تیمم درست ہے اور مسجد ہی **ت** **عن** ابی صالح الغفاری ان عليا رضي الله عنه مر ببابل وهو يسير فجاءه المؤذن يؤذنه
بصلاة العصر فلما برز منها امر المؤذن فاقام الصلاة فلما فرغ قال ان حبيبي صلى الله عليه وسلم نهاني ان اصلي في المقبرة
ونهاني ان اصلي في ارض بابل فانها ملعونة **ترجمه** ابی صالح غفاری سے روایت ہی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گذری بابل پر
(بابل ایک شہر تہا عراق کے ملک مین ایک مدت سی تباہ ہو گیا بغداد سے ۶۰ میل کی فاصلی پر جنوب کے جانب مین اب وہان حلہ آبادی) اور آپ
جا رہی تھی اتنی مین موذن آیا عصر کے اذان دینے کو جب آپ بابل کی زمین سے پار ہو گئی اوس وقت آپ نے موذن کو حکم دیا اوس نی تکبیر کہی جب
نماز سی فارغ ہوئی تو آپ نی فرمایا میری حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مجکو نماز پڑہنی سی مقبری مین **ف** مقبرہ مین
نماز پڑہنا بعضون کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے اور بعضون کے نزدیک تنزیہا اور ظاہر حدیث مذہب اول کو موید ہی بعضون نے کہا اگر قبر
مین کوئی جاء علحدہ نماز کی لیے بنی ہو جہان قبر نہ ہو تو وہان نماز درست ہے **ت** اور منع کیا مجکو نماز پڑہنی سی بابل کی زمین

بن زید کہیں اوسطرح کہ بلال نے اذان دی ابو بشر نے کہا مجھسے ابو عمیر نے بیان کیا انصار یہ سمجھتے تھے کہ اگر عبد اللہ بن زید بیمار
نہ ہوتے اوسدن تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونہی کو مؤذن بناتے **ف** لیکن اتفاق سے اون دنوں بیمار تھے اور یہ فضیلت
بلال کے قسمت مین تھی اونھی کو ملے پھر ہمیشہ وہی مؤذن رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کی حیات تک **باب** کیف
الاذان اذان کیونکر دینا چاہیے **عن** عبد الله بن زيد قال لما امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناقوس يعمل
ليضرب به للناس لجمع الصلوة طاف بي وانا نائم رجل يحمل ناقوسا في يده فقلت يا عبد الله اتبيع الناقوس
قال وما تصنع به فقلت ندعو به الى الصلوة قال افلا ادلك على ما هو خير من ذلك فقلت بلى قال فقال تقول
الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد
ان محمدا رسول الله حي على الصلوة حي على الصلوة حي على الفلاح حي على الفلاح الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله
قال ثم استاخر عني غير بعيد ثم قال ثم تقول اذا قمت الى الصلوة الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد
ان محمدا رسول الله حي على الصلاة حي على الفلاح قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة الله اكبر الله اكبر
لا اله الا الله فلما اصبحت اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبرته بما رأيت فقال انها لرؤيا حق ان شاء الله
فقم مع بلال فالق عليه ما رأيت فليؤذن به فانه اندى صوتا منك فقمت مع بلال فجعلت القيه عليه ويؤذن
به قال فسمع ذلك عمر بن الخطاب وهو في بيته فخرج يجر رداءه ويقول والذي بعثك بالحق يا رسول الله
لقد رأيت مثل ما ارى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلله الحمد **ترجمہ** عبد اللہ بن زید سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ناقوس بنانے کا حکم دیا نماز کی خبر کرنیکو واسطے مجھے سوتے مین ایک شخص دکھائی دیا جو اپنے ہاتھ مین ناقوس لیے ہے مین نے اوس سے
کہا اے خدا کے بندے ناقوس بیچتا ہے وہ بولا تم کیا کروگے مین نے کہا ہم اوس سے لوگون کو نماز کیواسطے بلایا کرینگے وہ بولا مین تمکو ایسی چیز نہ بتا دون
جو اس سے بہتر ہے **ف** اوس مین کسی چیز کے ساتھ رکھنے کی ضرورت نہیں ہے یہ تو دنیا کی بہتری ہے دین کی بہتری یہ ہے کہ ناقوس بجانے
مین ثواب نہیں ہے اوسمین ثواب ہے وہ ذکر الٰہی ہے ۔ یہ شخص فرشتہ تھا جو اللہ جل جلالہ کی طرف سے مامور ہوا تھا اذان کی تعلیم کے لیے
ف مین نے کہا کیون نہین اوس نے کہا کہو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد
ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ
پھر وہ شخص پیچھے ہٹ گیا مگر دور نہین گیا اور کہا جب نماز کے لیے کھڑا ہو تو کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا
رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ جب صبح ہوئی تو مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور جو مین نے خواب مین دیکھا تھا بیان کیا آپ نے فرمایا یہ خواب سچا ہے اگر خدا چاہے تو اوٹھ بلال کے ساتھ
اور جو تو نے سنا ہے اوسکو بتادے وہ اذان دیگا کیونکہ اوسکی آواز تجھ سے زیادہ بلند ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مؤذن کا بلند
آواز ہونا بہتر ہے **ف** مین بلال کے ساتھ اوٹھ کھڑا ہوا اونکو بتاتا جاتا تھا وہ پکارتے جاتے تھے جب عمر بن خطاب نے یہ سنا وہ

باب بدء الاذان اذان کیونکر شروع ہوئی عن ابی عمیر بن انس عن عمومة له من الانصار قال اهتم النبي صلى الله عليه وسلم
للصلوة كيف يجمع الناس لها فقيل له انصب راية عند حضور الصلوة فاذا راوها آذن بعضهم بعضا فلم يعجبه ذلك قال
فذكر له القنع يعني الشبور وقال زياد شبور اليهود فلم يعجبه ذلك وقال هو من امر اليهود قال فذكر له الناقوس فقال هو
من امر النصارى فانصرف عبد الله بن زيد وهو مهتم لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره يا رسول الله اني لبين نائم
ويقظان اذ اتاني آت فاراني الاذان قال وكان عمر بن الخطاب قد رآه قبل ذلك فكتمه عشرين يوما قال ثم اخبر النبي
صلى الله عليه وسلم فقال له ما منعك ان تخبرني فقال سبقني عبد الله بن زيد فاستحييت فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم يا بلال قم فانظر ما يامرك به عبد الله بن زيد فافعله قال فاذن بلال قال ابو بشر فاخبرني ابو عمير ان
الانصار تزعم ان عبد الله بن زيد لولا انه كان يومئذ مريضا لجعله رسول الله صلى الله عليه وسلم مؤذنا۔ ترجمہ

ابو عمیر بن انس سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے چچاؤں سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہتمام کیا نماز کا یعنی اسباب کا کہ نماز کیونکر
کیونکر لوگوں کو جمع کیا کریں ف یہ اہتمام ۲ سنہ ہجری میں ہوا قبل اسکے بغیر اذان کی نماز ہوا کرتی تھی اور لوگ خود بخود ایک وقت معین پر جمع
ہو جایا کرتے تھے ف لوگوں نے کہا ایک جھنڈا بلند کر دیجئے نماز کے وقت اوسکو دیکھکر ایک دوسرے کو خبر دیگا ف کہ نماز کا وقت
آگیا ف لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ رائے پسند نہ آئی ف اس واسطے کہ اس میں بڑا حرج تھا سفر اور حضر میں ہر ایک کے
واسطے ایک جھنڈا ضرور تھا دوسری یہ کہ جھنڈا اسکا اون کے اندر سے کیسے نظر آتا اور اون لوگوں کو بھی دکھائی نہ دیتا جو زمین پر ہوتے
یہ بات سمجھ ہوتی ف پھر کسی شخص نے کہا یہودیوں کی طرح ایک سنکھ یا بگل ف اوسکو نماز کے وقت پھونک دینی ہی سب کو آواز پہونچ
جایا کرے گی اور لوگ مطلع ہو جاینگے ف آپ کو یہ تجویز بھی پسند نہیں آئی ف اس وجہ سے کہ اس میں یہود کی مشابہت تھی اور
آپ عبادات میں اہل کتاب سے مشابہت پسند نہیں فرماتے تھے دوسری یہ کہ اس میں بھی ایک حرج تھا ہر ایک مسجد کے واسطے ہر ایک قوم کو
ایک سنکھ رکھنا ہوتا سفر میں بھی ساتھ لینا پڑتا ف اور آپ نے فرمایا یہ تو یہودیوں کا کام ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تشبہ
کیا یہود و نصاری سے مشابہت مکروہ ہوئی ہے مگر مجبوری آن پڑی چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ آخر آپ نے مجبور ہو کر ناقوس بنانے کا
حکم دیا جو نصاری میں مروج ہے ف پھر کسی نے ذکر کیا ناقوس کا ف وہ دو لکڑیاں ہیں ایک بڑی ایک چھوٹی بڑی کو چھوٹے
سے مارتی ہیں جس سے آواز پیدا ہوتی ہے ف آپ نے فرمایا یہ تو نصاری کا کام ہے پھر عبد اللہ بن زید ف بن عبد ربہ
بن ثعلبہ انصاری خزرجی ابو محمد نے ف وہاں سے لوٹے لیکن سب سے کا خیال تھا چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکا خیال تھا
اونکو خواب میں اذان بتلائی گئی جب صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے آپ سے کہا یا رسول اللہ میں کچھ سوتا تھا کچھ جاگتا تھا
اتنے میں ایک شخص آیا اور مجھے اذان سکھائی راوی نے کہا حضرت عمر نے اس سے بیس روز پیشتر اذان کو خواب میں سیکھا تھا لیکن انہوں نے
کسی سے نہیں کہا جب عبد اللہ بن زید کہہ چکے تو انہوں نے بھی کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے پہلے کیوں نہ کہا انہوں نے
کہا مجھ سے پہلے عبد اللہ بن زید نے بیان کر دیا اسواسطے مجھکو شرم آئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال سے فرمایا اوٹھ جیسا عبد اللہ

الفلاح حی علی الفلاح قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ترجمہ ابو محذورہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اذان سکھلائی انیس کلمے اس طرح سے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد
ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اور پھر چاروں بار شہادتین پھیرے حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح
حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اور اقامت اس طرح سے سترہ کلمے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا
اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح قد قامت الصلوٰۃ
قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ **ف** اس حدیث سے بھی صاف ترجیع ثابت ہے **عن** ابی محذورۃ قال القی علی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التاذین ہو بنفسہ فقال قل اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ
اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ قال ثم ارجع فمد من صوتک اشہد ان
لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ
حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ترجمہ ابو محذورہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود
مجھ کو اذان بتائی فرمایا کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان
محمدا رسول اللہ پھر فرمایا دوبارہ بلند آواز سے کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول
اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ **ف** اس روایت سے بھی ترجیع ثابت ہے
عن ابی محذورۃ یقول القی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاذان حرفا حرفا اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد
ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد
ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح قال و
کان یقول فی الفجر الصلوٰۃ خیر من النوم ترجمہ ابو محذورہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اذان ایک ایک حرف بتلائی
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان
لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اور فجر میں
کہا کرتے تھے الصلوٰۃ خیر من النوم **عن** ابی محذورۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمہ الاذان یقول اللہ اکبر اللہ اکبر
اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ ثم ذکر مثل اذان حدیث ابن جریج عن عبد العزیز بن عبد الملک و معناہ
فی حدیث مالک بن دینار قال سالت ابن ابی محذورۃ قلت حدثنی عن اذان ابیک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر فقال
اللہ اکبر اللہ اکبر قط وکذلک حدیث جعفر بن سلیمان عن ابن ابی محذورۃ عن عمہ عن جدہ الا انہ قال ثم ترجع فترفع صوتک
اللہ اکبر اللہ اکبر ترجمہ ایک روایت میں ابی محذورہ سے شروع اذان میں دوبارہ اللہ اکبر اللہ اکبر آیا ہے دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے اور
میں ہے آپ نے فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر بس تیسری روایت میں یہ ہے کہ پہلے دوبارہ یوں کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر پھر دوبارہ بلند آواز سے کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر

پھرین تو جلدی سے جا در کھینچتے ہوئی نکل آئے اور کہنے لگے قسم اوس ذات کی جس نے آپکو سچا پیغمبر کیا یا رسول اللہ مین نے بھی خواب مین اسی طرح دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر یہہ فرمایا شکر ہی خدا کا **ف** ایک اور گواہ ہو گیا اب خواب کے سچے ہونے مین کوئی شبہہ نہین رہا

عن ابی محذورة قال قلت یا رسول اللہ علمنی سنة الاذان قال فمسح مقدم راسی قال تقول اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر ترفع بھا صوتك ثم تقول اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله تخفض بها صوتك ثم ترفع صوتك بالشهادة اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حي على الصلوة حي على الصلوة حي على الفلاح حي على الفلاح فان كان صلوة الصبح قلت الصلوة خير من النوم الصلوة خير من النوم الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله **ترجمہ** ابو محذورہ (اونکا نام اوس یا سمرہ یا سلمہ یا سلمان ہے بن معیر یا عمیر بن لوذان کی جمحی) سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ مجھے اذان سکھلاؤ کیونکر کہتے ہین آپ نے میری سر کے آگے کی جانب مین ہاتھہ پھیرا **ف** نسخہ مطبوعہ مصریہ اور مطبوعہ دہلی مین یون ہی ہے اور نسخہ قلمی مین فمسح مقدم راسہ ہے اوسکی دو معنے ہو سکتے ہین ایک یہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر ہاتھہ پھیرا یہ اتفاقات سے ہوگا دوسری یہہ کہ ابو محذورہ کی سر پر ہاتھہ پھیرا برکت کیواسطے تاکہ اذان یاد رہے **ت** اور فرمایا کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر بلند آواز سے پھر آہستہ سے کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر بلند آواز سے کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ **ف** اس حدیث سے ترجیع یعنی تکرار شہادتین کے بخوبی ثابت ہوئی اور مردود ہو گئی وہ تاویل کہ یہہ واسطے تعلیم کے تہا نہ تقریر کے **ت** حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح اگر صبح کے اذان ہو تو اسکے بعد دو بار کہہ الصلوة خیر من النوم الصلوة خیر من النوم (اور جو دوسری کسی نماز کی اذان ہو تو یہ نہ کہہ) پھر کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔ دوسری روایت مین بھی اسیطرح ہے اوس مین یہ بھی ہے فجر مین کہا ابو داؤد نے مسدد کی روایت پہلی اذان مین الصلوة خیر من النوم اس سے زیادہ صاف ہی اوس مین یہ ہے کہ تکبیر آپنے دو دو بار سکہائی اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ۔ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ عبد الرزاق نے کہا جب تکبیر کہو تو دو بار کہہ قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة تو نے سنا ہی ابو محذورہ اپنی پیشانی کے بال نہین کتراتے تہے نہ اونکو جدا کرتے تہے اس سبب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھہ اوس جگہہ پھیرا تھا

عن ابی محذورة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمه الاذان تسع عشرة كلمة والاقامة سبع عشرة كلمة الاذان الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حي على الصلوة حي على الصلوة حي على الفلاح حي على الفلاح الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والاقامة الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حي على الصلوة حي على الصلوة حي على

مین لینے کہنے مین شرم کی۔ اور میری لوگون نے مجھسے حدیث بیان کی کہ پہلے جب کوئی شخص مسجد مین آتا اور دیکھتا جماعت ہو رہی ہے
تو پوچھتا کتنی رکعتین ہوئین مین **ف** اوس شخص سے پوچھتا جو پہلے سی مسجد مین آیا ہے لیکن ابہی نماز مین شریک نہین ہوا یا نماز پڑہنے
والونسے پوچھ لیتا اوس وقت تک نماز مین بات کرنا درست ہوگا **ف** پھر وہ بقدر نماز پڑہ کر شریک ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ
وسلم کے پیچھے لوگون کے حال مختلف تھے کوئی کھڑا ہی کوئی رکوع مین ہی کوئی قعدے مین ہی کوئی آپکے ساتھ پڑہ رہا ہے **ف** حاصل یہ ہے
کہ مسبوق اپنی گئی ہوئی نماز ادا کر کے پھر آپکے ساتھ شریک ہوتا یہ نہ تھا کہ آتی ہے امام ساتھ شریک ہو کر جب امام سلام پھیرے تو اوس وقت گئی ہوئے
نماز ادا کر لیوے **ف** اتنے مین معاذ بن جبل رض آئے اُنہون نے کہا مین تو جس حال مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھونگا وہی کرونگا
یعنی آتے ہی نماز مین شریک ہو جاؤنگا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاذ نے تمہارے واسطے ایک سنت مقرر کی تو ایسا ہی کیا کرو **ف**
جب سے یہ دستور ہوا کہ مسبوق آنکر نماز مین شریک ہو جاوے پھر امام کی فرغت کے بعد اپنی باقی نماز پڑہ لیوے **ف** اور میری لوگون نے
مجھسے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے مین تشریف لائے انکو تین روزونکا حکم کیا پھر رمضان کے روزے فرض ہوئے اور
اون لوگون کو روزون کی عادت نہ تھی روزہ اون پر نہایت سخت ہوتا تو جو شخص روزہ نہ رکہتا وہ ایک مسکین کو کہانا کہلا دیتا **ف**
اوائل اسلام مین چند روز تک روزہ فرض نہ تھا اختیاری تہا خواہ روزہ رکھے یا فدیہ دیوے بعد اوسکے یہ حکم منسوخ ہو گیا **ف** پھر یہ آیت اُتری
جو شخص تم مین سے رمضان کا مہینہ پاوے وہ روزے رکھے پھر رخصت نہ رہی مگر مریض اور مسافر کے واسطے باقی سب لوگون کو روزہ رکہنے کا حکم ہوا
اور میری لوگون نے مجھسے حدیث بیان کی کہ اوائل اسلام مین جب کوئی آدمی روزہ کہولکر سو رہتا اور کہانا نہ کہاتا تو پھر دوسری روزے
کی افطار تک اوسکو کہانا درست نہ ہوتا ایکبار حضرت عمر رض نے اپنی بی بی سے صحبت کا قصد کیا وہ بولی مین سو گئی تھی **ف** روزہ کہولکے
تو اب وطی ناجائز ہے **ف** حضرت عمر یہ سمجھی بہانہ کرتی ہی اُنہون نے اوس سے جماع کیا اور ایک مرد انصاری نے کہانے کا ارادہ کیا
بعد افطار کے لوگون نے کہا ذرا ٹھہرو ہم کہانا گرم کر لین وہ سو گیا جب صبح ہوئی تو یہ آیت اوتری احل لکم لیلۃ الصیام الآیۃ یعنی حلال ہی تمہاری
واسطے روزون کی راتون مین جماع کرنا اپنی عورتون سے **عن** معاذ بن جبل قال احیلت الصلوۃ ثلاثۃ احوال واحیل الصیام
ثلاثۃ احوال وساق نصر الحدیث بطولہ واقتص ابن المثنی منہ قصۃ صلاتہم نحو بیت المقدس قط قال الحال الثالث ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ فصلی یعنی نحو بیت المقدس ثلاثۃ عشر شہرا فانزل اللہ تعالی ہذہ الآیۃ
قد نری تقلب وجہک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضاہا فول وجہک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا
وجوہکم شطرہ فوجہہ اللہ تعالی الی الکعبۃ وتم حدیثہ وسمی نصر صاحب الرؤیا قال فجاء عبد اللہ بن زید
رجل من الانصار وقال فیہ فاستقبل القبلۃ قال اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ
اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ مرتین حی علی الفلاح مرتین اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ
ثم امہل ہنیۃ ثم قام فقال مثلہا الا انہ قال زاد بعد ما قال حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ قال
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنہا بلالا فاذن بہا بلال وقال فی الصوم قال فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ف گویا تکبیر مین بھی ترجیع ہے اسوجہسی چار بار کہنا چاہیے دو بار پہلے آہستہ آواز سے پھر دو بار بلند آواز سے عن ابن ابی لیلی قال احیلت

الصلوة ثلاثة احوال قال وحدثنا اصحابنا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لقد اعجبني ان تكون صلوة المسلمين او قال

المؤمنين واحدة حتى لقد هممت ان ابث رجالا في الدور ينادون الناس بحين الصلوة وحتى هممت ان آمر رجالا يقومون على

الآطام ينادون المسلمين بحين الصلوة حتى نقسوا او كادوا ان ينقسوا قال فجاء رجل من الانصار فقال يا رسول الله اني لما رجعت

لما رأيت من اهتمامك رأيت رجلا كان عليه ثوبين اخضرين فقام على المسجد فاذن ثم قعد قعدة ثم قام فقال مثلها الا انه

يقول قد قامت الصلوة ولولا ان تقول الناس قال ابن المثنى ان تقولوا لقلت اني كنت يقظانا غير نائم فقال رسول الله صلى الله

عليه وسلم وقال ابن المثنى لقد اراك الله عز وجل خيرا ولم يقل عمرو لقد اراك الله خيرا فمر بلالا فليؤذن قال فقال عمر اما اني قد رأيت مثل

الذي رأى ولكني لما سبقت استحييت قال وحدثنا اصحابنا قال وكان الرجل اذا جاء يسأل فيخبر بما سبق من صلاته وانهم قاموا مع

رسول الله صلى الله عليه وسلم من بين قائم وراكع وقاعد ومصل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابن المثنى قال عمرو وحدثني بها

حصين عن ابن ابي ليلى حتى جاء معاذ قال شعبة وقد سمعتها من حصين فقال لا اراه على حال الى قوله كذلك فافعلوا ثم رجعت

الى حديث عمرو بن مرزوق قال فجاء معاذ فاشاروا اليه قال شعبة وهذه سمعتها من حصين قال فقال معاذ لا اراه

على حال الا كنت عليها قال فقال ان معاذا قد سن لكم سنة كذلك فافعلوا قال وحدثنا اصحابنا ان رسول الله صلى الله عليه

وسلم لما قدم المدينة امرهم بصيام ثلاثة ثم انزل رمضان وكانوا قوما لم يتعودوا الصيام وكان الصيام عليهم شديدا

فكان من لم يصم اطعم مسكينا فنزلت هذه الآية فمن شهد منكم الشهر فليصمه فكانت الرخصة للمريض والمسافر فامروا

بالصيام قال وحدثنا اصحابنا قال وكان الرجل اذا افطر فنام قبل ان ياكل لم ياكل حتى يصبح قال فجاء عمر بن الخطاب

فاراد امرأته فقالت اني قد نمت فظن انها تعتل فاتاها فجاء رجل من الانصار فاراد الطعام فقالوا حتى نسخن

لك شيئا فنام فلما اصبحوا انزلت عليه هذه الآية احل لكم ليلة الصيام الرفث الى نسائكم ترجمہ ابن ابی لیلی سی

روایت ہی کہ نماز کی تین حالتین بدلین ہماری لوگون نی ہم سی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مجھی یہ بات بھلی

معلوم ہوتی ہی کہ سب مسلمان ملکر نماز پڑھا کرین اور ایک جماعت ہوا کری یہانتک کہ مین نے قصد کیا لوگونکو بھیجا کرون پکارا کرین

گھرون پہ نماز کا وقت آگیا اور مین نے یہہ بھی قصد کیا لوگ بلند مقامون پر کھڑی ہو کر مسلمانون کو پکار دیا کرین نماز کا وقت آگیا

یہان تک کہ وہ ناقوس بجانے لگی یا قریب ہوئے کہ ناقوس بجائی کہ اتنی مین ایک شخص انصاری آیا اور بولا یا رسول اللہ جب مین آپ پاس سے

گیا مجھی اسی کا خیال تھا جسکا آپ اہتمام کر رہے تھے مین نے ایک شخص کو دیکھا گویا وہ دو کپڑی سبز رنگ کی پہنے ہوئے ہی وہ مسجد پر کھڑا

ہوا اور اس نے اذان دی پھر تھوڑی دیر بیٹھ کر پھر کھڑا ہوا اور جو کلمے اذان مین کہے تھے وہی پھر کہے مگر قد قامت الصلوة زیادہ کیا اور

اگر لوگ مجھے جھوٹا نہ کہین تو مین یہہ کہہ سکتا ہون مین جاگتا تھا سوتا نہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اللہ جل جلالہ نی تجھے

بہتر خواب دکھایا تو بلال کو حکم کر وہ اذان دے پھر اتنی مین حضرت عمر نی کہا مین نے بھی ایسا ہی دیکھا لیکن چونکہ وہ پہلے کہہ چکی اسواسطے

اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر
لا الہ الا اللہ عن ابن عمر قال انما کان الاذان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرتین مرتین والاقامۃ مرۃ مرۃ غیر انہ
یقول قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ فاذا سمعنا الاقامۃ توضانا ثم خرجنا الی الصلوۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اذان دو دو بار ہوتی اور تکبیر ایک ایک بار سوا قد قامت الصلوۃ کے اوسکو دو بار کہتے
تو جب ہم تکبیر سنتے وضو کرتے اور نماز کے لیے آتے **باب الرجل یؤذن ویقیم آخر** ایک شخص اذان دے دوسرا تکبیر کہے درست ہے عن
عبداللہ بن زید قال اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الاذان اشیاء لم یصنع منہا شیئا قال فاری عبداللہ بن زید
الاذان فی المنام فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال القہ علی بلال فالقاہ علیہ فاذن بلال فقال عبداللہ انا
رایتہ وانا کنت ارید قال فاقم انت ترجمہ عبداللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان میں چند کاموں کے
کرنیکا قصد کیا (جیسے ناقوس بوق جھنڈا وغیرہ) لیکن کوئی کام نہیں کیا پھر عبداللہ بن زید کو خواب میں اذان دکھلائی دی وہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور اونکو خبر دی آپ نے فرمایا بلال کو سکھا دے انہوں نے بلال کو سکھا دیا عبداللہ نے کہا میں نے
خواب میں اذان دیکھی تھی میں چاہتا تھا خود کہوں آپ نے فرمایا تکبیر کہو عن زیاد بن الحارث الصدائی قال لما کان اول اذان
الصبح امرنی یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذنت فجعلت اقول اقیم یا رسول اللہ فجعل ینظر الی ناحیۃ المشرق الی الفجر فیقول لا
حتی اذا طلع الفجر نزل فبرز ثم انصرف الی وقد تلاحق اصحابہ یعنی فتوضا فاراد بلال ان یقیم فقال له النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان اخا صداء ہو اذن ومن اذن فہو یقیم قال فاقمت ترجمہ زیاد بن الحارث صدائی سے روایت ہے پہلی اذان صبح کی میں نے دی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے جب اذان دے چکا بعد اوسکے میں تکبیر کہنا چاہتا تھا آپ پورب کیطرف فجر کی روشنی کو دیکھتے تھے اور فرماتے تھے ابھی نہیں
جب فجر ہو گئی تو آپ اوترے اور وضو کیا آپ کے اصحاب آ گئے آپ سے بلال نے تکبیر کہنا چاہا آپ نے فرمایا صدائی نے اذان دی ہے جو اذان
دے وہی تکبیر کہے **ف** دوسرا تکبیر کہے مگر ضرورت ہو تو مضایقہ نہیں **ق** صدائی نے کہا پھر میں نے تکبیر کہی **باب**
رفع الصوت بالاذان بلند آواز سے اذان کہنے کا بیان عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤذن یغفر له مدی صوته
ویشہد له کل رطب ویابس وشاہد الصلوۃ یکتب له خمس وعشرون صلوۃ ویکفر عنه ما بینہما ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موذن کے لیے بخشا جاتا ہے جہانتک اوسکی آواز جاتی ہے **ف** یعنی اسقدر مغفرت اوسکی لیے ہوتی ہے کہ اتنی
ہی بڑی پاتے گناہ اوسکے بخشدیے جاتے ہیں جو اتنی جگہ تک سماویں **ق** اور گواہ ہو جاتی ہیں اوسکے لیے سب چیزیں تر اور خشک اور جو
شخص جماعت میں حاضر ہوتا ہے اوسکو واسطے پچیس نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے اور ایک نماز سے دوسری نماز تک کے گناہ اوسکے معاف ہو جاتے ہیں
عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نودی بالصلوۃ ادبر الشیطان وله ضراط حتی لا یسمع التاذین
فاذا قضی النداء اقبل حتی اذا ثوب بالصلوۃ ادبر حتی اذا قضی التثویب اقبل حتی یخطر بین المرء ونفسه ویقول اذکر
کذا اذکر کذا لما لم یکن یذکر حتی یظل الرجل ان لا یدری کم صلی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اذان

كان يصوم ثلاثة ايام من كل شهر ويصوم يوم عاشوراء فانزل الله تعالى كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من

قبلكم الى قوله طعام مسكين فكان من شاء ان يصوم صام ومن شاء ان يفطر ويطعم كل يوم مسكينا اجزأه ذلك

فهذا حول فانزل الله تعالى شهر رمضان الذي انزل فيه القرآن الى ايام اخر فثبت الصيام على من شهد الشهر وعلى المسافر ان

يقضي وثبت الطعام للشيخ الكبير والعجوز اللذين لا يستطيعان الصوم وجاء بلال مرة وقد عمل بوبه وساق الحديث

ترجمہ معاذ بن جبل رض سے روایت ہے کہ نماز کی تین حال بدلی اسیطرح روزی کی تین حال بدلے پھر حدیث بیان کی اوسیطرح طول سے اور ابن مثنی نے بیت المقدس کیطرف نماز پڑھنی کا قصہ بیان کیا تیسرا حال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے آپنے بیت المقدس کیطرف تیرہ مہینے تک نماز پڑھی پھر اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اوتاری ہم تیرا نظر اوٹھانا آسمان کیطرف دیکھتے ہین اب ہم بدلے دیتے ہین تیرا وہ قبلہ جسکو تو پسند کرتا ہے تو پھیر منہ اپنا مسجد حرام کیطرف اور جہان پر تم ہو اوسیطرف منہ پھیر و تو اللہ جل جلالہ نے منہ آپکا کعبے کیطرف کر دیا تمام ہوگئی حدیث ابن مثنی کی اور نصر بن مہاجر نے خواب دیکھنے والے کا نام لیا تو کہا عبد اللہ بن زید ایک شخص تھے انصار مین سے اس روایت مین یہ ہے کہ اوس شخص نے منہ کیا قبلے کیطرف اور کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوة دو بار حی علی الفلاح دو بار اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ پھر تھوڑی دیر تک ٹھہر رہا بعد اوسکے کھڑا ہوا اور ایسا ہی کہا مگر بعد حی علی الفلاح کے قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة کہا راوی نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے کہا بلال کو یہ سکھا دو بلال نے اذان دی اور روزی مین یہ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے مین تین روزے رکھا کرتے اور عاشورا کے دن روزہ رکھتے تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری فرض ہوئی تمپر روزے جیسے فرض ہوئی اون لوگون پر جو تم سے پہلے تھے تاکہ بچو تم گناہون سے چند دنون تک تو جو شخص تم مین سے بیمار ہو یا مسافر ہو وہ شمار کرلے اور دنون مین اوسی حساب سے اور جو لوگ طاقت رکھتے ہین وہ فدیہ دین ایک مسکین کا کہانا پس ہر ایک شخص کو اختیار تھا جو چاہتا تھا روزہ رکھتا تھا جو چاہتا تھا نہ رکھتا تھا ہر روزے کے بدلے مین ایک مسکین کو کہانا کہلا دیتا تھا ایک سال تک یہی حکم رہا پھر اللہ جل جلالہ نے یہ حکم اوتارا شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن الآیہ مہینہ رمضان کا وہ مہینہ ہے جس مین قرآن اوترا عرش سے آسمان دنیا پر لاکر رکہا گیا) جو ہدایت ہے لوگون کے واسطے اور دلیلین ہین ہدایت کے اور فرق کی درمیان حق اور باطل کے جو شخص تم مین سے پاوے اس مہینے کو وہ روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا مسافر ہو وہ قضا کرے اوتنی دنون کے حساب سے اور دنون مین پھر فرض ہوگیا روزہ ہر ایک شخص پر جو پاوے ماہ رمضان کو اور مسافر پر قضا فرض ہوئی اور فدیہ قائم ہوگیا بڈہے یا بڑہیا کے لیے جو روزہ نہ رکھ سکتے ہون آخر حدیث تک

باب فی الاقامة تکبیر کے بیان مین **عن** انس قال امر بلال ان یشفع الاذان ویوتر الاقامة زاد حماد فی حدیثہ الا الاقامة ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بلال کو حکم ہوا اذان جفت کہنے کا اور تکبیر طاق کہنے کا **ف** یعنی ایک ایک بار کہنے کا یہ مذہب ہے اکثر اہل علم کا صحابہ اور تابعین مین سے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا **ف** حماد کی روایت مین اتنا زیادہ ہے سوا قامت کے قد قامت الصلوة کے وہ دو بار کہے اسی طرح تکبیر بھی اول و آخر مین دو دو بار کہے باقی سب کلمے ایک ایک بار اسطرح اللہ اکبر اللہ اکبر

آئے بعد اوسکی بیان کیا حدیث کو تبرکاً **باب فی الدعاء بین الاذان والاقامة** اذان اور اقامت کے بیچ مین دعا کرنیکا بیان **عن**
انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یرد الدعاء بین الاذان والاقامة **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان اور اقامت کے بیچ مین دعا رد نہین کیجاتی یعنی ضرور قبول ہوتی ہے دنیا مین یا آخرت مین اوسکا ثواب ملتا ہے

باب ما یقول اذا سمع المؤذن اذان کا جواب کیونکر دے **عن** ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا سمعتم
النداء فقولوا مثل ما یقول المؤذن **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم اذان کو تو
جیسا مؤذن کہے ویسا تم بھی کہو **ف** یعنی جو کلمہ مؤذن کہتا جاوے وہ تم بھی کہتے جاؤ مگر جب مؤذن حی علی الصلوة کہے یا حی علی الفلاح تو
سننے والا لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم کہے اور جب الصلوة خیر من النوم کہے تو سننے والا صدقت وبررت وبالحق نطقت (مرقاة)

عن عبد الله بن عمرو بن العاص انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فانه
من صلی علی صلوة صلی الله علیه بها عشرا ثم سلوا الله لی الوسیلة فانها منزلة فی الجنة لا ینبغی الا لعبد من عباد
الله وارجو ان اکون انا هو فمن سأل الله لی الوسیلة حلت علیه الشفاعة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سنو تم اذان کو تو کہو جو کہتا ہے مؤذن پھر درود بھیجو مجھ پر اور جو شخص میرے اوپر ایکبار درود
بھیجیگا اللہ جل جلالہ اوس پر دس بار اپنی رحمت نازل کریگا بعد اوسکے اللہ جل جلالہ سے میرے واسطے وسیلہ مانگو کیونکہ وسیلہ ایک درجہ ہے جنت
مین جو کسیکو نہ ملیگا سوا ایک بندے کے اور مجھے امید ہے وہ بندہ مین ہونگا **ف** یہ آپ نے اوس وقت فرمایا تھا جب آپ پر وحی نہ اوتری تھی بعد
اوسکے آپ کو معلوم ہو گیا کہ وسیلہ میرے ہی واسطے ہے اب دعا سے یہہ فائدہ ہے کہ اوس درجے مین اور ترقی ہو نووی نے کہا وسیلہ ایک بڑا
مرتبہ ہے جیسے وزارت کا مرتبہ بادشاہ کے سامنے **عن** عبد الله بن عمرو ان رجلا قال یا رسول الله ان المؤذنین یفضلوننا فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم قل کما یقولون فاذا انتهیت فسل تعطه **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص نے کہا
یا رسول اللہ مؤذن لوگ ہم سے زیادہ فضیلت رکھتے ہین تو ہمکو بھی کوئی کام بتایے جسکی وجہ سے ہم اونکے درجہ کو پہونچین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہہ جیسا وہ کہتا ہے جب اذان ختم ہو جاوے تو دعا کر جو مانگے گا تجھکو ملیگا **عن** سعد بن ابی وقاص عن رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال من قال حین یسمع المؤذن وانا اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له وان محمدا عبده ورسوله رضیت بالله
ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دینا غفر له **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سنکے
یہ کہے مین بھی گواہ ہون اس بات کا کوئی سچا معبود نہین سوا اللہ کے اکیلے اوسکا کوئی شریک نہین ہے اور محمد اوسکے بندے ہین اور بھیجے ہوئے ہین راضی ہوا
مین اللہ کے رب ہونے سے اور محمد کے رسول ہونے سے اور اسلام دین ہونے سے اوسکے گناہ بخشدیے جاوینگے **ف** جس وقت شہادتین سنے
یہ دعا پڑھے اشهد ان لا اله الا الله الخ **عن** عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا سمع المؤذن یتشهد قال وانا وانا
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سنتے مؤذن کو شہادتین کہتے ہوے فرماتے اور مین بھی گواہ ہون مین بھی
گواہ ہون **عن** عمر بن الخطاب ان رسول الله صلعم قال اذا قال المؤذن الله اکبر الله اکبر فقال احدکم الله اکبر الله اکبر فاذا قال

ہوتی ہو تو شیطان پیٹھ موڑ کر پادتا ہوا چلا جاتا ہے تاکہ اذان نہ سُنے جب اذان ہو جاتی ہے پھر آتا ہے جب تکبیر ہوتی ہے پیٹھ موڑ کر چلا جاتا ہے
جب تکبیر ہو جاتی ہے پھر آتا ہے آدمی کے دل میں ادھر ادھر کے خیالات ڈالتا ہے جو اسکو کبھی یاد نہ آتی تھیں یہانتک کہ وہ بھول جاتا ہے کتنی رکعتیں پڑھیں **باب**

ما یجب علی المؤذن من تعاهد الوقت مؤذن کو وقت کا خیال رکھنا چاہیے **عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الامام**
ضامن والمؤذن مؤتمن اللهم ارشد الائمة واغفر للمؤذنین **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے امام ضامن ہے **ف** یعنی مقتدیوں کی نماز کی صحت اسکے نماز کی صحت پر موقوف ہے اوسکو چاہیے طہارت میں احتیاط کرے اور ارکان
نماز کے اچھی طرح ادا کرے یہ مراد نہیں ہے کہ اوسکا تاوان لازم ہوگا **ت** اور مؤذن کی امانت سپرد ہے **ف** لوگ اوسکے آواز پر اعتماد کرتے
ہیں نماز پڑھ لیتے ہیں روزہ کھول لیتے ہیں اوسکو چاہیے وقت کا خوب خیال رکھے وقت سے پہلے اذان نہ دے نہ دیر کرے **ت** اے پروردگار
ہدایت کر اماموں کو (توفیق دے اونکو علم اور عمل کے) اور بخشدے مؤذنوں کو (جو اون سے قصور ہو جاوے بھول چوک میں) **باب الاذان**

فوق المنارة منارہ کے اوپر اذان دینی کا بیان **عن امرأة من بنی النجار قالت کان بیتی من اطول بیت حول المسجد فکان بلال یؤذن علیه**
الفجر فیاتی بسحر فیجلس علی البیت ینظر الی الفجر فاذا راه تمطی ثم قال اللهم انی احمدك واستعینك علی قریش ان یقیموا دینك
قالت ثم یؤذن قالت والله ما علمته کان ترکها لیلة واحدة هذه الکلمات **ترجمہ** ایک عورت سے بنی نجار کی روایت ہے میرا گھر سب
گھروں میں جو مسجد کے گرد تھے اونچا تھا اور بلال وہاں آن کر فجر کی اذان دیا کرتے تھے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بلند جگہ پر اذان دینا جیسے
منارہ پر مستحب ہے تاکہ آواز دور تک پہونچے **ت** تو وہ پچھلی رات سے آکر وہاں بیٹھتے صبح صادق ہو جاتی انگڑائی لیتے یا جماہی (کیونکہ بیٹھے بیٹھے
تھک جاتے تھے) پھر فرماتے اے پروردگار میں تیرا شکر کرتا ہوں اور تجھ سے مدد مانگتا ہوں قریش پر تاکہ وہ قائم کریں تیرے دین کو
(یعنی مسلمان ہو جاویں) پھر اذان دیتے قسم خدا کی میں نے کبھی نہ دیکھا بلال کو یہ کلمات نہ کہیں یعنے ہر رات کو یہ دعا مانگتے تھے کبھی
ناغہ نہیں کرتے تھے **ف** قریش اوس زمانے میں عرب کے ملک میں نہایت قوی اور معزز قوم تھی اور اکثر لوگ اون میں کافر تھے اسوجہ سے دین
اسلام کو قوت نہوتی تھی بلکہ ضرر پہونچتا رہتا تھا بعد کو اللہ جل جلالہ نے یہ دعا قبول کی اور بہت اون میں سے مسلمان ہوئے اور کچھ مارے گئے
کچھ ذلیل و خوار ہوئے مکہ فتح ہو گیا اسلام کی شوکت خوب ہو گئی **باب المؤذن یستدیر فی اذانه** مؤذن اذان میں گھوم جاوے یا نہ گھومے **عن**

ابی جحیفة قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم بمکة وهو فی قبة حمراء من ادم فخرج بلال فاذن فکنت اتتبع فمه ههنا وههنا
قال ثم خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلیه حلة حمراء برود یمانیة قطری وقال موسی قال رایت بلالا خرج الی الابطح
فاذن فلما بلغ حی علی الصلاة حی علی الفلاح لوی عنقه یمینا وشمالا ولم یستدر ثم دخل فاخرج العنزة وساق
حدیثه **ترجمہ** ابوجحیفہ (وہب بن عبد اللہ سوائی معروف بہ وہب الخیر) سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مکہ میں آیا آپ ایک
قبہ میں تھے جو سرخ چمڑے کا تھا بلال نکلے انہوں نے اذان دی میں اونکے منہ کو دیکھتا تھا ادھر ادھر دونوں طرف پھرتا تھا پھر رسول اللہ صلعم نکلے
آپ سرخ جوڑا پہنے ہوئے تھے چادریں یمن کی گویا قطر کی بنی ہوئی تھیں اور یہی تھے موسی بن اسمعیل کی روایت میں یہ بھی ہے بلال کو
دیکھا وہ ابطح کی طرف نکلے جب حی علی الصلوة حی علی الفلاح پر پہونچے تو اپنی گردن داہنے بائیں پھیرے اور گھومے نہیں پھر گئے اور برچھی لیکر

مغرب کے اذان کے وقت یا الٰہی یہہ وقت ہی تیسری رات آنی کا اور تیرا دن جانے کا آوازین
ہین تیری پکارنے والون کی تو بخش مجھکو۔ ظاہر یہہ ہے کہ یہ دعا بعد جواب
دینے اذان کے پڑہی یا اثنای جواب مین پڑہے۔ فقط فقط فقط
تمام ہوا پارہ تیسرا سنن ابو داؤد کے بتیس پارون میز
سی شکر ہے اللہ جل جلالہ کا اب شروع
ہوتا ہے پارہ چوتھا اوسکو
فضل اور انعام سے اپنے
کر کر دہی تمام نشا
کرنیوالا ہے
اور وہی تمام کرنے والا ہے

تمت

الجزء الثالث ویتلوہ الجزء الرابع ان شاء اللہ تعالیٰ

فہرست ابواب پارہ سوم سنن ابو داؤد علیہ الرحمۃ

اشهد ان لا اله الا الله قال اشهد ان لا اله الا الله فاذا قال اشهد ان محمدا رسول الله قال اشهد ان محمدا رسول الله

ثم قال حی علی الصلوٰة قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال حی علی الفلاح قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم

قال الله اكبر الله اكبر قال الله اكبر الله اكبر ثم قال لا اله الا الله قال لا اله الا الله من قلبه دخل

الجنة **ترجمہ** حضرت عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے اور سننے والا

بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے جب وہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے یہ بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے جب وہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے یہ بھی اشہد

ان محمدا رسول اللہ کہے جب وہ حی علی الصلوٰة کہے یہ کہے لا حول ولا قوة الا باللہ جب وہ حی علی الفلاح کہے یہ کہے لا حول ولا قوة الا باللہ جب پھر وہ اللہ اکبر

اللہ اکبر کہے یہ بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے جب وہ لا الہ الا اللہ کہے یہ بھی لا الہ الا اللہ کہے اپنے دل سے تو جنت میں جاویگا **باب ما يقول اذا سمع الاقامة**

جب اقامت سنے تو کیا کہے **عن** ابی امامة او عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان بلالا اخذ فی الاقامة فلما ان قال قد

قامت الصلوٰة قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقامها اللہ وادامها وقال فی سائر الاقامة كنحو حديث عمر فی الاذان

ترجمہ ابو امامہ اونکا نام ایاس ہے یا عبد اللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن سہل سے یا اور کسی صحابی سے روایت ہے کہ بلال نے تکبیر شروع کی جب وہ

قد قامت الصلوٰة کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اقامها اللہ وادامها یعنی قائم رکھے نماز کو اللہ جل جلالہ اور ہمیشہ رکھے اوسکو باقی

کلموں میں تکبیر کے اوسی طرح جواب دیا جیسا ابھی عمر کی حدیث میں گذرا **باب** ما جاء فی الدعاء عند الاذان اذان کے بعد کیا

دعا پڑھے **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع النداء اللهم رب هذه الدعوة التامة

والصلوٰة القائمة ات محمدا الوسيلة والفضيلة وابعثه مقاما محمودا الذی وعدته الا حلت له الشفاعة

يوم القيمة **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اذان سنتے وقت یہہ دعا پڑھے اللهم رب

هذه الدعوة التامة آلخ تو اوسکو قیامت میں میری شفاعت پہونچیگی یعنی میں اوسکو بخشواؤنگا۔ اس دعا کے یہہ معنی ہیں اے خدا اس پوری

پکار اور سدا رہنے والی نماز کے صاحب محمد کو وسیلہ اور بڑائی اور پہونچا اوسکو مقام محمود پر جسکا تونے وعدہ کیا ہے۔ پوری پکار یعنی ثواب

کی تاثیر میں پوری ہے سدا رہنے والی نماز یعنی قیامت تک اسکا سلسلہ موقوف ہوگا وسیلہ بہشت میں بہت اچھا عمدہ مکان ہے کہ وہ خاص حضرت

کے واسطے ہے مقام محمود یعنی سفارش کا رتبہ جب قیامت کی مصیبتوں میں لوگ گرفتار ہونگے اور سب پیغمبر جواب دیدینگے کسی کی سفارش نہ

کرسکینگے اوس وقت ہمارے حضرت دیر تک خدا کے سامنے سجدے میں جا دینگے پھر حکم ہوگا اپنا سر اوٹھا جو تو مانگیگا ہم دینگے اور جسکی سفارش

کریگا ہم قبول کرینگے اوس وقت آپ سر اوٹھاوینگے اور گنہگاران امت کے شفاعت فرماوینگے۔ یا اللہ تو اپنے ایسے بندے اور رسول اور حبیب

پر اپنی رحمت کاملہ نازل فرما اور اونکی شفاعت سے ہمکو محروم نہ فرما۔ بیہقی کی روایت میں بعد وعدتہ کے انک لا تخلف المیعاد بھی ہے اور یہہ جو

لوگ زیادہ کرتے ہیں وارزقنا شفاعته یا ارحم الراحمین یہہ حدیث کی کتابوں میں نہیں ہے (تحفۃ الاخیار و مظاہر حق) **عن** ام سلمة

قالت علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقول عند اذان المغرب اللهم ان هذا اقبال ليلك وادبار نهارك و

اصوات دعاتك فاغفر لی **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھایا میں کہا کروں

الجزء الرابع

پارہ چوتھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب کراہیۃ اخذ الاجر علی التاذین اذان پر اجرت لینے کا بیان عن عثمان بن ابی العاص قال یا رسول اللہ اجعلنی امام قومی
قال انت امامہم واقتد باضعفہم واتخذ مؤذنا لا یاخذ علی اذانہ اجرا ترجمہ عثمان بن ابی العاص نے کہا یا رسول اللہ
مجھے امام بنا دیجیے اپنی قوم کا آپ نے فرمایا تو اونکا امام ہے لیکن رعایت کر اوس کی جو سب سے کمزور ہو ف یعنی جو مقتدیوں سے
زیادہ ضعیف ہو اوسکی رعایت سے قراءت کیا کر کہ وہ بھی جماعت میں شریک ہو سکے یعنی چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھا کر مقتدیوں کی حالت اور
قوت اور ضعف کے لحاظ سے ف اور مؤذن ایسا مقرر کر جو اذان پر اجرت نہ لیوے باب فی الاذان قبل دخول الوقت وقت سے پہلے
اذان دیدی تو کیا کرنا چاہیے عن ابن عمر ان بلالا اذن قبل طلوع الفجر فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یرجع فینادی الا
ان العبد نام الا ان العبد نام زاد موسی فرجع فنادی الا ان العبد نام ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے بلال نے اذان
دی فجر نکلنے سے پہلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم کیا پکارو کہ بندہ سو گیا تھا یہ بندہ سو گیا تھا اس وجہ سے غلطی ہو گئی
موسی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ بلال لوٹے اور یہی پکارا عن مؤذن لعمر یقال لہ مسروح اذن قبل الصبح فامرہ عمر فذکر
نحوہ ترجمہ ایک مؤذن تھا حضرت عمر کا اوسکا نام مسروح تھا اوس نے اذان دیدی قبل صبح صادق کے حضرت عمر نے ایسا ہی حکم کیا
عن بلال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ لا تؤذن حتی یستبین لک الفجر ھکذا ومد یدیہ عرضا ترجمہ بلال سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت اذان دیا کر جب تک فجر کی روشنی تجھے معلوم نہ ہو اس طرح اور پھیلایا ہاتھ کو اپنے عرض میں
باب الاذان للاعمی اندھے کی اذان کا بیان عن عائشۃ ان ابن ام مکتوم کان مؤذنا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو اعمی
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے عبد اللہ ابن ام مکتوم مؤذن تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالانکہ اندھے تھے باب الخروج
من المسجد بعد الاذان بعد اذان کے مسجد سے نکلنا منع ہے عن ابی الشعثاء قال کنا مع ابی ھریرۃ فی المسجد فخرج رجل
حین اذن المؤذن للعصر فقال ابو ھریرۃ اما ھذا فقد عصی ابا القاسم علیہ السلام ترجمہ ابی الشعثاء سے روایت ہے کہ
ہم مسجد میں ابی ہریرہ کے ساتھ تھے ایک شخص جب مؤذن اذان کہہ چکا عصر کے مسجد سے باہر چلا ابو ہریرہ نے کہا اس نے نافرمانی کی ابو القاسم
صلی اللہ علیہ وسلم کی باب فی المؤذن ینتظر الامام مؤذن بعد اذان کے امام کی آنے کا انتظار کرے عن جابر بن سمرۃ قال
کان بلال یؤذن ثم یمھل فاذا رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد خرج اقام الصلوۃ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے بلال رضی
اذان دیتے پھر اذان دیکر ٹھہرتے جب دیکھتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو تکبیر کہتے باب فی التثویب تثویب کا بیان ف
تثویب کہتے ہیں اذان کے بعد پھر لوگوں کو آگاہ کرنا نماز کیواسطے جیسے اس زمانے میں دستور ہے مؤذن امرا و حکام کے دروازوں پر کہکر
لکھتے ہیں الصلوۃ رحمکم اللہ یا مسجد میں اذان اور اقامت کے بیچ میں لوگوں سے اسطرح کہتے ہیں کبھی تثویب تکبیر کو بھی کہتے ہیں کبھی الصلوۃ خیر
من النوم کو لیکن تکبیر تو ہر نماز کے واسطے سنت ہے اور الصلوۃ خیر

تمت

لیے جو نزدیک ہوتی مین پہلے صفون کی اور انکے نزدیک کوئی ایک قدم چلنا اس سے زیادہ پسند نہین ہے کہ صف مین ٹہنو کی لیے چلے
عن انس قال اقیمت الصلوٰۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نجی فی جانب المسجد فما قام الی الصلوٰۃ حتی نام القوم ترجمہ انس سے
روایت ہی عشا کی نماز کی تکبیر ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص سے باتین کر رہی تھی مسجد کے کونے مین آپنے نماز شروع کی یہانتک
کہ لوگ سو گئے عن سالم ابی النضر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین تقام الصلوٰۃ فی المسجد اذا راٰہم قلیلا جلس
لم یصل واذا راٰہم جماعۃ صلی ترجمہ سالم ابی النضر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر ہو جاتی نماز کی اور دیکھتی لوگ
کم آئے ہین تو بیٹھ جاتے نماز نہین شروع کرتی جب دیکھتی جماعت پوری ہی تو نماز شروع کر دیتے عن علی مثل ذلک ترجمہ
حضرت علی سے بھی ایسا ہی مروی ہی **باب التشدید فی ترک الجماعۃ** جماعت کی تاکید عن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من ثلاثۃ فی قریۃ ولا بدو لا تقام فیہم الصلوٰۃ الا قد استحوذ علیہم الشیطان فعلیک
بالجماعۃ فانما یاکل الذئب القاصیۃ ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہی سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تھی جو تین
آدمی کسی بستی یا جنگل مین ہون پھر وہ جماعت سے نماز نہ پڑہین تو شیطان اونپر مسلط ہو جاتا ہے لازم سمجھ جماعت کو کیونکہ بھیڑیا اوسے
بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے دور ہو ف اسی طرح شیطان اوسیکو بہکاتا ہے جو اکیلا ہو جماعت پر اوس کا زور نہین چلتا عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد ہممت ان آمر بالصلوٰۃ فتقام ثم آمر رجلا فیصلی بالناس ثم انطلق برجال
معہم حزم من حطب الی قوم لا یشہدون الصلوٰۃ فاحرق علیہم بیوتہم بالنار ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مین نے قصد کیا حکم دون مین نماز کھڑا کرنی کا اور ایک شخص کو نماز پڑہانی کا بعد اوسکی مین جاون کئی آدمیون
کو لیکر جنکی ساتھ لکڑیون کے گٹھے ہون اون لوگون پاس جو جماعت مین نہین آئے اور جلا دون اونکی گھر انگار سے عن ابی ہریرۃ
یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد ہممت ان آمر فتیتی فیجمعوا حزما من حطب ثم آتی قوما یصلون فی بیوتہم لیست
بہم علۃ فاحرقہا علیہم قلت لیزید بن الاصم یا ابا عوف الجمعۃ عنی او غیرہا قال صمتا اذنای ان لم اکن سمعت
ابا ہریرۃ یاثرہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ذکر جمعۃ ولا غیرہا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مین نے قصد کیا اپنی جوانون کو لکڑیون کی گٹھے جمع کرنیکا حکم دون پھر مین اون لوگون پاس آؤن جو بغیر عذر کے
اپنی گھر نماز پڑہ لیا کرتی ہین اونکے گھر اونکو جلا دون یزید بن یزید نے کہا مین نے یزید بن الاصم سے پوچھا اے ابا عوف کیا مراد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی اس جماعت سے جمعہ ہی انہون نی کہا میری کان بہرے ہو جاوین اگر مین نے نہ سنا ہو ابو ہریرہ سے روایت کرتی تھی وہ رسول اللہ
صلعم سے انہون نی نہ جمعہ کا ذکر کیا نہ اور کسی کا ف تو معلوم ہوا کہ ہر جماعت مراد ہی اسی واسطے جماعت سے نماز پڑہنا فرض عین ہی اگر بغیر
عذر کے کوئی اکیلا گھر مین نماز پڑہیگا تو درست ہوگی یہ قول ہی عطا اور اوزاعی اور امام احمد اور ابو ثور اور ابن خزیمہ اور ابن منذر اور ابن
حبان کا اور ایسی قائل مین ظاہریہ اور داؤد ظاہری نے کہا کہ بدون جماعت کی نماز ہوتی ہی نہین اور طیبی نے کہا کہ ظاہر قول شافعی کا
معلوم ہوتا ہے کہ جماعت فرض کفایہ ہے اور متقدمین شافعیہ اور حنفیہ اور مالکیہ کا قول یہ ہے کہ جماعت سنت مؤکدہ ہی عن عبد اللہ

من النوم فجر کی [illegible] سنت ہے اور نمازون مین کہنا بدعت ہے عن مجاهد قال كنت مع ابن عمر فثوب رجل في الظهر او العصر قال
اخرج بنا فان هذه بدعة ترجمہ مجاہد سے روایت ہے مین عبد اللہ ابن عمر کے ساتھ تھا ایک شخص نے تثویب کہی ظہر یا عصر مین بعد اذان
پھر اعلام کیا اور الصلوة رحمکم اللہ کہا یا الصلوة خیر من النوم کہا) عبد اللہ بن عمر نے کہا نکل چل اس مسجد سے (ترمذی کی روایت
مین ہے نکل چل اس مبتدعی کے پاس سے) کیونکہ یہ بدعت ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدعت کیسی ہی بری ہو اور کیسی ہے
علما نے اوسپر اتفاق کیا ہو یا کیسی ہی زمانی مین نکالی گئی ہو طریقہ خبیث اور ناپاک ہے کسی صورت سے جائز نہین ہو سکتی اور یہ بھی
معلوم ہوا کہ صحابہ رض کو بدعت سے کتنی نفرت تھی اتنی ادنی بات پر اوس مسجد سے چلی گئے اور مجاہد کو بھی نکال لیگئے باب فی الصلوة تقام
ولم یات الامام ینتظرونه قعودا جب تکبیر ہو جاوی اور امام نہ آوی تو لوگ بیٹھے بیٹھے امام کا انتظار کرین کھڑی ہون عن ابی قتادة
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اقیمت الصلوة فلا تقوموا حتی ترونی ترجمہ ابی قتادہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو نماز کی تو نہ کھڑی ہو یہانتک کہ مجکو نہ دیکھو اور دوسری روایت مین ہے ارام کرو اطمینان کو اپنے اوپر عن ابی ہریرة
ان الصلوة کانت تقام لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیاخذ الناس مقامهم قبل ان یاخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابی ہریرہ سے
روایت ہے جب تکبیر ہوتی نماز کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین تو لوگ اپنی اپنی مقام پر جم جاتے قبل اسکی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
جگہہ پر آوین عن حمید قال سألت ثابتا البنانی عن الرجل یتکلم بعد ما تقام الصلوة فحدثنی عن انس اقیمت الصلوة فعرض
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجل فحبسه بعد ما اقیمت الصلوة ترجمہ حمید سے روایت ہے مین نے ثابت بنانی سے پوچھا کوئی شخص
بات کری بعد تکبیر کے تو کیسا ہے انہون نے حدیث بیان کی انس سے کہ تکبیر ہوئی نماز کی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپکو
روکی رہا بعد تکبیر کے (اور باتین کیا کیا) عن کهمس بن الحسن قال قمنا الی الصلوة بمنی والامام لم یخرج فقعد بعضنا فقال لی شیخ من
اهل الکوفة ما یقعدک قلت ابن بریدة قال السمود فقال الشیخ حدثنی عبد الرحمن بن عوسجة عن البراء بن عازب قال کنا نقوم
فی الصفوف علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طویلا قبل ان یکبر قال وقال ان اللہ وملائکته یصلون علی الذین یلون
الصفوف الاول وما من خطوة احب الی اللہ من خطوة یمشیها یصل بها صفا ترجمہ کهمس بن حسن سے روایت ہے ہم نماز کو کھڑی ہوئی منا
مین اور امام نہین نکلا تھا بعضی لوگ ہم مین سے بیٹھ گئی (مین بھی بیٹھ گیا) ایک شخص کوفے کا رہنی والا بولا تو کیون بیٹھ گیا مین نے کہا
ابن بریدہ نی کہا امام کی انتظار مین کھڑا رہنا اسکو سمود کہتے ہین ف اور سمود منع ہے ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ صحابہ سمود کو مکروہ
جانتی تھے۔ ایک بار حضرت علی آئے دیکھا لوگ نماز کی لیے کھڑی ہوئی اونکا انتظار کر رہی ہین انہون نے فرمایا کیا ہے مین تمکو سمود کرتے
ہوئی دیکھتا ہون کلام اللہ کا اور ہی وانتم سامدون ای متکبرون ف وہ شخص بولا مجھسے حدیث بیان کی عبد الرحمن بن عوسجہ نے انہون نے
سنا براء بن عازب سے کہا ہم کھڑی ہوتی تھی صفون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین دیر تک آپکی تکبیر کہنی سی پہلے ف مگر اس سی
یہ ثابت نہین ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان نہ ہوتی تھی شاید یہ فعل آپکے حضور مین ہوگا دوسرے یہ کہ حدیث ضعیف ہے یہ شخص کوفی مجہول ہے
تو نہ معارض ہوگی اوس حدیث کے لا تقوموا حتی ترونی ف اور کہا براء نے کہ اللہ عزوجل رحمت اتارتا ہے اور فرشتی دعا کرتی ہین اون لوگون کے

تحقیق یہہ دونو نمازین ۔ یعنی فجر اور عشا بہت بھاری ہوتی ہین نمازون مین منافقون پر اور اگر جانتے تم کہ کتنا ثواب ہے ان دونون مین البتہ آتے تم ان دونو نمازون کو لیکر گھٹنون کے بل چلتے ہوے اور تحقیق پہلے صف مثل فرشتونکی صف کی ہے ۔ یعنی ثواب مین اور اگر جانتے تم کتنا ثواب ہے اوسکا البتہ جلدی کرتے تم اوس مین پہونچنے کو لیے اور نماز ایک شخص کے دوسری کے ساتھہ بہتر ہے اکیلے سے اور نماز اوسکی دو شخصون کے ساتھہ بہتر ہے ایک شخص کے ساتھہ سے اور جسقدر جماعت کثیر ہو اوسی قدر اللہ کو زیادہ پسند ہے عن عثمان ابن عفان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی العشاء فی جماعة کان کقیام نصف لیلة ومن صلی العشاء والفجر فی جماعة کان کقیام لیلة ترجمہ عثمان بن عفان رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عشا کی نماز جماعت سے ادا کرے گویا اوسنے آدہی رات تک عبادت کی اور جو شخص عشا و فجر کو جماعت سے ادا کرے اوس نے گویا ساری رات عبادت کی

باب ما جاء فی فضل المشی الی الصلوة نماز کو پیدل جانیکی فضیلت عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الابعد فالابعد من المسجد اعظم اجرا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا مسجد سے دور ہوتا ہے اوسی قدر ثواب بڑہتا ہے ف کیونکہ اوسی قدر مسجد مین آنے مین قدم زیادہ ہوتے ہین اور نیکیان زیادہ لکہی جاتی ہین عن ابی بن کعب قال کان رجل لا اعلم احدا من الناس ممن یصلی القبلة من اہل المدینة ابعد منزلا من المسجد من ذلک الرجل وکان لا تخطئه صلاة فی المسجد فقلت لو اشتریت حمارا ترکبه فی الرمضاء والظلمة فقال ما احب ان منزلی الی جنب المسجد فنما الحدیث الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسأله عن قوله ذلک فقال اردت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب لی اقبالی الی المسجد ورجوعی الی اہلی اذا رجعت فقال اعطاک اللہ ذلک کله انطاک اللہ جل عز ما احتسبت کله اجمع ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے میری نظر مین مدینے کے لوگون مین نمازیون مین سے کسیکا مکان مسجد سے اتنا دور نہ تھا جتنا ایک شخص کا تھا اور پہر اوسکی جماعت ناغہ نہوتی تہے ایکبار مین نے اوس سے کہا تم اگر ایک گدہا خرید لو اوس پر سوار ہوکے آیا کرو گرمی مین یا تاریکی مین تو مناسب ہے اوس نے کہا مین نہین چاہتا ہون پہر گھر مسجد سے ملا ہوا ہو یہہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچے آپ نے اوس شخص سے پوچہا تیری نیت اس کلام سے کیا تہی وہ بولا یا رسول اللہ میری غرض یہہ تہی کہ مجہے مسجد مین آنیکا اور پہر لوٹ کر جانیکا ثواب ملے آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے تجہے یہہ سب عنایت فرمایا جو تو نے خدا کیواسطے کیا عن ابی امامة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من خرج من بیته متطهرا الی صلوة مکتوبة فاجره کاجر الحاج المحرم ومن خرج الی تسبیح الضحی لا ینصبه الا ایاه فاجره کاجر المعتمر وصلوة علی اثر صلوة لا لغو بینهما کتاب فی علیین ترجمہ ابی امامہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے گھر سے وضو کرکے فرض نماز کے لیے نکلے گا تو اوسکو اتنا ثواب ملیگا جیسے حج کرنیکو نکلے احرام باندہے ہوے اور جو شخص چاشت کی نماز کے لیے نکلے اور سوا اوسکے کسی کے لیے تکلیف نہ اوٹہاوے اوسکو عمرہ کرنے والے کا ثواب ملیگا اور جو نماز ایک نماز کے بعد ہو بیچ مین کوئی برا کام نہو تو وہ لکہی جاوے گی علیین مین ف علیین ایک دفتر ہے خداوند کریم کا جس مین اعمال صالحہ لکہے جاتی ہین اور چاشت کی نماز جسکو صلوة الضحی کہتے ہین مراد اوس سے وہ نفل نماز ہے جو بعد بلند ہونے آفتاب کے پڑہی جاتے ہے جسکو بعض لوگ اشراق کے نماز کہتے ہین اور وہ نماز جو بعد اشراق کے لوگ پڑہا کرتی ہین اوسکا

ابن مسعود قال حافظوا على هؤلاء الصلوات الخمس حيث ينادى بهن فانهن من سنن الهدى وان الله شرع لنبيه صلى الله عليه
وسلم سنن الهدى ولقد رأيتنا وما يتخلف عنها الا منافق بين النفاق ولقد رأيتنا وان الرجل ليهادى بين الرجلين حتى يقام
فى الصف وما منكم من احد الا وله مسجد فى بيته ولو صليتم فى بيوتكم وتركتم مساجدكم تركتم سنة نبيكم صلى الله عليه
وسلم ولو تركتم سنة نبيكم صلى الله عليه وسلم لكفرتم ترجمہ عبد اللہ ابن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا محافظت کرو پانچوں
نمازوں پر اذان کے وقت کیونکہ یہ نمازیں ہدایت کی راہیں ہیں ہم تو یہہ سمجھتے تھے کہ جماعت میں کوئی غیر حاضر نہ ہوتا تہا سوا منافق کے جسکا نفاق
کھلم کھلا تھا اور ہم دیکھتے تھے کہ بعضے آدمی کو دو آدمیوں پر ٹیکہ دیتے ہوئے (بوجہ بیماری وغیرہ کے) لاتے تھے اور اوسکو صف میں کھڑا کردیتے
تھے اور تم میں سے ایسا کوئی نہیں ہے جسکے مسجد میں اوسکے گھر میں نہ ہو لیکن اگر تم گھروں میں نماز پڑھا کرو اور مسجدوں کو چھوڑ دو تو چھوڑ دوگے
تم اپنی نبی کے طریق کو اور اگر چھوڑ دوگے تم اپنے نبی کے طریق کو تو کافر ہو جاؤگے **ف** یعنی کافروں کا سا حال تمھارا بھی ہو جاویگا
جیسے اونکو رسول اللہ صلعم کی سنتوں سے کچھ کام نہیں ہے تم بھی ویسے ہی ہو جاؤگے۔ اس حدیث سے بھی جماعت کی بڑی تاکید ثابت ہوئی عن
ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سمع المنادى فلم يمنعه من اتباعه عذر قالوا وما العذر قال خوف او مرض
لم تقبل منه الصلوة التى صلى ترجمہ عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان کی آواز سنے
پھر کوئی عذر نہ رکھتا ہو اور نماز کو نہ جاوے لوگوں نے پوچھا عذر سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا خوف ہو یا مرض تو اوسکی نماز تنہا قبول نہ ہوگی
عن عبد الله ابن ام مكتوم انه سال النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم انى رجل ضرير البصر شاسع
الدار ولى قائد لا يلاومنى فهل لى رخصة ان اصلى فى بيتى قال هل تسمع النداء قال نعم قال لا اجد لك رخصة
ترجمہ عبد اللہ بن ام مکتوم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں اندھا ہوں اور میرا گھر بھی دور ہے اور جو شخص مجھے کھینچ کر لاتا ہے
وہ میری تابع نہیں ہے آپ مجھکو اجازت دیتے ہیں گھر میں نماز پڑھنے کی آپ نے فرمایا تو اذان کی آواز سنتا ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا
پھر تو تیرے لیے رخصت نہیں ملتی عن ابن ام مكتوم قال يا رسول الله ان المدينة كثيرة الهوام والسباع فقال النبى صلعم
تسمع حى على الصلوة حى على الفلاح فحيهلا ترجمہ ابن ام مکتوم نے کہا یا رسول اللہ مدینے میں کیڑے اور درندے بہت ہیں (تو آپ مجھکو
اجازت دیجیے گھر میں نماز پڑھنے کی کیونکہ میں اندھا ہوں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح سنتا ہے تو
آ ضرور **باب فى فضل الجماعة** جماعت کے فضیلت کا بیان عن ابى بن كعب قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما
الصبح فقال اشاهد فلان قالوا لا قال اشاهد فلان قالوا لا قال ان هاتين الصلاتين اثقل الصلوات على المنافقين
ولو تعلمون ما فيهما لاتيتموهما ولو حبوا على الركب وان الصف الاول على مثل صف الملائكة ولو علمتم ما فضيلته
لابتدرتموه وان صلاة الرجل مع الرجل ازكى من صلاته وحده وصلاته مع الرجلين ازكى من صلاته مع الرجل و
ما كثر فهو احب الى الله تعالى ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے نماز پڑھائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن فجر کی تو فرمایا
کیا حاضر ہے فلانا۔ یعنی نام اوسکا لیا صحابہ نے کہا نہیں پھر فرمایا کیا حاضر ہے فلانا۔ یعنی کسی اور کا نام لیا صحابہ نے عرض کیا نہیں فرمایا

نماز کا ثواب مل رہا ہے گویا نماز پڑھ رہا ہے تو کوئی فعل منافی نماز کے نہ کرے جسکی ضرورت نہ ہو عن سعید بن المسیب قال حضر رجلا
من الانصار الموت فقال انی محدثکم حدیثا ما احدثکموہ الا احتسابا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا توضأ
احدکم فاحسن الوضوء ثم خرج الی الصلوة لم یرفع قدمہ الیمنی الا کتب اللہ عز وجل لہ حسنة ولم یضع قدمہ الیسری الا حط
اللہ عز وجل عنہ سیئة فلیقرب احدکم ولیبعد فان اتی المسجد فصلی فی جماعة غفر لہ فان اتی المسجد وقد صلوا بعضا
وبقی بعض صلی ما ادرک واتم ما بقی کان کذلک فان اتی المسجد وقد صلوا فاتم الصلوة کان کذلک ترجمہ سعید بن المسیب سے
روایت ہے کہ ایک مرد انصاری مرنے لگا اوس نے کہا میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں خدا کے واسطے جسکو میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے اچھی طرح وضو کر کے نماز کو نکلے تو داہنا قدم اوٹھاتے وقت اوسکے لیے اللہ ایک
نیکی لکھیگا اور بایاں قدم رکھتے وقت ایک برائی اوسکے مٹا دیگا اب اختیار ہے تم میں سے جسکا جی چاہے مسجد سے دور رہے یا نزدیک رہے ف
یعنی دوری میں ثواب زیادہ ہے جتنے قدم زیادہ ہوں گے اوتنی نیکیاں زیادہ لکھی جاوینگے اور اوتنی ہی برائیاں محو ہوں گے ف
پھر جب وہ مسجد میں آیا اور جماعت سے نماز پڑھی بخشدیا جاویگا اگر مسجد میں اسوقت آیا کہ جماعت شروع ہو گئی تھے اور کچھ نماز لوگ پڑھ چکے
تھے اور کچھ باقی تھے اوس نے جتنی باقی جماعت کے ساتھ پڑھی جتنی نہ پائے اوسکو بعد پڑھ لی تب بھی بخشدیا جاویگا اگر مسجد میں اوس وقت آیا جب
جماعت بالکل ہو گئے اور اوس نے اکیلے اپنی نماز پڑھی تب بھی بخشدیا جاویگا باب فی من خرج یرید الصلوة فسبق بہا جو شخص
نماز کے لیے جاوے پھر دیکھے جماعت ہو گئی ہے تو اوسکو بھی جماعت کا ثواب ملیگا عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من توضأ فاحسن وضوءہ ثم راح فوجد الناس قد صلوا اعطاہ اللہ عز وجل مثل اجر من صلاها وحضرها لا ینقص
ذلک من اجورهم شیئا ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اچھی طرح سے وضو کرے پھر مسجد کو چلے جب وہان
پہونچے تو دیکھے جماعت ہو چکی ہے اللہ جل جلالہ اوسکو اوتنا ہی ثواب دیگا جتنا اوس شخص کو ملا ہے جس نے جماعت سے نماز پڑھی اوس سے کچھ کم
نہو گا باب ما جاء فی خروج النساء الی المساجد مسجد میں عورتوں کا جانا عن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم قال لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ ولکن لیخرجن وهن تفلات ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مت
منع کرو اللہ کی لونڈیوں کو مسجدوں میں جانے سے لیکن وہ جب نکلیں کہ خوشبو نہ لگائے ہوں ف عورت کو خوشبو لگا کر نکلنا ناجائز
ہے اور بغیر خوشبو لگائے نکلنا مختلف فیہ ہے بعضوں نے مطلقا جائز کہا ہے بعضوں نے جوان عورت کو منع کیا ہے بڑھیوں کو جائز
رکھا ہے بعضوں نے فجر اور عشا کی نماز میں جائز کہا ہے بعضوں نے مطلقا منع کیا ہے کیونکہ یہ زمانہ فساد کا ہے دوسرے یہ کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتوں کا جانا مسائل دین سیکھنے کی لیے ضرورت تھا اب وہ ضرورت جاتی رہی عن ابن عمر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت
منع کرو اللہ کی لونڈیوں کو اللہ کی مسجدوں میں جانے سے عن ابن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا نساءکم
المساجد وبیوتهن خیر لهن ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت منع کرو اپنی عورتوں

چاشت سبھی مین احادیث صحیحہ سے نہین ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الرجل فی جماعۃ تزید علی
صلاتہ فی بیتہ وصلاتہ فی سوقہ خمسا وعشرین درجۃ وذلک بان احدکم اذا توضأ فاحسن الوضوء واتی المسجد لا یرید
الا الصلوۃ ولا ینهزہ الا الصلوۃ لم یخط خطوۃ الا رفع لہ بہا درجۃ وحط عنہ بہا خطیئۃ حتی یدخل المسجد فاذا
دخل المسجد کان فی صلوۃ ما کانت الصلوۃ ہی تحبسہ والملائکۃ یصلون علی احدکم ما دام فی مجلسہ الذی صلی فیہ یقولون
اللہم ارحمہ اللہم تب علیہ ما لم یؤذ فیہ او یحدث فیہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے
نماز بجماعت سے بہتر ہے اوسکی اکیلی نماز پڑھنے سے یا بازار مین نماز پڑھنے سے **ف** یعنی اپنی دوکان مین جہان تجارت کے لیے بیٹھتا ہے
ف پچیس درجے زیادہ کیونکہ تم مین سے جب کسی نے وضو کیا اچھی طرح اور مسجد کو چلا صرف نماز ہی کیواسطے نہ اور کسی کام کے لیے تو اب
ہر ایک قدم کے بدلے مین اوسکا ایک درجہ بلند ہوگا اور ایک گناہ معاف ہوگا جبتک مسجد مین پہونچے جب مسجد مین پہونچا تو گویا وہ نماز پڑھ رہا ہے جبتک
نماز کیواسطے رکا ہوا ہے اور فرشتے دعا کرتے ہین اوسکے لیے جبتک اوسی جگہہ بیٹھا ہے جہان اوس نے نماز پڑہی کہتے ہین اے پروردگار بخشدے اوسکو اے پروردگار
رحم کر اوس پر اے پروردگار قبول کر توبہ اوسکی جبتک کسیکو ایذا نہ دے **ف** یعنی لڑے یا جھگڑے یا گالی دے یا مارے بیٹھے **ت** یا وضو
نہ ٹوٹے **ف** جب کسیکو ایذا دیوے یا وضو ٹوٹ جاوے یا اوس جگہہ سے اوٹھکر اور کہین جا بیٹھے یا چلا جاوے تو فرشتون کی دعا موقوف ہوجاتی ہے

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ فی جماعۃ تعدل خمسا وعشرین صلاۃ فاذا صلاہا
فی فلاۃ فاتم رکوعہا وسجودہا بلغت خمسین صلاۃ **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت
کی نماز پچیس نمازون کے برابر ہے اور جب نماز جنگل مین پڑہی جاوے اور رکوع اور سجدہ اچھی طرح سے ادا کیا جاوے تو پچاس نمازون کا ثواب ملے گا
ف جب اذان اور اقامت کہکر نماز پڑہے اسواسطے کہ فرشتے اوسکے ساتھ شریک ہوجاتے ہین **باب** جماعۃ فی المشی الی الصلوۃ
فی الظلم اندہیری راتون مین مسجد مین جانیکی فضیلت عن بریدۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بشر المشائین فی الظلم الی المساجد
بالنور التام یوم القیامۃ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دے اندہیری مین مسجد جانیوالون کو قیامت
کے دن پوری روشنی کے **ف** یہ اشارہ ہے اس آیت کیطرف نورہم یسعی بین ایدیہم وبایمانہم یقولون ربنا اتمم لنا نورنا یعنی دوڑتا ہوگا نور ا
مومنون کے آگے اور داہنے اونکے کہین گے اے رب ہمارے پورا کر ہمارے لیے نور ہمارا **باب** ما جاء فی الہدی فی المشی الی الصلوۃ جب وضو کرکے
مسجد کو نماز کے لیے جاوے تو کس طرح جاوے عن ابی ثمامۃ الحناط ان کعب بن عجرۃ ادرکہ وہو یرید المسجد ادرک احدہما صاحبہ
قال فوجدنی وانا مشبک بیدی فنہانی عن ذلک وقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا توضأ احدکم
فاحسن وضوءہ ثم خرج عامدا الی المسجد فلا یشبکن یدیہ فانہ فی صلوۃ **ترجمہ** ابو ثمامہ سے روایت ہے کعب بن عجرہ نے اونکو
پایا مسجد مین جاتے ہوے اور وہ تشبیک کیے ہوئے تھے **ف** تشبیک کہتے ہین ایک ہاتھ کی انگلیون کو دوسرے ہاتھ کے انگلیون مین
ڈالنا جیسا نے کے لیے یا بیکار بیٹھنے کے سبب سے **ت** سو منع کیا اسکو اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین
سے کوئی اچھی طرح وضو کرکے مسجد کے قصد سے نکلے تو تشبیک نہ کرے کیونکہ وہ گویا نماز مین ہے **ف** یعنی جو کوئی نماز کے قصد سے نکلا اوسکو

فرمایا اگر اس دروازے کو ہم عورتوں کے لیے چھوڑ دین تو مناسب ہے نافع نے کہا اوس روز سے عبد اللہ بن عمر مرتے دم تک اوس دروازہ سے نہ
گئے ف سبحان اللہ کیا احتیاط تھی اور کتنی پابندی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی۔ کہا ابو داؤد نے روایت کیا
اوسکو اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے انھون نے نافع سے انہون نے عبد اللہ بن عمر سے کہ عمر بن الخطاب نے یہ کہا اگر اس دروازے کو ہم
عورتوں کے لیے چھوڑ دین تو مناسب ہے اور یہی صحیح ہے **باب السعی الی الصلوٰۃ** نماز کیواسطے دوڑنا چاہیے **عن** ابی ہریرۃ قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تاتوھا تسعون واتوھا تمشون وعلیکم السکینۃ فما
ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب تکبیر
ہو نماز کی تو مت آؤ دوڑتے ہوئے بلکہ آؤ چلتے ہوئے اطمینان سے جو ملجاوے اوسکو پڑھ لو اور جتنی جاتی رہے اوسکو پورا کرلو **عن** ابی ہریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ائتوا الصلوٰۃ وعلیکم السکینۃ فصلوا ما ادرکتم واقضوا ما سبقکم **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آؤ تم نماز کے لیے اطمینان سے پڑھو جتنی پاؤ پھر پڑھ لو اوسکو جو جاتی ہے **باب فی
الجمع فی المسجد مرتین** مسجد میں دوبارہ جماعت کا بیان **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابصر رجلا یصلی
وحدہ فقال الا رجل یتصدق علی ھذا فیصلی معہ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
شخص کو اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا کیا کوئی شخص اسکو صدقہ نہین دیتا یعنی اسکے ساتھ نماز پڑھے **ف** گویا جیسے نمازون کا
ثواب اوسکو صدقہ دیا اسواسطے کہ جماعت سے نماز پڑھنی مین ستائیس نمازون کا ثواب لکھا جاتا ہے **باب فیمن صلی فی منزلہ ثم
ادرک الجماعۃ یصلی معھم** جو شخص اپنے گھر مین نماز پڑھ کر جاوے پھر جماعت کھڑی ہو تو دوبارہ پڑھ لیوے **عن** یزید بن الاسود
انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو غلام شاب فلما صلی اذا رجلان لم یصلیا فی ناحیۃ المسجد فدعا بھما
فجئ بھما ترعد فرائصھما فقال ما منعکما ان تصلیا معنا قالا قد صلینا فی رحالنا فقال لا تفعلوا اذا صلی احدکم
فی رحلہ ثم ادرک الامام ولم یصل فلیصل معہ فانھا لہ نافلۃ **ترجمہ** یزید بن الاسود سے روایت ہے اوس نے نماز پڑھی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور وہ جوان لڑکا تھا جب آپ نے نماز پڑھی تو دو آدمی مسجد کے کونے مین بیٹھ رہے انھون
نے نماز نہین پڑھی آپ نے اونکو بلایا وہ آئے اونکی پسلی کا گوشت پھڑکتا تھا (ڈر گئے) آپ نے پوچھا تم نے ہمارے ساتھ نماز
کیون نہ پڑھی وہ بولے ہم پڑھ چکے تھے اپنے گھرون مین آپ نے فرمایا ایسا مت کیا کرو جب تم مین سے کوئی اپنے گھر مین نماز پڑھ لیوے
پھر امام پاس آوے اور امام نے نماز نہ پڑھی ہو تو پھر اوسکے ساتھ پڑھ لیوے وہ نفل ہو جاویگی **عن** یزید بن عامر قال جئت والنبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوٰۃ فجلست ولم ادخل معھم فی الصلوٰۃ قال فانصرف علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرای
یزید جالسا فقال الم تسلم یا یزید قال بلی یا رسول اللہ قد اسلمت قال فما منعک ان تدخل مع الناس فی صلاتھم
قال انی کنت صلیت فی منزلی وانا احسب ان قد صلیتم فقال اذا جئت الی الصلوٰۃ فوجدت الناس فصل معھم
وان کنت قد صلیت تکن لک نافلۃ وھذہ مکتوبۃ **ترجمہ** یزید بن عامر سے روایت ہے مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو مسجد مین جانی سے لیکن ذنکی گھر اونکے لیے بہتر ہین **ف** نماز ادا کرنیکی واسطی مگر طواف حج یا عمرہ کا کرنا ضرور ہی اوسکی واسطی مسجد مین
جانا چاہیئے اس حدیث کو ابوداود نے ضعیف نہین کیا نہ منذری نی بلکہ حاکم نے کہا صحیح ہی شیخین کی شرط پر **عن مجاهد قال قال عبد الله**
بن عمر قال النبي صلى الله عليه وسلم ائذنوا للنساء الى المساجد بالليل فقال ابن له والله لا ناذن لهن فيتخذنه
دغلا والله لا ناذن لهن قال فسبه وغضب وقال اقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ائذنوا لهن وتقول لا ناذن
لهن **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہی عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجازت دو عورتون کو مسجد مین جانیکی رات کو
ایک بیٹا اونکا (بلال) بولا قسم خدا کی ہم کبھی اجازت نہ دینگے اونکو وہ مکر کرینگی (رات کو مسجد کے بہانی سی اور کہین جایا کرینگی) قسم خدا
کی ہم کبھی اجازت نہ دینگے عبد اللہ بن عمر نی اوسکو بہت سخت سست کہا اور غصی ہوئی کہا مین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول
بیان کرتا ہون اونکو اجازت دو اور تو کہتا ہی ہم اجازت نہ دینگے **ف** گویا تو مقابلہ کرتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسی گفتگو مین
کفر کا خوف ہے افسوس ہی اس زمانی مین لوگون کو کچھ پاک نہ رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل یا قول بیان کرو تو بجای تسلیم اور رضا
کی مخالفت پر مستعد ہوتی ہین اور صاف یہ کہتی ہین ہم اس حدیث پر عمل نہین کرتے کیونکہ ہمارے امام نی اسپر عمل نہین کیا۔ میری نزدیک
یہ کلمہ بہت بڑا ہی کبرت کلمۃ تخرج من افواههم ان یقولون الا کذبا۔ اونکی امامون کا خود یہی قول تھا جب حدیث پاو میرا قول چھوڑ دو یعنی کہ وہ
نہ مانو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پر عمل کرو۔ ایسی مقلد اپنی امام کے طریقے پر ہرگز نہین ہین وہ تو صراحۃ اپنی امام کے ارشاد
خلاف کرتی ہین جسکے دل مین امام کی قول کے وقعت حدیث سی زیادہ ہو یا وہ حدیث کو اوسوقت قابل اعتماد سمجھی کہ اوسکی امام کے موافق
ہو ورنہ قابل اعتماد نہ سمجھی وہ بالکل کافر ہے اوسکا دین مین کچھ حظ نہین ہے **عن عائشة رضی اللہ عنہا زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت لو ادرك**
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد كما منعه نساء بني اسرائيل قال يحيى فقلت لعمرة امنعه نساء
بني اسرائيل قالت نعم **ترجمہ** حضرت عائشہ نے فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حال دیکھتے جو اب عورتون نے نکالا ہے (خوشبو لگانا
زینت کرنا بے پردگی) البتہ منع کر دیتے اونکو مسجد مین آنے سے جیسے منع کی گئی تھین بنی اسرائیل کی عورتین یحیی نی کہا مین نے عمرہ سی کہا کیا
بنی اسرائیل کی عورتین منع کی گئی تھین انہون نے کہا ہان **عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال صلوة المرأة في بيتها**
افضل من صلاتها في حجرتها وصلاتها في مخدعها افضل من صلاتها في بيتها **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کی نماز اپنی کوٹھری مین بہتر ہے اوسکی نماز سی گھر مین اور نماز اوسکی چور خانے مین بہتر ہی اوسکی
نماز سی کوٹھری مین **ف** یعنی جہانتک پردہ اور ستر ہو سکی وہین تک بہتر ہی گھر سی زیادہ کوٹھری ہی کوٹھری سے زیادہ چور خانہ ہی جو
چھوٹی کوٹھری ہوتی ہی اوسکے اندر احمد اور طبرانی نے روایت کیا ام حمید ساعدیہ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین اور کہا مین
چاہتی ہون آپکے ساتھ نماز پڑھا کرون آپنے فرمایا تو جانتی ہی تیری نماز کوٹھری مین بہتر ہی حجری سی اور حجری مین بہتر ہی آنگن سے اور
آنگن مین اپنی گھر کے بہتر ہے محلی کی مسجد سی اور محلی کی مسجد مین بہتر ہے جامع مسجد سے **عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم**
لو تركنا هذا الباب للنساء قال نافع فلم يدخل منه ابن عمر حتى مات **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایک دوسرے سے امامت کیواسطے کہینگے کوئی امام اونکو نہ ملیگا جو نماز پڑہاوے ف جو آدمی امامت کے لائق ہو اوسکو امامت سے ٹالا مکرنا
اور خواہمخواہ جہگڑا کرنا اچہا نہیں ہے باب من احق بالامامة امامت کا مستحق کون ہے عن ابی مسعود البدری قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم یؤم القوم اقرؤهم لکتاب الله واقدمهم قراءة فان کانوا فی القراءة سواء فلیؤمهم اقدمهم هجرة
فان کانوا فی الهجرة سواء فلیؤمهم اکبرهم سنا ولا یؤم الرجل فی بیته ولا فی سلطانه ولا یجلس علی تکرمته الا
باذنه قال شعبة فقلت لاسمعیل ما تکرمته قال فراشه ترجمہ ابو مسعود بدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ امامت کرے قوم کی جو اون مین قرآن کا بڑا قاری ہو اور پرانا قاری ہو سو اگر وے لوگ قراءۃ مین برابر ہون تو امامت
کرے جسنے اون مین سے اول ہجرت کی ہو سو اگر ہجرت مین سب برابر ہون تو اون مین بڑی عمر والا امامت کرے اور نہ امامت کرے اگر کوئی دوسرے
کے گہر مین نہ اسکی حکومت کی جگہہ مین اور نہ بیٹہے اوسکے خاص جگہہ پر (یعنی مسند وغیرہ پر جو اوسکی عزت کی جگہہ ہو) بغیر اوسکی اذن کے
ف ہجرت کی تقدیم وتاخیر کا لحاظ صحابہ مین تہا اب اوسکا خیال نہین بلکہ مستحق امامت کا وہ ہے جو قرآن کو اچہی طرح پڑہتا ہو
جو علم حدیث وقرآن زیادہ جانتا ہے پہر جسکا سن زیادہ ہو بعضوں کے نزدیک جو علم کتاب وسنت کا زیادہ رکہتا ہے وہی امامت کا حقدار ہے
اگرچہ قراءت مین کم ہو یہی قول ہے ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کا عن ابی مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الحدیث قال
فان کانوا فی القراءة سواء فاعلمهم بالسنة فان کانوا فی السنة سواء فاقدمهم هجرة ولم یقل فاقدمهم قراءة
ترجمہ ابو مسعود سے روایت ہے اسی حدیث مین اگر قراءت مین برابر ہون تو وہ شخص امامت کرے جو حدیث زیادہ جانتا ہو اگر اسمین بھی برابر
ہون تو جسکی ہجرت پہلے ہو اس روایت مین یہ نہین ہے کہ جسکی قراءت قدیم ہو عن عمرو بن سلمة قال کنا بحاضر یمر بنا الناس
اذا اتوا النبی صلی الله علیه وسلم فکانوا اذا رجعوا مروا بنا فاخبرونا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کذا وکذا
وکنت غلاما حافظا فحفظت من ذلک قرآنا کثیرا فانطلق ابی وافدا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی نفر من قومه
فعلمهم الصلوة فقال یؤمکم اقرؤکم وکنت اقرأهم لما کنت احفظ فقدمونی فکنت اؤمهم وعلی بردة لی
صغیرة صفراء فکنت اذا سجدت تکشفت عنی فقالت امرأة من النساء واروا عنا عورة قارئکم فاشتروا
لی قمیصا عمانیا فما فرحت بشیء بعد الاسلام فرحی به فکنت اؤمهم وانا ابن سبع سنین او ثمان سنین ترجمہ
عمرو بن سلمہ سے روایت ہے ہم ایسے مقام مین تہے جہان لوگ آتے جاتے ٹہرتے تہے تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوٹ
کر آتے ہماری پاس ہو کر جاتے اور ہم سے بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ایسا فرمایا اور مین اوس زمانے مین لڑکا تہا
اچہے حافظے والا تو مین نے اوسے سنکر بہت سا قرآن یاد کر لیا ایک بار میرا باپ چند لوگون کے ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
گیا آپ نے اونکو نماز سکہلائی اور فرمایا امامت وہ شخص کرے جو سب مین زیادہ قرآن کو جانتا ہو اور مین سب سے زیادہ قرآن جانتا تہا کیونکہ
مجہے بہت یاد تہا اون لوگون نے مجہے امام بنایا مین اونکی امامت کرتا تہا اور ایک چادر چہوٹی زرد رنگ مجہ پر ہوتی تہی جب مین سجدہ کرتا تو
میری شرمگاہ کہلجاتی ایک عورت نے کہا اپنے قاری کی شرمگاہ ہم سے چہپاؤ انہون نے میری واسطے ایک کرتہ عمان کا خریدا جو ایک موضع ہے

نماز پڑھ رہے تھے مین بیٹھ گیا اور اونکے ساتھ نماز مین شریک نہین ہوا جب آپ نماز سے فارغ ہوئی آپ نے یزید کو بیٹھا دیکھکر بلایا اور کہا ای یزید تو مسلمان نہین ہوا مین نے کہا کیون نہین یا رسول اللہ مین تو اسلام لایا ہون آپ نے فرمایا پھر تو لوگون کے ساتھ نماز مین کیون شریک نہین ہوا مین نے کہا مین اپنے مکان مین نماز پڑھ چکا تھا اور مجھے گمان تھا کہ لوگ بھی پڑھ چکے ہون گے آپ نے فرمایا جب تو لوگون پاس آوے اور اونکو نماز پڑھتے ہوئی دیکھے تو اونکے ساتھ نماز پڑھ لے اگر تو پہلے پڑھ چکا ہوگا وہ نفل ہو جاوے گے یہ فرض ہو گے

عن رجل من بنی اسد بن خزیمة انه سأل ابا ایوب الانصاری فقال یصلی احدنا فی منزله الصلاة ثم یاتی المسجد وتقام الصلاة فاصلی معهم فاجد فی نفسی من ذلک شیئا فقال ابو ایوب سألنا عن ذلک النبی صلی الله علیه وسلم فقال ذلک له سهم جمع **ترجمہ** ایک شخص سے (جو قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ مین سے ہے) روایت ہے مین نے ابو ایوب انصاری سے پوچھا ایک شخص مسلم مین سے اپنے گھر مین نماز پڑھ لیوے پھر مسجد مین آوے وہان تکبیر ہو اگر مین اونکے ساتھ پھر پڑھون تو میری دل کو اس مین ایک شبہہ ہوتا ہے ابو ایوب نے کہا ہم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اوسکے لیے ایک حصہ ہے غنیمت کا (یعنے اور زیادہ ثواب ہے کچھ قباحت نہین ہے)

باب اذا صلی فی جماعة ثم ادرک جماعة یعید اگر جماعت سے نماز پڑھ چکا ہو تو پھر دوبارہ دوسری جماعت مین شریک ہو یا نہ ہو

عن سلیمان یعنی مولی میمونة قال اتیت ابن عمر علی البلاط وهم یصلون فقلت الا تصلی معهم قال قد صلیت انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تصلوا صلاة فی یوم مرتین **ترجمہ** سلیمان سے جو مولی ہین میمونہ کے روایت ہے مین آیا عبد اللہ بن عمر پاس بلاط مین (ایک مقام ہے مدینہ مین) اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے مین نے کہا آپ کیون نہین پڑھتے اونکے ساتھ انھون نے کہا مین پڑھ چکا ہون مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک نماز ایکدن مین دوبار مت پڑھو **ف** دارقطنی نے کہا متفرد ہوا ساتھ اس حدیث کے حسین معلم عمرو بن شعیب سے تقریب مین ہے کہ حسین بن ذکوان معلم بصری ثقہ ہے مگر کبھی وہم اوسکو ہوتا ہے بیہقی نے کہا اگر یہ حدیث صحیح ہو تو محمول ہے اوس صورت پر کہ جب ایکبار جماعت سے نماز پڑھ چکا ہو تو پھر دوسری بار اوسکو نہ پڑھے مین کہتا ہون معارض ہے اسکی حدیث صحیح بخاری ابو سعید خدری کی جس مین آپ نے فرمایا کون صدقہ کرتا ہے اس پر مگر یہ جواب ہوسکتا ہے کہ دوسری بار جماعت کے ساتھ شریک نہ ہونا چاہیے اگر شخص اکیلے پڑھتا ہو تو اوسکی ساتھ شریک ہوسکتا ہے واللہ اعلم

باب فی جماع الامامة وفضلها امامت کے فضیلت کا بیان

عن عقبة بن عامر یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من ام الناس فاصاب الوقت فله ولهم ومن انتقص من ذلک شیئا فعلیه ولا علیهم **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص امامت کرے لوگون کی وقت پر تو اوسکو بھی ثواب ملیگا اور مقتدیون کو بھی اور جو وقت مین دیر کرے تو اوسکا گناہ امام پر ہوگا نہ مقتدیون پر

باب فی کراهیة التدافع عن الامامة امامت کرنے مین ایک دوسرے سے جھگڑے نہین

عن سلامة بنت الحر قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان من اشراط الساعة ان یتدافع اهل المسجد لا یجدون اماما یصلی بهم **ترجمہ** سلامہ بنت الحر سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے نشانی ہے یہ بات کہ

قرآن کہان گیا (یعنی آنحضرت صلعم نے یہ کیون فرمایا وہ امامت کری جو تم دونون میں قرآن زیادہ جانتا ہو) ابو قلابہ نے کہا قرآن جاننے مین دونو برابر تھے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیؤذن لکم خیارکم ولیؤمکم قراؤکم

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان وہ لوگ دین تم مین سے جو بہتر ہون یعنی وقت کو خوب پہچانتے ہون اور پرہیزگار ہون) اور امامت وہ لوگ کرین جو قرارت کو خوب جانتے ہون **ف** قرارت مین کم سے کم قدر تو ان کی رعایت ضرور ہے ایک یہہ کہ حروف کو اپنی مخارج سے نکالی دوسری یہہ کہ اخفا اور اظہار وغیرہ کی رعایت بخوبی رکھے اور اوقاف کو خوب پہچانے علی الخصوص وقوف لازمہ کو جہان پر وقف نہ کرنیسے نماز فاسد ہوجاتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیر الاوقاف تھے یعنی وقف بہت کیا کرتی تھے اکثر حروف مین تمیز آسان ہے مگر ضاد وین او ظا مین اکثر لوگ تمیز نہین کرتے تھے اگر ضاد کو ظای معجمہ کے مشابہ پڑہی تو نماز ہوجاتی ہے کیونکہ یہہ دونو حرف صفات مین بہت مشابہ مین مگر بعض لوگ ضاد کو دال مفخم ادا کرتے ہین یا بالکل دال پڑھتے ہین یہہ غلطی ہے اس مین نماز جانیکا خوف ہے جس کسی سے ضاد اچھی طرح نہ نکل سکے تو وہ اوسکو ظای معجمہ کیطرح پڑہ لیوی۔ اس زمانے مین یہہ بلا بہت پہیلی ہے اکثر لوگ اکثر ضاد کو دال پڑھتے ہین یا اوسکو تھوڑا سا پُر کر دیتے ہین حالانکہ یہہ صوت ضاد کی کسی صورت سے صحیح نہین ہوسکتی **باب**

امامة النساء عورتون کی امامت کا بیان **عن** ام ورقة بنت نوفل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما غزا بدرا قالت قلت له یا رسول الله ائذن لی فی الغزو معك امرض مرضاكم لعل الله ان يرزقنی شهادة قال قری فی بیتك فان الله تعالی یرزقك الشهادة قال فكانت تسمى الشهيدة قال وكانت قد قرأت القرآن فاستأذنت النبی صلی الله علیه وسلم ان تتخذ فی دارها مؤذنا فاذن لها قال وكانت دبرت غلاما لها وجارية فقاما اليها بالليل فغماها بقطيفة لها حتى ماتت وذهبا فاصبح عمر فقام فی الناس فقال من عنده من هذین علم او من رآهما فلیجئ بهما فامر بهما فصلبا فكانا اول مصلوب بالمدينة

ترجمہ ام ورقہ بنت نوفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر کی لڑائی مین گئے مین نے کہا یا رسول اللہ مجہکو اجازت دیجئے آپ کے ساتھ جہاد مین چلنے کی جو مجاہدین مین سے بیمار ہوگا اوسکی خدمت کرونگی شائد اللہ جل جلالہ مجہکو بہی شہادت عنایت فرماوے آپ نے فرمایا تو اپنے گھر مین بیٹھی رہ اللہ جل جلالہ تجہے شہادت عطا کریگا راوی نے کہا اُس روز سے اونکا نام شہیدہ ہوگیا اُنہون نے قرآن پڑھا تہا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی اپنے گہر مین موذن مقرر کرنے کی آپ نے اجازت دی اُنھون نے ایک غلام اور ایک لونڈی کو مدبر کیا تھا (یعنے اپنے مرنے کے بعد اونکو آزاد کر دیا تہا) وہ دونون رات کو کھڑے ہوئے اور ایک چادر سے اونکو گھونٹا یہانتک کہ وہ مرگئین پہر دونو چلدیے (یعنے بہاگ نکلے) جب صبح ہوئی حضرت عمر نے کہا (اونکی خلافت کا زمانہ تھا) لوگون مین جس شخص کو ان دونون کا حال معلوم ہو وہ اونکو لاوے پہر وہ پکڑے ہوئے آئے حضرت عمر نے حکم کیا دونون سولی دیے گئے مدینے مین پہلے سولے اُنہی کو ہوئے دوسرے روایت مین یہ عبارت ہے وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزورها فی بیتها وجعل

یتے تھے) بنا ہوا خریدا مین کسی چیز سے اتنا خوش نہین ہوا سو اسلام کے جتنا اس کرتے سے خوش ہوا تو مین اونکی امامت کرتا تھا اور مین سات برس کا تھا یا آٹھ برس کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نابالغ لڑکا امام ہو سکتا ہے فرض اور نفل مین اور یہی قول شافعی کا ہے اور جن لوگون کے نزدیک لڑکے کی امامت فرض مین درست نہین ہے وہ یہ کہتے ہین کہ یہ فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اطلاع سے نہ تھا نہ آپ کے حکم سے تو کچھ حجت نہین ہے اس مین اصل یہ ہے کہ یہ اختلاف متفرع ہے دوسرے اختلاف پر وہ یہ ہے کہ فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے ساتھ درست ہے یا نہین بعضون کے نزدیک درست ہے بعضون کے نزدیک درست نہین ہے لیکن احادیث صحیحہ مؤید ہین مذہب اول کے

عن عمرو بن سلمة بهذا الخبر قال فكنت اؤمهم في بردة موصلة فيها فتق فكنت اذا سجدت خرجت استي **ترجمہ** عمرو بن سلمہ سے دوسری روایت مین ہے اونکی امامت مین کیا کرتا تھا ایک چادر سے جسمین جوڑ لگا تھا اور پھٹی ہوئی تھی جب مین سجدہ کرتا تو میری کانڈ کھل جاتی

عن عمرو بن سلمة عن ابيه انهم وفدوا الى النبي صلى الله عليه وسلم فلما ارادوا ان ينصرفوا قالوا يا رسول الله من يؤمنا قال اكثركم جمعا للقران او اخذا قال فلم يكن احد من القوم جمع ما جمعته قال فقدموني وانا غلام وعلي شملة لي فما شهدت مجمعا من جرم الا كنت امامهم وكنت اصلي على جنائزهم الى يومي هذا **ترجمہ** عمرو بن سلمہ سے روایت ہے انہون نے اپنے باپ سے سنا وہ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب لوٹنے لگے تو پوچھا یا رسول اللہ ہماری امامت کون کرے آپ نے فرمایا جسکو قرآن زیادہ یاد ہو تو میری برابر کسیکو یاد نہ تھا انہون نے مجھکو آگے کیا اور مین ایک تہ بند باندھے تھا پھر مین کسی قبیلے کے مجمع مین اونکے نہ ہوتا مگر مین ہی اونکا امام ہوتا اور مین اونکے جنازون پر نماز پڑھاتا رہا آجکے دن تک۔ کہا ابوداؤد نے روایت کیا اوسکو یزید بن ہارون نے مسعر بن حبیب سے انہون نے عمرو بن سلمہ سے اوس مین اون کے باپ کا ذکر نہین ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ امام عمرو بن سلمہ تھے نہ اونکے باپ)

عن ابن عمر الله لما قدم المهاجرون الاولون نزلوا العصبة قبل مقدم النبي صلى الله عليه وسلم فكان يؤمهم سالم مولى ابي حذيفة وكان اكثرهم قرانا زاد الهيثم وفيهم عمر بن الخطاب وابو سلمة بن عبد الاسد **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جب مہاجرین مدینہ منورہ مین آئے تو قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف آنے کے تو عصبہ مین اوترے (عصبہ ایک مقام ہے مدینے مین متصل قبا کے) تو اونکی امامت سالم جو مولیٰ ابو حذیفہ کے کیا کرتے تھے اور اونکو سب سے زیادہ قرآن یاد تھا ہیثم نے اتنا زیادہ کیا کہ اون لوگون مین عمر و ابو سلمہ بن عبد الاسد بھی موجود تھے (حالانکہ عمر بن الخطاب کے درجے کا کوئی شخص انمین نہ تھا مگر اونکو امام نہ بنایا)

عن مالك بن الحويرث ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له او لصاحب له اذا حضرت الصلاة فاذنا ثم اقيما ثم ليؤمكما اكبركما وفي حديث مسلمة قال وكنا يومئذ متقاربين في العلم وقال في حديث اسماعيل قال خالد قلت لابي قلابة فاين القران قال انهما كانا متقاربين **ترجمہ** مالک بن الحویرث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو یا اونکے ساتھی کو کہا جب نماز کا وقت آوے تو اذان دو اور تکبیر کہو پھر امامت کرے جو تم دونون مین بڑا ہو (یعنی عمر مین) مسلمہ کی روایت مین ہے اون دنون مین ہم دونون علم مین برابر تھے (اسوجہ سے آپنے سن کی رعایت کی) اور اسمعیل کے روایت مین ہے خالد نے کہا مین نے ابو قلابہ سے کہا

منهم ترجمہ ابی عطیہ سے روایت ہی مالک بن الحویرث رضہ ہماری نماز پڑہنی کی جگہ مین آتے ایک روز آئی اور نماز کھڑی ہوئی ہم نے کہا امامت کرو انہون نی کہا تم اپنے لوگون مین سے کسیکو کہو جو نماز پڑہا دے اور مین تم سے ایک حدیث بیان کرونگا جس وجہ سے مین نماز نہین پڑہاتا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جو شخص کسی قوم کی ملاقات کو جاوے وہ اونکا امام نہ بنے بلکہ ونہی مین سے کوئی امامت کرے **ف** اور اگر وہ لوگ اصرار کرین اور دل سے اسکا امام ہونا چاہین اور یہ شخص امامت کا مستحق بھی ہو تو امامت کرے

باب الامام یقوم مکانا ارفع من مکان القوم امام بلند جگہ کھڑا ہو اور مقتدی نیچے کھڑے ہون تو کیسا ہے

عن همام ان حذیفة ام الناس بالمدائن علی دکان فاخذ ابو مسعود بقمیصه فجبذه فلما فرغ من صلاته قال الم تعلم انهم کانوا ینهون عن ذلك قال بلی قد ذکرت حین مددتنی **ترجمہ** ہمام سے روایت ہی حذیفہ نی امامت کی لوگون کی مدائن مین (ایک شہر تہا کوفی کے پاس) ایک دوکان پر کھڑے ہوکر (اور لوگ نیچے تھے) ابو مسعود نی اونکا کرتہ پکڑ کر اونکو گہسیٹ لیا جب نماز سے فارغ ہوئی تو کہا تمکو معلوم نہین لوگ اس امر سے منع کیے جاتے تہے انہون نی کہا ہان مجہے بھی یاد آیا جب تم نی مجہی پکڑ کر گہسیٹا **ف** امام مقتدیون سے اونچی جگہ پر کہڑا ہو اس مین مشابہت ہے یہود سے اونکے امام ایک چبوترے پر کھڑے ہوتے مین اور مقتدی نیچے اور امام مقتدیون سے نیچے کہڑا ہو یہ بھی مکروہ ہے اسمین امام کی ذلت ہے جس صورت مین امام کے ساتھ کچھ مقتدی بھی اونچی یا نیچی پر ہون پھر مکروہ نہین ہے

عن عدی بن ثابت الانصاری حدثنی رجل انه کان مع عمار بن یاسر بالمدائن فاقیمت الصلوة فتقدم عمار وقام علی دکان یصلی والناس اسفل منه فتقدم حذیفة فاخذ علی یدیه فاتبعه عمار حتی انزله حذیفة فلما فرغ عمار من صلوته قال له حذیفة الم تسمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا ام الرجل القوم فلا یقم فی مکان ارفع من مقامهم او نحو ذلك قال عمار لذلك اتبعتك حین اخذت علی یدی **ترجمہ** عدی بن ثابت سے روایت ہی مجہ سے ایک شخص نے بیان کیا جو عمار بن یاسر کے ساتھ تہا مدائن مین نماز کھڑی ہوئی عمار آگے بڑہے اور ایک دوکان پر کہڑے ہوکر نماز پڑہنی لگے اور لوگ نیچے تھے تو حذیفہ آگے بڑہے اور عمار کے دونون ہاتھ پکڑے عمار نے پیچھے ہٹنا شروع کیا یہانتک کہ دوکان سے اوتار دیا اونکو حذیفہ نے پھر جب نماز سے فارغ ہوئے حذیفہ نے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا آپ فرماتی تہی جب کوئی امامت کرے کسی قوم کے تو اون سے بلند مقام مین کھڑا نہ ہو یا کچھ ایسا ہی فرمایا عمار نے کہا اسیواسطے مین پیچھے ہٹ گیا جب تم نے میری ہاتھ پکڑے

باب امامة من صلی بقوم وقد صلی تلك الصلوة جو شخص نماز پڑہ کر آوے پہر وہی نماز اپنی لوگون کو جاکر پڑہا دے **ف** یعنی ایکبار اوس نماز کو پڑہ کر آیا اب پہر اوسی نماز مین دوسری جگہ امامت کرے

عن جابر بن عبد الله ان معاذ بن جبل کان یصلی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم العشاء ثم یاتی قومه فیصلی بهم تلك الصلوة **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہی معاذ بن جبل رض نماز پڑہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی پھر اپنی قوم پاس آتے اور عشا کی نماز پڑہاتے **ف** تو معاذ کی دوسری نماز نفل ہوتے اور مقتدیونکی فرض اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرض پڑہنے والیکی اقتدا نفل پڑہنے والیکے پیچھے درست ہے

عن عمرو بن دینار سمع جابر بن عبد الله یقول ان معاذا کان یصلی مع النبی صلی الله علیه وسلم ثم یرجع فیؤم قومه **ترجمہ** عمرو بن دینار سے روایت ہے انہون نے سنا

مؤذنا يؤذن لها وامرها ان تؤم اهل دارها قال عبد الرحمن فانا رايت مؤذنها شيخا كبيرا **ترجمه** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکی ملاقات کے لیے اونکے گھر تشریف لیجاتی اور اونکے لیے ایک مؤذن مقرر کردیا تھا جو اذان کہا کرتا اور وہ امامت کرتی تھیں اپنے گھر والون کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے **ف** یہ حدیث دلیل ہے اس بات کی کہ عورت کو امامت کرنا اپنے گھر والون کی درست ہے اگرچہ اوس مین مرد بھی ہون کیونکہ ام ورقہ کا مؤذن اور غلام اونھی کے پیچھے نماز پڑہتا ہوگا اور ابن ماجہ نے روایت کیا جابر سے نہ امامت کرے عورت مرد کی آخر حدیث تک لیکن اسناد اوسکی ضعیف ہے اور صحت امامت کے قائل ہین ابو ثور اور مزنی اور طبری لیکن جمہور علما کا مذہب اسکے خلاف ہے وہ کہتے ہین عورت کو مردونکی امامت درست نہین ہے لیکن عورتون کی امامت بالاتفاق درست ہے الا اس صورت مین عورت کو صف کے بیچ مین مقتدیون کے برابر کھڑی ہونا چاہیے عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ اور دار قطنی اور بیہقی نے روایت کیا حضرت عائشہ رضہ سے انھون نے امامت کی عورتون کی اور کھڑی ہوئین درمیان مین صف کے اسیطرح مرد کو نزی عورتون کی امامت درست ہے ابی بن کعب نے امامت کی عورتون کی تراویح مین روایت کیا اوسکو عبد اللہ بن احمد نے اور ابو یعلی اور طبرانی نے اور اسناد اوسکی حسن ہے

باب الرجل یؤم القوم وھم له کارھون جب مقتدی ناراض ہون کسیکی امامت سے تو امامت کرنا اوسکو درست نہین **عن** عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول ثلاثة لا یقبل اللہ منھم صلاة من تقدم قوما وھم له کارھون ورجل اتی الصلاة دبارا والدبار ان یاتیھا بعد ان تفوته ورجل اعتبد محررة **ترجمه** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیونکی نماز خدا قبول نہین کرتا ایک وہ جو امامت کرے اور لوگ اوسکی امامت سے ناراض ہون دوسرے وہ شخص جو نماز کو آوے وقت قضا ہوجانے کے بعد تیسرے وہ شخص جو لونڈی بنا لیوے آزاد عورت کو یا غلام بنا لیوے آزاد مرد کو

باب امامة البر والفاجر ہر نیک و بد کے پیچھے نماز درست ہونیکا بیان **عن** ابی ہریرة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوة المکتوبة واجبة خلف کل مسلم برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر **ترجمه** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض نماز واجب ہے ہر مسلمان کے پیچھے پڑہ لینا نیک ہو یا بد اگرچہ کبیرہ گناہ کرتا ہو **ف** یہ حدیث صحیح نہین ہے اور اوسکے طرق ضعیف ہین بدعتی اور فاسق کے پیچھے نماز پڑہنا اکثر علما کے نزدیک جائز نہین ہے وہ کہتے ہین صحیح حدیث مین ہے وہ لوگ کہ خیار تمھارے امامت کرین تم مین وہ لوگ جو بہتر ہون تم مین روایت کیا اوسکو حاکم نے اور دار قطنی نے روایت کیا اجعلوا ائمتکم خیارکم اپنے امام نیک لوگون کو کرو اور بعض علما کے نزدیک نماز درست ہو جاویگی لیکن مکروہ ہوگے اور مشرک کے پیچھے ہرگز نماز درست نہین ہے اگرچہ نام کا مسلمان ہو فقط

باب امامة الاعمی اندھے کی امامت کا بیان **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استخلف ابن ام مکتوم یؤم الناس وھو اعمی **ترجمه** انس سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ کیا عبد اللہ بن ام مکتوم کو (مدینے مین جب آپ جنگ تبوک مین جانے لگے) وہ لوگون کے امامت کیا کرتے تھے حالانکہ وہ اندھے تھے

باب امامة الزائر جو شخص ایک قوم کی ملاقات کو آوے وہ اونکی امامت نہ کرے **عن** ابی عطیة قال کان مالک بن الحویرث یاتینا الی مصلانا ھذا فاقیمت الصلوة فقلنا له تقدم فصله فقال لنا قدموا رجلا منکم یصلی بکم وسا حدثکم لم لا اصلی بکم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من زار قوما فلا یؤمھم ولیؤمھم رجل

کہے تم اللھم ربنا لک الحمد کہو مسلم کی روایت مین یون ہے اللھم ربنا ولک الحمد کہو جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو جبتک
تم بھی نکرو جب وہ کھڑے ہوکر نماز پڑہے تم بھی کھڑے ہوکر نماز پڑہو جب وہ بیٹھ کر پڑہے تم بھی سب بیٹھ کر پڑہو دوسرے
مین اتنا زیادہ ہے واذا قرأ فانصتوا جب امام پڑہے تو تم چپ رہو مگر ابوداؤد نے کہا یہ زیادتی محفوظ نہین ہے ہمارے
وہم ہوگیا ہے ابو خالد سے عن عائشة قالت صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فى بيته وهو جالس فصلى وراءه
قوم قياما فاشار اليهم ان اجلسوا فلما انصرف قال انما جعل الامام ليؤتم به فاذا ركع فاركعوا واذا
رفع فارفعوا واذا صلى جالسا فصلوا جلوسا ترجمہ حضرت عائشہ رضی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نماز پڑہی اپنے گھر مین بیٹھکر لوگون نے آپ کے پیچھے کھڑے ہوکر پڑہے آپ نے اشارہ کیا بیٹھ جاؤ جب نماز سے فارغ ہوئے فرمایا امام
اس لیے ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھاوے تم بھی سر اٹھاؤ اور جب بیٹھ کر نماز پڑہے
تم بھی بیٹھکر پڑہو عن جابر قال اشتكى النبى صلى الله عليه وسلم فصلينا وراءه وهو قاعد وابو بكر رض يكبر يسمع
الناس تكبيره ثم ساق الحديث ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوے ہم نے آپ کے
پیچھے نماز پڑھی اور آپ بیٹھے ہوے تھے اور ابوبکر تکبیر کہتے جاتے تھے تاکہ لوگ آپ کی تکبیر سنین آخر حدیث تک عن اسيد بن حضير
انه كان يؤمهم قال فجاء رسول الله صلعم يعوده فقالوا يا رسول الله ان امامنا مريض فقال اذا صلى قاعدا فصلوا قعودا
ترجمہ اسید بن حضیر سے روایت ہے وہ امامت کیا کرتے تھے (ایک بار بیمار ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکی عیادت کو آئے
اونھون نے کہا یا رسول اللہ ہمارا امام بیمار ہے آپ نے فرمایا جب امام بیٹھ کر پڑہے تم بھی بیٹھ کر پڑہو۔ کہا ابوداؤد نے یہ حدیث متصل نہیں ہے

باب الرجلين يؤم احدهما صاحبه كيف يقومان جب دو آدمیون مین سے ایک امامت کرے تو دوسرا کہان کھڑا ہو

عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل على ام حرام فاتوه بسمن وتمر فقال ردوا هذا فى وعائه وهذا فى
سقائه فانى صائم ثم قام فصلى بنا ركعتين تطوعا فقامت ام سليم وام حرام خلفنا قال ثابت لا اعلمه الا قال اقامنى
عن يمينه على بساط ترجمہ حضرت انس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ام حرام (بنت ملحان بن خالد بن زید بن حرام
الانصاری خالہ ہین حضرت انس رض کے) پاس انھون نے گھی اور کھجور سامنے کیا آپ نے فرمایا کھجور کو اپنے برتن مین ڈالدو اور گھی کو مشک
مین بھر دو مین روزے سے ہون پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتین نفل پڑہین تو ام سلیم (بنت ملحان بن خالد انصاریہ والدہ ہین حضرت انس رض
کی اونکا نام سہلہ ہے یا رمیلہ یا رمیثہ یا ملیکہ یا اور کچھ) اور ام حرام ہمارے پیچھے کھڑے ہوئین ثابت نے کہا مین یہی سمجھتا ہون
کہ انس نے یہ کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنی طرف کھڑا کیا فرش پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب امام کے ساتھ
ایک ہی مرد ہو تو وہ داہنی طرف کھڑا ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دنکو نفل پڑہنا جماعت سے درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ روزہ دار کو عذر کر
دینا درست ہے اگر افضل یہ ہے نفل روزہ توڑ دالے دعوت کے لیے مگر یہان دعوت نہ تھی اسواسطے آپنے نہ توڑا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مرد صرف
عورتون اور بچون کی امامت کر سکتا ہے کیونکہ انس اسوقت مین نابالغ تھے اور ام سلیم اور ام حرام عورتین تھین عن انس ان رسول الله

جابر بن عبد اللہ سے کہتی تھی معاذ بن جبل نماز پڑھ لیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر لوٹ کر جاتے اور اپنی قوم کی امامت کرتے

باب الامام یصلی من قعود امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی کیا کریں **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکب فرسا فصرع عنه فجحش شقه الایمن فصلی صلوة من الصلوات وهو قاعد فصلینا وراءه قعودا فلما انصرف قال انما جعل الامام لیؤتم به فاذا صلی قائما فصلوا قیاما واذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا ولك الحمد واذا صلی جالسا فصلوا جلوسا اجمعون **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے گھوڑے پر پھر گر پڑے آپ گھوڑے سے تو چھل گئی داہنی کروٹ آپ کی نماز پڑھی بیٹھ کر ہم لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی بیٹھ کر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب امام رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سر اوٹھادے تم بھی سر اوٹھاؤ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولك الحمد کہو اور جب بیٹھکر نماز پڑھے تم بھی سب بیٹھکر نماز پڑھو **ف** خطابی نے کہا ابو داؤد نے اس باب میں جتنی حدیثیں بیان کیں وہ اوائل حال کی ہیں جو جمہور علما کے نزدیک منسوخ ہیں اور آخری حدیث مرض موت کی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھکر نماز پڑھی اور صحابہ نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی نقل نہیں کی حالانکہ اکثر فقہا کا یہی مذہب ہے مگر احمد اور اوزاعی کا یہی قول ہے کہ امام جب بیٹھکر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھکر پڑھیں اگرچہ مقتدیوں کو کوئی عذر نہ ہو

عن جابر قال رکب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فرسا بالمدینة فصرعه علی جذم نخلة فانفکت قدمه فاتیناه نعوده فوجدناه فی مشربة لعائشة یسبح جالسا قال فقمنا خلفه فسکت عنا ثم اتیناه مرة اخری نعوده فصلی المکتوبة جالسا فقمنا خلفه فاشار الینا فقعدنا قال فلما قضی الصلوة قال اذا صلی الامام جالسا فصلوا جلوسا واذا صلی الامام قائما فصلوا قیاما ولا تفعلوا کما یفعل اهل فارس بعظمائها **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے گھوڑے پر مدینہ میں اوس نے آپکو گرا دیا ایک درخت کے جڑ پر آپ کے پاؤں میں چوٹ آئی تو ہم آپکی عیادت کے واسطے آئے دیکھا تو آپ حضرت عائشہ کی بنگلی میں تسبیح پڑھ رہے ہیں بیٹھے بیٹھے ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو رہے آپ چپکے ہو رہے پھر دوسری بار ہم عیادت کو آئے تو آپ نے فرض نماز بیٹھکر ادا کی ہم لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے آپ نے اشارہ کیا ہم بھی بیٹھ گئے جب نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا جب امام بیٹھ کر پڑھے تم بھی بیٹھ کر پڑھو اور جب امام کھڑے ہو کر پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور ایسا مت کرو جیسے فارس کے لوگ اپنے سرداروں سے کرتے ہیں **ف** وہ بیٹھے رہتے ہیں اور لوگ کھڑے رہتے ہیں

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما جعل الامام لیؤتم به فاذا کبر فکبروا ولا تکبروا حتی یکبر واذا رکع فارکعوا ولا ترکعوا حتی یرکع واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد قال مسلم ولك الحمد واذا سجد فاسجدوا ولا تسجدوا حتی یسجد واذا صلی قائما فصلوا قیاما واذا صلی قاعدا فصلوا قعودا اجمعون **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام اس لیے ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو جبتک وہ نہ کہے تم بھی نہ کہو جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو جبتک وہ رکوع نہ کرے تم بھی نہ کرو جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ

نماز سے فارغ ہوئے تو قبلے کی طرف سے پھر کر **عن** البراء بن عازب قال كنا اذا صلينا خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم احببنا
ان نكون عن يمينه فيقبل علينا بوجهه صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے
تو ہم چاہتے کہ آپ کی داہنی طرف ہوں آپ ہماری طرف منہ کرتے (سلام کے بعد اور قبلہ کی طرف پیٹھ کرتے) **باب**
الامام يتطوع في مكانه امام نے جہاں فرض پڑھے ہیں وہاں نفل نہ پڑھے **عن** المغيرة بن شعبة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا يصلي الامام في الموضع الذي صلى فيه حتى يتحول **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس جگہ امام نماز پڑھاوے پھر وہاں نماز نہ پڑھے جب تک اس جگہ سے ہٹ جاوے۔ کہا ابو داؤد نے عطا خراسانی نے مغیرہ
بن شعبہ سے نہیں سنا تو یہ حدیث منقطع ہے **باب** الامام يحدث بعد ما يرفع راسه جب امام اخیر رکعت کے سجدے سے فارغ ہو کر سر
اٹھاوے اور بیٹھ جاوے پھر اس کو حدث ہو تو نماز پوری ہو گئی یا نہیں **عن** عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال اذا اقضى الامام الصلوة وقعد فاحدث قبل ان يتكلم فقد تمت صلاته ومن كان خلفه ممن اتم الصلوة **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام نماز پڑھ چکے اور قعدہ اخیرہ کر لے پھر اس کا وضو ٹوٹ جاوے بات
کرنے سے پہلے اس کی نماز تمام ہو گئی اور مقتدیوں کی نماز بھی تمام ہو گئی جو پورا کر چکے ہیں اپنے نماز کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ
سلام فرض نہیں ہے یہی ابو حنیفہ کا مذہب ہے اور اکثر علماء کے نزدیک لفظ سلام فرض ہے دلیل ان کی وہ حدیث ہے جو آگے آتی ہے **عن**
علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مفتاح الصلوة الطهور وتحريمها التكبير وتحليلها التسليم **ترجمہ**
حضرت علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنجی نماز کی طہارت ہے اور تحریم نماز کی تکبیر ہے **ف** یعنی جب تکبیر کہی
تو جو کام نماز کے منافی تھے وہ حرام ہو گئے اسی واسطے اس تکبیر کو تکبیر تحریمہ کہتے ہیں **ف** اور تحلیل نماز کے سلام ہے **ف** یعنی جب سلام
پھیرا تو اب جتنے کام حرام ہو گئے تھے وہ سب حلال ہو گئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ سلام فرض ہے **باب** ما يؤمر به
المأموم من اتباع الامام مقتدی کو امام کی متابعت کرنا چاہیے **عن** معاوية بن ابي سفيان قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا تبادروني بركوع ولا بسجود فانه مهما اسبقكم به اذا ركعت تدركوني به اذا رفعت اني قد بدنت
ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے آگے رکوع اور سجود مت کرو جس قدر میں تم سے اول رکوع
میں جاؤں گا اتنا تم پا لو گے جب میں تم سے پہلے سر اٹھاؤں گا کیونکہ میں موٹا ہو گیا ہوں **ف** تو جب تک میں سر رکوع سے اٹھاؤں
گا تم رکوع ہی میں رہو گے یہ عوض ہو جاوے گا اس قدر دیر کا جو تم بعد میری رکوع میں گئے تھے **عن** البراء انهم كانوا اذا رفعوا رؤسهم
من الركوع مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قاموا قياما فاذا رأوه قد سجد سجدوا **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے جب
صحابہ رکوع سے سر اٹھاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو جاتے تھے جب دیکھتے تھے کہ آپ سجدے میں گئے اس وقت سجدہ کرتے تھے
عن البراء قال كنا نصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم فلا يحنو احد منا ظهره حتى يرى النبي صلى الله عليه وسلم يضع
ترجمہ براء سے روایت ہے ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی ہم میں سے پیٹھ خم نہ کرتا تھا رکوع کو یہاں تک کہ دیکھتا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم أمہ وامرأۃ منہم فجعلہ عن یمینہ والمرأۃ خلف ذلک ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
انکی امامت کی اور ایک عورت کی تو اونکو داہنی طرف کھڑا کیا اور عورت کو پیچھے کھڑا کیا **عن** ابن عباس قال بت فی بیت خالتی میمونۃ
فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل فاطلق القربۃ فتوضأ ثم اوکا القربۃ ثم قام الی الصلوۃ فقمت فتوضأت کما
توضأ ثم جئت فقمت عن یسارہ فاخذنی بیمینی فادارنی من ورائہ فاقامنی عن یمینہ فصلیت معہ **ترجمہ** عبداللہ
بن عباس سے روایت ہے میں شب کو اپنی خالہ میمونہ کے پاس رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اوٹھے اور مشک کا منہ کھولکر وضو کیا پھر
اسمیں گانٹھ لگا دیا بعد اوسکے نماز کیواسطے کھڑے ہوئے میں بھی اوٹھا اور وضو کیا جیسے آپ نے وضو کیا تھا پھر آیا اور آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا
آپ نے میرا داہنا جانب پکڑ کر پیچھے سے پھرا کر داہنی طرف کھڑا کیا میں نے بھی آپکے ساتھ نماز پڑھی دوسری روایت میں ہے فاخذ برأسی
اوبذوابتی فاقامنی عن یمینہ آپ نے میرا سر یا بال پکڑ کر مجھے داہنی طرف اپنی کھڑا کیا **باب** اذا کانوا ثلثۃ کیف یقومون جب
تین آدمی ہوں تو کیونکر کھڑے ہوں **عن** انس بن مالک قال ان جدتہ ملیکۃ دعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لطعام صنعتہ
فاکل منہ ثم قال قوموا فلاصلی لکم قال انس فقمت الی حصیر لنا قد اسود من طول ما لبس فنضحتہ بماء فقام علیہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصففت انا والیتیم وراءہ والعجوز من ورائنا فصلی لنا رکعتین ثم انصرف صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** انس بن
مالک سے روایت ہے اسحق بن عبداللہ کی دادی ملیکہ (جو حضرت انس کی ماں ہیں یا اونکی دادی ہیں) نے بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
کھانے کے لیے جسکو تیار کیا تھا اُنھوں نے آپ نے کھایا پھر فرمایا کھڑے ہو میں تمکو نماز پڑھا دوں یا تمھارے واسطے نماز پڑھوں (تاکہ برکت ہو تمھارے
گھر میں) انس نے کہا میں اوٹھا اور ایک بوریا جو مدت سے کام میں آتے آتے کالا ہو گیا تھا اوس پر پانی ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس پر
کھڑے ہوئے اور میں اور ایک یتیم لڑکا (حضرت انس کا بھائی) آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور بڑھیا ہمارے پیچھے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر فارغ ہوئے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر فرش پر نماز پڑھنا درست ہے جبتک اوسکی نجاست بالیقین معلوم نہو اور عورتوں کو لڑکوں کے پیچھے کھڑا
کرنا چاہیے اور اگر ایک مرد ہو اور ایک لڑکا تو وہ لڑکا مرد کے برابر کھڑا ہو **عن** عبدالرحمن بن الاسود قال استاذن علقمۃ والاسود
علی عبداللہ وقد کنا اطلنا القعود علی بابہ فخرجت الجاریۃ فاستاذنت لہما فاذن لہما ثم قام فصلی بینی وبینہ
ثم قال ہکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل **ترجمہ** عبدالرحمن بن الاسود سے روایت ہے کہ علقمہ اور اسود نے اجازت چاہی اندر
آنیکی عبداللہ بن مسعود کے گھر پر اور وہ دیر تک بیٹھے رہے اونکے دروازے پر اتنے میں ایک لونڈی نکلی اور اوس نے اطلاع کی انکی اُنھوں نے اجازت
دی پھر عبداللہ بن مسعود نے نماز پڑھی بیچ میں علقمہ اور اسود کے (یعنی ایک طرف علقمہ کو کھڑا کیا اور دوسری طرف اسود کو اور آپ بیچ میں کھڑے
ہوئے) بعد اوسکے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ویسا ہی کیا **ف** معلوم ہوا کہ جب امام کے ساتھ دو آدمی ہوں تو خواہ امام
آگے بڑھ جاوے اور دونوں کو پیچھے کھڑا کرے یا داہنی بائیں اونکو کھڑا کرکے آپ بیچ میں کھڑا ہو مگر جب تین آدمی ہوں یا زیادہ تو امام کا آگے بڑھنا
ضروری ہے **باب** الامام ینحرف بعد التسلیم بعد سلام کے امام قبلہ کی طرف سے پھر جاوے **عن** یزید بن الاسود قال صلیت خلف رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا انصرف انحرف **ترجمہ** یزید بن اسود سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جب

فی الصلوٰۃ فی الثوب الواحد قال فاطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازارہ طارق بہ رداءہ فاشتمل بھما ثم قام فصلی
بنا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما ان قضی الصلاۃ قال او کلکم یجد ثوبین ترجمہ طلق بن علی سے روایت ہے ہم آئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھے میں ایک شخص آیا اور بولا اے نبی اللہ کیا فرماتے ہیں آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کو رسول اللہ صلعم نے
اپنا تہبند اور چادر کو ایک کر لیا (یعنی ایک کو دوسری پر منطبق کر لیا) اور اوسکو لپیٹ کر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی جب نماز پڑھ
چکے تو فرمایا کیا ہر ایک تم میں سے دو کپڑے پاتا ہے ف یعنی ہر ایک کو دو کپڑے ملنا دشوار ہے تو ایک کپڑے میں نماز درست
کیونکر نہ ہوگی **باب** الرجل یعتقد الثوب فی قفاہ ثم یصلی ایک شخص کپڑے کو اپنی گردن کے پیچھے باندھ کر نماز پڑھے تو کیسا

عن سھل بن سعد قال قد رأیت الرجال عاقدی ازرھم فی اعناقھم من ضیق الازر خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی الصلوٰۃ کامثال الصبیان فقال قائل یا معشر النساء لا ترفعن رؤسکن حتی یرفع الرجال ترجمہ سہل بن سعد سے روایت
ہے میں نے لوگوں کو دیکھا اپنی ازاریں (تہبند) اپنی گردنوں پر باندھے ہوئے تھے اسقدر تنگ نہیں (اگر کشادہ ہوتیں تو سینے پر باندھتے)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لڑکوں کی طرح ایک شخص بولا اے عورتو تم اپنا سر مت اٹھایا کرو جب تک مرد سر نہ اٹھا دیں (ورنہ شاید ستر
پر نظر پڑ جاوے) **باب** الرجل یصلی فی ثوب بعضہ علی غیرہ ایک شخص نماز پڑھے ایک کپڑے میں جس میں سے کچھ دوسرے شخص پر
ہو **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی ثوب بعضہ علی ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز پڑھی ایک کپڑے میں جسمیں کا ایک حصہ میں اوڑھے تھی **باب** الرجل یصلی فی قمیص واحد ایک کرتہ ہی پہنکر نماز پڑھنا کیسا ہے

عن سلمۃ بن الاکوع قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی رجل اصید فاصلی فی القمیص الواحد قال نعم وازررہ ولو بشوکۃ
ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میں شکاری ہوں ایک کرتہ میں نماز پڑھا کروں آپ نے فرمایا ہاں لیکن اوسکو باندھ
لے اگرچہ کانٹے سے ہو ف تاکہ ستر کھل نہ جاوے **عن** عبد الرحمن بن ابی بکر قال امنا جابر بن عبد اللہ فی قمیص لیس لہ رداء فلما
انصرف قال انی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی قمیص ترجمہ عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے امامت کی ہماری جابر
بن عبد اللہ نے ایک کرتہ پہنکر چادر نہیں پہنے تھے جب فارغ ہوئے تو کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کرتے میں نماز پڑھتے دیکھا ف
کرتہ جب بڑا ہو کہ ستر اوس سے بخوبی ڈھنک جاوے تو پھر دوسرے کپڑے کی ضرورت نہیں اور سے نماز درست ہے **عن** عبادۃ بن الولید بن عبادۃ
بن الصامت قال اتینا جابرا یعنی ابن عبد اللہ قال سرت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ فقام یصلی وکانت علی بردۃ
ذھبت اخالف بین طرفیھا فلم تبلغ لی وکانت لھا ذباذب فنکستھا ثم خالفت بین طرفیھا ثم تواقصت علیھا لا تسقط
ثم جئت حتی قمت عن یسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ بیدی فادارنی حتی اقامنی عن یمینہ فجاء ابن صخر حتی قام
عن یسارہ فاخذنا بیدیہ جمیعا حتی اقامنا خلفہ قال وجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمقنی وانا لا اشعر ثم فطنت
بہ فاشار الی ان اتزر بھا فلما فرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا جابر قال قلت لبیک یا رسول اللہ قال اذا کان
واسعا فخالف بین طرفیہ واذا کان ضیقا فاشددہ علی حقوک ترجمہ عبادہ بن الولید بن عبادہ بن صامت سے روایت ہے ہم آئے

صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھ لیتا رکوع میں عن البراء انھم کانوا یصلون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا رکع رکعوا واذا قال
سمع اللہ لمن حمدہ لم نزل قیاما حتی یروہ قد وضع جبھتہ بالارض ثم یتبعونہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ براء بن عازب سے روایت
ہے صحابہ نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب آپ رکوع کرتے تھے وہ بھی رکوع کرتے تھے اور جب آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو وہ
کھڑے دیکھتے رہتے تھے جب آپ سجدے میں جا لیتے اوس وقت وہ بھی سجدہ کرتے باب التشدید فیمن یرفع قبل الامام ویضع
قبلہ جو شخص امام کے پہلے سر اوٹھا دے یا رکھ دے اوسکے عذاب کا بیان عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما یخشی
او لا یخشی احدکم اذا رفع رأسہ والامام ساجد ان یحول اللہ رأسہ رأس حمار او صورتہ صورۃ حمار ترجمہ
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہیں ڈرتا تم میں سے کوئی جب سر اٹھاتا ہے سجدے سے اور امام سجدے میں ہوتا ہے اس
بات سے کہ اللہ جل جلالہ اوسکا سر گدھے کا سر کر دیوے یا اوسکی صورت گدھے کی صورت ہو جاوے ف نووی نے کہا ہے قیامت کے روز یا دنیا میں نقل ہے
کہ ایک شخص نے امتحان کیو اسطے ایسا ہی کیا اوسی وقت اوسکا منہ گدھے کا سا ہو گیا نعوذ باللہ منہ باب فیمن ینصرف قبل
الامام امام سے پہلے اوٹھ کر چلے جانے کا بیان عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حضھم علی الصلوۃ ونھاھم ان ینصرفوا
قبل انصرافہ من الصلوۃ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو رغبت دلائی جماعت سے نماز پڑھنے کی اور منع کیا اونکو
امام سے پہلے چلے جانے سے ف آپ نماز پڑھ کر ٹھہر رہتے جب عورتیں چلی جاتیں اوس وقت آپ اوٹھتے اور مرد بھی اوٹھتے تاکہ مرد عورتوں سے جا ملیں
نہیں آپ نے مردوں کو اپنے پہلے اوٹھنے سے منع کیا خطابی باب جماع اثواب ما یصلی فیہ کتنے کپڑوں میں نماز درست ہے
عن ابی ھریرۃ ان سائلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوۃ فی ثوب واحد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم او لکلکم ثوبان ترجمہ
ابو ہریرہ سے روایت ہے کسی نے آپ سے پوچھا ایک کپڑے میں نماز پڑھنے سے آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں ف نووی نے
کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے ایک کپڑے میں نماز درست ہے اسمیں کسیکا خلاف نہیں ہے لیکن دو کپڑوں میں نماز پڑھنا افضل ہے عن
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی احدکم فی الثوب الواحد لیس علی منکبیہ منہ شیء ترجمہ
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ نماز پڑھے کوئی تم میں سے ایک کپڑے میں اسطرح پر کہ کندھے پر اوسکے کچھ نہ ہو ف
بلکہ اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اوس میں ایسا کرے جیسے آگے حدیث میں آتا ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
صلی احدکم فی ثوب فلیخالف بطرفیہ علی عاتقیہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی
تم میں سے ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اوسکے داہنے کنارے کو بائیں کندھے پر ڈال لیوے اور بائیں کو داہنے پر عن عمر بن ابی سلمۃ قال رأیت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب واحد ملتحفا مخالفا بین طرفیہ علی منکبیہ ترجمہ عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے اوس کپڑے کو لپیٹ لیا تھا اسطرح پر کہ بایاں کنارہ اوسکا بائیں بغل کے نیچے
لیجا کر داہنے مونڈھے پر ڈالا اور داہنا کنارہ اوسکا داہنی بغل کے نیچے سے لیجا کر بائیں کندھے پر ڈال لیا تھا اسی کو اشتمال کہتے ہیں اور توشیح بھی کہتے ہیں دونو
کناروں کو ملا کر سینے پر گرہ دیتے ہیں عن طلق بن علی قال قدمنا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رجل فقال یا نبی اللہ ما تری

جو اپنی ازار لٹکاوی ف وضو کا حکم اسوسطی دیا کہ دل اوسکا ناپاک تہا تکبر اور غرور کی نجاست سے آپ نی طہارت ظاہری کا حکم دیا تاکہ
وہ ذریعہ ہو طہارت باطنی کا بہی **باب فی کم تصلی المرأة** عورت کتنی کپڑون مین نماز پڑہ سکتی ہے **عن** محمد بن زید بن قنفذ
عن امه انها سألت ام سلمة ماذا تصلی فیه المرأة من الثیاب فقالت تصلی فی الخمار والدرع السابغ الذی یغیب ظہور
قدمیها **ترجمہ** محمد بن زید کی ان نی حضرت ام المومنین ام سلمہ سے پوچہا عورت کتنی کپڑون مین نماز پڑہ سکتی ہی انہون نی کہا ایک
سربند مین اور ایک کرتی مین پڑہ سکتی ہے جب وہ کرتہ پورا ہو اور نیچا اتنا کہ پانون وسکے چہپے ہین **عن** ام سلمة انها سألت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اتصلی المرأة فی درع وخمار لیس علیها ازار قال اذا کان الدرع سابغا یغطی ظہور قدمیها **ترجمہ** ام سلمہ نی
پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا عورت نماز پڑہ لی ایک سربند اور ایک کرتے مین آپ نی فرمایا ہان جب کرتہ پورا ہو چہپا لیے اوسکے پانون کو
(تو ازار کی ضرورت نہین ہے ازار نماز ہو جاوے گی ورنہ ازار ضرور ہی) کہا ابو داؤد نی اس حدیث کو مالک بن انس اور بکر بن مضر اور حفص بن غیاث اور
اسمعیل بن جعفر اور ابن ابی ذیب اور ابن اسحاق نے محمد بن زید سے روایت کیا انہون نی اپنی مان سے انہون نی ام سلمہ سے موقوفا کسی نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قول بیان نہین کیا **باب المرأة تصلی بغیر خمار** عورت کو بغیر سر ڈہانکے نماز درست نہین ہے **عن**
عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال لا یقبل اللہ صلوة حائض الا بخمار **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نہین قبول کرتا نماز جوان عورت کی بغیر سربند بن کے **ف** کیونکہ سر عورت کا ستر ہے
ابو داؤد نی کہا سعید بن ابی عروبہ نی قتادہ سے اوس نے حسن سے اس حدیث کو مرسلا روایت کیا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** محمد ان
عائشة نزلت علی صفیة ام طلحة الطلحات فرأت بنات لها فقالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل وفی حجرتی
جاریة فالقی لی حقوه وقال شقیه بشقین فاعطی هذه نصفا والفتاة التی عند ام سلمة نصفا فانی لا اراها
الا قد حاضت او لا اراها الا قد حاضتا **ترجمہ** محمد سے روایت ہی حضرت عائشہ گئین صفیہ ام طلحہ پاس اونکی لڑکیون کو دیکہا
تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری حجری مین تشریف لائی میری پاس ایک لڑکی تہی آپ نی اپنی لنگی مجہے دی اور کہا اسی پہاڑ کر
دو ٹکڑی کر ایک ٹکڑا اس لڑکے کو دی اور دوسرا ٹکڑا اوس لڑکی کو دے جو ام سلمہ پاس ہے کیونکہ مین اوسکو بالغ ملون کو جوان سمجہتا ہون
باب السدل فی الصلوة سدل کی ممانعت **ف** خطابی نے کہا سدل یہی کہ کپڑی کو چہوڑ دے وہ زمین تک لٹکتا ہے غرور
اور تکبر سے نہایہ مین ہے سدل اسکو کہتی ہین کپڑا اوپر سے اوڑہ کر چہوڑ دی جیسے یہود کیا کرتے ہین بعضون نی کہا سر پر چادر اوڑہ
کر اوسکو لٹکتی دی بغل نہ مارے بعضون نی کہا سدل یہ ہی کہ اوسکو اوڑہ لی اور ہاتہ آستینون کے اندر نہ کری **عن** ابی ہریرة ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن السدل فی الصلوة وان یغطی الرجل فاه **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نی منع کیا سدل سے نماز مین اور منہ کیا منہ بند کرنے سے **ف** صحیح یہ ہے عادت ہے عرب کی سونہ پر دہاٹہ باندہ لیا کرتے تہے ابن جریج نے کہا مین نے
عطا کو دیکہا سدل کرتے تہے نماز مین وہ سدل کو مکروہ جانتے تہے کہ مصلی پر اور کپڑا نہو **باب الصلوة فی شعر النساء** عورتوں کی کپڑے پر نماز نہ پڑہنا **عن**
عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی فی شعرنا او لحفنا قال عبید اللہ شك ابی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت

جابر بن عبد اللہ انصاری پاس انھون نے بیان کیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو گیا آپ کھڑے ہوئے نماز پڑھنے کو میرے پاس ایک چادر تھی مین اوسکے کنارے اونکو الٹنے لگا (یعنی اشتمال کرنے لگا) اوسمین گنجایش نہین ہوئی (کیونکہ وہ چادر چھوٹی تھی) لیکن اوس کنارے لٹکتے تھے مینے اولٹ کر اوسکو اشتمال کیا اور جھک گیا اور گردن سے اوسکو روکے رہا کہین گر نہ پڑے پھر مین آیا آپ کے بائین طرف کھڑا ہوا آپنے میرا ہاتھ پکڑ کے جھکو گھما کر داہنی طرف کھڑا کیا پھر ابن صخر آیا وہ بائین طرف کھڑا ہوا آپنے دونو ہاتھون سے ہم دونون کو پکڑ کر اپنے پیچھے کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب امام کے ساتھ دو آدمی ہون تو امام آگے کھڑا ہو اور مقتدی پیچھے کھڑے ہون اور داہنی بائین سے کھڑا ہونا درست ہے **ق** اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنکھیون سے مجھے دیکھتے تھے مین سمجھتا نہ تھا پھر مین سمجھ گیا آپنے اشارہ کیا تہبند باندھنے کا (چونکہ وہ چادر چھوٹی تھی اسواسطے اشتمال مین تکلیف تھی جھکنا پڑتا تھا کھلنے کے ڈر سے آپ نے اشارہ کیا اوسکو تہبند کرے) جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپنے فرمایا اے جابر مینے کہا لبیک یا رسول اللہ آپنے فرمایا جب چادر کشادہ ہو تو اشتمال کر اور جب تنگ ہو تو اوسکو کمر پر باندھ لے

عن ابن مسعود قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اسبل ازارہ فی صلاتہ خیلاء فلیس من اللہ فی حل ولا حرام **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا فرماتے تھے جو شخص اپنے تہبند لٹکاوے (ٹخنون سے نیچے) نماز مین غرور کی راہ سے تو اللہ جل جلالہ نہ اوسکو واسطے جنت حلال کریگا نہ اوسپر دوزخ حرام کریگا یا گناہ اوسکے نہ بخشیگا اور برے کامون سے نہ بچاویگا یا وہ شخص اللہ سے جدا ہو گیا اوسکو حرام حلال سے کچھ غرض نہ رہی - کہا ابوداؤد نے روایت کیا اس حدیث کو ایک جماعت نے ابن مسعود سے موقوفاً اون مین سے ہین حماد بن سلمہ اور حماد بن زید اور ابوالاحوص اور ابومعاویہ

باب من قال تتزر بہ اذا کان ضیقا جب کپڑا تنگ ہو تو اوسکی تہبند کر لے

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او قال قال عمر رضی اللہ عنہ اذا کان لاحدکم ثوبان فلیصل فیہما فان لم یکن الا ثوب فلیتزر بہ ولا یشتمل اشتمال الیہود **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا حضرت عمر نے کہا جب تم مین سے کسی کے پاس دو کپڑے ہون تو نماز پڑھے اونکو پہنکر اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اوسکا تہبند کر لیوے اور اوسکو یہود کیطرح نہ لٹکاوے **ف** یہودی کپڑے کو لیکر اوڑھ لیتے ہین اور دونو کنارے اوسکے لٹکتے رہتے ہین دونو طرف سے نماز کے وقت

عن بریدۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یصلی فی لحاف لا یتوشح بہ والاخر ان یصلی فی سراویل ولیس علیہ رداء **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے نماز پڑھنے سے ایک چادر مین جب توشح نہ کیجاوے (توشح کے معنے یہ ہین ایک کنارے کو کپڑے کے بائین ہاتھ کے نیچے سے لیکر داہنی کندھے پر ڈالی اور جو بائین کندھے پر ہو اوسکو داہنے ہاتھ کے نیچے سے لیکر سینے پر گرہ دیلیوے) اور منع کیا آپنے فقط ازار پہنکر نماز پڑھنے سے بغیر چادر کے

عن ابی ہریرۃ قال بینما رجل یصلی مسبلا ازارہ اذ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذہب فتوضا فذہب فتوضا ثم جاء ثم قال اذہب فتوضا فذہب فتوضا ثم جاء فقال لہ رجل یا رسول اللہ مالک امرتہ ان یتوضا فقال انہ کان یصلی وہو مسبل ازارہ وان اللہ تعالی لا یقبل صلوۃ رجل مسبل ازارہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اپنی ازار لٹکائے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا جا وضو کر وہ گیا وضو کر کے پھر آیا آپنے فرمایا جا وضو کر کے آ وہ پھر گیا اور وضو کر کے آیا ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ آپنے اوسکو وضو کرنے کا کیون حکم دیا آپنے فرمایا اسواسطے کہ وہ ازار لٹکائے ہوئے نماز پڑھتا تھا اور اللہ قبول نہین کرتا اوس شخص کی نماز

جبرئیل صلی اللہ علیہ وسلم اتانی فاخبرنی ان فیہما قذرا وقال اذا جاء احدکم الی المسجد فلینظر فان رای فی نعلیہ
قذرا او اذی فلیمسحہ ولیصل فیہما ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہی ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صحابونکے
ساتھ نماز پڑہ رہی تھی آپنے اپنی جوتی اوتاری اور بائین طرف رکھ لی جب لوگون نے یہہ دیکھا انھون نے بھی اپنی جوتی نکالڈالی ف
اس خیال سے کہ شاید جوتون سمیت پڑہنا منع ہو گیا ف جب رسول اللہ صلعم نماز پڑہ چکی آپ نے فرمایا تم اپنی جوتی کیون اوتاری
اونھون نے کہا ہم نے دیکھا آپنے جوتے اوتارے تو ہم نے بھی اوتار ڈالی آپنے فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اونھون نے بیان
کیا کہ تمھاری جوتون مین نجاست لگی ہے ف اسواسطے مین نے اوتار ڈالا اور نماز کا اعادہ نہ کیا کیونکہ نادانستہ اگر نجس کپڑے یا نجس جوتی
یا نجس جگہہ پر نماز پڑہ لیوے تو نماز ہو جاویگی یہی قول قدیم ہے شافعی کا اور یہی مستفاد ہے اس حدیث سے ف پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب تم مین سے کوئی مسجد مین آوے تو دیکھے اپنی جوتون کو اگر ان مین نجاست پاوے تو زمین پر رگڑ دیوے پھر انکو پہنکر نماز پڑہ لیوے
عن شداد بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفوا الیہود فانہم لا یصلون فی نعالہم ولا خفافہم ترجمہ شداد
بن اوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلاف کرو یہودیون کا وہ نماز نہین پڑہتے اپنی جوتون اور موزون مین عن
عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی حافیا ومتنعلا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہے دیکھا مین نے رسول صلعم کو نماز پڑہتے ہوئے جوتا پہنکر اور ننگے پانون باب المصلی اذا خلع نعلیہ این یضعہما
نمازی اپنی جوتون کو اگر اوتارے تو کہان رکھے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم فلا یضع نعلیہ
عن یمینہ ولا عن یسارہ فتکون عن یمین غیرہ الا ان لا یکون عن یسارہ احد ولیضعہما بین رجلیہ ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑہے تو اپنی جوتی داہنی طرف نہ رکھے بائین طرف نہ ہو تو بائین طرف
رکھ لیوے) بلکہ جوتون کو دونون پانو کے بیچ مین رکھے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم
فخلع نعلیہ فلا یؤذ بہما احدا لیجعلہما بین رجلیہ او لیصل فیہما ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑھے اور اپنے جوتے اوتارے تو کسی کو تکلیف نہ دے اون جوتون کے سبب سے بلکہ اونکو اپنے دونون پانون کے
بیچ مین رکھ لیوے یا جوتا پہنے پہنے پڑہے باب الصلوۃ علی الخمرۃ چھوٹے بوریے پر نماز پڑہنے کا بیان عن میمونۃ بنت
الحارث قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وانا حذاءہ وانا حائض وربما اصابنی ثوبہ اذا سجد وکان یصلی علی
الخمرۃ ترجمہ میمونہ بنت حارث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تھے اور مین آپکے برابر ہوتی تھی حالت حیض مین کبھی آپکا
کپڑا مجھ سے لگ جاتا جب سجدہ کرتے اور آپ نماز پڑہتے تھے چھوٹے بوریے پر باب الصلوۃ علی الحصیر بوریے پر نماز پڑہنے کا بیان عن
انس بن مالک قال قال رجل من الانصار یا رسول اللہ انی رجل ضخم وکان ضخما لا استطیع ان اصلی معک وصنع لہ طعاما
ودعاہ الی بیتہ فصل حتی اراک کیف تصلی فاقتدی بک فنضحوا لہ طرف حصیر لہم فقام فصلی رکعتین قال فلان
بن الجارود لانس بن مالک اکان یصلی الضحی قال لم ارہ صلی الا یومئذ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص انصاری نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اندرونی کپڑون یا چادرون پر نماز نہین پڑہتے تہے **ف** یہ حدیث کتاب الطہارت مین مع
فائدہ گذر چکی **باب** الرجل یصلی عاقصا شعرہ کوئی شخص جوڑا باندہ کر نماز پڑہے توکیسا ہی **عن** ابی رافع مولی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انہ مر بحسن بن علی علیہما السلام وہو یصلی قائما وقد غرز ضفرہ فی قفاہ فحلہا ابو رافع فالتفت
حسن الیہ مغضبا فقال ابو رافع اقبل علی صلوتک ولا تغضب فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک
کفل الشیطان یعنی مغرز ضفرہ **ترجمہ** ابو رافع جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی تہی امام حسن علیہ السلام پر گذرے اور وہ کہڑے ہوکر
نماز مین انہون نے اپنے بالون کا جوڑا گردن کی پیچہے باندہ لیا تہا ابو رافع نے اوسکو کہول دیا امام حسن علیہ السلام نے اونکی طرف غصے سے دیکہا
ابو رافع نے کہا نماز پڑہو اور غصہ نہ کرو کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یہ شیطان کی بیٹہک ہے **عن** کریب مولی
ابن عباس ان عبد اللہ بن عباس رای عبد اللہ بن الحارث یصلی وراسہ معقوص من ورائہ فقام وراءہ فجعل یحلہ واقر لہ
الآخر فلما انصرف اقبل الی ابن عباس فقال ما لک وراسی قال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما مثل ہذا
مثل الذی یصلی وہو مکتوف **ترجمہ** کریب سے جو مولی ہین عبد اللہ بن عباس کی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عباس نے بنی عبد اللہ بن الحارث
کو نماز پڑہتے دیکہا اور انکے سر مین پیچہے جوڑا بندہا تہا عبد اللہ بن عباس انکی پیچہے کہڑے ہو کر جوڑا کہولنے لگے وہ چپ ہو رہے جب نماز سے فارغ ہوئے
ابن عباس پاس آئے اور کہا تم نے میرے سر کیون چہیڑا انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تہے جو شخص بالونکا جوڑا
باندہ کر نماز پڑہے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی کی ہاتہ پیچہے بندہے ہون اور وہ نماز پڑہے **باب** الصلوۃ فی النعل جوتی اوتار
کر اور جوتون سمیت نماز پڑہنی کا بیان **عن** عبد اللہ بن السائب قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی یوم الفتح ووضع
نعلیہ عن یسارہ **ترجمہ** عبد اللہ بن السائب سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا نماز پڑہتے تہے مکہ کی جس دن فتح
ہوا اور جوتی اونکی بائین طرف رکہی تہی **ف** اس حدیث کی مناسبت باب سے ظاہر ہی اور اوسکی بعد کے حدیث اس باب کی مناسب سے
بیان کی گئی یا اسلیے کہ یہہ روایت ضعیف ہی کیونکہ دوسری روایت مین جسکو چند لوگون نے عبد اللہ بن سائب سے روایت کیا جوتی اوتارنی
کا ذکر نہین ہے **عن** عبد اللہ بن السائب قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح بمکۃ فاستفتح سورۃ المؤمنین
حتی اذا جاء ذکر موسی وہارون او ذکر موسی وعیسی ابن عباد یشک او اختلفوا علیہ اخذت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سعلۃ فحذف فرکع وعبد اللہ بن السائب حاضر لذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن سائب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
صبح کی نماز پڑہائی جسدن مکہ فتح ہوا تو شروع کیا آپنے سورہ مومنون کو جب موسی اور ہارون کے قصے پر پہونچے یا عیسی کے راوی کو شک ہی یا اوس
نے اختلاف سے سنا یعنی ابن عباد کے اس روایت مین تین شیخ ہین انہون نی اختلاف کیا ہوگا) تو آپ کو کہانسی آئی آپنے قرات چہوڑ دی
اور رکوع کیا عبد اللہ بن سائب اوس وقت موجود تہی **عن** ابی سعید الخدری قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی باصحابہ
اذ خلع نعلیہ فوضعہما عن یسارہ فلما رای ذلک القوم القوا نعالہم فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاتہ
قال ما حملکم علی القائکم نعالکم قالوا رایناک القیت نعلیک فالقینا نعالنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان

اوسکی عوض مین اونکا جتھا توڑ دیا عن البراء بن عازب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخلل الصف من ناحیۃ الی ناحیۃ
یمسح صدورنا ومناکبنا ویقول لا تختلفوا فتختلف قلوبکم وکان یقول ان اللہ وملائکتہ یصلون علی الصفوف الاول
ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف کے اندر آتی تھے ادہر اور ادہر سے اور ہماری سینون اور مونڈہون کو
برابر کرتی تھی اور فرماتی تھے آگی پیچھی مت ہو تمہاری دل بہی مختلف ہو جاوینگے اور فرماتی تھی اللہ جل جلالہ اپنی رحمت بہیجتا ہی اور فرشتی دعا کرتے
ہین پہلے صفون پر عن النعمان بن بشیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسوی یعنی صفوفنا اذا قمنا للصلوۃ فاذا استوینا
کبّر ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتی تھی ہماری صفونکو جب ہم کھڑی ہوتی تھی نماز کیواسطے جب صفین
برابر ہو جاتی آپ تکبیر کہتی عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا
الخلل ولینوا بایدی اخوانکم لم یقل عیسی بایدی اخوانکم ولا تذروا فرجات للشیطان ومن وصل صفا وصلہ اللہ ومن
قطع صفا قطعہ اللہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا قائم کرو صفون کو اور برابر کرو مونڈہون
کو اور بند کرو اون جگہونکو جو خالی رہ جاوین اور نرم ہو جاو اپنی بہائیون کی ہاتہون مین ف یعنی اگر کوئی تم کو ہاتھ سی آگی بڑہاوے
یا پیچھی ہٹاوی تو بڑہ جاو یا ہٹ جاو سختی نہ کرو ف اور شیطان کیواسطی صفون کی بیچمین جگہہ نہ چہوڑو اور جو شخص صف کو ملادیگا
اللہ بھی اوسکو ملادیگا اپنی رحمت سے اور جو صف کو کاٹیگا اللہ بھی اپنے رحمت سے اوسکو کاٹ دیگا عن انس بن مالک عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال رصوا صفوفکم وقاربوا بینہا وحاذوا بالاعناق فوالذی نفسی بیدہ انی لاری الشیطان یدخل
من خلل الصف کانہا الحذف ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا خوب ملکی کھڑی ہو صفون مین
اور ایک صف دوسری صف سے نزدیک رکھو اور گردنون کو بھی برابر رکھو قسم اوس شخص کی جسکے قبضے مین میری جان ہی مین دیکھتا ہون شیطان کو
صف کی اندر جو جگہہ خالی ہوتی ہے وہان سی گھس آتا ہی گویا وہ بکری کا بچہ ہے عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سووا صفوفکم فان تسویۃ الصف من تمام الصلوۃ ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا برابر کرو صفین اپنی
کیونکہ صف کا برابر کرنا نماز کا پورا کرنا ہے ف یعنی صف برابر کرنا فضول نہ سمجہو بلکہ جیسی نماز کا اہتمام کرتی ہو ویسے ہی اسکا بھی
اہتمام کرو افسوس ہے کہ حرمین مین اب قبل تحریمہ تکبیر کے مکبر یہہ حدیث پڑہ دیتا ہی مگر اسکی موافق تعمیل نہین ہوتی نہ لوگ صف برابر
کرنے لگے لیے مقرر مین بارہا حرمین مین دیکھا گیا ہے کہ پہلی صفون مین جگہہ باقی ہے اور لوگ پچھلی صفون مین کھڑی ہین اور صفین
بھی ٹیڑہی سیدہی آگی پیچھی بیچ مین جا بجا فرجہ کوئی نہین پوچھتا نہ اسکا اہتمام کرتا ہی عن محمد بن مسلم بن السائب صاحب المقصورۃ
قال صلیت الی جنب انس بن مالک فقال ہل تدری لم صنع ہذا العود فقلت لا واللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یضع یدہ علیہ فیقول استووا واعدلوا صفوفکم ترجمہ محمد بن مسلم بن سائب سے روایت ہی مین نی نماز پڑہی انس بن مالک کے پہلو مین
انہون نے کہا تجھے معلوم ہے یہ لکڑی کیون لگی ہی مین نے کہا نہین انہون نی کہا قسم اللہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ اس لکڑی پر رکھتے تھے اور
فرماتی تھی برابر ہو جاو اور سیدہا کرو صفونکو ۔ دوسری روایت مین ہی ان رسول اللہ صلعم کان اذا قام الی الصلوۃ اخذہ بیمینہ

کہا یا رسول اللہ میں موٹا آدمی ہوں مجھے اتنی طاقت نہیں کہ آپکے ساتھ نماز پڑھا کروں اوس نے آپکے واسطے کھانا تیار کیا اور اپنے گھر پر بلایا اور
کہا یا رسول اللہ یہاں آپ نماز پڑھیے تاکہ مجھے معلوم ہو جاوے آپ کسطرح نماز پڑہتے ہیں میں آپکی پیروی کیا کروں پھر لوگوں نے ایک بوریے کا کنارہ
دہویا آپ نے کھڑے ہو کر اوسپر دو رکعتیں پڑہیں ابن الجارود نے انس سے کہا کیا آپ صلوۃ الضحی پڑہتے تھے انھوں نے کہا میں نے تو آپکو سوا
اوس دن کے کبھی پڑہتے نہ دیکھا عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان یزور ام سلیم فتدرکه الصلوۃ احیانا فیصلی
علی بساط لنا وهو حصیر ننضحه بالماء ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زیارت کرتے تھے ام سلیم کی کبھی نماز
کا وقت آجاتا تو ہمارا ایک فرش پر جو بوریے کا تھا نماز پڑھ لیتے ام سلیم اوسکو پانی سے دہو ڈالتیں عن المغیرۃ بن شعبه قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم یصلی علی الحصیر والفروۃ المدبوغة ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوریے پر
اور چمڑے پر جو دباغت کیا ہوا ہوتا نماز پڑہ لیتے **باب الرجل یسجد علی ثوبه** کپڑے پر سجدہ کرنیکا بیان عن انس بن مالک قال کنا
نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی شدۃ الحر فاذا لم یستطع احدنا ان یمکن وجهه من الارض بسط ثوبه فسجد علیه ترجمہ
انس بن مالک سے روایت ہے ہم نماز پڑہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گرمی کی شدت میں جب کوئی ہم میں سے سجدہ نہ کر سکتا زمین پر
(گرمی کی وجہ سے) تو اپنا کپڑا بچھا کر اوسپر سجدہ کرتا **باب تسویۃ الصفوف** صفیں برابر کرنیکا بیان عن جابر بن سمرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الا تصفون کما تصف الملائکة عند ربهم قلنا وکیف تصف الملائکة عند ربهم قال
یتمون الصفوف المقدمة ویتراصون فی الصف ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم صفیں
نہیں باندہتے جیسے فرشتے صفیں باندہتے ہیں اپنے پروردگار کے پاس ہم لوگوں نے کہا فرشتے کیونکر صفیں باندہتے ہیں اپنے پروردگار کے پاس
آپ نے فرمایا پہلے پورا کرتے ہیں صف اول کو پھر اوسکے بعد والی کو پھر اوسکے بعد والی کو اسیطرح اور صف میں ایکدوسرے سے ملکر کھڑے
ہوتے ہیں عن النعمان بن بشیر یقول اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علی الناس بوجهه فقال اقیموا صفوفکم ثلاثا واللہ
لتقیمن صفوفکم او لیخالفن اللہ بین قلوبکم قال فرأیت الرجل یلزق منکبه بمنکب صاحبه ورکبته برکبة صاحبه
وکعبه بکعبه ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے لوگوں پر اور فرمایا تین بار برابر کرو اپنی صفوں
کو قسم خدا کی تم اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ اللہ تمھارے دلوں میں پھوٹ ڈالیگا نعمان کہتے ہیں میں نے دیکھا ایک شخص دوسرے شخص کے
مونڈہے سے مونڈہا اور گھٹنے سے گھٹنا اور ٹخنے سے ٹخنا ملا کر کھڑا ہوتا عن النعمان بن بشیر یقول کان النبی صلی اللہ علیه وسلم
یسوینا فی الصفوف کما یقوم القدح حتی اذا ظن ان قد اخذنا ذلک عنه وفقهنا اقبل ذات یوم بوجهه اذا رجل
منتبذ بصدره فقال لتسون صفوفکم او لیخالفن اللہ بین وجوهکم ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم برابر کرتے تھے ہمکو صفوں میں جیسے برابر کرتے ہیں تیر کی لکڑی کو جب آپکو معلوم ہو گیا کہ ہم سیکھ گئے یا سمجھ گئے ایکبار متوجہ ہوئے دیکھا تو
ایک شخص اپنا سینہ آگے نکالے ہوئے ہے آپ نے فرمایا تم برابر کرو اپنی صفوں کو نہیں تو اللہ پھوٹ ڈالدیگا تمھارے ارادوں میں **ف**
کیونکہ مخالفت ظاہری موید ہے مخالفت باطنی کو اور ذریعہ ہے اوسکا۔ افسوس اس زمانے میں لوگوں نے صفوں کا اہتمام چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر صفوف الرجال اولہا وشرہا آخرہا وخیر صفوف النساء آخرہا وشرہا اولہا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مردوں کی صفوں میں بہتر پہلے صف ہے (کیونکہ وہ زیادہ دور ہے عورتوں سے) اور بری پچھلی صف ہے (کیونکہ وہ نزدیک ہے عورتوں سے) اور عورتوں کی صفوں میں بری پہلے صف ہے (کیونکہ وہ نزدیک ہے مردوں سے) اور اچھی پچھلی صف ہے (کیونکہ وہ دور ہے مردوں سے) **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال قوم یتاخرون عن الصف الاول حتی یؤخرہم اللہ فی النار **ترجمہ** حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ صف اول سے پیچھے ہٹتے رہیں گے یہانتک کہ اللہ بھی اونکو جہنم میں سب کے پیچھے کر دیگا **ف** وہاں عذاب کی شدت زیادہ ہوگی بہ نسبت آگے کے اس حدیث سے صف اول میں شریک ہونے کی بڑی تاکید نکلی **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای فی اصحابہ تاخرا فقال لہم تقدموا فائتموا بی ولیأتم بکم من بعدکم ولا یزال قوم یتاخرون حتی یؤخرہم اللہ عزوجل **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو دیکھا صف اول سے پیچھے ہٹتے ہوئے فرمایا آگے آؤ اور میری پیروی کرو اور تمہارے پیچھے جو لوگ ہیں وہ تمہاری پیروی کریں اور بعض لوگ ہمیشہ پیچھے رہا کرینگے اللہ تعالی بھی اونکو پیچھے ڈالدیگا

باب مقام الامام من الصف امام کس مقام پر کھڑا ہو صف کے آگے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسطوا الامام وسدوا الخلل **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ میں کھڑا کرو امام کو اور بند کرو خالی جگہوں کو

باب الرجل یصلی خلف الصف وحدہ جو شخص صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہو کر نماز پڑھے اوسکی نماز درست نہیں ہوتی **عن** وابصۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یصلی خلف الصف وحدہ فامرہ ان یعید قال سلیمان الصلوۃ **ترجمہ** وابصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا آپ نے اوسکو نماز دوہرانے کا حکم کیا **ف** کیونکہ جو شخص صف میں جگہ ہوتے شریک نہ ہوا اور پیچھے اکیلا کھڑا ہو کر پڑھے اوسکی نماز درست نہ ہوگی امام احمد رح کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کہتے ہیں درست ہو جاوے گی مگر مکروہ ہے

باب الرجل یرکع دون الصف امام کو رکوع میں دیکھکر جلدی کے مارے صف سے پیچھے رکوع کر لے **عن** ابی بکرۃ انہ دخل المسجد ونبی اللہ صلعم راکع قال فرکعت دون الصف فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم زادک اللہ حرصا ولا تعد **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے وہ مسجد میں گئے دیکھا تو آنحضرت رکوع میں ہیں انہوں نے صف کے پیچھے ہی سجدہ کر لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا اللہ تجھکو اس سے زیادہ حرص دے (نیکی کی) پھر ایسا نہ کرنا **عن** الحسن ان ابا بکرۃ جاء ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راکع فرکع دون الصف ثم مشی الی الصف فلما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوتہ قال ایکم الذی رکع دون الصف ثم مشی الی الصف فقال ابوبکرۃ انا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم زادک اللہ حرصا ولا تعد **ترجمہ** حسن سے روایت ہے ابوبکرہ آئے رسول اللہ رکوع میں تھے انہوں نے صف کے پیچھے رکوع کر لیا پھر صف میں ملنے کے لیے چلے جب آپ نماز پڑھ چکے پوچھا کس نے تم میں سے رکوع کیا تھا صف کے پیچھے پھر آیا صف میں ابوبکرہ نے کہا میں نے آپ نے فرمایا اللہ تجھکو اس سے زیادہ حرص دے پھر ایسا نہ کرنا **ف** بعضوں نے لا تعد کے معنی یہ کیے ہیں پھر اب مت دوڑنا بعضوں نے یہ کیا ہے اب دیر کیجیو نماز میں آنے کے واسطے تاکہ پھر اوسکی ضرورت نہ ہو مگر صحیح وہی معنی ہیں جو ہم نے کیے یعنی پھر ایسا نکرنا

ثم التفت فقال اعتدلوا سووا صفوفکم ثم اخذہ بیسارہ فقال اعتدلوا سووا صفوفکم ترجمہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب نماز کی لیے کہڑی ہوتی اُس لکڑیکو داہنی ہاتھ مین لیکر متوجہ ہوتی اور فرماتی سیدہے ہو جاؤ برابر کرو صفون کو پھر بائین ہاتھ
مین لیکر یہی فرماتے عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیہ فما کان من نقص
فلیکن فی الصف المؤخر ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی اول صف کو پورا کرو پھر اگر کچہ نقص رہی
تو دوسری صف مین ہو عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیارکم الینکم مناکب فی الصلوۃ ترجمہ
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی بہتر تم مین وہ لوگ ہین جنکی مونڈہی نرم ہین نماز مین ف
یعنی کوئی بڑہاتا ہی تو بڑہ جاتی ہین ہٹاتا ہے تو ہٹ جاتی ہین صفون کی کہا مراد یہ ہی کہ ادہر ادہر نہین دیکہتی قبلیکیطرف دیکہا کرتی
ہین یا دوسری نمازیون کو تکلیف نہین پہونچاتے باب الصفوف بین السواری ستونون کی بیچ مین صف کرنیکا بیان عن
عبد الحمید بن محمود قال صلیت مع انس بن مالک یوم الجمعۃ فدفعنا الی السواری فتقدمنا وتاخرنا فقال انس کنا
نتقی ہذا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد الحمید بن محمود سے روایت ہی ہم نی انس بن مالک کیساتہہ جمعہ پڑہا
ہجوم کے سبب سے ہم ستونون کی بیچ مین ڈالی گئی تو ہم آگے پیچہی ہوگئی انس نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانی مین اس سے بچتے تہے
باب من یستحب ان یلیہ الامام فی الصف وکراہیۃ التاخر امام کی قریب رہنا مستحب ہے عن ابی مسعود قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلینی منکم اولوا الاحلام والنہی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ترجمہ
ابو مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا میری قریب ہین وہ لوگ جو بالغ ہین عقلمند پہر جو اُن سے قریب ہین پہر جو اون سے
قریب ہین عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ زاد ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم وایاکم وہیشات
الاسواق ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے ایسا ہی روایت ہی اسمین اتنا زیادہ ہی کہ اختلاف نکرو یعنی آگی پیچہی نہ ہو ورنہ تمہاری دلون مین بہی
اختلاف ہو جاویگا اور بچو تم بازار کیطرح شور مچانی سے یعنی مسجدون مین غل مت کرو آہستہ سے اگر ضرورت ہو تو بات کرو عن
عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملائکتہ یصلون علی میامن الصفوف ترجمہ حضرت عائشہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ اپنی رحمت اتارتا ہی صف کے داہنی جانب مین اور فرشتی دعا کرتی ہین
ف حتی المقدور صف اول مین شریک ہو پھر اگر صف اول مین داہنا جانب ملجاوی تو نور علی نور ہے باب مقام
الصبیان من الصف لڑکی کہان پر کہڑی ہون عن ابی مالک الاشعری الا احدثکم بصلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
فاقام الصلوۃ وصف الرجال وصف خلفہم الغلمان ثم صلی بہم فذکر صلاتہ ثم قال ہکذا صلاۃ قال عبد
الاعلی لا احسبہ الا قال صلاۃ امتی ترجمہ ابو مالک اشعری نی کہا مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤن آپ
کہڑی ہوئی نماز کو پہلے مردون کی صف باندہی پہر لڑکون کی بعد اسکی آپنے نماز پڑہی پہر فرمایا میری اُمت کی نماز یہی ہی باب فی
صف النساء والتاخر عن الصف الاول عورتون کی صفونکا بیان اور صف اول مین شریک ہونی کا بیان عن ابی ہریرۃ قال

کیطرف نماز پڑھتی تہی **باب** اذا صلى الى سارية او نحوها اين يجعلها منه سترے کو کس جگہ رکھے مقابل کرے **عن** المقداد بن الاسود قال ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الى عود ولا عمود ولا شجرة الا جعله على حاجبه الايمن او الايسر ولا يصمد له صمدا **ترجمہ** مقداد بن اسود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے لکڑی یا ستون یا درخت کیطرف تو اوسکو اپنی داہنی ابرو یا بائیں ابرو کے مقابل کرتے اور اوسکو ٹھیک دونو آنکھوں کے بیچ میں نہ کرتے **ف** تاکہ بت پرستوں کے مشابہ نہو۔ اسناد اس حدیث کی ضعیف ہے **باب** الصلوٰة الى المتحدثين والنيام جو شخص باتین کرتا ہو یا سو رہا ہو اوسکے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے **عن** عبد الله بن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تصلوا خلف النائم ولا المتحدث **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نماز پڑھو اوس شخص کے پیچھے جو سو رہا ہو یا باتین کر رہا ہو **باب** الدنو من السترة سترے سے نزدیک کھڑے ہونیکا بیان **عن** سهل بن ابي حثمة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا صلى احدكم الى سترة فليدن منها لا يقطع الشيطان عليه صلاته **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے سترے کی آڑ میں نماز پڑھے تو سترے سے نزدیک ہو جاوے تاکہ شیطان اوسکی نماز نہ توڑے **ف** کیونکہ اگر سترے سے دور کھڑا ہوگا تو کتا یا عورت یا گدھا اوسکے اندر ہوکر جاویگا **عن** سهل قال كان بين مقام النبي صلى الله عليه وسلم وبين القبلة ممر عنز **ترجمہ** سہل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلے سے اتنا نزدیک کھڑے ہوتے کہ ایک بکری کی جگہہ رہتی **باب** ما يؤمر المصلي ان يدرأ عن الممر بين يديه اگر کوئی نمازی کے سامنے سے جانے لگے تو اوسکو روکے **عن** ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا كان احدكم يصلي فلا يدع احدا يمر بين يديه وليدرأه ما استطاع فان ابى فليقاتله فانما هو شيطان **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے جانے نہ دے اور جہاں تک ہو سکے اوسکو روکے اگر وہ نہ مانے تو اوس سے لڑے وہ شیطان ہے **ف** یعنی شیطان کا سا کام کرتا ہے کہ سے بہی نہیں مانتا اوسکو مارنا بہی جائز ہے **عن** ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فليصل الى سترة وليدن منها ثم ساق معناه **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو سترے کی آڑ میں پڑھے اور اوسکے نزدیک کھڑا ہو پہر ویسی ہی حدیث بیان کی جیسے اوپر گذری **عن** ابي عبيد حاجب سليمان قال رأيت عطاء بن يزيد الليثي قائما يصلي فذهبت امر بين يديه فردني ثم قال حدثني ابو سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من استطاع منكم ان لا يحول بينه وبين قبلته احد فليفعل **ترجمہ** حاجب بن سلیمان سے روایت ہے میں نے عطاء بن یزید لیثی کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا میں اونکے سامنے سے جانے لگا انہوں نے مجھے پہیر دیا پہر کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو سعید خدری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے یہ کر سکے کہ کسی شخص کو اپنے اور قبلے کے بیچ میں سے نجانے دے تو وہ کرے **عن** ابي صالح قال دخل ابو سعيد على مروان فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا صلى احدكم الى شيء يستره من الناس فاراد احد ان يجتاز بين يديه فليدفع في نحره فان ابى فليقاتله فانما هو شيطان **ترجمہ** ابو صالح سے روایت ہے ابو سعید مروان

ا صف کے پیچھے سے رکوع کر لی بلکہ جتنیک صفمین شریک نہو جاے رکوع نکرے **باب ما یستر المصلی** ستری کا بیان **عن** طلحۃ بن عبید اللہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جعلت بین یدیک مثل مؤخرۃ الرحل فلا یضرک من مر بین یدیک **ترجمہ** طلحہ بن عبید اللہ
سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو اپنی سامنے رکھ لے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر تجھے سامنے سے جانیوالے کا کچھ نقصان نہ پہنچاوے
ف یعنی تیری نماز نہ توڑیگا اگرچہ سامنے سے جانے والا گدہا یا کتا یا عورت ہو۔ امام احمد کے نزدیک عورت اور گدہے کے سامنے سے گذرنی سے
نماز مشکوک ہو جاتی ہے اور کالی کتی کے سامنے جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور بعض علما کے نزدیک عورت اور گدہے اور کتے تینون کے سامنے جانے سے
نماز فاسد ہو جاتی ہے مگر جمہور علما کے نزدیک کسی شے کے سامنے جانے سے نماز فاسد نہین ہوتی پر سامنے جانے والا اگر آدمی ہو تو گنہگار ہوتا ہے۔
سترہ کہڑا کرنے سے یہہ سب ایمان موقوف ہو جاتی ہین نماز پڑھنیوالے کے نماز نہین بگڑتی اور سامنے جانے والا جو سترہ کی پار جاوے
گنہگار نہین ہوتا **عن** عطاء قال آخرۃ الرحل ذراع فما فوقہ **ترجمہ** عطا کہا پالان کے پچہاڑی لکڑی ایک ہاتہہ کی ہوتی ہے یا اس سے کچھہ زیادہ

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج یوم العید امر بالحربۃ فتوضع بین یدیہ فیصلی الیہا والناس
وراءہ وکان یفعل ذلک فی السفر فمن ثم اتخذہا الامراء **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے
روز نکلتے حکم کرتے برچھا لانیکا وہ سامنے کہڑا کیا جاتا آپ اوسکی طرف نماز پڑہتے اور لوگ آپکے پیچھے ہوتے لیکن آپ یہہ سفر مین کرتے تھے امیرون
نے اسی وجہہ سے برچھا ساتھہ رکہنا اختیار کیا ہے **ف** اور نماز کو چہوڑ دیا گیا خوب جو چیز اصل تھی وہ بہول گئے اور جو تبع تھی اوسکو ضرور سمجھہ لیا

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے سامنے اگر سترہ ہو تو کافی ہے مقتدیون کیواسطے بہی **عن** ابی جحیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بہم
بالبطحاء وبین یدیہ عنزۃ الظہر رکعتین والعصر رکعتین یمر خلف العنزۃ المرأۃ والحمار **ترجمہ** ابی جحیفہ سے روایت ہے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہائی بطحا مین اور آپکے سامنے ایک برچھی تہی ظہر کی دو رکعتین اور عصر کے دو رکعتین برچھی کے اوس پار عورتین جاتے

تھین اور گدہے جاتی تھی **باب الخط اذا لم یجد عصا** جب لکڑی نہ ہو تو ایک لکیر کر لی زمین پر **عن** ابی ہریرۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم فلیجعل تلقاء وجہہ شیئا فان لم یجد فلینصب عصا فان لم یکن معہ عصا
فلیخطط خطا ثم لا یضرہ ما مر امامہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑہے
تو اپنے منہہ کے سامنے کوئی چیز رکہہ لیوے اگر کچھہ نپاوے تو ایک لکڑی کہڑی کر لے اگر لکڑی بہی نہو تو ایک لکیر کہینچ لیوے پھر جو چیز سامنے
سے جاوے گی اوسکو نقصان نہ پہنچاویگی **ف** یہہ حدیث ضعیف اور مضطرب ہے اسی لیے بہی بعض علما کا عمل اسی پر ہے اور بعضون کے
نزدیک لکیر کہینچنا کافی نہین ہے لکیر کی کیفیت یہہ ہے مصلی یا یہہ مصلی یا یہہ مصلی کہا سفیان نے ہم نے کوئی دلیل نہ

پائی جس سے اس حدیث کو مضبوط کرین اور یہہ حدیث نہین دی ہے مگر اسی اسناد سے **عن** سفیان بن عیینۃ قال رأیت شریکا صلی بنا
فی جنازۃ العصر فوضع قلنسوتہ بین یدیہ یعنی فی فریضۃ حضرت **ترجمہ** سفیان بن عیینہ سے روایت ہے مین نے شریک کو دیکھا۔
اونہون نے ہمارے ساتھہ ایک جنازے مین عصر کے نماز پڑہی تو اپنی ٹوپی سامنے رکھہ لی **باب الصلوۃ الی الراحلۃ** اونٹ کیطرف نماز پڑھنی کا
بیان **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی الی بعیرہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ

ارادی سے انہوں نے ایک لنجا آدمی دیکھا اوس سے حال پوچھا وہ بولا میں تم سے ایک بات کہتا ہوں بشرطیکہ جبتک میں زندہ رہوں تم اوسکو کسی سے بیان نہ کرنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں اوترے تھے ایک درخت کی آڑ میں اور آپنے فرمایا یہ ہمارا قبلہ ہے پھر نماز شروع کی اسطرف میں آیا دوڑتا ہوا اور میں
لڑکا تھا یہانتک کہ آنحضرت اور درخت کے بیچ میں سے ہو کر گزرا آپنے فرمایا توڑ دی اس نے نماز ہماری کاٹ دے اللہ نشان اسکا اوس روز سے میں کھڑا نہ
ہو سکا لنجا ہو گیا

باب سترة الامام سترة من خلفه امام کا سترہ مقتدیوں کو بھی کفایت کرتا ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال
هبطنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من ثنية اذاخر فحضرت الصلوة يعني فصلى الى جدار فاتخذه قبلة ونحن خلفه فجاءت بهمة
تمر بين يديه فما زال يدارئها حتى لصق بطنه بالجدار ومرت من ورائه او كما قال مسدد **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہے ہم رسول اللہ کے ساتھ اوترے اذاخر کی گھاٹی سے (ایک مقام ہے مکے مدینے کے درمیان) نماز کا وقت آگیا آپنے ایک دیوار کیطرف نماز پڑھی
اور ہم آپکے پیچھے کھڑے ہوئے ایک چارپایہ آیا سامنے سے جانیکو آپ اسکو روکتے رہے یہانتک کہ آپنے اپنا پیٹ دیوار سے لگا دیا تاکہ وہ سامنے سے نہ جا سکے آخر وہ آپ
کے پیچھے سے چلا گیا **عن** ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي فذهب جدي يمر بين يديه فجعل يتقيه **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے ایک بکری کا بچہ سامنے سے جانے لگا آپ اسکو روکتے رہے

باب من قال المرأة لا تقطع الصلوة عورت کے سامنے جانے سے نماز نہ ٹوٹنے کا بیان **عن** عائشة قالت كنت بين النبي صلعم وبين القبلة قال شعبة احسبها
قالت وانا حائض **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے میں درمیان میں رسول اللہ اور قبلے کے تھی شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں انہوں نے یہ بھی کہا
اور میں اوس وقت حائضہ تھی۔ کہا ابوداؤد نے اور بہت لوگوں نے اس حدیث کو روایت کیا اونمیں یہ نہیں ہے میں حائضہ تھی **عن** عائشة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم كان يصلي صلاته من الليل وهي معترضة بينه وبين القبلة راقدة على الفراش الذي يرقد عليه حتى اذا اراد
ان يوتر ايقظها فاوترت **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھا کرتے اور وہ آپ کے اور قبلے کے بیچ
میں لیٹی رہتیں اوسی بچھونے پر جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے تھے جب آپ وتر پڑھنا چاہتے تو اونکو جگا دیتے وہ بھی وتر پڑھ لیتیں **عن**
عائشة قالت بئسما عدلتمونا بالحمار والكلب لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي وانا معترضة بين يديه فاذا اراد
ان يسجد غمز رجلي فضممتها الي ثم يسجد **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا برا کیا تم نے برابر کر دیا ہمکو گدھے اور کتے کے (تم نے یہ کہا کہ عورت اور
گدھے اور کتے کے سامنے نکلجانے سے نماز جاتی رہتی ہے) میں نے رسول اللہ کو دیکھا نماز پڑھتے تھے آپ اور میں آپکے سامنے لیٹی تھی جب آپ سجدہ کرنے
لگتے میرے پانوں دابتے میں پانوں سمیٹ لیتی آپ سجدہ کرتے **عن** عائشة انها قالت كنت انام ورجلاي بين يدي رسول الله صلى الله
عليه وسلم وهو يصلي من الليل فاذا اراد ان يسجد ضرب رجلي فقبضتهما فسجد **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے میں سوتی تھی اور پانوں
میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتے اور آپ رات کو نماز پڑھا کرتے جب آپ سجدہ کرنا چاہتے تو میرے پانوں کو مار دیتے میں انکو سمیٹ لیتی آپ
سجدہ کرتے **عن** عائشة انها قالت كنت انام وانا معترضة في قبلة رسول الله صلى الله عليه وسلم فيصلي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا
امامه اذا اراد ان يوتر زاد عثمان غمزني ثم اتفقا فقال تنحي **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے میں سوتی تھی سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے قبلے کیطرف آپ نماز پڑھا کرتے اور میں آپکے آگے ہوتی جب آپ وتر پڑھتے تو فرماتے سرک جا

باب من قال الحمار لا يقطع الصلوة گدھے کے سامنے سے

پاس گئے اور کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتی تہے جب کوئی شخص تم مین سے ستری کی آڑ مین نماز پڑہے پہر کوئی شخص
اوسکے سامنے سے گذرنا چاہے تو اوسکے سینے پر مارے اگر وہ انکار کرے تو اوس سے لڑے وہ شیطان ہے ف لڑنے سے یہ مراد ہے کہ اوسکو تنبیہ کرے سختی سے ہٹا
دیوے لیکن بعد نماز کے اور اشارے سے منع کرے **باب ما ینہی عنہ من المرور بین یدی المصلی** نمازی کے سامنے سے جانیکی ممانعت عن بسر
بن سعید ان زید بن خالد الجہنی ارسلہ الی ابی جہیم یسالہ ماذا سمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المار بین یدی
المصلی فقال ابو جہیم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین خیرا لہ من ان
یمر بین یدیہ قال ابو النضر لا ادری قال اربعین یوما او شہرا او سنۃ ترجمہ بسر بن سعید کو زید بن خالد نے ابو جہیم پاس بہیجا یہ پوچہنے
کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے اوس شخص کے حق مین جو نمازی کے سامنے سے گزرے ابو جہیم نے کہا آپنے فرمایا اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے
والا جانے جو اوسپر عذاب ہوگا تو اوسکو چالیس تک کہڑا رہنا بہتر ہو سامنے نکل جانے سے ابو النضر نے کہا مجہے یاد نہین اونہون نے چالیس دن کہا یا چالیس مہینے
یا چالیس برس **باب ما یقطع الصلوۃ** کس چیز کے سامنے جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلعم یقطع صلاۃ
الرجل اذا لم یکن بین یدیہ قید اخرۃ الرحل الحمار والکلب الاسود والمرأۃ فقلت ما بال الاسود من الاحمر من الاصفر من الابیض
فقال یا ابن اخی سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما سالتنی فقال الکلب الاسود شیطان ترجمہ ابی ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا
آدمی کی نماز ٹوٹ جاتی ہے جب اوسکے سامنے کوئی چیز پالان کی پچہلی لکڑی کے برابر نہ ہو اور گدہا یا کتا یا عورت سامنے سے گذر جاوے مین نے کہا کالی کی کیا
خصوصیت ہے سرخ ہو یا زرد ہو یا سفید ہو تو کیسا اونہون نے کہا اے بیٹے میرے بہائی کے تونے مجہسے وہ بات پوچہی جو مین نے رسول اللہ سے پوچہی تہی آپنے
فرمایا کالا کتا شیطان ہے عن ابن عباس رفعہ شعبۃ قال یقطع الصلوۃ المرأۃ الحائض والکلب ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ٹوٹ جاتی ہے جب سامنے سے حائض عورت یا کتا نکل جاوے ف [illegible] نے اور ہشام اور ہمام نے موقوفا روایت کیا ہے اور شعبہ نے
مرفوعا عن ابن عباس قال احسبہ عن رسول اللہ صلعم قال اذا صلی احدکم الی غیر سترۃ فانہ یقطع صلاتہ الکلب والحمار والخنزیر
والیہودی والمجوسی والمرأۃ ویجزی عنہ اذا مروا بین یدیہ علی قذفۃ بحجر ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے عکرمہ نے کہا مین سمجہتا
ہون رسول اللہ نے فرمایا ہوگا جب کوئی تم مین سے نماز پڑہے بغیر سترہ کے تو اوسکی نماز ٹوٹ جاتی ہے کتے اور گدہے اور سور اور یہودی و پارسی اور عورت کے
سامنے نکل جانے سے البتہ اگر یہ چیزین ایک ڈہیلے کی مار سے پرے ہوکر نکلین تو نماز ہو جاوے گی عن یزید بن نمران قال رأیت رجلا بتبوک مقعدا فقال
مررت بین یدی النبی صلعم وانا علی حمار وہو یصلی فقال اللہم اقطع اثرہ فما مشیت علیہا بعد ترجمہ یزید بن نمران سے روایت ہے
مین نے ایک شخص کو تبوک مین دیکہا جو لنجا تہا اوس نے کہا رسول اللہ صلعم نماز پڑہ رہے تہی مین گدہے پر سوار ہوکر آپکے سامنے سے گزرا آپنے فرمایا اللہ کاٹ
دے پانو اوسکا پہر مین اوسدن سے چل نہ سکا دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے کاٹ دیا اوسنے ہماری نماز کو کاٹ دیوے اللہ قدم اوسکا عن غزوان انہ
نزل بتبوک وہو حاج فاذا ہو برجل مقعد فسالہ عن امرہ فقال لہ ساحدثک حدیثا فلا تحدث بہ ما سمعت انی حی ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل بتبوک الی نخلۃ فقال ہذہ قبلتنا ثم صلی الیہا فاقبلت وانا غلام اسعی حتی مررت بینہ و
بینہا فقال قطع صلوتنا قطع اللہ اثرہ فما قمت علیہا الی یومی ہذا ترجمہ غزوان سے روایت ہے وہ اوترے تبوک مین حج کے

فہرست ابواب پارہ چہارم سنن ابو داؤد

نماز نہ ٹوٹنے کا بیان **عن ابن عباس** قال اقبلت راکبا علی اتان وانا یومئذ قد ناهزت الاحتلام ورسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی
بالناس بمنى فمررت بين يدي بعض الصف فنزلت فارسلت الاتان ترتع ودخلت في الصف فلم ينكر ذلك احد **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہے میں گدہی پر سوار ہو کر آیا اور ان دنوں میں میں قریب بلوغ کے تہا اور رسول اللہ صلعم نماز پڑہا رہے تھے منا میں تو سامنے سے صف کے گزرا پھر
اوترا اور گدہی چرتی رہی اور میں صف میں شریک ہو گیا کسی نے مجہپر انکار نہیں کیا **ف** شاید اسوجہ سے انکار نہ کیا ہو کہ امام کے سامنے سے ہو کر وہ گدہی
نہیں نکلی تہی تو کچھ حرج نہیں ہوا کیونکہ امام کا سترہ مقتدیوں کو کافی ہے اور شاید اسوجہ سے انکار نہ کیا ہو کہ گدہی کے سامنے جانیکو وہ لوگ مفسد نماز نہ
سمجہتے ہونگے **عن ابی الصهباء** قال تذاكرنا ما يقطع الصلاة عند ابن عباس قال جئت انا وغلام من بني عبد المطلب على حمار
ورسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي فنزل ونزلت وتركنا الحمار امام الصف فما بالاه وجاءت جاريتان من بني عبد المطلب فدخلتا بين الصف فما بالى
ذلك **ترجمہ** ابو الصہبا (صہیب مولے ہیں ابن عباس کے) سے روایت ہے ہم نے ذکر کیا ان چیزونکا جنسے نماز ٹوٹ جاتی ہے ابن عباس نے کہا میں اور
ایک لڑکا عبد المطلب کے اولاد سے گدہے پر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ رہے تھے وہ بھی اترا میں بہی اترا اور گدہے کو صف کے آگے چہوڑ دیا
آپ نے کچہ پرواہ نہ کی پہر دو لڑکیاں آئیں عبد المطلب کے اولاد سے وہ صف کے بیچ میں چلی گئیں آپ نے کچہ پرواہ نہ کی دوسری روایت میں ہے فجاءت
جاريتان من بني عبد المطلب اقتتلتا فاخذهما قال عثمان ففرع بينهما وقال داود فنزع احدهما من الاخرى فما بالى ذلك **ترجمہ**
دو لڑکیاں عبد المطلب کے اولاد میں سے لڑتی ہوئیں آئیں آپ نے انکو پکڑ لیا جدا کر دیا پہر کچہ پرواہ نہ کی **باب** من قال الكلب لا يقطع
الصلوة کتے کے سامنے جانیسے نماز نہ ٹوٹنے کا بیان **عن الفضل بن عباس** قال اتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن في بادية لنا ومعه عباس
فصلى في صحراء ليس بين يديه سترة وحمارة لنا وكلبة تعبثان بين يديه فما بالى ذلك **ترجمہ** فضل بن عباس سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلعم ہمارے پاس آئے جنگل میں اور آپکے ساتھ عباس بن عبد المطلب تہے آپنے جنگل میں نماز پڑہی اور آپکے سامنے سترہ نہ تہا اور گدہی اور کتیا ہماری آگے
سامنے کہیلتی تہیں آپنے کچہ پرواہ نہ کی **باب** من قال لا يقطع الصلوة شئ کسی چیز کے سامنے جانیسے نماز نہ ٹوٹنے کا بیان **عن ابی سعید** قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقطع الصلوة شئ وادرؤا ما استطعتم فانما هو شيطان **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا
نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی اور جہانتک ہو سکے دفع کرو وہ شیطان ہے **عن ابی الوداك** قال مر شاب من قريش بين يدي ابي سعيد الخدري وهو يصلي
فدفعه ثم عاد فدفعه ثم عاد فدفعه ثلاث مرات فلما انصرف قال ان الصلوة لا يقطعها شئ ولكن قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادرؤا
ما استطعتم فانه شيطان **ترجمہ** ابو الوداك سے روایت ہے ایک جوان قریشی ابو سعید خدری کے سامنے سے جانے لگا نماز میں ابو سعید نے اوسکو روکا پھر آیا پھر روکا پھر آیا
پہر روکا تین بار جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہانتک ہو سکے دفع کرو وہ شیطان ہے۔ کہا ابو داود نے
جب حدیث میں تعارض ہو تو اب صحابہ کا فعل دیکھا جاویگا۔ صحابہ بہی مختلف ہیں لیکن اکثر کا قول یہی ہے کہ نماز کسی شے کے سامنے جانے سے نہیں ٹوٹتی۔ تمام ہوا پارہ
چوتھا سنن ابی داود کے تیس پاروں میں سے اب شروع ہوتا ہے پارہ پانچواں اللہ جل جلالہ کے فضل اور انعام پر توکل کر کے بعونہ وتعالی

تم الجزء الرابع ويتلوه الجزء الخامس ان شاء الله تعالى

الجزء الخامس

پاره پانچوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب استفتاح الصلوة نماز شروع کرنیکا بیان **باب رفع الیدین** دونو ہاتہہ اوٹہانی کا بیان **ف** احادیث صحیحہ سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتہہ اوٹہانا کئی مقامون پر ثابت ہی پہلے تکبیر تحریمہ کیوقت دوسری رکوع کرتی وقت تیسری رکوع سی کہڑی ہوتی وقت چوتہی تیسری رکعت کو ہاتہہ باندہنے سی پہلے اور جو روایتین اسکی خلاف مین آئی ہین وہ ضعیف ہین دوسری یہہ کہ اون روایتون سی رفع یدین کا نہ کرنا بعض اوقات مین ثابت ہوتا ہی۔ یہہ نہین نکلتا کہ رفع یدین درست نہین ہی یا کبھی نکرنا چاہیے البتہ یہہ روایات اوس وقت ہماری خلاف ہوتین جب ہم رفع یدین کو واجب یا فرض جانتی ہم تو اوسکو مستحب کہتے ہین پہر استحباب کا ثبوت صاف عیان ہی جب احادیث صحیحہ سی کرنا اوس کا رسول اللہ صلعم اور صحابہ کرام اور تابعین سے بخوبی ثابت ہی

عن ابن عمر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استفتح الصلوة رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ واذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع راسہ من الرکوع وقال سفیان مرة واذا رفع راسہ واکثر ما کان یقول وبعد ما یرفع راسہ من الرکوع ولا یرفع بین السجدتین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا جب نماز شروع کرتے دونو ہاتہہ اوٹہاتے مونڈہون تک اسی طرح جب رکوع کرتے اور جب سر اوٹہاتی رکوع سی اور نہین ہاتہہ اوٹہاتے تہی دونو سجدون کے بیچ مین

عن عبد اللہ بن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوة رفع یدیہ حتی تکونا حذو منکبیہ ثم کبر وهما کذلک فیرکع ثم اذا اراد ان یرفع صلبه رفعهما حتی تکونا حذو منکبیہ ثم قال سمع اللہ لمن حمدہ ولا یرفع یدیہ فی السجود ویرفعهما فی کل تکبیرة یکبرها قبل الرکوع حتی تنقضی صلاته **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کہڑی ہوتے دونون ہاتہہ اوٹہاتی مونڈہون تک پہر تکبیر کہتی اور ہاتہہ وہین رہتے پہر رکوع کرتی پہر جب سر اوٹہاتی رکوع سے ہاتہون کو اوٹہاتی مونڈہون تک پہر فرماتی سمع اللہ لمن حمدہ اور نہین کے ہاتہہ اوٹہاتی تہے دونون سجدون مین بلکہ اوٹہاتے تہے ہر رکعت مین جب تکبیر کہتے رکوع کرنیکو لیے یہانتک کہ پوری ہو جاتی نماز آپکی

عن وائل بن حجر قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا کبر رفع یدیہ قال ثم التحف ثم اخذ شماله بیمینه وادخل یدیہ فی ثوبه قال فاذا اراد ان یرکع اخرج یدیہ ثم رفعهما واذا اراد ان یرفع راسه من الرکوع رفع یدیہ ثم سجد ووضع وجهه بین کفیه واذا رفع راسه من السجود ایضا رفع یدیہ حتی فرغ من صلاته قال محمد فذکرت ذلک الحسن بن ابی الحسن فقال هی صلاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعله من فعله وترکه من ترکه **ترجمہ** وائل بن حجر سی روایت ہی مین نے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ آپنے جب تکبیر کہی دونون ہاتہہ اوٹہائی پہر دونون ہاتہہ اندر کر لیے کپڑے کے **ف** یعنی ہاتہہ اوٹہاتی وقت دونو ہاتہون کو باہر نکالا کپڑے سی پہر باندہتے وقت اندر کر لیے سردی کے سبب سے **ت** پہر داہنے ہاتہہ سی بائین ہاتہہ کو پکڑا اور دونون ہاتہہ کپڑے کی اندر کر لیے جب رکوع کرنا چاہا تو دونون ہاتہہ باہر نکال کر اونکو اوٹہایا اسی طرح جب رکوع سی

تم الفهرس الجزء الرابع
بعون الله تعالى

کی وجہ سے باہر نہ نکالتی تھے کیونکہ ہاتھوں کا باہر نکالنا واجب نہیں ہے مستحب ہے عن ابی حمید الساعدی فی عشرۃ من اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہم ابو قتادۃ قال ابو حمید انا اعلمکم بصلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا فلم فواللہ
ما کنت باکثرنا لہ تبعۃ ولا اقدمنا لہ صحبۃ قال بلی قالوا فاعرض قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی
الصلوۃ یرفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ ثم یکبر حتی یقر کل عظم فی موضعہ معتدلا ثم یقرأ ثم یکبر فیرفع یدیہ
حتی یحاذی بھما منکبیہ ثم یرکع ویضع راحتیہ علی رکبتیہ ثم یعتدل فلا یصب راسہ ولا یقنع ثم یرفع راسہ
فیقول سمع اللہ لمن حمدہ ثم یرفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ معتدلا ثم یقول اللہ اکبر ثم یھوی الی الارض فیجافی یدیہ عن
جنبیہ ثم یرفع راسہ ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیھا ویفتح اصابع رجلیہ اذا سجد ویسجد ثم یقول اللہ اکبر ویرفع
ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیھا حتی یرجع کل عظم الی موضعہ ثم یصنع فی الاخری مثل ذلک ثم اذا قام من الرکعتین
کبر ورفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ کما کبر عند افتتاح الصلوۃ ثم یصنع ذلک فی بقیۃ صلاتہ حتی اذا
کانت السجدۃ التی فیھا التسلیم اخر رجلہ الیسری وقعد متورکا علی شقہ الایسر قالوا صدقت ھکذا کان یصلی
صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابی حمید ساعدی سے روایت ہے وہ دس صحابیوں میں بیٹھے ہوئے تھے اون میں ابو قتادہ بھی تھے ابو حمید نے کہا
مین تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جانتا ہوں اون لوگوں نے کہا کیونکر قسم خدا کی تم ہم سے زیادہ پیروی نہیں
کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ ہم سے پہلے آپ کی صحبت میں گئے تھے ابو حمید نے کہا ہان یہ ٹھیک ہے **ف** مگر یہ ضرور نہیں
کہ تم مجھ سے زیادہ صحبت رکھتے تھے تو نماز کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو اسلیے ہو سکتا ہے میں نے خوب غور کیا ہو اور اچھی طرح یاد رکھا ہو اور تمکو اسکا
خیال نہ رہا ہو **ت** اون لوگوں نے کہا اچھا بیان کرو ابو حمید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو کھڑے ہوتے دونوں ہاتھ اٹھاتے
اپنے مونڈھوں تک پھر تکبیر کہتے جب ہر ایک ہڈی اپنے مقام پر آ جاتی اعتدال سے تو آپ قرأت شروع کرتے پھر تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے
مونڈھوں تک پھر رکوع کرتے اور دونوں ہتھیلیاں اپنی اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور پیٹھ سیدھی کرتے اور سر کو پیٹھ کے برابر کرتے نہ جھکاتے
نہ اونچا رکھتے پھر سر اٹھاتے اور فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ پھر دونوں ہاتھ اٹھاتے اپنے مونڈھوں تک سیدھے کھڑے ہو کر پھر اللہ اکبر کہتے اور زمین
کیطرف جھکتے تو دونوں ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے جدا رکھتے پھر اٹھاتے اپنا سر سجدے سے اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اوسپر بیٹھتے اور سجدہ کیوقت اپنے
انگلیوں کو کھلا رکھتے پھر دوسرا سجدہ کرتے اللہ اکبر کہکے پھر سر اٹھاتے سجدے سے اور بائیں پیر کو بچھا کر اوسپر بیٹھتے اتنی دیر تک کہ ہر ایک ہڈی
اپنے ٹھکانے آ جاتی (بعد اوسکے کھڑے ہوتے) اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے پھر جب دو رکعتوں سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے اللہ اکبر
کہتے اور دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں تک جیسا شروع نماز کیوقت اٹھائے تھے پھر باقی نماز میں ایسا ہی کرتے یہانتک کہ جب اخیر سجدے سے
فارغ ہوتے جسکے بعد سلام ہوتا ہے نکالتے بایاں پاؤں اپنا اور بیٹھتے بائیں کولے پر۔ اون صحابہ نے یہہ سنکر کہا سچ کہا تو نے اسیطرح رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے عن محمد بن عمرو بن العاص قال کنت فی مجلس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتذاکروا
صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو حمید فذکر بعض ھذا الحدیث وقال فاذا رکع امکن کفیہ من رکبتیہ

اوٹھاتے تھے اگر دونوں ہاتھوں کو اوٹھایا پھر سجدہ کیا اور اپنی پیشانی کو دونوں پہونچوں کے بیچ میں کہا اور جب سجدہ سے سر اوٹھایا دونو
ہاتھوں کو اوٹھایا **ف** صحیح روایت میں سجدوں کے بیچ میں ہاتھ اوٹھانا نہیں ہے اکثر علما کے نزدیک منسوخ ہے **ف** محمد نے کہا ذکر
کیا حسن بن ابی الحسن سے کہا انہوں نے کہا یہ نماز ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرنیوالوں نے ایسا ہی کیا اور چھوڑنیوالوں نے چھوڑ دیا **عن**
وائل بن حجر انه رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیه مع التکبیر **ترجمہ** وائل بن حجر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ
اوٹھاتے دیکھا تکبیر کے وقت **عن** وائل بن حجر انه ابصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قام الی الصلوة رفع یدیه حتی کانتا بحیال منکبیه
وحاذی بابهامیه اذنیه ثم کبر **ترجمہ** وائل ابن حجر سے روایت ہے انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب نماز کے لیے کھڑے ہوے
دونو ہاتھ اپنے اوٹھائے مونڈھوں تک اور انگوٹھے کانوں کے برابر کیے پھر تکبیر کہی **عن** وائل بن حجر قال قلت لانظرن الی صلوة رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی قال فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستقبل القبلة فکبر فرفع یدیه حتی حاذتا اذنیه ثم اخذ
شماله بیمینه فلما اراد ان یرکع رفعهما مثل ذلک ثم وضع یدیه علی رکبتیه فلما رفع راسه من الرکوع رفعهما مثل
ذلک فلما سجد وضع راسه بذالک المنزل من بین یدیه ثم جلس فافترش رجله الیسری ووضع یده الیسری علی فخذه الیسری
وحد مرفقه الایمن علی فخذه الیمنی وقبض ثنتین وحلق حلقة ورایته یقول هکذا وحلق بشر الابهام والوسطی واشار
بالسبابة **ترجمہ** وائل ابن حجر سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو قصدًا دیکھا آپ کیونکر پڑھتے ہیں تو پہلے آپ
کھڑے ہوے اور قبلہ کی طرف موںھ کیا اور اللہ اکبر کہا دونو ہاتھ اوٹھائے کانوں تک پھر بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ سے پکڑا جب رکوع کا قصد کیا
اسی طرح دونو ہاتھوں کو اوٹھایا جب سجدہ کیا تو اپنے سر کو دونو ہاتھوں کے بیچ میں رکھا پھر بیٹھے تو بائیں پیر کو بچھایا اور بایاں ہاتھ یعنی بائیں ران پر رکھا
اور داہنے ہاتھ کی کہنی داہنے ران سے جدا رکھی اور دو انگلیوں کو بند کر لیا اور ایک حلقہ بنا لیا (بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے) اور دیکھا میں
نے انکو اسطرح کہتے تھے اور بشر نے بتایا انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ کیا اور کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا - دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے
ثم وضع یده الیمنی علی ظهر کفه الیسری والرسغ والساعد قال فیه ثم جئت بعد ذلک فی زمان فیه برد شدید فرایت
الناس علیهم جل الثیاب تحرک ایدیهم تحت الثیاب **ترجمہ** پھر داہنا ہاتھ بائیں کف پر رکھا یا بائیں پہونچے پر یا بائیں بانہہ پر اس روایت
میں یہ بھی ہے پھر میں آیا سخت جاڑے میں تو میں نے لوگوں کو دیکھا بہت کپڑے پہنے ہوئے اور اسکے اندر اونکے ہاتھ ہلتے تھے (رفع یدین کے وقت)
عن وائل بن حجر قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین افتتح الصلوة رفع یدیه حیال اذنیه قال ثم اتیتهم فرایتهم
یرفعون ایدیهم الی صدورهم فی افتتاح الصلوة وعلیهم برانس واکسیة **ترجمہ** وائل ابن حجر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے جب نماز شروع کی دونو ہاتھ اوٹھائے کانوں تک وائل نے کہا پھر جو میں آیا تو میں نے لوگوں کو دیکھا اپنے ہاتھ
اوٹھاتے تھے سینے تک نماز کے شروع کرنیکے وقت اور وہ جبے اور کمل اوڑھے تھے **باب** افتتاح الصلوة نماز کو شروع کرنیکا بیان **عن**
وائل بن حجر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الشتاء فرایت اصحابه یرفعون ایدیهم فی ثیابهم فی الصلوة **ترجمہ** وائل ابن
حجر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاڑے میں آیا میں نے دیکھا آپکے اصحاب کو اٹھاتے تھے اپنے ہاتھ کپڑوں کے اندر **ف** شہری

پھر دونوں ہاتھ اوٹھائے کانوں تک جب رکوع سے سر اوٹھایا اسی طرح دونوں ہاتھوں کو اوٹھایا

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم اور ذکر کیا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ابو حمید نے کہا مین تم سب سے زیادہ جانتا ہون آپکی
کو پھر بھی حدیث بیان کی بعد اوسکی کہا پھر آپنے رکوع کیا اور دونو ہاتھونکو دونو گھٹنیون پر رکہا گویا اونکو پکڑ لیا اور دونو ہاتھون کو
سیدھا کیا گویا کمان کر چلّے ہو گئی اور جدا رکہا پہلوون سے پھر سجدہ کیا اور اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر لگایا اور دونو ہاتھون کو
جدا رکہا پہلوون سے اور دونو ہتھیلیون کو مونڈھون کے برابر رکہا پھر سر اوٹھایا یہان تک کہ ہر ایک ہڈی اپنی ٹھکانے پر آگئی
پھر دوسرا سجدہ کیا اور اوس سے فارغ ہوئی پھر بیٹھی بایان پانون بچھا کر اور داہنی پانون کو کھڑا کیا اور اوسکی انگلیون کو قبلہ کی
طرف کیا اور اپنی داہنی ہتھیلی کو داہنی گھٹنے پر رکہا اور بائین ہتھیلی کو بائین گھٹنے پر رکہا اور اونگلی سے اشارہ کیا **عن** ابی
حمید بهذا الحديث قال واذا سجد فرج بين فخذيه غير حامل بطنه على شيء من فخذيه **ترجمہ** دوسری روایت
مین ہے جب سجدہ کیا تو دونو زانون کو کشادہ رکہا اور پیٹ کو رانون سے نہ لگایا **عن** وائل بن حجر عن النبي صلى الله عليه وسلم في
هذا الحديث قال فلما سجد وقعتا ركبتاه الى الارض قبل ان تقع كفاه قال فلما سجد وضع جبهته بين كفيه
وجافى عن ابطيه قال حجاج وقال همام وحدثنا شقيق حدثني عاصم بن كليب عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم
بمثل هذا وفي حديث احدهما واكبر علمي انه حديث محمد بن جحادة واذا نهض نهض على ركبتيه واعتمد على فخذه **ترجمہ**
وائل بن حجر سے روایت ہے اسی حدیث مین جب آپ سجدہ کرتی تو گھٹنے اپکے زمین پر ہاتھون سے پہلے لگتے جب سجدے مین جاتی تو اپنی پیشانی دونو
ہاتھون کے بیچ مین رکھتے اور اپنی بغلین کھلی رکھتے دوسری روایت مین ہے جب آپ اوٹھتے تو اپنی گھٹنون پر اوٹھتے اور بوجھ ڈالتے رانون پر **عن**
وائل بن حجر قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يرفع ابهاميه في الصلوة الى شحمة اذنيه **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت
ہے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوٹھاتے تھے اپنی دونو انگھوٹون کو (ہاتھ کے) کانو کے لو تک **ف** نماز شروع کرتے وقت ابو حنیفہ
کا بھی قول ہے **عن** ابی هريرة انه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كبر للصلوة جعل يديه حذو منكبيه
واذا ركع فعل مثل ذلك واذا رفع للسجود فعل مثل ذلك واذا قام من الركعتين فعل مثل ذلك **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے تو دونو ہاتھ مونڈھون تک اوٹھاتی جب رکوع کرتی تو ایسا ہی کرتے جب رکوع سے
فارغ ہو کر سیدھے کھڑی ہوتی سجدے کیواسطے تو ایسا ہی کرتے جب دو رکعتین پڑھ کر کھڑے ہوتے تو ایسا ہی کرتی **عن** ميمون المكي
انه راى عبد الله بن الزبير وصلى بهم يشير بكفيه حين يقوم وحين يركع وحين يسجد وحين ينهض للقيام فيقوم
فيشير بيديه فانطلقت الى ابن عباس فقلت اني رايت ابن الزبير صلى صلاة لم ار احدا يصليها فوصفت له هذه
الاشارة فقال ان احببت ان تنظر الى صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقتد بصلاة عبد الله بن الزبير **ترجمہ**
میمون مکی سے روایت ہے اونہون نے عبد اللہ بن الزبیر کو دیکھا نماز پڑھاتے اور اشارہ کیا اپنے دونون ہاتھون سے رفع یدین کیا کھڑے
ہوتے وقت اور رکوع کے وقت اور سجدے کے وقت اور پھر کھڑے ہوتے وقت کھڑے ہوئے اور اشارہ کیا ہاتھون سے وہ گئے عبد اللہ بن عباس کے پاس
اور اون سے کہا مین نے عبد اللہ بن الزبیر کو اسطرح نماز پڑھتے دیکھا کہ کسیکو اسطرح پڑھتے نہ دیکھا اور مین نے بیان کیا ہاتھون سے اشارہ

ج بين اصابعه ظهره غير مقنع راسه ولا صافح بخده وقال فاذا قعد في الركعتين قعد على بطن قدمه اليسرى

ونصب اليمنى فاذا كان في الرابعة افضى بوركه اليسرى الى الارض واخرج قدميه من ناحية واحدة ترجمہ محمد بن

عمرو عامری سے روایت ہے میں ایک مجلس میں تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے انہوں نے انکی نماز کا ذکر کیا ابو حمید نے

کہا پھر بھی حدیث بیان کی اور کہا جب آپ نے رکوع کیا تو اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر جمایا اور انگلیاں کشادہ رکھیں پھر پیٹ کو

خم کیا اور سر کو اونچا نہ رکھا نہ کسی طرف داہنی بائیں منھ کو موڑا (بلکہ سیدھا قبلہ کی طرف رکھا) جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو بائیں

پانوں کی تلوے پر بیٹھے اور داہنے پانوں کو کھڑا کیا جب چوتھی رکعت کے بعد بیٹھے تو بائیں سرین کو زمین پر رکھدیا اور دونوں پانوں کو

ایکطرف نکالدیا عن محمد بن عمرو بن عطاء نحو هذا قال فاذا سجد وضع يديه غير مفترش ولا قابضهما واستقبل

باطراف اصابعه القبلة ترجمہ محمد بن عمرو بن عطا سے ایسا ہی مروی ہے اور اس میں یہہ ہے جب آپ نے سجدہ کیا تو اپنے ہاتھوں کو بچھایا

زمین پر نہ سمیٹ لیا اور اپنی انگلیوں کا منھ قبلہ کیطرف کیا عن عباس او عياش بن سهل الساعدي انه كان في مجلس فيه ابوه

وكان من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وفي المجلس ابو هريرة وابو حميد الساعدي وابو اسيد بهذا الخبر يزيد او ينقص

قال فيه ثم رفع راسه يعني من الركوع فقال سمع الله لمن حمده اللهم ربنا لك الحمد ورفع يديه ثم قال الله اكبر فسجد فانتصب

على كفيه وركبتيه وصدور قدميه وهو ساجد ثم كبر فجلس فتورك ونصب قدمه الاخرى ثم كبر فسجد ثم كبر فقام ولم

يتورك ثم ساق الحديث ثم قال جلس بعد الركعتين حتى اذا هو اراد ان ينهض للقيام قام بتكبيرة ثم ركع الركعتين

الاخريين ولم يذكر التورك في التشهد ترجمہ عباس یا عیاش بن سہل ساعدی سے روایت ہے کہ وہ ایک مجلس میں تھے جس میں

انکے باپ جو صحابی تھے اور ابو ہریرہ اور ابو حمید ساعدی اور ابو اسید موجود تھے۔ پھر یہی حدیث بیان کی کچھ کم و بیش کہا پھر آپ نے

سر اوٹھایا رکوع سے اور فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ اللہم ربنا لک الحمد اور دونوں ہاتھ اوٹھائے پھر فرمایا اللہ اکبر اور سجدہ کیا تو جمایا زمین

پر اپنی ہتھیلیوں کو اور گھٹنوں کو اور انگلیوں کے سرونکو سجدے میں پھر تکبیر کہی جب بیٹھے تو سرین پر بیٹھے اور ایک قدم کو کھڑا کیا پھر تکبیر کہی

اور دوسرا سجدہ کیا پھر سرین پر بیٹھے اور کھڑے ہوگئے پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک یہان تک کہ بیٹھے دو رکعتیں پڑھ کر جب اٹھنے

کا ارادہ کیا تکبیر کہی اور کھڑے ہوئے پھر پچھلی دو رکعتیں پڑھیں اور نہیں ذکر کیا تورک کا تشہد میں (تورک کہتے ہیں سرین پر بیٹھنے کو اور

دونوں پانوں ایکطرف نکالدینے کو) عن عباس بن سهل قال اجتمع ابو حميد وابو اسيد وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة

فذكروا صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد انا اعلمكم بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر

بعض هذا قال ثم ركع فوضع يديه على ركبتيه كانه قابض عليهما ووتر يديه فنحاهما عن جنبيه قال ثم سجد

فامكن انفه وجبهته ونحى يديه عن جنبيه ووضع كفيه حذو منكبيه ثم رفع راسه حتى رجع كل عظم في

موضعه حتى فرغ ثم جلس فافترش رجله اليسرى واقبل بصدر اليمنى على قبلته ووضع كفه اليمنى على ركبته اليمنى

وكفه اليسرى على ركبته اليسرى واشار باصبعه ترجمہ عباس بن سہل سے روایت ہے جمع ہوئے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور

جب رکوع سے سر اوٹھاتی تو اسیطرح ہاتھونکو اوٹھاتے اور بیٹھنے کیحالت مین ہاتھونکو نہ اوٹھاتے اور جب دو رکعتین پڑھ کر اوٹھتے تو دونو ہاتھ اسی
طرح اوٹھاتے اور تکبیر کہتے۔ کہا ابو داؤد نی ابو حمید ساعدی کی حدیث مین ہی جب دو رکعتین پڑھ کر کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور دونو ہاتھ
اوٹھاتے مونڈھون تک جیسے تکبیر کہی تھی شروع نماز مین ۔ (اسکو بیان کرنیسے یہہ غرض ہے کہ حضرت علی کے روایت مین واذا قام من السجدتین
کے معنی واذا قام من الرکعتین ہین چنانچہ ہم نے اوسی طرح ترجمہ کیا ہے **عن** مالك بن الحويرث قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم
يرفع يديه اذا كبر واذا ركع واذا رفع راسه من الركوع حتى يبلغ بهما فروع اذنيه **ترجمہ** مالک بن الحویرث سے روایت
ہی دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب تکبیر تحریمہ کہتے آپ دونون ہاتھ اوٹھاتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اوٹھاتے
یہانتک کہ پہونچتے دونو ہاتھ کانون تک **عن** بشير بن نهيك قال قال ابو هريرة لو كنت قدام النبي صلى الله عليه وسلم لرايت
ابطه زاد ابن معاذ قال يقول لاحق الا ترى انه في الصلوة لا يستطيع ان يكون قدام رسول الله صلى الله عليه وسلم
وزاد موسى يعني اذا كبر رفع يديه **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا اگر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ہوتا تو اونکی بغل دیکھتا (یعنی آپ اتنا
ہاتھ اپنا الگ رکہتے تھے) لاحق نے کہا بھلا نماز مین ابو ہریرہ کیونکر رسول اللہ صلعم سے آگے ہو سکتے تھے موسی نے زیادہ کیا جب آپ تکبیر کہتے
تو دونو ہاتھ اوٹھاتے **عن** علقمة قال قال عبد الله علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة فكبر ورفع يديه فلما
ركع طبق يديه بين ركبتيه قال فبلغ ذلك سعدا فقال صدق اخي قد كنا نفعل هذا ثم امرنا بهذا يعني الامساك
على الركبتين **ترجمہ** علقمہ سے روایت ہی عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نماز سکھائی تو تکبیر کہی اور دونو
ہاتھ اوٹھائے جب رکوع کیا تو دونو ہاتھون کو جوڑ کر دونو گھٹنون کی بیچمین رکھ لیا (اسکو تطبیق کہتے ہین اوائل اسلام مین ایسا ہی حکم
تھا پھر منسوخ ہو گیا) جب یہہ خبر سعد بن ابی وقاص کو پہونچی انہون نے کہا سچ کہا میرے بھائی (عبد اللہ بن مسعود) نے پہلے ہم ایسا ہی کیا
کرتے تھے پھر ہمکو حکم ہوا دونو ہاتھ گھٹنون پر رکھنے کا **باب** من لم يذكر الرفع عند الركوع رکوع کیوقت ہاتھ نہ
اوٹھانیکا بیان **عن** علقمة قال قال عبد الله بن مسعود الا اصلي بكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فصلى فلم
يرفع يديه الا مرة **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کیا مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر نہ بتا دون پھر انہون نے
نماز پڑھی تو ہاتھ نہین اوٹھائے مگر ایکبار **ف** یعنی شروع نماز مین ۔ امام احمد اور بخاری نے اس حدیث کو ضعیف کیا بوجہ عاصم
بن کلیب کے لیکن توثیق کی ابن معین نے اور حسن کہا اس حدیث کو ترمذی نے لیکن یہہ حدیث معارض نہین ہو سکتی اون احادیث صحیحہ
کثیرہ کی جن سے رفع ثابت ہی اسواسطے کہ رفع یدین مستحب ہے واجب یا فرض نہین ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو ترک بھی کیا ہوگا
عبد اللہ بن مسعود کو وہی یاد رہا دوسری یہہ کہ عبد اللہ بن مسعود کی یاد نہ رہنے سے لازم نہین آتا کہ اورون کی روایت غلط ہو جاوے
کیونکہ جلائی صحابہ نے رفع یدین نقل کیا ہی اون مین سے ہین حضرت عمر اور علی رضی اللہ عنہ اور ابن عباس اور عبد اللہ بن الزبیر وغیرہم بعضون
نے کہا کہ عشرہ مبشرہ نے اسکو روایت کیا ہی بخاری نے کتاب رفع الیدین مین بیان کیا ہی کہ اونیس صحابہ نے رفع یدین کی حدیثون کو
نقل کیا ہی اور عبد اللہ بن مسعود پر بعض مسائل مخفی رہ گئی ہین شاید یہہ بھی اون مین سے ہو جیسے تیمم جنب کے واسطے اور تطبیق کا منسوخ

عبد اللہ بن عباس نے کہا اگر تو چاہتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھنا تو پیروی کر عبد اللہ بن الزبیر کی نماز کی **عن**
النضر بن کثیر یعنی السعدی قال صلی الی جنبی عبد اللہ بن طاؤس فی مسجد الخیف فکان اذا سجد السجدۃ الاولی فرفع رأسہ
منہا رفع یدیہ تلقاء وجہہ فانکرت ذلک فقلت لوھیب بن خالد فقال لہ وھیب بن خالد تصنع شیئا لم ار احدا
یصنعہ فقال ابن طاؤس رأیت ابی یصنعہ وقال ابی رأیت ابن عباس یصنعہ ولا اعلم الا انہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یصنعہ **ترجمہ** نضر بن کثیر سعدی سے روایت ہے میرے پہلو مین نماز پڑہی عبد اللہ بن طاؤس نے مسجد خیف مین جب انہون نے سجدہ
کیا پہلا اور اپنا سر اوٹہایا تو دونو ہاتہہ اٹہائے اپنے منہ کے سامنے مین نے اسکا انکار کیا اور وہب بن خالد سے ذکر کیا وہب بن خالد نے
عبد اللہ سے کہا تم ایسی بات کرتے ہو جو مین نے کسیکو کرتے نہین دیکہا عبد اللہ بن طاؤس نے کہا مین نے اپنے باپ طاؤس کو یہ کرتے دیکہا
اور طاؤس نے کہا مین نے ابن عباس کو ایسا کرتے دیکہا اور مین نہین جانتا انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کرتے
تھے **ف** اوائل مین پھر آپ نے دونو سجدون کے بیچ مین ہاتہہ اوٹہانا چھوڑ دیا **عن** ابن عمر انہ کان اذا دخل فی الصلوۃ کبر ورفع
یدیہ واذا رکع واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ واذا قام من الرکعتین رفع یدیہ ویرفع ذلک الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور دونو ہاتہہ اوٹہاتے اور جب رکوع کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ
کہتے اور جب دو رکعتین پڑہ کر کہڑے ہوتے دونو ہاتہہ اوٹہاتے اور بیان کرتے تھے یہ فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث
موقوفاً صحیح ہے مرفوع نہین ہے ، دوسری روایت مین یون ہے واذا قام من الرکعتین یرفعھما الی ثدییہ جب دو رکعتین پڑہ کر
کہڑے ہوتے دونو ہاتہہ اٹہاتے چہاتیون تک تیسری روایت مین ہے ابن جریج نے کہا مین نے نافع سے پوچہا کیا ابن عمر پہلی بار مین ہاتہہ اونچے اٹہاتے
تہے مین نے کہا مجھکو بتاؤ انہون نے اشارہ کیا چہاتیون تک یا اس سے بھی کچھ نیچے **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اذا ابتدأ
الصلوۃ یرفع یدیہ حذو منکبیہ واذا رفع رأسہ من الرکوع رفعھما دون ذلک **ترجمہ** نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر
جب نماز شروع کرتے تہے اپنے دونو ہاتہون کو اوٹہاتے تہے مونڈہون تک اور جب رکوع سے سر اوٹہاتے تہے تو اس سے کم ہاتہون کو اٹہاتے
تہے ۔ کہا ابو داؤد نے یہ سوا مالک کے کسی نے روایت نہین کیا کہ رکوع سے سر اوٹہاتے وقت اس سے کم اوٹہاتے تہے **ف** بلکہ اور لوگون
نے ایکسان روایت کیا ہے جتنا شروع مین اٹہاتے تھے اوتنا ہی بیچ مین **عن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام
فی الرکعتین کبر ورفع یدیہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتین پڑہ کر اوٹہتے تکبیر کہتے اور
دونو ہاتہہ اوٹہاتے **عن** علی بن ابی طالب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا قام الی الصلوۃ المکتوبۃ کبر ورفع
یدیہ حذو منکبیہ ویصنع مثل ذلک اذا قضی قرائتہ واراد ان یرکع ویصنعہ اذا رفع من الرکوع ولا یرفع یدیہ فی شیء
من صلوتہ وھو قاعد واذا قام من السجدتین رفع یدیہ کذلک وکبر **ترجمہ** علی بن ابی طالب سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کو کہڑے ہوتے تکبیر کہتے اور دونو ہاتہہ اٹہاتے مونڈہون تک اور جب قرات سے فارغ ہوتے اور رکوع کا ارادہ
کرتے تو اسیطرح ہاتہون کو اوٹہاتے اور . . . .

اور بایان ہاتھ بغل کے تلے اور یہہ کیفیت ظاہر حدیث سہل بن سعد سے نکلتے ہی جسکو بخاری نے روایت کیا عن جریر الضبی قال رأیت
علیا رضی اللہ عنہ یمسك شمالہ بیمینہ علی الرسغ فوق السرۃ ترجمہ جریر ضبی سے روایت ہی حضرت علی رض کو دیکھا وہ
بائین ہاتھ کو داہنی ہاتھ سے پکڑتے تہے پہونچی کو ناف کے اوپر ف یعنی ناف کے اوپر اور سینہ کے نیچے شافعی کا یہی مذہب ہے۔ کہا ابو داؤد
نے سعید بن جبیر سے ناف کے اوپر مروی ہے اور ابو مجلز نے ناف کے نیچے کہا ہے اور ابو ہریرہ سے بھی اس باب مین مروی ہے مگر وہ قوی نہین ہے
عن ابی وائل قال قال ابو هريرة اخذ الاكف على الاكف فی الصلوة تحت السرة ترجمہ ابو وائل سے روایت ہے ابو ہریرہ نے
کہا ہاتھ پر ہاتھ رکھنا نماز مین ناف کے نیچے چاہیے ف اسکی اسناد مین بھی عبد الرحمن بن اسحاق ہے۔ کہا ابو داؤد نے مین نے احمد
بن حنبل سے سنا وہ ضعیف کہتے تہے عبد الرحمن بن اسحاق کوفی کو **باب** ما یستفتح به الصلوة من الدعاء نماز کے شروع مین کونسی
سی دعا پڑہی جاوے عن علی بن ابی طالب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلوة كبر ثم قال وجهت وجهي
للذی فطر السموت والارض حنيفا وما انا من المشركين ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العلمين لا شريك
له وبذلك امرت وانا اول المسلمين اللهم انت الملك لا اله الا انت انت ربی وانا عبدك ظلمت نفسي واعترفت بذنبي
فاغفر لی ذنوبي جميعا لا يغفر الذنوب الا انت واهدني لاحسن الاخلاق لا يهدي لاحسنها الا انت واصرف عني سيئها
لا يصرف سيئها الا انت لبيك وسعديك والخير كله في يديك انا بك واليك تباركت وتعاليت استغفرك واتوب اليك
واذا ركع قال اللهم لك ركعت وبك امنت ولك اسلمت خشع لك سمعي وبصري ومخي وعظامي وعصبي واذا رفع
قال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد ملء السموت والارض وما بينهما وملء ما شئت من شيء بعد واذا سجد قال
اللهم لك سجدت وبك امنت ولك اسلمت سجد وجهي للذی خلقه وصوره فاحسن صورته وشق سمعه وبصره و
تبارك الله احسن الخالقين واذا سلم من الصلوة قال اللهم اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت
وما اسرفت وما انت اعلم به مني انت المقدم والمؤخر لا اله الا انت ترجمہ حضرت علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے پھر فرماتے وجهت وجهي للذی فطر السموت والارض اخیر تک۔ مین نے اپنا منہ کیا اوسکی
طرف جس نے بنائے آسمان اور زمین ایکطرف کا ہو کر اور نہین ہون مین ساجھا رکھنیوالون مین سے ف یعنی سوا خدا کے
کسیکی طرف مین توجہ نہین کرتا نہ مین اوسکا شریک ساجھی کسیکو سمجھتا ہون ت میری نماز اور قربانی اور جینا اور مرنا اللہ ہی
کے لیے ہے جو مالک ہے ساری جہان کا کوئی اوسکا شریک نہین مجھے اسی کا حکم ہوا اور مین سب سے پہلے تابعدار ہون اے خدا تو ہی بادشاہ
ہے کوئی معبود نہین سچا سوا تیرے تو میرا رب ہے مین تیرا بندہ ہون مین نے ظلم کیا اپنی جان پر اور اقرار کرتا ہون اپنے گناہ کا بخشدے تو
میرے سب گناہون کو نہین بخشتا اور کوئی بتا تو نیک خصلتین کوئی نہین بتاتا نیک خصلتین سوا تیرے اور دور کر مجھ سے بری عادتون
کو کوئی دور نہین کرتا بری عادتون کو سوا تیرے مین حاضر ہون تیری خدمت مین اور بجا لاتا ہون تیرا حکم جتنی بھلائی ہے سب تیرے
اختیار مین ہے مین تیرا ہون اور میرا ٹھکانا تیری ہی پاس ہے تو بڑی برکت والا ہے اور بہت اونچے درجے والا ہے بخشش چاہتا ہون تجھ سے

وما دغیر ذلک باوجود اسکی شک نہین ہی کسیکو عبد اللہ بن مسعودؓ کے کثرت اور وسعت علم مین اور ثقہ ہونی مین رضی ہو اللہ تعالیٰ سے
اور تمام صحابہ سے - دوسری روایت مین ہی فرفع یدیہ فی اول مرۃ وقال بعضہم مرۃ واحدۃ یعنی ایک ہی بار ہاتھ اوٹھایا یا
پہلی بار مین ہاتھ اوٹھایا **عن البراء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ الی قریب اذنیہ ثم**
لا یعود ترجمہ براء سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے اوٹھاتی دونو ہاتھ اپنی کانون کی قریب تک پہر نہ اوٹھاتے
ف اس حدیث کو ضعیف کیا ابن عیینی اور امام احمد اور دار قطنی نے اور ضعیف کہا اوسکو بخاری نی اور اسکی اسناد مین شریک ہی جو
اکثر غلطی کیا کرتا ہے اوسی نی غلطی سی ثم لا یعود کا لفظ کہدیا سفیان نی روایت کیا یزید سی اوس مین نہین ہی ثم لا یعود لیکن سفیان
نی کہا بعد کو یزید نی کہا کوفے مین ثم لا یعود کہا ابو داؤد نی روایت کیا اس حدیث کو ہشیم اور خالد اور ابن ادریس نے یزید سی اور ثم
لا یعود نہین کہا بخاری نی کتاب رفع الیدین مین کہا کہ وہم کیا اس حدیث مین سفیان نے ثم لا یعود کے نقل کرنی مین اور ابن القطان
نی بھی ایسے کہا اور محمد بن نصر مروزی اور دار قطنی نے کہا ثم لا یعود کی زیادت منکر ہی - مگر سفیان ثوری ثقہ ہین اور زیادتی
ثقہ کی مقبول ہوتی ہی **عن البراء بن عازب قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ حین افتتح الصلوۃ ثم**
لم یرفعہما حتی انصرف ترجمہ براء ابن عازب سے روایت ہی کہا دیکہا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے ہاتھ اٹھائی
جب نماز شروع کی پھر نہین اوٹھائے نماز سی فارغ ہونی تک **ف** ابو داؤد نی کہا یہ حدیث صحیح نہین ہے مگر اسکی صحیح نہونی کے
کوئی وجہ بیان نہین کی **عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل فی الصلوۃ رفع یدیہ مدا** ترجمہ ابو ہریرہ
سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتی تو دونو ہاتھ اوٹھاتے لنبی کر کے

باب وضع الیمنی علی الیسری فی الصلوۃ

داہنا بائین ہاتھ پر رکہنا نماز مین **عن زرعۃ بن عبد الرحمن سمعت ابن الزبیر یقول صف القدمین ووضع**
الید علی الید من السنۃ ترجمہ زرعہ بن عبد الرحمن سے روایت ہی مین نی عبد اللہ بن الزبیر سی سنا کہتی تھی برابر رکہنا قدمونکا اور ہاتھ کو
ہاتھ پر رکہنا سنت ہی **عن ابن مسعود انہ کان یصلی فوضع یدہ الیسری علی الیمنی فرآہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضع یدہ الیمنی**
علی الیسری ترجمہ ابن مسعودؓ سی روایت ہی وہ نماز پڑہتی تھی انہون نی اپنا بایان ہاتھ داہنے کے اوپر رکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دیکھا تو اونکا داہنا ہاتھ بائین ہاتھ کے اوپر رکھدیا **عن ابی جحیفۃ ان علیا رضی اللہ عنہ قال السنۃ وضع الکف علی**
الکف فی الصلوۃ تحت السرۃ ترجمہ ابی جحیفہ سی روایت ہی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نی کہا سنت ہی رکہنا پہونچی کا دوسری
پہونچی پر نماز مین ناف کے نیچے **ف** روایت کیا اس اثر کو احمد اور دار قطنی اور بیہقی نے بھی لیکن اسکی اسناد مین عبد الرحمن بن اسحاق
کوفی ہی اور وہ ضعیف ہے امام الائمہ ابن خزیمہ نے اپنی صحیح مین روایت کیا وائل بن حجر سے کہ نماز پڑہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ساتھ آپ نے اپنا داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکہا سینے پر اور معارض ہے اوسکی وہ جو روایت کیا ابن ابی شیبہ نے وائل بن حجر سے
کہ مین نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکہا ناف کے نیچے - بہر حال سینی پر ہاتھ باندہنا حدیث
صحیح سی ثابت ہی مگر کیفیت اوسکی یہہ ہی کہ پورا داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر نہ رکہی اسطرح سی کہ داہنی ہاتھ کی بیچ کی انگلی بائین ہاتھ کے کہنی تک

ہنین کہا (یعنی اسواسطے آپ نے فرمایا تاکہ کہنیوالا اقرار کرلی اور ڈری نہین) وہ شخص بولا یارسول اللہ مین نے کہا تہا تب
پہول گئی تہی تو مین نے اسکو کہا آپ نے فرمایا مین نے بارہ فرشتونکو دیکہا سب جلدی کررہی تہی کون ان کلمونکو اوٹہا لیجاوی ف اللہ جل جلالہ
پاس اس حدیث سی معلوم ہوا کہ نیک عمل سے فرشتی خوش ہوتے ہین اور ہر ایک یہ چاہتا ہی مین اسکو اوٹہا کر اللہ کے پاس لیجاؤن ق
حمید نے اتنا زیادہ کیا پہر آپ نے فرمایا جب کوئی تم مین سی نماز کو آوی تو معمولی چال سے چلی جو ملے اوسکو پڑہ لیوی اور جو نہ ملی وسکو بعد ادا
کرلیوی عن جبیر بن مطعم انه رای رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی صلاة قال عمرو لا ادری ای صلاة هی فقال الله اکبر
کبیرا الله اکبر کبیرا الله اکبر کبیرا الحمد لله کثیرا الحمد لله کثیرا سبحان الله بکرة واصیلا ثلاثا اعوذ بالله من الشیطان
من نفخه ونفثه وهمزه قال نفثه الشعر ونفخه الکبر وهمزه الموتة ترجمہ جبیر بن مطعم سی روایت ہی انہون نی دیکہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نماز پڑہتے ہوئے عمرو نے کہا مین نہین جانتا کون سی نماز تہی آپ نے فرمایا اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ
کثیرا الحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرة واصیلا تین بار اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم من نفخه ونفثه وهمزه (یعنی پناہ مانگتا ہون مین شیطان
کی غرور اور اشعار اور وسوسی سی - دوسری روایت مین ہی کہ آپ نفل نماز مین یہ کہتے تہے عن عاصم بن حمید قال سالت عائشة بای
شیء کان یفتتح رسول الله صلی الله علیه وسلم قیام اللیل فقالت لقد سالتنی عن شیء ما سالنی عنه احد قبلک کان اذا
قام کبر عشرا وحمد الله عشرا وسبح عشرا وهلل عشرا واستغفر عشرا وقال اللهم اغفر لی واهدنی وارزقنی وعافنی و
یتعوذ من ضیق المقام یوم القیامة ترجمہ عاصم بن حمید سے روایت ہی مین نی پوچہا حضرت عائشہ سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کس دعا سی شروع کرتی تہی رات کے نفلونکو انہون نی کہا تم نی مجہ سے ایسی بات پوچہی جو کسی نے نہین پوچہی تم سی پہلی آپ جب کہڑی
ہوتی تو دس بار تکبیر کہتی اور دس بار الحمد للہ کہتی اور دس بار سبحان اللہ کہتی اور دس بار لا الہ الا اللہ کہتی اور دس بار استغفار پڑہتی اور
فرماتی اللهم اغفر لی واهدنی وارزقنی وعافنی اور پناہ مانگتی تہی قیامت کی دن کہڑی ہونیکی تنگی سے عن ابی سلمة بن عبد الرحمن بن
عوف قال سالت عائشة بای شیء کان نبی الله صلی الله علیه وسلم یفتتح صلاته اذا قام من اللیل قالت کان اذا قام من اللیل
یفتتح صلاته اللهم رب جبرائیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموات والارض عالم الغیب والشهادة انت تحکم بین
عبادك فیما کانوا فیه یختلفون اهدنی لما اختلف فیه من الحق باذنك انك تهدی من تشاء الی صراط مستقیم
ترجمہ ابی سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سی روایت ہی مین نی حضرت عائشہ سی پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کے لیے کہڑی
ہوتی تو پہلی کیا دعا پڑہتی انہون نے کہا یہ پڑہتی اللهم رب جبرائیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموات والارض عالم الغیب والشهادة انت
تحکم بین عبادک فیما کانوا فیه یختلفون اهدنی لما اختلف فیه من الحق باذنک انک انت تهدی من تشاء الی صراط مستقیم - ابوداود نے
کہا ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا امام مالک نے کہا کچہ قباحت نہین ہے نماز مین دعا کرنے مین خواہ شروع مین کری یا
بیچ مین یا آخر مین فرض مین ہو یا نفل مین عن رفاعة بن رافع الزرقی قال کنا نصلی وراء رسول الله صلی الله علیه وسلم
فلما رفع رسول الله صلی الله علیه وسلم من الرکوع قال سمع الله لمن حمده قال رجل وراء رسول الله صلی الله علیه وسلم

اور جھکا ہوں تجھ پاس آور جب رکوع کرتی تو فرماتے اللهم لك ركعت اخیر تک - ای خدا مین تیری لیے جھکا اور تجھ پر یقین لایا اور تابعدار تیرا ہوا
عاجزی مین ہی تیرے واسطی کان میرا اور آنکھ میری اور دماغ میرا اور ہڈی میری اور پٹھے میری اور جب اوٹھاتی تو فرماتی سمع الله لمن حمده
اخیر تک سنتا ہی الله اوس شخص کی جو اوسکی تعریف کری ای پروردگار ہمارے تیری لیے ہے سب تعریف بھرا آسمانون بھرا اور زمین بھرا اور آسمان و زمین کے
بیچ جو کچھ ہی اوس بھرا اور بہر جس چیز کو چاہی بعد اسکے اور جب سجدہ کرتے فرماتی اللهم لك سجدت اخیر تک ای پروردگار مین نے تیرے واسطے
ماتھا زمین پر رکھدیا تجھ پر یقین لایا اور تیرا تابعدار ہوا میرا منہ زمین سے لگ گیا اوس شخص کو واسطی جس نے اوسکو پیدا کیا اور اوسکی
صورت بنائی اچھی صورت بنائی اور کان آنکھ کھولی بڑی برکت والا ہی الله بہت اچھا بنانی والا آور جب سلام پھیرتے تھے فرماتی
اللهم اغفر لي ما قدمت اخیر تک ای خدا بخش میری اگلی اور پچھلی اور چھپی اور کھلی گناہ اور جو زیادتی کی مین نے اور جسکو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے
تو ہی آگے کرنیوالا ہی تو ہی پیچھے کرنیوالا ہی کوئی سچا معبود نہین سوا تیرے **عن** علي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان اذا قام
الى الصلوة المكتوبة كبر ورفع يديه حذو منكبيه ويصنع مثل ذلك اذا قضى قراءته واذا اراد ان يركع
ويصنعه اذا رفع من الركوع ولا يرفع يديه في شيء من صلاته وهو قاعد واذا قام من السجدتين رفع يديه كذلك
وكبر ودعا نحو حديث عبد العزيز في الدعاء يزيد وينقص الشيء ولم يذكر والخير كله في يديك والشر ليس اليك
وزاد فيه ويقول عند انصرافه من الصلوة اللهم اغفر لي ما قدمت واخرت واسررت واعلنت انت الهي لا اله
الا انت **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیہ وسلم جب نماز کو کھڑے ہوتی تکبیر کہتی اور دونو ہاتھ اوٹھاتی مونڈھون
تک اور ایسا ہی کرتی جب قراءت سے فارغ ہوتے اور رکوع کا ارادہ کرتی اور ایسا ہی کرتی جب رکوع سے سر اوٹھاتے اور قعدہ کی حالت مین
ہاتھ نہ اوٹھاتے اور جب دو رکعتین پڑھ کر کھڑے ہوتے تو دونو ہاتھ اسیطرح اوٹھاتی اور تکبیر کہتی اور دعا مانگتی جیسی اوپر گذری کچھ کم
بیش اسمین یہ مضمون ہی والخير كله بيديك والشر ليس اليك اور اسمین اتنا زیادہ ہی کہ جب نماز سے فارغ ہوتی تو کہتی اللهم اغفر لي ما قدمت
واخرت واسررت واعلنت انت الهي لا اله الا انت **عن** شعيب بن ابي حمزة قال قال لي ابن المنكدر وابن ابي فروة وغيرهما
من فقهاء اهل المدينة فاذا قلت انت ذاك فقل وانا من المسلمين يعني قوله وانا اول المسلمين **ترجمہ** شعیب
بن ابی حمزہ سے روایت ہی مجھسے ابن منکدر اور ابن ابی فروہ اور سوا انکے اور مدینہ کے فقیہون نے کہا جب تو اس دعا کو پڑھے تو بجائے وانا اول
المسلمین کے وانا من المسلمین پڑھ **ف** اسلیے کہ اول المسلمین رسول خدا صلی الله علیہ وسلم تھے نہ یہ شخص **عن** انس بن مالك ان رجلا
جاء الى الصلوة وقد حفزه النفس فقال الله اكبر الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم
صلوته قال ايكم المتكلم بالكلمات فانه لم يقل باسا فقال الرجل انا يا رسول الله جئت وقد حفزني النفس فقلتها
فقال لقد رايت اثني عشر ملكا يبتدرونها ايهم يرفعها وزاد حميد فيه واذا جاء احدكم فليمش نحو ما كان يمشي
فليصل ما ادركه وليقض ما سبقه **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی ایک شخص آیا نماز کو اوسکی سانس پھول گئی تھی (دوڑتا
ہوا آیا تھا) وہ بولا الله اکبر الحمد لله حمدا کثیرا طیبا مبارکا جب رسول الله صلعم نماز پڑھ چکے آپنے فرمایا کس نے یہ کہا تھا اوس نے کچھ برا

ونفثہ ثم یقرأ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اوٹھتے نماز کیواسطے تکبیر کہتے پھر فرماتے سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک پہر لا الہ الا اللہ تین بار کہتے پھر اللہ اکبر کبیرا تین بار کہتے اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من ہمزہ ونفخہ ونفثہ بعد اوس کے قرأت کرتے۔ کہا ابوداؤد نے یہہ حدیث علی بن علی کے حسن سے مرسلا صحیح ہے وہم کیا اسمین جعفر نے ف ترمذی نے کہا کلام کیا گیا ہے اس حدیث کی اسناد مین یحیی بن سعید کلام کرتے تھے علی بن علی رفاعی مین اور کہا احمد نے نہین صحیح ہے یہہ حدیث انتہی مگر توثیق کے علی بن علی کے وکیع اور ابن معین اور ابوزرعہ نے اور روایت کیا بیہقی نے اس دعا کو انس اور عائشہ اور جابر اور عمر بن مسعود سے عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استفتح الصلوۃ قال سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے فرماتے سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک۔ کہا ابوداؤد نے اس حدیث کو عبدالسلام بن حرب سے کسی نے روایت نہین کیا سوا طلق بن غنام کے اور بدیل سے سوا عبدالسلام کے اور لوگون نے نماز کا حال نقل کیا اوسمین یہہ دعا نہین ہے ف عبدالسلام بن حرب کو تقریب مین لکہا ہے ثقہ حافظ منا کیر عبدالسلام ثقہ ہے حافظ ہے مگر چند حدیثین خلاف ثقات کی روایت کی نقل کرتا ہے شاید یہہ حدیث بھی اون مین سے ہو اور شاید نہ ہو اسیواسطے صحیح کہا اس حدیث کو محدث فیروزآبادی نے باب السکتۃ عند الافتتاح نماز کی شروع کرنیوقت سکتہ کرنیکا بیان ف سفر السعادت مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین دو جگہ چپ ہوتے ایک درمیان تکبیر اور فاتحہ کے دوسری درمیان فاتحہ اور سورہ کے۔ پہلے سکتہ سے یہہ غرض ہے کہ مقتدی نیت کرلین اور تکبیر کہہ لین اور انکو فراغت ہو جاوے پوری فاتحہ کے سننے کیواسطے دوسرے سکتہ سے یہہ غرض ہے کہ مقتدی اس سکتہ مین سورہ فاتحہ پڑہ لین بعضون نے کہا کہ دوسرا سکتہ بعد قرأت کے ہوتا رکوع کرنے سے پہلے یہی مذہب ہے امام احمد اور اسحاق اور اہل حدیث کا اور ابوحنیفہ اور مالک کے نزدیک صرف ایک سکتہ چاہیے بعد تکبیر تحریمہ کے ثنا پڑہنے کیواسطے عن الحسن قال قال سمرۃ حفظت سکتتین فی الصلوۃ سکتۃ اذا کبر الامام حتی یقرأ وسکتۃ اذا فرغ من فاتحۃ الکتاب وسورۃ عند الرکوع قال فانکر علیہ عمران بن حصین قال فکتبوا فی ذلک الی المدینۃ الی ابی فصدق سمرۃ ترجمہ حسن سے روایت ہے کہا سمرہ نے مین نے دو سکتے یاد رکھے۔ یعنی دو جگہ چپ رہنا نماز مین ایک چپ رہنا تکبیر تحریمہ کے بعد قرأت تک دوسری جب فاتحہ اور سورت سے فراغت ہو رکوع کیوقت عمران بن حصین نے اسکا انکار کیا آخر اسبات مین لکہا مدینہ مین ابی بن کعب کو انہون نے تصدیق کی سمرہ کی عن سمرۃ بن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یسکت سکتتین اذا استفتح واذا فرغ من القراءۃ کلہا ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو سکتے کرتے ایک شروع نماز مین دوسری جب قرأت سے بالکل فارغ ہوتے عن الحسن ان سمرۃ بن جندب وعمران بن حصین تذاکرا فحدث سمرۃ بن جندب انہ حفظ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکتتین سکتۃ اذا کبر وسکتۃ

...خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من المتکلم بها آنفا فقال
رجل انا یا رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لقد رأیت بضعة وثلاثین ملکا یبتدرونها ایهم یکتبها اول
ترجمہ رفاعہ بن رافع زرقی سے روایت ہے ہم نماز پڑھ رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جب آپ نے سر اوٹھایا رکوع سے فرمایا سمع اللہ
لمن حمده ایک شخص نے جو آپ کے پیچھے تھا کہا ربنا لک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه جب آپ نماز سے فارغ ہوئی آپ نے فرمایا کس شخص نے یہہ کہا تھا
وہ شخص بولا میں نے یا رسول اللہ کہا تھا آپ نے فرمایا میں نے تیس پر کئی فرشتوں کو دیکھا جلدی کر رہے تھے کون اسکو پہلی لکھے عن ابن عباس ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا قام الی الصلوة من جوف اللیل یقول اللهم لک الحمد انت نور السموت والارض ولک الحمد
انت قیام السموت والارض ولک الحمد انت رب السموت والارض ومن فیهن انت الحق وقولک الحق ووعدک الحق ولقاءک
حق والجنة حق والنار حق والساعة حق اللهم لک اسلمت وبک آمنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک
حاکمت فاغفر لی ما قدمت واخرت واسررت واعلنت انت الهی لا اله الا انت ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب اوٹھتے رات کو نماز پڑھنے کی لیے تو فرماتے اللهم لک الحمد اخیر تک دوسری روایت میں ہے جب تہجد کے لیے اوٹھتے تو اللہ اکبر کہکے یہی
دعا پڑھتے عن رفاعة بن رافع قال صلیت خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم فعطست فقال لم یقل قتیبة رفاعة فقلت
الحمد لله حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه مبارکا علیه کما یحب ربنا ویرضی فلما صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم انصرف
فقال من المتکلم فی الصلوة ثم ذکر نحو حدیث مالک واتم منه ترجمہ رفاعہ بن رافع سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے مجھکو چھینک آئی میں نے کہا الحمد لله حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه مبارکا علیه کما یحب ربنا ویرضی جب آپ نماز سے فارغ
ہوئی آپ نے کہا کس نے یہہ کہا تھا پھر ویسی ہی حدیث بیان کی جیسے گذری اور اوس سے بھی زیادہ عن عامر بن ربیعة قال عطس
شاب من الانصار خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو فی الصلوة فقال الحمد لله کثیرا طیبا مبارکا فیه حتی یرضی
ربنا وبعد ما یرضی من امر الدنیا والاخرة فلما انصرف رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من القائل الکلمة قال فسکت الشاب
ثم قال من القائل الکلمة فانه لم یقل باسا فقال یا رسول الله انا قلتها لم ارد بها الا خیرا قال ما تناهت دون عرش
الرحمن تبارک وتعالی ترجمہ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے ایک جوان انصار میں سے چھینکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں تو اوس
نے کہا الحمد لله حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه حتی یرضی ربنا وبعد ما یرضی من امر الدنیا والآخرة جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے
فارغ ہوئی پوچھا کس نے یہہ کہا تھا اور کچھ برا نہیں کہا ایک شخص بولا یا رسول اللہ میں نے کہا تھا نیک نیتی سے آپ نے فرمایا وہ
کلمہ ٹھیرتا چلا گیا اور کہیں نہ ٹھیرا عرش کے تلے بلکہ عرش سے لگ گیا اور رحمن پاس پہونچ گیا

باب من رای الاستفتاح بسبحانک

جن لوگوں کے نزدیک بعد تکبیر تحریمہ کے سبحانک اللهم پڑھنا چاہیے اونکی دلیل عن ابی سعید الخدری قال کان رسول
الله صلی الله علیه وسلم اذا قام من اللیل کبر ثم یقول سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا اله غیرک
ثم یقول لا اله الا الله ثلاثا ثم یقول الله اکبر کبیرا ثلاثا اعوذ بالله السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من همزه ونفخه

شروع کرتے تہے نماز کو تکبیر تحریمہ سے اور شروع کرتی تہی قرات کو الحمد للہ رب العلمین سے اور جب رکوع کرتی تھی تو نہ سر کو اونچا
رکہتی نہ نیچا۔ بلکہ درمیان مین اور جب رکوع سے سر اٹہاتی تہی تو سجدہ نہ کرتی تہی جبتک سیدہی نہ کہڑی ہو جاتی اسیطرح جب ایک
سجدہ کرکے سر اوٹہاتی تہے تو پہر سجدہ نہ کرتے تہی جبتک سیدہی بیٹہہ جاتے تہے اور ہر دو رکعتون کے بعد التحیات پڑہتی جب
بیٹہتے تو بایان پانوٗن بچہاتے اور داہنا پانوٗن کہڑا کرتے اور منع کرتی تہی شیطان کی نشست سے **ف** وہ یہہ ہی دونون
پانوٗن کہڑی کردی اور چوتڑ زمین پر لگاوی جیسے کتا بیٹہتا ہی بعضون نے کہا مراد یہہ ہی دونون پانوٗن کی ایڑیون پر سرین رکہے
اور پانوٗ کو کھڑا رکھی جلدی کے مارے اور اطمینان سے نہ بیٹھے **ت** اور جانور کیطرح ہاتہہ بچہا دینی سے **ف** سجدہ کی اندر
یعنی ہاتہون کو زمین پر لگا وی اور کتی کیطرح زمین پر پڑجاوی **ت** اور ختم کرتی تہی نماز کو سلام سے **عن** انس بن مالک یقول
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزلت علی انفا سورۃ فقرا بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر حتی
ختمہا قال ہل تدرون ما الکوثر قالوا اللہ و رسولہ اعلم قال فانہ نہر وعدنیہ ربی فی الجنۃ **ترجمہ** انس
بن مالک سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ نے ابہی اوتری ہی میری اوپر ایک سورت پہر پڑہا اوسکو فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطینک
الکوثر اخیر تک پہر لوگون سے پوچہا تم جانتی ہو کوثر کیا چیز ہے اونہون نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے فرمایا کوثر ایک
نہر ہے جسکے دینے کا وعدہ کیا ہی میری پروردگار نے جنت مین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورت کا
جز ہی تو اوسکو پکار کر پڑہنا چاہیے مگر یہہ استدلال جب صحیح ہوسکتا ہی کہ آپنے تبرکا استحباب کے طور پر نہ پڑہا ہو اور جو اسوجہ سے پڑہا
ہو کہ بسم اللہ کلام اللہ شروع کرتے وقت پڑہنا مسنون ہی تو پہر اس استدلال کو گنجایش نہین اسیواسطے اسکے بعد کی حدیث لایا
کہ وہان رسول اللہ صلعم نے کلام اللہ پڑہا اور بسم اللہ نہ پڑہی جواب یہہ ہے کہ بسم اللہ شروع سورت مین آپ پڑہا کرتے تہی فصل
کیواسطے تاکہ معلوم ہو یہہ دوسری سورت شروع ہوئی **عن** عروۃ عن عائشۃ وذکر الافک قالت جلس رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وکشف عن وجہہ وقال اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم ان الذین جاؤا بالافک عصبۃ
منکم الایۃ **ترجمہ** عروہ سے روایت ہی اونہون نے نقل کیا حضرت عائشہ سے اور بیان کیا قصہ اونکے تہمت کا اونہون نے کہا
رسول اللہ بیٹہے اور اپنا منہہ کھولا اور فرمایا اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم ان الذین جاؤا بالافک عصبۃ منکم الآیۃ **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سورہ کوثر مین بسم اللہ جز ہی سورۃ کا ورنہ اگر تبرک کے طور پر پڑہتے تو یہان بہی پڑہتے۔ کہا ابو داود نے
یہہ حدیث منکر ہی اسکو ایک جماعت نے زہری سے روایت کیا اونہون نے اسطرح نہین نقل کیا اور مین ڈرتا ہون کہ امر ذ یا یہ شاید حمید کا قول ہو
باب من جہر بہا بسم اللہ کو پکار کر پڑہنا **عن** یزید الفارسی قال سمعت ابن عباس قال قلت لعثمان بن عفان
ما حملکم ان عمدتم الی براءۃ وہی من المئین والی الانفال وہی من المثانی فجعلتموہا فی السبع الطول ولم تکتبوا
بینہما سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم قال عثمان کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مما ینزل علیہ الآیات فیدعو بعض من
کان یکتب لہ ویقول لہ ضع ہذہ الایۃ فی السورۃ التی یذکر فیہا کذا وکذا وتنزل علیہ الآیۃ والآیتان فیقول

اذا فرغ من قراءة غير المغضوب عليهم ولا الضالين فحفظ ذلك سمرة وانكر عليه عمران بن حصين فكتبا
فی ذلك الی ابی بن کعب فکان فی کتابه الیهما او فی رده علیهما ان سمرة قد حفظ ترجمہ حسن سے روایت
ہی کہ سمرہ بن جندب اور عمران بن حصین نے ذکر کیا تو سمرہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے یاد کیے ہیں
ایک سکتہ تحریمہ تکبیر کے بعد دوسرا سکتہ ولا الضالین کے بعد عمران بن حصین نے اسکو نہ مانا دونوں نے ابی بن کعب کو لکھا انہوں نے
نے جواب دیا کہ سمرہ نے ٹھیک یاد رکھا **عن** سمرة قال سکتتان حفظتهما عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال
فیه قال سعید قلنا لقتادة ما هاتان السکتتان قال اذا دخل فی صلاته واذا فرغ من القراءة ثم قال
بعد واذا قال غير المغضوب عليهم ولا الضالين **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہی مجھے دو سکتے یاد ہیں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے سعید نے کہا قتادہ سے وہ دو سکتے کونسے ہیں انہوں نے کہا ایک جب نماز شروع کرے دوسرے جب قرارت سے فارغ
ہو پھر یہ بھی کہا جب ولا الضالین کہہ چکے یعنے قرارت سے فارغ ہونے سے بھی مقصود ہی کہ فاتحہ کی قرارت سے فارغ ہو یا یہ اور تیسرا
سکتہ ہی **عن** ابی هريرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کبر فی الصلوة سکت بین التکبیر والقراءة
فقلت له بابی انت وامی ارأیت سکوتك بین التکبیر والقراءة اخبرنی ما تقول قال اللهم باعد بینی وبین
خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللهم انقنی من خطایای کالثوب الابیض من الدنس اللهم اغسلنی
بالثلج والماء البرد **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے چپ ہو رہتے تھوڑی دیر
پھر قرارت کرتے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ فدا ہوں آپ پر میری ماں باپ آپ کیا کہا کرتے ہیں اس سکتے میں آپ نے فرمایا اللهم
باعد بینی آه **ف** روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اوسمیں بجای انقنی کے نقنی ہی یوں اللهم نقنی من الخطایا
کما ینقی الثوب الابیض من الدنس اللهم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد ۔ یہ حدیث استفتاح کی دعاؤں میں سب سے زیادہ صحیح
ہی اور ہمارے مشائخ نے اس دعا کو اختیار کیا ہی **باب** من لم یر الجهر ببسم الله الرحمن الرحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پکار
کر نہ پڑھنا بیان **ف** یہی قول ہے ابوحنیفہ اور احمد اور اسحاق اور اکثر اہل حدیث کا اور یہی صحیح ہی باعتبار قوت دلائل اور کثرت
روایت کی اور احادیث جہر کی اکثر ضعیف ہیں **عن** انس ان النبی صلی الله علیه وسلم وابابکر وعمر وعثمان کانوا یفتتحون
القراءة بالحمد لله رب العلمین **ترجمہ** انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان قرارۃ شروع
کرتے تھے الحمد للہ رب العلمین کے ساتھ **ف** یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر نہیں پڑھتے تھے **عن** عائشة قالت کان رسول
الله صلی الله علیه وسلم یفتتح الصلوة بالتکبیر والقراءة بالحمد لله رب العلمین وکان اذا رکع لم یشخص راسه ولم یصوبه
ولکن بین ذلك وکان اذا رفع راسه من الرکوع لم یسجد حتی یستوی قائما وکان اذا رفع راسه من السجود لم یسجد حتی یستوی
قاعدا وکان یقول فی کل رکعتین التحیات وکان اذا جلس یفرش رجله الیسری وینصب رجله الیمنی وکان ینهی
عن عقب الشیطان وعن فرشة السبع وکان یختم الصلوة بالتسلیم **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کبھی نواں حصہ کبھی آٹھواں حصہ یا ساتواں حصہ یا چھٹا یا پانچواں یا چوتھا یا تیسرا یا نصف اور کبھی پورا لکھا جاتا ہے **ف** یعنی جب بندہ کسی طرح کا قصور اسکی شرائط اور ارکان یا خضوع یا خشوع میں ہوتا ہے تو پوری نماز کا ثواب نہیں لکھا جاتا بلکہ ثواب کم ہوجاتا ہے کبھی نماز بالکل اولٹ کر منہہ پر پھینک دی جاتی ہے نعوذ باللہ منہ

باب تخفیف الصلوٰۃ نماز کو ہلکا کرنے کا بیان

عن جابر کان معاذ یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یرجع فیؤمنا قال مرۃ ثم یرجع فیصلی بقومہ فاخر النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الصلوٰۃ وقال مرۃ العشاء فصلی معاذ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاء یؤم قومہ فقرا البقرۃ فاعتزل رجل من القوم فصلی فقیل نافقت یا فلان فقال ما نافقت فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان معاذ یصلی معک ثم یرجع فیؤمنا یا رسول اللہ انما نحن اصحاب نواضح ونعمل بایدینا وانہ جاء یؤمنا فقرا بسورۃ البقرۃ فقال یا معاذ افتان انت افتان انت اقرا بکذا اقرا بکذا قال ابو الزبیر بسبح اسم ربک الاعلی واللیل اذا یغشی فذکرنا لعمرو فقال اراہ قد ذکرہ

ترجمہ روایت ہے جابر سے معاذ بن جبل رسول اللہ کی ساتھہ نماز پڑھا کرتے تھے پھر لوٹ کر ہماری امامت کیا کرتے یا لوٹ کر اپنی قوم کے امامت کیا کرتی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ فرض پڑھنیوالی کے اقتدا نفل پڑھنیوالے کو بھی درست ہو **ت** ایکبار رسول اللہ نے رات کو نماز میں دیر کی ایک روایت میں ہی عشا کی نماز میں دیر کی معاذ نے رسول اللہ کی ساتھہ نماز پڑھی پھر اپنی قوم کے امامت کرنی آئے تو سورہ بقرہ کو شروع کیا ایک شخص جماعت سے الگ ہو گیا (اور سلام پھیر کے اپنی) نماز پڑھ لی (اکیلی) لوگوں نی کہا تو منافق ہو گیا اوسنے کہا میں کبھی منافق نہیں ہوا وہ شخص رسول اللہ صلعم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ معاذ آپکے ساتھہ نماز پڑھ کے یہاں سے جاتی ہیں اور ہماری امامت کرتی ہیں اور ہم لوگ دن بھر اونٹوں سے پانی سینچتے ہیں اور ہاتہوں سے محنت کرتے ہیں (تہکے ماندہ ہوتے ہیں) اونہوں نی آج سورہ بقرہ شروع کئے رسول اللہ نے معاذ سے فرمایا اے معاذ تو لوگوں کو فتنہ میں ڈالیگا تو لوگوں کو فتنے میں ڈالیگا پڑھ فلاں فلاں سورت ابو الزبیر نے کہا سبح اسم ربک الاعلی اور واللیل اذا یغشی **ف** صحیحین میں ہے والشمس وضحہا اور دوسری روایت میں ہی اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت اور بروج و الطارق

عن حزم بن ابی بن کعب انہ اتی معاذ بن جبل وھو یصلی بقوم صلوٰۃ المغرب فی ھذا الخبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معاذ لا تکن فتانا فانہ یصلی وراءک الکبیر والضعیف وذو الحاجۃ والمسافر

ترجمہ حزم بن ابی بن کعب سے روایت ہی وہ معاذ بن جبل پاس آئے اور وہ نماز پڑھا رہی تھی مغرب کی اسی حدیث میں رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے معاذ تو فتنہ میں مت ڈال لوگوں کو تیرے پیچھے بڑہی اور ضعیف اور کام کاج والی اور مسافر نماز پڑھتے ہیں

عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لرجل کیف تقول فی الصلوٰۃ قال اتشہد واقول اللھم انی اسئلک الجنۃ واعوذبک من النار اما انی لا احسن دندنتک ولا دندنۃ معاذ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حولھا ندندن

ترجمہ بعض صحابہ سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا ایک شخص سے تو نماز میں کیا کہتا ہی بولا میں تشہد پڑھتا ہوں پھر کہتا ہوں یا اللہ مانگتا ہوں میں تجھسے جنت کو اور پناہ مانگتا ہوں تیری جہنم سے لیکن میں نہیں سمجھتا آپکے آواز کو نہ معاذ کی آواز کو۔

مثل ذلك وكانت الانفال من اوائل ما انزل عليه بالمدينة وكانت براءة من اخر ما نزل من القرآن كانت قصتها شبيهة بقصتها فظننت انها منها فمن هناك وضعتها في السبع الطول ولم اكتب بينهما سطر بسم الله الرحمن الرحيم **ترجمہ** یزید فارسی سے روایت ہے میں نے سنا ابن عباس سے کہتے تھے میں نے حضرت عثمان سے کہا تم نے سورۂ برأت کو جو مثین میں سے ہے **ف** مثین وہ سورتیں ہیں جنکی آیتیں سو سے زیادہ ہیں **ت** انفال سے ملا دیا حالانکہ وہ مثانی میں سے ہے **ف** مثانی وہ سورتیں جو مئین سے چھوٹی ہیں **ت** اور تم نے انفال کو سات لمبی سورتوں میں کر دیا **ف** جنکو ہم طوال کہتے ہیں بقرہ۔ آل عمران۔ نساء۔ مائدہ۔ انعام۔ اعراف۔ توبہ۔ یا۔ یونس مطلب یہ ہے کہ سورۂ انفال چھوٹی سورت تھی اوسکو بڑی سورتوں کے بیچ میں کیوں کہہ دیا **ت** اور انفال اور برأت کے بیچ میں بسم اللہ کیوں نہیں لکھی حضرت عثمان نے کہا رسول اللہ صلعم پر آیتیں اوترا کرتیں آپ کاتب کو بلاتے اور اوس سے فرماتے اس آیت کو فلانی سورت میں لکھ جسمیں فلان قصہ مذکور ہے اور آپ ایک ایک دو دو آیتیں اوترا کرتیں آپ ایسا ہی فرمایا کرتے اور انفال مدینے کو آنیکے بعد پہلے اُتری اور برأت آخر میں اوتری اور برأت کا قصہ انفال کے مشابہ ہے (دونوں سورتوں میں جہاد اور متعلقات جہاد کا ذکر ہے) اسوجہ سے مجھکو گمان ہوا کہ برأت شاید انفال میں داخل ہے اسواسطے میں نے انفال کو سبع طوال میں کہا اور دونوں کے بیچ میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں لکھی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ ہر سورت کی جزو ہے ورنہ ابن عباس اعتراض کیوں کرتے اوسکے چھوڑ دینے پر جواب یہ ہے کہ اس سے جزو ہونا نہیں نکلتا بلکہ بسم اللہ فصل کے لیے مقرر ہوئی تھی جیسا آگے آتا ہے۔ دوسری روایت میں ہے

فقبض رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يبين لنا انها منها رسول اللہ صلعم کا انتقال ہو گیا اور آپ نے بیان نہیں کیا کہ سورۂ برأت انفال میں سے ہے۔ کہا ابو داؤد نے کہا شعبی اور ابو مالک اور قتادہ اور ثابت بن عمارہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ نہیں لکھی یہانتک کہ سورۂ نحل اوتری **ف** کیونکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۂ نمل کے بیچ میں ہے نہ اور سورتوں کے **عن** ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يعرف فصل السورة حتى تنزل عليه بسم الله الرحمن الرحيم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم کو سورت کا جدا شروع ہونا نہیں سمجھتے تھے یہانتک کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم آپ پر اوترتی **باب** تخفيف الصلوة للامر يحدث کوئی حادثہ نماز میں پیش آوے تو جلدی پڑھ لینا درست ہے

عن ابي قتادة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اني لاقوم الى الصلوة وانا اريد ان اطول فيها فاسمع بكاء الصبي فاتجوز كراهية ان اشق على امه **ترجمہ** ابی قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں کھڑا ہوتا ہوں نماز میں اور قصد کرتا ہوں قراءت زیادہ کرنیکا (یعنی طول صلوۃ کا) پھر بچہ کا رونا سنکر نماز کو تمام کر دیتا ہوں تاکہ شاق نہ گزرے اوسکی ماں پر **باب** ما جاء في نقصان الصلوة نماز میں کمی ہونیکا بیان **عن** عمار بن ياسر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الرجل لينصرف وما كتب له الا عشر صلاته تسعها ثمنها سبعها سدسها خمسها ربعها ثلثها نصفها **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے سنا میں نے رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے آدمی نماز پڑھ کر لوٹتا ہے حالانکہ دسواں حصہ

کھڑے ہوتے تھے پہلی رکعت میں ظہر کے اتنی دیر تک کہ کسی قدم کی آواز نہ آتی **ف** یعنی جماعت میں آنیوالی سب آ جاتے کوئی باقی نہ رہتا **باب**

تخفیف الاخریین پچھلی دو رکعتوں میں طول کرنا **عن** جابر بن سمرة قال قال عمر لسعد قد شکاک الناس فی کل شیء حتی فی

الصلوٰة قال اما انا فامد فی الاولیین واحذف فی الاخریین وما الوا ما اقتدیت به من صلوٰة رسول الله صلی الله علیه وسلم

قال ذاک الظن بک **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا سعد بن ابی وقاص سے لوگ تمہاری شکایت کرتے ہیں ہر بات

میں یہانتک کہ نماز میں بھی انہوں نے کہا میں تو پہلے دو رکعتوں کو لنبا پڑھتا ہوں اور پچھلی رکعتوں کو چھوٹا اور میں کوتاہی نہیں کرتا

رسول اللہ کی پیروی میں حضرت عمر نے کہا تمہارے ساتھ مجھکو بھی گمان ہے **عن** ابی سعید الخدری قال حزرنا قیام رسول الله صلی

الله علیه وسلم فی الظهر والعصر فحزرنا قیامه فی الرکعتین الاولیین من الظهر قدر ثلاثین آیة قدر الم تنزیل السجدة و

حزرنا قیامه فی الاخریین علی النصف من ذلک وحزرنا قیامه فی الاولیین من العصر علی قدر الاخریین من الظهر وحزرنا

قیامه فی الاخریین من العصر علی النصف من ذلک **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے ہم نے انداز کیا رسول اللہ کتنی دیر

کھڑے ہوتے تھے ظہر اور عصر میں تو معلوم ہوا کہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں اتنی دیر تک قیام کرتے تھے جتنی دیر میں کوئی تیس آیتیں پڑھے

جیسی سورہ الم تنزیل السجدہ پڑھی اور پچھلی دو رکعتوں میں اسکی نصف اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کے پچھلی رکعتوں کے برابر اور

پچھلی رکعتوں میں اوسکی نصف **باب** قدر القراءة فی صلوٰة الظهر والعصر ظہر اور عصر میں کون سے سورتیں پڑھے **عن** جابر بن سمرة ان

رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقرأ فی الظهر والعصر بالسماء والطارق والسماء ذات البروج ونحوهما من السور

ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں والسماء والطارق والسماء ذات البروج اور انکے برابر سورتیں

پڑھتے تھے **عن** جابر بن سمرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دحضت الشمس صلی الظهر وقرأ بنحو من واللیل اذا یغشی

والعصر کذلک والصلوات الا الصبح فانه کان یطیلها **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے جب آفتاب ڈھل جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم ظہر کی نماز پڑھتے اور جیسی واللیل اذا یغشی ہے ایسی سورتیں پڑھتے سوا فجر کے اوس میں طول کرتے **عن** ابن عمر ان النبی صلی الله علیه

وسلم سجد فی صلوٰة الظهر ثم قام فرکع فرأینا انه قرأ تنزیل السجدة قال ابن عیسی لم یذکر امیة احد الا معتمر **ترجمہ** عبد اللہ

بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ظہر کی نماز میں پھر کھڑے ہوئے اور رکوع کیا ہم نے جانا آپ نے الم تنزیل السجدہ

پڑھی ہے **عن** عبد الله بن عبید الله قال دخلت علی ابن عباس فی شباب من بنی هاشم فقلنا لشاب منا سل ابن عباس

اکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ فی الظهر والعصر فقال لا لا فقیل له فلعله کان یقرأ فی نفسه فقال خمشا هذه

شر من الاولی کان عبدا مأمورا بلغ ما ارسل به وما اختصنا دون الناس بشیء الا بثلاث خصال امرنا ان نسبغ الوضوء

وان لا نأکل الصدقة ولا ننزی الحمار علی الفرس **ترجمہ** عبد اللہ بن عبید اللہ سے روایت ہے عبد اللہ بن عباس پاس بنی ہاشم

کی کئی جوانوں کے ساتھ گیا ہم نے ایک جوان سے کہا تم ابن عباس سے پوچھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں قرارت کرتے تھے ابن

عباس نے کہا نہیں نہیں لوگوں نے کہا شاید چپکے چپکے پڑھتے ہوں گے انہوں نے کہا تیرا منہ خدا کرے گھڑا ہو (یہ بددعا ہے) یہ تو پہلی سے

یعنی معلوم نہیں آپ اور معاذ کون سی دُعا مانگتے ہیں صرف آواز آتی ہے لیکن الفاظ سمجھ میں نہیں آتے) آپ نے فرمایا ہم بھی جنت کے گرد پھرتے ہیں ف یعنی اسی قسم کی دُعا مانگتے ہیں جسکا حاصل یہ ہے جنت کا طلب کرنا اور دوزخ سے پناہ مانگنا عن جابر ذکر قصة معاذ فقال یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف تصنع یا ابن اخی اذا صلیت قال اقرأ بفاتحة الکتاب واسأل اللہ الجنة واعوذ به من النار وانی لا ادری ما دندنتك ولا دندنة معاذ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی ومعاذ حول هاتین او نحو هذا ترجمہ جابر سے روایت ہے انہوں نے معاذ کا قصہ بیان کیا کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا اے بھتیجے میرے بھائی کے تو کیا کرتا ہے جب نماز پڑھتا ہے وہ بولا میں سورۂ فاتحہ پڑھتا ہوں اور اللہ سے جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں لیکن میں نہیں سمجھتا آپ کے آواز کو اور معاذ کی آواز کو آپ نے فرمایا میں اور معاذ دونوں اسی کے گرد ہیں یا اسکی مانند کہا عن ابی هريرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم للناس فلیخفف فان فیهم السقیم والشیخ الکبیر وذا الحاجة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھا دے تو ہلکی نماز پڑھے اس واسطے کہ مقتدیوں میں بعضے بیمار ہوتے ہیں بعضے بڈھے ہوتے ہیں بعضے ضرورت والے

باب القراءة فی الظهر ظہر کی قرأت کا بیان

عن عطاء بن ابی رباح ان ابا هريرة قال فی کل صلوة یقرأ فما اسمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمعناکم وما اخفی علینا اخفینا علیکم ترجمہ عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں قرأت کرتے تھے جس میں آپ نے پکار کر پڑھا اور ہمکو سنایا ہم نے بھی تمکو سنایا اور جسمیں آپ نے آہستہ پڑھا ہم نے بھی آہستہ پڑھا عن ابی قتادة قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بنا فیقرأ فی الظهر والعصر فی الرکعتین الاولیین بفاتحة الکتاب وسورة ویسمعنا الآیة احیانا وکان یطول الرکعة الاولی من الظهر ویقصر الثانية وکذلك فی الصبح ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نماز پڑھاتے تھے تو ظہر اور عصر میں پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھتے تھے کبھی ہمکو ایک آدھ آیت سنا دیتے تھے ف جو بے اختیاری میں پکار کر نکلجاتی قصداً آپ جہر نہ کرتے تھے ظہر اور عصر میں ف اور پہلی رکعت ظہر کی لمبی ہوتی دوسری رکعت سے اور ایسا ہی آپ صبح کی نماز میں کرتے ف تاکہ لوگوں کو جماعت ملجاوے اس واسطے پہلے رکعت میں قرأت زیادہ کرتے تھے اور دوسری رکعت میں کم دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے وفی الاخریین بفاتحة الکتاب یعنی پچھلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے - اس روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ پہلی رکعت میں طول کرتے تھے اور اتنا دوسری رکعت میں نہیں کرتے تھے اور ایسا ہی عصر کی نماز اور فجر کی نماز میں کرتے تھے عن ابی قتادة قال فظننا انه یرید بذلك ان یدرك الناس الرکعة الاولی ترجمہ ابو قتادہ نے کہا پہلی رکعت میں طول کرنے سے یہ غرض تھی کہ لوگ پہلی رکعت پالیویں عن ابی معمر قال قلنا لخباب هل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الظهر والعصر قال نعم قلنا بم کنتم تعرفون قال باضطراب لحیته ترجمہ ابی معمر سے روایت ہے میں نے خباب سے کہا رسول اللہ صلعم ظہر اور عصر میں قرأت کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا تمہیں کیونکر معلوم ہوا انہوں نے کہا آپ کے ریش مبارک ہلتی تھی عن عبد اللہ بن ابی اوفی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقوم فی الرکعة الاولی من صلوة الظهر حتی لا یسمع وقع قدم ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ

من جهينة اخبره انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في الصبح اذا زلزلت الارض في الركعتين كلتيهما فلا ادري
انسي رسول الله صلى الله عليه وسلم ام قرأ ذلك عمدا **ترجمہ** معاذ بن عبد اللہ جہنی سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص سے سنا جو
جہینہ میں سے تھا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فجر کی نماز میں اذا زلزلت الارض پڑھا دونوں رکعتوں میں یہی سورت
پڑھی لیکن معلوم نہیں آپ بھول گئے یا ایسا کیا یا قصداً کیا **باب القراءة في الفجر** فجر میں کون سی سورتیں پڑھے **عن** عمرو بن
حريث قال كاني اسمع صوت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في صلاة الغداة فلا اقسم بالخنس الجوار الكنس **ترجمہ** عمرو بن حریث
سے روایت ہے گویا میں سن رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو آپ فجر کی نماز پڑھتے تھے فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس **ف** یعنی یہی
آیت پڑھتے تھے یا پوری سورہ اذا الشمس کورت پڑھتے تھے **باب من ترك القراءة في صلاته** جو شخص نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے
یا قرأت نہ کرے اوسکا حکم **عن** ابي سعيد قال امرنا ان نقرأ بفاتحة الكتاب وما تيسر **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے ہمکو حکم ہوا کہ سورہ
فاتحہ اور جو آسان ہو قرآن میں سے پڑھیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا ضرور ہے بعضوں کے
نزدیک مستحب ہے **عن** ابي هريرة قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اخرج فناد في المدينة انه لا صلاة الا بقرآن
ولو بفاتحة الكتاب فما زاد **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا
پکار آ مدینے میں نماز درست نہیں ہوتی بغیر سورہ فاتحہ اور کچھ زیادہ کے بغیر سورہ فاتحہ اور کچھ زیادہ کے **عن** ابي هريرة قال امرني
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان انادي انه لا صلوة الا بقراءة فاتحة الكتاب فما زاد **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے مجھکو حکم کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار دینے کا یہ بات نماز درست نہیں بغیر سورہ فاتحہ اور کچھ زیادہ کی **عن** ابي هريرة يقول قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من صلى صلوة لم يقرأ فيها بام القرآن فهي خداج فهي خداج فهي خداج غير تمام قال فقلت يا
ابا هريرة اني اكون وراء الامام قال فغمز ذراعي وقال اقرأ بها يا فارسي في نفسك فاني سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول قال الله تعالى قسمت الصلاة بيني وبين عبدي نصفين فنصفها لي ونصفها لعبدي ولعبدي
ما سأل قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأوا يقول العبد الحمد لله رب العالمين يقول الله عز وجل حمدني عبدي
يقول الرحمن الرحيم يقول الله عز وجل اثنى علي عبدي يقول العبد مالك يوم الدين يقول الله عز وجل مجدني
عبدي يقول العبد اياك نعبد واياك نستعين يقول الله هذه بيني وبين عبدي ولعبدي ما سأل يقول العبد
اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين يقول الله فهؤلاء
لعبدي ولعبدي ما سأل **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے بغیر سورہ فاتحہ کے
اوسکی نماز ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے پوری نہیں ہے راوی نے کہا میں نے ابو ہریرہ سے کہا کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں انہوں نے
میرا بازو دبا دیا اور کہا اپنے دل میں پڑھ لے اے فارسی **ف** یعنی جب امام کے پیچھے ہو تو آہستہ پڑھ لے۔ اس مسئلہ میں تین مذہب ہیں ایک یہ کہ سورہ
فاتحہ پڑھے امام کے پیچھے سری اور جہری نماز میں دوسری یہ کہ سری میں پڑھے جہری میں نہ پڑھے۔ تیسری یہ کہ امام کے پیچھے کسی نماز میں نہ پڑھے حنفیہ کا

براہے آپ ایک بندی تھی خدا کی جو حکم ہوا وہ لوگوں کو پہونچا دیا اور عباس بیٹے عبدالمطلب کو کوئی حکم نہیں یا سوائے ان تین باتون کے ایک تو وضو
کامل کرینگا دوسری زکوۃ نہ لینگے تیسری گدہی کو گھوڑی سے جفت نہ کرینگا **ف** ابن عباس کو جو حکم سنی کے پیچھے دہوکہری ہو تھی اوکو کچھ معلوم
نہ ہوا کہ رسول اللہ صلعم آہستہ قرات کرتے ہیں ظہر اور عصر میں **عن** ابن عباس قال لا ادری اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ
فی الظہر والعصر ام لا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے مجھے نہیں معلوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں کچھ پڑھتے تھے یا نہیں **ف**
یعنی اسقدر آہستہ پڑھتے تھے بالکل آواز نہیں آتی تھی یہ حدیث مؤید ہے اوس تاویل کو جو ابھی مذکور ہوئی **باب** قدر القراءة فی المغرب
مغرب میں کون سی سورتیں پڑھے **عن** ابن عباس ان ام الفضل بنت الحارث سمعته وہو یقرأ والمرسلات عرفا فقالت
یا بنی لقد ذکرتنی بقراءتک ہذہ السورة انہا لآخر ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بہا فی المغرب **ترجمہ**
ابن عباس سے روایت ہے ام الفضل نے اونکو سورہ والمرسلات عرفا پڑھتے سنا تو کہا اے بیٹے میرے تم نے مجھے یاد دلا دیا اس سورت کو پڑھ کر میں نے
یہ سورت سب سے آخر میں سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ اوسکو مغرب میں پڑھتے تھے **ف** ابن ماجہ کی روایت کیا ابن عمر
سے کہ رسول اللہ صلعم جمعہ کی رات کو مغرب کی نماز میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ پڑہتے **عن** جبیر بن مطعم انہ قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بالطور فی المغرب **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ
سورہ طور پڑھتے تھے مغرب میں **عن** مروان بن الحکم قال قال لی زید بن ثابت ما لک تقرأ فی المغرب بقصار المفصل وقد
رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی المغرب بطولی الطولیین قال قلت ما طولی الطولیین قال الاعراف والاخر
الانعام وسألت انا ابن ابی ملیکة فقال لی من قبل نفسہ المائدة والاعراف **ترجمہ** مروان بن الحکم سے زید بن ثابت
نے کہا تم مغرب میں چھوٹی سورتیں کیوں پڑھتے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں دو لمبی چوڑی سورتیں پڑھتے دیکھا مروان نے
کہا وہ کون سی سورتیں ہیں انہوں نے کہا اعراف اور انعام ابن جریج نے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے پوچھا وہ سورتیں کون سی ہیں انہوں نے اپنے
دل سے کہا مائدہ اور اعراف **باب** من رأی التخفیف فیہا مغرب میں چھوٹی سورتیں پڑھنے کا بیان **عن** ہشام بن عروة ان اباہ
کان یقرأ فی صلاة المغرب بنحو ما تقرؤن والعادیات ونحوہا من السور **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے روایت ہے اونکے باپ عروہ بن الزبیر
مغرب کی نماز میں ایسی ہی سورتیں پڑھتے تھے جیسے تم پڑھتے ہو والعادیات یا مانند اوسکی۔ کہا ابو داود نے اس سے معلوم ہوا کہ وہ حدیثیں جن میں
مائدہ اور اعراف یا انعام پڑھنے کی منسوخ ہیں اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے اوس سے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص انہ قال ما من المفصل
سورة صغیرة ولا کبیرة الا وقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤم الناس بہا فی المکتوبة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے
کہا مفصل میں (یعنی سورہ حجرات سے آخر قرآن تک) جتنی سورتیں ہیں چھوٹی یا بڑی میں نے ایک ایک کو ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیکھا پڑھتے فرض نماز میں **عن** ابی عثمان النہدی انہ صلی خلف ابن مسعود المغرب فقرأ بقل ہو اللہ احد **ترجمہ** ابی عثمان
نہدی سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے مغرب کی نماز پڑھائی اوس میں قل ہو اللہ پڑھی **باب** الرجل یعید سورة واحدة
فی الرکعتین پہلی رکعت میں جو سورہ پڑھی اوسیکو دوسری رکعت میں پڑھنے کا بیان **عن** معاذ بن عبد اللہ الجہنی ان رجلا

صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز پڑہائی جہری آپ قرأت سے رک گئے تھے (لوگوں کی قرأت کے سبب سے) جب نماز سے فارغ ہوئے
طرف مخاطب ہوئے اور پوچھا کیا تم پڑہا کرتے ہو جب میں پکار کر پڑہتا ہوں بعض لوگوں نے ہم میں سے کہا ہاں ہم تو ایسا ہی کرتے
ہیں آپنے فرمایا مت پڑہا کرو جب ہی میں کہتا ہتا کیا ہوا ہے مجہکو کوئی چہینے لیتا ہے قرآن مجہ سے تو مت پڑہا کرو قرآن کو جب میں
جہر کیا کروں سوا سورہ فاتحہ کے عن عبادة بن نسي عبد الرحمن بن سليمان قال فكان مكحول يقرأ في المغرب والعشاء
والصبح بفاتحة الكتاب في كل ركعة سرا قال مكحول اقرأ فيما جهر به الامام اذا قرأ بفاتحة الكتاب وسكت
سرا فان لم يسكت اقرأ بها قبله ومعه وبعده لا تتركها على حال ترجمہ عبادہ سے دوسری روایت ہے ایسی ہی
راوی نے کہا مکحول سورہ فاتحہ پڑہتے تھے مغرب اور عشا اور فجر میں ہر رکعت میں آہستہ سے کہا مکحول نے اگر امام سورہ فاتحہ پڑہ کر سکتہ کرے
جہری نماز میں تو اوسوقت سورہ فاتحہ پڑہ لے آہستہ سے اور جو سکتہ نکرے تو امام کے پہلے یا اوسکے ساتھہ یا اوسکے بعد سورہ فاتحہ پڑہ لے
چہوڑو ہی **باب** من رأى القراءة اذا لم يجهر جہری نماز میں قرأت نہ کرنیکا بیان عن ابي هريرة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف من صلاة جهر فيها بالقراءة فقال هل قرأ معي احد منكم انفا فقال
رجل نعم يا رسول الله قال اني اقول مالي انازع القران قال فانتهى الناس عن القراءة مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم فيما جهر فيه النبي صلى الله عليه وسلم بالقراءة من الصلوات حين سمعوا ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جہری سے فارغ ہوئے آپ نے فرمایا کسی نے تم میں سے میری ساتھہ
قرأت کی تھی ابھی ایک شخص بولا ہاں یا رسول اللہ آپنے فرمایا جب ہی میں کہتا تہا کیا ہوا ہے مجہکو کوئی قرآن مجہسے چہینے لیتا ہے
راوی نے کہا پہر لوگ باز آئے قرأت سے جہری نماز میں جب سے یہہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ف یعنی سوا سورہ فاتحہ
کی اور سورتوں کے پڑہنے سے تو موافق ہوئے یہہ حدیث عبادہ کی حدیث سے اور حجت نہیں ہے اس میں اس شخص کی جو فاتحہ
پڑہنے کو منع کرتا ہے امام کے پیچہے عن ابي هريرة قال يقول صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة نظن انها الصبح
بمعناه الى قوله مالي انازع القران ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے نماز پڑہائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید فجر کے
پہر روایت کیا حدیث کو اوسی طرح جیسی اوپر گزری یہانتک کہ فرمایا کیا ہوا مجہکو میں چہینا جاتا ہوں قرآن سے مسدد کی روایت میں
ہے فانتهى الناس عن القراءة فيما جهر رسول الله صلى الله عليه وسلم لوگوں نے قرأت چہوڑ دی جہری نماز میں ابن السرح نے
معمر سے انہوں نے زہری سے روایت کیا یہ قول ابوہریرہ کا اور اوزاعی کے روایت میں یہہ قول زہری کا ہے فاتعظ المسلمون
بذلك فلم يكونوا يقرؤن معه فيما يجهر به صلى الله عليه وسلم یعنی اوس روز سے مسلمانوں کو نصیحت ہوئی وہ جہری نمازوں میں
قرأت نہ کرتے تھے۔ کہا ابوداؤد نے میں نے محمد بن یحیی بن فارس سے سنا کہتے تھے فانتهى الناس زہری کا کلام ہے **باب** من
رأى القراءة اذا لم يجهر جب جہر نہ ہو تو قرأت کرنا چاہیے عن عمران بن حصين ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى الظهر
فجاء رجل فقرأ خلفه بسبح اسم ربك الاعلى فلما فرغ قال ايكم قرأ قالوا رجل قال قد عرفت ان بعضكم خالجنيها

کا مذہب ہے اور وہی احوط ہی ف کیونکہ مین نے سُنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتی تھی اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتی ہی کہ نماز بانٹ
دی گئی ہی یا مین نے اوسکو بانٹ دیا ہی اپنی اور بندی کی درمیان مین آدھون آدہ آدہی میری ہی اور آدہی بندی کیواسطی ہی اور میری بندی کو جو کچھ
مانگیگا ملیگا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہو بندہ کہتا ہی الحمد للہ رب العالمین - سب تعریف اللہ کو ہی جو پالنی والا ہی
ساری جہان کا - اللہ جل جلالہ کہتا ہی میری بندی نی تعریف کی پھر بندہ کہتا ہی الرحمن الرحیم رحم کرنیوالا نہایت مہربان اللہ
جل جلالہ فرماتا ہے مجھکو سراہا میری بندی نی - پھر بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین مالک ہے بدلے کے دن کا پروردگار کہتا ہے
بڑائی کی میری میری بندی نے پھر بندہ کہتا ہی ایاک نعبد وایاک نستعین ہم تجھ کو پوجتے ہین اور تجھ سی مدد چاہتی ہین - یہ آیت
میری اور بندی میری کے درمیان ہی اور میرا بندہ جو مانگیگا مین دونگا پھر بندہ کہتا ہے اہدنا الصراط المستقیم بتلا ہمکو سیدہی
سچی راہ صراط الذین انعمت علیہم اون لوگونکی راہ جن پر تو نی احسان کیا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین نہ اون لوگون کی راہ
جن پر تو نی غصہ کیا اور نہ اون لوگونکی راہ جو گمراہ ہوگئی یہ تینون باتین میری بندی کی لیے ہین اور میری بندی کو جو مانگیگا ملیگا
عن عبادة بن الصامت یبلغ به النبی صلی اللہ علیه وسلم قال لا صلاة لمن لم یقرأ بفاتحة الکتاب فصاعدا قال سفیان
لمن یصلی وحده ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نماز نہ ہوگی اوس شخص کے جو سورہ فاتحہ
اور کچھ زیادہ نہ پڑہی سفیان نی کہا یہ حدیث اوسکیواسطی ہی جو تنہا نماز پڑہے عن عبادة بن الصامت قال کنا خلف رسول
اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی صلوة الفجر فقرأ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فثقلت علیه القراءة فلما فرغ قال لعلکم
تقرؤن خلف امامکم قلنا نعم هذا یا رسول اللہ قال لا تفعلوا الا بفاتحة الکتاب فانه لا صلوة لمن لم یقرأ بها ترجمہ عبادہ
بن صامت سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھی نماز پڑہ رہی تہی فجر کی آپ نی قرأت کی لیکن آپ پر شاق ہوا پڑہنا قرآن کا
جب نماز سی فارغ ہوئے تو آپ نی فرمایا شاید تم پڑہا کرتی ہو اپنی امام کے پیچھی ہم نی کہا ہان یا رسول اللہ ایسا ہی آپ نی فرمایا مت پڑہا کرو
سوا سورہ فاتحہ کے کیونکہ بغیر سورہ فاتحہ کی نماز نہین ہوتی عن نافع بن محمود بن الربیع الانصاری قال نافع ابطأ عبادة بن
الصامت عن صلاة الصبح فاقام ابو نعیم المؤذن الصلاة فصلی ابو نعیم بالناس واقبل عبادة وانا معه حتی صففنا
خلف ابی نعیم وابو نعیم یجهر بالقراءة فجعل عبادة یقرأ بام القرآن فلما انصرف قلت لعبادة سمعتک تقرأ بام القرآن
وابو نعیم یجهر قال اجل صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بعض الصلوات التی یجهر فیها القراءة قال فالتبست علیه
القراءة فلما انصرف اقبل علینا بوجهه وقال هل تقرؤن اذا جهرت بالقراءة فقال بعضنا انا نصنع ذلک قال
فلا وانا اقول مالی ینازعنی القرآن فلا تقرؤا بشیء من القرآن اذا جهرت الا بام القرآن ترجمہ نافع محمد بن ربیع الانصاری
سے روایت ہی کہ عبادہ بن الصامت نی دیر کی فجر کی نماز کی واسطی نکلنی مین تو ابو نعیم موذن نی تکبیر کہکر نماز پڑہانا شروع کی اتنی مین عبادہ
بہی آئی اور مین بہی اون کی ساتھ تہا ہم نے صف باندہی ابو نعیم کی پیچھی اور ابو نعیم پکار کر قرأت کرتی تہی عبادہ سورہ فاتحہ پڑہنی لگی جب نماز
سے فارغ ہوئی مین نے عبادہ سے کہا مین نے تمکو سورہ فاتحہ پڑہتی سنا حالانکہ ابو نعیم پکار کر قرأت کرتی تہی عبادہ نی کہا ہان البتہ رسول اللہ

اور ہدایت کر مجھکو جب وہ اوٹھا تو اوس نے ہاتھ سے اشارہ کیا (یعنی مین نے بڑی دولت کمائی) رسول
رکھنا) پھر فرمایا آپ نے اس شخص نے اپنا ہاتھ بھر لیا خیر سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا جسکو کوئی سورت قرآن کی یاد نہ ہو وہ
نماز مین یہی پڑھ لیا کرے نماز درست ہوجاوے گی بعضون نے کہا یہ ورد وظیفے کیواسطے ہے نماز مین قرآن تھوڑا بہت پڑھنا ضرور ہی
عن جابر بن عبد اللہ قال کنا نصلی التطوع ندعو قیاما وقعودا ونسبح رکوعا وسجودا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ نے کہا ہم
نفل نماز مین کھڑے اور بیٹھے دعا کیا کرتے تھے اور رکوع سجدے مین تسبیح پڑھتے تھے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نفل نماز مین قراءت فرض نہین
ہے دوسری روایت مین ہے قال کان الحسن یقرأ فی الظہر والعصر اماما او خلف امام بفاتحۃ الکتاب ویسبح ویکبر ویہلل قدر
قاف والذاریات **ترجمہ** حسن قراءت کرتے تھے ظہر اور عصر مین امام ہونے کی صورت مین یا امام کے پیچھے ہونیکی صورت مین سورہ فاتحہ کی
اور تسبیح کہتے تھے اور تکبیر اور تہلیل سورہ قاف اور والذاریات کی مقدار تک **باب** تمام التکبیر تکبیر کون کون سے مقام پر کہے نماز مین
عن مطرف قال صلیت انا وعمران بن حصین خلف علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فکان اذا سجد کبر واذا رکع
کبر واذا نہض من الرکعتین کبر فلما انصرف اخذ عمران بیدی وقال لقد صلی ہذا او قال لقد صلی بنا ہذا
قبل صلوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** مطرف سے روایت ہے مین نے اور عمران بن حصین نے نماز پڑھی حضرت امیر المومنین مرتضی
علی کے پیچھے آپ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب رکوع کرتے تکبیر کہتے اور جب دو رکعتین پڑھ کر اوٹھتے تکبیر کہتے جب ہم نماز سے فارغ
ہوئے تو عمران نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا انہون نے ایسی نماز پڑھی جیسے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے **عن** ابی بکر بن عبد الرحمن و
ابی سلمۃ ان ابا ہریرۃ کان یکبر فی کل صلاۃ من المکتوبۃ وغیرہا یکبر حین یقوم ثم یکبر حین یرکع ثم یقول
سمع اللہ لمن حمدہ ثم یقول ربنا ولک الحمد قبل ان یسجد ثم یقول اللہ اکبر حین یہوی ساجدا ثم یکبر حین یرفع راسہ
ثم یکبر حین یسجد ثم یکبر حین یرفع راسہ ثم یکبر حین یقوم من الجلوس فی اثنتین فیفعل ذلک فی کل رکعۃ حتی
یفرغ من الصلوۃ ثم یقول حین ینصرف والذی نفسی بیدہ انی لاقربکم شبہا بصلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کانت
لصلاتہ حتی فارق الدنیا **ترجمہ** ابی بکر بن عبد الرحمن اور ابی سلمہ سے روایت ہے کہ ابا ہریرہ تکبیر کہتے تھے ہر نماز مین فرض ہین اور غیر
فرض مین پہلے تکبیر کہتے تھے جب نماز کو کھڑے ہوتے تھے پھر رکوع کیوقت تکبیر کہتے تھے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے بعد اوسکے ربنا ولک الحمد
سجدے سے پہلے جب سجدے کو جھکتے اللہ اکبر کہتے پھر جب سجدے سے سر اوٹھاتے اللہ اکبر کہتے پھر جب سجدے مین جاتے تھے اللہ اکبر کہتے پھر جب
سجدے سے سر اوٹھاتے اللہ اکبر کہتے پھر جب دو رکعت پڑھ کر قعدہ کرکے اوٹھتے تو اللہ اکبر کہتے ایسا ہی ہر رکعت مین کرتے نماز سے فارغ
ہونے تک بعد اسکے کہتے قسم خدا کی مین تم سب سے زیادہ مشابہ ہون نماز مین رسول اللہ صلعم سے یہی آپ کی نماز تھی یہانتک کہ آپنے دنیا کو رخصت کیا
عن عبد الرحمن بن ابزی انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان لا یتم التکبیر **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابزی سے
روایت ہے انہون نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو آپ تمام نہین کرتے تھے تکبیر کو۔ کہا ابو داؤد نے اسکا مطلب یہ ہے کہ
جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو تکبیر نہین کہتے تھے (بلکہ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے) اسی طرح جب سجدہ کا ارادہ کرتے تو تکبیر نہین کہتے تھے جب سجدے سے کھڑے ہوتے

ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی ایک شخص نے انکے پیچھے سبح اسم ربک الاعلی پڑھا
جب آپ نماز سے فارغ ہوئے فرمایا کس نے پڑھا تھا لوگوں نے کہا ایک شخص نے آپ نے فرمایا میں یہ سمجھا تم میں سے کسی نے قرآن مجھ سے
چھین لیا ابو الولید کی روایت میں ہے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے کہا کیا سعید نے نہیں کہا جب قرآن پڑھا جاوے تو چپ رہو انہوں
نے کہا یہ جب ہے کہ پکار کر پڑھا جاوے ابن کثیر کی روایت میں ہے شعبہ نے کہا قتادہ سے شاید آنحضرت ص نے قرات کو برا جانا قتادہ
نے کہا اگر برا جانتے تو اوس سے منع کرتے عن عمران بن حصين ان نبي الله صلى الله عليه وسلم صلى بهم الظهر فلما انفتل
قال ايكم قرأ سبح اسم ربك الاعلى فقال رجل انا فقال علمت ان بعضكم خالجنيها ترجمہ عمران بن حصین سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی جب فراغت پائی تو پوچھا سبح اسم ربک الاعلی کس نے پڑھا ایک شخص بولا میں نے
پڑھا آپ نے فرمایا میں سمجھا گویا مجھ سے کلام اللہ چھینا جاتا ہے باب ما يجزئ الامي والاعجمي من القراءة امی اور عجمی کو
کتنی قرات کافی ہے ف امی وہ شخص جو ان پڑھ ہے اور عجمی وہ جو عرب کا رہنے والا نہیں ہے اور ملکوں کا ہے عن جابر بن عبد الله
قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نقرأ القران وفينا الاعرابي والعجمي فقال اقرؤا فكل حسن و
سيجيء اقوام يقيمونه كما يقام القدح يتعجلونه ولا يتأجلونه ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہمارے اوپر نکلے اور ہم کلام اللہ پڑھ رہے تھے اور ہم میں اعرابی (جنگلی) لوگ بھی تھے اور پردیسی بھی تھے آپ نے فرمایا پڑھو
اچھا ہے قریب ہے ایسی قومیں پیدا ہونگی جو قرآن کو تیر کی طرح درست کرینگی (یعنی تجوید میں مبالغہ کرینگی) جلدی پڑھیں گے اور ٹھہر ٹھہر
کر نہ پڑھینگے دیا جلدی دنیا میں اوسکا بدلا پاوینگے اور آخرت میں اونکو ثواب نہ ملیگا عن سهل بن سعد الساعدي قال خرج علينا
رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما ونحن نقترئ فقال الحمد لله كتاب الله واحد وفيكم الاحمر وفيكم الابيض وفيكم
الاسود اقرؤه قبل ان يقرأه اقوام يقيمونه كما يقوم السهم يتعجل اجره ولا يتأجله ترجمہ سہل بن سعد الساعدی سے روایت
ہے رسول اللہ ص ہمارے اوپر نکلے ایک دن اور ہم کلام اللہ پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا الحمد للہ اللہ کی کتاب ایک ہے اور پڑھنے والے سرخ اور سفید
اور سیاہ سب طرح کے ہیں پڑھو اوسکو اوس سے پہلے کہ کئی قومیں آوینگی اور قرآن کو مضبوط کرینگے جیسے تیر درست کیا جاتا ہے پر دنیا میں
اوسکا بدلا لے لینگے عقبے کے لیے نہ رکھینگے عن عبد الله بن ابي اوفى قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني لا
استطيع ان اخذ من القران شيئا فعلمني ما يجزئني منه فقال قل سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر
ولا حول ولا قوة الا بالله قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا لله فما لي قال قل اللهم ارحمني وارزقني وعافني واهدني
فلما قام قال هكذا بيده فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما هذا فقد ملأ يده من الخير ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی
سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ ص پاس بولا یا رسول اللہ میں قرآن یاد نہیں کر سکتا کچھ بھی تو مجھ کو کوئی چیز ایسی بتلائیے جو قرآن
سے کافی ہو آپ نے فرمایا کہہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ وہ شخص بولا یہ تو اللہ کی تعریف
ہوئی میرے فائدہ کی لیے بتلائیے آپ نے فرمایا کہہ اللہم ارحمنی وارزقنی وعافنی واہدنی اے پروردگار مجھ پر رحم کر اور مجھ کو روزی دے اور تندرستی

لابی قلابة کیف صلی قال مثل صلوة شیخنا هذا یعنی عمرو بن سلمة امامهم وذکر انه کان اذا رفع رأسه من السجدة
فی الرکعة الاولی قعد ثم قام **ترجمہ** ابی قلابہ سے روایت ہے ابو سلیمان مالک بن الحویرث ہماری مسجد مین آئے انہون نے کہا قسم خدا کی مین نماز پڑہونگا اور مین نہین پڑہتا ہون مگر اس ارادے سے کہ تمکو دکہلاؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر نماز پڑہتے تہے ایوب نے کہا مین نے ابوقلابہ سے پوچہا پہر کیونکر نماز پڑہے مالک بن الحویرث نے انہون نے کہا جیسے ہمارے امام عمرو بن سلمہؓ پڑہتے ہین انہون نے یہ بہی بیان کیا کہ جب وہ اپنا سر اٹہاتے تہے دوسرے سجدے سے پہلی رکعت کے تو بیٹہ کر کہڑے ہوتے **عن** ابی قلابة قال جاءنا ابو سلیمان مالک بن الحویرث
الی مسجدنا فقال واللہ انی لاصلی وما ارید الصلوة ولکنی ارید ان اریکم کیف رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قال فقعد فی الرکعة الاولی حین رفع رأسه من السجدة الاخرة **ترجمہ** ابی قلابہ سے روایت ہے ہماری مسجد مین مالک بن الحویرث آئے اور کہا مین نماز پڑہونگا اس نیت سے کہ تمکو بتلاؤن کسطرح مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے دیکہا راوی نے کہا وہ ایک رکعت پڑہ کر بیٹہے جب اٹہائے سر اخیر سجدہ سے **عن** مالک بن الحویرث انه رای النبی صلی اللہ علیه وسلم اذا کان فی وتر من صلوته لم ینهض حتی یستوی قاعدًا
ترجمہ مالک بن الحویرث نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ جب پہلی یا تیسری رکعت سے اوٹہتے تو کہڑے نہ ہوتے جبتک سیدہے بیٹہ نہ لیتے **باب** الاقعاء بین السجدتین دونو سجدون کے بیچ مین اقعا کرنیکا بیان **ف** خطابی نے کہا یہان اقعا سے یہ مراد ہے کہ سجدے سے اوٹہکر اطمینان سے نہ بیٹہے بلکہ دونو سرین کو ایڑیون پر رکہے اور پنجون کو کہڑا کرلے - مشہور معنی اقعا کے یہ ہین دونو پنڈلیان اور رانین کہڑی کر دے اور سرین زمین سے لگا دے - بہرحال اکثر علماء نے اس فعل کو نماز مین مکروہ رکہا ہے اور تاویل کے ہے اس حدیث کی جو آگے آتی ہے اسطرح پر کہ زمانہ پیری اور ضعف مین یہہ فعل مجبوری سے ہوا ہوگا دلیل اوسکی یہہ ہے جو روایت کیا ترمذی نے حضرت علیؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی مین جو اپنے لیے پسند کرتا ہون تیرے واسطے پسند کرتا ہون اور جو اپنے لیے برا جانتا ہون تیرے واسطے برا جانتا ہون تو اقعا نہ کیا کر دونو سجدون کے بیچ مین **عن** طاوس یقول قلنا لابن عباس فی الاقعاء علی القدمین
فی السجود فقال هی السنة قال قلنا انا لنراه جفاء بالرجل فقال ابن عباس هی سنة نبیک صلی اللہ علیه وسلم **ترجمہ** طاوس سے روایت ہے ہم نے ابن عباس سے ذکر کیا اقعا کا سجدے مین انہون نے کہا یہہ سنت ہے ہم نے کہا ہم تو اوسکو ظلم جانتے ہین پاؤن پر **ف** کیونکہ پاؤن پر سارا زور پڑتا ہے اور نیچے کہڑے رہنے کے سبب سے پاؤن کو تکلیف ہوتی ہے **ف** ابن عباس نے کہا سنت ہے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **باب** ما یقول اذا رفع راسه من الرکوع جب رکوع سے سر اوٹہاوے تو کیا کہے **عن** عبد اللہ
بن ابی اوفی یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا رفع راسه من الرکوع یقول سمع اللہ لمن حمده اللهم ربنا لک الحمد ملأ السموت وملأ الارض وملأ ما شئت من شیء بعد **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اوٹہاتے فرماتے سمع اللہ لمن حمده اللهم ربنا لک الحمد ملأ السموت وملأ الارض وملأ ما شئت من شیء بعد **عن**
ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان یقول حین یقول سمع اللہ لمن حمده اللهم ربنا لک الحمد ملأ السماء قال مؤمل ملأ السموت وملأ الارض وملأ ما شئت من شیء بعد اهل الثناء والمجد احق ما قال العبد وکلنا لک عبد لا مانع

ف پر اس روایت پر عمل نہین ہی سوا رکوع سی سر اوٹھانی کیوقت اور سب حرکات مین اللہ اکبر کہنا ثابت ہی **باب** کیف یضع
رکبتیہ قبل یدیہ سجدہ کرنی وقت پہلی گھٹنون کو زمین پر رکھی یا ہاتون کو **ف** مالک اور اوزاعی اور بعض ائمہ حدیث کا مذہب
ہی کہ پہلے ہاتہونکو زمین پر رکھی پھر گھٹنونکو اور ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد بن حنبل اور جمہور علما کا قول یہ ہی کہ پہلی گھٹنون کو
زمین پر رکھے پھر ہاتہونکو سجدہ کرنی وقت **عن** وائل بن حجر قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد وضع رکبتیہ قبل
یدیہ واذا نهض رفع یدیہ قبل رکبتیہ **ترجمہ** وائل بن حجر سی روایت ہی مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ
سجدہ کرتے تو دونو گھٹنی ہاتہون سی پہلے زمین پر رکھتے اور جب اوٹھتے تو ہاتہ پہلے اٹہاتی گھٹنون سی دوسری روایت مین ہی فلما
سجد وقعتا رکبتاہ الی الارض قبل ان یقعا کفاہ جب سجدہ کرتی تو آپکے گھٹنی زمین پر پہلے پڑتی ہاتہون سی ایک روایت مین ہی واذا
نهض نهض علی رکبتیہ واعتمد علی فخذہ یعنی جب سجدہ سی کہڑے ہوتے تو ٹیکا کرتے اپنی دونو رانون پر اور گھٹنونکی پر اوٹھتی **عن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد احدکم فلا یبرک کما یبرک البعیر ولیضع یدیہ قبل رکبتیہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت
ہی رسول اللہ نی فرمایا جب کوئی تم مین سی سجدہ کری تو اونٹ کیطرح نہ بیٹھی بلکہ اپنے ہاتہ گھٹنونکی پہلے رکھے **ف** یہہ حدیث مالک اور اوزاعی
کی دلیل ہے کسی نے اسکو ضعیف کیا مگر یہہ ضعیف نہین ہوسکتی رجال اسکی ثقات ہین خطابی نے کہا کہ حدیث وائل بن حجر کی اس سے
زیادہ صحیح ہی۔ اگر کوئی کہی وائل کی حدیث کی اسناد مین شریک قاضی ہی جو ضعیف ہے جواب اوسکا یہ ہی کہ شریک سے روایت کیا مسلم نی
اور توثیق کی اوسکی ائمہ حدیث نی پر یہ کہا وہ کثیر الغلط ہی اور اس حدیث کی دوسری اور تیسری طریقی مین شریک نہین ہی **سفر السعادت**
مین ہی کہ ابو ہریرہ کی حدیث مخالف ہی آخر اوسکا اوسکی اول سی اسلیے کہ جب ہاتہونکو گھٹنی سی پہلے رکھیگا تو اونٹ کا سا بیٹھنا ہوگا اسلیے کہ
اونٹ پہلی ہاتھ ہی رکھتا ہی جواب یہہ ہی کہ چارپایون مین اونکی چارون پانون گنی جاتے مین عرف کی اعتبار سی تو جب گھٹنی پہلی رکھی
اونٹ سی مشابہت ہوئی اسباب مین کہ وہ بھی زمین پر پہلے اپنی پانون رکھتا ہی جنکو تم نی ہاتہ سمجھا ہی۔ بعضون نی ابو ہریرہ کی حدیث
کو منسوخ کہا ہی ابن خزیمہ نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا پہلی ہم ہاتہ گھٹنون کی پہلے رکھتے تھے پھر حکم ہوا گھٹنی پہلی رکھنی کا واللہ
اعلم **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعمد احدکم فی صلاتہ فیبرک کما یبرک الجمل **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تم مین سی کوئی شخص نماز مین سطرح بیٹھتا ہی جسطرح اونٹ بیٹھتا ہی **باب** النهوض فی
الفرد پہلی اور تیسری رکعت پڑہ کر کسطرح اوٹھی **ف** جب پہلے اور تیسری رکعت کی اخیر سجدی سی سر اوٹھاوی تو تھوڑی دیر بیٹھ جاوی پھر
کھڑا ہو اس جلسی کو جلسہ استراحت کہتی مین شافعی اور ائمہ حدیث کا یہی قول ہے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک سجدہ سی اوٹھکر بیٹھنا نہ چاہیے
بلکہ سیدہے کھڑے ہو جانا چاہئی اگرچہ آثار صحابہ کے اسباب مین موجود ہین پر کوئی حدیث مرفوع صحیح سی ائمہ ثلاثہ کے قول کو تائید نہین پہنچتی
ایک ابو ہریرہ کی حدیث ہی جسکو ترمذی نی روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین قدمون کے کناری پر اوٹھتی تھی کہا ترمذی
نی اسپر عمل ہی اہل علم کا مگر یہہ حدیث ضعیف ہی بسبب خالد بن ایاس کے **عن** ابی قلابۃ قال جاءنا ابو سلیمان مالک بن الحویرث
الی مسجدنا فقال واللہ انی لاصلی بکم وما ارید الصلاۃ ولکنی ارید ان اریکم کیف رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قال قلت

ف یعنی رکوع بہول گئے پہر قیام مین مصروف ہوئے ف پہر آپ تکبیر کہتے اور سجدہ کرتے اور دونو سجدون کے درمیان آپ اسقدر
ہم سمجہتے آپ بہول گئے عن البراء بن عازب قال رمقت محمدا صلی اللہ علیہ وسلم وقال ابو کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی الصلوۃ فوجدت قیامہ کرکعتہ وسجدتہ واعتدالہ فی الرکعۃ کسجدتہ وجلستہ بین السجدتین وسجدتہ
ما بین التسلیم والانصراف قریبا من السواء قال ابو داؤد قال مسدد فرکعتہ واعتدالہ بین الرکعتین فسجدتہ
فجلستہ بین السجدتین فسجدتہ فجلستہ بین التسلیم والانصراف قریبا من السواء ترجمہ براء بن عازب سے روایت
ہے کہ مین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قصد کرکے دیکہا نماز مین تو مین نے آپکے قیام کو رکوع اور سجود کے مانند اسیطرح رکوع کو سجدے کے مانند اور دونو
سجدون کے درمیان مین بیٹھنا پہر سجدہ کرنا پہر سلام تک بیٹھنا سب قریب برابر برابر کے پایا ف یعنی کچہ بہت فرق نہ تہا اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ آپ ارکان کو اچہی طرح ادا کرتے تہے اور خوب فاصلہ کرتے تہے درمیان رکوع اور سجدے کے اسی طرح دونو سجدون کے بیچ
شافعی اور احمد بن حنبل کے نزدیک تعدیل ارکان فرض ہے بغیر اسکے نماز درست نہین ہوتی اور اور ائمہ کے نزدیک واجب ہے واجب
بہی مثل فرض کے ہے عمل مین باب صلوۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود جو شخص نماز مین اچہی طرح ٹہر کر رکوع
اور سجدہ نہ کرے اوسکی نماز نہین ہوتی عن ابی مسعود البدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجزئ صلوۃ
الرجل حتی یقیم ظہرہ فی الرکوع والسجود ترجمہ ابو مسعود بدری سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا آدمی کی نماز درست
نہین ہوتی جبتک اپنی پیٹ سیدہی نہ کرے رکوع اور سجود مین عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل المسجد
فدخل رجل فصلی ثم جاء فسلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ارجع فصل
فانک لم تصل فرجع الرجل فصلی کما کان صلی ثم جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلم علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وعلیک السلام ثم قال ارجع فصل فانک لم تصل حتی فعل ذلک ثلاث مرار فقال الرجل والذی بعثک بالحق
ما احسن غیر ہذا فعلمنی قال اذا قمت الی الصلوۃ فکبر ثم اقرأ ما تیسر معک من القرآن ثم ارکع حتی تطمئن راکعا
ثم ارفع حتی تعتدل قائما ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم اجلس حتی تطمئن جالسا ثم افعل ذلک فی صلاتک
کلہا قال القعنبی عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی ہریرۃ وقال فی آخرہ فاذا فعلت ہذا فقد تمت صلاتک
وما انتقصت من ہذا فانما انتقصتہ من صلاتک وقال فیہ اذا قمت الی الصلوۃ فاسبغ الوضوء ترجمہ
ابو ہریرہ سے روایت ہے ایکشخص مسجد مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تہے اوس شخص نے نماز پڑہی پہر نماز پڑہ کر آیا اور آپکو
سلام کیا آپنے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا پہر نماز پڑہ تو نے نماز نہین پڑہی وہ شخص گیا اور پہر پڑہ کر آیا جیسے پہلی پڑہی تہی
اور سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا پہر نماز پڑہ تو نے نماز نہین پڑہی یہانتک کہ تین بار ایسا ہوا جب وہ شخص بولا قسم
اوس شخص کی جسنے آپکو بہیجا ہے سچا نبی کرکے مین تو دوسری طرح نماز پڑہنا نہین جانتا مجہے سکہا دیجئے آپنے فرمایا جب تو نماز کے
لیے اوٹہے تکبیر کہہ پہر جو کچہ ہو سکے قرآن مین سے پڑہ پہر رکوع کر اطمینان سے پہر اوٹہ سیدہا کہڑا ہو جا پہر سجدہ کر اطمینان سے پہر بیٹہ

... ربنا لک الحمد ولا معطی لما منعت ثم اتفقوا ولا ینفع ذا الجد منک الجد وقال بشر ربنا لک الحمد لم یقل اللہم لم یقل

محمود اللہم قال ربنا ولک الحمد **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد کہتے تھے اللہم ربنا لک الحمد

یا ربنا لک الحمد ملأ السماء اور ملأ السموات وملأ الارض وملأ ما شئت الخ **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال

الامام سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللہم ربنا لک الحمد فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ **ترجمہ**

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم اللہم ربنا لک الحمد کہو کیونکہ جسکا قول فرشتوں کے

قول سے لڑ جاویگا اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے **عن** عامر قال لا یقول القوم خلف الامام سمع اللہ لمن حمدہ ولکن یقولون

ربنا لک الحمد **ترجمہ** عامر نے کہا مقتدی سمع اللہ لمن حمدہ نہ کہیں بلکہ ربنا لک الحمد کہیں

باب الدعاء بین السجدتین

دونو سجدون کے درمیان کونسی دعا مانگے **عن** ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول بین السجدتین اللہم اغفر لی وارحمنی

وعافنی واہدنی وارزقنی **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونو سجدون کے بیچ مین فرماتے تھے

اللہم اغفر لی وارحمنی وعافنی واہدنی وارزقنی

باب رفع النساء اذا کن مع الامام رؤسہن من السجدۃ

عورتین جب جماعت مین ہون تو مردون کے بعد سر اوٹھاوین سجدے سے **عن** اسماء بنت ابی بکر قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان

منکن یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا ترفع رأسہا حتی یرفع الرجال رؤسہم کراہیۃ ان یرین من عورات الرجال **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر

سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو عورت تم مین سے ایمان لائی ہو اللہ اور پچھلے دن پر تو اپنا سر نہ اٹھاوے جبتک مرد اپنا

سر اٹھاوین تاکہ نظر نہ پڑے کسی مرد کے ستر پر **ف** اوسوقت مین تہ بند باندہتے تھے اور تہ بند مین سجدے کی حالت مین کبھی کبھی ستر کھلجاتا ہے

اسواسطے عورتونکو مردون سے پہلے سر اٹھانیکو منع فرمایا

باب طول القیام من الرکوع وبین السجدتین

رکوع سے اوٹھکر کتنی دیر تک کھڑا رہے اور دونون سجدون کے بیچ مین کتنی دیر بیٹھے **عن** البراء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان سجودہ ورکوعہ و

قعودہ ما بین السجدتین قریبا من السواء **ترجمہ** براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ اور رکوع اور دونو سجدون کے

بیچ مین بیٹھنا سب قریب برابر برابر کے ہوتا **ف** یعنی جتنی دیر مین آپ سجدہ کرتے اوتنا ہی یا اوس سے کچھ کم سجدے سے اوٹھکر بیٹھتے پھر دوسرا

سجدہ کرتے **عن** انس بن مالک قال ما صلیت خلف رجل اوجز صلوۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تمام وکان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ قام حتی نقول قد اوہم ثم یکبر ویسجد وکان یقعد بین السجدتین حتی نقول

قد اوہم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے میں نے کسیکے پیچھے نماز نہیں پڑہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مختصر اور پوری

نماز پڑہتا ہو **ف** آپ کی نماز مختصر ہوتی اسلیے کہ آپ فرضون مین چھوٹی چھوٹی سورتین پڑہتے اور پوری ہوتے یعنی ارکان کو اچھی

طرح سے ادا کرتے رکوع سے سیدھے کھڑے ہوتے اور ٹھہرتے تھوڑی دیر تک پھر سجدہ کرتے دونو سجدون کے بیچ مین بھی اچھی طرح بیٹھتے وہم مین پڑتے

تھے بعضون نے کہا ہے کہ صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز مین ایسا استغراق حاصل ہوتا کہ وہ اوسکو مختصر سمجھتے حالانکہ

وہ نماز ایسی مختصر نہ ہوتی **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے کھڑے رہتے یہانتک کہ ہم سمجھتے آپ بھول گئے

میں سے پڑھ جب رکوع کرے تو اپنے دونو ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنیوں پر رکھے اور اپنی پیٹھ کو پھیلا اور برابر رکھے اور جب سجدہ کرے تو ٹھہرا رہے
سجدے میں جب سر اوٹھاوے تو بیٹھے اپنی بائیں ران پر۔ تیسری روایت میں ہے عن رفاعة بن رافع عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذه
القصة قال اذا انت قمت في صلاتك فكبر الله عز وجل ثم اقرأ ما تيسر عليك من القرآن وقال فيه فاذا جلست
في وسط الصلوة فاطمئن وافترش فخذك اليسرى ثم تشهد ثم اذا قمت فمثل ذلك حتى تفرغ من صلوتك ترجمہ
رفاعہ بن رافع سے یہی قصہ اوس میں یہ ہے جب تو نماز کو کھڑا ہو تو تکبیر کہہ اللہ عز وجل کے پھر جو کچھ آسانی سے ہو سکے قرآن پڑھ کہا اوسی
نے جب بیٹھے تو پہلے قعدے میں تو اطمینان سے بیٹھے اور بائیں ران کو بچھا دے پھر تشہد پڑھ پھر جب کھڑا ہو تو ایسا ہی کر یہاں تک
کہ فارغ ہو نماز سے۔ چوتھی روایت میں ہے عن رفاعة بن رافع ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فقص هذا الحديث
قال فيه فتوضأ كما امرك الله ثم تشهد فاقم ثم كبر فان كان معك قرآن فاقرأ به والا فاحمد الله عز وجل وكبره
وهلله وقال فيه وان انتقصت منه شيئا انتقصت من صلوتك ترجمہ رفاعہ بن رافع سے یہی قصہ اوس میں یہ ہے
آپ نے فرمایا وضو کر جس طرح اللہ جل جلالہ نے تجھکو حکم دیا پھر تشہد پڑھ بعد اوسکے تکبیر کہہ اور اللہ اکبر کہکر اگر تجھے قرآن یاد ہو تو پڑھ
نہیں تو الحمد للہ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہہ اگر تو نے اسمیں کچھ کم کیا تو اپنی نماز میں سے کم کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
جسکو سورہ فاتحہ اور اور کوئی سورت یاد نہ ہو یا یاد نہیں ہو سکتی ہو تو اوسکو یہہ سکھا دینا چاہیے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ
الا اللہ واللہ اکبر یہہ قائم مقام قرآن کے ہے عن عبد الرحمن بن شبل قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نقرة الغراب
وافتراش السبع وان يوطن الرجل المكان في المسجد كما يوطن البعير ترجمہ عبد الرحمن بن شبل سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کوّے کی طرح ٹھونگ مارنے سے **ف** یعنی جلدی سے سجدہ کرنا پھر جلدی سے دوسرے سجدے میں جانا
اور درندے کی طرح بازو بچھانے سے **ف** یعنی سجدے میں دونو ہاتھ زمین سے لگا دینا اور پیٹ بھی رانوں سے ملا دینا **ف**
اور مسجد میں ایک جگہ مقرر کر لینے سے جیسے اونٹ مقرر کر لیتا ہے **ف** ہر روز اوسی جگہ نماز پڑھے دوسری جگہ نہ پڑھے یہہ مکروہ ہے
بعضوں نے کہا مراد یہہ ہے کہ اونٹ کی طرح سجدے میں پہلے دونو گھٹنے بچھا دے پھر ہاتھ اور اوسکا بیان تفصیل سے اوپر گذر چکا عن
سالم البراد قال اتينا عقبة بن عمرو الانصاري ابا مسعود فقلنا له حدثنا عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقام بين ايدينا في المسجد فكبر فلما ركع وضع يديه على ركبتيه وجعل اصابعه اسفل من ذلك وجافى بين مرفقيه
حتى استقر كل شيء منه ثم قال سمع الله لمن حمده فقام حتى استقر كل شيء منه ثم كبر وسجد ووضع كفيه
على الارض ثم جافى بين مرفقيه حتى استقر كل شيء منه ثم رفع رأسه فجلس حتى استقر كل شيء منه ففعل
مثل ذلك ايضا ثم صلى اربع ركعات مثل هذه الركعة فصلى صلاته ثم قال هكذا رأينا رسول الله صلى الله
عليه وسلم ترجمہ سالم سے روایت ہے ہم ابی مسعود عقبہ بن عمرو الانصاری پاس آئے اور اون سے کہا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
نماز بتاؤ وہ ہمارے سامنے کھڑے ہوئے مسجد میں اور تکبیر کہی جب رکوع کیا دونو ہاتھوں کو دونو گھٹنوں پر رکھا اور انگلیوں کو

پھر ویسا ہی کر ساری نماز مین قعنبی کی روایت مین ہی جب تو ایسا کر چکا تو تیری نماز تمام ہوگئی اور جو تو نے اس مین سے کم کیا تو اپنی
نماز مین سے کم کیا اور اوس مین یہہ بھی ہے آپ نے فرمایا جب نماز کو کھڑا ہو تو پورا کر وضو کو **ف** اس حدیث سے تعدیل ارکان کا فرض ہونا
ثابت ہوتا ہے۔ دوسری روایت مین ہی ان رجلا دخل المسجد فذکر نحوہ قال فیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا
تتم صلوة لاحد من الناس حتی یتوضأ فیضع الوضوء یعنی مواضعہ ثم یکبر ویحمد اللہ عز وجل ویثنی علیہ و
یقرأ بما شاء من القرآن ثم یقول اللہ اکبر ثم یرکع حتی تطمئن مفاصلہ ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہ حتی یستوی
قائما ثم یقول اللہ اکبر ثم یسجد حتی تطمئن مفاصلہ ثم یقول اللہ اکبر و یرفع رأسہ حتی یستوی قاعدا ثم
یقول اللہ اکبر ثم یسجد حتی تطمئن مفاصلہ ثم یرفع رأسہ فیکبر فاذا فعل ذلک فقد تمت صلوتہ ترجمہ
ایک شخص مسجد مین آیا پھر ویسا ہی بیان کیا رسول اللہ صلعم نے فرمایا کسی کے نماز تمام نہین ہوتی جبتک وضو نہ کرے پورا وضو پھر تکبیر کہے
اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کرے اور اوسکو سراہے اور پڑہے جتنا چاہے قرآن مین سے پھر اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے اطمینان سے
اسطرح کہ سب جوڑ اپنی جگہہ پر آ جاوین پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور سیدہا کھڑا ہو جاوے پھر اللہ اکبر کہے اور سجدہ کرے اطمینان سے
جوڑون کے پھر اللہ اکبر کہے اور سر اوٹہاوے یہانتک کہ سیدہا بیٹہہ جاوے پھر اللہ اکبر کہے اور دوسرا سجدہ کرے اطمینان سے
پھر سر اوٹہاوے اور تکبیر کہے جب ایسا کر چکا تو اوسکے نماز پوری ہوگئی عن رفاعة بن رافع بمعناہ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انہا لا تتم صلوة احدکم حتی یسبغ الوضوء کما امرہ اللہ تعالی فیغسل وجہہ ویدیہ الی المرفقین ویمسح برأسہ
ورجلیہ الی الکعبین ثم یکبر اللہ عز وجل ویحمدہ ثم یقرأ من القرآن ما اذن لہ فیہ وتیسر فذکر نحو حماد قال ثم
یکبر فیسجد فیمکن وجہہ قال ہمام وربما قال جبہتہ من الارض حتی تطمئن مفاصلہ وتسترخی ثم یکبر
فیستوی قاعدا علی مقعدہ ویقیم صلبہ فوصف الصلوة ہکذا اربع رکعات حتی فرغ لا تتم صلوة احدکم حتی
یفعل ذلک ترجمہ رفاعہ بن رافع سے ایسا ہی روایت ہی اوس مین یہہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے تم مین سے نماز پوری
نہین ہوتی جبتک وضو پورا نہ کرے جیسا اللہ جل جلالہ نے اوسکو حکم کیا پھر دہووے منہہ اپنا اور ہاتہونکو کہنیون تک اور مسح کرے سر کو
اور دہووے دونو پانون کو ٹخنون تک پھر تکبیر کہے اللہ جل جلالہ کے اور تعریف کرے اوسکی پھر جہان تک ہو سکے قرآن پڑہے
پھر ویسا ہی بیان کیا بعد اوسکے کہا پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو اپنا منہہ زمین پر یا پیشانی زمین پر لگا دے اطمینان سے یہانتک کہ جوڑ
آرام پا جاوین اور ڈہیلی ہو جاوین پھر تکبیر کہے اور سیدہا بیٹہے اپنی بیٹہک پر اور پیٹ کو سیدہا کرے اسی طرح نماز کو بیان کیا چارون
رکعتون کو فارغ ہونے تک نہین تمام ہوتی نماز کسی کے تم مین سے جبتک ایسا نہ کرے دوسری روایت مین ہی عن رفاعة بن رافع
بہذہ القصة قال اذا قمت فتوجہت الی القبلة فکبر ثم اقرأ بام القرآن وبما شاء اللہ ان تقرأ واذا رکعت
فضع راحتیک علی رکبتیک وامدد ظہرک وقال اذا سجدت فمکن لسجودک فاذا رفعت فاقعد علی فخذک الیسری
ترجمہ رفاعہ بن رافع سے یہی قصہ اوس مین یہہ بھی ہے جب تو کھڑا ہو اور منہہ کرے قبلے کی طرف تکبیر کہہ اور سورہ فاتحہ پڑہ اور جو اللہ چاہے قرآن

لگالیوی اور دونو ہتھیلیان ملاکر جوڑ لیوی گویا مین اسوقت دیکھ رہا ہون رسول اللہ صلعم کے انگلیونکی اختلاف کو **ف**
اوائل اسلام مین ایسا ہی حکم تہا پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور گھٹنون پر ہاتھ رکھنیکا حکم ہوا اگر عبداللہ بن مسعود کو پہلا ہی حکم یاد رہا **باب ما یقول**

الرجل فی رکوعہ و سجودہ آدمی رکوع اور سجدے مین کیا کہے **عن عقبة بن عامر** قال لما نزلت فسبح باسم ربک العظیم قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوہا فی رکوعکم فلما نزلت سبح اسم ربک الاعلی قال اجعلوہا فی سجودکم **ترجمہ** عقبہ بن عامر

سے روایت ہے جب یہ آیت اتری فسبح باسم ربک العظیم یعنی سبحان ربی العظیم کہہ آپنے فرمایا اسکو رکوع مین کہا کرو جب یہ آیت اتری سبح

اسم ربک الاعلی یعنی سبحان ربی الاعلی کہہ آپنے فرمایا اسکو سجدے مین کہا کرو **عن عقبة بن عامر** بمعناہ زاد قال فکان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رکع قال سبحان ربی العظیم وبحمدہ ثلاثا واذا سجد قال سبحان ربی الاعلی و

بحمدہ ثلاثا قال ابو داؤد وہذہ الزیادة نخاف ان لا تکون محفوظة **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے ایسا ہی روایت ہے اور اسمین

یہہ ہے کہ رسول اللہ جب رکوع کرتے تین بار سبحان ربی العظیم وبحمدہ کہتے اور جب سجدہ کرتے تین بار سبحان ربی الاعلی وبحمدہ کہتے

ابو داؤد نے کہا ہمکو خوف ہے کہ وبحمدہ کی زیادت محفوظ نہو **عن حذیفة** انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان یقول

فی رکوعہ سبحان ربی العظیم وفی سجودہ سبحان ربی الاعلی وما مر بآیة رحمة الا وقف عندہا فسأل ولا بآیة عذاب

الا وقف عندہا فتعوذ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے انہون نے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ رکوع مین کہتے

سبحان ربی العظیم اور سجدے مین کہتے سبحان ربی الاعلی اور جس آیت مین عذاب کا ذکر ہوتا وہان ٹھہرتے اور عذاب سے پناہ مانگتے **عن**

عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی سجودہ ورکوعہ سبوح قدوس رب الملائکة والروح **ترجمہ**

حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے اور رکوع مین سبوح قدوس رب الملائکة والروح کہتے تھے **عن عوف**

بن مالک الاشجعی قال قمت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلة فقام فقرأ سورة البقرة لا یمر بآیة رحمة الا وقف

فسأل ولا یمر بآیة عذاب الا وقف فتعوذ قال ثم رکع بقدر قیامہ یقول فی رکوعہ سبحان ذی الجبروت والملکوت

والکبریاء والعظمة ثم سجد بقدر قیامہ ثم قال فی سجودہ مثل ذلک ثم قام فقرأ بآل عمران ثم قرأ سورة

سورة **ترجمہ** عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات کو کھڑا ہوا آپنے سورہ بقرہ پڑہی

جب کسی رحمت کی آیت پر گزرتے تو وہان ٹھہرتے اور دعا کرتے اور جب عذاب کی آیت پر گزرتے وہان ٹھہرتے اور پناہ مانگتے پھر

آپنے رکوع کیا جتنی دیر تک قیام کیا تہا آپ رکوع مین کہتے تھے سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمة پھر سجدہ کیا

جتنی دیر تک قیام کیا تہا پھر سجدے مین ایسا ہی کہا بعد اسکے کھڑے ہوئے اور سورہ آل عمران پڑہی پھر ایک ایک سورت پڑہی **عن**

حذیفة انہ رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل فکان یقول اللہ اکبر ثلاثا ذو الملکوت والجبروت

والکبریاء والعظمة ثم استفتح فقرأ البقرة ثم رکع فکان رکوعہ نحوا من قیامہ وکان یقول فی رکوعہ سبحان ربی

العظیم ثم رفع رأسہ من الرکوع فکان قیامہ نحوا من رکوعہ یقول لربی الحمد ثم سجد فکان سجودہ نحوا من قیامہ

ران سے نیچا رکہا اور کہنیونکو جدا رکھا یہانتک کہ ہر ایک عضو اپنے مقام پر جم گیا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور کہڑے ہوئے یہانتک کہ ہر عضو
تھم گیا پہر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا اور دونوں ہاتہونکو زمین پر رکہا اور کہنیان جدا رکہین یہانتک کہ ہر عضو تھم گیا پھر سر اوٹھایا اور بیٹھے
یہانتک کہ ہر عضو اپنے مقام پر تھم گیا پھر دوبارہ ایسا ہی کیا پہر چارون رکعتین اسیطرح پڑہین بعد نماز کے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو اسیطرح نماز پڑہتے دیکہا **باب** قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل صلوۃ لا یتمہا صاحبہا تتم من تطوعہ
جسکی فرض ناقص ہو گئے تو وہ نقصان نفلون مین سے پورا کیا جاویگا **عن** انس بن حکیم الضبی قال خاف من زیاد او ابن
زیاد فاتی المدینۃ فلقی ابا هریرۃ قال فنسبنی فانتسبت لہ فقال یا فتی الا احدثك حدیثا قال قلت بلی رحمك اللہ
قال یونس واحسبہ ذکرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اول ما یحاسب بہ الناس یوم القیمۃ من اعمالهم
الصلوۃ قال یقول ربنا عز وجل للملائکۃ وهو اعلم انظروا فی صلوۃ عبدی اتمها ام نقصها فان کانت تامۃ
کتبت لہ تامۃ وان کان انتقص منها شیئا قال انظروا هل لعبدی من تطوع فان کان لہ تطوع قال اتموا لعبدی
فریضتہ من تطوعہ ثم تؤخذ الاعمال علی ذاکم **ترجمہ** انس بن حکیم ضبی ابن زیاد یا زیاد کا خوف کرکے مدینے مین آئے
وہان ابوہریرہ سے ملے اُنہون نے اپنا نسب اونسے لگایا وہ اون سے ملگئے ایکدن ابوہریرہ نے اون سے کہا اے جوان مین تجہہ سے ایک
حدیث بیان نہ کرون اُنہون نے کہا کیون نہین بیان کرو اللہ تمپر رحم کرے یونس نے کہا مین بھی سمجہتا ہون کہ اُنہون نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی کہا آپنے فرمایا اول سب عملون مین قیامت کے دن نماز کا سوال ہوگا تو ہمارا پروردگار
جل جلالہ فرشتون سے فرماویگا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے دیکہو میرے بندے کی نماز کامل ہے یا ناقص اگر کامل ہوگی تو پورا ثواب لکہا جاویگا
اور جو ناقص ہو گئے تو اللہ جل جلالہ فرشتون سے فرماوے گا دیکہو میرے بندے پاس نفل ہیں اگر نفل ہون تو وہ فرض نفلون مین سے
پورا کرو پھر تمام اعمال کا یہی حال ہوگا **ف** مثلاً زکوۃ اگر ناقص ہوگی تو نفل صدقات سے اور روزہ اگر ناقص ہوگا نفل روزون سے
اوسکی تکمیل ہوگے **عن** تمیم الداری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بهذا المعنی قال ثم الزکوۃ مثل ذلك ثم تؤخذ
الاعمال علی حسب ذلك **ترجمہ** تمیم داری سے بھی ایسا ہی روایت ہے اوس مین اتنا زیادہ ہے کہ پھر زکوۃ کا بھی حال ہوگا پھر
تمام اعمال کا حساب اسی طور سے ہوگا **باب** وضع الیدین علی الرکبتین دونو گہٹنون پہ ہاتہہ رکہنا رکوع مین **عن** مصعب
بن سعد قال صلیت الی جنب ابی فجعلت یدی بین رکبتی فنهانی عن ذلك فعدت فقال لا تصنع هذا فانا کنا نفعلہ
فنهینا عن ذلك وامرنا ان نضع ایدینا علی الرکب **ترجمہ** مصعب بن سعد سے روایت ہے مین نے نماز پڑہی اپنے باپ کے پہلو مین
تو مین نے دونو ہاتہونکو دونو گہٹنون کے بیچ مین رکہہ لیا (اسکو تطبیق کہتے ہین) میرے باپ (سعد بن وقاص) نے مجہے منع کیا اس سے
پھر مین نے ویسا ہی کیا اُنہون نے کہا ایسا مت کر ایسا پہلے ہم بھی ایسا ہی کرتے تہے بعد اوسکے ہمکو ممانعت ہوئی اسکی اور حکم ہوا گہٹنون
پہ ہاتہہ رکہنے کا **عن** عبد اللہ قال اذا رکع احدکم فلیفرش ذراعیہ الی فخذیہ ولیطبق بین کفیہ فکانی انظر الی
اختلاف اصابع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود نے کہا جب کوئی تم مین سے رکوع کرے تو دونو ہاتہہ رانون سے

فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فلمست المسجد فاذا ھو ساجد وقدماہ منصوبتان وھو یقول اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ مین نے ایک رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا مسجد مین ڈھونڈا تو آپ سجدے مین تھے اور کھڑے ہوئے تھے آپ فرماتے تھے اعوذ برضاک من سخطک الخ یا اللہ پناہ مانگتا ہون تیرے غصے سے تیری رضامندی کی اور پناہ مانگتا ہون تیرے عذاب سے تیری عفو کی پناہ مانگتا ہون مین تجھسے تیری مین تیری تعریف کر نہین سکتا تو ایسا ہی ہے جیسی تو نے آپ اپنی تعریف کی ہے

باب الدعاء فی الصلوٰۃ نماز مین دعا مانگنے کا بیان

عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو فی صلوتہ اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ مسیح الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات اللھم انی اعوذ بک من المأثم والمغرم فقال قائل ما اکثر ما تستعیذ من المغرم فقال ان الرجل اذا غرم حدث فکذب ووعد فاخلف ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین یہ دعا پڑھتے تھے اللھم انی اعوذ بک الخ ای پروردگار مین پناہ مانگتا ہون تجھ سے قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیرے دجال کے فساد سے اور پناہ مانگتا ہون تیرے زندگی اور موت کے فساد سے ای پروردگار پناہ مانگتا ہون تیرے گناہ سے اور قرض سے ایک شخص نے کہا آپ اکثر قرض سے پناہ کیون مانگتے ہین آپ نے فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہے باتین بناتا ہے جھوٹ بولتا ہے وعدہ خلافی کرتا ہے

عن ابی لیلی قال صلیت الی جنب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ تطوع فسمعتہ یقول اعوذ باللہ من النار ویل لاھل النار ترجمہ ابو لیلی (اونکا بلال یا بلیل یا داؤد یا یسار یا اوس ہے) سے روایت ہے مین نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو مین نفل نماز تو مین نے سنا آپ سے فرماتے تھے اعوذ باللہ من النار ویل لاھل النار پناہ مانگتا ہون مین جہنم سے خرابی ہے جہنم والونکی

عن ابی ھریرۃ قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الصلوٰۃ وقمنا معہ فقال اعرابی فی الصلوٰۃ اللھم ارحمنی ومحمدا ولا ترحم معنا احدا فلما سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال للاعرابی لقد تحجرت واسعا یرید رحمۃ اللہ عز وجل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے ایک اعرابی نے نماز مین دعا مانگی ای پروردگار رحم کر مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور کسی پر ہمارے ساتھ رحم نہ کر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اوس اعرابی سے کہا تو نے اللہ کی رحمت کو جو وسیع تھی تنگ کر دیا

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قرأ سبح اسم ربک الاعلی قال سبحان ربی الاعلی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے فرماتے سبحان ربی الاعلی

عن موسی بن ابی عائشۃ قال کان رجل یصلی فوق بیتہ وکان اذا قرأ الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی قال سبحانک فبلی فسألوہ عن ذلک فقال سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ موسے بن ابی عائشہ سے روایت ہے ایک شخص چھت پر نماز پڑھا کرتا جب یہ آیت پڑھتا الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتے تو سبحانک فبلی کہتا لوگون نے اسکی وجہ پوچھی اوس نے کہا مین نے رسول اللہ صلعم سے یہ سنا ہے۔ کہا ابو داؤد نے کہا امام احمد رح نے مجھے بھلا معلوم ہوتا ہے فرض مین دعا پڑھنا قرآن

فی سجوده سبحان ربی الاعلی ثم رفع راسه من سجوده وکان یقعد فیما بین السجدتین نحوا من سجوده وکان یقول
رب اغفر لی رب اغفر لی فصلی اربع رکعات فقرأ فیهن البقرة وآل عمران والنساء والمائدة والانعام شک شعبة

ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلعم کو رات کو نماز پڑھتے ہوئے آپنے اللہ اکبر تین بار کہا ذو الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ پھر آپنے سورہ بقرہ شروع کی بعد اوسکے رکوع کیا قریب قریب قیام کے رکوع میں آپ سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم کہتے رہے پھر آپنے رکوع سے سر اوٹھایا تو قریب قریب اوتنی ہی دیر تک کھڑے رہے لربی الحمد کہا کیے پھر سجدہ کیا قریب قریب قیام کے اور سجدے میں سبحان ربی الاعلی کہا کیے پھر سجدہ سے سر اوٹھایا اور اتنی دیر تک بیٹھے رہے قریب قریب اوسکے جتنی دیر تک سجدے میں رہے تھے اور رب اغفر لی رب اغفر لی کہتے رہے اسطرح آپنے چار رکعتیں پڑھیں اور ادن میں سورہ بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ یا انعام پڑھی اسمین شک ہے شعبہ کو

باب الدعاء فی الرکوع والسجود

رکوع اور سجدے میں دعا کرنیکا بیان

عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقرب ما یکون العبد من ربه وهو ساجد فاکثروا الدعاء ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ بندہ اپنے رب سے قریب ہوتا ہے سجدے میں تو دعا زیادہ کیا کرو اوس میں ف سجدہ بڑی عبادت ہے اور اوسمیں انتہا درجے کا تواضع اور انکسار ہے اسواسطے کہ خدا کو بہت پسند ہے اور ہرگز اوسکو روا نہیں کہ سجدہ سوا اوسکے کسی دوسرے کو کیا جاوے جب کوئی شخص اپنے پروردگار کو سجدہ کرتا ہے تو اوسکو پروردگار سے نہایت قرب اور نزدیکی حاصل ہوتی ہے چاہیے اوسوقت ضرور دعا کرے کہ قبول ہووے

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کشف الستارة والناس صفوف خلف ابی بکر فقال ایها الناس انه لم یبق من مبشرات النبوة الا الرؤیا الصالحة یراها المسلم او تری له والی نهیت ان اقرأ راکعا او ساجدا فاما الرکوع فعظموا الرب فیه واما السجود فاجتهدوا فی الدعاء فقمن ان یستجاب لکم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اوٹھایا (اپنی بیماری میں حضرت عائشہ کے حجرے کا جس میں آپ تشریف رکھتے تھے) دیکھا تو لوگ صف باندھے ہوے ہیں ابو بکر رض کے پیچھے آپنے فرمایا اے لوگو نبوت کی خوشخبری دینے والی چیزوں سے اب کوئی چیز نہ رہی (کیونکہ نبوت ہی ختم ہوگئی) سوا نیک خواب کے جسکو مسلمان آدمی دیکھے یا اوسکے واسطے دوسرا دیکھے اور مجھکو ممانعت ہوئی کلام اللہ پڑھنے کے رکوع یا سجدے میں رکوع میں پروردگار کی بڑائی بیان کرو اور سجدے میں کوشش سے دعا کرو امید ہے کہ قبول کیجاوے

عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول فی رکوعه وسجوده سبحانک اللهم ربنا وبحمدک اللهم اغفر لی یتأول القرآن ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت وقت رکوع اور سجدے میں سبحانک اللهم ربنا وبحمدک اللهم اغفر لی فرماتے اور قرآن کے یہی معنی کرتے ف یعنی قرآن میں جو آیا ہے فسبح بحمد ربک واستغفره پاکی کر اپنے رب کے تعریف سے اور مغفرت مانگ اوس سے اوسکے یہی معنی ہیں

عن ابی هریرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی سجوده اللهم اغفر لی ذنبی کله دقه وجله واوله وآخره زاد ابن السرح وعلانیته وسره ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں یہ دعا مانگتے اللهم اغفر لی الخ یا اللہ بخش تو میرے گناہ چھوٹے اور بڑے اور اگلے اور پچھلے اور کھلے اور چھپے

عن عائشة قالت

بن علی شوکانی نے نیل الاوطار مین کی ہی من شاء فلیرجع الیہ اور حدیث باب سی جو جمہور نے استدلال کیا ہی اس امر پر کہ تکبیر
رکوع مدرک رکعت ہی یہہ استدلال ضعیف ہی کیونکہ اس تقدیر سی عدول حقیقت سی بلا قرینہ صارفہ دو طرح پر لازم آتا ہی اول لفظ رکعت مین کہ اس
سی مراد رکوع لینا پڑتا ہی دوسری لفظ صلوٰۃ مین کہ اوس سی مراد رکعت لینا پڑتی ہی **باب** اعضاء السجود سجدی مین کون کون سی عضو زمین
سی لگانا چاہیے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت قال حماد امر نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم ان یسجد علی سبعۃ ولا
یکف شعرا ولا ثوبا **ترجمہ** ابن عباس سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدہ کرنیکو سات اعضا پر (منہ اور دونو
ہاتھہ اور دونو گھٹنے اور دونو پانون پر) اور منع کیا بالون کے اکھٹا کرنیسے اور کپڑون کو جوڑنے سے نماز مین **عن** ابن عباس عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال امرت وربما قال امر نبیکم ان یسجد علی سبعۃ اراب **ترجمہ** ابن عباس سی روایت ہی رسول اللہ صلعم نے
فرمایا سات اعضا پر سجدہ کرنیکا **ف** مگر منہہ مین پیشانی اور ناک دونو داخل ہین لیکن اگر ناک زمین پر نہ لگی تو سجدہ درست ہوگا
اگر پیشانی کا لگنا ضرور ہی کیونکہ سجدی کی معنی بغیر پیشانی کی متحقق نہین ہوتے ۔ بالونکا اکٹھا کرنا دستار وغیرہ مین یا جوڑا باندہ لینا
نماز مین مکروہ ہے اسی طرح کپڑونکو جوڑنا سمیٹنا خاک سے بچانے کیواسطے **عن** العباس بن عبد المطلب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول اذا سجد العبد سجد معہ سبعۃ اراب وجہہ وکفاہ ورکبتاہ وقدماہ **ترجمہ** حضرت عباس سی روایت ہے
اُنہون نے سنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے جب بندہ سجدہ کرتا ہی اوسکی ساتھہ سات اعضا اوسکی سجدہ کرتی ہین منہ اور دونو ہتھیلیان اور
دونو گھٹنے اور دونو پانون **عن** ابن عمر رفعہ قال ان الیدین تسجدان کما یسجد الوجہ واذا وضع احدکم وجہہ فلیضع
یدیہ واذا رفع فلیرفعہما **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا دونو ہاتھہ سجدہ کرتے ہین جیسے منہ سجدہ کرتا ہی جب کوئی
تم مین سی اپنا منہہ زمین پر رکھے تو دونون ہاتھہ بھی رکھے اور جب منہ اٹھاوے دونو ہاتھون کو بھی اٹھاوے **ف** یہہ حدیث موقوفا صحیح
ابن عمر پر مالک نے اوسکو ابن عمر کا قول روایت کیا **باب** السجود علی الانف والجبہۃ ناک اور پیشانی پر سجدہ کرنیکا بیان **عن**
ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای علی جبہتہ وعلی ارنبتہ اثر طین من صلوٰۃ صلاہا بالناس
ترجمہ ابو سعید خدری سی روایت ہی رسول اللہ صلعم کے ماتھے اور ناک پر مٹی کا نشان تھا نماز پڑہانی سی **باب** صفۃ السجود سجدہ کیونکر کرے
عن ابی اسحاق قال وصف لنا البراء بن عازب فوضع یدیہ واعتمد علی رکبتیہ ورفع عجیزتہ وقال ہکذا کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد **ترجمہ** ابو اسحاق سی روایت ہی براء بن عازب نے ہمکو سجدہ بتلایا تو اپنی دونو ہاتھہ زمین پر رکھے اور
گھٹنون پر تکیہ لگایا اور سرین کو بلند کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلعم اسیطرح سجدہ کرتی تھی **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اعتدلوا فی السجود ولا یفترش احدکم ذراعیہ افتراش الکلب **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اعتدال کرو سجدی مین **ف** یعنی پیٹ کو ہموار رکھو اور دونو ہاتھون کو زمین پر لگاؤ اور کہنیان پہلوون سی جدا رکھو
اسیطرح پیٹ کو رانون سی الگ کہو بعضون نے اعتدلوا کی یہہ معنی کہی ہین اطمینان سی ٹہرکر سجدہ کرو **ف** اور نہ بچھاوی کوئی تم مین
سی ہاتھہ اپنے کتی کے طرح (یعنی زمین سی نہ لگاوی) **عن** میمونۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سجد جافی بین یدیہ

باب مقدار الركوع والسجود رکوع اور سجدی مین کتنی دیر کرنا چاہیے عن السعدی عن ابیه او عن عمه قال رمقت
النبي صلى الله عليه وسلم في صلاته فكان يتمكن في ركوعه وسجوده قدر ما يقول سبحان الله وبحمده ثلاثا ترجمہ سعدی سے روایت ہے
اونہون نے اپنے باپ یا چچا سے سنا (اونکے باپ یا چچا کا نام معلوم نہین ہوا نہ سعدی کا نام معلوم ہوا) کہا مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکہا آپ رکوع و سجدے
مین اتنا ٹھہرتے جتنی دیر مین تین بار سبحان اللہ وبحمدہ کہا جاوے عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ركع
احدكم فليقل ثلاث مرات سبحان ربي العظيم وذلك ادناه واذا سجد فليقل سبحان ربي الاعلى ثلاثا وذلك ادناه ترجمہ عبد اللہ
بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی رکوع کرے تو چاہیے کہ سبحان ربی العظیم تین بار کہے یہ ادنا اوسکا
ہے اور جب سجدہ کرے تو چاہیے سبحان ربی الاعلی تین بار کہے اور یہہ ادنا اوسکا ہے عن ابي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من قرأ منكم والتين والزيتون فانتهى الى آخرها اليس الله باحكم الحاكمين فليقل بلى وانا على ذلك من الشاهدين
ومن قرأ لا اقسم بيوم القيمة فانتهى الى اليس ذلك بقادر على ان يحيي الموتى فليقل بلى ومن قرأ والمرسلات فبلغ فباي حديث
بعده يؤمنون فليقل آمنا بالله قال اسمعيل ذهبت اعيد على الرجل الاعرابي وانظر لعله فقال يا ابن اخي اتظن اني
لم احفظه لقد حججت ستين حجة ما منها حجة الا وانا اعرف البعير الذي حججت عليه ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
نے فرمایا جو شخص تم مین سے والتین والزیتون پڑہے پہر اوسکے آخر کی آیت تک یعنی الیس اللہ باحکم الحاکمین تک پہونچے تو اوسکے بعد بلی وانا
علی ذلک من الشاہدین کہے اور جو شخص لا اقسم بیوم القیمہ پڑہے پہر الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی تک پہونچے تو اوسکے بعد بلی کہے اور جو والمرسلات
پڑہے پھر اس آیت پر پہونچے فبای حدیث بعدہ یؤمنون اوسکے بعد کہے آمنا باللہ۔ اسمعیل بن امیہ نے کہا یہ حدیث مین نے ایک اعرابی سے سنی
(اوسکا نام معلوم نہین تو اسناد مجہول ہے) تو پہر مین دوبارہ اوسکے پاس گیا تاکہ پھر اس حدیث کو سنون اور اوسکی غلطی کو آزماؤن وہ
اعرابی بولا اے میرے بہائی کے بیٹے تو سمجہتا ہے مین بہول گیا حالانکہ مین نے ساٹھ حج کیے ہین اور ہر ایک حج مین جس اونٹ پر مین چڑہا تہا
اوسکو پہچانتا ہون عن انس بن مالك رض يقول ما صليت وراء احد بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم اشبه صلاة برسول الله
صلى الله عليه وسلم من هذا الفتى يعني عمر بن عبد العزيز قال فحزرنا في ركوعه عشر تسبيحات وفي سجوده عشر تسبيحات ترجمہ انس بن
مالک سے روایت ہے مینے کسی جوان کے پیچہے ایسی نماز نہین پڑہی جو رسول اللہ صلعم کی نماز سے مشابہ ہو زیادہ عمر بن عبد العزیز سے انہون نے
کہا ہم نے رکوع کا اونکے اندازہ کیا دس تسبیحون کا اور سجدے کا دس تسبیحون کا باب الرجل يدرك الامام ساجدا کا جب امام کو سجدے مین پاوے
تو کیا کرے عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جئتم الى الصلوة ونحن سجود فاسجدوا ولا تعدوها شيئا
ومن ادرك الركعة فقد ادرك الصلاة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب تم نماز کیواسطے آؤ اور ہم سجدے مین ہون
تو سجدہ کر لو مگر وہ شمار مین نہوگا (یعنے اوس رکعت کو پہر پورا پڑہنا پڑیگا وہ سجدہ حساب مین نہ آویگا) اور جس شخص نے رکوع پایا اوس نے
نماز پالی ف یعنے وہ رکعت پالی یہی مذہب ہے جمہور کا اور قرارت فاتحہ اوسکے ذمے سے ساقط ہو جاوے گی اور بعضون کے نزدیک رکوع پانے
سے وہ رکعت نہین ملتی جبتک سورہ فاتحہ نہ پڑہے اور یہی راجح ہے محدثین کے ایک جماعت کے نزدیک اور تفصیل اس مسئلہ کے قاضی محمد

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں جو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے دل و منھ کو متوجہ کر کے مگر اوسکے لیے
ہو جاویگی **باب** الفتح علی الامام فی الصلوٰۃ نماز میں امام کو بتانے کا بیان **عن** المسور بن یزید المالکی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
وربما قال شہدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الصلوٰۃ فترک شیئاً لم یقرأہ فقال لہ رجل یا رسول اللہ ترکت آیۃ کذا وکذا فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھلا اذکرتنیہا قال سلیمان فی حدیثہ قال کنت اراھا نسخت **ترجمہ** مسور بن یزید مالکی سے روایت ہے کہ میں نے
نماز پڑھی رسول اللہ صلعم کے ساتھ آپنے پڑھنے میں کچھ آیتیں چھوڑ دیں (بھولے سے) ایک شخص (بعد نماز کے) بولا یا رسول اللہ آپنے فلان فلان آیت
چھوڑ دی آپنے فرمایا تو نے مجھے یاد کیون نہ دلا دی وہ شخص بولا میں سمجھا شاید اونکا پڑھنا منسوخ ہو گیا **ف** اس حدیث سے مطلقاً امام کو
بتانا درست نکلتا ہے **عن** عبد اللہ بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلاۃ فقرأ فیہا فلبس علیہ فلما انصرف قال لابی اصلیت معنا
قال نعم قال فما منعک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک نماز پڑھی آپ کلام اللہ پڑھتے پڑھتے بھول گئے جب نماز سے فارغ ہوئے
ابی بن کعب سے کہا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی تھی انہوں نے کہا ہاں آپنے فرمایا پھر تمنے کیون نہیں بتلایا **باب** امام کو بتانے کی ممانعت **عن**
ابی اسحاق عن الحارث عن علی رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی لا تفتح علی الامام فی الصلوٰۃ **ترجمہ** ابو اسحاق سے روایت ہے
انہوں نے سنا حارث سے انہوں نے حضرت امیر المومنین علی سے فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے علی مت بتا امام کو نماز میں۔ کہا ابو داؤد نے ابو اسحاق نے
حارث سے نہیں سنیں مگر چار حدیثیں یہ حدیث اون میں سے نہیں ہے تو یہ حدیث منقطع ٹھہری دوسرے یہ کہ حارث اعور ضعیف ہے شعبی نے کہا وہ
جھوٹا ہے بعضوں نے کہا رافضی تھا **باب** الالتفات فی الصلوٰۃ نماز میں گردن موڑ کر دیکھنا اودھر اودھر مکروہ ہے **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا یزال اللہ عز وجل مقبلا علی العبد وھو فی صلاتہ ما لم یلتفت فاذا التفت انصرف عنہ **ترجمہ** ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم
نے فرمایا ہمیشہ اللہ جل جلالہ منھ کیے رہتا ہے بندے کی طرف نماز میں جب تک وہ ادھر ادھر نہ دیکھے جب ادھر ادھر دیکھتا ہے اوسکی طرف سے منھ پھیر لیتا ہے **ف**
ایک حدیث صحیح میں ہے رسول اللہ صلعم نماز میں داہنے بائیں دیکھتے تھے لیکن گردن اپنے نہ موڑتے تھے پیٹ کی طرف روایت کیا اوسکو ترمذی اور نسائی نے
ایسا التفات درست ہے اور جو منع ہے وہ یہ ہے کہ گردن موڑ کر دیکھے بعضوں نے بے گردن موڑے بھی ادھر ادھر دیکھنا مکروہ کہا ہے بعضوں نے فرض
میں مکروہ کہا ہے نفل میں درست رکھا ہے **عن** عائشۃ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التفات الرجل فی الصلوٰۃ فقال
ھو اختلاس یختلسہ الشیطان من صلوٰۃ العبد **ترجمہ** حضرت عائشہ نے پوچھا رسول اللہ سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کو انہوں نے کہا یہ شیطان
کا اوچک لیجانا ہے بندے کی نماز میں سے یعنی اوسکی ثواب میں سے ایک حصہ وہ لے لیتا ہے **باب** السجود علی الانف ناک پر سجدہ کرنیکا بیان **عن** ابی
سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رئی علی جبہتہ وعلی ارنبتہ اثر طین من صلاۃ صلاھا بالناس **ترجمہ** ابی سعید خدری
سے روایت ہے رسول اللہ صلعم کی پیشانی اور ناک پر مٹی کا داغ دیکھا گیا آپنے نماز پڑھائی تھی لوگونکو **ف** یہ حدیث اوپر گزر چکی۔ ابو علی لولوی نے
کہا ابو داؤد نے جب اس کتاب کو چوتھی مرتبہ پڑھا تو اس حدیث کو نہیں پڑھا **باب** النظر فی الصلاۃ نماز میں کسی طرف دیکھنے کا بیان **عن**
جابر بن سمرۃ قال عفان قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسجد فرأی فیہ ناسا یصلون رافعی ایدیہم الی السماء ثم اتفقا قال
لینتہین رجال یشخصون ابصارھم الی السماء قال مسدد فی الصلاۃ او لا ترجع الیہم ابصارھم **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ

لو ان بہمة ارادت ان تمر تحت یدیہ مرت ترجمہ میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ کرتے دونوں ہاتھوں
پہلوؤں سے جدا رکھتے اتنا اگر بکری کا بچہ چاہے تو ہاتھوں کے نیچے سے چلا جاوے عن ابن عباس قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من خلفہ فرأیت بیاض ابطیہ وہو مجخ قد فرج بین یدیہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا
(آپ سجدہ میں تھے) میں نے آپکی بغلوں کی سفیدی کو دیکھا آپ اپنے دونوں بازوؤں کو جدا کیے ہوئے تھے پسلیوں سے اور اپنی پیٹ کو اٹھائے ہوئے
تھے زمین سے (خطابی) نے مجخ کے معنی یہ لکھے ہیں کہ سرین کو اٹھائے ہوئے تھے اور ایکطرف کو ذرا سا جھکے ہوئے تھے) عن احمر بن جزء
صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سجد جافی عضدیہ عن جنبیہ حتی ناوی لہ
ترجمہ احمر بن جزء سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب سجدہ کرتے تو دونوں بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے جدا رکھتے یہانتک کہ ہمکو رحم آجاتا آپکی
تکلیف اور مشقت پر) عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سجد احدکم فلا یفترش یدیہ افتراش الکلب
ولیضم فخذیہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اپنے ہاتھ کتے کیطرح نہ بچھاوے اور دونوں
رانوں کو ملا رکھے باب الرخصة فی ذلک سجدوں میں کہنیوں کو زمین پر لگانے کی اجازت عن ابی ہریرة قال اشتکی اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم مشقة السجود علیہم اذا انفرجوا فقال استعینوا بالرکب ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے صحابہ
نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ میں ہمکو تکلیف ہوتی ہے جب ہم پھیلکر سجدہ کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہنیوں کو زانو پر ٹیکا دیا
کرو باب التخصر والاقعاء کمر پر ہاتھ رکھنا نماز میں منع ہے عن زیاد بن صبیح الحنفی قال صلیت الی جنب ابن عمر فوضعت
یدی علی خاصرتی فلما صلی قال ہذا الصلب فی الصلاة وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہی عنہ ترجمہ زیاد
بن صبیح سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر کی پہلو میں نماز پڑھی تو میں نے اپنا ہاتھ کمر پر رکھا عبد اللہ بن عمر نے کہا یہ صلب ہے نماز
میں رسول اللہ صلعم اس سے منع کرتے تھے (صلب سے یعنی سولی کی شکل ہے جو سولی پر چڑھتا ہے اوسکے ہاتھ اسی طرح سے رکھے جاتے ہیں) باب
البکاء فی الصلوة نماز میں رونے کا بیان عن عبد اللہ بن الشخیر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وفی
صدرہ ازیز کازیز الرحی من البکاء ترجمہ عبد اللہ بن الشخیر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز پڑھتے
تھے اور آپ کے سینے میں سے ایسی آواز آتی تھی جیسے چکی کی آواز رونے سے ف احمد کی روایت میں ہے کہ آپ نماز پڑھتے تھے اور آپ
کے اندر سے آواز آتی جیسے دیگ جوش مارتی ہے یعنی روتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رونے سے نماز نہیں جاتی باب
کراہیة الوسوسة وحدیث النفس فی الصلوة دل میں وسوسہ اور خیال آنے کی کراہت نماز میں عن زید بن خالد الجہنی
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من توضأ فاحسن وضوءہ ثم صلی رکعتین لا یسہو فیہما غفر لہ ما تقدم من
ذنبہ ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے اچھی طرح پھر دو رکعتیں پڑھے اون
میں بھول نہ ہووے اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاتے ہیں عن عقبة بن عامر الجہنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من
احد یتوضأ فیحسن الوضوء ویصلی رکعتین یقبل بقلبہ ووجہہ علیہما الا وجبت لہ الجنة ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی

دیکھا آپ نماز پڑہاتی اور امامہ بنت ابی العاص انکی گردن پر سوار تہین جب آپ سجدہ کرتے انکو بیٹھا دیتے۔ کہا ابو داؤد نے مخرمہ نے
اپنے باپ سے صرف ایک حدیث سُنی (تو یہہ حدیث مرسل ہی) عن ابی قتادة صاحب رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال بینما
نحن ننتظر رسول الله صلی الله علیہ وسلم للصلوٰة فی الظهر او العصر وقد دعاه بلال للصلاة اذا خرج الینا وامامة
بنت ابی العاص بنت ابنته علی عنقه فقام رسول الله صلی الله علیہ وسلم فی مصلاه وقمنا خلفه وهی فی مکانها
الذی هی فیه قال فکبر فکبرنا قال حتی اذا اراد رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان یرکع اخذها فوضعها ثم رکع وسجد
حتی اذا فرغ من سجوده ثم قام اخذها فردها فی مکانها فما زال رسول الله صلی الله علیہ وسلم یصنع بها ذلک فی
کل رکعة حتی فرغ من صلاته صلی الله علیہ وسلم ترجمہ ابی قتادہ سے روایت ہی ہم انتظار کر رہی تھی رسول اللہ صلعم کا ظہر یا عصر
واسطے اور بلال آپ کو بلا چکی تھی نماز کے لیے اتنی مین آپ نکلے امامہ اپنی نواسے کو گردن پر سوار کیے ہوئے رسول اللہ اپنی جگہہ مین
کہڑے ہوئے اور ہم آپکے پیچھے کہڑے ہوئی لیکن امامہ اوسے جگہہ پر رہین بعد اوسکے آپ نے تکبیر کہی جب آپ نے رکوع کا ارادہ کیا تو امامہ
کو اوتار کر نیچے بٹھا دیا پھر رکوع کیا اور سجدہ کیا جب سجدی سے فارغ ہوئے اور کہڑے ہوئے تو امامہ کو پھر وہین سوار کر لیا ایسا ہی کرتے
رہے آپ ہر رکعت مین یہانتک کہ فارغ ہوئے نماز سے عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم اقتلوا الاسودین
فی الصلاة الحیة والعقرب ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا مار ڈالو دو کالون کو سانپ اور بچھو کو نماز
مین ف دو کالو نکو ہو سطے فرمایا کہ کالا سانپ اور کالا بچھو زیادہ ضرر دار ہوتا ہے اونکا مارنا بہت ضروری ہے معلوم ہوا کہ سانپ
اور بچھو کی مارنی سے نماز نہین ٹوٹتی بشرطیکہ اور کوئی فعل منافی نماز نہ کرے عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله
علیہ وسلم یصلی والباب علیه مغلق فجئت فاستفتحت فمشی ففتح لی ثم رجع الی مصلاه وذکر ان الباب کان فی
القبلة ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہی رسول اللہ نماز پڑہ رہی تھی اور دروازہ بند تہا مین آئی دروازہ کہولنے کو
کہا آپ نے چلکر دروازہ کہولا پھر اپنے مصلے مین آکر نماز پڑہنے لگے اور دروازہ قبلے کیطرف تہا ف ان حدیثون سے صاف معلوم
ہوتا ہی کہ ضرورت کیواسطے چلا جانا یا دروازہ کہولنا یا لاٹھی اٹھا کر سانپ بچھو مارنا یا لڑکے کو گود مین اٹھا لینا پھر بٹھا دینا یہہ سب
افعال نماز کو نہین توڑتے جن لوگون نے انپر حدیثون کی یہہ تاویل کی ہے کہ شاید یہہ فعل کثیر ہو اون سے پوچھنا چاہیے کہ پہلے اسکو تو
ثابت کرو کہ فعل کثیر نماز کو فاسد کرتا ہی پھر یہہ ثابت کرو کہ فعل کثیر کے معنے اور مصداق کیا ہی خود تم لوگ فعل کثیر کے معنی مین اختلاف
کثیر رکھتے ہو اور بڑی تعجب کے یہہ بات ہی کہ فعل کثیر سے نماز ٹوٹ جانیکے جو قائل ہین وہی اسبات کی قائل مین کہ جب نماز مین حدث
ہو جاوی تو وضو کر کر آوی اور پھر بنا کرے نماز پر اب ان سے کہنا چاہیے کیا وضو کو جانا اور پانی لینا اور وضو کرنا اور پھر وہان سے
اوٹ کر آنا نماز کو فاسد نہین کرتا یا یہہ فعل کثیر نہین ہی باب رد السلام فی الصلاة نماز مین سلام کا جواب دینا عن عبد الله
قال کنا نسلم علی رسول الله صلی الله علیہ وسلم وهو فی الصلاة فیرد علینا فلما رجعنا من عند النجاشی سلمنا
علیه فلم یرد علینا وقال ان فی الصلاة لشغلا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلعم کو سلام کرتی تھے

میں تشریف لائی دیکھا تو لوگ نمازمیں اپنے ہاتھ آسمان کیطرف اوٹھاکر دعا کررہی ہیں آپنے فرمایا جو لوگ اپنی آنکھوں سے آسمان
کیطرف دیکھتے ہیں چاہیے اس سے باز آویں شاید اونکی بینائی جاتی رہے عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما بال اقوام یرفعون ابصارہم فی صلاتہم فاشتد قولہ فی ذلک فقال لینتہین عن ذلک او لتخطفن ابصارہم ترجمہ
انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا اپنی نگاہیں نمازمیں آسمان کیطرف اٹھاتے
ہیں پھر آپنے سختی سے فرمایا اس سے باز آویں ورنہ اوچک لیجاوینگی نگاہیں اونکی (یعنی اندہے ہو جاوینگے) عن عائشۃ قالت
صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خمیصۃ لہا اعلام فقال شغلتنی اعلام ہذہ اذہبوا بہا الی ابی جہم وائتونی بانبجانیتہ
ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز پڑہی اوسمیں نقش بنے ہوئے تھے آپ نے فرمایا مجہے ان نقشوں
نے نماز سے بہلادیا لیجاؤ اسکو ابوجہم پاس (ابوجہم نے وہ چادر آپ کو تحفہ دی تھی) اور لے آؤ اوس سے کمل اوسکا دوسری روایت میں فی الخلاف
کردیا کان لابی جہم فقیل یا رسول اللہ الخمیصۃ کانت خیرا من الکردی آپنے ایک چادر ابوجہم کی کردی بنی ہوئی لے لی
لوگوں نے کہا یا رسول اللہ وہ چادر اس سے اچھی تھی باب الرخصۃ فی ذلک ادہر ادہر دیکھنا بے گردن موڑے نماز میں درست ہے
عن سہل بن الحنظلیۃ قال ثوب بالصلوۃ یعنی صلاۃ الصبح فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وہو یلتفت الی الشعب
قال ابو داود وکان ارسل فارسا الی الشعب من اللیل یحرس ترجمہ سہل بن حنظلیہ سے روایت ہے صبح کی نماز کی تکبیر ہوئی رسول
اللہ نماز پڑہتے جاتے تھے اور گہاٹی کیطرف دیکھتے جاتے تھے ابو داؤد نے کہا آپ نے ادہر ادہر ایک سوار بہیجا تہا رات کو نگہبانی کے
واسطے ف کیونکہ اودہر سے خوف تہا کفار کے آنیکا باب العمل فی الصلوۃ نمازمیں کونسا کام درست ہے عن ابی قتادۃ ان
رسول اللہ صلعم کان یصلی وہو حامل امامۃ بنت زینب ابنۃ رسول اللہ فاذا سجد وضعہا واذا قام حملہا ترجمہ ابو قتادہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم نماز پڑہتے تھے اور امامہ بنت زینب کو (جو نواسی تھی رسول اللہ صلعم کی) اوٹہائے ہوئے تھے جب آپ سجدہ کرتے
اوسکو بٹہا دیتے اور جب کھڑے ہوتے پھر اوسکو اٹہا لیتے ف زینب صاحبزادی تہیں رسول اللہ صلعم کی اور امامہ اون کی بیٹی تہیں
ابو العاص سے - اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اگر لڑکا یا لڑکی تنگ کرے اور نماز نہ پڑہنے دے تو اوسکو گود میں اٹہا کر یا کندہے
پر بٹہا کر نماز پڑہنا درست ہے عن ابی قتادۃ یقول بینا نحن فی المسجد جلوسا خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یحمل امامۃ بنت ابی العاص بن الربیع وامہا زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی صبیۃ یحملہا علی عاتقہ فصلی
رسول اللہ صلعم وہی علی عاتقہ یضعہا اذا رکع ویعیدہا اذا قام حتی قضی صلوتہ یفعل بہا ترجمہ ابو قتادہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم تشریف لائے اور آپ امامہ بنت ابی العاص کو جو آپکی صاحبزادی زینب کی بیٹی تھیں اپنے کندہے پر اوٹہائے ہوئے
تھے رسول اللہ نے نماز پڑہی اور وہ آپکے کاندہے پر رہیں جب آپ رکوع کرتے اونکو بٹہا دیتے پھر جب کھڑے ہوتے اوسکو اوٹہا لیتے
اسی طرح اخیر نماز تک کرتے رہے عن ابی قتادۃ الانصاری یقول رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی للناس وامامۃ
بنت ابی العاص علی عنقہ فاذا سجد وضعہا ترجمہ ابو قتادہ انصاری سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

اوسکو بتلایا ہتھلی کو پیچہ کیا اور اوسکی پشت کو اوپر عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاغرار فی صلاۃ ولا تسلیم قال احمد یعنی فیما اری ان لا تسلم ولا یسلم علیک ویغرر الرجل بصلاتہ فینصرف وھو فیہا شاک ترجمہ ابے ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین نقصان ہے نماز مین اور سلام مین ف امام احمد نے اسکی تفسیر یہہ کے ہے سلام مین نقصان یہہ ہے کہ تو کسیکو سلام کرے وہ جواب دے نماز مین نقصان یہہ ہے کہ آدمی کو شک ہو مین نے تین رکعتین پڑہین ہین یا چار پہر وہ اکڑ ٹوٹ لی اور نماز سے لوٹ آدے حالانکہ اوسکو شک رہے ۔ بعضون نے کہا سلام مین نقصان یہہ ہے تجہکو کوئی کہے السلام علیک ورحمۃ اللہ تو اوسکے جواب مین اتنا ہے کہدے وعلیک السلام یہہ نقصان ہے چاہیے اوتنا ہی کہنا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ یا زیادہ وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعضون نے کہا نماز مین غرار یہہ ہے کہ سوجاوے اوسکے ارکان سے غفلت کرے واللہ اعلم ۔ کہا ابو داؤد نی دوسری روایت مین یون ہے لاغرار فی تسلیم ولا صلوۃ مگر ابن فضیل نے روایت کیا عبد الرحمن بن مھدی کیطرح موقوفا ابو ہریرہ پر ۔ شکر ہے اللہ جل جلالہ کا تمام ہوا پارہ پانچوان ابو داؤد کے ستائیس پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ چہٹا اوسکے فضل اور احسان کے بہروسے پر مجکو طاقت کچہ نہین ہے بغیر اوسکی مدد کے فقط فقط

تم الجزو الخامس ویتلوہ الجزو السادس انشاء اللہ تعالی

حضرت نماز پڑھتے ہوتے آپ جواب ہمکو دیا کرتے جب ہم نجاشی (بادشاہ حبش) کے پاس سے لوٹ کر آئے تو ہم نے آپ کو سلام کیا (معمول کے موافق آپ نماز مین تھے) آپنے جواب نے دیا (بعد نماز کے) فرمایا نماز مین ایک شغل ہوتا ہے عن عبداللہ قال کنا نسلم فی الصلاۃ ونامر بحاجتنا فقدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فسلمت علیہ فلم یرد علی السلام فاخذنی ما قدم وما حدث فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلاۃ قال ان اللہ عزوجل یحدث من امرہ ما یشاء وان اللہ تعالی قد احدث ان لا تکلموا فی الصلاۃ فرد علی السلام ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے پہلے ہم نماز مین سلام کیا کرتے تھے اور اپنے کام کاج کے باتین کر لیتے تھے مین آیا (حبشے سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نماز پڑھ رہے تھے مین نے سلام کیا آپنے جواب نہ دیا مجھے فکر پیدا ہوئی پرانے اور نئی باتون کی (مین نے کیا قصور کیا جو آپنے جواب نہ دیا) جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ جو چاہتا ہے نیا حکم اوتارتا ہے اب اوس نے نیا حکم کیا ہے نماز مین باتین نہ کرو پھر میری سلام کا جواب دیا عن صھیب انہ قال مررت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فسلمت علیہ فرد اشارۃ قال لا اعلم الا قال اشارۃ باصبعہ ترجمہ صھیب سے روایت ہے مین گزرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نماز پڑھ رہے تھے مین نے سلام کیا آپنے اونگلی کے اشارے سے جواب دیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز مین اشارہ کرنا درست ہے اور اشارے سے سلام کا جواب دینا بھی درست ہے عن جابر قال ارسلنی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی بنی المصطلق فاتیتہ وھو یصلی علی بعیرہ فکلمتہ فقال لی بیدہ ھکذا ثم کلمتہ فقال لی بیدہ ھکذا وانا اسمعہ یقرأ ویومی برأسہ قال فلما فرغ قال ما فعلت فی الذی ارسلتک فانہ لم یمنعنی ان اکلمک الا انی کنت اصلی ترجمہ جابر سے روایت ہے مجھکو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی المصطلق پاس جب مین لوٹ کر آیا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے اپنے اونٹ پر مین نے آپ سے بات کی آپنے ہاتھ سے اشارہ کیا پھر مین نے بات کی آپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور مین سن رہا تھا آپ کلام اللہ پڑھ رہے تھے اور سر سے اشارہ کرتے تھے (رکوع اور سجدے کیواسطے) جب آپ فارغ ہوئے تو آپنے پوچھا تم نے کیا کیا اوس کام کو جسکے لیے مین نے تمکو بھیجا تھا اور مین نے تم سے اسواسطے بات نہین کی کہ مین نماز پڑھ رہا تھا عن عبداللہ بن عمر یقول خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی قبا یصلی فیہ قال فجاءتہ الانصار فسلموا علیہ وھو یصلی قال فقلت لبلال کیف رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرد علیھم حین کانوا یسلمون علیہ وھو یصلی قال یقول ھکذا وبسط جعفر بن عون کفہ وجعل بطنہ اسفل وجعل ظھرہ الی فوق ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا مین نماز پڑھنے کو گئے انصار آئے اور آپ کو سلام کیا آپ نماز پڑھ رہے تھے مین نے بلال سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر جواب دیا جب انہون نے سلام کیا اور آپ نماز مین تھے انہون نے کہا اسطرح جعفر بن عون نے

الجزء السادس

پارہ چھٹا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب تشمیت العاطس فی الصلوٰۃ نماز مین چھینک کا جواب دینا چاہیے عن معاویۃ بن الحکم السلمی قال صلیت
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعطس رجل من القوم فقلت یرحمک اللہ فرمانی القوم بابصارھم فقلت
واثکل امیاہ ماشانکم تنظرون الی فجعلوا یضربون بایدیھم علی افخاذھم فعرفت انھم یصمتونی فقال عثمان:
فلما رأیتھم یسکتونی لکنی سکت قال فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بابی وامی ما ضربنی ولا کھرنی
ولا سبنی ثم قال ان ھذہ الصلاۃ لا یحل فیھا شیء من کلام الناس ھذا انما ھو التسبیح والتکبیر وقراءۃ
القرآن اوکما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت یا رسول اللہ انا قوم حدیث عھد بجاھلیۃ و
قد جاءنا اللہ بالاسلام ومنا رجال یاتون الکھان قال فلا تاتھم قال قلت ومنا رجال یتطیرون
قال ذاک شیء یجدونہ فی صدورھم فلا یصدھم قلت ومنا رجال یخطون قال کان نبی من الانبیاء
یخط فمن وافق خطہ فذاک قال قلت جاریۃ لی کانت ترعی غنیمات قبل احد والجوانیۃ اذ
اطلعت علیھا اطلاعۃ فاذا الذئب قد ذھب بشاۃ منھا وانا من بنی آدم آسف کما یاسفون لکنی
صککتھا صکۃ فعظم ذاک علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت افلا اعتقھا قال ائتنی بھا قال
فجئتہ بھا فقال این اللہ قالت فی السماء قال من انا قالت انت رسول اللہ قال اعتقھا فانھا
مؤمنۃ **ترجمہ** معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہی کہ مین نماز پڑہتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ دفعتہ
ایک شخص نے چہینکا قوم مین سے تو مین نے کہا یرحمک اللہ تو اسپر مجہہ لوگ گہورنے لگے - یعنی نماز مین چھینک کا جواب
دینے کے سبب تو مین نے کہا - یعنی اپنے دل مین گم کیجیو تجھکو مان تیری (یہہ بددعا ہی اپنی لیے یعنی تو مرجاوی اور تیری
مان تجھکو رووی) تمہارا کیا حال ہی کہ میری طرف دیکھتے ہو لوگون نے اپنی رانون پر ہاتہہ مارنا شروع کیا تو مین نے جانا
کہ یہہ لوگ مجہے چپ رہنے کو کہتے ہین تو مین چپ ہوگیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ چکے تو فدا ہون میری باپ اور مان
نہ آپنے مجہے مارا نہ ڈانٹا نہ برا کہا اتنا فرمایا یہہ نماز ہی اس مین بات کرنا درست نہین ہی تسبیح یا تکبیر قرآن پڑہنے کی یا کچہہ ایسا ہی
مین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نیا مسلمان ہوا ہون اللہ جل جلالہ نے ہمکو جاہلیت اور کفر سی نجات دیکر
دین اسلام عطا فرمایا لیکن ہم مین سے بعض لوگ نجومیون پاس جاتے ہین آپنے فرمایا تو مت جا اونکے پاس مینے کہا بعض لوگ ہم مین سے
شگون بد لیتے ہین آپنے فرمایا یہہ اونکی دلونکا وہم ہے (اور یہہ بالکل غلط ہے) تو اپنے کام سے باز نہ رہین (یعنے جو ارادہ ہووے اوسکو
کرین شگون بد کے ڈر سے اوس کام سے رک نہ جاوین) مین نے کہا بعض لوگ ہم مین سے لکیر کھینچتے ہین **ف** یعنی خطوط کھینچکر آیندہ

فہرست پارہ پنجم تمام شد بعونہ

آپ نی مجکو بولایا اور فرمایا نماز کلام اللہ پڑھنے کیواسطے ہے اور اللہ کی یاد کے واسطے پھر جب تو نماز مین ہو تو تیرا یہ
کام ہو (یعنی اللہ کی یاد کیا کر اور کلام اللہ پڑھا کر دنیا کے باتین نہ کر) تو مین نے کوئی معلم (سکھانیوالا) رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے بہتر نہ دیکھا نرمی اور ملائمت سے سکھاتے ہین۔

باب التامین وراء الامام

امام کے پیچھے آمین کہنے کا بیان **ف** شافعی اور احمد بن حنبل اور اکثر ائمہ حدیث اور اہل علم کا مذہب یہی ہے کہ امام جب ولا الضالین کہے تو پکار کر آمین کہے اور مقتدی بھی پکار کر آمین کہیں یا رب اغفرلی آمین کہیں اسباب مین احادیث صحیحہ وارد ہوئی ہین جو آگے آتی ہین بیہقی اور ابن حبان نے عطا سے روایت کیا مین نے دو سو صحابہ کو پایا آمین پکار کر کہتے ہوئے۔ اور ابو حنیفہ اور بعض اہل علم کے نزدیک آمین آہستہ سے کہنا چاہیے دلائل ابو حنیفہ کے اس باب مین قوی نہین ہین صحیح اور راجح باعتبار قوت اور کثرت دلائل کے یہی ہے کہ آمین پکار کر کہی جاوے

عن وائل بن حجر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرأ ولا الضالین قال آمین ورفع بہا صوتہ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ولا الضالین پڑھتے اوسکے بعد آمین کہتے بلند آواز سے **ف** شعبہ نے اسے اسنادی سے وائل سے روایت کیا اسی اسناد سے کہ آپ نے آہستہ سے آمین کہی محدثین نے کہا کہ شعبہ نے اس مین خطا کی صحیح یہی ہے کہ آپ نے بلند آواز سے آمین کہی مترجم کہتا ہے کہ اگر یہ روایت ثابت بھی ہوتی تب بھی حنفیہ کی دلیل نہین ہو سکتے اس لیے کہ آہستہ کہنے سے یہ مراد نہین ہے کہ کسی نے نہین سنا ورنہ وائل بن حجر کیونکر سنتے بلکہ آہستہ کہنے سے یہ مقصود ہے کہ آپ نے بہت چلا کر نہ کہا کہ سب صفون مین آواز جاتی بلکہ پاس والون نے سنا چنانچہ دوسری روایت مین آیا ہے کہ آپ آمین اسطرح سے فرماتی کہ پہلے صف والے نزدیک کے لوگ سن لیتے تو اس قدر آواز بھی جہر مین داخل ہے دوسرے یہ کہ حنفیہ کا دعوی کیونکر ثابت ہو سکتا ہے اب رہے آثار جو باب مین کچھ آثار صحابہ اور وہ کیونکر مقابل ہو سکتے ہین۔ احادیث صحیحہ مشہورہ کے علی الخصوص اونصوص مین جب بہت سے صحابی جہر کے قائل ہون

عن وائل بن حجر انہ صلی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجہر بآمین وسلم عن یمینہ وعن یسارہ حتی رأیت بیاض خدہ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے انہون نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آپ نے پکار کر آمین کہی اور سلام پھیرا اپنے داہنے اور بائین یہانتک کہ مین نے آپکے رخسار کی سفیدی کو دیکھا

عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تلا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال آمین حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھتے آمین کہتے یہانتک کہ صف اول کے لوگ جو نزدیک تھے سن لیتے

عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تأخر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو جسکا قول فرشتون کے قول کے ساتھ برابر ہو جاویگا (یعنی اوسکا آمین فرشتون کے آمین کے ساتھ برابر ہو جاویگا) اوسکے اگلے اور پچھلے گناہ بخشدیے جاوینگے **ف** دوسری حدیث مین ہے جب آمین کہو فرشتے بھی آمین کہتے ہین صحیحین

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا امن الامام فامنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ قال ابن شہاب وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

میں دریافت کرتے ہیں مراد علم جفر ہے یا رمل **ف** آپنے فرمایا یہہ معجزہ تہا ایک پیغمبر کا ادریس یا دانیال علیہما السلام کا
اب جس کسیکا خط اوسکی موافق ہو تو وہ سچا ہو سکتا ہے **ف** اور موافق ہونا ہمارا ممکن نہیں اسواسطے کہ وہ معجزہ تہا کسیکو اوسکا
قاعدہ اچھی طرح معلوم نہیں ہے اگر کبھی اتفاق سے موافق ہو جاتا ہے تو صحیح پڑتا ہے اکثر غلط نکلتا ہے میں نے بہت سے رمالون
کو دیکھا اور اونکو امتحان لیا کچہہ اصل نہ پائی۔ بعضون نے کہا خط کہینچنے سے مراد یہہ ہے کہ عرب میں یہہ دستور [illegible] کوئی شخص فال
نکالنے کیواسطے عراف پاس جاتا وہ ایک لڑکے کو حکم کرتا ریت پر لکیرین کرتا پھر دو دو کو مٹانا شروع کرتا اگر دو بچتین تو فال نیک سمجھتے
مطلب برآری کا یقین کرتے جو ایک بچتی تو نامرادی کا یقین ہو جاتا۔ اس خیال کو آپنے غلط کر دیا اور بیان فرمایا کہ یہہ معجزہ
تہا ایک پیغمبر کا دوسری کو حاصل نہیں ہو سکتا **ف** مین نے کہا میری ایک لونڈی بکریان چراتی تھی اُحد اور جوانیہ (اُحد
ایک پہاڑ ہے مشہور اور جوانیہ ایک مقام کا نام ہے) پاس ایکبار مین جو وہان پہونچا تو دیکہا ایک بکری کو بہیڑیا لے گیا ہے آخر مین آدمی
تہا مجھکو رنج ہوتا ہے جیسے آدمیونکو ہوا کرتا ہے مین نے اوسکو ایک دفعہ کوٹ دیا پس گران گزرا یہہ حضرت پر پس کہا مینے کیا مین
اسکو آزاد کرون آپنے فرمایا اوس لونڈی کو میری پاس لیکر آ مین اوسکو آپکے پاس لے گیا آپنے پوچہا خدا کہان ہے **ف**
اس حدیث سے ثابت ہوا کہ یہہ سوال درست ہے خدا کہان ہے اور کسجگہہ ہے **ف** وہ بولی آسمان پر ہے **ف** یعنے آسمان
کے اوپر عرش پر اس حدیث سے ذات الٰہی کا اوپر ہونا ثابت ہوتا ہے **ف** پھر آپنے پوچہا مین کون ہون بولے آپ رسول
ہین اللہ کے آپنے فرمایا اسکو آزاد کر دے یہہ مومن ہے **ف** یہہ حدیث صحیح ہے روایت کیا اوسکو مسلم اور اصحاب سنن نے اور
ذہبی نے کتاب العرش والعلو مین اس حدیث کو متعدد طریقون سے نقل کیا ہے **عن معاویة** بن الحکم السلمی قال لما قدمت
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمت امورا من امور الاسلام فکان فیما علمت ان قال لی اذا عطست فاحمد اللہ
واذا عطس العاطس فحمد اللہ فقل یرحمک اللہ قال فبینما انا قائم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
الصلوٰۃ اذا عطس رجل فحمد اللہ فقلت یرحمک اللہ رافعا بہا صوتی فرمانی الناس بابصارہم حتی احتملنی
ذلک فقلت ما لکم تنظرون الی باعین شزر قال فسبحوا فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ
قال من المتکلم قیل ہذا الاعرابی فدعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی انما الصلوٰۃ لقراءۃ
القرآن وذکر اللہ جل وعز فاذا کنت فیہا فلیکن ذلک شانک فما رأیت معلما قط ارفق من رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے مین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو مین نے چند باتین اسلام کی
سیکہین ایک اون مین یہہ تہا جب تجھے چہینک آوے الحمد للہ کہہ اور جب کوئی دوسرا چہینکے تو یرحمک اللہ کہہ ایکبار مین رسول اللہ
کے ساتھہ نماز پڑہ رہا تہا اتنے مین ایک شخص چہینکا اوس نے الحمد للہ کہا مین نے یرحمک اللہ بلند آواز سے کہا لوگون نے
میری طرف دیکھنا شروع کیا مجھے برا معلوم ہوا مین نے کہا تمکو کیا ہوا میری طرف کنکیون سے دیکھتے ہو انہون نے سبحان اللہ
کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے آپنے فرمایا کس نے نماز مین بات کہی تھی لوگون نے کہا اس اعرابی نے

يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم مالي رأيتكم اكثرتم من التصفيح من نابه شيء في صلاته فليسبح فانه

اذا سبح التفت اليه وانما التصفيح للنساء **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو

بن عوف (جو ایک بطن ہے قبیلہ اوس مین سے) کے پاس گئے اونکے درمیان صلح کرانیکو (اونکے آپس مین کچھ لڑائی ہوئی تھی)

اتنے مین نماز کا وقت آگیا اور موذن (بلال) ابوبکر صدیق پاس آئے کہنے لگے تم نماز پڑہاتے ہو مین تکبیر کہون ابوبکر

نے کہا ہان پھر ابوبکر نماز پڑہانے لگے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگ نماز پڑہ رہے تھے

آپ صفون کو چیرتے ہوئے صف اول مین آکر کھڑے ہوئے لوگون نے دستک مارنا شروع کیا **ف** اسلیے کہ ابوبکر مطلع ہو

جاوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے **ف** مگر ابوبکر نماز مین کسیطرف خیال نکرتے تھے جب لوگون نے بہت تالیان

بجائین انہون نے مڑکر دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے اشارہ کیا اپنی جگہہ پر کھڑے رہو **ف** یعنی نماز پڑہاؤ اس

حدیث سے ابوبکر صدیق کی بڑی فضیلت تمام صحابہ پر ثابت ہوتی ہے **ف** ابوبکر نے دونو ہاتھ اوٹھاکر خدا کا شکر کیا

اس بات پر کہ رسول اللہ صلعم نے انکو نماز پڑہانے کا حکم کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز مین دونو ہاتھ اوٹھاکر دعا

مانگنا درست ہے (زرقانی) **ف** پھر پیچھے ہٹ آئے اور صف مین شریک ہوگئے رسول اللہ صلعم آگے بڑہ گئے اور آپنے نماز پڑہائی

جب آپ نماز سے فارغ ہوئے فرمایا اے ابوبکر تم کیون اپنی جگہہ پر قائم نرہے جب مین نے تمکو اشارہ کیا ابوبکر نے کہا ابو قحافہ

کے بیٹے کا درجہ نہین ہو سکتا کہ رسول اللہ صلعم کے آگے کھڑے ہوکر نماز پڑہاوے **ف** ابو قحافہ ابوبکر کے باپ کا نام تھا۔

ہرچند ابوبکر کو جب آنحضرت صلعم نے اشارہ کیا کھڑے رہنے کا تو انکو امامت درست ہوگئی مگر تواضع اور انکسار علی الخصوص جناب

رسالت مآب کے سامنے اسی کو مقتضی تہا جو ابوبکر نے کیا اور الامر فوق الادب صحیح ہے مگر یہان قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ امر اقتدائی

تہا جب تو رسول اللہ صلعم صفون کو چیر کر صف اول مین آئے اور آپ کا جی امامت کو چاہتا تہا ابوبکر نے جو آپ کے دل مین تہا اوسی

پر عمل کیا **ف** پھر آپنے لوگون سے فرمایا کیا ہوا تم کو مین نے دیکھا بہت تالیان بجاتے ہو سنو اگر کوئی حادثہ نماز مین پیش آوے

تو تسبیح کہو جب تسبیح کہوگے اوسپر خیال ہوگا اور تالی بجانا عورتون کو چاہیے **عن** سہل بن سعد قال كان قتال بين

بني عمرو بن عوف فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فاتاهم ليصلح بينهم بعد الظهر فقال لبلال ان حضرت

صلاة العصر ولم اتك فمر ابابكر فليصل بالناس فلما حضرت العصر اذن بلال ثم اقام ثم امر ابابكر فتقدم قال

في اخره واذا نابكم شيء في الصلاة فليسبح الرجال وليصفح النساء **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے بنی عمرو بن عوف کے

آپس مین کچھ لڑائی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسکی خبر ہوئی آپ ظہر پڑہکر صلح کرانیکو گئے بعد ظہر کے اور بلال کو

فرماگئے اگر نماز کا وقت آجاوے تو ابوبکر سے کہنا نماز پڑہاوین جب عصر کا وقت ہوا بلال نے اذان دی پھر تکبیر کہی اور ابوبکر کو حکم

کیا نماز پڑہانے کا وہ آگے بڑہے۔ پھر ویسی ہی حدیث بیان کی مگر اس مین یہ ہے آپ نے یون فرمایا جب کوئی حادثہ پیش آوے

نماز مین تو مرد تسبیح کہین اور عورتین دستک دین **عن** عيسى بن ايوب قال قوله التصفيح للنساء تضرب باصبعين

آمین ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہی تم بھی آمین کہو کیونکہ
جسکی آمین فرشتوں کی آمین سی لڑجاوی گی اوسکی اگلی گناہ معاف ہوجاوینگی ابن شہاب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بہی آمین کہا کرتے تھے عن بلال انہ قال یا رسول اللہ لا تسبقنی بآمین ترجمہ بلال سی روایت ہی انہوں
نی کہا یا رسول اللہ مجہ سی آگے آپ آمین نکہا کیجیے ف یعنی اتنی مہلت دیا کیجیے کہ میں سورہ فاتحہ سی فارغ ہوجاؤں تو
آپ کی اور میری آمین ساتھ ہوا کری عن ابی مصبح المقرائی قال کنا نجلس الی ابی زہیر النمیری وکان من الصحابۃ
فیتحدث احسن الحدیث فاذا دعا الرجل منا بدعاء قال اختمہ بآمین فان آمین مثل الطابع علی الصحیفۃ قال
ابو زہیر اخبرکم عن ذلک خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فاتینا علی رجل قد الح فی المسئلۃ
فوقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستمع منہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوجب ان ختم فقال رجل من القوم بای شئ
یختم قال بآمین فقد اوجب فانصرف الرجل الذی سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی الرجل فقال اختم یا فلان بآمین
وابشر وہذا لفظ محمود ترجمہ ابی مصبح المقرائی سے روایت ہی ہم بیٹھا کرتی تھی ابوزہیر نمیری پاس جو صحابی تھی اور اچھی
اچھی حدیثیں سنا کرتی تھی ایکبار ہم میں سی کسی شخص نے دعا کی انہوں نی کہا ختم کرو دعا کو آمین پر کیونکہ آمین مثل مہر کی ہی کتاب
پر ابوزہیر نے کہا میں تمکو اسکا حال سناتا ہوں ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ نکلی ایک شخص کے پاس پہونچی جو نہایت
عاجزی سی دعا کر رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑی ہوکر سننے لگی آپ نے فرمایا اوسکی دعا قبول ہوگی اگر ختم کریگا ایک شخص نے
پوچھا یا رسول اللہ کس چیز سی ختم کریگا آپ نے فرمایا آمین سی اگر وہ آمین پر ختم کریگا تو اوسکی دعا قبول ہوگی وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سی یہہ سنکر اوس شخص پاس آیا جو دعا کر رہا تھا اور اوس سے بولا ختم کر تو اپنی دعا کو آمین پر اور خوش ہوجا۔ کہا ابوداؤد
نی مقرائی ایک قبیلہ ہی حمیر میں سی باب التصفیق فی الصلوۃ نماز میں دستک مارنیکا بیان عن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التسبیح للرجال والتصفیق للنساء ترجمہ ابوہریرہؓ سی روایت ہی رسول اللہ صلعم نی فرمایا
مردوں کیواسطی تسبیح ہے اور عورتوں کیواسطی دستک مارنا ہی ف جب نماز میں کوئی واقعہ پیش آوی مثلاً کوئی پکاری یا بچہ آگاہ
گرتا ہو تو مرد سبحان اللہ کہدیں اور عورت ایک ہتیلی کو دوسری ہاتھ کی پشت پر ماردی عن سہل بن سعد ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ذہب الی بنی عمرو بن عوف لیصلح بینہم وحانت الصلوۃ فجاء المؤذن الی ابی بکر رضی اللہ عنہ فقال اتصلی
بالناس فاقیم قال نعم فصلی ابوبکر فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس فی الصلوۃ فتخلص حتی وقف فی الصف
فصفق الناس وکان ابوبکر لا یلتفت فی الصلوۃ فلما اکثر الناس التصفیق التفت فرای رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فاشار الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امکث مکانک فرفع ابوبکر یدیہ فحمد اللہ علی ما امرہ بہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذلک ثم استاخر ابوبکر حتی استوی فی الصف وتقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی
فلما انصرف قال یا ابابکر ما منعک ان تثبت اذ امرتک قال ابوبکر ما کان لابن ابی قحافۃ ان یصلی بین

محسن نے مجھ سے بیان کیا رسول اللہ ص کا جب سن زیادہ ہو گیا اور آپ کا گوشت بڑھ گیا تو آپ نے ایک ستون
مصلے مین کھڑا کر لیا اوس پر ٹیکا لگا کے نماز پڑھتے تھے **باب** النھی عن الکلام فی الصلاۃ نماز مین بات
کرنیکی ممانعت **عن** زید بن ارقم قال کان احدنا یکلم الرجل الی جنبہ فی الصلاۃ فنزلت وقوموا للہ
قانتین فامرنا بالسکوت ونھینا عن الکلام **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے ہم مین سے ہر ایک آدمی اپنے
برابر والی سے بات کیا کرتا اوس وقت یہ آیت اوتری وقوموا للہ قانتین۔ کھڑے ہو اللہ کیواسطے چپ چاپ ہمکو سکوت کا حکم ہوا اور ممانعت ہوئی بات کرنی کی **باب** فی صلاۃ القاعد بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان **عن** عبداللہ م نماز مین
بن عمرو قال حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلاۃ الرجل قاعدا نصف الصلاۃ فاتیتہ فوجدتہ
یصلی جالسا فوضعت یدی علی راسی فقال ما لک یا عبداللہ بن عمرو قلت حدثت یا رسول اللہ انک قلت
صلاۃ الرجل قاعدا نصف الصلاۃ وانت تصلی قاعدا قال اجل ولکنی لست کاحد منکم **ترجمہ** عبداللہ بن
عمرو سے روایت ہے مین نے یہ حدیث سنی کہ رسول اللہ ص نے فرمایا بیٹھ کر نماز پڑھنا آدھا ثواب رکھتا ہے تو مین آپ پاس آیا
اگو بیٹھے نماز پڑھتے دیکھا مین نے اپنا ہاتھ سر پر رکھا (تعجب سے) آپ نے پوچھا کیا ہے اے عبداللہ بن عمرو مین نے
کہا مجھ سے کسی نے بیان کیا آپ نے فرمایا بیٹھ کر نماز پڑھنا آدھی نماز ہے حالانکہ آپ بیٹھکر نماز پڑھتے ہین آپ نے فرمایا ہان
سچ ہے لیکن مین تمہاری کسی کے مثل نہین ہون **ف** مجھے بیٹھکر نماز پڑھنے مین بھی پورا ثواب ہے یہ آپ کی خصوصیات
مین سے تھا **عن** عمران بن حصین انہ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صلاۃ الرجل قاعدا فقال صلاتہ قائما
افضل من صلاتہ قاعدا وصلاتہ قاعدا علی النصف من صلاتہ قائما وصلاتہ نائما علی النصف من
صلاتہ قاعدا **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے اُنہون نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز
پڑھنے کو آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا بیٹھ کر پڑھنے سے افضل ہے اور بیٹھ کر پڑھنے مین کھڑے ہونیکا آدھا ثواب ملتا ہے
اور لیٹ کر پڑھنے مین بیٹھ کر پڑھنے کا آدھا ثواب ملتا ہے **ف** خطابی نے کہا مین نے کسی اہل علم سے نہین سنا جس نے
نفل نماز لیٹ کر پڑھنے کی اجازت دی ہو تو اگر یہ حدیث صحیح ہو مراد اس سے بیمار کی نماز ہے جو بیٹھ کر نہ پڑھ سکے انتھی مین کہتا
ہون یہ روایت صحیح ہی مگر مراد اس سے نفل نماز ہے وہ کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے سب طرح درست ہے لیکن ثواب مین کمی اور بیشی ہے
عن عمران بن حصین قال کان بی الناصور فسالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال صل قائما فان لم تستطع فعلی
جنب **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے مجھ ناصور ہو گیا تھا مین نے رسول اللہ ص سے بیان کیا آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر
نماز پڑھ اگر کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پڑھ اگر بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر کروٹ پر پڑھ **عن** عائشۃ قالت ما رایت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرا فی شیء من صلاۃ اللیل جالسا قط حتی دخل فی السن فکان یجلس فیقرا حتی اذا بقی
اربعین او ثلاثین آیۃ قام فقراھا ثم سجد **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن فيها يشير ترجمہ عیسی بن ایوب نے کہا دستک سے یہ مراد ہے کہ دائیں ہاتھ کی دو انگلیاں بائیں
ہاتھ کے ہتھیلی پر مارے **باب** الاشارة في الصلوة نماز مین اشارہ کرنیکا بیان عن انس بن مالك ان النبي
صلی اللہ علیہ وسلم كان يشير في الصلوة ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تھے نماز مین عن
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم التسبيح للرجال يعني في الصلوة والتصفيق للنساء من اشار
في صلاته اشارة تفهم عنه فليعد لها يعني الصلوة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سبحان اللہ کہنا مردون کیواسطے ہے اور دستک مارنا عورتون کیواسطے ہے نماز مین جو کوئی اشارہ کرے ایسا جس
سے کوئی مضمون سمجھا جاوے تو وہ اپنی نماز کو لوٹا دے - کہا ابوداود نے یہ حدیث وہم ہے **ف** اسکا اعتبار نہین ہے
مخالف ہے حدیث صحیح کے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین اشارہ کرتے تھے اور مخالف ہے احادیث صحیحہ
کی جو اور گزرین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین سلام کا جواب اشارہ سے دیتے تھے **باب** مسح الحصى في
الصلوة نماز کے اندر کنکریان ہٹانے کا بیان عن ابي ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا قام احدكم
الى الصلوة فان الرحمة تواجهه فلا يمسح الحصا ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز کو کھڑا ہو تو رحمت خدا کی اوسکے سامنے ہوتی ہے چاہیے کہ کنکریان نہ ہٹاوے عن
معيقيب ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تمسح وانت تصلي فان كنت لا بد فاعلا فواحدة تسوية
الحصا ترجمہ معیقیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کنکریان نہ ہٹا نماز پڑھتے مین اگر ضرورت
ہو تو ایکبار ہٹا لے **باب** الرجل يصلي مختصرا کمر پر ہاتھ رکھکے نماز پڑھنے کا بیان عن ابي هريرة قال نهى رسول
الله صلى الله عليه وسلم عن الاختصار في الصلوة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کمر پر ہاتھ رکھکے پڑھنے سے **باب** الرجل يعتمد في الصلوة على عصا نماز مین لکڑی پر ٹیکا لگانے کا بیان
عن هلال بن يساف قال قدمت الرقة فقال لي بعض اصحابي هل لك في رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه
وسلم قال قلت غنيمة فدفعنا الى وابصة قلت لصاحبي نبدأ فننظر الى دله فاذا عليه قلنسوة لاطئة
ذات اذنين وبرنس خز اغبر واذا هو معتمد على عصا في صلاته فقلنا بعد ان سلمنا فقال حدثتني ام
قيس بنت محصن ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما اسن وحمل اللحم اتخذ عمودا في مصلاه يعتمد عليه
ترجمہ ہلال بن یساف سے روایت ہے مین رقہ مین آیا (رقہ ایک بستی ہے شام مین) میرے ایک یار نے کہا تمکو کسی صحابی
سے ملنے کے آرزو ہے مین نے کہا کیون نہین غنیمت ہے پھر ہم گئے وابصہ پاس مین نے اپنے ساتھی سے کہا پہلے ہم اوسکی
وضع دیکھین تو وہ ایک ٹوپی سر سے چپکی ہوئی دو کان والے پہنے تھے اور ایک باران پوش خز کا خاکی رنگ کا اوڑھے
تھے اور نماز مین ٹیکا لگائے ہوئے تھے ایک لکڑی پر جب ہم نے سلام پھیرا تو اوسکی وجہ پوچھی اونھون نے کہا ام قیس بنت

الرابعة چوتھی رکعت کی بعد سرین پر بیٹھنے کا بیان عن ابی حمید الساعدی فی عشرة من اصحاب رسول [redacted]
الله صلی الله علیه وسلم وقال احمد قال اخبرنی محمد بن عمرو بن عطاء قال سمعت ابا حمید الساعدی فی عشرة من اصحاب رسول
الله صلی الله علیه وسلم منهم ابو قتادة قال ابو حمید انا اعلمکم بصلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم قالوا
فاعرض فذکر الحدیث قال ویفتح اصابع رجلیه اذا سجد ثم یقول الله اکبر ویرفع ویثنی رجله الیسری فیقعد
علیها ثم یصنع فی الاخری مثل ذلک فذکر الحدیث قال حتی اذا کانت السجدة التی فیها التسلیم اخر رجله
الیسری وقعد متورکا علی شقه الایسر زاد احمد قالوا صدقت هکذا کان یصلی ولم یذکرا فی حدیثهما
الجلوس فی الثنتین کیف جلس **ترجمہ** ابی حمید ساعدی سے روایت ہے وہ دس صحابیوں میں بیٹھے ہوئے تھے اون میں سے میں
ابو قتادہ وہ ابو حمید نے کہا میں تم سب میں رسول اللہ صلعم کی نماز خوب جانتا ہوں انہوں نے کہا بیان کرو پھر بیان کیا حدیث
کو یہانتک کہ کہا آپ جب سجدہ کرتے تو پانوں کی انگلیوں کو کھلا رکھتے پھر اللہ اکبر کہتے اور سر اوٹھاتے اور بائیں پانوں
کو ٹیڑھا کرکے اوس پر بیٹھتے پھر دوسری رکعت میں ایسا ہی کرتے اخیر حدیث تک جب اس سجدہ سے فارغ ہوتے جسکے بعد سلام
ہے تو بایاں پانوں ایکطرف نکال دیتے اور بائیں سرین پر تکیا دیکر بیٹھتے احمد بن حنبل کے روایت میں اتنا زیادہ ہے پھر اون صحابیوں
نے کہا تم نے سچ کہا آپ اسی طرح نماز پڑھتے تھے لیکن احمد بن حنبل اور مسدد بن مسرہد دونوں نے یہ نہیں بیان کیا کہ دو رکعت
پڑھ کر کسطرح بیٹھتے تھے عن محمد بن عمرو بن عطاء انه کان جالسا مع نفر من اصحاب رسول الله صلی الله علیه و
سلم بهذا الحدیث ولم یذکر ابا قتادة قال فاذا جلس فی الرکعتین جلس علی رجله الیسری فاذا جلس فی الرکعة الاخیرة
قدم رجله الیسری وجلس علی مقعدته **ترجمہ** محمد بن عمرو بن عطا چند صحابیوں کے ساتھ بیٹھے تھے پھر یہی حدیث بیان
کی مگر ابو قتادہ کا ذکر نہیں کیا کہا جب آپ دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو بائیں پانوں پر بیٹھتے اور جب اخیر رکعت کے بعد بیٹھتے تو
بائیں پانوکو باہر نکال دیا اور سرین پر بیٹھے عن محمد بن عمرو العامری قال کنت فی مجلس بهذا الحدیث قال
فیه فاذا قعد فی الرکعتین قعد علی بطن قدمه الیسری ونصب الیمنی فاذا کانت الرابعة افضی بورکه
الیسری الی الارض واخرج قدمیه من ناحیة واحدة **ترجمہ** اس روایت میں بھی ہے جب آپ دو رکعتیں پڑھ کر
بیٹھتے تو بائیں قدم کے تلوے پر بیٹھتے اور داہنے پانو کو کھڑا کیا جب چوتھی رکعت پڑھ کر بیٹھتے تو اپنی بائیں سرین
سے لگا دی اور دونوں پانوں کو ایکطرف نکال دیا عن عباس او عیاش بن سهل الساعدی انه کان فی مجلس فیه
ابوه فذکر فیه قال فسجد فانتصب علی کفیه ورکبتیه وصدور قدمیه وهو جالس فتورک ونصب قدمه
الاخری ثم کبر فقام ولم یتورک ثم عاد فرکع الرکعة الاخری فکبر کذلک ثم جلس بعد الرکعتین حتی
اذا هو اراد ان ینهض للقیام قام بتکبیر ثم رکع الرکعتین الاخریین فلما سلم سلم عن یمینه وعن شماله
ترجمہ عباس یا عیاش بن سہل ساعدی سے روایت ہے وہ ایک مجلس میں تھے اوس میں اونکے باپ بھی تھے پھر یہی حدیث بیان

کو رات کی نماز کبھی بیٹھ کر پڑھتی نہ دیکھا یہانتک کہ آپ ضعیف ہو گئی تو بیٹھ کر کلام اللہ پڑہا کرتے جب تیس یا چالیس آیتین رہ
جاتین کھڑی ہوتی پھر اونکو پڑہ کر رکوع کرتی **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلے جالسا فیقرأ
وھو جالس واذا بقی من قراتہ قدر ما یکون ثلاثین او اربعین اٰیۃ قام فقرأھا وھو قائم ثم رکع
ثم سجد ثم یفعل فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلک **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم بیٹھ کر نماز پڑہتے تو بیٹھے بیٹھے کلام اللہ پڑہا کرتی جب تیس یا چالیس آیتین رہ جاتین کھڑی ہو جاتے پھر اون آیتونکو
پڑہ کر رکوع کرتی پھر سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت مین اسی طرح کرتے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یصلی لیلا طویلا قائما ولیلا طویلا قاعدا فاذا صلی قائما رکع قائما واذا صلی قاعدا رکع قاعدا
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ بڑی رات تک کہڑی ہو کر نماز پڑہتی اور بڑی رات تک بیٹھ کر نماز پڑہتے جب
کھڑی ہو کر نماز پڑہتے تو رکوع بھی کھڑی ہو کر کرتی اور جب بیٹھ کر پڑہتی تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے **عن** عبد اللہ بن شقیق
قال سألت عائشۃ اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ السورۃ فی رکعۃ قالت المفصل قال قلت فکان یصلی
قاعدا قالت حین حطمہ الناس **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے پوچہا کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ایک سورت پڑہتے تھے ایک رکعت مین اونہون نے کہا ہان مفصل مین سے پھر مین نے کہا آپ بیٹھ کر نماز پڑہتے تھے
اونہون نے کہا جب لوگون نے اونکو بڈہا کر دیا تو بیٹھ کر پڑہنے لگے **باب** کیف الجلوس فی التشہد تشہد کے
لیے کسطرح بیٹھے **عن** وائل بن حجر قال قلت لانظرن الی صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی فقام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستقبل القبلۃ فکبر فرفع یدیہ حتی حاذتا باذنیہ ثم اخذ شمالہ
بیمینہ فلما اراد ان یرکع رفعہما مثل ذلک قال ثم جلس فافترش رجلہ الیسری ووضع یدہ الیسری
علی فخذہ الیسری وحد مرفقہ الیمنی علی فخذہ الیمنی وقبض ثنتین وحلق حلقۃ ورایتہ یقول
ھکذا وحلق بشر الابہام والوسطی واشار بالسبابۃ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے مین نے کہا مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھونگا آپ کیونکر پڑہتے ہین تو آپ کھڑی ہوئی اور آپ نے منہہ کیا قبلہ کیطرف اور تکبیر
کہی اور دونو ہاتھ اوٹھائی کانون تک پھر بائین ہاتھ کو داہنے ہاتھ سے پکڑا پھر جب رکوع کا ارادہ کیا دونو ہاتھون
کو اوٹھایا کانون تک یہانتک کہ آپ بیٹھے تو آپنے بایان پانو بچھایا اور بایان ہاتھ بائین ران پر رکہا اور داہنی کہنی کو داہنے
ران سے اوٹھا ہوا رکہا اور دو اونگلیون کو بند کر لیا (یعنی چہنگلیا اور اوسکے پاس کی اونگلی) اور حلقہ کیا (بیچ کی اونگلی اور
انگھوٹے سے) اور مین نے دیکھا اونکو اسطرح کرتی ہوئی پھر بشر نے اوسکو بتایا بیچ کی اونگلی اور انگھوٹے سے حلقہ کیا اور کلمے کے
اونگلی سے اشارہ کیا **ف** اس حدیث سے اور جتنی حدیثین اشارہ کی باب مین آئین مین ان سب سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ شروع
سے آپ اسی طرح بیٹھتی تھے اشارہ کی شکل پر نہ یہ کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ پر اونگلی اوٹھاتے تھے **باب** من ذکر التورک فی

آپ کی حیات مین السلام علیک ایہا النبی کہتے تہے پھر آپ کی وفات کے بعد السلام علی النبی کہنے لگے ابن
کہا السلام علی النبی کہنا صحیح ہوا بغیر شک کے **عن** عبد اللہ قال کنا لا ندری ما نقول اذا جلسنا
فی الصلوۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد علم فذکر نحوہ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
پہلے ہمکو معلوم نہ تہا ہم کیا کہین جب بیٹھیں ہم نماز مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکہایا پہر ویسی ہی حدیث
بیان کی **عن** عبد اللہ بمثلہ قال وکان یعلمنا کلمات ولم یکن یعلمناھن کما یعلمنا التشہد
اللھم الف بین قلوبنا واصلح ذات بیننا واھدنا سبل السلام ونجنا من الظلمات الی النور وجنبنا
الفواحش ما ظہر منہا وما بطن وبارک لنا فی اسماعنا وابصارنا وقلوبنا وازواجنا وذریاتنا
وتب علینا انک انت التواب الرحیم واجعلنا شاکرین لنعمتک مثنین بہا قابلیہا واتمہا علینا
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے اوس مین یہہ ہی اور بہی چند کلمے آپنے ہمکو سکہائی لیکن اسطرح نہین سکہائے
جیسے تشہد سکہایا وہ یہہ مین اللھم الف بین قلوبنا اخیر تک **عن** القاسم بن مخیمرۃ قال اخذ علقمۃ بیدی فحدثنی ان
عبد اللہ بن مسعود اخذ بیدہ وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید عبد اللہ فعلمہ التشہد فی
الصلوۃ فذکر مثل دعاء حدیث الاعمش اذا قلت ھذا او قضیت ھذا فقد قضیت صلوتک ان شئت
ان تقوم فقم وان شئت ان تقعد فاقعد **ترجمہ** قاسم بن مخیمرہ سے روایت ہے علقمہ نے میرا ہاتہہ پکڑا اور کہا
عبد اللہ بن مسعود نے میرا ہاتہہ پکڑا اور کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن مسعود کا ہاتہہ پکڑا اور اونکو تشہد
پڑہنا سکہایا جیسے اوپر گزرا بعد اوسکے فرمایا جب تو یہہ پڑہ چکا تو تیری نماز پوری ہوگئی۔ اب چاہے اوٹھ کہڑا ہو اور چاہے
بیٹہا رہ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لفظ سلام فرض نہین ہے جیسے ابو حنیفہ کا قول ہے **عن** ابن عمر عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی التشہد التحیات للہ الصلوات الطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
قال قال ابن عمر زدت فیہا وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ قال ابن
عمر زدت فیہا وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد سکہایا التحیات للہ الصلوات الطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ برکاتہ (ابن عمر نے
کہا برکاتہ مین نے بڑہا دیا) السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ (ابن عمر نے کہا مین نے بڑہا دیا
وحدہ لا شریک لہ) واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ **عن** حطان بن عبد اللہ الرقاشی قال صلی بنا ابو موسی الاشعری
فلما جلس فی اخر صلوتہ قال رجل من القوم اقرت الصلوۃ بالبر والزکوۃ فلما انفتل ابو موسی اقبل علی القوم
فقال ایکم القائل کلمۃ کذا وکذا فارم القوم فقال ایکم القائل کلمۃ کذا وکذا فارم القوم قال فلعلک
یا حطان قلتہا قال ما قلتہا ولقد رھبت ان تبکعنی بہا فقال رجل من القوم انا قلتہا وما اردت بہا

پہلے جب آپ نے سجدہ کیا تو آپ نے اعتماد کیا دونوں ہتھیلیوں پر اور گھٹنوں پر اور پاؤں کی سروں پر جب آپ بیٹھے تو سرین پر بیٹھے
اور دوسرے قدم کو کھڑا کیا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور کھڑے ہوئے اور بیٹھے نہیں پھر دوسری رکعت میں اسی طرح
دو بار کیا ایسا ہی تکبیر کہی پھر دو رکعتیں پڑھکر بیٹھے جب اوٹھنے لگے تکبیر کہکر اوٹھے پھر پچھلی دو رکعتیں پڑھکر سلام پھیرا
داہنی اور بائیں طرف ۔ کہا ابو داؤد نے اس میں سرین پر بیٹھنے کا اور پھر ہاتھ اوٹھانے کا جب دو رکعت پڑھکر اوٹھے ذکر
نہیں ہے **عن** عباس بن سهل قال اجتمع ابو حميد و ابو اسيد و سهل بن سعد و محمد بن مسلمة فذكروا هذا الحديث
و لم يذكر الرفع اذا قام من ثنتين و لا الجلوس قال حتى فرغ ثم جلس فافترش رجله اليسرى و اقبل
بصدر اليمنى على قبلته **ترجمہ** عباس بن سهل سے روایت ہے ابو حمید اور ابو اسید اور سهل بن سعد اور محمد بن مسلمہ جمع
ہوئے پھر یہی حدیث بیان کی نہ اس میں ہاتھ اوٹھانیکا ذکر ہے کھڑے ہوتے وقت نہ بیٹھنے کا بلکہ یہ ہے جب آپ نماز سے فارغ
ہوئے تو بایاں پاؤں بچھایا اور داہنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ کیطرف کر کے بیٹھے **ف** ابو حنیفہ کا یہی قول ہے ۔

باب التشهد التحیات کا بیان **عن** عبد الله بن مسعود قال كنا اذا جلسنا مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم في الصلاة قلنا السلام على الله قبل عباده السلام على فلان و فلان فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا تقولوا السلام على الله فان الله هو السلام و لكن اذا جلس احدكم فليقل التحيات لله و الصلوات
و الطيبات السلام عليك ايها النبي و رحمة الله و بركاته السلام علينا و على عباد الله الصالحين
فانكم اذا قلتم ذلك اصاب كل عبد صالح في السماء و الارض او بين السماء و الارض اشهد ان لا اله ۴۰۰
الا الله و اشهد ان محمدا عبده و رسوله ثم ليتخير احدكم من الدعاء اعجبه اليه فيدعو به **ترجمہ**
عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ نماز کیواسطے بیٹھتے تو کہتے السلام علی اللہ قبل عبادہ
یعنی سلام ہے اللہ پر بندوں سے پہلے یا بندوں کیطرف سے السلام علی فلان و فلان سلام ہے فلانی پر رسول اللہ نے فرمایا یہ کہو
سلام ہے اللہ پر اسواسطے کہ اللہ ہی سلام ہے **ف** یعنی سلام اللہ کا نام بھی ہے جب یہ کہا کہ سلام ہے اللہ پر تو معلوم ہوا سلام
اور کوئی چیز ہے یا یہ مقصود ہے کہ سلامتی دینے والا اور آفتوں سے بچانیوالا اللہ ہی ہے اور وہ خود تو سب عیبوں سے پاک ہے اوسکو
نقصان نہیں پہونچ سکتا پھر اوسکی لیے سلامتی کے دعا بیکار ہے **ف** لیکن جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو کہے التحیات للہ
و الصلوات و الطیبات السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین کیونکہ جب یہ تم کہو گے تو ہر
نیک بندے کو آسمان میں ہو یا زمین میں ہو یا دونوں کے بیچ میں ہو اسکا ثواب پہونچیگا پھر یہ کہو اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد
ان محمدا عبدہ و رسولہ پھر جو دعا زیادہ پسند ہو وہ مانگے **ف** یہ تشہد عبد اللہ بن مسعود کا سب تشہدوں سے زیادہ صحیح ہے
اتفاق کیا ہے سب ائمہ ستہ نے لفظا و معنی پر السلام علیک ایہا النبی ۔ آنحضرت کی حالت حیات میں کہا جاتا تھا اب یوں کہنا
چاہیے السلام علی النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ روایت کیا اسکو بخاری نے ابن مسعود سے عینی نے کہا ظاہر اس حدیث سے یہی ہے کہ صحابہ

ابن عباس انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشہد کما یعلمنا القرآن وکان یقول التحیات المبارکات

الصلوات الطیبات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد

ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ ہمکو تشہد اس طرح سکھاتے جس

طرح قرآن کی سورت سکھاتے آپ فرماتے تھے التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ **ف** عبد اللہ بن مسعود کی تشہد کے بعد

یہ تشہد صحیح ہے روایت کیا اسکو مسلم نے **عن** سمرۃ بن جندب اما بعد امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان فی وسط

الصلوۃ او حین انقضائہا فابدؤا قبل التسلیم فقولوا التحیات الطیبات والصلوات والملک للہ ثم سلموا

عن الیمین ثم سلموا علی قاریکم وعلی انفسکم **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے ہمکو حکم کیا رسول اللہ نے جب ہم بیچ نماز

مین ہوں یا اخیر مین بیٹھیں تو قبل سلام کے یہ کہیں التحیات الطیبات والصلوات والملک للہ پھر سلام پھیرو داہنی طرف پھر سلام

کرو اپنے امام پر اور اپنی اوپر **باب** الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد بعد تشہد کے درود پڑھنے کا بیان

عن کعب بن عجرۃ قال قلنا او قالوا یا رسول اللہ امرتنا ان نصلی علیک وان نسلم علیک فاما السلام فقد

عرفناہ فکیف نصلی علیک قال قولوا **اللہم** صل علی محمد وال محمد کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وال

محمد کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے ہم نے کہا یا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے

حکم کیا ہے کہ تجھپر درود اور سلام بھیجا کرو تو سلام کا طریقہ ہمکو معلوم ہو گیا لیکن درود کیونکر بھیجیں آپنے فرمایا کہو اللہم صل علی محمد

وآل محمد کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وآل محمد کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید۔ دوسری روایت مین ہے۔ اللہم

صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم۔ تیسری روایت مین ہے۔ اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم

انک حمید مجید۔ اللہم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔ زہیر بن عدی کی روایت مین ہے۔ کما

صلیت علی آل ابراہیم انک حمید مجید وبارک علی محمد الخ **عن** ابی حمید الساعدی انہم قالوا یا رسول اللہ کیف نصلی

علیک قال قولوا اللہم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وازواجہ

وذریتہ کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید **ترجمہ** ابی حمید ساعدی سے روایت ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ

ہم کیونکر درود بھیجیں آپ پر آپنے فرمایا کہو اللہم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علی آل ابراہیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت

علی آل ابراہیم انک حمید مجید **عن** ابی مسعود الانصاری انہ قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مجلس سعد بن عبادۃ

فقال بشیر بن سعد امرنا اللہ ان نصلی علیک یا رسول اللہ فکیف نصلی علیک فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حتی تمنینا انہ لم یسألہ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا فذکر معنی حدیث کعب بن عجرۃ زاد فی آخرہ

فی العالمین انک حمید مجید **ترجمہ** ابی مسعود انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے سعد

...ین فقال ابو موسی اما تعلمون کیف تقولون فی صلاتکم ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم خطبنا فعلمنا وبین لنا سنتنا وعلمنا صلاتنا فقال اذا صلیتم فاقیموا صفوفکم ثم لیؤمکم احدکم فاذا کبر فکبروا واذا قرأ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین یجبکم الله واذا کبر ورکع فکبروا واركعوا فان الامام یرکع قبلکم ویرفع قبلکم قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم فتلک بتلک واذا قال سمع الله لمن حمدہ فقولوا اللهم ربنا لک الحمد یسمع الله لکم فان الله تعالی قال علی لسان نبیہ صلی الله علیہ وسلم سمع الله لمن حمدہ واذا کبر وسجد فکبروا واسجدوا فان الامام یسجد قبلکم ویرفع قبلکم قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم فتلک بتلک فاذا کان عند القعدۃ فلیکن من اول قول احدکم ان یقول التحیات الطیبات الصلوات لله السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ الله وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اشهد ان لا الہ الا الله واشهد ان محمدا عبدہ ورسولہ لم یقل احمد وبرکاتہ ولا قال واشهد قال وان محمدا ترجمہ حطان بن عبد اللہ رقاشی سے روایت ہے ابو موسی اشعری نے نماز پڑھائی جب اخیر نماز مین بیٹھے ایک شخص بول اوٹھا نماز مقرر کی گئی ہے نیکی اور پاکی کے ساتھہ جب ابو موسی نماز سے لوٹے تو لوگون سے پوچھا یہہ کلام کس نے کیا تھا سب لوگ چپ ہو رہے پھر انہون نے پوچھا سب لوگ چپ ہو رہے ابو موسی نے کہا اے حطان شاید تو نے کہا حطان نے کہا مین نے نہین کہا مین تو ڈرتا ہون کہین تم مجھہ کو سزا نہ دو ایک شخص بول اوٹھا مین نے کہا اور میری نیت بہتر تھی ابو موسی نے کہا تم نہین جانتے کیا کہتے ہو نماز کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بتایا اور سکھایا اور طریقہ دکھلایا اور نماز تعلیم کی آپ نے فرمایا جب تم نماز پڑھنے کا قصد کرو پہلے صفون کو درست کرو پھر کوئی تم مین سے امامت کرے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو اللہ قبول کریگا اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کریگا اور تم سے پہلے سر اوٹھا دیگا رسول اللہ نے فرمایا پھر اسکا عوض وہان آجاویگا **ف** یعنی تم رکوع مین امام کے بعد جاؤگے تو سر اوٹھانے مین امام سے دیر کروگے اوتنا ہی رکوع تم کو ملیگا اور جتنا امام نے پڑہا ہے رکوع مین تم بھی پہنچ سکوگے **ف** اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو اللہ سن لیویگا کیونکہ اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی کے زبان پر ارشاد فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ اللہ سنتا ہے اوسکی جو کوئی اوسکی تعریف کرے اور جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کریگا اور تم سے پہلے سر اوٹھا دیگا آپ نے فرمایا یہہ اوسکا عوض ہو جاویگا اور جب امام بیٹھے تو تم مین سے ہر ایک پہلے یہی کہے التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ امام احمد کی روایت مین یون ہے السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ - دوسری روایت مین بھی ایسا ہی ہے مگر اتنا زیادہ ہے فاذا قرأ فانصتوا جب امام قرأت کرے تو تم چپ رہو اور تشہد مین اتنا زیادہ ہے بعد اشہد ان لا الہ الا اللہ کے وحدہ لا شریک لہ - کہا ابو داؤد نے انصتوا کا لفظ محفوظ نہین ہے صرف اوسکو سلیمان تیمی نے نقل کیا ہے اس حدیث مین **عن**

ترجمہ علی بن عبد الرحمن المعاوی سے روایت ہے مجھکو عبد اللہ بن عمر نے دیکھا کنکریوں سے کھیلتے ہوئی نماز میں جب نماز سے فارغ ہوئے تو اُن منع کیا اور کہا ویسا کر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے تھے میں نے کہا آپ کیا کرتی تھی انہوں نے کہا آپ جب بیٹھتے تھے نماز میں تو رکھتے داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے اور سب انگلیوں کو بند کر لیتے لیکن کلمے کے اونگلی سے اشارہ کرتے اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے **عن** عبد اللہ بن الزبیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا قعد فی الصلاۃ جعل قدمہ الیسری تحت فخذہ الیمنی وساقہ وفرش قدمہ الیمنی ووضع یدہ الیسری علی رکبتہ الیسری ووضع یدہ الیمنی علی فخذہ الیمنی واشار باصبعہ وارانا عبد الواحد واشار بالسبابۃ

ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو اپنا بایاں پاؤں داہنی ران اور داہنی پنڈلی کے نیچے کر لیتے اور داہنا پاؤں بچھا دیتے اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے اور انگلی سے اشارہ کرتے عبد الواحد نے اسکو بتایا کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا **عن** عبد اللہ بن الزبیر انہ ذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یشیر باصبعہ اذا دعا ولا یحرکہا قال ابن جریج وزاد عمرو بن دینار قال اخبرنی عامر عن ابیہ انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یدعو کذلک ویتحامل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدہ الیسری علی فخذہ الیسری ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشارہ کرتے تھے اپنی انگلی سے جب تشہد پڑھتے تھے اور اسکو حرکت نہیں دیتے تھے **ف** اکثر علما کا یہی مذہب ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے امام ابو حنیفہ نے اور مالک کے نزدیک ہلانا مستحب ہے بدلیل حدیث وائل بن حجر کے۔ دوسری روایت میں ہے عبد اللہ بن الزبیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسطرح دعا مانگتے دیکھا اور آپ بایاں ہاتھ اپنا بائیں ران پر ٹیکتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ ایماء یعنی اشارہ اپنی نگاہ اشارے کے مقام پر رکھتے یعنی اسطرف دیکھتے **عن** مالک بن نمیر الخزاعی عن ابیہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واضعا ذراعہ الیمنی علی فخذہ الیمنی رافعا اصبعہ السبابۃ قد حناہا شیئا ترجمہ نمیر خزاعی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اپنا داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھے تھے اور کلمے کی انگلی کو اٹھائی ہوئی تھی تھوڑا سا جھکائی ہوئی

باب کراہیۃ الاعتماد علی الید فی الصلوۃ

نماز میں ہاتھ ٹیکنے کی ممانعت **ف** یعنے بیٹھے ہوئے ایکطرف زمین پر ہاتھ ٹیک کر بیٹھے یا کھڑا ہوتے وقت دونوں ہاتھ زمین پر ٹیک کر اٹھے مگر یہ اخیر امر ثابت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعضوں نے کہا یہ فعل آپکا ضعیفی میں تھا **عن** ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال احمد بن حنبل ان یجلس الرجل فی الصلوۃ وہو معتمد علی یدہ وقال ابن شبویہ نہی ان یعتمد الرجل علی یدہ فی الصلوۃ وقال ابن رافع نہی ان یصلی الرجل وہو معتمد علی یدہ وذکرہ فی باب الرفع من السجود وقال ابن عبد الملک نہی ان یعتمد الرجل علی یدیہ اذا نہض فی الصلوۃ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام احمد کی روایت میں بیٹھنے سے نماز میں ہاتھ پر ٹیکا دیکر اور ابن شبویہ کی روایت میں منع کیا ہاتھ پر ٹیکا دینے سے نماز میں اور ابن رافع کی روایت میں منع کیا نماز پڑھنے سے ہاتھوں پر ٹیکا دیکر اور بیان کیا اسکو سجدے سے اٹھنے کے وقت اور ابن عبد الملک نے کہا منع کیا ہاتھوں پر ٹیکا دینے سے کھڑے ہوتے وقت نماز میں **ف** ابن شبویہ کی روایت مطلق ہے اور ابن رافع اور ابن عبد الملک کی روایت سے شافعی کے قول کو تائید ہوتی ہے کہ سجدے سے ہاتھ ٹیک کر اٹھنا چاہیے اور اس میں گنجایش نہیں ہے اس تاویل کے کہ مراد ہاتھ ٹیکنا ہے قعود کی حالت میں۔ جو لوگ سجدے سے دونوں ہاتھ ٹیک کر اٹھنا بہتر جانتے ہیں وہ دلیل لاتے ہیں مالک بن الحویرث کی حدیث سے واذا رفع راسہ من السجدۃ الثانیۃ جلس واعتمد علی الارض ثم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سر اٹھاتے دوسرے سجدے سے بیٹھتے تو زمین پر ٹیکا لگا کر کھڑے ہوتے یعنی ہاتھ زمین پر ٹیکتے روایت کیا اسکو بخاری نے **عن** اسمعیل بن

بن عبادہ کی مجلس مین تو بشیر بن سعدؓ نے کہا یا رسول اللہ اللہ جل جلالہ نے ہمکو حکم کیا آپ پر درود بھیجنے کا تو کیونکر درود بھیجین ہم آپ پر
آپ چپ ہو رہی یہانتک کہ ہم نے خیال کیا کاش نہ پوچھتے پھر رسول اللہؐ نے فرمایا کہو ویسا ہی بیان کیا جیسا اوپر گزرا کعب بن
عجرہ کے روایت مین انتہیٰ فی العالمین انک حمید مجید عن عقبة بن عمرو بهذا الخبر قال قولوا اللهم صل
علی محمد النبی الامی وعلی آل محمد ترجمہ عقبہ بن عمرو سے روایت ہے اسی حدیث مین یون کہو۔ اللهم صل علی
محمد النبی الامی وعلی آل محمد عن ابی هريرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من سره ان یکتال بالمکیال
الاوفی اذا صلی علینا اهل البیت فلیقل اللهم صل علی محمد النبی وازواجه امهات المومنین وذریته واهل
بیته کما صلیت علی آل ابراهیم انک حمید مجید ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس شخص کو بھلا معلوم ہو پورا پورا ثواب ملنا درود بھیجنے کا ہم اہل بیت پر تو یون کہے۔ اللهم صل علی محمد النبی وازواجه امهات
المومنین وذریته واهل بیته کما صلیت علی آل ابراهیم انک حمید مجید عن ابی هريرة يقول قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم اذا فرغ احدکم من التشهد الاخر فلیتعوذ بالله من اربع من عذاب جهنم ومن عذاب القبر و
من فتنة المحیا والممات ومن شر المسیح الدجال ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
کوئی شخص تم مین سے اخیر تشہد سے فارغ ہو تو چار چیزون سے پناہ مانگے ایک جہنم کے عذاب سے دوسرے قبر کے عذاب سے تیسرے زندگے
اور موت کے فتنے سے چوتھے مسیح دجال کے فتنے سے عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یقول بعد التشهد اللهم
انی اعوذ بک من عذاب جهنم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنة الدجال واعوذ بک من فتنة المحیا
والممات ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہؐ فرماتے تھے تشہد کے بعد اللهم انی اعوذ بک اخیر تک عن محجن بن الادرع
قال دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم المسجد فاذا هو برجل قد قضی صلاته وهو یتشهد وهو یقول اللهم انی
اسئلک یا الله الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد ان تغفر لی ذنوبی انک انت
الغفور الرحیم قال فقال قد غفر له قد غفر له ثلاثا ترجمہ محجن بن الادرع سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد مین تشریف لائے دیکھا تو ایک شخص نماز پڑھ چکا ہے تشہد پڑھ رہا ہے اور کہتا ہے اللهم انی اسالک یا الله الاحد الصمد الذی لم
یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد ان تغفر لی ذنوبی انک انت الغفور الرحیم آپ نے فرمایا یہہ بخشدیا گیا یہ بخشدیا گیا تین بار باب
اخفاء التشهد تشہد آہستہ پڑھنا عن عبد الله قال من السنة ان یخفی التشهد ترجمہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا سنت
ہے تشہد کا آہستہ پڑھنا باب الاشارة فی التشهد انگلی سے اشارہ کرنے کا بیان عن علی بن عبد الرحمن المعاوی
قال رانی عبد الله بن عمر وانا اعبث بالحصی فی الصلوة فلما انصرف نهانی وقال اصنع کما کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم یصنع فقلت وکیف کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصنع قال کان اذا جلس فی الصلوة وضع
کفه الیمنی علی فخذه الیمنی وقبض اصابعه کلها واشار باصبعه التی تلی الابهام ووضع کفه الیسری علی فخذه الیسری

شریر گہوڑون کی کافی ہی ایک تم مین کو اسطرح پہ کرنا اور اشارہ کیا آپ نی اپنی اونگلی سے سلام کری اپنی اپنی طرف
کو اور بائین طرف والی کو۔ دوسری روایت مین ہی اما یکفی احدکم ولحدھم ان یضع یدہ علی فخذہ ثم یسلم
علی اخیہ من عن یمینہ ومن عن شمالہ کیا کافی نہین ہے تم مین سے کسی کو اپنا ہاتہہ رکھے رہے ران پر اور سلام
کری اوس شخصکو جو اوسکی داہنی طرف ہے اور اوس شخصکو جو اوسکی بائین طرف ہی۔ تیسری روایت مین ہی عن جابر
بن سمرۃ قال دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس رافعوا ایدیھم قال زھیر اراہ قال فی الصلوۃ
فقال ما لی اریکم رافعی ایدیکم کانھا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوۃ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سی روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری پاس آئی اور لوگ اپنی ہاتہہ اوٹہائی ہوئی تہے (زہیر نی کہا مین سمجہتا ہون نماز مین) آپ نی فرمایا کیا
ہی مین تمکو دیکہتا ہون ہاتہہ اوٹہاتی ہوئی گویا وہ دمین ہین شریر گہوڑون کی نماز مین سکون اختیار کرو یعنی تہمنا حرکت نہ کرنا **ف**
ان حدیثون مین سلام کیوقت ہاتہہ اوٹہانی کو منع فرمایا یہ نہین مراد ہے کہ رکوع کیوقت یا رکوع سی اوٹہتی وقت ہاتہہ نہ اوٹہاؤ
بعض حنفیہ نے جنکو علم حدیث سی مس نہین ہی ان حدیثونکو رفع یدین عند الرکوع کی ممانعت مین ذکر کیا ہے۔ حالانکہ ان
حدیثون کو اوس سے کچہہ تعلق نہین۔ **باب الرد علی الامام** امام کو سلام کا جواب دینا **عن سمرۃ قال امرنا النبی**
صلی اللہ علیہ وسلم ان نرد علی الامام وان نتحاب وان یسلم بعضنا علی بعض **ترجمہ** سمرہ سی روایت ہی رسول اللہ
نی ہمکو حکم کیا امام کے سلام کا جواب دینے کا **ف** جو شخص امام کے داہنی طرف ہو وہ بائین سلام مین اور جو بائین طرف ہو وہ
داہنی سلام مین امام کی نیت کرلے اور جو امام کی پیچہی ہو وہ پہلے سلام مین امام کی نیت کرلی۔ بعضون نی کہا تین سلام کری
ایک سامنی امام کو اوسکے سلام کا جواب دیوی دوسرا داہنی والون کو تیسرا بائین والون کو **ت** اور آپس مین دوستی رکھنے
کا اور ایکدوسری کو سلام کرنی کا **عن ابن عباس قال کان نعلم انقضاء صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالتکبیر**
ترجمہ ابن عباس سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ختم اوسوقت معلوم ہوتا ہی جب تکبیر ہوتی **ف**
بعد نماز کے لوگ ذکر الہی کرتے پکار کر اوسوقت معلوم ہوتا کہ آپ نماز پڑہ چکی لیکن اکثر لوگون نی اسپر عمل نہین کیا اور جہر
بالذکر کو بعد نماز کے مکروہ کہا ہی مگر ابن حزم ظاہری نے مسنون کہا ہی **عن ابی معبد مولی ابن عباس ان رفع الصوت**
بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبۃ کان فی ذلک علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان ابن عباس
قال کنت اعلم اذا انصرفوا بذلک واسمعہ **ترجمہ** ابو معبد سی جو مولی ابن عباس کے ہین روایت ہی اونہون نی کہا پکار کر
ذکر کرنا بعد نماز فرض کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی مین تہا اور ابن عباس کہتی تہے مجہکو اس ذکر کے سننی سے
معلوم ہوتا کہ لوگ نماز سی فارغ ہوئے اور مین اوسکو سنا کرتا **عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حذف**
السلام سنۃ **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا سلام کا مختصر کرنا سنت ہے **ف** یعنے
السلام علیکم ورحمۃ اللہ کو آواز بڑہا کر نہ کہی اوس مین مد نہ کری **باب اذا احدث فی صلوتہ** نماز مین وضو ٹوٹ جاوے

مستبك يديه قال قال ابن عمر تلك صلاة المغضوب عليهم ترجمہ اسمٰعیل بن امیہ سی روایت ہی مین نے
نافع سے پوچھا اگر کوئی شخص نماز پڑہی ہاتہون کی اونگلیون کو ملا کر (یعنی اس ہاتہہ کی اونگلیان اوس ہاتہ کی گہاٹیون
مین ڈالے اور اوس ہاتہہ کی اس ہاتہہ کی گہاٹیون مین) اُنہون نے کہا ابن عمر نے کہا یہہ نماز مغضوب علیہم کی ہے
یعنی اون لوگون کی جن پر خدا کا غضب نازل ہوا وہ یہودی ہین یا اور کوئی قوم مراد ہے عن ابن عمر انہ رای
رجلا یتکی علی یدہ الیسری وھو قاعد فی الصلوۃ وقال ھارون بن زید ساقط علی شقہ الایسر
ثم اتفقا فقال لاتجلس ھکذا فان ھکذا یجلس الذین یعذبون ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے ایک شخص کو تکیہ لگائی
بائین ہاتہہ پر بیٹہے دیکہا نماز مین ہارون بن زید کی روایت مین ہے بائین کروٹ پر پڑا ہوا دیکہا تو کہا مت بیٹہہ اسطرح یہ
اون لوگون کی نشست ہی جو عذاب دیے جاوینگے **باب فی تخفیف القعود** قعدہ اولی مین تخفیف کا بیان عن
عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی الرکعتین الاولیین کانہ علی الرضف قال قلنا
حتی یقوم قال حتی یقوم ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے قعدے مین گویا گرم
پتھر پر بیٹہے تہے کہڑے ہوتے تک ف یعنی جلدی اوٹہہ کہڑے ہوتے تہے اسواسطے کہ صرف تشہد پڑہتے تہے یا تشہد اور درود
پڑہتے تہے دُعا نہ کرتے تہے برخلاف قعدہ اخیرہ کے اوس مین تشہد اور دعا اور درود سب ہوتی **باب فی السلام**
سلام پہیرنیکا بیان عن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یسلم علی یمینہ وعن شمالہ حتی یری بیاض
خدہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سلام پہیرتے تہے داہنی اور بائین طرف یہانتک کہ آپکی رخسار کی سفیدی نظر آتی تہی السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم
ورحمۃ اللہ ف حنفیہ اور شافعیہ اور حنبلیہ اور اکثر علما کا یہی مذہب ہے کہ سلام داہنی اور بائین طرف پہیرے اور بعضون کے
نزدیک ایک ہی سلام سامنے کرے پہر تہوڑا سا داہنی طرف مڑ جاوے عن وائل بن حجر قال صلیت مع النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فکان یسلم عن یمینہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعن شمالہ السلام علیکم
ورحمۃ اللہ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نماز پڑہی آپ داہنی طرف سلام
پہیرتے کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور بائین طرف کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ عن جابر بن سمرۃ قال کنا اذا
صلینا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلم احدنا اشار بیدہ من عن یمینہ ومن عن یسارہ فلما صلی
قال ما بال احدکم یرمی بیدہ کانہا اذناب خیل شمس انما یکفی احدکم او الا یکفی احدکم ان یقول ھکذا و
اشار باصبعہ یسلم علی اخیہ من عن یمینہ ومن عن شمالہ ترجمہ جابر بن سمرہ سی روایت ہے ہم نماز پڑہتے تہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچہے پہر ہم مین سے کوئی سلام پہیرتا تو اشارہ کرتا اپنے ہاتہہ سے داہنے والی اور بائین والیکو
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ چکے فرمایا کیا حال ہے تمہارا ہاتہون سے اشارہ کرتا ہے ایک تم مین کا گویا وہ دُمین ہین

يا رسول الله انسيت ام قصرت الصلاة قال لم انس ولم تقصر الصلاة قال بلى نسيت يا رسول
الله عليه وسلم فاقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم على القوم فقال اصدق ذو اليدين فاومؤا اى نعم
فرجع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى مقامه فصلى الركعتين الباقيتين ثم سلم ثم كبر وسجد مثل سجوده
او اطول ثم رفع وكبر ثم كبر وسجد مثل سجوده او اطول ثم رفع وكبر قال فقيل لمحمد سلم فى السهو
فقال لم احفظ عن ابى هريرة ولكن نبئت ان عمران بن حصين قال ثم سلم **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونو نمازون مین سے جو دوپہر ڈھلنے کے بعد پڑھی جاتی ہین یعنے ظہر اور عصر مین
سے کوئی نماز پڑھائی مگر دوہی رکعتین پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر آپ ایک لکڑی کیطرف جو مسجد کے آگے گاڑی گئی تھی گئے اور
دونو ہاتھ تلے اوپر اوسپر رکھے آپ کے چہرے سے اوس وقت غصہ معلوم ہوتا تھا جو لوگ جلد باز تھے وہ تو (مسجد کے دروازوں سے)
نکل چلدیئے (جلد باز سے مراد یہ ہے کہ سلام پھیرتے ہی چلے جاتے تھے بعد نماز کی ذکر اور دعا کیلیے مسجد مین نہین ٹھہرتے تھے)
اور باقی لوگ کہنے لگے نماز کم ہوگئی گھٹ گئی (بجای چار رکعتون کے دوہی رکعتین رہ گئین) اون لوگون مین ابوبکر اور عمر
بھی تھے وہ دونو ڈر کے مارے آنحضرت سے عرض نہ کر سکے (کیونکہ اوس وقت آپ غصے مین تھے) ایکشخص کھڑا ہوا جسکو رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم ذو الیدین کہا کرتے تھے (ذو الیدین یعنے دو ہاتھہ والا اوسکے ہاتھ بڑے بڑے تھے اسواسطے یہ اوسکا نام ہوگیا) اوسنے بولا
یا رسول اللہ آپ بھول گئے یا رسول اللہ اوسوقت آپ لوگون کیطرف مخاطب ہوئے اور پوچھا ذو الیدین سچ کہتا ہے لوگون نے اشارے
سے کہا ہان آپ پھر امامت کیجگہہ پر آئے اور دو رکعتین جو باقی رہ گئی تہین پڑھین پھر سلام پھیرا بعد اوسکے اللہ اکبر کہا
اور سجدہ کیا مانند اور سجدون کی یا کچھ لنبا پھر سر اوٹھایا اللہ اکبر کہا اور دوسرا سجدہ کیا مانند اور سجدون کی یا کچھ لنبا پھر
سر اوٹھایا اللہ اکبر کہکر کسی نے پوچھا محمد بن سیرین سے جو اس حدیث کی راوی ہین کیا سجدہ سہو کر کے پھر سلام پھیرا انہون
نے کہا ابوہریرہ سے تو مجھے یاد نہین لیکن مجھے خبر دی گئی کہ عمران بن حصین نے کہا پھر آپ نے سلام پھیرا (دوبارہ بعد
سجدہ سہو کے) دوسری روایت مین ہے قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يقل بنا ولم يقل فاومؤا
قال فقال الناس نعم قال ثم رفع ولم يقل وكبر ثم كبر وسجد مثل سجوده او اطول ثم رفع وتم
حديثه لم يذكر ما بعده ولم يذكر فاومؤا الا حماد بن زيد **ترجمہ** آپ نے نماز پڑھی یہ نہین کہا کہ ہماری ساتھ
پڑھی نہ یہ کہا لوگون نے اشارہ کیا بلکہ لوگون نے ہان کہا پھر آپ نے سر اوٹھایا اور یہ نہین کہا کہ آپ نے اللہ اکبر کہا پھر
اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا مانند اور سجدون کے یا کچھ لنبا پھر سر اوٹھایا پس حدیث پوری ہوگئی اسکے بعد کا مضمون کچھ نہین بیان
کیا اور اشارہ کا ذکر کسی نے نہین کیا سوا حماد بن زید کے۔ تیسری روایت مین ہے عن ابى هريرة قال صلى بنا رسول الله صلى
الله عليه وسلم بمعنى حماد كله الى اخر قوله نبئت ان عمران بن حصين قال ثم سلم قال قلت فالتشهد قال
لم اسمع فى التشهد واحب الى ان يتشهد ولم يذكر كان يسميه ذا اليدين ولا ذكر فاومؤا ولا ذكر الغضب

عن علی بن طلق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسا احدکم فی الصلاۃ فلینصرف فلیتوضأ ولیعد صلاتہ ترجمہ علی بن طلق سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں ہوا مارے تو چلا جاوے اور وضو کرے پھر دوبارہ نماز پڑھے ف یعنی شروع سے پڑھے یا اوسی نماز پر بنا کرے اگر کسی سے بات نہ کی ہو جیسی ترمذی اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے

باب فی الرجل یتطوع فی مکانہ الذی صلی فیہ المکتوبۃ جہان پر فرض پڑھے ہون وہان نفل پڑہنے کا بیان عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایعجز احدکم قال عن عبد الوارث ان یتقدم او یتاخر او عن یمینہ او عن شمالہ زاد فی حدیث حماد فی الصلاۃ یعنی فی السبحۃ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی اس سے عاجز ہے کہ آگے بڑھ جاوے یا پیچھے ہٹ جاوے یا داہنی طرف یا بائین طرف چلا جاوے نفل کے نماز پڑھنی کو ف یعنی جہان پر فرض پڑھی ہے وہان نفل نہ پڑھے آگے یا پیچھے یا داہین بائین ہٹ کر پڑھے عن الازرق بن قیس قال صلی بنا امام لنا یکنی ابا رمثۃ فقال صلیت ہذہ الصلوۃ او مثل ہذہ الصلوۃ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وکان ابو بکر وعمر یقومان فی الصف المقدم عن یمینہ وکان رجل قد شہد التکبیرۃ الاولی من الصلوۃ فصلی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم سلم عن یمینہ وعن یسارہ حتی رأینا بیاض خدیہ ثم انفتل کانفتال ابی رمثۃ یعنی نفسہ فقام الرجل الذی ادرک معہ التکبیرۃ الاولی من الصلوۃ یشفع فوثب الیہ عمر فاخذ بمنکبیہ فہزہ ثم قال اجلس فانہ لم یہلک اہل الکتاب الا انہم لم یکن بین صلوتہم فصل فرفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصرہ فقال اصاب اللہ بک یا ابن الخطاب ترجمہ ازرق بن قیس سے روایت ہے ہمارے نماز پڑہائی امام نے جسکا نام ابو رمثہ تہا پہر اوس نے کہا مین نے یہی نماز یا ایسی ہی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ پڑہی کہا اوس نے ابو بکر اور عمر پہلے صف مین کہڑے ہوتے تہے داہنی طرف اور ایک شخص تکبیر اولی پا چکا تہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ چکے آپ نے سلام پہیرا داہنی طرف اور بائین طرف یہان تک کہ ہم نے آپکے گالون کی سفیدی دیکھی پھر آپ اوٹھ کھڑے ہوئے جیسے ابو رمثہ اوٹھ کھڑا ہوا اب وہ شخص جس نے تکبیر اولی پائی تہی لگا دوگانہ پڑہنے حضرت عمر اوس کو دوڑ کر اوسکے مونڈہے پکڑے اور اوسکو ہلا کر بٹہا دیا اور کہا اہل کتاب (یہود اور نصاری) اسی واسطے تباہ ہو گئے انہون نے کہا ایک نماز کو دوسری سے جدا نہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اودہر آنکھ اوٹھا کر دیکھا اور فرمایا اللہ نے تجھے ٹہیک بات کی توفیق دی اے خطاب کے بیٹے

باب السہو فی السجدتین سجدہ سہو کا بیان عن ابی ہریرۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدی صلاتی العشی الظہر او العصر قال فصلی بنا رکعتین ثم سلم ثم قام الی خشبۃ فی مقدم المسجد فوضع یدیہ علیہا احداہما علی الاخری یعرف فی وجہہ الغضب ثم خرج سرعان الناس وہم یقولون قصرت الصلوۃ وفی الناس ابو بکر وعمر فہاباہ ان یکلماہ فقام رجل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمیہ ذا الیدین فقال

بولا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی آپ غصے مین نکلے چادر کہینچتے ہوئے اور پوچھا یہ سچ کہتا ہے لوگون نی کہا ہان آپ نے
اوس رکعت کو جو رہ گئی تھی پڑھا پھر سلام پھیرا پھر دو سجدہ کیے پھر سلام پھیرا **باب** اذا صلی خمسا جار کی پانچ پڑھ لے
تو کیا کرے عن عبد اللہ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر خمسا فقیل لہ ازید فی الصلوۃ قال وما ذاک
قال صلیت خمسا فسجد سجدتین بعد ما سلم ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتین
پڑہین۔ لوگون نی کہا کیا نماز مین کچھ بڑھ گیا آپنے فرمایا کیونکر کہا آپنے پانچ رکعتین پڑہین تو آپ نی دو سجدہ کر لیے بعد سلام کے
ف اختلاف ہے سجدہ سہو قبل سلام کے کرے یا بعد سلام کے شافعی نے قبل سلام کہا ہے ابو حنیفہ نی بعد سلام کہا ہے مالک نے
زیادت کی صورت مین بعد سلام کے اور کمی کی صورت مین قبل سلام کے کہا ہے۔ ہمارے مشائخ کے نزدیک مختار یہ ہے کہ جن مقامات
مین سجدہ سہو آنحضرت صلعم سے ثابت ہے وہان جیسے آپنے کیا ہے ویسا ہی کرے قبل سلام کی کیا ہے تو قبل سلام کے بعد سلام کے
کیا ہے تو بعد سلام کے سوا ان کے اور مقامات مین اختیار ہے چاہے قبل سلام کے کرے یا بعد سلام کے عن ابراہیم عن
علقمۃ قال قال عبد اللہ صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابراہیم فلا ادری زاد ام نقص فلما سلم
قیل لہ یا رسول اللہ احدث فی الصلوۃ شیء قال وما ذاک قالوا صلیت کذا وکذا فثنی رجلہ واستقبل
القبلۃ فسجد سجدتین ثم سلم فلما انفتل اقبل علینا بوجہہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ لو حدث
فی الصلوۃ شیء انبأتکم بہ ولکن انما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی وقال اذا
شک احدکم فی صلوتہ فلیتحر الصواب فلیتم علیہ ثم لیسلم ثم لیسجد سجدتین ترجمہ ابراہیم نخعی سے روایت
ہے انہون نی سنا علقمہ سے انہون نی سنا عبد اللہ سے کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلعم نے ابراہیم نی کہا نہین معلوم آپ نے اوس مین
زیادہ کر دیا یا کم کر دیا (بہولے سے) جب سلام پھیرا لوگون نی کہا یا رسول اللہ کیا نماز مین کوئی نئی بات ہوئی فرمایا آپنے کیا انہون نی کہا
آپ نی اتنی رکعتین پڑہین آپنے اپنا پانون جھکایا اور قبلے کی طرف منہ کیا اور دو سجدہ کیے پھر سلام پھیرا جب فارغ ہوئے تو ہمارے
طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اگر نماز مین کوئی نئی بات کا حکم ہوتا تو مین تم کو خبر کرتا لیکن مین بھی آدمی ہون بہول جاتا ہون
جیسے تم بہول جاتے ہو جب مین بہول جایا کرون مجھے یاد دلا دیا کرو اور فرمایا آپنے جب تم مین سے کوئی شک کرے نماز مین تو سوچ کر
ٹھیک کیا ہے پھر اوسی حساب سے نماز کو پورا کرے بعد اوسکے سلام پھیرے پھر دو سجدے کرے۔ دوسری روایت مین ہے فاذا نسی
احدکم فلیسجد سجدتین ثم تحول فسجد سجدتین جب تم مین سے کوئی بہول جاوے تو دو سجدے کرے پھر آپ پلٹے
اور دو سجدے کیے عن علقمۃ قال قال عبد اللہ صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمسا فلما انفتل
توشوش القوم بینہم فقال ما شانکم قالوا یا رسول اللہ ہل زید فی الصلوۃ قال لا قالوا فانک قد صلیت
خمسا فانفتل فسجد سجدتین ثم سلم ثم قال انما انا بشر انسی کما تنسون ترجمہ علقمہ سے روایت ہے عبد اللہ
بن مسعود نے کہا نماز پڑہائی ہمکو ساتھ رسول اللہ نی تو پانچ رکعتین پڑہین جب آپ فارغ ہوئے لوگون نی آپس مین سرگوشی کی

وحدیث ایوب اتم ترجمہ ابی ہریرہ سی روایت ہی نماز پڑہائی ہمارے ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل روایت
حماد کے اخیر تک کہا پھر آپنے سلام پھیرا مین نے کہا تشہد او ہونچی کہا مین نے تشہد مین کچھہ نہین سُنا لیکن پھیرنی ایک
تشہد پڑہنا بہتر ہے لیکن اس روایت مین ذو الیدین نام رکھنے کا ذکر نہین ہے نہ اشارہ کا ذکر ہے نہ غصہ کا اور حدیث
حماد کی پوری ہے - چوتھی روایت مین ہی کبّر ثم کبّر وسجد تکبیر کہہ کر تکبیر کہے پھر سجدہ کیا - مگر یہ کسی نے نقل
نہین کیا سوا حماد کے ہشام سے - پانچوین روایت مین ہی ولم یسجد سجدتی السہو حتی یقنہ اللہ ذلک آپنے سجدہ سہو
نہ کیا یہانتک کہ آپکو یقین ہو گیا (دو رکعت نہ پڑہنے کا) ایک روایت مین ہی ولم یسجد السجدتین اللتین تسجدان اذا شک
حتی لقاہ الناس آپ نے سجدے شک کے نہ کیے جبتک لوگون نی تلقین نہین کیا عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم صلی الظہر فسلم فی الرکعتین فقیل لہ نقصت الصلاۃ فصلی رکعتین ثم سجد سجدتین ترجمہ ابی ہریرہ سے رض
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ظہر کی نماز پڑہی دو رکعتون کی بعد سلام پھیر دیا لوگون نی کہا نماز گہٹ گئی یا آپنے
گہٹا دی آپنے دو رکعتین اور پڑہین اور دو سجدے کیے عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انصرف من الرکعتین
من صلوۃ المکتوبۃ فقال لہ رجل اقصرت الصلاۃ یا رسول اللہ ام نسیت قال کل ذلک لم افعل فقال الناس
قد فعلت ذلک یا رسول اللہ فرکع رکعتین اخریین ثم انصرف ولم یسجد سجدتی السہو ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض کے دو رکعتین پڑہ کر اوٹھہ کہڑے ہوئے ایک شخص بولا کیا نماز گہٹ گئی
یا رسول اللہ یا آپ بہول گئے آپ نی فرمایا کوئی بات نہین کی مینے لوگ بولی یا رسول اللہ آپ نی یہ کیا (یعنی کم پڑہا نماز کو)
آپ نی پہر دو رکعتین پڑہین اور اوٹھہ کہڑے ہوئے سجدہ سہو نہین کیا کہا ابوداؤد نے روایت کیا اس حدیث کو داؤد
ابن الحصین نے ابوسفیان مولی ابی احمد سے اُنہون نی ابوہریرہ سے اُنہون نے رسول اللہ صلعم سے یہی قصہ اوس مین یہہ ہی کہ آپنے
دو سجدے کیے بیٹھے بیٹھے بعد سلام کے عن ابی ہریرۃ بہذا الخبر قال ثم سجد سجدتی السہو بعد ما سلم
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی یہی حدیث اوس مین یہہ ہی پھر آپنے دو سجدے کیے بعد سلام کے عن ابن عمر قال صلی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلم فی الرکعتین فذکر نحو حدیث ابن سیرین عن ابی ہریرۃ قال ثم سلم ثم سجد
سجدتی السہو ترجمہ عبداللہ بن عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی دو رکعت کی بعد سلام پھیر دیا پھر
یہی قصہ بیان کیا اور کہا پھر آپنے سلام پھیرا اور دو سجدے سہو کے کیے عن عمران بن حصین قال سلم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی ثلث رکعات من العصر ثم دخل قال عن مسلمۃ الحجر فقام الیہ رجل یقال لہ الخرباق کان طویل الیدین
فقال اقصرت الصلاۃ یا رسول اللہ فخرج مغضبا یجر رداءہ فقال اصدق قالوا نعم فصلی تلک الرکعۃ ثم
سلم ثم سجد سجدتیہا ثم سلم ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی تین رکعت عصر کی
پڑہ کر سلام پھیر دیا مسدد نے مسلمہ سے نقل کیا پھر آپ حجرے مین چلے گئے ایک شخص کہڑا ہوا جسکا نام خرباق تہا اور اوسکی دونو ہاتھہ بڑے تہے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے شک کرے اپنی نماز مین پھر اوسکو یاد نہ رہے کہ ہین پڑھے
تین رکعتین پڑہین ہین یا چار رکعتین پڑہین ہین تو ایک رکعت اور پڑہ لے اور دو سجدہ کرلے بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے اب اگر وہ
رکعت درحقیقت پانچوین ہو گئے تو یہہ دو سجدے ملکر ایک دوگانہ ہو جاویگا اور اگر چوتھی ہوگئے تو دو سجدے ذلیل کرینگی شیطان کو

عن زید بن اسلم باسناد مالک قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شک احدکم فی صلوته فان
استیقن ان قد صلی ثلثا فلیقم فلیتم رکعة بسجودها ثم یجلس فیتشهد فاذا فرغ فلم یبق الا ان
یسلم فلیسجد سجدتین وهو جالس ثم یسلم ثم ذکر معنی مالک **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے شک کرے اپنی نماز مین اگر یقین ہو جاوے کہ مین نے تین رکعتین پڑہی ہین تو
کھڑا ہو اور ایک رکعت سجدہ کے ساتھ پڑہ کر بیٹھے تشہد پڑہے پھر جب فارغ ہو (سب کامون سے) اور سوا سلام کے کچھ باقی نہ رہے تو دو
سجدے کرے پھر سلام پھیرے۔ پھر وہی بیان کیا جو اوپر کی حدیث مین گزرا

باب من قال یتم علی اکثر ظنه
جسکو شک ہو وہ غلبہ ظن پر عمل کرے

عن عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کنت
فی صلوة فشککت فی ثلاث او اربع واکبر ظنک علی اربع تشهدت ثم سجدت سجدتین وانت جالس
قبل ان تسلم ثم تشهدت ایضا ثم تسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تو نماز مین ہو اور شک کرے تین رکعتین ہوئین ہین یا چار لیکن گمان غالب یہ ہو کہ چار ہوئین ہین تو تشہد پڑہ پھر دو
سجدے کر بیٹھکر قبل سلام کے پھر تشہد پڑہ پھر سلام پھیر **ف** یہ حدیث عبد الواحد نے موقوفا روایت کی اور موافقت کے
عبد الواحد کی سفیان اور شریک اور اسرائیل نے اور اختلاف کیا ہے متن حدیث مین اور مسند نہین کیا اوسکو۔ ابوعبیدہ نے
ابن مسعود سے نہین سنا اسواسطے منقطع ہوئے۔ اکثر علما کا مذہب یہی ہے کہ بعد سجدون سہو کے تشہد پڑہے پھر سلام پھیرے ائمہ
اربعہ وغیرہم کا یہی قول ہے اور بعض لوگون کے نزدیک تشہد پڑہنا ضرور نہین ہے سجدون سہو کے بعد سلام پھیردے

عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم فلم یدر ازاد ام نقص فلیسجد سجدتین
وهو قاعد فاذا اتاه الشیطان فقال انک قد احدثت فلیقل قد کذبت الا ما وجد ریحا بانفه
او صوتا باذنه **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑہے
پھر اوسکو یاد نہ رہے زیادہ پڑہی ہے یا کم تو دو سجدے کرلے بیٹھکر جب شیطان آوے اور اوس سے کہے (یعنی دل مین وسوسہ
ڈالے) تیرا وضو ٹوٹ گیا تہا تو کہے تو جھوٹا ہے مگر جب ناک سے بو سونگھے یا کان سے آواز سنے تو وضو ٹوٹ جاویگا

عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احدکم اذا قام یصلی جاءه الشیطان فلبس علیه حتی
لا یدری کم صلی فاذا وجد احدکم ذلک فلیسجد سجدتین وهو جالس **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی نماز پڑہنے کو کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اوسکے پاس آتا ہے اور اوسکو بھلا دیتا ہے

آپ نے فرمایا کیا کہتے ہو لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز بڑھ گئی ہے آپ نے فرمایا نہین لوگون نے کہا پھر آپ نے پانچ رکعتین
پڑھین آپ مڑے اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا بعد اوس کے فرمایا مین آدمی ہون بھولجاتا ہون جیسے تم بھول جاتے ہو عن
معاویة بن حدیج ان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی یوما فسلم وقد بقیت من الصلوة رکعة فادرکه
رجل فقال نسیت من الصلوة رکعة فرجع فدخل المسجد وامر بلالا فاقام الصلوة فصلی للناس رکعة
فاخبرت بذلک الناس فقالوا لی اتعرف الرجل قلت لا الا ان اراه فمر بی فقلت هذا هو فقالوا هذا
طلحة بن عبید اللّٰہ **ترجمہ** معاویہ بن حدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن نماز پڑہائی تو سلام پھیر دیا
حالانکہ ایکرکعت باقی تھی (اور آپ چلے) ایک شخص آپسے جاکر ملا اور بولا آپ ایکرکعت بھول گئے نماز مین آپ لوٹے اور مسجد مین
آئے اور حکم کیا بلال کو انہون نے تکبیر کہی آپ نے ایکرکعت ادا کی مین نے یہہ لوگون سے بیان کیا انہون نے کہا تو جانتا ہے وہ شخص
کون تہا مین نے کہا نہین البتہ اگر دیکھون تو پہچان لون گا پھر وہی شخص میرے سامنے سے گزرا مین نے کہا یہہ شخص تہا لوگون نے
کہا یہہ طلحہ بن عبید اللہ ہین **باب** اذا شک فی الثنتین والثلاث من قال یلقی الشک جب شک ہو دو رکعتین
پڑہین یا تین (یا ایک پڑہی ہے یا دو) تو شک کو دور کرے **ف** اس مقام مین تین مذہب ہین۔ ایک یہہ کہ جب شک ہو تعداد
رکعات مین تو دو سجدہ کر لے یہی کافی ہے یہہ مذہب ہے بعض سلف کا دوسرا یہہ کہ شک کو دور کرے کم کو اختیار
کرے یعنی ایک اور دو مین شک ہو تو ایک سمجھے دو تین مین شک ہو تو دو سمجھے تین چار مین شک ہو تین سمجھے یہہ مذہب نہایت صحیح
اور مختار اور محتاط ہے تیسرے یہہ کہ غلبہ ظن پر عمل کرے ورنہ کم کو اختیار کرے عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللّٰہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا شک احدکم فی صلوته فلیلق الشک ولیبن علی الیقین فاذا استیقن التمام سجد
سجدتین فان کانت صلاته تامة کانت الرکعة نافلة والسجدتان وان کانت ناقصة کانت الرکعة تماما
لصلوته وکانت السجدتان مرغمتی الشیطان **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب کوئی تم مین سے شک کرے اپنی نماز مین تو شک کو دور کرے اور یقین پر بنیاد ڈالے جب اوسکو یقین ہو جاوے نماز
پوری ہو جانیکا تو دو سجدے کرے اب دو صورتین ہین یا نماز اوسکی درحقیقت پوری ہو چکی ہے تو یہہ رکعت نفل ہو جاوے گی اور
سجدے بھی نفل ہو جاوینگے یا نماز پوری نہین ہوئی تھی تو اس رکعت سے پوری ہو جاوے گے اور دو سجدے شیطان کو ذلیل کرینگے **ف**
اس لیے کہ اوسکی بہکانے سے کچہ نقصان نہین ہوا نماز کا نماز پوری ہوئی سجدے ونکا ثواب زیادہ ملا عن ابن عباس ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم سمی سجدتی السهو المرغمتین **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ
سہو کا نام مرغمتین رکہا یعنی ذلیل کرنیوالے شیطان کے عن عطاء بن یسار ان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شک
احدکم فی صلاته فلا یدری کم صلی ثلثا او اربعا فلیصل رکعة ولیسجد سجدتین وهو جالس قبل التسلیم
فان کانت الرکعة التی صلی خامسة شفعها بهاتین وان کانت رابعة فالسجدتان ترغیم للشیطان **ترجمہ** عطاء بن یسار سے

ہوئی تو کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا۔ کہا ابو داؤد نے سعد بن ابی وقاص اور عمران بن حصین
اور ضحاک بن قیس اور معاویہ بن ابی سفیان نے ایسا ہی کیا ہے اور ابن عباس اور عمر بن عبد العزیز نے ایسا ہی فتویٰ دیا **عن**
ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل سہو سجدتان بعد ما یسلم **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر سہو کے لیے دو سجدے ہین بعد سلام کے **ف** اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے اگر صحیح ہوتا
تو بعد سلام کے سجدہ سہو کرنا راجح ہوتا **باب** سجدتی السہو فیہما تشہد و تسلیم سجدہ سہو کر کے تشہد پڑہے پہر
پھر سلام پہیرے **عن** عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بہم فسہی فسجد سجدتین ثم تشہد ثم سلم
ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہائی پھر بہول گئے تو دو سجدے کیے بعد اونکی
تشہد پڑہا پہر سلام پہیرا **باب** انصراف النساء قبل الرجال من الصلوۃ پہلے عورتون کو نماز سے فارغ ہو کر چلا جانا
چاہیے بعد اوسکے مردونکو اوٹہنا چاہیے **ف** کیونکہ عورتین مردون کے ساتہہ اوٹہنی مین ہجوم ہوگا احتمال ہے نظر بد کا
یا کسی عضو کے مس ہو جانیکا **عن** ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم مکث قلیلا وکانوا
یرون ان ذلک کیما ینفذ النساء قبل الرجال **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم جب سلام پہیرتے تہوڑی دیر ٹہر جاتے لوگ اسکی وجہ یہ سمجہتے تہے کہ عورتین مردون سے پہلے چلی جاوین۔ **باب** کیف
الانصراف من الصلوۃ نماز سے فارغ ہو کر کسطرف اوٹہنا چاہیے **ف** یعنی داہنی طرف جانا چاہیے یا بائین طرف
عن هلب انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان ینصرف عن شقیہ **ترجمہ** ہلب سے روایت ہے انہون نے نماز پڑہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ آپ دونو طرف پھرا کرتے **ف** یعنی نماز سے فارغ ہو کر کبھی داہنی طرف اوٹھ کر چلے
جاتے کبہی بائین طرف **عن** عبد اللہ قال لا یجعل احدکم نصیبا للشیطان من صلاتہ ان لا ینصرف الا عن
یمینہ وقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ما ینصرف عن شمالہ قال عمارۃ اتیت المدینۃ بعد
فرایت منازل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن یسارہ **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے کوئی تم مین سے ایک حصہ اپنی نماز
مین سے شیطان کو نہ دے یعنی خواہ مخواہ جب ہو تو داہنی طرف اوٹھ کر چلے **ف** اوسکا التزام کرنا خلاف سنت اور شیطانی
حرکت ہے **ت** حالانکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ اکثر بائین طرف اوٹھ کر جاتے عمارہ نے کہا مین مدینے
مین آیا تو مین نے رسول اللہ صلعم کے گھر آپکے بائین طرف دیکہے اس سے بہی معلوم ہوا کہ آپ اکثر بائین طرف اوٹہکر جاتے ہونگے
باب صلوۃ الرجل التطوع فی بیتہ نفل گھر مین پڑہنا بہتر ہے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اجعلوا فی بیوتکم من صلاتکم ولا تتخذوها قبورا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی گھرون مین نماز پڑہا کرو اونکو قبرستان مت بناؤ **ف** جیسے قبرون مین نماز نہین ہوتی ویسے ہی
جب گھر مین نماز نہ ہوئی وہ بھی قبر ہو گیا **عن** زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ المرء فی بیتہ

یہان تک کہ اوسکو یاد نہین رہتا کتنی رکعتین پڑہین جب ایسا ہو تم مین سے کسیکو تو دو سجدے کرے بیٹھے بیٹھے دوسری روایت مین ہے قبل التسلیم سلام سے پہلے۔ تیسری روایت مین ہے فلیسجد سجدتین قبل ان یسلم ثم لیسلم دو سجدے کرے سلام سے پہلے پھر سلام کرے **باب** من قال بعد التسلیم سجدہ سہو بعد سلام کے کرنیکا بیان **عن** عبد اللہ بن جعفر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شک فی صلاتہ فلیسجد سجدتین بعد ما یسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شک کرے نماز مین تو دو سجدے کرے بعد سلام کے **باب** من قام من ثنتین ولم یتشہد جو شخص دو رکعتین پڑہ کر اوٹھ کھڑا ہو اور تشہد نہ پڑہے وہ کیا کرے **عن** عبد اللہ بن بحینۃ انہ قال صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ثم قام فلم یجلس فقام الناس معہ فلما قضی صلوتہ وانتظرنا التسلیم کبر فسجد سجدتین وھو جالس قبل التسلیم ثم سلم **ترجمہ** عبد اللہ بن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہائی دو رکعتین پڑہکر اوٹھ کھڑے ہوئے اور قعدہ نہ کیا لوگ بہی آپ کے ساتھ اوٹھ کھڑے ہوئے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اور ہم لوگ سلام پھیرنے کے منتظر تھے آپ نے تکبیر کہی اور دو سجدے کیے بیٹھے بیٹھے قبل سلام کے پھر سلام پھیرا دوسری روایت مین ہے وکان منا المتشہد فی قیامہ بعض لوگون نے ہم مین سے کھڑے کھڑے تشہد پڑہا۔ کہا ابو داؤد نے ابن الزبیر نے بھی دو سجدے کیے جب دو رکعتین پڑہ کر کھڑے ہوگئے تھے سلام سے پہلے زہری کا بھی قول ہے **باب** من نسی ان یتشہد وھو جالس جو شخص بیٹھ کا قعدہ بھول جاوے وہ کیا کرے

ف یہہ بعینہ وہی باب ہے جو اس سے پہلے مذکور ہوا شاید اسکو بھول سے دوبارہ ذکر کیا بعضون نے کہا مراد یہہ ہے کہ بیٹھے لیکن تشہد بھول جاوے اگرچہ معنی ظاہری اسیکو مقتضی ہین پر حدیثین اسپر منطبق نہین ہوتین **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الامام فی الرکعتین فان ذکر قبل ان یستوی قائما فلیجلس فان استوی قائما فلا یجلس ویسجد سجدتی السہو **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام دو رکعت پڑہ کر کھڑا ہو جاوے پھر اوسکو یاد آوے سیدہا کھڑا ہونے سے پہلے تو بیٹھ جاوے اگر سیدہا ہو جانے کے بعد یاد آوے تو نہ بیٹھے اور دو سجدہ سہو کر لے **ف** اگرچہ یہہ حدیث ضعیف ہے اسکی اسناد مین جابر بن یزید بن حارث جعفی ہے جو رافضی ہونے کے علاوہ متہم بالکذب ہے اور ابو داؤد نے اپنی ساری کتاب مین سوا اس مقام کے اور کہین جابر جعفی سے روایت نہین کیا لیکن شاہد ہے اسکی حدیث عبد اللہ بن بحینہ کی جو اوپر گذری اور حدیث مغیرہ بن شعبہ کے جو آگے آتی ہے **عن** زیاد بن علاقۃ قال صلی بنا المغیرۃ بن شعبۃ فنہض فی الرکعتین قلنا سبحان اللہ قال سبحان اللہ ومضی فلما اتم صلوتہ وسلم سجد سجدتی السہو فلما انصرف قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع کما صنعت **ترجمہ** زیاد بن علاقہ سے روایت ہے نماز پڑہائی مغیرہ بن شعبہ نے تو اوٹھ کھڑے دو رکعت پڑہ کر (قعدہ اولی نہ کیا) ہم نے کہا سبحان اللہ اونہون نے بھی کہا سبحان اللہ اور نماز پڑہتے گئے جب پورا کر چکے نماز کو اور سلام پھیرا تو دو سجدے سہو کے کیے جب فارغ

ہی پہر کعب نے توریت کو پڑہا اور کہا سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابوہریرہ نی پہر مین عبداللہ بن سلام سے
ملا اور مین نے اپنی اور کعب کی گفتگو کا حال بیان کیا عبداللہ بن سلام نے کہا مین جانتا ہون اوس ساعت کو مین نے کہا مجہے
بتاو عبداللہ بن سلام نے کہا وہ اخیر ساعت ہی جمعہ کے دن مین نے کہا یہ کیونکر ہوسکتا ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے یون فرمایا جو مسلمان بندہ اوسکو پاوی نماز پڑہتے ہوئی اور اخیر ساعت مین نماز کب پڑہی جاتی ہی عبداللہ
بن سلام نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ نہین فرمایا جو شخص بیٹہا ہے نماز کی انتظار مین وہ نماز ہی مین
ہی جبتک نماز شروع کری مین نے کہا کیون نہین انہون نے کہا پھر یہی سمجہو ف یعنی نماز پڑہتے ہوئی سے یہ مراد نہین
ہی کہ درحقیقت اوس وقت نماز پڑہتا ہو بلکہ مقصود یہہ ہی کہ نماز کا انتظار کررہا ہو وہ بھی مثل نماز کی ہے - اس ساعت مین
بڑا اختلاف ہی - بعضون نی عبداللہ بن سلام کی قول کو صحیح کہا ہی - بعضون نی کہا ہی وہ ساعت امام جب خطبہ کے
واسطے بیٹہی اوس وقت سے شروع ہوتی ہی نماز کے تمام ہونے تک یہہ مضمون خود حدیث مین مصرح ہی اور اسی کو صواب کہا ہی
اکثر علما نے بعضون نی کچہہ اور بیان کیا ہے غرض اسمین ہی بالیس قول مین جو فتح الباری مین مصرح مین مطلب کی چہپانے
سی یہہ ہے کہ جمعہ کو سارا دن عبادت اور دعا مین مشغول رہی عن اوس بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان من افضل ایامکم یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ قبض وفیہ النفخۃ وفیہ الصعقۃ فاکثروا علیّ
من الصلوۃ فیہ فان صلاتکم معروضۃ علیّ قال قالوا یا رسول اللہ وکیف تعرض صلاتنا علیک
وقد ارمت قال یقولون بلیت فقال ان اللہ عزوجل حرم علی الارض اجساد الانبیاء ترجمہ اوس بن اوس سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری بہتر دنون مین جمعہ کا دن ہی اوسی دن آدم علیہ السلام پیدا
ہوئی اوسی دن اونکا انتقال ہوا اوسی دن صور پہونکا جاویگا اوسی دن سب لوگ بیہوش ہونگے اسلیے اوس دن مجہپر درود
بہت بہیجا کرو کیونکہ تمہارا درود میری سامنی پیش کیا جاتا ہے لوگون نی عرض کیا یا رسول اللہ کیونکر ہمارا درود آپ پر پیش
کیا جاویگا جب آپکا بدن گلکر خاک ہوجاویگا ف یعنی بعد وفات کے ت آپ نی فرمایا اللہ جل جلالہ نے پیغمبرون کی بدن
زمین پر حرام کردیی ہین ف تو وہ اپنی قبرون مین زندہ ہین کلام اور سلام سنتی ہین اعمال اونکی امت کے اون پر پیش کیے جاتے
ہین درود شریف سامنی لایا جاتا ہی وہ خوش ہوتے ہین دعا کرتی ہین - اگرچہ باقی اہل قبور بھی بربنای مذہب صحیح اہل سنت
وجماعت سنتی ہین مگر یہہ سننا اونکا صرف روحانی ہی اور انبیا کی حیات روحانی اور جسمانی دونون طرح ہی مگر اوس مین
اور دنیا کی حیات مین ایک فرق دقیق ہے جسکو ہر شخص نہین سمجہہ سکتا نہ اوسکی بیان کی یہان گنجایش ہے باب الاجابۃ
ساعۃ ھی فی یوم الجمعۃ ساعت جمعہ جسمین دعا قبول ہوتی ہے کس وقت ہی عن جابر بن عبداللہ عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال یوم الجمعۃ ثنتا عشرۃ یرید ساعۃ لا یوجد مسلم یسال اللہ عزوجل
شیئا الا آتاہ اللہ عزوجل فالتمسوھا آخر ساعۃ بعد العصر ترجمہ جابر بن عبداللہ سی روایت ہی رسول اللہ

[illegible] انه في مسجدي هذا الا المكتوبة ترجمه زيد بن ثابت رضه سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے میری مسجد میں نماز پڑھنے سے مگر فرض ف یعنی فرض مسجد میں پڑھنا بہتر ہے باب
من صلی لغیر القبلة ثم علمه جو شخص قبلے کو نہ جانکر نماز پڑھتا ہو پھر نماز میں معلوم ہو کہ قبلہ دوسری طرف ہے
تو کیا کرے عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه كانوا يصلون نحو بيت المقدس فلما نزلت هذه
الآية فول وجهك شطر المسجد الحرام وحيثما كنتم فولوا وجوهكم شطره فمر رجل من بني سلمة
فناداهم وهم ركوع في صلاة الفجر نحو بيت المقدس الا ان القبلة قد حولت الى الكعبة مرتين فمالوا
كما هم ركوع الى الكعبة ترجمه انس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب نماز پڑھتے تھے بیت المقدس
کیطرف جب یہ آیت اوتری فول وجهك شطر المسجد الحرام وحيث ما كنتم فولوا وجوهكم شطره یعنی پھیر لے منہ اپنا طرف خانہ کعبہ
کی اور جہان تم ہو اوسی طرف منہ کیا کرو یہ حکم سنکر ایک شخص بنی سلمہ کا ایک پر گذرا وہ نماز فجر کی رکوع میں تھے اور منہ اونکا
(معمول کے موافق) بیت المقدس کیطرف تھا اوس نے پکارا آگاہ ہو جاؤ قبلہ پھر گیا کعبہ کیطرف وہ لوگ اوسی طرح رکوع میں
کعبے کیطرف پھر گئے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسقدر نماز اُنہوں نے نادانستہ بیت المقدس کیطرف پڑھی وہ درست ہو گئی

باب تفریع ابواب الجمعة جمعہ کے احکام کا بیان عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير يوم
طلعت فيه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم وفيه اهبط وفيه تيب عليه وفيه مات وفيه تقوم الساعة
وما من دابة الا وهي مسيخة يوم الجمعة من حين يصبح حتى تطلع الشمس شفقا من الساعة الا الجن والانس وفيه ساعة
لا يصادفها عبد مسلم وهو يصلي يسال الله حاجة الا اعطاه اياها قال كعب ذلك في كل سنة يوم فقلت
بل في كل جمعة قال فقرأ كعب التوراة فقال صدق رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابو هريرة ثم لقيت
عبد الله بن سلام فحدثته بمجلسي مع كعب فقال عبد الله بن سلام قد علمت اية ساعة هي قال ابو هريرة
فقلت له فاخبرني بها فقال عبد الله بن سلام هي اخر ساعة من يوم الجمعة فقلت كيف هي اخر
الساعة من يوم الجمعة وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصادفها عبد مسلم وهو يصلي وتلك
الساعة لا يصلي فيها فقال عبد الله بن سلام الم يقل رسول الله صلى الله عليه وسلم من جلس مجلسا ينتظر
الصلاة فهو في الصلوة حتى يصلي قال فقلت بلى قال فهو ذاك ترجمه ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جتنے دنوں میں آفتاب نکلا ہے سب میں بہتر جمعہ کا دن ہے اوسی دن آدم پیدا کیے گیے اوسی دن جنت سے اُتارے گئے
اوسی دن اونکا قصور معاف ہوا اوسی دن مرے اوسی دن قیامت ہوگی اور کوئی جانور ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے دن کان نہ لگائے رہتا ہو
صبح سے آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے سوا جن اور انس کے اور جمعہ کے دن ایک ساعت ہے جو مسلمان بندہ اوسکو پالیوے نماز پڑھتا
ہوئی پھر اللہ سے کچھ مانگے اللہ اوسکو دیگا کعب الاحبار نے کہا یہ ساعت ہر سال میں ایک بار ہوتی ہے میں نے کہا نہیں بلکہ ہر جمعے میں ہوتی ہے

اور جس شخص نے جمعے کے دن اپنے ساتھی سے کہا چپ رہ وہ بھی بیہودہ بکا اور جس نے بیہودہ بکا اوسکو جمعے کا ثواب کچھ نہ ملیگا یہہ عبد
اخیر میں فرمایا میں نے رسول اللہ سے ایسا ہی سنا **باب التشديد في ترك الجمعة** جمعے کے نہ پڑھنے کا عذاب **عن**
ابي الجعد الضمري وكانت له صحبة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ترك ثلاث جمع تهاونا بها طبع
الله على قلبه **ترجمہ** ابی جعد ضمری سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین جمعے چھوڑ دیگا
سستی سے مہر کر دیگا اللہ اوسکے دل پر **باب كفارة من تركها** جمعہ قضا ہو جانے کا کفارہ **عن** سمرة بن جندب
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ترك الجمعة من غير عذر فليتصدق بدينار فان لم يجد فبنصف
دينار **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعے کو بغیر عذر کے ترک کرے تو وہ
ایک دینار صدقہ دے اگر ایک دینار نہ ہو سکے تو نصف دینار صدقہ دے **عن** قدامة بن وبرة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من فاته الجمعة من غير عذر فليتصدق بدرهم او نصف درهم او صاع حنطة او نصف
صاع **ترجمہ** قدامہ بن وبرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قضا کردے جمعے کو بغیر عذر کے
تو ایک درم یا آدھا درم صدقہ دے یا ایک صاع گیہوں یا آدھا صاع گیہوں صدقہ دیوے ۔ ایک روایت میں ہے مد او نصف
مد ایک مد صدقہ دے یا آدھا مد ۔ مد اور صاع کا بیان کتاب الطہارۃ میں گزرا **باب من تجب عليه الجمعة** کن
لوگوں پر جمعہ واجب ہے **عن** عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت كان الناس ينتابون الجمعة
من منازلهم ومن العوالي **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے لوگ جمعہ کے لیے حاضر ہوتے اپنے اپنے مکانوں سے اور عوالے
سے آتے **ف** عوالی چند دیہات ہیں مدینے کے اطراف میں بعضے تین میل پر بعضے پانچ میل پر بعضے اس سے بھی زیادہ **عن**
عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الجمعة على كل من سمع النداء **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ اوس شخص پر ہے جو سنے اذان کو **ف** اور جو اتنی دور رہتا ہو کہ
وہاں اذان کی آواز نہ جاوے اوس پر جمعہ واجب نہیں ہے اگر چلا آوے تو ثواب ہے **باب الجمعة في يوم المطر** جس دن پانی
پڑتا ہو جمعے کو آنا واجب نہیں **عن** ابي المليح عن ابيه ان يوم حنين كان يوم مطر فامر النبي صلى الله عليه وسلم
مناديه ان الصلوة في الرحال **ترجمہ** ابی ملیح سے روایت ہے اونہوں نے اپنے باپ سے سنا (اسامہ بن عمیر ہذلی) سے کہ حنین
کے روز پانی برس رہا تھا آپ نے حکم کیا منادی کو پکار دیتے کہ نماز اپنے اپنے ڈیروں میں پڑھ لیں ۔ ابو الملیح سے روایت ہے ان ذلك كان يوم جمعة دن جمعہ کا تھا
عن ابي المليح عن ابيه انه شهد النبي صلى الله عليه وسلم زمن الحديبية في يوم جمعة واصابهم مطر لم تبتل اسفل نعالهم فامرهم ان يصلوا في رحالهم
ترجمہ ابی ملیح سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئے صلح حدیبیہ میں جمعے کے روز اوس دن بارش ہوئی مگر اتنی کہ لوگوں کے جوتوں کے تلے بھی نہ بھیگے آپ نے حکم کیا لوگوں کو اپنے
اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لینے کا **ف** سبحان اللہ رسول اللہ ﷺ کو کس قدر شفقت اور آسانی اپنی امت پر منظور تھی کہ درا

[illegible] نے فرمایا جمعہ کا دن بارہ ساعت کا ہوتا ہی اون مین ایک ایسی ساعت ہی جسمین کوئی مسلمان اللہ سے کچھ مانگی مگر اللہ اوسکو دیوی اوس ساعت کو ڈھونڈہو بعد عصر کے **عن** ابی بردۃ بن ابی موسی الاشعری قال قال لی عبد اللہ ابن عمر اسمعت اباک یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شان الجمعۃ یعنی الساعۃ قال قلت نعم سمعتہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ھی ما بین ان یجلس الامام الی ان یقضی الصلاۃ **ترجمہ** ابی بردہ بن ابی موسی اشعری سے روایت ہی مجھہ سی عبد اللہ بن عمر نے پوچھا تم نی اپنی باپ سے کچھ سنا ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرتی تھی جمعہ کی ساعت کی باب مین مین نے کہا ہان مین نی اپنی باپ سے سنا وہ کہتی تہی مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تھی جمعہ کے ساعت امام کی منبر پر بیٹھنی سی نماز کے ختم ہونی تک ہی

باب فضل الجمعۃ

جمعہ کی فضیلت کا بیان **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضا فاحسن الوضوء ثم اتی الجمعۃ فاستمع وانصت غفر لہ ما بین الجمعۃ الی الجمعۃ وزیادۃ ثلاثۃ ایام ومن مس الحصی فقد لغا **ترجمہ** ابی ہریرہ سی روایت ہی رسول اللہ نی فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کری پھر جمعہ کے لیے آوی اور خطبہ سنی اور چپ رہی تو اس جمعہ سی دوسری جمعہ تک کی گناہ اوسکی بخشدی جاوینگے بلکہ تین دن زیادہ کے اور جو شخص کنکریان ہٹاوی اوس نے بیہودہ حرکت کی **عن** عطاء الخراسانی عن مولی امراتہ ام عثمان قال سمعت علیا رضی اللہ عنہ علی منبر الکوفۃ یقول اذا کان یوم الجمعۃ غدت الشیاطین برایاتھا الی الاسواق فیرمون الناس بالترابیث او الربائث ویثبطونھم عن الجمعۃ وتغدو الملائکۃ فیجلسون علی ابواب المسجد فیکتبون الرجل من ساعۃ والرجل من ساعتین حتی یخرج الامام فاذا جلس الرجل مجلسا یستمکن فیہ من الاستماع والنظر فانصت ولم یلغ کان لہ کفل من وزر ومن قال یوم الجمعۃ لصاحبہ صہ فقد لغا ومن لغا فلیس لہ فی جمعتہ تلک شیء ثم یقول فی آخر ذلک سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک **ترجمہ** عطاء خراسانی سی روایت ہی انہون نی سنا اپنی بی بی ام عثمان کے مولی (غلام آزاد) سے اوس نے کہا مین نے سنا امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے آپ فرماتی تھی کوفے کے منبر پر جب جمعہ کا دن ہوتا ہی تو شیطان اپنی جھنڈی لیکر بازارون مین جاتے ہین اور لوگون کو روکتے ہین ضرورتون اور حاجتون مین جمعہ مین آنے سی اور فرشتے سویری سی مسجدون کی دروازی پر آن کر بیٹھتے ہین اور لکھتی جاتی ہین لوگون کو یہ پہلی ساعت مین آیا یہ دوسری ساعت مین آیا یہانتک کہ امام نکلتا ہی پھر جو آدمی ایسی جگہہ بیٹھتا ہی جہان سی خطبہ سن سکتا ہی اور امام کو دیکھ سکتا ہی اور چپ رہتا ہی کوئی بات بیہودہ نہین کرتا تو اوسکو دوہرا ثواب ملتا ہی (ایک نسخہ مین اتنی عبارت اور ہی فان نای وجلس حیث لا یسمع فانصت ولم یلغ کان لہ کفل من الاجر) اگر دور بیٹھا ہے جہان سے خطبہ سنائی نہین دیتا پھر چپ رہا اور بیہودہ نہ بکا تو اوسکو ایک حصہ ثواب کا ملتا ہی اگر ایسی جگہہ بیٹھا جہان سی خطبہ سن سکتا ہی اور امام کو دیکھتا ہی لیکن بیہودہ بکا اور چپ نہ رہا تو اوس پر ایک حصہ گناہ کا لادا جاتا ہے

[illegible] الاستماع والنظر

تھی سفر مین یا مینہ برسنے کا آپ نے فرمایا تم مین سے جسکا جی چاہے اپنے ٹھکانے مین نماز پڑھ لے عن عبد الله بن الحارث ابن عم
محمد بن سيرين ان ابن عباس قال لمؤذنه في يوم مطير اذا قلت اشهد ان محمدا رسول الله فلا تقل حي
على الصلوة قل صلوا في بيوتكم فكان الناس استنكروا ذلك فقال قد فعل ذا من هو خير مني ان الجمعة
عزمة واني كرهت ان اخرجكم فتمشون في الطين والمطر ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے اپنے مؤذن سے کہا بارش
کے دن جب تو محمد رسول اللہ کہے تو حی علی الصلوة نہ کہہ بلکہ یون کہہ صلوا فی بیوتکم نماز پڑھ لو اپنے گھرون مین لوگون
نے اسکو برا جانا ابن عباس نے کہا یہہ اوس شخص نے کیا جو مجھہ سے بہتر تھا (رسول اللہ ص) جمعہ فرض ہے لیکن مجھے برا معلوم
ہوا تمکو تکلیف دینا کیچڑ اور پانی مین تمہارا چلنا باب الجمعة للمملوك والمرأة عورت اور غلام پر جمعہ فرض نہین ہے

عن طارق بن شهاب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الجمعة حق واجب على كل مسلم في جماعة الا اربعة عبد مملوك
او امرأة او صبي او مريض ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت ہے رسول اللہ ص نے فرمایا جمعہ فرض ہے ہر مسلمان پر جماعت سے
مگر چار آدمیون پر ایک غلام پر دوسری عورت پر تیسری لڑکے پر چوتھی بیمار پر ف پانچوین مسافر پر باتفاق علما۔ کہا ابوداود
نے طارق بن شہاب نے رسول اللہ ص کو دیکھا مگر اون سے سنا نہین (تو یہہ حدیث مرسل ہوئی مگر حاکم نے اوسکو مسند روایت
کیا ہے طارق بن شہاب سے اوس نے ابو موسی سے اور دارقطنی نے جابر رض سے ایسا ہی روایت کیا باب الجمعة في القرى
گانوون مین جمعہ پڑھنے کا بیان عن ابن عباس قال ان اول جمعة جمعت في الاسلام بعد جمعة جمعت في مسجد
رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة لجمعة جمعت بجواثا قرية من قرى البحرين قال عثمان قرية من قرى عبد
القيس ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے پہلا جمعہ جو پڑھا گیا اسلام مین بعد اوس جمعے کے جو پڑھا گیا مسجد نبوی مین وہ
جمعہ ہے جو پڑھا گیا جواثا مین (جواثا ایک گانون ہے بحرین کے گانوون مین سے عثمان نے کہا وہ گانو ہے عبد القیس کے گانوون سے
ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ گانون مین پڑھنا درست ہے مگر یہہ استدلال موقوف ہے اس بات پر کہ جواثی کا گانون
ہونا ثابت ہو جاوے حنفیہ نے ابو عبید بکری سے نقل کیا ہے کہ جواثی ایک مشہور شہر ہے بحرین مین عبد القیس کا اور جوہری نے صحاح مین
لکھا ہے کہ جواثی ایک قلعہ ہے بحرین مین اور ایسا ہی کہا ابن الاثیر نے نہایہ مین مگر وکیع نے جو راوی ہے اس حدیث کا اوسکو قریہ کہا
اور قریے کا اطلاق زبان عرب مین گانون اور شہر دونون پر ہوتا ہے پس اس نظر سے اس حدیث سے استدلال تمام نہین ہوسکتا

عن كعب بن مالك انه كان اذا سمع النداء يوم الجمعة ترحم لاسعد بن زرارة فقلت له اذا سمعت النداء
ترحمت لاسعد بن زرارة قال لانه اول من جمع بنا في هزم النبيت من حرة بني بياضة في نقيع الخضمات
قلت كم انتم يومئذ قال اربعون ترجمہ کعب بن مالک جب جمعہ کے دن اذان سنتے تو اسعد بن زرارہ کیواسطے دعا مانگتے عبد الرحمن
اونکے بیٹے نے کہا کیا وجہ ہے جب تم اذان سنتے ہو اسعد بن زرارہ کیواسطے دعا مانگتے ہو اونھون نے کہا اسواسطے کہ پہلے جمعہ انہون
نے قائم کیا ہزم النبیت (ایک موضع ہے مدینے مین بنی بیاضہ کے زمینون مین سے) مین ایک نقیع مین (نقیع وہ مقام ہے جہان

... کیا **باب التخلف عن الجماعة في الليلة الباردة** سردی مین شب کو جماعت معاف ہونا عن
ایوب عن نافع ان ابن عمر نزل بضجنان في ليلة باردة فامر المنادي فنادى ان الصلاة في الرحال قال ايوب
وحدثنا نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا كانت ليلة باردة او مطيرة امر المنادي فنادى
الصلاة في الرحال **ترجمہ** ایوب سے روایت ہے انہون نے سُنا نافع سے کہ عبداللہ بن عمر ضجنان (ایک مقام ہے درمیان مکہ
اور مدینہ کے) مین اترے ٹھنڈی رات مین انہون نے حکم کیا منادی کو منادی کرنیکا نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانون مین کہا ایوب نے
حدیث بیان کی نافع نے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سردی یا بارش کے رات مین منادی کو حکم کرتے آواز دینے
کا الصلوة في الرحال یعنی پڑھ لو نماز اپنے ٹھکانون مین **عن** نافع قال نادى ابن عمر بالصلوة بضجنان ثم نادى ان
صلوا في رحالكم قال فيه ثم حدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان يامر المنادي فينادي
بالصلوة ثم ينادي ان صلوا في رحالكم في الليلة الباردة وفي الليلة المطيرة في السفر **ترجمہ** نافع سے روایت
ہے ابن عمر نے اذان دی نماز کی ضجنان مین پھر پکارا کہ نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانون مین پھر حدیث بیان کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ حکم کرتے تھے اذان دینے والے کو پہلے وہ اذان دیتا نماز کی پھر پکار دیتا نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانون
مین سردی کی رات یا بارش کی رات کو سفر مین - دوسری روایت مین ہے في السفر في الليلة القرة او المطيرة سفر مین
سردی کی رات یا بارش کے رات مین **عن** ابن عمر انه نادى بالصلوة بضجنان في ليلة ذات برد وريح فقال
في آخر ندائه الا صلوا في الرحال ثم قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يامر المؤذن اذا كانت ليلة
باردة او ذات مطر في سفر يقول الا صلوا في رحالكم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے انہون نے اذان ضجنان مین
سردی اور آندھی کے رات مین پھر بعد اذان کے یہ کہا اے لوگو پڑھ لو نماز اپنے اپنے ٹھکانون مین بعد اسکے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم حکم کرتے تھے مؤذن کو سردی یا بارش کے رات مین سفر مین یہ کہنے کا اے لوگو نماز پڑھ لو اپنے ٹھکانون مین **عن**
نافع ان ابن عمر اذن بالصلوة في ليلة ذات برد وريح فقال الا صلوا في الرحال ثم قال ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم كان يامر المؤذن اذا كانت ليلة باردة او ذات مطر يقول الا صلوا في الرحال **ترجمہ** نافع سے روایت
ہے ابن عمر نے اذان دی نماز کی سردی اور آندھی کے رات کو بعد اسکے کہا آگاہ ہو نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانون مین پھر کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کو حکم کرتے سردی یا بارش کے رات مین یہ کہنے کا نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانون مین **عن** ابن عمر قال
نادى منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك في المدينة في الليلة المطيرة والغداة القرة **ترجمہ** ابن عمر سے
روایت ہے رسول اللہ کے منادی نے مدینے مین ایسی ہی ندا کی بارش کے رات مین یا سردی کی صبح مین دوسری روایت مین ہے
سفر مین **عن** جابر بن عبد الله قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فمطرنا فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ليصل من شاء منكم في رحله **ترجمہ** جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

یہانتک کہ نماز پڑہی عصر کے **ف** یعنی عید اور جمعہ دونون صبح کو ادا کر لیے **عن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ
انہ قال قد اجتمع فی یومکم ہذا عیدان فمن شاء اجزاہ من الجمعۃ وانا مجمعون **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ نے فرمایا آج کے دن دو عیدین جمع ہو گئی ہین جو شخص چاہے جمعہ پڑہے ہم تو پڑہین گے **ف** اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ جمعہ پڑہنا بہتر ہے اگر نہ پڑہے صرف عید کی نماز پر اکتفا کرے تو بھی درست ہے مگر ظہر پڑہنا ضرور ہے ائمہ علما کے نزدیک
بعضون کے نزدیک جمعہ عیدین مین داخل ہو جاویگا یعنی عید کے دو رکعتین جمعہ سے بھی کافی ہون گی۔ اب ظہر پڑہنا ضرور نہین جیسے
ابن جریج کی روایت مین گزرا **باب** مایقرأ فی صلوۃ الصبح یوم الجمعۃ جمعہ کے دن صبح کی نماز مین کون سے
سورت پڑہے **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فی صلاۃ الفجر یوم الجمعۃ تنزیل
السجدۃ وہل اتی علی الانسان حین من الدہر **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز
فجر مین جمعے کے روز الم تنزیل السجدہ اور ہل اتے علی الانسان حین من الدہر پڑہتے تھے۔ دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے
اور جمعے کے نماز مین سورہ جمعہ اور اذا جاءک المنافقون پڑہتے تھے **باب** اللبس للجمعۃ جمعہ کے کپڑونکا بیان **عن**
عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب رای حلۃ سیراء یعنی تباع عند باب المسجد فقال یا رسول اللہ لو اشتریت
ہذہ فلبستہا یوم الجمعۃ وللوفد اذا قدموا علیک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس ہذہ
من لا خلاق لہ فی الاخرۃ ثم جاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا حلل فاعطی عمر بن الخطاب منہا
حلۃ فقال عمر کسوتنیہا یا رسول اللہ وقد قلت فی حلۃ عطارد ما قلت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انی لم اکسکہا لتلبسہا فکساہا عمر اخا لہ مشرکا بمکۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر بن الخطاب نے
ایک کپڑا ریشمی مسجد کے دروازے پر بکتا ہوا دیکھا انہون نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ اوسکو خرید لین اور پہنا کرین جمعے کے روز
اور جب لوگ آیا کرین آپ پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کپڑے کو وہ پہنیگا جسکو آخرت مین کچھ حصہ نہ ملیگا پھر
اوسی قسم کے چند کپڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے اون مین سے ایک کپڑا حضرت عمر کو دیا عمر نے کہا
یا رسول اللہ آپ مجھے یہ کپڑا پہننے کو دیتے ہین حالانکہ پیشتر آپ نے عطارد کے کپڑے مین فرمایا تہا (عطارد نام تہا اوس شخص کا جو
وہ کپڑا بیچتا تہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تجھے اسواسطے نہین دیا کہ تو پہنے پھر حضرت عمر نے وہ کپڑا اپنے ایک
بہائی کو جو مشرک تہا اور مکے مین رہتا تہا پہننے کو دیدیا **عن** عبد اللہ بن عمر قال وجد عمر بن الخطاب حلۃ استبرق
تباع بالسوق فاخذہا فاتی بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابتع ہذہ تجمل بہا للعید و
للوفد ثم ساق الحدیث والاول اتم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے ایک کپڑا ریشمی بازار مین بکتا
ہوا پایا وہ اوسکو لے آئے رسول اللہ پاس اور کہا اوسکو خرید لیجیے زینت کیواسطے عید کو پہنا کیجیے یا جب لوگ آپ پاس آیا کرین پھر بیان
کیا حدیث کو اخیر تک **عن** محمد بن یحیی بن حبان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما علی احدکم ان وجد او ما علی

پانی بھرا رہتا ہی) جسکا نام نقیع الخضمات تہا مین نی پوچہا اوسدن تم کتنی آدمی تھی انہون نی کہا چالیس آدمی **ف** اس حدیث
سی بھی یہہ امر اچھی طرح ثابت نہین ہوسکتا کہ جمعہ گانو مین درست ہی کیونکہ ہزم النبیت متعلقات مدینہ مین تہا نہ خارج مدینہ اور
اچہا طریقہ استدلال کا یہہ ہی کہ جمعہ کی فرضیت آیت اور حدیث سی مطلق ثابت ہی اوس مین شہر کی قید نہین ہی پھر شہر کی قید
بڑہانا زیادتی ہی کتاب اسد بلادر وہ نہین جائز ہی مگر حدیث مشہور سی حنفیہ کے نزدیک اور وہ جو روایت کیا حنفیہ نے حضرت
علی سے کہ نہین تشریق ہی اور جمعہ مگر شہر مین روایت کیا اوسکو عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے اوسکی خلاف روایت کیا حضرت
عمر سی کہ جمعہ پڑہو تم جہان ہو صحیح کہا اوسکو ابن خزیمہ نے اور ایسا ہی روایت کیا بیہقی نی حضرت عمر سی اور بھی بیہقی نے مرفوعا
روایت کیا کہ جمعہ واجب ہی ہر گانون پر اگرچہ نہون اوس مین سوا چار کے اور ایسا ہی منقول ہی ابن مسعود سی اور صحابہ سی جمعہ پڑہنا
جنگل اور شہر دونون جگہہ مین ثابت ہی یہی قول ہی اہل حدیث اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** اذا وقع یوم الجمعة

یوم عید جب عید اور جمعہ ایکدن پڑی تو کیا کرنا چاہیے **عن** ایاس بن ابی رملة الشامی قال شهدت معاوية بن ابي
سفيان وهو يسال زيد بن ارقم قال شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عيدين اجتمعا في يوم قال نعم فكيف
صنع قال صلى العيد ثم رخص في الجمعة فقال من شاء ان يصلي فليصل **ترجمه** ایاس بن ابی رملہ سی روایت ہی
مین موجود تہا معاویہ بن ابی سفیان پوچھنی لگے زید بن ارقم رض سی تم نے کبھی جمعہ اور عید رسول اللہ صلعم کے ساتھہ ایکدن مین پایا
ہی انہون نی کہا ہان معاویہ نے پوچہا آپ نے کسطرح کیا زید نی کہا آپنے عید کی نماز پڑہ لی پھر جمعہ مین رخصت دی اور فرمایا
جسکا جی چاہے جمعہ پڑہی **ف** اور جسکا جی نہ چاہے نہ پڑہی مگر ظہر پڑہنا ضرور ہے۔ روایت کیا اس حدیث کو ابن خزیمہ نے اور
صحیح کہا اوسکو اور حاکم نی اور صحیح کہا اوسکو ابن المدینی نے مگر بعض لوگون نی اسکی اسناد مین کلام کیا ہی بوجہ ایاس ابن ابی رملہ کے اور
کہا وہ مجہول ہی **عن** عطاء بن ابی رباح قال صلى بنا ابن الزبير في يوم عيد في يوم الجمعة اول النهار ثم رحنا الى
الجمعة فلم يخرج الينا فصلينا وحدانا وكان ابن عباس بالطائف فلما قدم ذكرنا ذلك له فقال اصاب السنة
ترجمه عطاء بن ابی رباح سے روایت ہی عبد اللہ بن الزبیر نی نماز پڑہائی عید کی جمعہ کے دن سویری پھر جب ہم آئی جمعہ کے واسطے
تو وہ نہ نکلی آخر ہم نے اکیلے پڑہ لیا **ف** جمعہ کو ابن عباس کا مذہب یہی ہے کہ جمعہ اکیلے کا صحیح ہے اور ابراہیم نخعی اور داؤد
اور اہل ظاہر کا یہہ ہے کہ دو آدمیون کی جماعت کافی ہی ایک امام ہو ایک مقتدی اور اکثر علما کے نزدیک دو آدمی سوا امام کے
یا تین آدمی سوا امام کے ضرور ہین **ت** ابن عباس اوسوقت طائف مین تھے جب آئے تو ہم نی اون سی یہ بیان کیا انہون نے
کہا عبد اللہ بن الزبیر نے سنت کی موافقت کیا **عن** ابن جريج قال قال عطاء اجتمع يوم جمعة ويوم فطر على عهد
ابن الزبير فقال عيدان اجتمعا في يوم واحد فجمعهما جميعا فصلاهما ركعتين بكرة لم يزد عليهما حتى
صلى العصر **ترجمه** ابن جریج سی روایت ہی عطا نی کہا جمعہ اور عید ایکدن جمع ہوئی عبد اللہ بن الزبیر کے زمانی مین
انہون نی کہا دو عیدین جمع ہوئین ایک دن مین انہون نے دونون کو ملا کر پڑہ لیا صبح کو دو رکعتین نہ زیادہ کیا اون پر

[illegible]

کیا اور کہا اے لوگو مین نے یہ اسلئے کیا تا کہ تم میری پیروی کرو اور سیکھو میری طرح نماز پڑھنا **عن** ابن عمران النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لما بدن قال لہ تمیم الداری الا اتخذ لک منبرا یا رسول اللہ یجمع او یحمل عظامک قال بلی فاتخذ لہ
منبرا مرقاتین **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب موٹے ہو گئے تمیم داری نے اون سے کہا کیا مین آپ کے
واسطے ایک منبر تیار کرون یا رسول اللہ جو آپکا بوجھ اوٹھا یا کرے آپ نے فرمایا ہان انہون نے ایک منبر بنایا دو سیڑہی کا **باب**
موضع المنبر منبر کس جگہ پر ہونا چاہیے **عن** سلمۃ بن الاکوع رض قال کان بین منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بین الحائط کقدر ممر الشاۃ **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور دیوار مسجد کے بیچ مین
ایک بکری کے جانے کی راہ تھی **ف** یعنے منبر مسجد کے دیوار سے لگا ہوا نہ تھا بلکہ تہوڑا سا فاصلہ تھا **باب** الصلاۃ یوم الجمعۃ
قبل الزوال قبل زوال کے جمعہ کے دن نماز پڑھنا درست ہے **عن** ابی قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کرہ الصلوۃ
نصف النہار الا یوم الجمعۃ وقال ان جہنم تسجر الا یوم الجمعۃ **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلعم نے منع کیا دوپہر کو نماز پڑھنے سے مگر جمعہ کے روز اور فرمایا کہ جہنم روز سلگایا جاتا ہے مگر جمعہ کے روز **ف** تو سوا جمعہ کے اور
دنون مین دوپہر کو نماز پڑھنا مکروہ ہے اور جمعہ کے دن مکروہ نہین ہے **باب** وقت الجمعۃ جمعہ کے وقت کا بیان **عن**
انس بن مالک یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الجمعۃ اذا مالت الشمس **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلعم جمعہ آفتاب ڈہلے پر پڑہتے **ف** ائمہ ثلاثہ اور جمہور علما کا مذہب یہی ہے کہ جمعہ کا وقت بعد زوال کے شروع ہوتا ہے
جیسے ظہر کا مگر امام احمد رح کے نزدیک جمعہ پڑہنا قبل زوال کے بھی درست ہے اور اسی طرح مروی ہے ابن مسعود اور جابر اور سعید اور معاویہ
سے اور دلائل انکے قوی ہین **عن** سلمۃ بن الاکوع قال کنا نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمعۃ ثم ننصرف
ولیس للحیطان فیئ **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ ہم نماز پڑہتے تہے رسول اللہ صلعم کے ساتھ جمعہ کی پھر لوٹ کر
آتے تہے اور دیوارون کا سایہ نہوتا تھا **ف** یہ حدیث بظاہر مؤید ہے امام احمد کے مذہب کو **عن** سہل بن سعد قال کنا
نقیل ونتغدی بعد الجمعۃ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے ہم قیلولہ اور دن کا کہانا بعد جمعہ کے کہتے تہے **ف** یعنے جمعہ پڑہ
کر قیلولہ کرتے تہے قیلولہ کہتے ہین دن کے سونیکو **باب** النداء یوم الجمعۃ جمعہ کی اذان دینے کا بیان **ف** آنحضرت
اور ابو بکر اور عمر کے زمانے تک جمعہ مین صرف ایک اذان دی جاتی تہے جب امام منبر پر بیٹہتا خطبہ پڑہنے کے لیے پھر تکبیر ہوتی نماز شروع
ہونیکے وقت۔ حضرت عثمان نے اپنی خلافت مین ایک اور اذان کا حکم کیا اس نظر سے کہ لوگ بہت ہوگئے تہے اور مسجد سے دور دور رہتے
تہے تو سب کو نماز کی اطلاع ہو جاوے پھر یہہ اذان اب تک جاری ہے حالانکہ یہہ مستحب ہے کیونکہ فعل خلیفہ راشد کا اگر کوئی ترک کرے اور
ایک اذان پر قناعت کرے تو وہ متبع ہے سنت نبوی اور سیرت ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما کا **عن** السائب بن یزید ان الاذان
کان اولہ حین یجلس الامام علی المنبر یوم الجمعۃ فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما
فلما کان خلافۃ عثمان وکثر الناس امر عثمان یوم الجمعۃ بالاذان الثالث فاذن بہ علی الزوراء فثبت الامر علی

وجدتم ان یتخذ ثوبین لیوم الجمعة سوی ثوبی مهنته قال عمرو واخبرنی ابن ابی حبیب

عن موسی بن سعد عن ابن حبان عن ابن سلام انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ذلک علی

المنبر **ترجمہ** محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہو جاویگا ایک تم مین کو اگر دو کپڑے

جمعہ کے لیے بنا رکھے سوا کام کاج کے کپڑون کے **ف** یعنی جن کپڑون کو پہنکر محنت کرتا ہے اون کے سوا دو کپڑے

جمعہ مین پہننے کے لیے بنا رکھے تو بہتر ہے اسمین کچھ نقصان نہین۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کیواسطے کپڑے بدلنا بہتر ہے

ایک روایت مین ہے آپنے یہ منبر پر فرمایا **باب** التحلق یوم الجمعة قبل الصلاة قبل نماز جمعہ کے حلقہ باندہ کر بیٹھنے کی ممانعت

عن عبد الله بن عمرو بن العاص ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن الشراء والبیع فی المسجد وان تنشد

فیه شعر ونهی عن الحلق قبل الصلاة یوم الجمعة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خرید و فروخت سے مسجد مین اور شعر پڑہنے سے اوس مین اور منع کیا حلقہ باندہ کر بیٹھنے سے نماز سے پہلے

جمعہ کے روز **ف** کیونکہ جمعہ کے دن خطبہ سننا اور چپ رہنا ضروری ہے جب لوگ حلقہ باندہ کر بیٹھینگے خواہ مخواہ باتین کرینگے

باب اتخاذ المنبر منبر بنانیکا بیان عن ابی حازم بن دینار ان رجالا اتوا سهل بن سعد الساعدی وقد

امتروا فی المنبر مم عوده فسالوه عن ذلک فقال والله انی لاعرف مما هو ولقد رایته اول یوم وضع

واول یوم جلس علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم ارسل رسول الله صلی الله علیه وسلم الی فلانة امراة قد سماها

سهل ان مری غلامک النجار ان یعمل لی اعوادا اجلس علیهن اذا کلمت الناس فامرته فعملها من طرفاء الغابة

ثم جاء بها فارسلته الی النبی صلی الله علیه وسلم فامر بها فوضعت ههنا فرایت رسول الله صلی الله علیه وسلم

صلی علیها وکبر علیها ثم رکع وهو علیها ثم نزل القهقری فسجد فی اصل المنبر ثم عاد فلما فرغ

اقبل علی الناس فقال ایها الناس انما صنعت هذا لتاتموا ولتعلموا صلاتی **ترجمہ** ابی حازم بن دینار سے روایت

ہے کچھ لوگ سہل بن سعد ساعدی پاس آئے جو شک کر رہے تھے اس بات مین کہ منبر کس لکڑیکا تہا اونہون نے سہل سے اسکو پوچہا

سہل نے کہا قسم خدا کی مین جانتا ہون جس لکڑیکا منبر تہا اور مینے اوسکو پہلے دن دیکھا جب وہ رکھا گیا اور جب رسول

اللہ صلعم بیٹھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے پاس جسکا نام سہل نے لیا (عائشہ یا مینا) کہلا بھیجا تو اپنے

چھوکری کو جو بڑہی ہے (اسکا نام میمون تہا) حکم کر مجھے چند لکڑیان ایسی بنا دے جن پر بیٹھ کر مین لوگونکو خطبہ سنایا کرون اوس عورت

نے حکم کیا اوس چھوکری کو اوس نے بنایا اون لکڑیونکو غابہ کی ایک درخت مین سے جسکو طرفا کہتے مین **ف** غابہ ایک مقام ہے مدینے سے

نو میل پر وہان درخت بہت ہین طرفا ایک درخت ہے **ت** پھر لیکر آیا اوس عورت پاس اوس نے رسول اللہ صلعم پاس بھیجدیا آپنے

حکم کیا وہ اس جگہ پر رکھا گیا مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا آپنے اوس پر نماز پڑھی اور تکبیر کہی پھر رکوع کیا اور آپ اوسی پر رہے

بعد اوسکے اوتری بیٹھ موڑی ہوئے اور سجدہ کیا نیچے اوتر کر منبر کے جڑ مین پھر اوپر چلے گئے جب نماز سے فارغ ہوئے لوگون کیطرف منہہ

کرتے تہے عن جابر بن سمرة قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يخطب قائما ثم يقعد قعدة لا يتكلم وساق الحديث
ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خطبہ پڑھتے تھے کہڑے ہوکر پہر بیٹھتے تھے تہوڑی سی کسی
سے بات نکرتے تہے

باب الرجل يخطب على قوس کمان پر ٹیکا دیکے خطبہ پڑھنا

عن شعيب بن رزيق الطائفي قال جلست الى رجل له صحبة من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقال له الحكم بن حزن
الكلفي فانشأ يحدثنا قال وفدت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم سابع سبعة او تاسع تسعة فدخلنا عليه
فقلنا يا رسول الله زرناك فادع الله لنا بخير فامر بنا او امر لنا بشئ من التمر والشأن اذ ذاك دون فاقمنا بها
اياما شهدنا فيها الجمعة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام متوكئا على عصا او قوس فحمد الله واثنى عليه
كلمات خفيفات طيبات مباركات ثم قال ايها الناس انكم لن تطيقوا ولن تفعلوا كل ما امرتم به ولكن سددوا وابشروا
سمعت ابا داود قال ثبتني في شئ منه بعض اصحابنا ترجمہ شعیب بن رزیق طائفی سے روایت ہے میں ایک شخص کے پاس بیٹھا
جو صحبت میں رہا تہا رسول اللہ صلعم کے وہ ہم سے حدیث بیان کرنے لگا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا ہم سات آدمی
تہے یا نو آدمی جب آپ سے ملے تو کہا یا رسول اللہ ہمنے آپکی زیارت کی آپ ہمارے واسطے بہتری کی دعا کیجیے آپ نے کچھ کہجوریں ہمکو دیں
اور اوسوقت میں مسلمانوں کا حال تکلیف کا تہا پہر ہم چند روز مدینے میں رہے جمعہ ہمنے رسول اللہ صلعم کے ساتھ پڑھا آپ ایک
عصا یا کمان پر ٹیکا دیکر کہڑے ہوئے اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کی اور ثنا بیان کی چند کلموں سے جو نہایت ہلکے اور
پاکیزہ اور مبارک تہے پہر فرمایا اے لوگو تمکو ہرگز طاقت نہیں ہے حکم کو بجالانے کی لیکن مضبوط رہو اور خوشخبری سناؤ ف
یعنی اگر کسی حکم میں قصور ہوجاے تو اللہ جل جلالہ کی رحمت سے مایوس نہو آیندہ سے چالاکی چستی اختیار کرو اور اُس کی رحمت اور
فضل پر بہروسا رکہو خوش رہو عن ابن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا تشهد قال الحمد لله نستعينه
ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي
له واشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق بشيرا و
نذيرا بين يدي الساعة من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب خطبہ
پڑہتے تو یہ کہتے الحمد لله نحمده ونستعينه الخ سب تعریف ہے اللہ کو اوسی سے ہم مدد مانگتے ہیں اوسی سے مغفرت چاہتے ہیں پناہ مانگتے ہیں
ہم اپنے نفس کی برائیوں سے جسکو اللہ ہدایت کرے اوسکو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جس کو وہ گمراہ کرے اوسکو کوئی ہدایت
نہیں کرسکتا اور میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کوئی سچا معبود نہیں سوا خدا کے اور گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں اللہ نے اونکو سچا پیغمبر کرکے بہیجا خوشی سناتے ہیں اور ڈراتے ہیں قیامت
آنے سے پہلے جو اللہ اور اوسکے رسول کی اطاعت کرے وہ سیدہی راہ پر ہے اور جو اون کی نافرمانی کرے وہ اپنی جان کو نقصان دیگا
اللہ کو کچھ نقصان نہ پہونچا سکے گا دوسری روایت میں ہے ومن يعصهما فقد غوى ونسأل الله ربنا ان يجعلنا ممن يطيعه

٢ ويعصهما فانه لا يضر الا نفسه ولا يضر الله شيئا

...بن یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے مین پہلی اذان جمعہ کو اوس وقت
ہوتی جب امام منبر پر بیٹھتا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت ہوئی اور لوگ بہت ہوگئے انہون نے تیسری اذان کا حکم دیا وہ زوراء پر
دی گئی پہر یہی حکم رہا **ف** زوراء ایک گہر کا نام ہے جو مدینے کے بازار مین تھا - تیسری اذان سے مراد یہ ہے کہ تکبیر کو پہلی اذان
مقرر کیا اور امام جب منبر پر بیٹھتا ہے اذان ہوتی تھی اوسکو دوسری اذان اور اوسکی پہلی تیسری اذان ہوئی اگرچہ تیسری اذان
سب سے پہلے ہوتی ہے - دوسری روایت مین ہے کان یؤذن بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس علی
المنبر یوم الجمعۃ علی باب المسجد و ابی بکر و عمر ثم ساق نحو حدیث یونس یعنی اذان ہوتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے جب آپ منبر پر بیٹھتے جمعے کے روز مسجد کے دروازے پر پہر ابو بکر کے سامنے پہر عمر کے سامنے پہر ایسا ہی بیان کیا اخیر تک تیسری
روایت مین ہے لم یکن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا مؤذن واحد بلال ثم ذکر معناہ یعنی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی مؤذن نہ تھا سوا بلال کے **باب** الامام یکلم الرجل فی خطبتہ امام کو خطبے مین بات کرنا
درست ہے **عن** جابر قال لما استوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ قال اجلسوا فسمع ذلک
ابن مسعود فجلس علی باب المسجد فراٰہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال تعال یا عبد اللہ بن مسعود ترجمہ جابر سے روایت
ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے جمعے کے روز آپ نے لوگون سے فرمایا بیٹھ جاؤ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (اوس وقت مسجد کے
دروازے پر تھے) یہ سنکر مسجد کے دروازے پاس بیٹھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دیکھا تو فرمایا ادہر آؤ عبد اللہ بن مسعود
ف آپ نے عبد اللہ بن مسعود کا دور بیٹھنا گوارا نکیا اور خطبے مین بات کہکر اونکو اپنے پاس بلایا اس حدیث سے بڑی فضیلت عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ کی ثابت ہوئی **باب** الجلوس اذا صعد المنبر پہلے امام منبر پر جاکر بیٹھے **عن** ابن عمر قال کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یخطب خطبتین کان یجلس اذا صعد المنبر حتی یفرغ اراہ المؤذن ثم یقوم
فیخطب ثم یجلس فلا یتکلم ثم یقوم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑہتے تھے پہلے منبر پر
بیٹھتے یہانتک کہ مؤذن اذان سے فارغ ہوتا پہر کھڑے ہو کر خطبہ پڑہتے پہر بیٹھتے کسی سے بات نکرتے پہر کھڑے ہوتے اور خطبہ پڑہتے
باب الخطبۃ قائما کھڑے ہو کر خطبہ پڑہنے کا بیان **عن** جابر بن سمرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخطب قائما
ثم یجلس ثم یقوم فیخطب قائما فمن حدثک انہ کان یخطب جالسا فقد کذب فقد واللہ صلیت معہ اکثر من الفی صلوۃ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے
ہو کر خطبہ پڑہتے پہر بیٹھ جاتے پہر کھڑے ہو کر خطبہ پڑہتے جو تجہ سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ پڑہتے تو وہ جھوٹا ہے قسم خدا کے
مین نے آپکے ساتھ دو ہزار نماز سے زیادہ پڑہی ہین **ف** اون مین پچاس جمعے بھی پڑہے ہونگے - یہ مراد نہین ہے کہ دو ہزار جمعے سے
زیادہ آپکے ساتھ پڑہے ہین کیونکہ دو ہزار جمعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے آپ کے وفات تک بہی نہین ہوتے **عن** جابر بن سمرۃ
قال کانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبتان یجلس بینہما یقرأ القرآن ویذکر الناس ترجمہ جابر بن سمرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑہتے تھے اون کے بیچ مین بیٹھتے تھے اور خطبون مین قرآن پڑہتے تھے لوگون کو نصیحت

کرتے اوپر نیچے کے انگلی اور انگھوٹی سے حلقہ کر لیتے **ف** ان دونو حدیثون سے خطبے مین ہاتہہ اوٹہا کر دعا مانگنے کے بی اصلیت ثابت ہوئی اگرچہ استسقا اور غیر استسقا مین بعض مقامون مین آپ سے دونو ہاتھہ اوٹہا کر دعا مانگنا ثابت ہے جیسا استسقا کے باب مین گزرا **باب** اقصار الخطب خطبہ چھوٹا پڑہنے کا بیان **عن** عمار بن یاسر امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باقصار الخطب **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے حکم دیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹا خطبہ پڑہنے کا **ف** مسلم نے روایت کیا عمار سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز لمبی پڑہنا اور خطبہ چھوٹا پڑہنا علامت ہے دانائی کی تو لمبا کرو نماز کو اور کوتاہ کرو خطبے کو۔ افسوس ہے اس زمانے مین جاہلون نے یہہ اختیار کیا ہے کہ خطبے لمبے بڑے پڑہتے ہین اور نماز کو تاہ جلدی سے پڑہ لیتے ہین **عن** جابر بن سمرۃ السوائی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یطیل الموعظۃ یوم الجمعۃ انما ھن کلمات یسیرات **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبے کو طول نہین دیتے تھے جمعہ کے دن چند کلمے کہدیتے تھے **باب** الدنو من الامام عند الموعظۃ خطبے کے وقت امام کے ساتھہ نزدیک بیٹھنے کا بیان **عن** سمرۃ بن جندب ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال احضروا الذکر وادنوا من الامام فان الرجل لا یزال یتباعد حتی یؤخر فی الجنۃ وان دخلھا **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاضر ہو خطبے مین اور نزدیک رہو امام سے کیونکہ آدمی ہمیشہ دور رہتے رہتے جنت جانے وقت بھی دور رہے گا اگرچہ جنت مین جاویگا (پر سب کے بعد جاویگا کیونکہ دنیا مین بھی وہ سب کے پیچھے رہتا تھا) **باب** الامام یقطع الخطبۃ للامر یحدث اگر کوئی حادثہ ہو تو امام خطبہ موقوف کر سکتا ہے **عن** بریدۃ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقبل الحسن والحسین علیھما قمیصان احمران یعثران ویقومان فنزل فاخذھما فصعد بھما ثم قال صدق اللہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ رأیت ھذین فلم اصبر ثم اخذ فی الخطبۃ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہ رہے تھے اتنے مین امام حسن اور امام حسین علیہما السلام آئے وہ کرتے سرخ پہنے تھے گرتے پڑتے (بچپنے کی وجہ سے) رسول اللہ صلعم منبر پر سے اترے اور اونکو گود مین اوٹہا لیا پھر منبر پر چڑہ گئے بعد اوسکے فرمایا سچ ارشاد کیا اللہ جل جلالہ نے تمہارے مال اور اولاد آزمایش ہین مین نے ان دونو کو دیکھا تو مین صبر نہ کر سکا پھر آپ نے خطبہ شروع کیا **باب** الاحتباء والامام یخطب امام جسوقت خطبہ پڑہتا ہو گوٹ مار کر نہ بیٹھے **ف** وہ نشست یہ ہے کہ دونو پانون کو کھڑا کر کے پیٹ سے باندہ لیوے یا ہاتہون سے حلقہ دے لیوے۔ اسکو منع فرمایا کیونکہ اکثر اوس نشست مین نیند آ جاتی ہے وضو ٹوٹ جاتا ہے خبر نہین ہوتی **عن** معاذ بن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الحبوۃ یوم الجمعۃ والامام یخطب **ترجمہ** معاذ بن انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گوٹ مار کر بیٹھنے سے جمعہ کے روز جب امام خطبہ پڑہتا ہو **عن** یعلی بن شداد بن اوس قال شھدت مع معاویۃ بیت المقدس فجمع بنا فنظرت فاذا جل من فی المسجد اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرأیتھم محتبین والامام یخطب **ترجمہ** یعلی بن شداد سے روایت ہے،

ومن یطع الله ورسوله ویتبع رضوانه ویجتنب سخطه فانما نحن به وله ترجمه جو الله اور اوسکی رسول کی فرمانبرداری کرے وہ گمراہ ہوگیا ہم الله سے جو ہمارا رب ہے یہ چاہتے ہین کہ ہمکو اطاعت کرنیوالون مین سے اپنی کرے اور اپنے رسول کی اطاعت کرنیوالون مین سے اور اوسکی رضامندی ڈھونڈنیوالون مین سے اور اوسکی غصے سے پرہیز کرنیوالون مین سے کیونکہ ہم اوسی کے سبب سے پیدا ہوے ہین اور اوسیکے ہین عن عدی بن حاتم ان خطیبا خطب عند النبی صلی الله علیه وسلم فقال من یطع الله ورسوله ومن یعصہما فقال قم او اذهب بئس الخطیب ترجمه عدی بن حاتم سے روایت ہے ایکشخص نے خطبہ پڑھا رسول الله صلی الله علیه وسلم کے سامنے اور یون کہا من یطع الله ورسوله ومن یعصہما آپنے فرمایا جا یا اوٹھ جا برا خطیب ہے ف اوسنے مطیع اور عاصی کو ایک شامل کر دیا اور ہر ایک کا حکم علیحدہ بیان نہین کیا عن بنت الحارث بن النعمان قالت ما حفظت ق الا من فی رسول الله صلی الله علیه وسلم یخطب بها کل جمعة قالت وکان تنورنا وتنور رسول الله صلی الله علیه وسلم واحدا ترجمه ام ہشام بنت الحارث بن النعمان سے روایت ہے مینے سورہ قاف نہین یاد کی مگر رسول الله صلی الله علیه وسلم کے منہ سے سنتے آپ ہر جمعے کو اوسکو خطبے مین پڑہا کرتے۔ ام ہشام نے کہا ہمارا اور رسول الله صلی الله علیه وسلم کا ایک تنور تہا عن جابر بن سمرة قال کانت صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم قصدا وخطبته قصدا یقرا آیات من القران ویذکر الناس ترجمه جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم کے نماز بہی درمیانی تہے اور خطبہ بہی درمیانہ تہا (نہ بڑا نہ چھوٹا) چند آیتین قرآن کے خطبہ مین پڑہتے تہے اور لوگون کو نصیحت کرتے تہے عن عمرة عن اختها قالت ما اخذت ق والقران المجید الا من فی رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقرا بها فی کل جمعة ترجمه عمرہ بنت عبد الرحمن نے سنا اپنی بہن (یعنی ام ہشام بنت الحارث بن النعمان سے) مین نے سورہ قاف کو رسول الله صلی الله علیه وسلم کے منہ سے سنکر یاد کیا آپ ہر جمعے مین اوسکو پڑہا کرتے تہے

باب رفع الیدین علی المنبر

دونو ہاتہ اوٹہانا خطبے مین برا ہے ف دعا کیواسطے ہو یا بر سبیل عادت جیسے اکثر خطیبون کی ہوتی ہے عن حصین بن عبد الرحمن قال رای عمارة ابن رؤیبة بشر بن مروان وهو یدعو فی یوم جمعة فقال عمارة قبح الله هاتین الیدین قال زائدة قال حصین حدثنی عمارة قال لقد رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو علی المنبر ما یزید علی هذه یعنی السبابة التی تلی الابهام ترجمه حصین بن عبد الرحمن سے روایت ہے عمارہ بن رؤیبہ نے بشر بن مروان کو دیکہا دعا مانگتے ہوئے جمعہ کے روز عمارہ نے کہا برا کرے الله ان دونو ہاتہون کو مین نے رسول الله صلی الله علیه وسلم کو دیکہا آپ فقط کلمے کی اونگلی سے اشارہ کرتے ف تشہد کیوقت یا خطاب کیوقت عن سهل بن سعد قال ما رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم شاهرا یدیه قط یدعو علی منبره ولا غیره ولکن رایته یقول هکذا واشار بالسبابة وعقد الوسطی بالابهام ترجمه سہل بن سعد سے روایت ہے مینے رسول الله صلی الله علیه وسلم کو کبہی دونو ہاتہ اوٹہا کر دعا مانگتے نہین دیکہا نہ منبر پر نہ غیر منبر پر بلکہ آپ کلمے کی اونگلی سے اشارہ

صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال اصلیت شیئا قال لا قال صل رکعتین تجوز فیہما ترجمہ جابر
سے سلیک غطفانی آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے پوچھا تو نے نماز پڑھی (تحیۃ المسجد) وہ بولا نہیں آپ
نے فرمایا اوٹھ دو رکعتیں پڑھ لے ہلکی دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے ثم اقبل علی الناس قال اذا جاء احدکم والامام یخطب فلیصل
رکعتین یتجوز فیہما ترجمہ پھر آپ لوگوں کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب تم میں سے کوئی آوے اور امام خطبہ پڑھ
رہا ہو تو دو رکعتیں پڑھ لے ہلکی ہلکی **باب تخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ** جمعے کے دن لوگوں کے گردنیں نہ پھاندے عن ابی
الزاہریۃ قال کنا مع عبد اللہ بن بسر صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ فجاء رجل یتخطی رقاب الناس فقال
عبد اللہ بن بسر جاء رجل یتخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال لہ النبی صلی
اللہ علیہ وسلم اجلس فقد اذیت ترجمہ ابی زاہریہ سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن بسر کے ساتھ جو صحابی تھے بیٹھے ہوئے تھے جمعہ کے
روز اتنے میں ایک شخص آیا لوگوں کی گردنیں پھاندتا ہوا عبد اللہ بن بسر نے کہا ایک شخص اسیطرح گردنیں پھاندتا ہوا جمعے کو آیا اور
رسول اللہ صلعم خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا بیٹھ جا تو نے ایذا دی لوگوں کو **باب الرجل ینعس والامام یخطب**
امام جب خطبہ پڑھ رہا ہو اور کسی شخص کو اونگھ آوے تو کیا کرے عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول اذا نعس احدکم وہو فی المسجد فلیتحول من مجلسہ ذلک الی غیرہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے
سنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی اونگھنے لگے مسجد میں تو اوسجگہ سے اوٹھ کر دوسری جگہ بیٹھے **باب الامام
یتکلم بعد ما ینزل من المنبر** امام خطبہ پڑھ کر جب منبر سے اوترے تو بات کر سکتا ہے عن انس قال رایت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ینزل من المنبر فیعرض لہ الرجل فی الحاجۃ فیقوم معہ حتی یقضی حاجتہ ثم یقوم
فیصلی ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ منبر پر سے (خطبہ پڑھ کر) اوترتے پھر
کوئی شخص اپنا کام آپ سے بیان کرتا آپ وس سے (باتیں کرتے ہوئے) کھڑے رہتے یہانتک کہ اسکا مطلب پورا ہو جاتا پھر کھڑے
ہوتے نماز کو **باب من ادرک من الجمعۃ رکعۃ** جو شخص جمعے کی ایک رکعت پاوے اوسنے جمعہ پالیا عن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک رکعۃ من الصلوۃ فقد ادرک الصلوۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز کی ایک رکعت پالے اوس نے وہ نماز پالی ف اگر ایک رکعت سے کم پاوے تو چار رکعتیں ظہر کی
سی یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ثوری کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک دو ہی رکعتیں پڑھے اگرچہ تشہد یا سہو کے سجدے میں ملے لیکن
مذہب مالک اور شافعی کا قوی ہے اور اوسی کے قائل ہیں ابن مسعود اور ابن عمر اور انس اور لیث اور امام احمد رضی اللہ عنہم اور یہی مروی ہے
حضرت علی رض سے **باب ما یقرأ فی الجمعۃ** جمعہ میں کونسی سورتیں پڑھے عن النعمان بن بشیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یقرأ فی العیدین ویوم الجمعۃ بسبح اسم ربک الاعلی وہل اتاک حدیث الغاشیۃ قال وربما
اجتمعا فی یوم واحد فقرأ بہما ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ میں سبح اسم ربک الاعلی

مین معاویہ کہا بیت المقدس مین آیا انہون نے جمعہ پڑہا مین نے دیکھا تو اکثر لوگ مسجد مین رسول اللہ کے اصحاب مین سے تھے مین نے
اونکو گوٹ مار کر بیٹھے ہوے جب امام خطبہ پڑہ رہا تہا۔ کہا ابو داؤد نے ابن عمر بہی ایسے ہی بیٹہتے تہے خطبے کیوقت اور انس بن مالک اور
شریح اور صعصعہ بن صوحان اور سعید بن المسیب اور ابراہیم نخعی اور مکحول اور اسمٰعیل بن محمد بن سعد اور نعیم بن سلامہ نے کہا اس مین
کچھ قباحت نہین اور مجھے نہین پہونچا کسینے مکروہ جانا ہو اوسکو مگر عبادہ بن نسی نے **باب الکلام والامام یخطب**
خطبے کیوقت بات کرنیکی ممانعت **عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قلت انصت والامام**
یخطب فقد لغوت ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو کہے چپ رہ اور امام خطبہ پڑہتا
ہو تو تو نے لغو کام کیا۔ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب سے خطبہ شروع ہو کلام نہ کرنا چاہیے بعضون کے نزدیک جب سے
امام نکلے **عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یحضر الجمعۃ ثلثۃ نفر رجل حضرہا**
بلغو وھو حظہ منہا ورجل حضرہا یدعو فھو رجل دعا اللہ عز وجل ان شاء اعطاہ وان شاء منعہ ورجل
حضرہا بانصات وسکوت لم یتخط رقبۃ مسلم ولم یؤذ احدا فھی کفارۃ الی الجمعۃ التی تلیھا وزیادۃ ثلثۃ ایام
وذلک بان اللہ عز وجل یقول من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعے مین تین طرحکے آدمی آتے ہین ایک تو وہ شخص جو وہان آنکر بیہودہ بات کرے اوسکا
حصہ یہی ہے (یعنی اوسکو کچھ ثواب نہین) دوسرا وہ جو وہان آنکر دعا کرے اب اللہ جل جلالہ کو اختیار ہے اوس کی دعا قبول
کرے یا نہ کرے۔ تیسرا وہ شخص جو وہان آنکر چپکا ہے نہ لوگون کی گردن پہاندے نہ کسیکو تکلیف دیوے اوسکے گناہ دوسرے جمعہ تک بلکہ تین
دن زیادہ تک بخشدیے جاوینگے کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے جو ایک نیکی کریگا اوس کو دس گنا ثواب ملیگا **باب استیذان**
المحدث للامام جسکا وضو ٹوٹ جاوے وہ امام سے کیونکر کہکے جاوے **عن عائشۃ قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
اذا احدث احدکم فی صلوتہ فلیاخذ بانفہ ثم لینصرف ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسیکا وضو ٹوٹ جاوے تو وہ اپنی ناک پکڑ کر چلا جاوے **ف** اس سے امام سمجھ
جاوے کہ اوسکا وضو ٹوٹ گیا اور لوگون کو معلوم ہو کہ اوس کی نکسیر پھوٹ گئی شرم کی بات چھپانا بہتر ہے **باب اذا دخل**
الرجل والامام یخطب امام خطبہ پڑہ رہا ہو اوسوقت کوئی آوے تو نفل پڑہے یا نہ پڑہے **ف** شافعیؒ اور احمدؒ اور ایکجماعت محدثین
کے نزدیک اگر امام خطبہ پڑہ رہا ہو اور کوئی شخص آوے تو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑہ کر بیٹھے اور ابو حنیفہ اور مالک اور سفیان ثوری
اور ایکجماعت صحابہ کے نزدیک خطبے کیوقت نماز پڑہنا نہ چاہیے بلکہ چپ بیٹھ کر خطبہ سننا چاہیے **عن جابر ان رجلا جاء یوم الجمعۃ**
والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال اصلیت یا فلان قال لا قال قم فارکع ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے
ایکشخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جمعے کو اور آپ خطبہ پڑہ رہے تھے آپ نے فرمایا تو نے نماز پڑہی وہ بولا نہین آپ نے
فرمایا اوٹھ پڑہ لے **ف** دو رکعتین **عن جابر وابی ھریرۃ قالا جاء سلیک الغطفانی ورسول اللہ**

امر بذلك ان لا توصل صلوة بصلاة حتى نتكلم او نخرج ترجمہ عطا بن ابی الخوار سے روایت ہے نافع بن جبیر
اونکو بہیجا سائب بن یزید پاس ایک بات پوچہنے کو جو معاویہ بن ابی سفیان نے دیکہا تہا اونکو کرتے ہوئے نماز مین سائب نے کہا
مین نے معاویہ کے ساتہہ نماز پڑہی مسجد کے محراب مین جب مین نے سلام پہیرا تو اوٹہکر اوسی جگہہ پھر نماز پڑہنے لگا جب وہ گہر مین گئے
تو ایک آدمی کو میرے پاس بہیجا اور کہا پھر ایسا مت کرنا جب تو جمعہ پڑہ لیوے پھر اوسکے ساتہہ دوسری نماز نہ پڑہ جبتک تو بات نہ کرے
یا وہان سے نکل نہ جاوے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اسبات کا کوئی نماز دوسری نماز سے ملائی نہ جاوے جبتک
تو بات نہ کرے یا نکل نہ جاوے ف یعنی جمعہ کے فرض پڑہ کر مسجد سے چلا آوے اور گہر مین آکر سنتین ادا کرے یہہ تو نہایت اچھا
ہے اگر مسجد ہی مین ادا کرے تو جہان فرض پڑہے ہین وہان سے اوٹہکر دوسری جگہہ مین جاکر سنتین پڑہے یا بیچ مین کسی سے بات
کرے عن ابن عمر قال كان اذا كان بمكة فصلى الجمعة تقدم فصلى ركعتين ثم تقدم فصلى اربعا واذا كان بالمدينة
صلى الجمعة ثم رجع الى بيته فصلى ركعتين ولم يصل فى المسجد فقيل له فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يفعل ذلك ترجمہ عبد اللہ بن عمر جب مکے مین ہوتے تو جمعہ پڑہ کر آگے کو بڑہتے (تاکہ جگہہ بدل جاوے) پھر دو رکعتین پڑہتے پھر آگے
کو بڑہتے اور چار رکعتین پڑہتے اور جب مدینے مین ہوتے جمعہ پڑہ کر اپنے گہر مین چلے آتے اور دو رکعتین پڑہتے گہر مین مسجد مین نہ
پڑہتے لوگون نے اسکی وجہہ پوچھی انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تہے عن ابی هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من كان منكم مصليا بعد الجمعة فليصل اربعا وتم حديثه وقال ابن يونس اذا صليتم الجمعة فصلوا بعدها
اربعا قال فقال لى ابى يا بنى فان صليت فى المسجد ركعتين ثم اتيت المنزل او البيت فصل ركعتين ترجمہ
ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بعد جمعہ کی نماز پڑہنا چاہے تو چار رکعتین پڑہے ابن یونس کی
روایت مین یہہ ہے جب تم جمعہ پڑہ چکو اوسکے بعد چار رکعتین پڑہو۔ میرے باپ نے مجہہ سے کہا بیٹا اگر تو مسجد مین پڑہے دو رکعتین
پہر گہر مین آوے تو دو رکعتین اور پڑہ عن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى بعد الجمعة ركعتين
فى بيته ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کے بعد دو رکعتین پڑہتے تہے اپنے گہر مین عن ابن
جريج اخبرنى عطاء انه راى ابن عمر يصلى بعد الجمعة فينماز عن مصلاه الذى صلى فيه الجمعة قليلا
غير كثير قال فيركع ركعتين قال ثم يمشى انفس من ذلك فيركع اربع ركعات قلت لعطاء كم رأيت ابن عمر يصنع
ذلك قال مرارا ترجمہ ابن جریج سے روایت ہے مجہہ خبر دی عطا نے انہون نے ابن عمر رض کو دیکہا جمعہ پڑہ کر اوس جگہہ سے تہوڑا
سا سرک جاتے دو رکعتین پڑہتے پھر دور چلے جاتے اور چار رکعتین پڑہتے مین نے عطا سے کہا تم نے کئی بار ابن عمر کو یہ کرتے دیکہا
انہون نے کہا کئی بار دیکہا ف احادیث سے جمعہ کے بعد دو رکعتین اور چار رکعتین اور چہہ رکعتین ثابت ہین۔ ہمارے مشایخ
کے نزدیک مختار یہ ہے کہ اگر مسجد مین پڑہے تو چار رکعتین پڑہے اور جو گہر مین پڑہے تو دو رکعتین پڑہے

باب صلوٰة العيدين

عیدین کی نماز کا بیان عن انس قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة ولهم يومان يلعبون فيهما فقال ما هذان

حدیث الغاشیة پڑہتی تہی۔ اور جب عید اور جمعہ ایک ہی دن آتے تو انہی دونوں سورتوں کو دونوں نمازوں مین پڑہتے

عن الضحاك بن قيس سال النعمان بن بشير ماذا كان يقرأ به رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة على اثر سورة الجمعة قال كان يقرأ هل اتاك حديث الغاشية ترجمہ ضحاک بن قیس سے روایت ہے انہون نے نعمان بن بشیر سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کے دن سورہ جمعہ پڑہ کر پھر کون سی سورت پڑہتے تہے انہون نے کہا ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑہتے تہے عن ابن ابی رافع قال صلی بنا ابو هريرة يوم الجمعة فقرأ بسورة الجمعة وفي الركعة الاخرة اذا جاءك المنافقون قال فادركت ابا هريرة حين انصرف فقلت له انك قرأت بسورتين كان علي يقرأ بهما بالكوفة قال ابو هريرة فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ بهما يوم الجمعة ترجمہ ابن ابی رافع سے روایت ہے ابو ہریرہ نے نماز پڑہائی جمعے کے دن تو سورہ جمعہ پڑہی اور دوسری رکعت مین اذا جاءک المنافقون پڑہا ابن ابی رافع نے کہا مین ابو ہریرہ سے ملا جب نماز سے فارغ ہوئے اور مین نے کہا تم نے وہ دو سورتین پڑہین جو حضرت علی کوفے مین پڑہتے تہے ابو ہریرہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ان سورتون کو جمعے مین پڑہتے ہوئے عن سمرة بن جندب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في صلاة الجمعة بسبح اسم ربك الاعلى وهل اتاك حديث الغاشية ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کے نماز مین سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑہتے تہے

باب الرجل یاتم بالامام وبینہما جدار اگر مقتدی اور امام کے بیچ مین دیوار ہو تو اقتدا درست ہے عن عائشة قالت صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجرته والناس ياتمون به من وراء الحجرة ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجرے کے اندر نماز پڑہی اور لوگون نے اقتدا کی حجرے سے پیچھے

باب الصلوة بعد الجمعة بعد جمعے کی نماز پڑہنے کا بیان عن نافع ان ابن عمر رای رجلا يصلي ركعتين يوم الجمعة في مقامه فدفعه وقال اتصلي الجمعة اربعا وكان عبد الله يصلي يوم الجمعة ركعتين في بيته ويقول هكذا فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر نے ایک شخص کو جمعے کے بعد دو رکعتین پڑہتے دیکہا اوسی مقام مین جہان جمعہ پڑہا تہا اونہون نے اوسکو دہکیل دیا اور کہا تو جمعے کی چار رکعتین پڑہتا ہے۔ اور عبد اللہ بن عمر بعد جمعے کے دو رکعتین اپنے گہر مین پڑہا کرتے تہے اور کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے عن نافع قال كان ابن عمر يطيل الصلاة قبل الجمعة ويصلي بعدها ركعتين في بيته ويحدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك ترجمہ نافع سے روایت ہے ابن عمر جمعے کے پہلے بہت دیر تک نماز پڑہتے اور بعد جمعے کے دو رکعتین پڑہتے اپنے گہر مین اور کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تہے عن عطاء بن ابي الخوار ان نافع بن جبير ارسله الى السائب بن يزيد ابن اخت نمر يساله عن شيء رآه منه معاوية في الصلاة فقال صليت معه الجمعة في المقصورة فلما سلم قمت في مقامي فصليت فلما دخل ارسل الي فقال لا تعد لما صنعت اذا صليت الجمعة فلا تصلها بصلاة حتى تكلم او تخرج فان نبي الله صلى الله عليه وسلم

فبدأ بالخطبة قبل الصلاة فقام رجل فقال یا مروان خالفت السنة اخرجت المنبر فی یوم لم
یکن یخرج فیه وبدأت بالخطبة قبل الصلاة فقال ابو سعید الخدری من هذا قالوا فلان بن فلان
فقال اما هذا فقد قضی ما علیه سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من رأی منکرا فاستطاع
ان یغیره بیده فلیغیره بیده فان لم یستطع فبلسانه فان لم یستطع فبقلبه وذلک اضعف الایمان
ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے مروان نے منبر نکالا عید کے روز اور خطبہ نماز سے پہلے پڑھا ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا اے
مروان تو نے خلاف سنت کیا منبر نکالا عید کے روز حالانکہ کبھی منبر نہیں نکالا جاتا تھا اور خطبہ نماز سے پہلے پڑھا ابو سعید خدری
نے کہا یہ شخص کون ہے لوگوں نے کہا فلان بیٹا فلان کا ابو سعید نے کہا اس شخص نے اپنا حق ادا کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص تم میں سے کوئی کام خلاف شرع کی دیکھے پھر اوسکو ہاتھ سے مٹا سکتا ہو تو ہاتھ سے مٹادے اگر ہاتھ سے
نہ ہو سکے زبان سے مٹادے اگر زبان سے نہ ہو سکے دل سے اوسکو برا جانے یہ ادنی درجہ ہے ایمان کا **ف** یعنی اگر بری بات کے منع کرنے
زبان سے قادر نہ ہو تو دل سے اوسکو برا جانے اگر یہ بھی نہ ہو تو ایمان کا نشان اوس میں نہ رہیگا **عن** جابر بن عبد الله
یقول ان النبی صلی الله علیه وسلم قام یوم الفطر فصلی فبدأ بالصلاة قبل الخطبة ثم خطب الناس فلما فرغ نبی الله
صلی الله علیه وسلم نزل فاتی النساء فذکرهن وهو یتوکأ علی ید بلال وبلال باسط ثوبه تلقی النساء
فیه الصدقة قال تلقی المرأة فتخها ویلقین ویلقین وقال ابن بکر فتختها **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے عید الفطر میں پہلے نماز پڑھی پھر خطبہ شروع کیا جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو اوترے اور
عورتوں کو نصیحت کرنے لگے اور بلال کے ہاتھ پر آپ ٹیکا لگائے ہوئے تھے اور بلال اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے عورتیں اوس میں صدقہ
ڈالتی تھیں کوئی اپنا چھلا ڈالتی تھی کوئی کچھ ڈالتی تھی **عن** ابن عباس بمعناه قال فظن انه لم یسمع النساء فمشی
الیهن وبلال معه فوعظهن وامرهن بالصدقة فکانت المرأة تلقی القرط والخاتم فی ثوب بلال **ترجمہ** عبد اللہ
بن عباس سے بھی ایسا ہی مروی ہے اوسمیں یہ ہے رسول اللہ صلعم نے یہ خیال کیا کہ خطبہ کی آواز عورتوں کو نہ پہنچی ہوگی آپ اونکی
طرف چلے اور بلال آپکے ساتھ تھے آپنے اونکو نصیحت کی اور صدقہ کا حکم کیا کوئی عورت اپنی بالی دیتی کوئی انگوٹھی ڈالتی بلال کے
کپڑے میں۔ دوسری روایت میں ہے فجعلت المرأة تعطی القرط والخاتم وجعل بلال یجعله فی کسائه قال فقسمه
علی فقراء المسلمین **ترجمہ** کوئی عورت بالی دینے لگی کوئی انگوٹھی بلال اپنے کمل میں رکھتے گئے پھر آپ نے وہ مال مسلمان فقیروں کو
بانٹ دیا **باب** یخطب علی قوس کمان پر ٹیکا لگا کر خطبہ پڑھنے کا بیان **عن** البراء ان النبی صلی الله علیه وسلم نول
یوم العید قوسا فخطب علیه **ترجمہ** براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسینے عید کے روز کمان دی آپ نے اوسی
پر ٹیکا دیکر خطبہ پڑھا **باب** ترک الاذان فی العید عید میں اذان نہ ہونے کا بیان **عن** عبد الرحمن بن عابس قال سال
رجل ابن عباس اشهدت العید مع رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم ولولا منزلتی منه ما شهدته

یوماں قالوا کنا نلعب فیھما فی الجاھلیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد ابدلکم بھما خیرا منھما یوم الاضحی ویوم الفطر **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے اور اون لوگونکی دو دن کھیل کود کے لیے مقرر تھے آپ نے پوچھا یہ دو دن کیسے ہین اونھون نے کہا ہم جاہلیت کے زمانہ مین ان دونون مین کھیل کود کرتے تھے آپنے فرمایا اللہ جل جلالہ نے تمہین ان دونون کے بدلے مین وہ دو دن عنایت فرمائے جو اون سے بہتر ہین ایک یوم الفطر دوسرے یوم الاضحی

باب وقت الخروج الی العید عید کی نماز کا وقت

عن یزید بن خمیر الرحبی قال خرج عبد اللہ بن بسر صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع الناس فی یوم عید فطر او اضحی فانکر ابطاء الامام فقال انا کنا قد فرغنا ساعتنا ھذہ وذلک حین التسبیح **ترجمہ** یزید بن خمیر رحبی سے روایت ہے عبد اللہ بن بسر جو صحابی تھے لوگون کے ساتھ عید فطر یا عید اضحی مین نکلے اونھون نے برا کہا امام کے دیر کرنیکو اور کہا ہم تو اسوقت فارغ ہو جاتے تھے یعنی اشراق کیوقت عید کی نماز سے

باب خروج النساء فی العید عورتونکا عید کیلیے جانا

عن ام عطیۃ قالت امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نخرج ذوات الخدور یوم العید قیل فالحیض قال لیشھدن الخیر ودعوۃ المسلمین قال فقالت امرأۃ یا رسول اللہ لم یکن لاحداھن ثوب کیف تصنع قال تلبسھا صاحبتھا طائفۃ من ثوبھا **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مستورات کے نکالنے کا عید کے روز آپسے پوچھا گیا حائضہ عورتون کو بھی نکالین آپنے فرمایا اونکو آنا چاہیے بہتری کی جگہ مین اور مسلمانون کی دعا مین شریک ہونا چاہیے۔ دوسری روایت مین ہے والحیض یکن خلف الناس فیکبرن مع الناس حائضہ عورتین لوگونکے پیچھے رہتی تھین اور تکبیر کہتی تھین لوگونکے ساتھ **ف** مسلم کی روایت مین ہے کہ آپ نے کنواریون کو بھی نکالنے کا عید مین حکم فرمایا۔ ان حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ عیدین کیواسطے عورتون کو بھی نکالنا مسنون ہے اور یہی قول ہے ابوبکر اور علی اور ابن عمر کا اور ایک جماعت سلف کا

عن ام عطیۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم المدینۃ جمع نساء الانصار فی بیت فارسل الینا عمر بن الخطاب فقام علی الباب فسلم علینا فرددنا علیہ السلام ثم قال انا رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیکن وامرنا بالعیدین ان نخرج فیھما الحیض والعتق ولا جمعۃ علینا ونھانا عن اتباع الجنائز **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے مین تشریف لائے آپ نے انصار کی عورتون کو ایک گھر مین جمع کیا اور عمر بن الخطاب کو اونکے پاس بھیجا وہ دروازے پر کھڑے ہوئے اور عورتون کو سلام کیا اونھون نے جواب دیا بعد اوسکے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا تمہارے پاس آیا ہون اور حکم کیا ہمکو عیدین مین حائضہ عورتون اور کنواری عورتون کے نکالنے کا اور جمعہ ہم پر نہین ہے اور منع کیا ہمکو جنازون کے ساتھ جانے سے **ف** اسواسطے کہ عورتین بے صبر ہین جنازے کے ساتھ جاوینگی تو رووینگی پیٹینگی بری الفاظ زبان سے نکالینگے اور دوسرون کو بھی پریشان کرینگے

باب الخطبۃ یوم العید عید کے دن خطبہ پڑھنے کا بیان

عن ابی سعید الخدری قال اخرج مروان المنبر فی یوم عید

سنن کے شروع پڑہی **عن** عبداللہ بن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یکبر فی الفطر
الاولی سبعا قبل القرأۃ وفی الآخرۃ خمساً قبل القرأۃ ثم یقرأ فیکبر اربعا ثم یرکع **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر مین پہلے رکعت مین سات تکبیرین کہتے پھر قرأت کرتے پھر تکبیر کہتے اور رکوع کی
پہر دوسری رکعت کو کھڑے ہوتے پہر چار تکبیرین کہتے پھر قرأت کرتے پہر رکوع کرتے کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو
وکیع اور ابن المبارک نے انہون نے پہلی رکعت مین سات اور دوسری رکعت مین چار تکبیرین کہین **عن** ابی عائشۃ
جلیس لابی ہریرۃ ان سعید بن العاص سال ابا موسی الاشعری وحذیفۃ ابن الیمان کیف کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی الاضحی والفطر فقال ابو موسی کان یکبر اربعا تکبیرۃ علی الجنائز فقال حذیفۃ صدق
فقال ابو موسی کذلک کنت اکبر فی البصرۃ حیث کنت علیہم قال ابو عائشۃ وانا حاضر سعید بن العاص
ترجمہ ابو عائشہ سے روایت ہے سعید بن العاص نے ابو موسی اشعری اور حذیفہ بن الیمان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر
تکبیر کہتے تھے عید الاضحی اور عید الفطر مین ابو موسی نے کہا چار تکبیرین کہتے تھے جتنی جنازی پر کہتے ہین حذیفہ نے کہا سچ ہے ابو موسی
نے کہا مین اتنا ہی تکبیرین کہا کرتا تہا بصری مین جب اون پر حاکم تہا کہا ابو عائشہ نے میری سامنی سعید بن العاص نے پوچھا
ف یہہ حدیث ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل ہے وہ یہہ کہتے ہین کہ چار تکبیرون سے مراد پہلے رکعت مین مع تکبیر تحریمہ کے ہے اور دوسری
رکعت مین مع تکبیر رکوع کے مگر اس حدیث کی اسناد مین عبد الرحمن بن ثوبان ہے اور وہ ضعیف ہے اور ابو عائشہ مجہول ہے اور ابن مسعود
سے بسند صحیح ثابت ہے کہ پہلی رکعت مین پانچ تکبیرین کہے مع تکبیر تحریمہ اور رکوع کے اور دوسری رکعت مین چار تکبیر رکوع کی اور
ظاہر ہے کہ یہہ امر قیاس سے معلوم نہین ہوسکتا تو ابن مسعود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتی دیکھا ہوگا واللہ اعلم **باب**
ما یقرأ فی الاضحی والفطر عید مین کون سی سورتین پڑہے **عن** عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود ان عمر
بن الخطاب سال ابا واقد اللیثی ماذا کان یقرأ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاضحی والفطر قال کان یقرأ
فیہما بقٓ والقرآن المجید واقتربت الساعۃ وانشق القمر **ترجمہ** عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے
روایت ہے حضرت عمر رض نے ابو واقد لیثی سے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحی اور عید الفطر مین کون سی سورتین پڑہتے
تھے اونہون نے کہا قٓ والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ وانشق القمر پڑہتے تھے **باب** الجلوس فی الخطبۃ خطبہ
سننے کے لیے لوگون کا بیٹھے رہنا **عن** عبد اللہ بن السائب قال شہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العید فلما قضی
الصلوۃ قال انا نخطب فمن احب ان یجلس للخطبۃ فلیجلس ومن احب ان یذہب فلیذہب **ترجمہ** عبد اللہ بن
السائب سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ عید مین آیا جب آپ نماز پڑہ چکے آپ نے فرمایا ہم خطبہ پڑہین گے
جسکا جی چاہے خطبے سننے کے لیے بیٹھے اور جسکا جی چاہے چلا جاوے **باب** الخروج الی العید من طریق ویرجع فی طریق
عید کی نماز کو ایک راہ سے جاوے اور دوسری راہ سے آوے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ یوم العید

٭ ف تو معلوم ہوا ابن حبان سے اسمین غلطی ہوئی جو دوسری رکعت مین پانچ تکبیرین نقل کین

[illegible] کی رسول الله صلی الله علیہ وسلم العلم الذی عند دار کثیر بن الصلت فصلی ثم خطب ثم لم یذکر اذانا

ولا اقامة قال ثم امر بالصدقة قال فجعل النساء یشرن الی اذانهن وحلوقهن قال فامر بلالا فاتاهن ثم رجع الی

النبی صلی الله علیہ وسلم **ترجمہ** عبد الرحمن بن عابس سے روایت ہی ایک شخص نے عبد الله بن عباس سی پوچھا کیا تم نی رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی پاس عید کی نماز پڑھی اُنہون نی کہا ہان اگر رسول الله صلی الله علیہ وسلم پاس میری قدر و منزلت نہ ہوتی تو مین آپکے پاس جا نہ سکتا بوجہ کم سنے کے **ف** عبد الله بن عباس زمانے مین کمسن لڑکے تھے انکو امام کے پاس کس طرح سے جگہہ ملتی سو ہلی لوگون نے پاس کھڑے ہونی دیا ہوگا **ت** آپ تشریف لائی اوس نشان کے پاس جو کثیر بن الصلت کی گھر کے پاس تھا پھر آپ نی نماز پڑھی پھر خطبہ صدقے کا حکم دیا عورتین اپنے کانون اور گلون کیطرف اشارہ کرنی لگین۔ آپ نے بلال کو حکم کیا وہ عورتون کے پاس گئے (صدقہ لینے کو) پھر رسول الله صلی الله علیہ وسلم پاس صدقہ لیکر چلی گئی

عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم صلی العید بلا اذان ولا اقامة وابو بکر وعمر او عثمان شک یحیی **ترجمہ** عبد الله بن عباس سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیہ وسلم نی عید کی نماز پڑہی بغیر اذان اور بغیر اقامت کے اور ابو بکر اور عمر یا عثمان نی بھی اسیطرح پڑہی

عن جابر بن سمرة قال صلیت مع النبی صلی الله علیہ وسلم غیر مرة ولا مرتین العیدین بغیر اذان ولا اقامة **ترجمہ** جابر بن سمرة سی روایت ہی مین نی رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز کچھ ایک دو بار نہین پڑھی (بلکہ بہت بار پڑھی) دونو عیدون کی بغیر اذان اور اقامت

باب التکبیر فی العیدین

تکبیرات عیدین کا بیان **ف** تکبیرات عیدین مین اختلاف ہے اکثر ائمہ جیسے مالک اور احمد اور شافعی کی نزدیک پہلی رکعت مین سات تکبیرین ہین اور دوسری رکعت مین پانچ تکبیرین لیکن مالک اور احمد کی نزدیک پہلی رکعت مین سات تکبیرین مع تکبیر تحریمہ کے ہین اور دوسری مین پانچ سوای تکبیر قیام کے مگر دونو رکعتون مین قرات سی پہلے یہہ تکبیرین کہنا چاہیے اور شافعی کے نزدیک پہلے رکعت مین سات ہین سوا تکبیر تحریمہ کی اور دوسری مین پانچ سوای تکبیر قیام کے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک تین تکبیرین پہلی رکعت مین قبل قرات کی سوائے تکبیر تحریمہ کی اور تین تکبیرین دوسرے رکعت مین بعد قرات کی سوا تکبیر رکوع کے۔ ہماری مشائخ اہل حدیث کی نزدیک مالک اور شافعی اور احمد کا مذہب راجح ہی

عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم کان یکبر فی الفطر والاضحی فی الاولی سبع تکبیرات وفی الثانیة خمسا **ترجمہ** حضرت عائشہ سی روایت ہی رسول الله صلی الله علیہ وسلم عید الفطر مین اور عید الاضحی مین پہلی رکعت مین سات تکبیرین کہتے تھی اور دوسری رکعت مین پانچ تکبیرین کہتے تھی دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے سوا رکوع کی تکبیرون کی **ف** مگر یہ حدیث ضعیف ہی اسکی اسناد مین ابن لہیعہ ہے کہا حاکم نی منفرد ہوا ساتھ اس حدیث کے ابن لہیعہ اور وہ ضعیف ہی

عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال النبی صلی الله علیہ وسلم التکبیر فی الفطر سبع فی الاولی وخمس فی الاخری والقراءة بعدهما کلتیهما **ترجمہ** عبد الله بن عمرو بن العاص سی روایت ہی رسول الله صلی الله علیہ وسلم نی فرمایا عید فطر مین سات تکبیرین ہین پہلی رکعت مین اور پانچ تکبیرین ہین دوسری رکعت مین اور قرات دونو رکعتون مین بعد تکبیرون کی ہی **ف** ترمذی نے نقل کیا ہی بخاری سی کہ یہ حدیث صحیح ہی مگر پھر بھی بخاری کی شرط پر نہین ہے بلکہ اصحاب

الجزءُ السابع

پارہ ساتوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اذا لم یخرج الامام للعید من یومہ یخرج من الغد اگر امام عید کے دن کسی وجہ سے نماز نہ پڑھ سکے تو دوسرے دن پڑھے

عن ابی عمیر بن انس عن عمومۃ لہ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رکبا جاؤا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشھدون انھم راوا الھلال بالامس فامرھم ان یفطروا واذا اصبحوا یغدوا الی مصلاھم **ترجمہ** ابی عمیر نے اپنے چچاؤن سے سنا وہ اصحاب تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ سوار آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور انہون نے بیان کیا ہم نے چاند دیکھا کل کے روز آپ نے حکم کیا لوگون کو روزہ کھولڈالنے کا اور جب صبح ہو تو عیدگاہ کو چلنے کا

عن بکر بن مبشر الانصاری قال کنت اغدو مع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المصلی یوم الفطر ویوم الاضحی فنسلک بطن بطحان حتی ناتی المصلی فنصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم نرجع من بطن بطحان الی بیوتنا **ترجمہ** بکر بن مبشر الانصاری سے روایت ہے مین صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ساتھ عیدگاہ کو جاتا عید فطر اور عید اضحی کے روز تو بطن بطحان سے ہوکر ہم عیدگاہ کو جاتے وہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر اوسی بطن بطحان سے ہوکر اپنے گھرون مین آتے **ف** بطن بطحان ایک وادی کا نام ہے مدینے مین — اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس رستے سے عیدگاہ کو جاوے اوسی رستے سے اگر لوٹ اوے تو کچھ قباحت نہین ہے

باب الصلوۃ بعد صلوۃ العید قبل یا بعد نماز عید کے نفل نہ پڑھنے کا بیان **عن** ابن عباس قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فطر فصلی رکعتین لم یصل قبلھما ولا بعدھما ثم اتی النساء ومعہ بلال فامرھن بالصدقۃ فجعلت المرأۃ تلقی خرصھا وسخابھا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر کے دن باہر نکلے آپ نے دو رکعتین پڑھین نہ اون کے پہلے کوئی نفل پڑھا نہ اون کے بعد پھر آپ عورتون پاس آئے اور اونکو صدقے کا حکم کیا کوئی اپنے کان کا بالا ڈالنے لگے کوئی گلے کا ہار **ف** ابن الشافعی نے مجمع مین نقل کیا کہ ایک شخص عیدگاہ مین عید کی نماز سے پہلے نفل پڑھنے لگا حضرت علی نے اوسکو منع کیا وہ شخص بولا اے امیر المومنین مین خوب جانتا ہون اللہ جل جلالہ نماز پر عذاب نہین کریگا — آپ نے فرمایا مین خوب جانتا ہون اللہ تعالی کسی فعل پر ثواب نہ دیگا جب تک رسول اللہ صلعم سے اوسکا کرنا ثابت نہ ہو اب تیرے اوپر رغبت نہ دلائی ہو تو تیری نماز عبث ہوگی اور عبث حرام ہے شاید اللہ تعالی اسوجہ سے کہ تو نے مخالفت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجھے عذاب کرے

باب یصلی بالناس فی المسجد اذا کان یوم مطر جب پانی برستا ہو تو عید کی نماز مسجد مین پڑھ لیوے

عن ابی ہریرۃ انہ اصابھم مطر فی یوم عید فصلی بھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ العید فی المسجد **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک بار پانی برسا عید کے روز تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز مسجد مین پڑھی عیدگاہ مین نگئے

ی طرح لغت شرح ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کو ایک راستے سے جاتے اور دوسرے
دوسرے راستے سے آتے تاکہ دونو راستے آباد رہین یا دونو مین برکت ہو جاوے یا دونون راستے قیامت مین گواہی دین بخاری نے جابر رضی اللہ عنہ
سے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے فقط شکر اللہ جل جلالہ کا تمام ہوا پارہ چھٹا سنن ابو داؤد کا بتیس پارون مین سے اب شروع کرتا ہون پارہ
ساتوان محض اوس کی مدد اور اعانت پر بھروسا کر کے ورنہ مجھکو کہان طاقت ہے اور کہان استعداد ہے اتنی بڑی تمام کرنیکی وہی توفیق دینے والا اور وہی مدد کرنیوالا ہے

تمّ الجزء السادس ویتلوه الجزء السابع ان شاء اللہ تعالیٰ

فہرست ابواب پارہ ششم سنن ابو داؤد علیہ الرحمۃ

يقول خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم الى المصلى فاستسقى وحول رداءه حين استقبل القبلة ترجمه
عبد اللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کو گئے استسقا کی لیے آپ نے اپنی چادر اولٹی اور پانی طلب
کیا جب منہہ کیا قبلہ کیطرف عن اسحاق بن عبد الله بن كنانة قال ارسلني الوليد بن عتبة قال عثمان
ابن عقبة وكان امير المدينة الى ابن عباس اساله عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في الاستسقاء
فقال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم متبذلا متواضعا متضرعا حتى اتى المصلى زاد عثمان فرقي على
المنبر ثم اتفقا ولم يخطب خطبتكم هذه ولكن لم يزل في الدعاء والتضرع والتكبير ثم صلى ركعتين
كما يصلي في العيد ترجمه اسحاق بن عبد اللہ بن کنانہ سے روایت ہے مجھکو ولید بن عتبہ یا ولید بن عقبہ نے جو مدینہ کا
حاکم تہا ابن عباس پاس بہیجا نماز استسقا کا حال پوچہنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر ادا کی ہے ابن عباس نے کہا آپ
نکلے میلے کچیلے عاجزی اور زاری سے یہانتک کہ آئے عیدگاہ میں پھر منبر پر چڑہے تو جیسے تم خطبہ پڑہتے ہو ایسا خطبہ نہیں پڑہا
لیکن دعا اور زاری اور تکبیر کرتے رہے پھر دو رکعتیں پڑہیں جیسے عید میں پڑہتے ہیں باب رفع اليدين في الاستسقاء
استسقا میں دونوں ہاتہہ اوٹہاکر دعا مانگنا عن عمير مولى بني ابي اللحم انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يستسقي عند احجار
الزيت قريبا من الزوراء قائما يدعو يستسقي رافعا يديه قبل وجهه لا يجاوز بهما راسه ترجمه عمیر سے جو مولی ہیں بنی
ابی اللحم کا روایت ہے اوس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو استسقا کرتے تہے نزدیک احجار الزیت (ایک موضع ہے قریب
مدینہ کی) کے قریب زوراء کے (زوراء بہی ایک مقام ہے مدینہ کے پاس) کھڑے دعا مانگتے تہے استسقا کرتے تہے دونوں ہاتہہ اوٹہاکر اپنے
منہ کے سامنے لیکن سر سے اونچا نہ کرتے تہے ہاتہوں کو عن جابر بن عبد الله قال اتت النبي صلى الله عليه وسلم بواكي
فقال اللهم اسقنا غيثا مغيثا مريئا مريعا نافعا غير ضار عاجلا غير آجل قال فاطبقت عليهم السماء
ترجمه جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لوگ روتے پیٹتے آئے (پانی نہ برسنے کی وجہ سے) آپ نے
فرمایا یا اللہ پلا ہمکو ایسا مینہ جو ہماری فریاد کو پہونچنے والا ہلکا پہلکا (جلدی ہضم ہونے والا) نفل (نہ کرے) یا نیک انجام والا استسقا کرنیوالا
غلہ اگانیوالا فائدہ دینے والا نہ نقصان پہونچانے والا جلدی آنے والا نہ دیر کرنیوالا - جابر نے کہا یہ کہتے ہی بادل چہا گیا
اون پر ف ایک نسخہ میں یون ہے اتيت النبي صلى الله عليه وسلم بواكي یعنی میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ
دونوں ہاتہوں کو خوب ہاتہہ اوٹہائے ہوے لمبا کئے ہوے دعا کر رہے تہے عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يرفع يديه
في شيء من الدعاء الا في الاستسقاء فانه كان يرفع يديه حتى يرى بياض ابطيه ترجمه انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتہہ اوٹہاتے تہے دعا کرتے وقت مگر استسقا میں اوٹہاتے تہے یہانتک کہ آپ کی بغلوں
کی سفیدی دکہلائی دیتی ف یعنی اور مقامون میں اتنا بلند نہ اوٹہاتے تہے جتنا استسقا میں اوٹہاتے تہے کیونکہ ہاتہہ اوٹہانا
اور دعاؤں میں بہی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يستسقي هكذا يعني ومد

صلوٰة الاستسقاء

استسقا کی نماز کا بیان

ف جب پانی نہ برسے تو یہہ نماز پڑھی جاوے عن عبد الله بن زيد بن عاصم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
خرج بالناس يستسقى فصلى بهم ركعتين جهر بالقراءة فيهما وحول رداءه ورفع يديه فدعا واستسقى
واستقبل القبلة ترجمہ عبد اللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے لوگوں کے ساتھ پانی مانگنے کیواسطے
تو دو رکعت آپنے پڑھائیں پکار کر قرات کی ان میں اور چادر کو پھیرا ف یعنے اولٹا اسطرح پر کہ اوپر کا رخ نیچے ہو گیا اور نیچے کا
اوپر اور داہنا کنارہ بائیں طرف ہو گیا اور بایاں داہنی طرف ت اور دونو ہاتھ اوٹھائے اور دعا کی اور قبلے کیطرف منہ کیا

عن عباد بن تميم المازني انه سمع عمه وكان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خرج رسول الله
صلى الله عليه وسلم يوم يستسقى فحول الى الناس ظهره يدعو الله عز وجل قال سليمان بن داؤد واستقبل
القبلة وحول رداءه ثم صلى ركعتين قال ابن ابي ذئب وقرأ فيهما زاد ابن السرح يريد الجهر ترجمہ
عباد بن تمیم المازنی سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے چچا (عبد اللہ بن زید بن عاصم) سے وہ صحابی تھے ایک روز رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ استسقا کے لیے نکلے اور لوگوں کیطرف پیٹھ کر کے اللہ جل جلالہ سے دعا کرتے رہے۔ سلیمن کے
روایت میں ہے آپ نے منہ کیا قبلے کیطرف پھر دو رکعتیں پڑھیں دونوں میں قرات کی ابن سرح نے کہا جہر سے عن محمد
بن مسلم بهذا الحديث باسناده لم يذكر الصلوة وحول رداءه فجعل عطافه الايمن على عاتقه الايسر وجعل
عطافه الايسر على عاتقه الايمن ثم دعا الله عز وجل ترجمہ محمد بن مسلم کی روایت میں نماز کا ذکر نہیں ہے لیکن چادر
پھیرنیکا ذکر ہے آپ نے داہنا کنارہ اوسکا بائیں کندھے پر کر لیا اور بایاں کنارہ داہنے کندھے پر کر لیا پھر دعا کی اللہ جل جلالہ سے

عن عبد الله بن زيد قال استسقى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وعليه خميصة سوداء فاراد رسول الله صلى
الله عليه وسلم ان ياخذ باسفلها فيجعله اعلاها فلما ثقلت قلبها على عاتقه ترجمہ عبد اللہ بن زید
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کے لیے نکلے آپ ایک کپڑا سیاہ اوڑھے ہوئے تھے آپنے قصد کیا اوسکو نیچے سے پکڑ کر اوپر
کر لینے کا ف اور اوپر کا جانب نیچے کر دینے کا یعنے اولٹنے کا قصد کیا ت لیکن یہہ امر مشکل معلوم ہوا آپنے اوسکو کاندھوں پر
پلٹ لیا ف چادر اولٹنے کا یہہ طریقہ ہے کہ داہنے ہاتھ سے چادر کے نیچے کا بایاں کونا اور بائیں ہاتھ سے نیچے کا داہنا کونا پکڑ کر پیٹھ
کے پیچھے اپنے دونو ہاتھوں کو پھیرا دے اسطرح سے کہ جو کونا داہنے ہاتھ سے پکڑا ہے وہ داہنے کاندھے پر آ جاوے اور جو بائیں ہاتھ سے پکڑا ہے
وہ بائیں کندھے پر آ جاوے عن عبد الله بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج الى المصلى يستسقى وانه
لما اراد ان يدعو استقبل القبلة ثم حول رداءه ترجمہ عبد اللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عیدگاہ کو گئے استسقا پڑھنے کے لیے جب آپ نے ارادہ کیا دعا کا منہ کیا قبلے کیطرف پھر چادر کو اولٹا عن عبد الله بن زيد المازني

بہاگے جاتی تہا اُنی مین (پانے کے بچاؤ کیواسطے) آپ ہنسی یہانتک کہ کچلیان آپکے کہل گئین اور فرمایا مین گواہی دیتا ہون
بات کی کہ اللہ جل جلالہ ہر چیز پر قادر ہے اور مین اوسکا بندہ ہون اور رسول اوسکا۔ کہا ابو داؤد نی یہ حدیث غریب ہے
لیکن اسنا د اوسکا عمدہ ہے اور مدینے والی ملک یوم الدین پڑہتے ہین یہ حدیث اونکی دلیل ہے عن انس قال اصاب اهل
المدینة قحط علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فبینما هو یخطب یوم جمعة اذ قام رجل فقال یا رسول
الله هلك الكراع هلك الشاء فادع الله ان یسقینا فمد یدیه ودعا قال انس وان السماء لمثل الزجاجة
فهاجت ریح ثم انشأت سحابة ثم اجتمعت ثم ارسلت السماء عزالیها فخرجنا نخوض الماء حتی اتینا منازلنا
فلم یزل المطر الی الجمعة الاخری فقام الیه ذلك الرجل او غیره فقال یا رسول الله تهدمت البیوت فادع
الله ان یحبسه فتبسم رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم قال حوالینا ولا علینا فنظرت الی السحاب یتصدع حول
المدینة کانه اکلیل **ترجمہ** انس سے روایت ہے اہل مدینہ قحط مین مبتلا ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
مین آپ خطبہ پڑہ رہے تھے جمعہ کے روز اتنے مین ایک شخص کہڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ گہوڑے مر گئے اور بکریان مر گئین تو دعا کیجیے
خدا سے پانی برساوے آپنے دونو ہاتہہ اٹہائے اور دعا کی۔ کہا انس نے آسمان مثل آئینے کی صاف تہا (ابر کا نام نہ تہا) اتنے
مین ہوا چلنے لگی اور ایک ابر کا ٹکڑا نمودار ہوا پہر پہیل گیا اور آسمان نے اپنا دہانہ کہولدیا ہم جو نکلے (نماز پڑہ کر) تو پانی
مین ہو کر گئے اپنے گہرون تک پہر دوسری جمعہ تک پانی پڑتا رہا پہر وہی شخص یا دوسرا شخص کہڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ
گہر گر گئے اللہ سے دعا کیجیے پانی تہم جاوے آپ ہنسنے لگے پہر فرمایا خداوندا ہمارے آس پاس پانی برسے اور ہم پر نہ برسے انس
نے کہا مین نے ابر کو دیکہا مدینہ پر سے پہٹ گیا گویا اکلیل ہو گیا **ف** اکلیل کہتے ہین گہیرے اور حلقے اور چکر کو بعضون نے
کہا وہ حلقہ جو جواہرات سے بنا ہوتا ہے اور بادشاہ سر پر لگاتے ہین۔ حاصل یہہ ہے کہ ابر آپ کے فرمانے سے مدینے سے پہٹ گیا تو بیچ مین
اوسکے گردہ ہو گیا۔ یہ بڑا معجزہ تہا آپکے معجزات مین سے۔ دوسری روایت مین ہے فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ
بحذاء وجهه فقال اللهم اسقنا وساق نحوه آپنے اپنے دونو ہاتہہ اوٹہائے منہ کے سامنے اور فرمایا خداوندا پانی پلا ہم کو
عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا استسقی قال اللهم
اسق عبادك وبهائمك وانشر رحمتك واحي بلدك المیت **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے پانی برسنے کیواسطے فرماتے خداوندا پانی پلا اپنے بندونکو اور اپنے جانورونکو اور پہیلادے
رحمت اپنی اور جلادے اپنے مردہ شہر کو **باب صلوة الكسوف** نماز کسوف کا بیان عن عبید بن عمیر اخبرنی
من اصدق وظننت انه یرید عائشة قال کسفت الشمس علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم فقام النبی
صلی الله علیه وسلم قیاما شدیدا یقوم بالناس ثم یرکع ثم یقوم ثم یرکع ثم یقوم ثم یرکع فرکع
رکعتین فی کل رکعة ثلاث رکعات یرکع الثالثة ثم سجد حتی ان رجالا یومئذ لیغشی علیهم مما قام

مدیدیه وجعل بطون‌هما مما یلی الارض حتی رأیت بیاض ابطیه **ترجمه** انس سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم استسقا میں
دعا مانگتے تھے مطر چاہنے کو دونوں ہاتھ پھیلائے اور اون کے پشت اوپر رکھے اور ہتھیلی زمین کی طرف یہانتک کہ میں نے انکی بغلوں کی سفیدی
دیکھی **عن** محمد بن ابراهیم اخبرنی من رأی النبی صلی الله علیه وسلم یدعو عند احجار الزیت باسطا کفیه
ترجمه محمد بن ابراہیم سے روایت ہے مجھ سے اوس شخص نے بیان کیا جسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ دعا کرتے تھے
احجار الزیت پاس (ایک موضع ہے قریب مدینے کے) دونوں ہاتھ پھیلا کر **عن** عائشة قالت شکا الناس الی رسول الله صلی
الله علیه وسلم قحوط المطر فامر بمنبر فوضع له فی المصلی ووعد الناس یوما یخرجون فیه قالت عائشة
فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم حین بدا حاجب الشمس فقعد علی المنبر فکبر صلی الله علیه وسلم وحمد الله
عز وجل ثم قال انکم شکوتم جدب دیارکم واستیخار المطر عن ابان زمانه عنکم وقد امرکم الله عز وجل
ان تدعوه ووعدکم ان یستجیب لکم ثم قال الحمد لله رب العلمین الرحمن الرحیم ملک یوم الدین
لا اله الا الله یفعل ما یرید اللهم انت الله لا اله الا انت الغنی ونحن الفقراء انزل علینا الغیث واجعل
ما انزلت لنا قوة وبلاغا الی حین ثم رفع یدیه فلم یزل فی الرفع حتی بدا بیاض ابطیه ثم حول الی الناس
ظهره وقلب او حول رداءه وهو رافع یدیه ثم اقبل علی الناس ونزل فصلی رکعتین فانشأ الله سحابة
فرعدت وبرقت ثم مطرت باذن الله فلم یأت مسجده حتی سالت السیول فلما رأی سرعتهم الی الکن ضحک
صلی الله علیه وسلم حتی بدت نواجذه فقال اشهد ان الله علی کل شیء قدیر وانی عبد الله ورسوله
ترجمه حضرت عائشہ سے روایت ہے لوگوں نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پانی نہ برسنے کی آپ نے حکم کیا
ایک منبر رکھنے کا عیدگاہ میں اور ایکدن مقرر کر کے لوگوں سے اوس دن نکلنے کو کہدیا حضرت عائشہ نے کہا پھر اوس دن آپ
نکلے جسوقت آفتاب کا اوپر کا کنارہ نکل آیا اور منبر پر جا کر بیٹھے اور تکبیر کہی اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کی پھر فرمایا تم نے شکایت
کی تھی اپنے ملکوں کی خشک سالی کے اور موسم پر پانی نہ برسنے کی۔ حالانکہ اللہ نے تمکو حکم کیا ہے دعا کرنیکا اور وعدہ کیا ہے دعا قبول
کرنیکا پھر فرمایا الحمد لله رب العلمین الرحمن الرحیم ملک یوم الدین لا اله الا انت یفعل ما یرید اللهم انت الله لا اله الا انت الغنی
ونحن الفقراء انزل علینا الغیث واجعل ما انزلت لنا قوة وبلاغا الی حین) سب تعریف ہے اللہ کو جو پالنے والا ہے سارے جہان کا رحم
کرنیوالا نہایت مہربان مالک ہے بدلے کے دنکا کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا خدا کے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے خداوندا تو اللہ ہے سوا
تیرے کوئی معبود نہیں ہے تو بے پرواہ ہے اور ہم سب محتاج ہیں اوتار ہمپر پانی کو اور جسقدر پانی اوتارے اوس سے ہمکو قوت دے ہمروز
فائدہ دے ایکمدت تک پھر دونوں ہاتھ اوٹھاے رہے یہانتک کہ آپکی بغلوں کے سفیدی معلوم ہونی لگی پھر لوگوں کی طرف اپنی
پیٹھ کی اور چادر کو اولٹا دیا اور دونوں ہاتھ اوٹھائے ہوے تھے پھر لوگوں کے طرف منہ کیا اور اوتر کر دو رکعتیں پڑہیں اوسی وقت
اللہ جل جلالہ نے ایک ابر پیدا وہ گرجنے لگا اور کوندنے لگا پھر پانی برسنے لگا آپ مسجد تک نہ آئے تھے کہ نالے بہ نکلے جب آپ نے لوگوں کو دیکھا

رکوع اپنے بعد والی سے لنبا تھا مگر وہ رکوع اپنے قیام کے برابر تھا پھر آپ پیچھے ہٹے نماز میں صفیں بھی آپ کے ساتھ پیچھے [illegible]
آپ آگے بڑھے اور اپنی جگہہ پر چلے گئے لوگ بھی آگے بڑھ گئے **ف** بعضوں نے کہا آپ کو جہنم نمودار ہوا آپ پیچھے ہٹ گئے اوسکی حرارت
اور خوف سے پھر جنت نمودار ہوئی آپ آگے بڑھے اوس میں سے میوہ توڑنے کو جیسے دوسری روایت میں ہے **ت** پھر آپ نماز سے
فارغ ہوئے جبتک آفتاب صاف ہو گیا تھا پھر فرمایا اے لوگو سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں میں سے کسی کے
مرنیسے اون میں گہن نہیں لگتا جب تم اسکو دیکھو تو نماز پڑھو جبتک وہ روشن ہو **عن** جابر قال کسفت الشمس علی عهد
رسول الله صلی الله علیه وسلم فی یوم شدید الحر فصلی رسول الله صلی الله علیه وسلم باصحابه فاطال القیام
حتی جعلوا یخرون ثم رکع فاطال ثم رفع فاطال ثم رکع فاطال ثم رفع فاطال ثم سجد سجدتین ثم قام فصنع
نحوا من ذلک فکان اربع رکعات واربع سجدات وساق الحدیث **ترجمہ** جابر سے روایت ہے سورج میں گہن لگا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں گرمی کے دنوں میں آپ نے نماز پڑھی اصحاب کے ساتھ بڑی دیر تک کھڑے رہے یہانتک کہ لوگ گرنے
لگے پھر آپ نے رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھائے رہے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھائے رہے بڑی دیر تک
پھر دو سجدے کیے بعد اوسکے کھڑے ہوئے اور ایسا ہی پھر کیا تو کل چار رکوع کیے اور چار سجدے کیے **عن** عائشة زوج النبی
صلی الله علیه وسلم قالت خسفت الشمس فی حیاة رسول الله صلی الله علیه وسلم فخرج رسول الله صلی الله علیه
وسلم الی المسجد فقام فکبر وصف الناس وراءه فاقترأ رسول الله صلی الله علیه وسلم قراءة طویلة ثم
کبر فرکع رکوعا طویلا ثم رفع راسه فقال سمع الله لمن حمده ربنا ولک الحمد ثم قام فاقترأ قراءة طویلة
هی ادنی من القراءة الاولی ثم کبر فرکع رکوعا طویلا هو ادنی من الرکوع الاول ثم قال سمع الله لمن حمده
ربنا ولک الحمد ثم فعل فی الرکعة الاخری مثل ذلک فاستکمل اربع رکعات واربع سجدات وانجلت
الشمس قبل ان ینصرف **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ مسجد کی طرف
نکلے اور کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی لوگوں نے آپکے پیچھے صف کی آپ نے بڑی لنبی چوڑی قراءت کی پھر تکبیر کہکر لنبا رکوع کیا پھر
اوٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا پھر کھڑے رہے اور ایک لنبی چوڑی قراءت کی مگر پہلی قراءت سے کچھ کم تھی پھر تکبیر
کہی اور لنبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم تھا پھر سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا پھر دوسری رکعت میں
بھی ایسا ہی کیا تو سب چار رکوع کیے اور چار سجدے کیے اور آفتاب روشن ہو گیا آپ کے فارغ ہونے سے پہلے **عن** عبد الله بن
عباس انه کان یحدث ان رسول الله صلی الله علیه وسلم صلی فی کسوف الشمس مثل حدیث عروة عن عائشة عن رسول
الله صلی الله علیه وسلم انه صلی رکعتین فی کل رکعة رکعتین **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس بھی مثل حضرت عائشہ کے
روایت کرتے تھے کہ آپ نے سورج گہن میں دو رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں دو رکوع کیے **ف** جمہور علما جیسے شافعی اور مالک اور لیث
اور احمد اور ابو ثور کے نزدیک سورج گہن کی دو رکعتیں ہیں ہر رکعت میں دو رکوع اور دو سجدے چاہئیں بعضوں کے نزدیک ہر رکعت میں

...ون بسجال الماء لتصب عليهم يقول اذا ركع الله اكبر واذا رفع سمع الله لمن حمده حتى تجلت الشمس ثم

قال ان الشمس والقمر لا ينكسفان لموت احد ولا لحياته ولكنهما ايتان من ايات الله عز وجل يخوف الله بهما عباده

فاذا كسفا فافزعوا الى الصلوة **ترجمہ** عبید بن عمیر سے روایت ہی مجھے خبر دی اُس شخص نے جسکو مین سچا جانتا ہون عطا نی کہا شاید عائشہؓ مراد ہین کہ سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپ کھڑی ہوئی بہت دیر تک لوگون کے ساتھ پھر رکوع کیا پھر کھڑی ہوئی پھر رکوع کیا پھر کھڑی ہوئی پھر رکوع کیا اسی طرح دو رکعتین پڑھین ہر رکعت مین تین رکوع کیے تیسرا رکوع کر کے آپ سجدہ کرتی تھی یہانتک کہ بعض لوگونکو اُسدن غشی بھی ہو گئی کھڑی کھڑی اور پانی کے ڈول اون پر ڈالی گئی جب رکوع کرتی تو آپ اللہ اکبر کہتی اور جب سر اوٹہاتے سمع اللہ لمن حمدہ کہتی یہانتک کہ آفتاب روشن ہو گیا بعد اسکے فرمایا سورج اور چاند مین کسی کی مرنے یا جینے سی گہن نہین لگتا بلکہ یہ ایک نشانی ہے پروردگار کی اُس سے ڈراتا ہے جب دیکھو

ف یعنی قیامت کا نمونہ ہے قیامت کی قریب بھی آفتاب اور چاند کا نور جاتا رہیگا **ت** جب ایسا ہو یعنی گہن لگی چاند یا سورج مین تو دوڑو نماز پڑھنے کو

باب من قال اربع رکعات نماز کسوف مین تین رکوع یا دو رکوع ہر رکعت مین کرنیکا بیان

عن جابر بن عبد الله قال كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان ذلك اليوم الذي مات فيه

ابراهيم بن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الناس انما كسفت لموت ابراهيم ابنه صلى الله عليه وسلم فقال الناس انما

كسفت لموت ابراهيم ابنه صلى الله عليه وسلم فقام النبي صلى الله عليه وسلم فصلى بالناس ست ركعات في اربع

سجدات كبر ثم قرأ فاطال القراءة ثم ركع نحوا مما قام ثم رفع راسه فقرأ دون القراءة الاولى ثم ركع

نحوا مما قام ثم رفع راسه فقرأ القراءة الثالثة دون القراءة الثانية ثم ركع نحوا مما قام ثم رفع راسه

فانحدر بالسجود فسجد سجدتين ثم قام فركع ثلاث ركعات قبل ان يسجد ليس فيها ركعة الا التي قبلها

اطول من التي بعدها الا ان ركوعه نحو من قيامه قال ثم تأخر في صلاته فتأخرت الصفوف معه ثم تقدم

فقام في مقامه وتقدمت الصفوف فقضى الصلاة وقد طلعت الشمس فقال يا ايها الناس ان الشمس والقمر

ايتان من ايات الله عز وجل لا ينكسفان لموت بشر فاذا رايتم شيئا من ذلك فصلوا حتى ينجلي وساق بقية

الحديث **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے سورج مین گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانے مین اوسی روز جسدن ابراہیم حضرت کی صاحبزادی نی انتقال فرمایا لوگون نی یہہ سمجہا کہ ابراہیم کی مرنے سی سورج مین گہن لگا آپ کھڑی ہوئی اور لوگون کی ساتھ چھہ رکوع کیے اور چار سجدے کیے پہلے تکبیر کہی اور قراءت کی بڑی لمبی پھر رکوع کیا اوتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک کھڑی رہی تھی پھر سر اُٹھایا رکوع سے اور قراءت کی پہلے سے کچھ کم پھر رکوع کیا اوتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک کھڑی ہوئی تھی (دوسری بار مین) پھر سر اوٹھایا اور قراءت کی تیسری بار دوسری سی کچھ کم پھر رکوع کیا اوتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک کھڑی ہوئی تھی (تیسری بار) پھر سر اٹھایا اور سجدے کیلئے جھکے دو سجدے کیے پھر کھڑی ہوئی اور تین رکوع کیے سجدے سے پہلے اسمین ہر ایک

بخاری نے کہا حدیث عائشہ کی جہر کے باب مین بہت صحیح ہی - روایت کیا اوسکو دارقطنی نے آپنے پہلی رکعت مین سورۂ عنکبوت -
دوسری مین سورۂ روم پڑہی - ابن قیم نے بھی جہر کو ترجیح دی ہی **ت** پہر رکوع کیا بہت لنبا چوڑا پہر سجدہ کیا بہت لنبا چوڑا ہمنے
کوئی آواز آپ کے نہ سُنی پہر دوسری رکعت مین بھی ایسا ہی کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ ہر رکعت مین ایک رکوع کیا
ت سمرہ نے کہا جب آپ دوسری رکعت پڑہ کر بیٹھے تو آفتاب روشن ہو گیا پہر آپ نے سلام پہیرا اور کہڑے ہوئے اور اللہ جل جلالہ
کی تعریف کی اور شکر کیا اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پہر احمد بن یونس نے رسول اللہ صلعم
کا خطبہ بیان کیا **عن** قبیصۃ الہلالی قال کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج فزعا
یجر ثوبہ وانا معہ یومئذ بالمدینۃ فصلی رکعتین فاطال فیہما القیام ثم انصرف وانجلت فقال انما
ہذہ الایات یخوف اللہ عز وجل بہا فاذا رأیتموہا فصلوا کاحدث صلوۃ صلیتموہا من المکتوبۃ
ترجمہ قبیصہ ہلالی سے روایت ہی سورج مین گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپ گہبرا کر چادر کہینچتے ہوئے نکلے مین آپ
کے ساتہہ تہا مدینے مین آپ نے دو رکعتین پڑہین بڑی دیر تک قیام کیا ان مین پہر نماز سے فارغ ہوئے اور آفتاب روشن ہو گیا
بعد اوسکے فرمایا یہ اللہ جل جلالہ کی نشانیان ہین ڈراتا ہی اس سے بندون کو جب ایسا دیکہو تو نماز پڑہو جیسے تم نے سب سے نئی نماز پڑہی ہو
فرض کے **ف** یعنی وقت کے اول جو نماز پڑہی ہو فرض اوتنی ہی رکعتین پڑہو اگر دو پڑہی ہون دو پڑہو چار پڑہی ہون چار پڑہو
اکثر روایت مین دو رکعتین گہن مین آئی ہین اور یہی مختار ہی **عن** ہلال بن عامر ان قبیصۃ الہلالی حدثہ ان الشمس کسفت
بمعنی حدیث موسی قال حتی بدت النجوم **ترجمہ** ہلال بن عامر نے قبیصہ سے ایسا ہی نقل کیا اس مین یہ ہی آفتاب کو گہن لگا
یہانتک کہ تارے دکہلائی دینے لگے **باب** القرأۃ فی صلوۃ الکسوف گہن کی نماز مین قرأت کا بیان **عن** عائشۃ
قالت کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس
فقام فحزرت قرأتہ فرأیت انہ قرأ سورۃ البقرۃ وساق الحدیث ثم سجد سجدتین ثم قام فاطال القرأۃ
فحزرت قرأتہ فرأیت انہ قرأ بسورۃ آل عمران **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے زمانے مین آپ نکلے اور لوگون کے ساتہہ نماز پڑہنے کو کہڑے ہوئے مین نے اندازہ کیا آپکے قرأت کا معلوم ہوا کہ آپنے سورۂ بقرہ
پڑہی اور بیان کیا حدیث کو پہر آپنے دو سجدے کیے پہر کہڑے ہوئے بڑی دیر تک طول کیا قرأت کو مین نے اندازہ کیا معلوم ہوا
سورۂ آل عمران پڑہی **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ قرأۃ طویلۃ فجہر بہا یعنی فی صلوۃ الکسوف
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی آپ نے کسوف کی نماز مین قرأت کی لنبی چوڑی پکار کر **ف** یہ حدیث بہت صحیح ہی اسی پر عمل ہی
محدثین کا **عن** ابی ہریرۃ قال خسفت الشمس فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس معہ فقام قیاما طویلا
نحوا من سورۃ البقرۃ ثم رکع وساق الحدیث **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی گہن لگا سورج کو تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے لوگون کے ساتہہ نماز پڑہی آپ بڑی دیر تک کہڑے رہے سورۂ بقرہ کے برابر آپ نے قرأت کی پہر رکوع کیا اور بیان کیا

...ا چاہیے بعضون کے نزدیک چار رکوع بعضون کے نزدیک پانچ رکوع بعضون کے نزدیک ایک رکوع حنفیہ کا یہی قول ہے
لیکن قرات تو جہر کرنا چاہیے۔ احمد اور مالک اور اسحاق کے نزدیک اور اہل حدیث کے نزدیک یہی راجح ہے اور سر کرنا چاہیے شافعی
اور ابو حنیفہ کے نزدیک ۔ چاند گہن کا بھی یہی حکم ہے **عن** ابی بن کعب قال انکسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صلی بہم فقرأ بسورة من الطول ورکع خمس رکعات وسجد سجدتین ثم قام الثانیة فقرأ سورة من الطول
ورکع خمس رکعات وسجد سجدتین ثم جلس کما ہو مستقبل القبلة یدعو حتی انجلی کسوفہا **ترجمہ** ابی بن کعب سے
روایت ہے سورج گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نے نماز پڑھی اور ایک لمبی سورت پڑھی اور پانچ رکوع کیے
اور دو سجدے کیے پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اوس میں بھی ایک لمبی سورت پڑھی اور پانچ رکوع کیے اور دو سجدے کیے پھر
قبلہ رخ بیٹھے دعا کرتے رہے یہانتک کہ گہن جاتا رہا **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی فی کسوف
فقرأ ثم رکع ثم قرأ ثم رکع ثم قرأ ثم رکع ثم قرأ ثم رکع ثم سجد والاخری مثلہا **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کی نماز پڑھی تو قرات کی پھر رکوع کیا پھر قرات کی پھر رکوع کیا پھر قرات کی پھر
رکوع کیا پھر قرات کی پھر رکوع کیا پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت بھی ایسی ہی پڑھی **ف** یعنی اوسمیں بھی چار رکوع کیے
عن ثعلبة بن عباد العبدی من اہل البصرة انہ شہد خطبة یوما لسمرة بن جندب قال قال سمرة بینما انا وغلام
من الانصار نرمی غرضین لنا حتی اذا کانت الشمس قید رمحین او ثلاثة فی عین الناظر من الافق اسودت حتی آضت
کانہا تنومة فقال احدنا لصاحبہ انطلق بنا الی المسجد فواللہ لیحدثن شان ہذہ الشمس لرسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی امتہ حدثا قال فدفعنا فاذا ہو بارز فاستقدم فصلی فقام بنا کاطول ما قام بنا فی صلاة قط
لا نسمع لہ صوتا ثم سجد بنا کاطول ما سجد بنا فی صلوة قط لا نسمع لہ صوتا ثم فعل فی الرکعة الاخری مثل
ذلک قال فوافق تجلی الشمس جلوسہ فی الرکعة الثانیة قال ثم سلم ثم قام فحمد اللہ واثنی علیہ وشہد ان لا الہ
الا اللہ وشہد انہ عبدہ ورسولہ ثم ساق احمد بن یونس خطبة النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ثعلبہ بن عباد
العبدی سے روایت ہے جو بصرہ کا رہنے والا ہے اوس نے ایک خطبہ سنا سمرہ بن جندب سے سمرہ نے کہا میں اور ایک لڑکا انصار میں سے
نشانہ مار رہے تھے (تیر سے) جب آفتاب دو نیزہ یا تین نیزے برابر ہوا دیکھنے والے کے نزدیک افق سے (افق آسمان کے کنارے کو کہتے
ہیں) دفعۃً سیاہ ہو گیا گویا تنومہ ہو گیا (تنومہ ایک گھانس ہے مائل بسیاہی) ہم دونوں نے ایکدوسرے سے کہا چلو مسجد کو
قسم خدا کی یہ آفتاب کا کالا ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں کوئی حادثہ لاویگا جو نہیں ہم آئے دیکھا تو رسول اللہ
باہر نکل آئے ہیں (گھر سے) آپ آگے بڑھے اور نماز پڑھائی اور بہت دیر تک قیام کیا لمبے سے لمبا لیکن ہم نے آپ کی آواز نہ سنی **ف**
یہ شافعی اور ابو حنیفہ کی دلیل ہے اسبات پر کہ آپ نے کسوف میں قرات آہستہ سے کی ۔ شاید سمرہ صفوں کے پیچھے کھڑے ہوں کیونکہ لڑکے
تھے اونکو آواز نہ آئی ہو مگر آپ نے جہر کیا ہو جیسے ترمذی اور طحاوی اور دارقطنی اور ابن خزیمہ نے حضرت علی سے جہر نقل کیا ہے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ناگہان سورج کو گہن لگا مین نے تیر و کمان پھینک دیا اور کہا دیکھون آج رسول اللہ
کیا نیا کام کرتے ہین جب مین آیا تو دیکھا آپ دونو ہاتھہ اوٹہائی ہوئی تسبیح اور تحمید اور تہلیل کہہ رہی ہین اور دعا کر رہی ہین یہانتک کہ
آفتاب روشن ہو گیا اوسوقت آپ نی دو سورتین پڑہین دو رکعتون مین **باب الصلوة عند الظلمة ونحوها** تاریکی اور
اندہیری کیوقت نماز پڑہنی کا بیان **عن** النضر بن عبد الله بن مطر القيسي قال كانت ظلمة على عهد انس بن مالك
قال فاتيت انسا فقلت يا ابا حمزة هل كان يصيبكم مثل هذا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال معاذ الله ان كانت الريح لتشتد فنبادر المسجد مخافة القيامة **ترجمہ** نضر بن عبد اللہ سے روایت
ہی حضرت انس بن مالک کے زمانے مین ایکبار اندہیرا ہو گیا دکہنی آندہی کے سبب سے یا بہت ابر کے آنے سے اندہیرا چہا گیا تہا پہر
مین انس کے پاس آیا اور پوچہا ای حمزہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین بھی تمپر ایسی امور ہوتی تہی انہون نے
کہا خدا کی پناہ ذرا ہوا زور سی چلتی تو ہم دوڑ کر مسجد مین چلے آتے قیامت کی خوف سی **ف** اور اب ایسی بیخوف ہو گئی ہین کہ
بڑی بڑی آفتون مین بہی قیامت کا خیال نہین آتا۔ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ظلمت یا آندہی یا اور کوئی آفت کیوقت
نماز پڑہنا بہتر ہی حدیث صحیح مین آیا ہی جب رسول اللہ صلعم کو کوئی امر پریشان کر دیتا تو آپ نماز شروع کر دیتی **باب**
السجود عند الآيات جب کوئی بڑا حادثہ ہو تو سجدہ کرنا چاہیی خداوند کریم کو **عن** عكرمة قال قيل لابن عباس
ماتت فلانة بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم فخر ساجدا فقيل له تسجد هذه الساعة فقال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم آية فاسجدوا واي آية اعظم من ذهاب ازواج النبي صلى الله عليه وسلم **ترجمہ**
عکرمہ سی روایت ہی عبد اللہ بن عباس کو خبر پہونچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فلان بی بی گذر گئین وہ سجدی مین گر پڑے لوگون
نی کہا اسوقت سجدہ کا کیا موقع ہی انہون نی کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا آپ فرماتی تہی جب تم کوئی نشانی
دیکھو تو سجدہ کرو اور اس سی بڑی کون سی نشانی ہو گی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بی بی کا انتقال ہو

تفریع ابواب صلوة السفر

سفر کی نماز کی احکام کا بیان **باب صلوة المسافر** مسافر کی نماز کا بیان **عن** عائشة قالت فرضت الصلوة ركعتين
ركعتين في الحضر والسفر فاقرت صلوة السفر وزيد في صلوة الحضر **ترجمہ** حضرت عائشہ نی کہا نماز کی
دو دو رکعتین فرض ہوئین تہین تو سفر کی نماز اپنی حال پہ رہی اور حضر کی نماز مین بیشی ہو گئی **ف** امام احمد کی روایت مین اتنا
زیادہ ہی سوا مغرب کے کہ وہ دن کا وتر ہی اور سوا صبح کی کہ اوس مین قرات طول کیجاتی ہی۔ سفر مین قصر کرنا حنفیہ کے نزدیک واجب ہی
اور شافعیہ اور مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک قصر رخصت ہی پوری پڑہنا بہی درست ہے مگر قصر افضل ہی اور دلائل طرفین کے قوی ہین
مگر حنفیہ کے دلائل اقوی ہین اسی واسطی ہماری مشائخ کے نزدیک سفر مین قصر کرنا ضروری ہی **عن** يعلى بن امية قال قلت لعمر
بن الخطاب ارأيت اقصار الناس الصلوة وانما قال تعالى ان خفتم ان يفتنكم الذين كفروا فقد

حدیث کو اخیر تک **ف** ابو علی لولوئی کے نسخہ مین یہ حدیث ابو ہریرہ سے مروی ہے حالانکہ یہ غلط ہے صحیح یہ ہے کہ ابن عباس سے مروی ہے

باب ینادی فیها بالصلوة سورج گہن یا چاند گہن کے نماز مین نماز کے لیے لوگونکو پکار دینا **عن** عائشة قالت کسفت الشمس فامر رسول الله صلی الله علیه وسلم رجلا فنادی ان الصلوة جامعة **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے سورج گہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک شخص کو اوس نے پکار دیا نماز جماعت سے ہو گی

باب الصدقة فیها گہن کے وقت خیرات کا بیان **عن** عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال الشمس والقمر لا ینخسفان لموت احد ولا لحیوته فاذا رایتم ذلك فادعوا الله عز وجل وکبروا وتصدقوا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند مین کسیکے مرنے یا جینے سے گہن نہین لگتا جب ایسا ہو تو دعا کرو خدا سے اور تکبیر کہو اور صدقہ دو

باب العتق فیها گہن مین بردہ آزاد کرنا **عن** اسماء قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یامر بالعتاقة فی صلوة الکسوف **ترجمہ** اسما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے بردہ آزاد کرنے کا گہن کے وقت

باب من قال یرکع رکعتین نماز کسوف مین ہر ایک رکعت مین ایک رکوع کرنیکا بیان **عن** النعمان بن بشیر قال کسفت الشمس علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم فجعل یصلی رکعتین رکعتین ویسال عنها حتی انجلت **ترجمہ** نعمان بن بشیر رضی سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپ نے دو دو رکعتین پڑہین اور پوچھتے جاتے تھے سورج کا حال (صاف ہوا یا نہین) یہانتک کہ صاف ہو گیا **عن** عبد الله بن عمرو قال انکسفت الشمس علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یکد یرکع ثم رکع فلم یکد یرفع ثم رفع فلم یکد یسجد ثم سجد فلم یکد یرفع ثم رفع فلم یکد یسجد ثم سجد فلم یکد یرفع ثم رفع وفعل فی الرکعة الاخری مثل ذلك ثم نفخ فی اخر سجوده فقال اف اف ثم قال رب الم تعدنی الا تعذبهم وانا فیهم الم تعدنی ان لا تعذبهم وهم یستغفرون ففرغ رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلاته وقد امحصت الشمس وساق الحدیث **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے سورج مین گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپ کہڑے ہوئے نماز مین تو کسیطرح رکوع نہ کرتے تھے پھر رکوع کیا تو کسی طرح سر نہ اوٹہاتے تھے پھر سر اوٹہایا تو کسی طرح سجدہ نہ کرتے تھے پھر سجدہ کیا تو کسی طرح سر نہ اوٹہاتے تھے پھر سر اوٹہایا اور دوسری رکعت مین بھی ایسا ہی کیا پھر اخیر سجدے مین آپنے ایک آواز نکالی اُف اُف کہنے لگے بعد اوس کے فرمایا کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہین کیا ہے مین اونکو عذاب نہ کرونگا جبتک تو وہ استغفار کرتے رہینگے پھر آپ نماز سے فارغ ہوئے اور آفتاب صاف ہو گیا تہا **عن** عبد الرحمن بن سمرة قال بینما انا اترمی باسهم فی حیاة رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کسفت الشمس فنبذتهن وقلت لانظرن ما احدث لرسول الله صلی الله علیه وسلم کسوف الشمس الیوم فانتهیت الیه وهو رافع یدیه یسبح ویحمد ویهلل ویدعو حتی حسر عن الشمس فقرا بسورتین ورکع رکعتین **ترجمہ** عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت ہے مین تیر مارتا تہا

[illegible]

شک ہو نماز کا وقت ہوا یا نہین ہوا پھر نماز پڑھ لیوی تو درست ہی عن المسحاج بن موسی قال قلت لانس بن مالک
حدثنا ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنا اذا کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السفر
فقلنا ازالت الشمس اولم تزل صلی الظہر ثم ارتحل ترجمہ مسحاج بن موسی سی روایت ہی مین نی انس بن مالک سے
کہا بیان کرو ہم سی جو تم نے سنا ہی رسول اللہ صلعم سی انہون نی کہا ہم جب ہم آپکی ساتہہ ہوتی سفر مین تو کہا کرتے آفتاب ڈہلا یا
نہین آپ ظہر پڑھ کر کوچ کر دیتی عن انس بن مالک یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزل منزلا
لم یرتحل حتی یصلی الظہر فقال له رجل وان کان بنصف النہار قال وان کان بنصف النہار ترجمہ انس
بن مالک سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی منزل مین اترتی تو کوچ نہ کرتی جبتک ظہر پڑھ لیتی ایکشخص بولا اگرچہ
دوپہر ہوا انہون نی کہا اگرچہ دوپہر ہو باب الجمع بین الصلاتین دو نماز دونکو جمع کرنے کا بیان ف
جمع کی دو صورتین ہین۔ ایک جمع تقدیم دوسری جمع تاخیر۔ جمع تقدیم یہ ہی کہ ظہر کیوقت مین عصر یا مغرب کیوقت مین عشا
بھی پڑھ لے۔ جمع تاخیر یہ ہے کہ عصر کیوقت مین ظہر اور عشا کیوقت مین مغرب پڑہی دونون طرحکی جمع آنحضرت صلعم سی
ثابت ہین پر جمع تاخیر کو بعضون نی راجح کہا ہے۔ یہ جمع درست ہی سفر مین اکثر علماء کے نزدیک اور حضر مین اختلاف ہی ائمہ
اربعہ کے نزدیک درست نہین۔ ہماری مشائخ محدثین اور ایک طایفہ سلف کی نزدیک حضر مین بھی درست ہی مگر جدا جدا وقت
پر پڑھنا افضل ہے جن لوگون کی نزدیک جمع درست نہین ہے انکی دلائل ضعیف ہین اور جمع جائز رکہنیوالون کی دلائل بہت
قوی ہین جو آگے آتی ہین عن معاذ بن جبل انہم خرجوا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک
فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع بین الظہر والعصر والمغرب والعشاء فاخر الصلاۃ یوما ثم
خرج فصلی الظہر والعصر جمیعا ثم دخل ثم خرج فصلی المغرب والعشاء جمیعا ترجمہ معاذ ابن جبل سی
روایت ہی صحابہ رسول اللہ صلعم کے ساتہہ نکلی غزوہ تبوک مین آپ جمع کرتی تہی ظہر اور عصر مین مغرب اور عشا مین ایکدن آپنے
نماز مین دیر کی پھر آپ نکلی اور ظہر عصر ساتہہ پڑہی ف یعنی جمع تاخیر کی بعضون نی جمع سی مراد جمع صوری رکہا ہی یعنے
ظہر کو آخر وقت پڑہا اور عصر کو اول وقت خطابی اور ابن عبدالبر نی کہا کہ جمع مشروع ہوئی ہی آسانی کیواسطے اگر صوری مراد
ہوتے تو اور زیادہ باعث تکلیف کا ہی کیونکہ اول اور آخر وقت کا تحقیق پہچاننا نہایت دشوار ہی کسی سی نہین ہو سکتا ت
پھر چلنی لگی پھر نکلی دینہ زیادہ سی نکلکر اس مقام پر اترتی بعضون نی دخل سی یہ مراد لیا ہی کہ خیمی مین چلی گئی اور خرج سی یہ کہ خیمی
نکلی) اور مغرب عشا کو ساتہہ پڑہا عن نافع ان ابن عمر استصرخ علی صفیۃ وہو بمکۃ فسار حتی غربت الشمس
وبدت النجوم فقال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عجل بہ امر فی سفر جمع بین ہاتین الصلاتین فسار
حتی غاب الشفق فنزل فجمع بینہما ترجمہ نافع سے روایت ہی عبداللہ بن عمر کو خبر پہونچی صفیہ کے موت کی (جو بی بی
ہین عبداللہ بن عمر کی) اور وہ مکی مین تہی تو چلے یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا اور تارے روشن ہوگئی پھر کہا رسول اللہ صلعم

بت الیوم فقال عجبت مما عجبت منہ فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صدقۃ

تصدق اللہ بھا علیکم فاقبلوا صدقتہ **ترجمہ** یعلی بن امیہ سے روایت ہے مین نے عمر بن الخطاب سے کہا تم دیکھتے ہو،

ہو لوگ برابر (ہر سفر مین) قصر کیا کرتے ہین حالانکہ اللہ جل جلالہ قصر کو اوس وقت فرماتا ہے جب کافرونکا خوف ہو وہ وقت

تو اب گذر گیا۔ حضرت عمر نے کہا تمھین جو تعجب ہوا وہی تعجب مجکو ہوا۔ مین نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان

کیا آپ نے فرمایا یہ صدقہ ہے اللہ کا جو اوس نے تم کو دیا قبول کرو صدقہ اوس کا **ف** یعنے ہرچند قصر صرف خوف کیوقت مین

درست تھا پر اوس نے اپنے عنایت اور فضل سے آسانی کیواسطے ہر سفر مین قصر درست کردیا اب تمکو قصر کرنا ضرور ہے **باب**

متی یقصر المسافر مسافر کتنی مسافت مین قصر کرے **عن** یحیی بن زید الھنائی قال سالت انس بن مالک عن

قصر الصلوۃ فقال انس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج مسیرۃ ثلاثۃ امیال او ثلاثۃ فراسخ

شعبۃ شک یصلی رکعتین **ترجمہ** یحیی بن یزید نے کہا مین نے انس بن مالک سے پوچھا نماز کے قصر کو انہون نے کہا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ کے راہ پر جاتے تو دو رکعتین پڑھتے شک ہے شعبہ کے **ف** تین میل کہا یا تین

فرسخ فرسخ تین میل کا ہوتا ہے۔ اکثر اہل علم اور فقہا اور اصحاب حدیث اور شافعی اور مالک اور لیث اور اوزاعی کا مذہب یہ ہے

کہ قصر دو منزل سے کم مین درست نہین اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک تین منزل سے کم مین درست نہین اور دلائل ہر ایک

کی موجود ہین لیکن صحیح اور مختار قول اسباب مین جس پر ہمارے مشائخ ہین یہ ہے کہ جسکو عرف مین سفر کہین اوس مین قصر درست

ہے اگرچہ وہ تین میل ہو یہی قول ہے داود ظاہری اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا اور دلیل اونکی یہی حدیث انس کی ہے جو اسباب

مین سب حدیثون سے بہتر ہے **عن** انس بن مالک یقول صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظھر با

لمدینۃ اربعا والعصر بذی الحلیفۃ رکعتین **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے ساتھ ظہر مدینے مین پڑھی چار رکعتین اور عصر کی دو رکعتین پڑھین ذو الحلیفہ مین **ف** ذو الحلیفہ مدینے سے چھ میل پر ہے

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب شہر کی آبادی سے نکلجاوے اوسوقت قصر کرے اور یہ نہین ثابت ہوتا کہ چھ میل مین قصر کرے

کیونکہ آپ مدینے سے ذو الحلیفہ جاتے کو تھوڑی نکلے تھے بلکہ حجۃ الوداع کیواسطے نکلے تھے (زرقانی) **باب** الاذان فی

السفر سفر مین اذان دینے کا بیان **عن** عقبۃ بن عامر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یعجب

ربکم من راعی غنم فی راس شظیۃ بجبل یوذن بالصلاۃ ویصلی فیقول اللہ عزوجل انظروا الی عبدی

ھذا یوذن ویقیم للصلوۃ یخاف منی فقد غفرت لعبدی وادخلتہ الجنۃ **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت

ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تعجب کرتا ہے پروردگار تمھارا اکریان چرانیوالے سے جو ایک پہاڑ کی چوٹی مین کہ اذان

دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے پھر اللہ تعالی فرماتا ہے دیکھو میرے بندے کو اذان دیتا ہے اور اقامت کہتا ہے نماز کیواسطے یا نماز پڑھتا ہے

ڈرتا ہے مجھ سے مین نے اوسکو بخشدیا اور جنت مین داخل کیا **باب** المسافر یصلی وھو یشک فی الوقت مسافر کو

مین ذکر کیا ہے وہان صحیح حدیثون کے معارض نہین ہوسکتی جن سے جمع کرنا ثابت ہوتا ہی بغیر سفر اور بغیر خوف
بارش کے ۔ بعضون نے یہ تاویل کے ہے کہ شاید یہ مرض کے سبب سے ہوا اور نووی نے اس تاویل کو قوی کیا ہے ۔ لیکن اگر سمجھیے
تو یہ تاویل بھی غلط ہے ۔ اسواسطے کہ اگر مرض تہا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوگا نہ اور صحابہ کو ۔ دوسری یہ کہ ابن
عباس کا یہ کہنا کہ مقصود اس سے حرج نہونا تہا اپنی امت کو صریح منافی ہے اس کے ۔ اور ابن مسعود سے جو مروی ہے کہ انہون
نے آنحضرت م کو جمع کرتے نہ دیکھا سواے مزدلفہ کے تو یہ شہادت نفی پر ہے اور وہ مقبول نہین ہے دوسری یہ کہ ابن مسعود سے اسکو خلاف
ثابت ہے ابو یعلے نے روایت کیا ابی لیلی سے اونسے ابو قیس ازدی سے اونسے ابن مسعود سے کہ آنحضرت م جمع کرتی تہی درمیان
دو نمازون کے سفر مین اور طبرانی نے روایت کیا ابن مسعود سے کہ رسول اللہ م نے جمع کیا درمیان مین ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا
کے لوگون نے اسباب مین ایسے کہا یعنے رسول اللہ م سے آپ نے فرمایا مین نے یہ اسواسطے کیا تاکہ میری امت کو تکلیف نہو عن
نافع وعبد الله بن واقد ان مؤذن ابن عمر قال الصلاة قال سر حتى اذا كان قبل غيوب الشفق نزل فصلى
المغرب ثم انتظر حتى غاب الشفق وصلى العشاء ثم قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا عجل به امر صنع
مثل الذي صنعت فسار في ذلك اليوم والليلة مسيرة ثلاث ترجمہ نافع اور عبد اللہ بن واقد سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن
عمر کے مؤذن نے کہا نماز کا وقت آگیا انہون نے کہا ابھی چلو پھر شفق کے ڈوبنے سے پہلے اوترے اور مغرب کی نماز پڑہی پھر تہوڑی
دیر ٹھہرے رہے یہانتک کہ غائب ہوا شفق اور عشا کی نماز پڑہی بعد اسکے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی ہوتی
کسی کام کی تو ایسا ہی کرتے جیسے مین نے کیا ہے پھر اوس دن اور رات مین تین دن کے راہ چلے ۔ دوسری روایت مین ہے حتى اذا
كان عند ذهاب الشفق نزل فجمع بينهما ترجمہ جب شفق غائب ہونے کو ہوئے اوترے اور دونو نمازون کو جمع کیا عن
ابن عباس قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة ثمانيا وسبعا الظهر والعصر والمغرب والعشاء ولم
يقل سليمان ومسدد بنا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے نماز پڑہائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ مین
آٹھ رکعتین (ظہر اور عصر کے) اور سات رکعتین (مغرب اور عشا کی ایک ساتھ) صالح کی روایت مین ہے فی غیر مطر بغیر بارش
کے عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم غابت له الشمس بمكة فجمع بينهما بسرف ترجمہ جابر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آفتاب ڈوب گیا مکے مین آپنے مغرب اور عشا سرف مین جا کر پڑہی ف سرف ایک موضع
ہے مکے سے دس میل پر عن هشام بن سعد قال بينهما عشرة اميال ترجمہ ہشام بن سعد نے کہا سرف اور مکے مین دس میل
کا فاصلہ ہے عن عبد الله بن دينار قال غابت الشمس وانا عند عبد الله بن عمر فسرنا فلما رأيناه قد امسى
قلنا الصلوة فسار حتى غاب الشفق وتصوبت النجوم ثم انه نزل فصلى الصلاتين جميعا ثم قال رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جد به السير صلى صلاتي هذه يقول يجمع بينهما بعد ليل ترجمہ
عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے آفتاب ڈوب گیا اور مین عبد اللہ بن عمر پاس تہا پھر ہم چلے جب ہم نے دیکھا رات ہوگئی

اور جب کسی کام کی جلدی ہوتے سفر مین تو جمع کر لیتے ان دو نمازون مین پھر چلی گئی یہانتک کہ شفق غائب ہو گئی بعد اسکے اوترے اور
جمع کیا مغرب اور عشا کو **عن** معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی غزوۃ تبوک اذا زاغت الشمس قبل
ان یرتحل جمع بین الظھر والعصر وان یرتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظھر حتی ینزل للعصر وفی المغرب مثل ذلک
ان غابت الشمس قبل ان یرتحل جمع بین المغرب والعشاء وان یرتحل قبل ان تغیب الشمس اخر المغرب حتی ینزل للعشاء
ثم جمع بینہما **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک مین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آفتاب ڈہلجاتا کوچ سے
پہلے تو ظہر اور عصر ساتھ پڑھ لیتے اور جو آفتاب ڈہلنے سے پہلے آپ کوچ کر جاتے تو ظہر مین دیر کرتے جب عصر کیلیے اوترتے اوس
وقت ظہر بھی پڑھ لیتے اور مغرب مین بھی ایسا ہی کرتے اگر کوچ سے پہلے آفتاب ڈوب جاتا تو مغرب اور عشا کو ساتھ پڑھ لیتے
اور جو آفتاب ڈوبنے سے پہلے کوچ کر دیتے تو مغرب مین دیر کرتے جب عشا کیواسطے اوترتے اوسوقت مغرب بھی پڑھ لیتے **عن** ابن عمر
قال ما جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المغرب والعشاء قط فی السفر الا مرۃ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا مین جمع نہین کیا مگر ایکبار سفر مین کہا ابو داؤد نے یہہ حدیث موقوفا مروی ہے۔ اسطرح ابن
عمر نے جمع نہین کیا سفر مین مگر ایکبار اوس رات کو جب صفیہ کے موت کی خبر آئی تھی اور نافع سے روایت ہے انہون نے ابن عمر کو جمع
کرتے ہوئے ایکبار یا دوبار دیکھا **عن** عبد اللہ بن عباس قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظھر والعصر جمیعا
والمغرب والعشاء جمیعا فی غیر خوف ولا سفر **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ظہر اور عصر کو ملا کر پڑھا اور مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھا بغیر خوف اور سفر کے۔ امام مالک نے کہا شاید یہ بارش کیوقت ہوگا
کہا ابو داؤد نے روایت کیا اوسکو حماد بن سلمہ نے اسی طرح ابو الزبیر سے اور قرہ بن خالد نے ابو الزبیر سے نقل کیا کہ یہ سفر مین تہا تبوک
کے **ف** زرقانی نے کہا ایک جماعت ائمہ اسطرف گئی ہے کہ جمع کرنا درست ہے حضر مین بشرطیکہ اسکی عادت نکرلے اور یہی قول
ہے ابن سیرین اور ربیعہ اور اشہب اور ابن المنذر اور قفال کبیر کا اور ایکجماعت محدثین کا بھی یہی مذہب ہے اور یہ حدیث نہایت صحیح ہے روایت
کیا اوسکو مسلم اور اصحاب سنن نے اسکے راوی بڑے بڑے ثقہ اور امام ہین علم حدیث کے۔ اور تاویل مالک کے کہ یہ جمع بارش مین تہا
غلط ہے اوس حدیث سے جو آگے آتی ہے **عن** ابن عباس قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظھر والعصر والمغرب والعشاء
بالمدینۃ من غیر خوف ولا مطر فقیل لابن عباس ما اراد الی ذلک قال اراد ان لا یحرج امتہ **ترجمہ** ابن عباس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا مین مدینے کے اندر بغیر خوف اور بغیر بارش کے لوگون
نے ابن عباس سے کہا اس سے کیا مقصد تہا انہون نے کہا تاکہ حرج نہو اپنی امت کو **ف** جن لوگونکو اشغال بہت ہین یا کسی عذر
مین مبتلا ہین اونکو آسانی ہو دی ایکبار وضو کرکے ظہر اور عصر پڑہ لین پھر وضو کرکے مغرب اور عشا پڑہ لین۔ ترمذی
نے ابن عباس سے جو روایت کیا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو جمع کرے دو نمازون کو بغیر عذر کے تو وہ ایک دروازہ مین گیا
بڑے گناہونکے دروازون مین سے اوسکی اسناد مین حنش بن قیس راوی ضعیف ہے ابن جوزی نے اوس حدیث کو موضوعات

ایک راہ مین سفر مین) انہون نے دو رکعتین پڑہین پھر آئے تو لوگون کو کھڑے ہوئے دیکھا پوچھا کیا کرتے ہین لوگون
نفل پڑہتے ہین عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ اگر مین نفل پڑہتا ہوتا تو نماز ہی نہ پوری کرتا مین رسول اللہ صلعم کے ساتھ رہا سفر
مین آپ نے دو رکعتین پر زیادہ نہ کیا ف یعنی نفل نہ پڑہے صرف فرض پڑہ لی قصر کرکے ت یہان تک کہ اللہ جل جلالہ نے
اونکو بلا لیا پھر مین ابو بکر کے ساتھ رہا انہون نے بھی دو رکعتون پر زیادہ نہین کیا یہانتک کہ اللہ نے اونکو بلا لیا + پھر مین عمر
کے ساتھ رہا اونھون نے بھی دو رکعتون پر زیادہ نہین کیا یہانتک کہ اللہ نے اونکو بلا لیا پھر مین حضرت عثمان کے ساتھ رہا انہون
نے بھی دو رکعتون پر زیادہ نہین کیا یہانتک کہ اللہ نے اونکو بلا لیا اور اللہ جل جلالہ فرماتا ہے تم کو رسول اللہ صلعم کی پیروی کرنا بہتر ہے

باب التطوع علی الراحلة والوتر اونٹ پر نفل اور وتر پڑہنے کا بیان **عن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یسبح علی الراحلة ای وجه توجه ویوتر علیها غیر انه لا یصلی المکتوبة علیها **ترجمہ**
ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر نفل پڑہتے تھے خواہ کسی طرف اوسکا منھ ہوا اور وتر بھی اوس پر پڑہتے تھے
فقط فرض نہین پڑہتے تھے **ف** اس حدیث سے کئی مسئلے معلوم ہوئے ۔ ایک یہ کہ نفل نماز سواری پر درست ہے ۔ دوسری یہہ کہ
ضرور نہین اوس سواری کا منہ قبلے کیطرف ہو ۔ تیسری یہہ کہ وتر نفل ہے کیونکہ اگر واجب ہوتا تو اوسکو بھی آپ سواری پر نہ پڑہتے
چوتھی یہہ کہ فرض سواری پر نہ پڑہنا چاہیے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سافر
فاراد ان یتطوع استقبل بناقته القبلة فکبر ثم صلی حیث وجهه رکابه **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور سفر مین نفل پڑہنا چاہتے تو اپنی اونٹ کا منہ قبلے کیطرف کرکے تکبیر کہہ لیتے پھر نماز پڑہا
کرتے جدہر وہ جاتا **عن** عبد اللہ بن عمر انه قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یصلی علی حمار
وهو متوجه الی خیبر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے دیکھا گدہے پر
اور آپکا منہ خیبر کیطرف تہا **ف** حالانکہ خیبر مدینے سے قبلے کیطرف نہین ہے **عن** جابر قال بعثنی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی حاجة قال فجئت وهو یصلی علی راحلته نحو المشرق والسجود اخفض من الرکوع **ترجمہ** جابر
سے روایت ہے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کو بھیجا مین آیا تو آپ نماز پڑہ رہے تھے اونٹ پر پورب کیطرف اور سجدہ
رکوع سے ذرا نیچا کرتے تھے **ف** یعنی رکوع اور سجدہ دونون اشارے سے کرتے تھے مگر رکوع مین جتنا جھکتے تھے سجدہ مین
اوس سے زیادہ جھکتے تھے **باب** الفریضة علی الراحلة اونٹ پر فرض پڑہنے کا بیان **عن** عطاء بن ابی رباح انه
سأل عائشة هل رخص للنساء ان یصلین علی الدواب قالت لم یرخص لهن فی شدة ولا رخاء قال محمد هذا
فی المکتوبة **ترجمہ** عطا بن ابی رباح سے روایت ہے انہون نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا عورتون کو سواری پر نماز درست ہے
انہون نے کہا نہین کسی وقت مین درست نہین سختی کا وقت ہو یا اطمینان کا ۔ محمد نے کہا مراد فرض نماز ہے **باب** متی
یتم المسافر مسافر نماز کو کب پورا پڑہے **ف** سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا مذہب یہہ ہے کہ مسافر جب پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے

[illegible] ہی کیا۔ چلے گئی یہانتک کہ شفق ڈوب گئی اور تارے چھٹک لیئے اوترے اور مغرب عشا کو ساتھہ پڑہا بعد اوسکے کہا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ کو جلدی چلنا ہوتا تو ایسا ہی کرتے یعنی جمع کرتی دونو نمازون کو رات مین **عن**
انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ارتحل قبل ان تزيغ الشمس اخر الظهر الى وقت العصر ثم
نزل فجمع بينهما فان زاغت الشمس قبل ان يرتحل صلى الظهر ثم ركب صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** انس بن مالک سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوچ کرتی آفتاب ڈہلنی سی پہلے تو ظہر کی تاخیر کرتے عصر تک پہر اوترتی اور دونون نمازونکو
جمع کرتے اگر آفتاب کوچ سی پہلے ڈہل جاتا تو ظہر پڑہ کر آپ سوار ہو جاتی۔ دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی ويؤخر
المغرب حتى يجمع بينها وبين العشاء حين يغيب الشفق اور دیر کرتے آپ مغرب مین یہانتک کہ شفق ڈوب جاتی پہر مغرب اور عشا
ملاکر پڑہ لیتی **عن** معاذ بن جبل ان النبی صلى الله عليه وسلم كان في غزوة تبوك اذا ارتحل قبل ان تزيغ الشمس
اخر الظهر حتى يجمعها الى العصر فيصليهما جميعا واذا ارتحل بعد زيغ الشمس صلى الظهر والعصر جميعا ثم سار وكان
اذا ارتحل قبل المغرب اخر المغرب حتى يصليها مع العشاء واذا ارتحل بعد المغرب عجل العشاء فصلاها مع المغرب
ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک مین جب کوچ کرتی آفتاب ڈہلنی سے پہلے تو ظہر مین دیر کرتے
عصر تک پہر ظہر عصر کو ملاکر پڑہ لیتے اور جب کوچ کرتی آفتاب ڈہلنے کے بعد تو ظہر اور عصر پڑہ کر چلتی اور جب کوچ کرتی مغرب سے
پہلے تو مغرب مین دیر کرتی پہر عشا کے ساتھہ مغرب بہی پڑہ لیتی اور جب بعد مغرب کے چلتے تو عشا کو مغرب کے ساتھہ پڑہ کر چلتی۔ کہا
ابو داود نے اسکو فقط قتیبہ نے روایت کیا ہی۔ تو یہ حدیث غریب ہے **باب** قصر قراءة الصلوة في السفر سفر مین
قرات کم کرنا **عن** البراء قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فصلى بنا العشاء الاخرة فقرأ في
احدى الركعتين بالتين والزيتون **ترجمہ** براء سے روایت ہی ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ سفر مین آپ نے عشا
کی نماز پڑہائی تو ایک رکعت مین والتین والزیتون پڑہی **باب** التطوع في السفر سفر مین نفل پڑہنی کا بیان **عن** البراء بن
عازب قال صحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمانية عشر سفرا فما رأيته ترك ركعتين اذا زاغت الشمس قبل
الظهر **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ رہا اٹھارہ سفرون مین کبھی مین نے آپکو دو رکعتین
بعد زوال کے قبل ظہر کے ترک کرتی نہ دیکھا **عن** حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب قال صحبت ابن عمر في طريق قال
فصلى بنا ركعتين ثم اقبل فرأى ناسا قياما فقال ما يصنع هؤلاء قلت يسبحون قال لو كنت مسبحا اتممت
صلاتي يا ابن اخي اني صحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم في السفر فلم يزد على ركعتين حتى قبضه الله
عز وجل وصحبت ابا بكر فلم يزد على ركعتين حتى قبضه الله عز وجل وصحبت عمر فلم يزد على ركعتين حتى
قبضه الله تعالى وصحبت عثمان فلم يزد على ركعتين حتى قبضه الله تعالى وقد قال الله عز وجل لقد كان لكم
في رسول الله اسوة حسنة **ترجمہ** حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب سے روایت ہی مین عبد اللہ بن عمر کے ساتھہ تہا

بارض العدو یقصر جب دشمن کے ملک مین پڑا ہو تو قصر کیا کری عن جابر بن عبد الله قال اقام رسول الله صلی الله
علیه وسلم بتبوك عشرين يوما يقصر الصلوة **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ کی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک مین
بیس دن تک رہی نماز قصر کرتی ہی۔ کہا ابو داؤد نی نہین مسند کیا اس حدیث کو معمر نی **باب** صلوة الخوف خوف کی نماز
کا بیان **ف** اس نماز کی کیفیت مین بہت اختلاف ہی۔ سب صورتین جائز مین اور رسول اللہ صلعم سی منقول ہین مگر یہ صورت بہت
صحیح ہی وہ یہ ہی کہ مقتدی دو صف کرین اور سب امام کی ساتھ تکبیر کہین پھر رکوع کرین بعد اوسکی امام سجدہ کری اور آگی والی صف
سجدہ کری اور پچھلی صف کہڑی رہی کافرون کو دیکھتی ہوئے جب امام اور اگلی صف سجدون سی فارغ ہو کر کھڑی ہون تو پچھلی صف والے
سجدہ کرین پھر آگے کی صف پیچھے آجاوی اور پچھلی آگے بڑہ جاوی جب امام رکوع کری سب رکوع کرین پھر امام سجدہ کری اور آگے
کی صف والی سجدہ کرین اور پچھلی صف والے جو پہلی رکعت مین آگے تھے کہڑی رہین محافظت کرتی ہوئی جب امام اور آگی کی صف والے
سجدون سی فارغ ہو کر بیٹھ جاوین پچھلے صفوالے سجدہ کرین پھر سب بیٹھ جاوین اور ایک ساتھ امام سب پر سلام پھیری (ابو داؤد نی کہا
سفیان کا یہی قول ہے **عن** ابی عیاش الزرقی قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بعسفان وعلی المشرکین خالد بن
ولید فصلینا الظهر فقال المشرکون لقد اصبنا غرة لقد اصبنا غفلة لو کنا حملنا علیهم وهم فی الصلاة
فنزلت آیة القصر بین الظهر والعصر فلما حضرت العصر قام رسول الله صلی الله علیه وسلم مستقبل القبلة
والمشرکون امامه فصف خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم صف وصف بعد ذلك الصف صف آخر فرکع رسول
الله صلی الله علیه وسلم ورکعوا جمیعا ثم سجد وسجد الصف الذی یلونه وقام الآخرون یحرسونهم فلما صلی
هؤلاء السجدتین وقاموا سجد الآخرون الذین کانوا خلفهم ثم تاخر الصف الذی یلیه الی مقام الآخرین
وتقدم الصف الاخیر الی مقام الصف الاول ثم رکع رسول الله صلی الله علیه وسلم ورکعوا جمیعا ثم
سجد وسجد الصف الذی یلیه وقام الآخرون یحرسونهم فلما جلس رسول الله صلی الله علیه وسلم والصف
الذی یلیه سجد الآخرون ثم جلسوا جمیعا فسلم علیهم جمیعا فصلاها بعسفان وصلاها یوم بنی
سلیم **ترجمہ** ابی عیاش زرقی سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی عسفان مین (عسفان ایک موضع
ہی مکے اور مدینہ کے درمیان) اور مشرکون کے سردار اون دنون مین خالد بن ولید تھے جب ہم نی نماز پڑہی ظہر کی مشرکون
نی کہا ہم سے غفلت ہو گئی ہم سے چوک ہو گئی اگر ہم اون پر حملہ کرتے نماز مین تو بہتر ہوتا اوسوقت آیت قصر کی ظہر اور عصر مین
اوتری **ف** وہی آیت قصر آیت خوف ہی یہ آیتین ایک ہی وقت مین اوترین **ف** جب عصر کا وقت آیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قبلہ کیطرف منہ کر کے کہڑی ہوئے اور مشرکین آپکے سامنے تھے تو آپکے پیچھے ایک صف کہڑی ہوئی اور اوس صف
کی پیچھے ایک اور صف کہڑی ہوئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا سب لوگون نی رکوع کیا پھر آپنے سجدہ کیا اور پہلی
صف والون نے سجدہ کیا اور پچھلے صف والے آگی بڑہ گئی پھر رسول اللہ صلعم نی رکوع کیا سب نے آپ کی ساتھ رکوع کیا پھر آپنے سجدہ

پوری پڑھی اور اوزاعی نے کہا بارہ دن ٹھہرنے کے اور مالک اور شافعی اور احمد کے نزدیک جب نیت کرلی چار دن ٹھہرنے کے
تو پوری نماز پڑھے اور اسحاق نے کہا جب انیس دن ٹھہرنے کی نیت کرے تو پوری نماز پڑھے اور اجماع کیا اہل علم نے اس بات پر کہ مسافر
قصر کیا کرے جب تک نیت ٹھہرنے کی نہ کرے اگرچہ کئی برس اسی طرح گزر جاویں (ترمذی) **عن** عمران بن حصین قال غزوت
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وشهدت معه الفتح فاقام بمكة ثماني عشرة ليلة لا يصلي الا ركعتين ويقول
يا اهل البلد صلوا اربعا فانا قوم سفر **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے میں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ اور حاضر ہوا فتح مکہ میں آپ مکے میں ٹھہرے رہے اٹھارہ راتوں تک دو ہی رکعتیں پڑھتے رہے (قصر کرتے رہے) اور
فرماتے تھے اے مکے والو تم چار پڑھو کیونکہ ہم مسافر ہیں **عن** ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقام سبع عشرة
بمكة يقصر الصلاة قال ابن عباس ومن اقام سبع عشرة قصر ومن اقام اكثر اتم - قال ابو داود قال عباد بن
منصور عن عكرمة عن ابن عباس قال اقام تسع عشرة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سترہ راتوں تک مکے میں رہے نماز کو قصر کرتے تھے ابن عباس نے کہا جو شخص سترہ دن تک ٹھہرے وہ قصر کیا کرے جو اس سے
زیادہ ٹھہرے وہ نماز پوری پڑھے - دوسری روایت میں ہے آپ انیس دن مکے میں رہے **ف** قصر کرتے رہے کہا ابن عباس نے
جب ہم ٹھہرتے انیس دن قصر کرتے ہم اور اگر زیادہ ٹھہرتے ہم پوری کرتے ہم یعنی چار رکعت پڑھتے (بخاری) **عن** ابن عباس
قال اقام رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة عام الفتح خمس عشرة يقصر الصلاة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں فتح کے سال پندرہ دن ہر نماز قصر کرتے رہے **عن** ابن عباس ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم اقام بمكة سبع عشرة يصلي ركعتين **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں سترہ
دن تک رہے دو رکعتیں پڑھتے رہے **عن** انس بن مالك قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من المدينة
الى مكة فكان يصلي ركعتين حتى رجعنا الى المدينة فقلنا هل اقمتم بها شيئا قال اقمنا عشرا **ترجمہ**
انس بن مالک سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے سے مکے کو نکلے آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ ہم پھر
مدینے کو لوٹ آئے لوگوں نے پوچھا تم مکے میں کچھ دن ٹھہرے تھے انہوں نے کہا دس دن ٹھہرے تھے **عن** عمر بن علي بن
ابي طالب ان عليا كان اذا سافر بعد ما تغرب الشمس حتى تكاد ان تظلم ثم ينزل فيصلي المغرب ثم يدعو بعشائه
فيتعشى ثم يصلي العشاء ثم يرتحل ويقول هكذا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع **ترجمہ** عمر بن علی بن
ابی طالب سے روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ جب سفر کرتے آفتاب ڈوبنے کے بعد قریب اندھیری کے اترتے اور نماز
پڑھتے پھر شام کا کھانا منگا کر کھاتے بعد اس کے عشا کی نماز پڑھتے اور کوچ کرتے اور کہتے رسول اللہ صلعم ایسا ہی کرتے تھے دوسری روایت میں
انس بن مالک سے ہے ان انسا كان يجمع بينهما حين يغيب الشفق ويقول كان النبي صلى الله عليه وسلم يصنع ذلك
ترجمہ انس جمع کرتے تھے مغرب اور عشا میں جب شفق ڈوب جاتی اور کہتے تھے رسول اللہ صلعم ایسا ہی کرتے تھے **باب** اذا اقام

سلام پھیرا۔ الخ کہا یہ روایت مجمع ہے عطاء سے نہیں **عن** سہل بن ابی حثمة انه قال في صلوة الخوف ان يقوم الامام وطائفة من اصحابه وطائفة مواجهة العدو فيركع الامام ركعة ويسجد بالذين معه ثم يقوم فاذا استوى قائما ثبت قائما واتموا لانفسهم الركعة الباقية ثم سلموا وانصرفوا والامام قائم فكانوا وجاه العدو ثم يقبل الاخرون الذين لم يصلوا فيكبرون وراء الامام فيركع بهم ويسجد بهم ثم يسلم فيقومون فيركعون لانفسهم الركعة الباقية ثم يسلمون **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے خوف کی نماز اسطرح پر ہے کہ امام کھڑا ہو اور ایک گروہ اوسکے ساتھ کھڑا ہووے نماز کے لیے اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہے پہلے امام ایک رکعت پڑھے اور سجدہ کرے اپنی ساتھیوں کے ساتھ جب سجدے سے کھڑا ہو تو کھڑا رہے اور مقتدی اکیلے اکیلے ایک اور رکعت پڑھ کر اپنی نماز پوری کریں پھر سلام پھیریں اور چلے جاویں دشمن کے سامنے اور امام اوسی طرح کھڑا رہے پھر دوسرا گروہ جس نے نماز نہیں پڑھی وہ آوے اور تکبیر کہیں امام کے پیچھے پھر امام رکوع کرے اور سجدہ کرے اون کے ساتھ پھر سلام پھیر دے اور مقتدی کھڑے ہو کر ایک رکعت جو باقی رہ گئی تھی ادا کریں پھر سلام پھیریں **باب** بعضوں نے کہا سب لوگ تکبیر تحریمہ ایک ہی ساتھ کہیں اگرچہ پشت قبلے کیطرف ہو پھر ایک گروہ ساتھ امام کے ایک رکعت پڑھے بعد اوسکے وہ گروہ دشمن کے سامنے چلا جاوے اور دوسرا گروہ آوے وہ پہلے اکیلے اکیلے ایک رکعت پڑھ کر امام کے ساتھ شریک ہو پھر امام اون کے ساتھ ایک رکعت ادا کرے بعد اوسکے وہ گروہ آوے جو پہلے ایک رکعت پڑھ چکا تھا اور ایک رکعت باقی ادا کرے اور امام جبتک بیٹھا رہے پھر سب کے ساتھ اکٹھا سلام پھیرے **عن** مروان بن الحكم انه سأل ابا هريرة هل صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الخوف قال ابو هريرة نعم قال مروان متى فقال ابو هريرة عام غزوة نجد قام رسول الله صلى الله عليه وسلم الى صلاة العصر فقامت معه طائفة وطائفة اخرى مقابل العدو وظهورهم الى القبلة فكبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فكبروا جميعا الذين معه والذين مقابل العدو ثم ركع رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعة واحدة وركعت الطائفة التي معه ثم سجد فسجدت الطائفة التي تليه والاخرون قيام مقابل العدو ثم قام رسول الله صلى الله عليه وسلم وقامت الطائفة التي معه فذهبوا الى العدو فقابلوهم واقبلت الطائفة التي كانت مقابل العدو فركعوا وسجدوا ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم كما هو ثم قاموا فركع رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعة اخرى وركعوا معه وسجد وسجدوا معه ثم اقبلت الطائفة التي كانت مقابل العدو فركعوا وسجدوا ورسول الله صلى الله عليه وسلم قاعد ومن معه ثم كان السلام فسلم رسول الله صلى الله عليه وسلم وسلموا جميعا فكان لرسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين ولكل رجل من الطائفتين ركعة ركعة **ترجمہ** مروان بن حکم نے ابو ہریرہ سے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی ہے ابو ہریرہ نے کہا ہاں مروان نے پوچھا کب ابو ہریرہ نے کہا جس سال نجد پر چڑھا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھنے کو کھڑے ہوے آپ کے ساتھ ایک گروہ کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا انکی پشت قبلے کیطرف تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پہلے صف والون نی (جو پہلے رکعت مین پچھلی صف مین تھی) آپکے ساتھ سجدہ کیا اور پچھلے صف والی (جو پہلے رکعت مین اگلی صف مین تھی) حفاظت کرتی ہوئی کہڑے رہے جب آپ سجدون سے فارغ ہوکر بیٹھے اور پہلے صف والے بھی بیٹھی تو پچھلے صف والون نی سجدہ کیا پھر سب بیٹھ گئی بعد اوسکی آپنے سب پر سلام پھیرا پھر آپنے اسی طرح نماز پڑہی عسفان مین اور بنی سلیم مین **باب** بعضون نی کہا ایک صف امام کی ساتھ رہی اور ایک صف دشمن کے سامنے رہے پہلے امام اون لوگون کے ساتھ جو اوسکے ساتھ ہین۔ ایکرکعت پڑہی پھر امام کھڑا رہے اور وہ لوگ ایکرکعت اور (اکیلی اکیلی) پڑہ کر (بغیر سلام پھیری) چلے جاوین اور دشمن کے سامنے صف لگاوین اور وہ لوگ جو دشمن کے سامنے تھے آکر پیچھے امام کے ہوین امام انکی ساتھ ایکرکعت پڑہی پھر امام بیٹھا رہی اور وہ لوگ (اکیلی اکیلے) ایک اور رکعت پڑہین پھر امام سب کے ساتھ سلام پھیری **عن** سہل بن ابی حثمة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی باصحابہ فی خوف فجعلہم خلفہ صفین فصلی بالذین یلونہ رکعة ثم قام فلم یزل قائما حتی صلی الذین خلفہم رکعة ثم تقدموا وتاخر الذین کانوا قدامہم فصلی بہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعة ثم قعد حتی صلی الذین تخلفوا رکعة ثم سلم **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز پڑہائی خوف کی تو اونکی دو صفین کین اپنے پیچھے پہلے آگی کی صف والون کی ساتھ ایکرکعت پڑہی پھر آپ کھڑی رہی اور پچھلے لوگ ایکرکعت پڑہ کر آگی بڑہ گئے اور آگے والے پیچھے چلے گئے۔ اب جو آگی بڑہ گئی تھی اون کی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ایکرکعت پڑہی پھر آپ بیٹھے رہی یہانتک کہ جو لوگ پیچھے چلے گئے تھے انہون نی ایک رکعت اور پڑہی پھر آپنے سلام پھیرا۔ کہا ابو داؤد نی یحیی بن سعید کے روایت قاسم سے مثل روایت یزید بن رومان کی ہے (جو آگے آتی ہے) مگر سلام کا فرق ہے (یعنی یحیی نے یہ کہا کہ جو لوگ ایکرکعت پہلی امام کی ساتھ پڑہ چکی تھی وہ ایکرکعت اکیلی پڑہ کر سلام پھیر کر گئے اور یزید بن رومان کی روایت مین سلام کا ذکر نہین ہے اور عبید اللہ کی روایت مثل یحیی بن سعید کی ہے کہ آپ کھڑی رہی بیٹھے نہین **باب** بعضون نی کہا امام جب ایک گروہ کی ساتھ ایکرکعت پڑہ لی تو امام کھڑا رہے اور وہ اکیلی اکیلی ایکرکعت اور پڑہ کر سلام پھیر کر دشمن کے سامنی چلی جاوین **عن** صالح بن خوات عمن صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم ذات الرقاع صلاة الخوف ان طائفة صفت معہ وطائفة وجاہ العدو فصلی بالتی معہ رکعة ثم ثبت قائما واتموا لانفسہم ثم انصرفوا وصفوا وجاہ العدو وجاءت الطائفة الاخری فصلی بہم الرکعة التی بقیت من صلاتہ ثم ثبت جالسا واتموا لانفسہم ثم سلم بہم **ترجمہ** صالح بن خوات سے روایت ہے اونے سنا اوس شخص سے جس نے نماز خوف کی پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع مین (مسلمان دو گروہ ہوگئی) ایک گروہ نی صف باندہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہا تو ایکرکعت آپ نی اوس گروہ کو پڑہائی جو آپکے ساتھ تہا پھر آپ کھڑے رہی لیکن اوس گروہ کے لوگون نی اپنی نماز (اکیلی اکیلی) پوری کر لی اور نماز سی فارغ ہوکر دشمن کے سامنی گئی پھر دوسرا گروہ آیا اون کی ساتھ آپ نی ایکرکعت پڑہی جو باقی رہی تہی بعد اوسکی آپ بیٹھی رہی اور اوس گروہ کی لوگون نی ایکرکعت اور پڑہ کر اپنی نماز پوری کی پھر آپنے

کیا آپ نے دوسرا سجدہ کیا بہت جلدی اور پہر کی کوئی قصور پہر کی مین نہ کیا پہر آپ نے سلام پہیرا جب سلام پہیر
اللہ صلعم کہڑے ہوگئے سب لوگ آپ کی ساتھ نماز سے فارغ ہوئی اور آپکے شریک ہی نماز مین **باب** بعضون نے کہا ہر ایک گروہ کے
ساتھ امام ایک رکعت پڑہے پھر امام سلام پہیر دے اور وہ لوگ اپنی ایک ایک رکعت پوری کر لین **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ
صلی باحدی الطائفتین رکعة والطائفة الاخری مواجهة العدو ثم انصرفوا فقاموا فی مقام اولئک
اولئک فصلی بهم رکعة اخری ثم سلم علیهم ثم قام هؤلاء فقضوا رکعتهم وقام هؤلاء فقضوا رکعتهم
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑہی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کہڑا رہا پھر یہ لوگ
چلے گئے ایک رکعت پڑھ کر اور وہ لوگ آئے اونہون نے آپکے ساتھ ایک رکعت پڑہی بعد اوسکے آپ نے سلام پہیر دیا اور ان لوگون نے
کہڑے ہوکر ایک رکعت پڑہی پھر اون لوگون نے کہڑے ہوکر ایک رکعت پڑہی - کہا ابو داؤد نے ابن عباس اور ابو موسی سے بھی ایسا
ہی منقول ہے **باب** بعضون نے کہا امام + ہر ایک گروہ کے ساتھ ایک ایک رکعت پڑہے پہر سلام پہیر دے اب جو لوگ
سلام کیوقت اوسکے پیچھے ہون وہ دوسری رکعت بہی پڑہ کر اپنی نماز پوری کر لین پھر پہلا گروہ آوے وہ بہی ایک رکعت جو باقی
رہ گئی تھی پڑہے **عن** عبد اللہ بن مسعود قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاة الخوف فقاموا صفا خلف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصف مستقبل العدو فصلی بهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعة ثم
جاء الاخرون فقاموا مقامهم واستقبل هؤلاء العدو فصلی بهم النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعة ثم سلم فقام
هؤلاء فصلوا لانفسهم رکعة ثم سلموا ثم ذهبوا فقاموا مقام اولئک مستقبلی العدو ورجع اولئک الی
مقامهم فصلوا لانفسهم رکعة ثم سلموا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے خوف کی نماز پڑہی
تو ایک صف آپکے پیچھے کہڑی ہوئی اور ایک صف دشمن کے سامنے کہڑی ہوئی رسول اللہ صلعم نے ایک رکعت پڑہی پہلے گروہ کے
ساتھ پہر دوسرا گروہ آیا اور ان کی جگہ پر کہڑا ہوا اور یہ دشمن کے سامنے چلے گئے - آپ نے اونکے ساتھ ایک رکعت پڑہی پھر آپنے
سلام پہیر دیا ان لوگون نے کہڑے ہوکر ایک رکعت اکیلے ادا کی پھر سلام پہیر کر چلے گئے دشمن کے سامنے اور پہلا گروہ جو ایک رکعت پڑہ چکا تہا
آیا اور انہون نے ایک رکعت اکیلے پڑہ کر سلام پہیر دیا **ف** ابو حنیفہ کا یہی قول ہے - دوسری روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلعم نے
تکبیر کہی تو دونو صفون نے تکبیر کہی عبد الرحمن بن سمرہ جب کابل مین جہاد کے لیے گئے تہے وہان انہون نے اسیطرح نماز پڑہی مگر جن لوگون نے
اخیر مین امام کے ساتھ ایک رکعت پڑہی تہی وہ امام کے سلام کے بعد دشمن کے سامنے چلے گیے اور پہلا گروہ آیا اوس نے ایک رکعت پڑہی جو باقی
تہی وہ پھر لوٹ گئے اور دوسرا گروہ آیا اوس نے ایک رکعت پڑہی **باب** من قال یصلی بکل طائفة رکعة ولا یقضون
بعضون نے کہا ہر ایک گروہ ایک ایک رکعت امام کے ساتھ پڑہ لے پھر دوسری رکعت پڑہنے کی حاجت نہین **عن** ثعلبة بن زهدم
قال کنا مع سعید بن العاص بطبرستان فقام فقال ایکم صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاة الخوف
فقال حذیفة انا فصلی بهؤلاء رکعة وبهؤلاء رکعة ولم یقضوا **ترجمہ** ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے ہم سعید بن العاص

جب لوگون نے ساتھ تکبیر کہی جو آپ کے پیچھے کھڑے تھے اور جو دشمن کے سامنے تھے پھر رسول اللہ صلعم نے رکوع کیا اور جو گروہ آپ کے ساتھ تھا اونہون نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا اوس گروہ نے بھی سجدہ کیا اور دوسرا گروہ اوسی طرح دشمن کے سامنے کھڑا رہا پھر رسول اللہ کھڑے ہوئے اور جو گروہ آپکے پیچھے تہا وہ دشمن کے سامنے گئے اور جو گروہ دشمن کے سامنے تہا وہ آیا انہون نے رکوع اور سجدہ کیا آپ اوسی طرح کہڑے رہے جب وہ رکوع اور سجدے سے فارغ ہوکر کھڑے ہوئے رسول اللہ صلعم نے انکے ساتھ ایک رکعت پڑھی انہون نے بھی آپکے ساتھ رکوع اور سجدہ کیا پھر وہ گروہ بھی آیا جو بعد کو دشمن کے سامنے گیا تھا اور اونہون نے رکوع اور سجدہ ادا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے ساتھی سب بیٹھے رہے جب وہ فارغ ہوئے تو سلام ہوا رسول اللہ صلعم نے سلام پھیرا پھر سب لوگون نے سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتین ہوئین اور ہر ایک گروہ کو آپ کے ساتھ ایک ایک رکعت

عن ابی هريرة قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى نجد حتى اذا كنا بذات الرقاع من نخل لقي جمعا من غطفان فذكر معناه ولفظه على غير لفظ حيوة وقال فيه حين ركع بمن معه وسجد قال فلما قاموا مشوا القهقرى الى مصاف اصحابهم ولم يذكر استدبار القبلة

ترجمہ ابوہریرہ سے دوسری روایت مین یہ ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے نجد کو جب ذات الرقاع (ایک زمین ہے یا پہاڑ) مین پہونچے تو کچھ لوگ غطفان کے ملے پھر اوسی طرح بیان کیا جیسے اوپر گزرا مگر اس مین اتنا زیادہ ہے کہ جب پہلا گروہ ایک رکعت سے آپ کے ساتھ فارغ ہوا تو اولٹے پانو پھرا اور صف کے مین آکر کھڑا ہوا اور قبلے کی طرف پیٹھ کرنیکا اسمین ذکر نہین ہے

عن عائشة قالت كبر رسول الله صلى الله عليه وسلم وكبرت الطائفة الذين صفوا معه ثم ركع فركعوا ثم سجد فسجدوا ثم رفع فرفعوا ثم مكث رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا ثم سجدوا هم لانفسهم الثانية ثم قاموا فنكصوا على اعقابهم يمشون القهقرى حتى قاموا من ورائهم وجاءت الطائفة الاخرى فقاموا فكبروا ثم ركعوا لانفسهم ثم سجد رسول الله صلى الله عليه وسلم فسجدوا معه ثم قام رسول الله صلى الله عليه وسلم وسجدوا لانفسهم الثانية ثم قامت الطائفتان جميعا فصلوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فركع فركعوا ثم سجد فسجدوا جميعا ثم عاد فسجد الثانية وسجدوا معه سريعا كاسرع الاسراع جاهدا لا يالون سراعا ثم سلم رسول الله صلى الله عليه وسلم وسلموا فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد شاركه الناس في الصلاة كلها

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور جو گروہ آپ کے ساتھ تھا اوس نے بھی تکبیر کہی پھر آپ نے رکوع کیا انہون نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا انہون نے بھی سجدہ کیا پھر آپ نے سر اوٹھایا انہون نے بھی سر اوٹھایا بعد اوسکے آپ بیٹھے رہے اور وہ لوگ دوسرا سجدہ اکیلے کرکے کھڑے ہوکر اولٹے پانو چلے گئے اور پیچھے جاکر کھڑے ہوگئے اب دوسرا گروہ آیا اور کھڑے ہوکر تکبیر کہے اور رکوع کیا اکیلا اکیلا پھر رسول اللہ صلعم نے سجدہ کیا انہون نے بھی ساتھ ہی سجدہ کیا پھر آپ کھڑے ہوگئے اور اون لوگون نے دوسرا سجدہ کیا پھر دونو گروہ کھڑے ہوگئے اور آپکے ساتھ نماز پڑھا کیے سب آپ نے رکوع کیا سب نے رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا سب نے سجدہ کیا پھر آپنے دوسرا سجدہ

ین نے کہا ایک شخص ہون عرب کے رہنیوالا میں نے یہ خبر سنی تم اس شخص سے (یعنی محمدؐ سے) لڑنے کے لیے لشکر جمع کرتے ہو تو
اسی کام کو تمہارے پاس آیا (تاکہ لشکر میں داخل ہون) اوس نے کہا ہان میں اسی فکر میں ہون میں اوسکے ساتھ چلتا رہا
تھوڑی دیر تک جب میں نے موقع دیکھا تو اپنی تلوار اوس پر رکھدی یہان تک کہ وہ ٹھنڈا ہوگیا **باب** تفریع ابواب
التطوع و رکعات السنۃ سنتون کا بیان **عن** ام حبیبۃ قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلی فی یوم ثنتی
عشر رکعۃ تطوعا بنی لہ بھن بیت فی الجنۃ **ترجمہ** حضرت ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
ایک دن میں بارہ رکعتین نفل پڑھیگا اللہ جل جلالہ اوسکے لیے ایک گھر بناویگا جنت میں **ف** دو سنتین فجر کے اور چار ظہر
کی اور دو بعد ظہر کے اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد عشا کے **عن** عبد اللہ بن شقیق قال سالت عائشۃ عن صلوۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من التطوع فقالت کان یصلی قبل الظہر اربعا فی بیتی ثم یخرج فیصلی بالناس ثم یرجع الی
بیتی فیصلی رکعتین وکان یصلی بھم العشاء ثم یدخل بیتی فیصلی رکعتین وکان یصلی من اللیل تسع رکعات فیھن
الوتر وکان یصلی لیلا طویلا قائما ولیلا طویلا جالسا فاذا قرء وھو قائم رکع وسجد وھو قائم واذا
قرء وھو قاعد رکع وسجد وھو قاعد وکان اذا طلع الفجر صلی رکعتین ثم یخرج فیصلی بالناس صلوۃ
الفجر صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا رسول اللہ صلعم کی نفل
نمازون کا حال اونہون نے کہا آپ ظہر سے پہلے چار رکعتین پڑہتے تھے میرے گھر میں پھر باہر جاتے تھے اور لوگون کو نماز پڑہاتے تھے پھر
گھر میں آتے تھے اور دو رکعتین پڑہتے تھے اسیطرح آپ لوگون کو عشا کی نماز پڑہاتے تھے پھر گھر میں آکر دو رکعتین پڑہتے تھے
اور رات کو نو رکعتین پڑہتے تھے اوس میں وتر بھی تہا اور رات کو آپ بڑی بڑی دیر تک کھڑے ہوکر پڑہتے تھے اور بڑی بڑی
دیر تک بیٹھ کر پڑہتے تھے جب کھڑے ہوکر پڑہتے تو رکوع بھی کھڑے ہوکر کرتے تھے پھر سجدہ کرتے تھے جب بیٹھ کر پڑہتے تو رکوع بھی
بیٹھ کر کرتے پھر سجدہ کرتے اور جب صبح صادق نکلتی آپ دو رکعتین پڑہتے پھر باہر نکلتے اور لوگونکو فجر کی نماز پڑہاتے رحمت
بھیجے اللہ اونپر اور سلام **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی قبل الظہر رکعتین وبعدہا
رکعتین وبعد المغرب رکعتین فی بیتہ وبعد صلوۃ العشاء رکعتین وکان لا یصلی بعد الجمعۃ حتی ینصرف
فیصلی رکعتین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعتین پڑہتے تھے اور بعد
ظہر کے دو رکعتین اور بعد مغرب کے دو رکعتین اپنے گھر میں اور بعد عشا کے دو رکعتین اور جمعہ کے بعد کچھ نہین پڑہتے تھے جب جمعہ سے فارغ
ہوکر آتے تو دو رکعتین پڑہتے تھے **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدع اربعا قبل الظہر ورکعتین قبل صلوۃ
الغداۃ **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتین اور فجر سے پہلے دو رکعتین ناغہ
نہین کرتے تھے **باب** رکعتی الفجر فجر کی سنتون کا بیان **عن** عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لم یکن علی شیء من النوافل اشد معاھدۃ منہ علی الرکعتین قبل الصبح **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول

زمان میں بعضون نی کہا ہم مین ہر کس نے رسول اللہ صلعم کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی ہو۔ حذیفہ نے کہا
مین نی پھر انہون نی ہر ایک گروہ کے ساتھ ایک ایک رکعت پڑہی اور کسی گروہ نے دوسری رکعت نہین پڑہی۔ کہا ابو داؤد
نی ایسا ہی روایت کیا ابن عباس اور ابو ہریرہ اور ابو موسی اور ابن عمر اور زید بن ثابت نی رسول اللہ سے اوس مین یہہ ہر کہ
مقتدیونکی ایک ایک رکعت ہوئی اور رسول اللہ کی دو رکعتین ہوئین **عن** ابن عباس قال فرض اللہ عز وجل الصلوۃ علی
لسان نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم فی الحضر اربعا وفی السفر رکعتین وفی الخوف رکعۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہر اللہ جل جلالہ نی تمہاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے تم پر حضر مین چار رکعتین فرض کین اور سفر مین دو اور خوف
مین ایک **ف** اس حدیث کا اسناد قوی نہین ہر **باب** بعضون نی کہا ہر گروہ کے ساتھ امام دو دو رکعتین پڑہی **عن**
ابی بکرۃ قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی خوف الظہر فصف بعضہم خلفہ وبعضہم بازاء العدو فصلی
رکعتین ثم سلم فانطلق الذین صلوا معہ فوقفوا موقف اصحابہم ثم جاء اولئک فصلوا خلفہ
فصلی بہم رکعتین ثم سلم فکانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعًا ولاصحابہ رکعتین رکعتین وبذلک
کان یفتی الحسن **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی خوف مین ظہر کی نماز پڑہی کچہ لوگون نی آپ
کے پیچھے صف باندہی اور کچہ لوگون نی دشمن کے سامنے صف باندہی پہلے آپ نے اون لوگون کے ساتھ جو آپ کے پیچھے تہے دو رکعتین پڑہ کر
سلام پہیرا۔ پہر یہ لوگ چلے گئے اور وہ لوگ آئے جو دشمن کے سامنے تھے اون کے ساتھ بہی دو رکعتین پڑہ کر سلام پہیرا تو رسول اللہ صلعم کی چار رکعتین
ہوئین اور اونکے اصحاب کے دو دو رکعتین ہوئین اور حسن اسی روایت پر فتوی دیتے تہے۔ ابو داؤد نی کہا مغرب مین امام کی چہ رکعتین
ہونگی اور قوم کی تین رکعتین ہون گی **باب** صلوۃ الطالب جو کسی ڈہونڈہنے کے لیے نکلے وہ نماز کسطرح پڑہی **ف**
یعنی کسی کافر کے مارنیکو جاوی امام کے حکم سے اور خوف ہو اسبات کا کہ اگر نماز پڑہے گا تو وہ کافر چلدیگا اسصورت مین چلتے چلتے
اشارے سے نماز پڑہتا جاوی اسیطرح اگر کافر اوسکی تلاش مین نکلین اور اوسکو خوف ہو اگر مین نماز کیلیے ٹہرونگا تو کافر مجکو
پالیوین گے تو بہ ٹہرے چلتے چلتے اشارے سے نماز پڑہتا جاوی **عن** عبد اللہ بن انیس قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الی خالد بن سفیان الہذلی وکان نحو عرنۃ وعرفات فقال اذہب فاقتلہ قال فرایتہ وحضرت صلوۃ
العصر فقلت انی لاخاف ان یکون بینی وبینہ ما ان اؤخر الصلوۃ فانطلقت امشی وانا اصلی اومی ایماء نحوہ
فلما دنوت منہ قال لی من انت قلت رجل من العرب بلغنی انک تجمع لہذا الرجل فجئتک فی ذاک قال
انی لفی ذاک فمشیت معہ حتی اذا امکننی علوتہ بسیفی حتی برد **ترجمہ** عبد اللہ بن انیس سے روایت ہے مجھکو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا خالد بن سفیان ہذلی پاس جو عرنہ اور عرفات کیطرف رہتا تہا اور فرمایا جا قتل کر اوسکو عبد اللہ بن
انیس نے کہا مین نے اوسکو دیکہا لیکن عصر کی نماز کا وقت آگیا مین نی خیال کیا کہ اگر مین نماز کیلیے دیر کرون تو مجہہ مین اور اس
مین بہت فاصلہ ہو جاویگا مین چلتا گیا اور اشارے سے نماز پڑہتا گیا جب مین اوسکے نزدیک پہونچا اوس نے مجہسے پوچھا تو کون ہے

فجر کی سنتون کے بعد لیٹنے کا بیان عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی احدکم الرکعتین [illegible]
قبل الصبح فلیضطجع علی یمینه فقال له مروان بن الحکم اما یجزئ احدنا ممشاه الی المسجد حتی یضطجع علی یمینه قال عبید الله
فی حدیثه قال لا قال فبلغ ذلک ابن عمر فقال اکثر ابو هریرة علی نفسه قال فقیل لابن عمر هل تنکر شیئا مما یقول
قال لا ولکنه اجترأ وجبنا قال فبلغ ذلک ابا هریرة قال فما ذنبی ان کنت حفظت ونسوا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی دو رکعتین سنت کے پڑھے فجر سے پہلے تو داہنی کروٹ پر لیٹ جاوے مروان نے
ابوہریرہ سے کہا کیا مسجد تک چلنا کافی نہین ہے جبتک داہنی کروٹ پر نہ لیٹے عبید اللہ کی روایت مین ہے ابوہریرہ نے کہا نہین جب
یہ خبر پہونچی ابن عمر کو انہون نے کہا ابوہریرہ نے بہت کیا اپنے نفس پر (یعنی اکثر حدیثین بیان کرتے ہین اگر سہو یا غلطی ہو تو اسکا بار اون کی ذات
پر ہوگا) ابن عمر سے کہا گیا کیا تم ابوہریرہ جو کہتے ہین اوسکا انکار کرتے ہو ابن عمر نے کہا نہین ابوہریرہ نے جرأت کی اور ہم نے خوف
کیا جب ابوہریرہ کو اسکی خبر پہونچی انہون نے کہا میرا کیا قصور ہے اگر مین نے یاد رکھا اور وہ بھول گئے **ف** یعنی میری روایتین
اس وجہ سے زیادہ ہین کہ میرا حافظہ اچھا تھا جو مین نے دیکھا یا سنا وہ یاد رکھا اور اور لوگ بھول گئے- فجر کی سنتون کے بعد داہنے
کروٹ پر لیٹنا مسنون ہے اور ابن حزم ظاہری کی نزدیک فرض ہے اور مالک کے نزدیک بدعت ہے مگر صحیح یہی ہے کہ بدعت کہنا اوسکو غلط ہے
اور یہ امر ثابت ہوا ہے رسول اللہ صلعم سے **عن** عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قضی صلاته من آخر اللیل
نظر فان کنت مستیقظة حدثنی وان کنت نائمة ایقظنی وصلی الرکعتین ثم اضطجع حتی یاتیه المؤذن فیؤذنه بصلاة
الصبح فیصلی رکعتین خفیفتین ثم یخرج الی الصلاة ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اخیر
شب مین نماز سے فارغ ہوتے دیکھتے اگر مین جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتین کرتے اگر سوتی ہوتی مجھے جگا دیتے اور دو رکعتین پڑھ کر لیٹ جاتے یہان تک
کہ مؤذن آتا اور نماز صبح کے لیے بلاتا پھر آپ دو رکعتین ہلکی ہلکی پڑھ کر نماز کو جاتے **عن** ابی سلمة قال قالت عائشة کان النبی صلی
الله علیه وسلم اذا صلی رکعتی الفجر فان کنت نائمة اضطجع وان کنت مستیقظة حدثنی ترجمہ حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب فجر کی سنتون سے فارغ ہوتے اگر مین سوتی ہوتی تو آپ بھی لیٹ جاتے اور جو جاگتی ہوتی مجھ سے بات کرتے **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ فجر کی سنت اور فرض کے بیچ مین بات کرنا ممنوع نہین ہے، **عن** ابی بکرة قال خرجت مع النبی صلی الله علیه وسلم
لصلاة الصبح فکان لا یمر برجل الا ناداه بالصلاة او حرکه برجله ترجمہ ابی بکرہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ چلا صبح کی نماز کے لیے آپ جب کسی کو سوتا دیکھتے اوسکو پکار دیتے نماز کے لیے یا پانون سے ہلا دیتے **باب** اذا ادرک الامام
ولم یصل رکعتی الفجر فجر کی جماعت ہو رہی ہو اور اوس وقت سنتین پڑھے **عن** عبد الله بن سرجس قال جاء رجل والنبی صلی الله
علیه وسلم یصلی الصبح فصلی الرکعتین ثم دخل مع النبی صلی الله علیه وسلم فی الصلاة فلما انصرف قال یا فلان ایتهما
صلاتک التی صلیت وحدک او التی صلیت معنا ترجمہ عبد اللہ بن سرجس سے روایت ہے ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلعم فجر کی نماز
پڑھ رہے تھے اوس نے دو رکعتین پڑھین پھر جماعت مین شریک ہوا جب رسول اللہ صلعم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تیری نماز کون سی تھی جو تو نے

باب فی تخفیفهما کہتی تھی خیال کر صبح قبل دو رکعتوں کا جیسی کہتی تھی انہیں میں اتنا کہ قل لیسی سلم علیہ

فجر کی سنتوں کا ہلکا پڑھنے کا بیان عن عائشة قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یخفف الرکعتین قبل صلوة الفجر حتی انی لاقول هل قرأ فیهما بام القرآن ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم اسقدر جلدی پڑہتی تھی فجر کی سنتوں میں کہتی تہے آپ نے سورہ فاتحہ بھی پڑہی یا نہیں عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قرأ فی رکعتی الفجر قل یا ایها الکفرون وقل هو الله احد ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی سنتوں میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑہی عن بلال انه اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم لیؤذنه بصلوة الغداة فشغلت عائشة رضی الله عنها بلالا بامر سالته عنه حتی فضحه الصبح فاصبح جدا قال فقام بلال فاذنه بصلوة وتابع اذانه فلم یخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما خرج صلی بالناس واخبره ان عائشة شغلته بامر سالته عنه حتی اصبح جدا وانه ابطأ علیه بالخروج فقال انی کنت رکعت رکعتی الفجر فقال یا رسول الله انک اصبحت جدا قال لو اصبحت اکثر مما اصبحت لرکعتهما واحسنتهما واجملتهما ترجمہ بلال سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے صبح کی نماز کے لیے بلانے کو حضرت عائشہ نے انکو باتوں میں لگایا کچھ پوچھنے لگیں یہانتک کہ صبح خوب روشن ہوگئی بلال نے یہ دیکھ کر متواتر پکارنا شروع کیا رسول اللہ صلعم نہ نکلے پھر نکلے اور آپ نے نماز پڑہائی بلال نے رسول اللہ صلعم سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ نے مجھے باتوں میں لگا دیا یہاں تک کہ فجر کی روشنی ہوگئی لیکن آپ نے نکلنے میں دیر کی آپ نے فرمایا میں فجر کی سنتیں پڑہتا تھا بلال نے کہا یا رسول اللہ آپنے بہت دیر کی آپنے فرمایا اگر اس سے بھی زیادہ ہوتی تب بھی میں ان دو رکعتوں کو اچھی طرح خوبصورتی سے پڑہتا عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تدعوهما وان طردتکم الخیل ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ چھوڑو فجر کی سنتوں کو اگرچہ تمکو گھوڑے روند ڈالیں عن عبد الله بن عباس ان کثیرا مما کان یقرأ رسول الله صلی الله علیه وسلم فی رکعتی الفجر بآمنا بالله وما انزل الینا هذه الآیة قال هذه فی الرکعة الاولی وفی الرکعة الآخرة بآمنا بالله واشهد بانا مسلمون ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر فجر کی سنتوں میں آمنا بالله وما انزل الینا پہلی رکعت میں پڑہتے تہے اور دوسری رکعت میں آمنا بالله واشهد بانا مسلمون عن ابی هریرة انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقرأ فی رکعتی الفجر قل آمنا بالله وما انزل علینا فی الرکعة الاولی وفی الرکعة الاخری بهذه الآیة ربنا آمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاهدین او انا ارسلناک بالحق بشیرا ونذیرا ولا تسئل عن اصحب الجحیم شک الدراوردی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فجر کی سنتوں میں پڑہتے تھے قل آمنا بالله وما انزل علینا پہلی رکعت میں اور دوسری رکعت میں ربنا آمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاهدین یا انا ارسلناک بالحق بشیرا ونذیرا ولا تسئل عن اصحب الجحیم شک کیا دراوردی نے

باب الاضطجاع بعدها

ابن عباس ان عبد الله بن عباس وعبد الرحمن بن ازهر والمسور بن مخرمة ارسلوه الى عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا اقرأ عليها السلام منا جميعا وسلها عن الركعتين بعد العصر قل انا اخبرنا انك تصليتهما وقد بلغنا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عنهما فدخلت عليها فبلغتها ما ارسلوني به فقالت سل ام سلمة فخرجت اليهم فاخبرتهم بقولها فردوني الى ام سلمة بمثل ما ارسلوني به الى عائشة فقالت ام سلمة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عنهما ثم رايته يصليهما اما حين صلاهما فانه صلى العصر ثم دخل وعندي نسوة من بني حرام من الانصار فصلاهما فارسلت اليه الجارية فقلت قومي بجنبه فقولي له تقول ام سلمة يا رسول الله اسمعك تنهى عن هاتين الركعتين واراك تصليهما فان اشار بيده فاستاخري عنه قالت ففعلت الجارية فاشار بيده فاستاخرت عنه فلما انصرف قال يا بنت ابي امية سالت عن الركعتين بعد العصر انه اتاني ناس من عبد القيس بالاسلام من قومهم فشغلوني عن الركعتين اللتين بعد الظهر فهما هاتان **ترجمہ** کریب مولی ابن عباس سے روایت ہے عبد اللہ بن عباس اور عبد الرحمن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ نے اونکو بہیجا حضرت عائشہ کے پاس اور کہا ہماری طرف سے سلام کہنا اور اون سے پوچہنا ہمکو خبر پہونچی ہے تم دو رکعتین بعد عصر کے پڑہا کرتی ہو حالانکہ رسول اللہ صلعم سے ہمکو پہونچا کہ آپنے منع کیا اس سے کریب کہتے ہین مین حضرت عائشہ کے پاس گیا اور اون لوگون کا پیام پہونچایا انہون نے کہا بی بی ام سلمہ سے پوچہ مین اون لوگون کے پاس گیا (یعنی عبد اللہ بن عباس وغیرہ پاس جنہون نے مجہے بہیجا تہا) اور یہ حال بیان کیا انہون نے کہا بی بی ام سلمہ پاس جا اور یہی پیام پہونچا (جب مین ام سلمہ پاس گیا) انہونے کہا مین نے رسول اللہ سے سنا آپ اس سے منع کرتے تھے پھر مین نے دیکہا آپکو پڑہتے ہوئے وہ کب ایک روز آپ عصر پڑہ کر میرے پاس آئے اور میرے پاس کئی عورتین بنی حرام کی جو انصار مین سے ایک قبیلہ ہے بیٹہی ہوئین تہین آپ نے یہہ دو رکعتین پڑہنا شروع کین مینے ایک چھوکری کو بہیجا اور کہا آپکے پہلو مین کہڑی رہ اور کہہ ام سلمہ کہتی ہے یا رسول اللہ مینے سنا آپکو منع کرتے ہوئے ان دو رکعتون سے پھر آپ اونکو پڑہتے ہین اگر آپ ہاتہہ سے اشارہ کرین تو چلی آنا اوس چھوکری نے ایسا ہی کیا آپ نے ہاتہہ سے اشارہ کیا وہ چلی آئی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپنے فرمایا اے ابی امیہ کے بیٹی **ف** ابو امیہ حضرت ام سلمہ کے باپ کا نام تہا **ف** تونے مجہہ سے پوچہا تہا دو رکعتین پڑہنے کو بعد عصر کے حال یہہ ہے کہ میرے پاس چند لوگ عبد القیس کے اسلام کی خبر لیکر آئے تھے اپنی قوم کی اسی درمیان مین میری دو رکعتین جو بعد ظہر کے پڑہتا ہون رہ گئین مین نے اونکو اب پڑہ لیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت کی قضا کرنا سنت ہے طحاوی کی روایت مین اتنا زیادہ ہے مین نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم بہی یہہ سنتین فوت ہو جاوین تو قضا کرین یا نہین آپنے فرمایا نہین - اس سے معلوم ہوا کہ یہ آپ کے خصائص سے تہا اور کسیکو بعد عصر کے نماز پڑہنا درست نہین جبتک آفتاب ڈوب جاوے یہہ مذہب ابو حنیفہ کا ہے اور داود ظاہری کے نزدیک مطلقا تینون وقتون مین نماز درست ہے یعنی بعد فجر اور بعد عصر اور دوپہر کے وقت اور شافعی کے نزدیک بلا سبب نفل پڑہنا ان اوقات مین درست نہین اگر کوئی سبب ہو مثلا نذر کا ادا کرنا ہو یا قضا ہو گئی نماز کی تو درست ہے اور جمعہ کا دوپہر حدیث سے مستثنی ہے اسی طرح مکہ کی مسجد مین ہر وقت نماز درست ہے

باب من رخص فيهما اذا كانت الشمس مرتفعة جب آفتاب بلند ہو

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ پہلے جو ہمارے ساتھ پڑھی

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تکبیر ہو نماز کی پھر کوئی نماز نہیں ہے سوا فرض کے ف یعنی جب
جماعت کھڑی ہو جاوے تو پھر سنتیں نہ پڑھے جماعت میں شریک ہو یہ حکم سب سنتوں کو شامل ہے اگر فجر کی جماعت کھڑی ہو تو فجر کی سنتیں
نہ پڑھے جماعت میں شریک ہو جاوے اکثر علما کا یہی قول ہے۔ بعد فرض کے اختیار ہے خواہ اسی وقت سنتیں پڑھ لیوے یا آفتاب نکلنے کے بعد

باب من فاتتہ متی یقضیہا فجر کی سنتیں اگر فوت ہو جاویں تو کب ادا کرے عن قیس بن عمرو قال رای رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یصلی بعد صلاۃ الصبح رکعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ
الصبح رکعتان فقال الرجل انی لم اکن صلیت الرکعتین اللتین قبلہما فصلیتہما الآن فسکت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ قیس بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فجر کی نماز کے بعد دو رکعتیں
پڑھتے دیکھا آپ نے فرمایا فجر بھی رکعتیں ہیں (پھر دو تو نے اور کیوں پڑھیں) وہ بولا میں نے دو رکعتیں جو فرض سے پہلے پڑھی جاتی
ہیں نہیں پڑھی تھیں اس واسطے میں نے انکو اب پڑھ لیا رسول اللہ یہ سنکر چپ ہو رہے ف یہ حدیث منقطع ہے محمد بن ابراہیم نے قیس
بن عمرو سے نہیں سنا مگر متصلا روایت کیا اسکو ابن خزیمہ نے اپنے صحیح میں اور عمل شافعی اور احمد کا اسی حدیث پر ہے کہ سنتوں رواتب میں
سے اگر کوئی سنت فوت ہو جاوے تو اسکو ادا کر لے اگرچہ وقت مکروہ میں ہو۔ لیکن ترمذی نے روایت کیا مرفوعا ابوہریرہ سے جو شخص نہ پڑھے
دو رکعتیں فجر کی یعنی سنتیں تو پڑھ لے انکو بعد بلند ہونے آفتاب کے

باب الاربع قبل الظہر وبعدہا ظہر کی سنتوں کا بیان عن ام حبیبۃ
زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حافظ علی اربع رکعات قبل الظہر واربع بعدہا حرم
علی النار ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محافظت کریگا ظہر سے پہلے چار رکعت پر اور ظہر کے بعد
چار رکعت پر اسکو جہنم حرام ہو جاوے گی ف ظہر کے اول چار رکعتیں آئی ہیں ایک سلام سے یا دو سلام سے اور دو رکعتیں بھی اسی
طرح ظہر کے بعد بھی چار رکعتیں آئی ہیں اور دو رکعتیں بھی پر ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنا اور بعد دو رکعتیں پڑھنا ہمارے نزدیک
مختار ہے عن ابی ایوب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اربع قبل الظہر لیس فیہن تسلیم تفتح لہن ابواب السماء ترجمہ ابو ایوب
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار رکعتیں قبل ظہر کے انکے درمیان میں سلام نہیں ہے کھولی جاتی ہیں انکے واسطے
دروازے آسمان کے ف اس حدیث کی اسناد اگر ضعیف نہیں ہے تو قوی بھی نہیں ہے عبیدہ ضعیف ہے اسکی اسناد میں لیکن یحیی
ابن سعید قطان نے کہا اگر میں عبیدہ سے روایت کرتا تو یہی حدیث روایت کرتا

باب الصلوۃ قبل العصر عصر کی سنتوں کا بیان
عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ امرأ صلی قبل العصر اربعا ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا رحم کرے اللہ اس مرد پر جو عصر کے پہلے چار رکعتیں پڑھے عن علی رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی قبل العصر رکعتین
ترجمہ امیر المومنین علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے ف ترمذی کی روایت میں ہے چار رکعتیں
پڑھتے تھے بیچ میں فصل کرتے تھے ساتھ ایک سلام کے

باب الصلوۃ بعد العصر عصر کی نماز پڑھنے کا بیان عن

الاصلی بعد العصر رکعتین **ترجمہ** اسود اور مسروق نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے کہا کوئی دن ایسا نہ ہوتا تہا کہ رسول اللہ صلعم عصر کے بعد دو رکعتین نہ پڑہتے ہوں **ف** بعضوں نے کہا یہ خصوصیت تہی آپکی اور کسی کو نفل بعد عصر کی درست نہیں ہے جبتک آفتاب ڈوب جاوے بعضوں نے کہا ظہر کی سنت کی قضا تہی جیسے ام سلمہ کے حدیث مین گذرا۔ بعضوں کے نزدیک نفل پڑہنا اوقات ثلثہ مین درست ہے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بعد العصر وینہی عنہا ویواصل وینہی عن الوصال **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ بعد عصر کے نماز پڑہتے تھے لیکن اوروں کو منع کرتے تھے اور تہہ کے روزے رکہتے تھے لیکن اوروں کو منع کرتے تھے **باب** قبل مغرب کے سنت پڑہنے کا بیان **عن** عبد اللہ المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا قبل المغرب رکعتین لمن شاء خشیۃ ان یتخذہا الناس سنۃ **ترجمہ** عبد اللہ مزنی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مغرب کے اول دو رکعتین پڑہو جسکا جی چاہے اس ڈر سے کہ کہیں لوگ اسکو سنت نہ سمجہ لین **ف** سلف نے اختلاف کیا قبل مغرب کے نفل پڑہنے مین ایک صحابہ اور تابعین کے نزدیک درست ہے جیسے عبد الرحمن بن عوف اور ابی بن کعب اور انس اور جابر وغیرہم اور دلیل انکی یہی حدیث ہے اور یہی مذہب قوی و راجح ہے اور ایک جماعت صحابہ سے منقول ہے کہ انہوں نے مغرب کے اول نفل نہیں پڑہا اور یہی مسلک ہے اکثر فقہا اور علما کا **عن** انس بن مالک قال صلیت الرکعتین قبل المغرب علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت لانس اراکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم رآنا فلم یامرنا ولم ینہنا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے میں نے دو رکعتین پڑہیں مغرب سے پہلے رسول اللہ کے زمانے مین مختار بن فلفل نے کہا انس سے کیا رسول اللہ نے تمکو یہ نماز پڑہتے ہوے دیکہا تہا انہوں نے کہا ہاں پہر ہمکو اسکا حکم کیا نہ اس سے منع کیا **عن** عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین کل اذانین صلوۃ بین کل اذانین صلوۃ لمن شاء **ترجمہ** عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ہر دو اذانوں کے درمیان مین نماز ہے جسکا جی چاہے پڑہے دو اذانوں سے مراد اذان اور تکبیر ہے **عن** طاوس قال سئل ابن عمر عن الرکعتین قبل المغرب فقال ما رأیت احدا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیہما ورخص فی الرکعتین بعد العصر **ترجمہ** طاوس سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کسی نے پوچہا دو رکعتین پڑہنے کو قبل مغرب کے انہوں نے کہا مین نے کسیکو رسول اللہ کے زمانے مین یہ نماز پڑہتے نہ دیکہا لیکن اجازت دی انہوں نے عصر کے بعد دو رکعتین پڑہنے کی **باب** صلوۃ الضحی چاشت کی نماز کا بیان **ف** اکثر لوگوں کے نزدیک چاشت کی نماز وہی اشراق کے نماز ہے جو آفتاب کے ایک یا دو نیزے برابر بلند ہونے پر پڑہی جاتی ہے۔ اور بعضوں کے نزدیک چاشت پہر اشراق کے بڑہی جاوے قریب ڈیڑہ پہر کے نسائی مین ایک روایت سے جو مؤید ہے اسکی۔ اکثر علماء کے نزدیک چاشت کی نماز سنت ہے اور بعضوں نے اسکو بدعت کہا ہے یہ کہنا غلط ہے اور احادیث متعددہ سے سنت ہونا اسکا ثابت ہوتا ہے **عن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یصبح علی کل سلامی من ابن ادم صدقۃ تسلیمہ علی من لقی صدقۃ وامرہ بالمعروف صدقۃ ونہیہ عن المنکر صدقۃ واماطتہ الاذی عن الطریق صدقۃ وبضعۃ اہلہ صدقۃ ویجزی من ذلک کلہ رکعتان من الضحی زاد ابن منیع فی حدیثہ فقالوا یا رسول اللہ احدنا یقضی شہوتہ وتکون لہ صدقۃ قال ارأیت لو وضعہا فی غیر

تو عصر کی بعد نماز درست ہی عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الصلوۃ بعد العصر الا والشمس مرتفعۃ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عصر کے بعد نماز پڑہنی سے مگر جب آفتاب بلند ہو عن علی قال کان رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم یصلی فی اثر کل صلوۃ مکتوبۃ رکعتین الا الفجر والعصر ترجمہ حضرت علی سے روایت ہی رسول اللہ ہر فرض نماز

کی بعد دو رکعتین پڑہتے تہے سوا فجر اور عصر کے عن ابن عباس قال شہد عندی رجال مرضیون فیہم عمر بن الخطاب وارضاہم عندی

عمر ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلوۃ بعد صلوۃ الصبح حتی تطلع الشمس ولا صلوۃ بعد صلوۃ العصر حتی تغرب الشمس

ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی میرے پاس کئی عمدہ آدمیون نے گواہی دی سب مین عمدہ اون مین حضرت عمر تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہی نماز بعد فجر کی نماز کے یہانتک کہ آفتاب نکل آوے اور نہین ہے نماز بعد نماز عصر کے یہانتک کہ آفتاب ڈوب جاوے عن

عمرو بن عبسۃ السلمی انہ قال قلت یا رسول اللہ ای اللیل اسمع قال جوف اللیل الاخر فصل ما شئت فان الصلوۃ مشہودۃ

مکتوبۃ حتی تصلی الصبح ثم اقصر حتی تطلع الشمس فترتفع قیس رمح او رمحین فانہا تطلع بین قرنی شیطان ویصلی

لہا الکفار ثم صل ما شئت فان الصلوۃ مشہودۃ مکتوبۃ حتی یعدل الرمح ظلہ ثم اقصر فان جہنم تسجر وتفتح

ابوابہا فاذا زاغت الشمس فصل ما شئت فان الصلوۃ مشہودۃ حتی تصلی العصر ثم اقصر حتی تغرب الشمس فانہا

تغرب بین قرنی شیطان ویصلی لہا الکفار وقص حدیثا طویلا قال العباس ہکذا حدثنی ابو سلام عن ابی امامۃ

الا ان اخطئ شیئا لا اریدہ فاستغفر اللہ واتوب الیہ ترجمہ عمرو بن عبسہ سلمی سے روایت ہی مین نے کہا یا رسول اللہ

رات کے کون سے حصے مین دعا جلدی قبول ہوتی ہی آپ نے فرمایا اخیر حصے مین اسوقت جتنے چاہے تو نماز پڑہ کیونکہ

نماز مین فرشتے حاضر ہوتے ہین لکہتے جاتے ہین فجر کی نماز تک پہر ٹہر جا آفتاب کے طلوع تک جبتک آفتاب ایک برچہی یا دو برچہی برابر اونچا

ہو کیونکہ آفتاب شیطان کی دو چوٹیون کے بیچ مین نکلتا ہی اور آفتاب پرست اوسوقت اوسکی پوجا کرتے ہین پہر جتنی چاہے تو نماز پڑہ کیونکہ

نماز مین فرشتے حاضر ہوتے ہین لکہتے جاتے ہین یہانتک کہ برچہی کا سایہ اوسکے برابر ہو جاوے (نصف النہار تک) پہر ٹہر جا اسلیے کہ جہنم اوسوقت جوش

مین ہوتا ہی اور اوسکے دروازے کہل جاتے ہین جب آفتاب ڈہل جاوے پہر جتنی چاہے نماز پڑہ کیونکہ نماز مین فرشتے حاضر ہوتے ہین عصر کی نماز تک پہر

ٹہر جا آفتاب ڈوبنے تک کیونکہ آفتاب ڈوبتا ہی شیطان کی دو چوٹیون کے بیچ مین اور آفتاب پرست اوسوقت اوسکی پوجا کرتے ہین اور بیان کیا ایک

قصہ طول طویل۔ کہا عباس نے ایسے ہی حدیث بیان کی مجہسے ابو سلام نے ابو امامہ سے مگر جو بی قصد کے مجہسے بہول چوک ہو گئی ہو تو اللہ سے

اوسکی معافی چاہتا ہون اور اوسکیطرف توبہ کرتا ہون عن یسار مولی ابن عمر قال رانی ابن عمر وانا اصلی بعد طلوع الفجر فقال یا یسار

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج علینا ونحن نصلی ہذہ الصلوۃ فقال لیبلغ شاہدکم غائبکم لا تصلوا بعد

الفجر الا سجدتین ترجمہ یسار مولی ابن عمر سے روایت ہی مجہکو ابن عمر نے دیکہا نماز پڑہتے ہوئے بعد طلوع فجر کے تو کہا اے یسار رسول اللہ صلعم ہمارے پاس

آئے اور ہم یہ نماز پڑہ رہے تہے آپ نے فرمایا جو لوگ تم مین سے حاضر ہین وہ اون لوگون کو جو غیر حاضر ہین خبر کر دین جب فجر نکل آوے تو سوا دو رکعتون کے

اور کوئی نماز نہ پڑہو عن الاسود ومسروق قالا نشہد علی عائشۃ انہا قالت ما من یوم یاتی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بعد سلام پھیرتے تہے **عن** ابن ابی لیلی قال ما اخبرنا احد انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحی غیر ام

ذکرت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ اغتسل فی بیتہا وصلی ثمان رکعات فلم یرہ احد صلاہن بعد **ترجمہ**

ابن ابی لیلی سی روایت ہی ہم سی کسینی نخبین کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مین نے چاشت کی نماز پڑہتی دیکہا سوا ام ہانی کے انہون

نی بیان کیا کہ رسول اللہ نے جسدن مکہ فتح ہوا اوسدن اونکی گہر مین غسل کیا اور آٹہہ رکعتین پڑہین اوسکے بعد پہر کسی نے اونکو

اوپڑہتے نہ دیکہا **عن** عبد اللہ بن شقیق قال سالت عائشۃ ہل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحی فقالت لا

الا ان یجیئ من مغیبہ قلت ہل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرن بین السور قالت من المفصل **ترجمہ** عبد اللہ

بن شقیق سے روایت ہی مین نی پوچہا حضرت عائشہؓ سی کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑہتی تہی اونہون نی کہا نہین مگر

جب سفر سی آتی تو نماز پڑہتی مین نی کہا کیا رسول اللہ دو سورتین ملا کر پڑہتے تہے انہون نی کہا مفصل مین سے (حجرات سے اخیر تک) **عن**

عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت ما سبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحۃ الضحی قط وانی لاسبحہا وان

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیدع العمل وہو یحب ان یعمل بہ خشیۃ ان یعمل بہ الناس فیفرض علیہم **ترجمہ** حضرت

ام المومنین عائشہؓ سی روایت ہی انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی چاشت کی نماز نہین پڑہی کبہی لیکن مین پڑہتی ہون اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ایک کام کو چہوڑ دیتے اس خوف سے کہ لوگ اوسکو کرنی لگین اور وہ فرض ہوجاوے لیکن دل سی اوسکو دوست رکہتی **ف**

ان دونو حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ رسول اللہ نی چاشت کی نماز نہین پڑہی مگر مسلم نی روایت کیا عائشہؓ سی کہ رسول اللہ چاشت

کی نماز چار رکعتین اور زیادہ پڑہا کرتے تہی اور حضرت عائشہؓ سی اس باب مین مختلف اقوال منقول مین **عن** سماک قال قلت لجابر

بن سمرۃ اکنت تجالس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم کثیرا فکان لا یقوم من مصلاہ الذی صلی فیہ الغداۃ حتی

تطلع الشمس فاذا طلعت قام صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** سماک سے روایت ہی مین نے جابر بن سمرہ سی کہا کیا تم بیٹہتی تہی رسول اللہ

کی ساتہہ انہون نی کہا ہان اکثر بیٹہتا تہا آپ جسجگہہ فجر کی نماز پڑہتی وہان سی نہ اوٹہتے جبتک آفتاب نہ نکلتا جب آفتاب نکلتا تو کہڑی ہوتے

(نماز اشراق کے لیے) **ف** اختلاف ہی صلوۃ الضحی کی رکعات مین بعضون نی دو کہا ہی بعضون نی چار بعضون نی آٹہہ

یہہ سب منقول ہین رسول اللہ سی بعضون نی کہا زیادہ کی حد نہین ہی جتنی رکعتین ہوسکی پڑہی (زرقانی) الحمد للہ

تمام ہوا پارہ ساتوان سنن ابی داؤد کے بتیس پارون مین سے۔ اب شروع ہوتا ہی

پارہ آٹہوان اوسکی فضل اور الطاف پر بہروسا کرکی

وہی مددگار ہی دین مین اور دنیا مین ہی خدا اوپر

مددگار ہماری اس کتاب کے

پورا کرنی مین ہی

تم الجزء السابع ويتلوه الجزء الثامن ان شاء الله تعالى

منها الركعتان يركعهما من الضحى ترجمہ ابو ذر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب صبح ہوتی ہے تو آدمی کے ہر پور پر ایک
صدقہ لازم ہوتا ہے (صحت اور سلامتی کی شکرانی مین) پھر وہ جس سے ملے اوسکو سلام کرے تو ایک صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا ایک
صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا ایک صدقہ ہے اور راہ سے ایذا دینے والی چیز ہٹا دینا ایک صدقہ ہے اور اپنی بی بی سے جماع کرنا ایک صدقہ ہے اور ان
سب کیطرف سے دو رکعتین کافی ہین چاشت کے وقت۔ ابن منیر کی روایت مین ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ کوئی ہم مین سے اپنی شہوت
نکالتا ہے (بی بی سے جماع کرکے) تو اوسکو صدقہ کا ثواب کیونکر ملیگا آپنے فرمایا اگر وہ شہوت نکالتا حرام جگہہ مین تو اوسکو عذاب
ہوتا (پھر جب حرام مین عذاب ہے تو حلال مین ثواب بھی ہوگا عن ابی الاسود الدیلی قال بینما نحن عند ابی ذر قال
یصبح علی کل سلامی من احدکم فی کل یوم صدقة فله بکل صلوة صدقة وصیام صدقة وحج صدقة وتسبیح
صدقة وتکبیر صدقة وتحمید صدقة فعدّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من هذه الاعمال الصالحة ثم قال
یجزی احدکم من ذلك رکعتا الضحی ترجمہ ابو الاسود دیلی سے روایت ہے ہم بیٹھے ہوئے تھے ابو ذر رضی کے پاس اتنے مین اونہون نے کہا جب
صبح ہوتی ہے تو تم مین سے ہر شخص کے ہر ایک پور پر ایک صدقہ ہوتا ہے۔ پھر اوسکے لیے ہر نماز کا ایک صدقہ ہے اور ہر روزے کا ایک صدقہ اور ہر
حج کا ایک صدقہ اور ہر تسبیح کا ایک صدقہ اور ہر تکبیر کا ایک صدقہ اور ہر تحمید (الحمد للہ کا) ایک صدقہ ہے رسول اللہ نے انہین نیک اعمالکو
بیان کرکے فرمایا ان سب سے ایک چیز کافی ہے وہ دو رکعتین ہین چاشت کی عن معاذ بن انس الجهنی ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال من قعد فی مصلاه حین ینصرف من صلوة الصبح حتی یسبح رکعتی الضحی لا یقول الا خیرا
غفر له خطایاه وان کانت اکثر من زبد البحر ترجمہ معاذ بن انس جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص بیٹھا رہے اوس مقام مین جہان اوسنے (فجر کی) نماز پڑھی ہے جب سے فارغ ہو فجر کی نماز سے یہانتک کہ چاشت کے دو رکعتون
کو ادا کرے اور درمیان مین بات نہ کرے مگر بہتر تو اوسکے گناہ بخشدیے جاوینگے اگرچہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہون عن ابی امامة
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوة فی اثر صلوة لا لغو بینهما کتاب فی علیین ترجمہ ابو امامہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نماز کے بعد دوسری نماز پڑھنا اور درمیان مین بیہودہ کام نہ کرنا ایسا عمل ہے جو علیین مین
لکھا جاتا ہے ف علیین ساتوین آسمان کو کہتے ہین بعضون نے کہا وہ فرشتون کے دفتر کا نام ہے جس مین اعمال صالحہ لکھے جاتے
ہین عن نعیم بن همار قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یقول اللہ عز وجل یا ابن آدم لا تعجزنی
من اربع رکعات فی اول نهارك اکفك آخره ترجمہ نعیم بن ہمار سے روایت ہے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے تھے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے مت قضا کر چار رکعتین شروع دن مین مین تجھکو کافی ہونگا آخر دن مین ف
مراد یہ ہے کہ اگر تو شروع دن مین یعنی اشراق کیوقت چار رکعتین پڑھیگا سارے دن مین تیرا محافظ رہونگا تیرے مقاصد پورے کرونگا
عن ام هانی بنت ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح صلی سبحة الضحی ثمان رکعات یسلم من
کل رکعتین ترجمہ ام ہانی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز چاشت کی نماز کی آٹھ رکعتین پڑھین ہر دوگانہ کے

الجزء الثامن

پارہ اٹھوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب صلوٰۃ اللیل والنہار رات دن کی نماز کا بیان **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوٰۃ اللیل والنہار
مثنی مثنی **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن کی نماز دو دو رکعتین ہین **ف**
یعنی ہر دوگانہ کے بعد سلام پھیرنا چاہیے یا ہر دوگانہ کے بعد بیٹھ کر تشہد پڑھنا چاہیے۔ یہ حدیث دلیل ہے ان لوگون کی جو
کہتے ہین نفل دو دو رکعتین پڑھنا بہتر ہے رات اور دن مین **عن** المطلب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلوٰۃ مثنی
مثنی ان تشہد فی کل رکعتین ان تباءس وتمسکن وتقنع بیدیک وتقول اللھم اللھم فمن لم یفعل ذلک فہی خداج
ترجمہ مطلب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز دو دو رکعتین ہین ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھے پھر اپنی
مصیبت اور غربت ظاہر کرے اور دونو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے **ف** نماز کے اندر قنوت مین یا اور کسی وقت مین یا بعد نماز کے
ف اور کہے یا اللہ یا اللہ جس نے ایسا نہ کیا یعنی دل نہ لگایا نہ عاجزی اور غربت ظاہر کی اوسکی نماز ناقص ہے۔ سوال
ہوا ابوداؤد سے رات کی نماز دو دو رکعتین ہین کہا چاہیے دو دو رکعتین پڑھے چاہے چار چار رکعتین **باب** صلوٰۃ التسبیح
صلوٰۃ التسبیح کا بیان **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال للعباس بن عبد المطلب یا عباس
یا عماہ الا اعطیک الا امنحک الا احبوک الا افعل بک عشر خصال اذا انت فعلت ذلک غفر اللہ لک
ذنبک اولہ واخرہ قدیمہ وحدیثہ خطاءہ وعمدہ صغیرہ وکبیرہ سرہ وعلانیتہ عشر خصال ان تصلی
اربع رکعات تقرأ فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب وسورۃ فاذا فرغت من القراءۃ فی اول رکعۃ وانت قائم قلت
سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر خمس عشرۃ مرۃ ثم ترکع فتقولہا وانت راکع عشرا ثم ترفع
راسک من الرکوع فتقولہا عشرا ثم تہوی ساجدا فتقولہا عشرا ثم ترفع راسک فتقولہا عشرا فذلک خمس و
سبعون فی کل رکعۃ تفعل ذلک فی اربع رکعات ان استطعت ان تصلیہا فی کل یوم مرۃ فافعل فان لم
تفعل ففی کل جمعۃ مرۃ فان لم تفعل ففی کل شہر مرۃ فان لم تفعل ففی کل سنۃ مرۃ فان لم تفعل ففی
عمرک مرۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ
عباس چچا میرے کیا مین نہ دون تمکو نہ دون تمکو نہ بھلائی پہونچاؤن تمکو نہ سکہاؤن تمکو دس باتین جب تم ان کو کرو تو بخشدیوے
اللہ گناہ تمہارے اگلے اور پچھلے پرانے اور نئے بھولے چوکے اور جانے بوجھے چھوٹے اور بڑے چھپے اور کھلے دس باتین ہین **ف**
دس باتون سے مراد دس بار تسبیح کہنی ہے سوا قیام کے کہ اوس مین پندرہ بار کہتے ہین بعضون نے کہا دس باتون سے مراد یہ ہے اول رکعت چار
پڑھنی دوسرے فاتحہ پڑھنی تیسرے سورۃ پڑھنی چوتھے پندرہ بار تسبیحات کہنی قیام مین پانچوین دس بار رکوع مین چھٹے

فہرست پارہ ہفتم سنن ابو داود علیہ الرحمۃ

تمت

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يطيل القراءة في الركعتين بعد المغرب حتى يتفرق اهل المسجد ترجمہ ابن
عباس سے روایت ہے رسول اللہ مغرب کے دو رکعت سنت میں قراءت کو طول کرتے یہانتک کہ مسجد والے متفرق ہو جاتے یعنی چلے جاتے تھے باب
الصلوٰة بعد العشاء عشا کی سنتوں کا بیان عن شريح بن هانی عن عائشة قال سألتها عن صلوٰة رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقالت ما صلى رسول الله صلعم العشاء قط فدخل على الا صلى اربع ركعات او ست ركعات ولقد مطرنا
مرة بالليل فطرحنا له نطعا فكأني انظر الى ثقب فيه ينبع الماء منه وما رأيته متقيا الارض بشيء من ثيابه قط
ترجمہ شریح بن ہانی سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے نماز کو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کبھی عشا پڑھ کر میرے پاس نہیں آئے مگر انہوں نے چار رکعتیں یا چھ رکعتیں پڑھیں اور ایکبار رات کو پانی برسا ہم نے ایک چمڑا
ڈال دیا گویا میں اب دیکھ رہی ہوں وہ میں ایک سوراخ ہی پانی نکلتا ہے اور میں نے کبھی آپکو نہیں دیکھا کہ زمین کو مٹی سے بچاتی ہو کر

ابواب قيام الليل

شب بیداری اور تہجد کا بیان

ف اوائل اسلام میں رسول اللہ اور صحابہ کرام پر رات کو عبادت اور شب بیداری کرنا فرض ہوا کم سے کم تہائی رات اور زیادہ سے
زیادہ دو تہائی رات تک نماز پڑھنا اور عبادت کرنا فرض تھا پھر ان لوگوں کو آدھی تہائی دو تہائی رات کا مقدار معلوم نہ
ہوتا تو شام سے صبح تک نماز میں کھڑے رہتے یہانتک کہ پاؤں ان کے سوج گئے اسوقت اللہ جل جلالہ کو رحم آیا اور یہ تکلیف اٹھا دی یا
فاقرؤا ما تيسر من القرآن پڑھو جتنا آسانی سے ہو سکے قرآن کو۔ اب بعض لوگ کہتے ہیں کہ فرضیت قیام اللیل کی رسول اللہ اور صحابہ
سب سے اٹھ گئی بعض کہتے ہیں صحابہ پر سے جاتی رہی اور آپ پر فرضیت باقی رہی اسی واسطے آپ نے کبھی شب بیداری اور تہجد
گزاری نہ چھوڑی باب نسخ قيام الليل تہجد کے فرضیت منسوخ ہونیکا بیان عن ابن عباس قال في المزمل قم
الليل الا قليلا نصفه نسختها الآية التي فيها علم ان لن تحصوه فتاب عليكم فاقرؤا ما تيسر من القرآن ناشئة
الليل اوله وكانت صلوتهم لاول الليل يقول هو اجدر ان تحصوا ما فرض الله عليكم من قيام الليل وذلك
ان الانسان اذا نام لم يدر متى يستيقظ وقوله اقوم قيلا هو اجدر ان يفقه في القرآن وقوله ان لك
في النهار سبحا طويلا يقول فراغا طويلا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے سورہ مزمل میں
قم الليل الا قليلا کہا رات کو مگر تھوڑی رات اس آیت کو منسوخ کیا علم ان لن تحصوه فتاب عليكم فاقرؤا ما تيسر من القرآن نے
یہ آیت بھی اوسی سورت کی آخر میں ہے معنے اسکے یہ ہیں وس نے جانا تم اوسکو پورا نہ کر سکو گے پھر تمہیں معاف کیا سو پڑھو جتنا
آسان ہو قرآن) اور یہ جو فرمایا ان ناشئة الليل هي اشد وطأ واقوم قيلا بیشک ناشئہ یعنی اول شب میں نماز پڑھنا سخت
روندنا ہے یعنی زیادہ لائق ہے اسبات کے واسطے کہ تم پورا کرو اوسکو جو تم پر فرض ہو اول رات کو اوٹھنا اور نماز پڑھنا ف اس لیے
کہ اول شب میں انسان جاگتا رہتا ہے ضرور بالضرور فرض کو ادا کر سکتا ہے برخلاف پچھلی رات کی یا آخر رات کے اوس میں احتمال ہے کہ

دس بار جب رکوع سے سر اوٹھاوی تسا تو ین دس بار پہلے سجدے مین آٹھوین دس بار جب سجدہ سے اوٹھکر بیٹھے تو ین دس بار دوسرے سجدے مین دسوین دس بار جب دوسرے سجدے سے اوٹھکر بیٹھے جلسۂ استراحت مین **ت** تو چار رکعتین پڑھے ہر رکعت مین سورہ فاتحہ اور ایک سورت پڑھے **ف** ابن عباس سے منقول ہی کہ الہٰکم التکاثر اور والعصر اور کافرون اور اخلاص ہی اور ایک روایت مین اذا زلزلت اور والعادیات اور اذا جاء اور اخلاص آیا ہی **ت** جب قرأت سے فارغ ہو پہلی رکعت مین یعنی فاتحہ اور سورت پڑھ چکیا تو کھڑے کھڑے کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار پھر رکوع مین دس بار کہے پھر سر اوٹھاکر رکوع سے دس بار کہے پھر سجدے مین جاکر دس بار کہے پھر سجدے سے سر اوٹھاکر دس بار کہے پھر سجدے مین جاکر دس بار کہے پھر سجدے سے سر اوٹھاکر دس بار کہے تو ہر رکعت مین پچہتر بار ہوا ہوا ایسا ہی کر چار رکعتوں مین **ف** تین سو بار کہے **ت** اگر تجھسے ہوسکے تو ہر روز ایک بار نماز پڑھا کر اگر یہ نہ ہوسکے تو ہر جمعے مین ایک بار پڑھا کر اگر یہ نہ ہوسکے تو ہر مہینے مین ایک بار پڑھا کر اگر یہ نہ ہوسکے تو ہر سال مین ایک بار پڑھا کر اگر یہ نہ ہوسکے تو عمر بھر مین ایکبار پڑھ **ف** سکوت کیا اس حدیث سے ابو داؤد اور منذری نے اور حسن کہا اسکو بعضے ائمہ حدیث نے اور نقل کیا اوسکو بخاری نے کتاب القراءۃ خلف الامام مین اور مبالغہ کیا ابن جوزی نے جو اس حدیث کو موضوع کہا اور بیان کیا کہ موسیٰ بن عبد العزیز کی توثیق کے

ابن معین اور نسائی نے اور روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ اور ابن خزیمہ اور حاکم اور بیہقی وغیرہم نے **عن** ابی الجوزاء حدثنی رجل

کانت لہ صحبۃ یرون انہ عبد اللہ بن عمرو قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ائتنی غدا احبوک واثیبک واعطیک

حتی ظننت انہ یعطینی عطیۃ قال اذا زال النہار فقم فصل اربع رکعات فذکر نحوہ قال ثم ترفع راسک یعنی من السجدۃ

الثانیۃ فاستو جالسا ولا تقم حتی تسبح عشرا وتحمد عشرا وتکبر عشرا وتہلل عشرا ثم تصنع ذلک فی الاربع رکعات قال

فانک لو کنت اعظم اہل الارض ذنبا غفرلک بذلک قال قلت فان لم استطع ان اصلیہا تلک الساعۃ قال صلہا

من اللیل والنہار **ترجمہ** ابو الجوزاء سے روایت ہی مجھسے حدیث بیان کی اوس شخص نے جسکو صحبت تہی رسول اللہ صلعم کی لوگ گمان کرتے ہین کہ وہ عبد اللہ بن عمرو تھے کہا اوس شخص نے فرمایا مجھسے رسول اللہ صلعم نے تو کل میرے پاس آ مین تجھے دونگا عنایت کرونگا مرحمت کرونگا یہانتک کہ مین سمجھا آپ مجھے کچھ مال دینگے (جب مین کل آیا) آپ نے فرمایا جسوقت آفتاب ڈہل جاوے تو کھڑا ہو اور چار رکعتین پڑھ پھر ویسا ہی بیان کیا جیسے اوپر گذرا اتنا اسمین بھی ہی کہ جب سر اوٹھا دوسرے سجدے سے تو سیدہا بیٹھا رہ اور مت کھڑا ہو یہانتک کہ دس بار تسبیح اور دس بار تحمید اور دس بار تکبیر اور دس بار تہلیل کہہ لے پھر ایسا ہی چارون رکعتون مین کر اگر تو جتنے آدمی زمین مین ہین سب سے گناہون مین زیادہ ہوگا تو بھی بخشا جاویگا اس نماز کی سبب سے مین نے کہا اگر مین اوسوقت (یعنی آفتاب ڈہلے پر) اس نماز کو نہ پڑہ سکون آپ نے فرمایا رات دن مین کبھی پڑھ لے

باب رکعتی المغرب این تصلیان مغرب کے بعد دو رکعت سنت کو کہان پڑھنا چاہیے **عن**

کعب بن عجرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی مسجد بنی عبد الاشہل فصلی فیہ المغرب فلما قضوا صلوتہم راٰہم

یسبحون بعدہا فقال ہذہ صلوۃ البیوت **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہی رسول اللہ بنی عبد الاشہل کے مسجد مین آئے

وہان آکر مغرب کی نماز پڑہی جب نماز پڑھ چکے تو لوگونکو دیکھا نفل پڑھ رہے ہین آپنے فرمایا یہ تو نماز گہرونکی ہی **عن** ابن عباس قال

[illegible] ابن جوزی [illegible] موسی بن عبد العزیز [illegible]

علیہ سلم ان النبی صلی اللہ علیہ سلم قال اذا نعس احدکم فی الصلوٰۃ فلیرقد حتی یذہب عنہ النوم فان احدکم اذا
صلی وھو ناعس لعلہ یذہب یستغفر فیسب نفسہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اونگھنے
لگے نماز میں تو سو رہے یہانتک کہ اوسکی نیند بہر جاوے کیونکہ اگر اونگھنے میں نماز پڑھیگا تو شاید وہ استغفار کرنے لگے اور زبان سے بددعا
نکلے اپنے واسطے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم من اللیل فاستعجم القرآن علی
لسانہ فلم یدر ما یقول فلیضطجع **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں سے
رات کو کھڑا ہو (نماز کے لیے) پھر قرآن اوسکی زبان پر لڑکھڑانے لگے اور سمجھ میں نہ آوے جو کہتا ہے تو چاہیے کہ سو رہے **ف** جب آدمی
پڑھتے پڑھتے تھک جاتا ہے اور نیند آنے لگتی ہے تو کلام اللہ پر زبان نہیں چلتی اٹک اٹک کر کچھ کا کچھ زبان سے نکلتا ہے ایسی حالت میں نماز
ضرور نہیں سو جانا چاہیے **عن** انس قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسجد وحبل ممدود بین ساریتین فقال
ما ھذا الحبل فقیل یا رسول اللہ ھذہ حمنۃ ابنۃ جحش تصلی فاذا اعیت تعلقت بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لتصل ما اطاقت فاذا اعیت فلتجلس قال زیاد فقال ما ھذا قالوا لزینب تصلی فاذا کسلت او فترت
امسکت بہ فقال حلوہ فقال لیصل احدکم نشاطہ فاذا کسل او فتر فلیقعد **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے دیکھا تو ایک رسی بندھی ہوئی ہے دو ستونوں کے بیچ میں پوچھا یہ کیوں لوگوں نے کہا
یا رسول اللہ یہ رسی حمنہ بنت جحش کی ہے وہ نماز پڑھا کرتی ہیں جب تھک جاتی ہیں تو اس رسی سے ٹک جاتی ہیں (یا بیٹھ کر نہیں
پڑھتیں) رسول اللہ صلعم نے فرمایا جتنی طاقت ہو وہاں تک نماز پڑھے جب تھک جاوے تو بیٹھ جاوے - زیاد کی روایت میں ہے کہ آپ نے
پوچھا یہ رسی کیسی لوگوں نے کہا زینب کی ہے وہ نماز پڑھا کرتی ہیں جب سست ہو جاتی ہیں یا تھک جاتی ہیں تو اوسکو تھام لیتی ہیں آپ
نے فرمایا اسکو کھول ڈالو ہر ایک تم میں سے جہاں تک خوشی سے جی لگے نماز پڑھے جب سست ہووے یا تھک جاوے تو بیٹھ جاوے **باب**
من نام عن حزبہ جس شخص کا وظیفہ ناغہ ہو جاوے وہ کیا کرے **عن** عمر بن الخطاب یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من نام عن حزبہ او عن شیء منہ فقرأہ ما بین صلوٰۃ الفجر وصلوٰۃ الظہر کتب لہ کانما قرأہ من اللیل **ترجمہ** حضرت عمر سے روایت
ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص اپنا وظیفہ یا ورد نہ پڑھ کر سو جاوے پھر صبح کو اوٹھ کر اسکو فجر اور ظہر کے درمیان میں پڑھ لیوے
تو ویسا ہی لکھا جاویگا گویا اوسنے رات کو پڑھا **باب** من نوی القیام فنام جس شخص کے نیت اوٹھنے کی تھی پھر اوٹھ
نہ سکا اسکو ثواب کا بیان **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من امرئ تکون لہ صلوٰۃ بلیل یغلبہ علیہا
نوم الا کتب لہ اجر صلوتہ وکان نومہ علیہ صدقۃ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کوئی
آدمی ایسا نہیں ہے جو رات کو نماز پڑھا کرتا ہو پھر ایک رات اوس پر نیند غالب ہو جاوے (اور اوٹھ نہ سکے) مگر اوسکو اسکی نماز کا ثواب
لکھا جاویگا اور سونا ایک صدقہ ہوگا **باب** ای اللیل افضل رات کا کونسا حصہ عبادت کے لیے افضل ہے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ قال ینزل ربنا عز وجل کل لیلۃ الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر فیقول من یدعونی فاستجیب لہ

[illegible] تعالی سے وسلم صحابہ اول شب سے نماز پڑہنا شروع کرتے **ف** اور اقوم قیلا سے یہ مراد ہی کہ رات کا وقت بہت اچہا ہی
کلام اللہ سمجہنے کے لیے کیونکہ اوسوقت غل شور نہیں ہوتا دل لگتا ہی قرآن کا مطلب بخوبی سمجہہ مین آتا ہی اور یہ جو کہا ان لک
فی النہار سبحا طویلا اسکے معنے یہ ہین کہ دنکو تجہے بڑی فرصت اور فراغت ہوتی دنیا کے کام کاج کیواسطے رات کو عبادت
مین صرف کیا کر **عن** ابن عباس قال لما نزلت اول المزمل کانوا یقومون نحوا من قیامہم فی شہر رمضان حتی نزل
اخرہا وکان بین اولہا واخرہا سنۃ **ترجمہ** عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہی جب سورہ مزمل کا شروع اترا لوگ رات
کو کھڑے ہوتے جتنا رمضان مین کھڑے رہتے ہین یہانتک کہ اوسکا آخر اوترا اس درمیان مین ایک برس کا فاصلہ ہوا **باب**
قیام اللیل شب بیداری اور تہجد گزاری کا بیان **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یعقد الشیطان
علی قافیۃ راس احدکم اذا ہو نام ثلث عقد یضرب مکان کل عقدۃ علیک لیل طویل فارقد فان استیقظ
فذکر اللہ انحلت عقدۃ فان توضأ انحلت عقدۃ فان صلی انحلت عقدۃ فاصبح نشیطا طیب النفس والا اصبح
خبیث النفس کسلان **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان تمہارے ایک کے گدی پر جب
وہ سوجاتا ہی تین گرہین لگاتا ہے **ف** یہہ تشبیہ ہی جادو کی گرہون سے یا حقیقۃ ایسا ہی ہوت **ف** ہر گرہ پر یہ بات جما دیتا ہے
ابہی بڑی رات پڑی ہی سو تا رہ پہر اگر وہ شخص جاگا اور جاگتے وقت اللہ جل جلالہ کا نام لیا ایک گرہ کہل جاتی ہی پہر اگر وضو کیا تو دوسری گرہ
کہلجاتی ہی پہر اگر نماز پڑہی تو تیسری گرہ کہل جاتی ہی جب صبح ہوتی ہی تو خوش خرم پاک نفس رہتا ہی ورنہ بد نفس مجہول رہتا ہی **عن** عبد اللہ
بن ابی قیس یقول قالت عائشۃ لا تدع قیام اللیل فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدعہ وکان اذا مرض او کسل
صلی قاعدا **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی قیس سے روایت ہی حضرت عائشہ نے کہا مت چہوڑ رات کی نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اوسکو نہین چہوڑتے تہے جب بیمار ہوجاتے یا سست ہوتے تو بیٹہکر پڑہتے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رحم اللہ رجلا قام من اللیل فصلی وایقظ امرأتہ فان ابت نضح فی وجہہا الماء رحم اللہ امرأۃ قامت من اللیل
فصلت وایقظت زوجہا فان ابی نضحت فی وجہہ الماء **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
رحم کرے اللہ اوس مرد پر جو رات کو اوٹہے اور نماز پڑہے اور اپنی عورت کو جگادے اگر وہ نہ اوٹہے تو اوسکے منہہ پر پانی چہڑک دے رحم کرے اللہ
اوس عورت پر جو رات کو اوٹہے اور نماز پڑہے اور اپنے خاوند کو جگاوے اگر وہ نہ اوٹہے تو اوسکے منہہ پر پانی چہڑک دے **ف** کیونکہ پانی
چہڑکنے سے آنکہہ کہل جاوے گی تو نماز پڑہے گا ثواب پاویگا **عن** ابی سعید وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا ایقظ الرجل اہلہ من اللیل فصلیا او صلی رکعتین جمیعا کتبا فی الذاکرین والذاکرات **ترجمہ** ابو سعید
اور ابو ہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی مرد اپنی عورت کو جگادے رات کو پہر دونو نماز پڑہین تو مرد لکہا
جاویگا اور عورت ذاکرات مین سے کلام اللہ مین ذاکرین اور ذاکرات کی شان مین فرمایا اعد لہم مغفرۃ واجرا عظیما ہوگی
واسطے بخشش ہی اور بڑا بدلا ہی **باب** النعاس فی الصلوۃ نماز مین اونگہنے لگے تو کیا کرے **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ

پیش آتا تو نماز پڑہنے لگتے **ف** تاکہ نماز کی برکت سے وہ رنج رفع ہوجاوے اور تکلیف دفع ہوجاوے تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کوئی سخت
مصیبت آدمی کو لاحق ہو تو نماز شروع کردے اللہ جل جلالہٗ اپنے فضل سے رحم فرماویگا **عن** ربیعۃ بن کعب الاسلمی یقول کنت ابیت مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اٰتیہ بوضوئہ وبحاجتہ فقال سلنی فقلت مرافقتک فی الجنۃ قال او غیر ذلک قلت ھو
ذاک قال فاعنی علی نفسک بکثرۃ السجود **ترجمہ** ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت ہے کہ تہے میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ رات کرتا
انکے واسطے وضو کا پانی لایا کرتا اور حاجت کیواسطے ایکبار آپنے فرمایا مانگ مجھ سے کیا مانگتا ہے میں نے کہا آپ کا ساتھ چاہتا ہوں
جنت میں آپنے فرمایا اور کچھ سوا اسکے میں نے کہا بس یہی آپ نے فرمایا تو مجھے مدد کر میری اپنے واسطے سجدے بہت کر کے **ف**
یعنی ہر چند میں تیرے لیے سفارش کرونگا اور اپنے ساتھ جنت میں رکھنے کیواسطے کوشش کرونگا مگر عبادت ضرور ہے سجدے بہت کیا کر

عن انس بن مالک فی ھذہ الاٰیۃ تتجافی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا وطمعا ومما رزقناھم
ینفقون قال کانوا یتیقظون ما بین المغرب والعشاء یصلون قال وکان الحسن یقول قیام اللیل **ترجمہ** انس
بن مالک سے روایت ہے یہ جو اللہ جل جلالہٗ نے فرمایا جدا رہتی ہیں کروٹیں انکی بچھونوں سے رجاگتے رہتے ہیں) پکارتے ہیں اپنے پروردگار
کو ڈرتی ہوئی امید کرتی ہوئی مراد یہ ہے وہ لوگ جاگتے تہے مغرب اور عشا کے درمیان نماز پڑہتے تہے اور حسن کہتے تہے تہجد مراد ہے **عن**
انس فی قولہ کانوا قلیلا من اللیل ما یھجعون قال کانوا یصلون فیما بین المغرب والعشاء زاد فی حدیث یحیی
وکذالک تتجافی جنوبھم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے یہ جو اللہ جل جلالہٗ نے فرمایا کانوا قلیلا من اللیل ما یھجعون
تہوڑی رات سویا کرتی تہے مراد یہ ہے کہ مغرب اور عشا کے درمیان میں نماز پڑہا کرتی تہی۔ یحیی کی روایت میں ہے ایسا ہی تتجافی جنوبھم
سے بھی مقصود ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم من اللیل فلیصل رکعتین
خفیفتین **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے رات کو اوٹھے تو پہلے دو رکعتیں ہلکے
ہلکی پڑہے **ف** شاید تحیۃ الوضو مراد ہے پھر تہجد شروع کرے دوسری روایت میں ہے ثم لیطول بعد ما شاء پھر جتنا چاہے
طول کرے بعد اسکے **عن** عبد اللہ بن حبشی الخثعمی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل ای الاعمال افضل قال طول القیام
ترجمہ عبد اللہ بن حبشی سے روایت ہے رسول اللہ سے سوال ہوا کونسا عمل افضل ہے آپنے فرمایا دیر تک کہڑا رہنا نماز میں **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طول قیام کثرت سجود سے بہتر ہے بہت سی رکعتیں پڑہنے سے یہ افضل ہے کہ دو رکعتیں پڑہے پر ان میں
لمبی لمبی سورتیں پڑہے دیر تک کہڑا رہے بعضوں کے نزدیک کثرت سجود افضل ہے **باب** صلوۃ اللیل مثنی مثنی رات کی نماز
دو دو رکعتیں ہیں **عن** عبد اللہ بن عمر ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوۃ اللیل فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ اللیل مثنی مثنی فاذا خشی احدکم الصبح صلی رکعۃ واحدۃ توتر لہ ما قد صلی
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے سوال کیا رسول اللہ صلعم سے رات کی نماز کا آپنے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب
تم میں سے کسیکو خوف ہو فجر ہوجانے کا تو ایک رکعت پڑہ لے وہ سب نماز کو طاق کر دیگی **ف** اگرچہ اس میں کسیکا اختلاف نہیں ہے کہ اتنا

يسالني فاعطيه من يستغفرني فاغفرله ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوترتا ہے پروردگار ہمارا (عرش سے) آسمان دنیا پر جب اخیر کی تہائی رات باقی رہ جاتی ہے پھر فرماتا ہے کون شخص دعا کرتا ہے مجھ سے میں دعا اوسکی قبول کرون کون شخص مانگتا ہے مجھ سے میں اوسکو دون کون شخص معافی چاہتا ہے مجھ سے میں معاف کرون اوسکی گناہون کو **ف** اہل سنت اور جماعت محققین یعنی اہل حدیث جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے طریق پر ہین وہ کہتے ہین کہ اس قسم کی حدیثین یا آیتین جنمین پروردگار جل جلالہ کے صفات مذکور ہین جیسے اوترنا چڑھنا ہنسنا تعجب کرنا دیکھنا سننا عرش پر بیٹھنا کرسی پر بیٹھنا یہ سب اپنے ظاہر پر محمول ہین مگر مشابہ نہین ہین مخلوق کی صفات کے جیسے ذات پروردگار کی مشابہ نہین ہے مخلوق کے ذات سے اور تاویل کرنا ان نصوص بعیدہ کی احتمالات بعیدہ سے قرین احتیاط نہین ہے بلکہ خوف ہے گمراہی و خرابی کا جیسے اس حدیث کی بعضون نے یہ تاویل کی ہے کہ پروردگار کی رحمت اوترتی ہے یا اوسکا حکم اوترتا ہے حالانکہ یہ تاویل محض غلط ہے کسی طور سے حدیث کے الفاظ پر جم نہین سکتی کیونکہ اگر رحمت اوترتی یا امر اوترتا تو وہ یہہ کیسے کہتا کہ جو مجھ سے دعا کرے گا مین قبول کرونگا جو مانگے گا مین دونگا جو استغفار کریگا مغفرت کرونگا یہ تو خاص شان کبریائی ہے دوسری یہہ کہ رحمت اوسکی ہر جگہہ موجود ہے فرماتا ہے ورحمتی وسعت کل شئ پر تو خاص تہائی رات پر اوترنے کے کیا معنی تیسری یہ کہ رحمت اگر اوتر کر آسمان دنیا تک رہ گئی تو ہمکو اوس مین کیا فائدہ ہوا اگر ہم تک پہنچے تو البتہ کچھ نفع ہوتا آخر جن لوگون سے یہ منقول ہین کہ ان نصوص کو معانی ظاہرہ پر حمل کرنا چاہیے مراد اون کی معانی ظاہرہ سے وہ معانی ہین جو متعارف ہین مخلوقات مین یعنی مخلوق کی صفات ہین نہ ظاہر معنی لغوی چنانچہ نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے وان ظاهرها المتعارف في حقنا غير مراد یعنی انکا معنی ظاہری جو ہم لوگون مین مشہور ہے مراد نہین ہے۔ آدمی کو چاہیے کہ ایسے مقامون مین خوف فکر اور تامل سے سچی راہ پر چلا رہے اور گمراہ کرنیوالون کے پیچھے مین نہ پہنسے کیونکہ یہ مقامات بہت نازک ہین بڑے بڑے مولویون اور ملاؤن کو اسمین دہوکا ہو گیا ہے اور معتزلہ اور جہمیہ کے پیرو ہو گئے ہین وما علينا الا البلاغ اگر اس حدیث کے پوری تفصیل اور شرح کسی کو دیکھنی منظور ہو تو کتاب النزول شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے ملاحظہ فرماوے

باب وقت قيام النبي صلى الله عليه وسلم من الليل

عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليوقظه الله عز وجل بالليل فما يجيء السحر حتى يفرغ من حزبه **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جل جلالہ جگا دیتا رات کو پھر صبح نہوتی کہ آپ اپنے وظیفے سے فارغ ہو جاتے **عن** مسروق قال سألت عائشة عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت لها اي حين كان يصلي قالت كان اذا سمع الصارخ قام فصلى **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ کسوقت نماز پڑھتے تھے اونہون نے کہا جب مرغ بولنے کی آواز سنتے تو کھڑے ہو کر نماز شروع کرتے **عن** عائشة قالت ما الفاه السحر عندي الا نائما تعني النبي صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب میرے پاس سے تو صبح کو سوتے ہوتے تھے **ف** آپ تہجد پڑھ کر آرام فرماتے تھے پھر جب صبح ہوتی اوٹھکر نماز کو جاتے تھے **عن** حذيفة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا حزبه امر صلى **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم کو جب کوئی حادثہ

من الليل فقرأ فرفع صوته بالقرآن فلما اصبح قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يرحم الله فلانا كاين
آية اذكرنيها الليلة كنت قد اسقطتها **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک شخص رات کو اٹھا اور اوس نے پکار کر
قرآن پڑھا جب صبح ہوئی رسول اللہ نے فرمایا رحم کرے اللہ اوس پر کئی آیتیں اوس نے مجھے رات کو یاد دلادیں جنکو مین بھول چلا
تھا **عن** ابی سعید قال اعتکف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فسمعہم یجہرون بالقراءۃ فکشف
الستر وقال الا ان کلکم مناج ربه فلا یوذین بعضکم بعضا ولا یرفع بعضکم علی بعض فی القراءۃ او
قال فی الصلوۃ **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ نے اعتکاف کیا مسجد مین آپ نے لوگونکو سنا پکار کر پڑھتے ہوئے تو پردہ
اوٹھا کر فرمایا اے لوگو تم مین سے ہر ایک اپنے پروردگار کو پکارتا ہے تو کوئی دوسرے کو ایذا نہ دے نہ اپنی آواز دوسرے پر بلند کرے نماز مین یا قرات
مین **عن** عقبۃ بن عامر الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجاہر بالقرآن کالجاہر بالصدقۃ والمسر بالقرآن کالمسر
بالصدقۃ **ترجمہ** عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ نے پکار کر قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے لوگونکے سامنے خیرات
کرنے والا اور آہستہ قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے چھپکے سے خیرات کرنیوالا **ف** تو صدقہ سری کا ثواب زیادہ ہے اسی طرح قرات سری کا
باب فی صلوۃ اللیل تہجد کی رکعتونکا بیان **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل عشر
رکعات ویوتر بسجدۃ ویسجد سجدتی الفجر فذلک ثلاث عشرۃ رکعۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
رات کو دس رکعتین پڑھتے تھے اور وتر کی ایک رکعت اور دو فجر کے سنتین یہ تیرہ رکعت پڑھتے تھے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی من اللیل احدی عشرۃ رکعۃ یوتر منہا بواحدۃ فاذا فرغ منہا
اضطجع علی شقہ الایمن **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ رات کو گیارہ رکعتین پڑھتے تھے ایک رکعت
اون مین وتر کی ہوتے جب فارغ ہوتے اون سے تو داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یصلی فیما بین ان یفرغ من صلوۃ العشاء الی ان ینصدع الفجر احدی عشرۃ رکعۃ یسلم من کل ثنتین
ویوتر بواحدۃ ویمکث فی سجودہ قدر ما یقرأ احدکم خمسین آیۃ قبل ان یرفع راسہ فاذا سکت المؤذن
بالاولی من صلوۃ الفجر قام فرکع رکعتین خفیفتین ثم اضطجع علی شقہ الایمن حتی یاتیہ المؤذن **ترجمہ** حضرت
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز سے فارغ ہوکر صبح صادق تک گیارہ رکعتین پڑھتے تھے ہر دو رکعت کے بعد
سلام پھیرتے اور ایک رکعت وتر کی پڑھتے اور سجدے مین اتنا ٹھہرتے جتنی دیر مین کوئی تم مین سے پچاس آیتین پڑھے جب موذن فجر کی
اذان سے فارغ ہوتا تو آپ کھڑے ہوتے اور دو رکعتین ہلکے پھلکے پڑھتے پھر داہنی کروٹ پر لیٹتے یہانتک کہ موذن بلانیکو آتا
عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل ثلث عشرۃ رکعۃ یوتر منہا بخمس لا یجلس فی
شیء من الخمس حتی یجلس فی الاخرۃ فیسلم **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ رات کو تیرہ رکعتین پڑھتے تھے
پانچ اون مین سے وتر کی ہوتین نہ بیٹھتے اون مین مگر اخیر مین پھر سلام پھیرتے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

دن مین نوافل کے دو دو رکعتین اور چار چار رکعتین پڑھ سکتا ہی مگر اختلاف اس مین ہی کہ افضل کیا ہی شافعی کے نزدیک رات اور
دن مین دو دو رکعتین پڑھنا بہتر ہی اور ابو حنیفہ کے نزدیک رات دن مین چار چار رکعتین پڑھنا بہتر ہی اور محمد بن الحسن اور یعقوب کے
نزدیک رات کو دو دو رکعتین اور دن کو چار چار رکعتین پڑھنا بہتر ہی۔ دلائل ہر ایک کے موجود ہین پر پہلے شافعی مذہب کو ترجیح
ہی پھر صاحبین کے پھر ابو حنیفہ کے واللہ اعلم **باب** رفع الصوت بالقراءۃ فی صلوۃ اللیل تہجد مین قرات پکار کر
پڑھنی کا بیان **عن** ابن عباس قال کانت قراۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی قدر ما یسمعہ من فی الحجرۃ وھو
فی البیت **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسطرح قرات کرتی حجری مین کہ باہر والے کو آواز
سنائی دیتی **عن** ابی ھریرۃ انہ قال کانت قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل یرفع طورا ویخفض
طورا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کبھی بلند آواز سی قرات کرتی کبھی پست آواز **عن** ابی قتادۃ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج لیلۃ فاذا ھو بابی بکر یصلی یخفض من صوتہ قال ومر بعمر بن الخطاب وھو
یصلی رافعا صوتہ قال فلما اجتمعا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر مررت
بک وانت تصلی تخفض صوتک قال قد اسمعت من ناجیت یا رسول اللہ قال وقال لعمر مررت بک وانت تصلی
رافعا صوتک قال فقال یا رسول اللہ اوقظ الوسنان واطرد الشیطان زاد الحسن فی حدیثہ فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر ارفع من صوتک شیئا وقال لعمر اخفض من صوتک شیئا **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت
ہی رسول اللہ صلعم ایک شب کو نکلی انہون نی ابو بکر رض کو دیکھا جیکہ چپکی نماز پڑہ رہی ہین اور عمر کو دیکھا بلند آواز سی قرات کر
رہی ہین جب دونون ابو بکر و عمر رض رسول اللہ صلعم پاس آئے آپ نی پوچھا ای ابو بکر مین جو تمہاری پاس گیا تو دیکھا تم چپکی چپکی نماز پڑہ
رہی تہے انہونے کہا یا رسول اللہ مین اوسکو سناتا تہا جو کانا پہوسی بھی سن لیتا ہی (یعنی خداوند کریم کو) پھر آپنے فرمایا ای
عمر مین جو تمہاری پاس گیا تو دیکھا کہ تم بلند آواز سی پڑہ رہی تھی انہونے کہا یا رسول اللہ مین سوتے کو جگاتا تہا اور شیطان کو
بھگاتا تہا (یعنی پکار کر پڑہنی سی یہ غرض تہی کہ جو لوگ سوتے ہین نماز کو نہین اوٹہے وہ بھی آواز سنکر چونک جاوین) حسن کی روایت
مین اتنا زیادہ ہی رسول اللہ نی فرمایا ای ابو بکر تم اپنی آواز تہوڑی بلند کرو اور ای عمر تم اپنی آواز تہوڑی پست کرو **ف** کیونکہ
اللہ جل جلالہ نی فرمایا ولا تجہر بصلوتک ولا تخافت بہا وابتغ بین ذلک سبیلا نہ پکار کر پڑہ نماز اپنی نہ بالکل چپکے بڑہ بیچ کی راہ
اختیار کر دوسری روایت مین ہی **عن** ابی ھریرۃ بہذہ القصۃ لم یذکر فقال لابی بکر ارفع شیئا ولا لعمر اخفض
شیئا زاد وقد سمعتک یا بلال وانت تقرا من ھذہ السورۃ ومن ھذہ السورۃ قال کلام طیب یجمعہ اللہ
بعضہ الی بعض فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلکم قد اصاب نہ آپنے ابو بکر سی آواز بلند کرنیکو کہا نہ عمر سے آواز پست کرنیکو
کہا بلکہ بلال سے آپ نی فرمایا مین نے سنا تم تہوڑا اس سورت مین سی پڑہتی تھی اور تہوڑا اوس سورت مین سی انہونے کہا یا رسول
اللہ یہ کلام سب کا سب پاکیزہ ہی اللہ ایک کو دوسری سی ملاتا ہی آپنے فرمایا تم سب نے ٹھیک کیا **عن** عائشۃ ان رجلا قام

[illegible]

فتلك احدی عشرۃ رکعۃ یا بنی فلما اسن واخذہ اللحم اوتر بسبع رکعات لم یجلس الا فی السادسۃ والسابعۃ ولم یسلم الا فی السابعۃ ثم یصلی رکعتین وهو جالس فتلک تسع رکعات یا بنی ولم یقم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ یتمها الی الصباح ولم یقرا القرآن فی لیلۃ قط ولم یصم شهرا یتمه غیر رمضان وکان اذا صلی صلوۃ داوم علیها وکان اذا غلبته عیناہ من اللیل بنوم صلی من النهار ثنتی عشرۃ رکعۃ قال فاتیت ابن عباس فحدثته فقال هذا واللہ هو الحدیث ولو کنت اکلمها لاتیتها حتی اشافهها به مشافهۃ قال قلت لو علمت انک لا تکلمها ما حدثتک

ترجمہ سعد بن ہشام سے روایت ہے میں نے اپنی عورت کو طلاق دی پھر مدینہ میں آیا اپنی ایک زمین بیچنے کو اور ہتھیار خریدنے کو جہاد کیواسطے مجھ سے ملاقات ہوئی چند صحابہ سے رسول اللہ صلعم کے انہوں نے بیان کیا کہ ہم میں سے چھ آدمیوں نے ایسا قصد کیا تھا اپنی جورؤں کو طلاق دینے کا جہاد کیواسطے تو رسول اللہ نے اسکو منع کیا (کیونکہ یہ کیا ضرور ہے کہ جہاد سے زندہ لوٹ کر نہ آوے اگر زندہ آویگا تو بی بی اپنی پاس رہیگی اور جو شہید ہو جاویگا تو بی بی مختار ہے شرع شریف کے موافق بعد عدت کے دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے) اور فرمایا تم کو رسول اللہ کی پیروی کرنا بہتر ہے پھر میں عبد اللہ بن عباس پاس آیا اور ان سے رسول اللہ کے وتر کو پوچھا انہوں نے کہا میں تم کو وہ آدمی بتلاؤں جو سب سے زیادہ رسول اللہ کے وتر کو جانتا ہے تو جا عائشہؓ پاس میں جانے لگا اور حکیم بن افلح سے کہا میری ساتھ چلو انہوں نے انکار کیا میں نے ان کو قسم دی جب وہ میری ساتھ چلے پھر ہم دونوں حضرت عائشہ کے گھر پر پہنچے اور ان سے اجازت چاہی اندر آنے کی انہوں نے پوچھا کون ہے کہا حکیم بن افلح انہوں نے پوچھا اور دوسرا شخص تیرے ساتھ کون ہے حکیم نے کہا سعد بن ہشام حضرت عائشہ نے کہا ہشام بیٹا عامر کا جو شہید ہوا احد کے روز میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا کیا اچھی آدمی تھے عامر رضی اللہ عنہ میں نے کہا ام المومنین مجھ سے بیان کرو رسول اللہ کے اخلاق کیسے تھے انہوں نے کہا کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا آپ کے اخلاق قرآن کے مطابق تھے میں نے کہا مجھ سے بیان کرو رات کی نماز کا حال انہوں نے کہا کیا تو نے سورۂ مزمل نہیں پڑھی ہے میں نے کہا پڑھی کیوں نہیں انہوں نے کہا جب اس سورت کی پہلی آیتیں اتریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ رات کو کھڑے ہونے لگے (نماز کیواسطے) یہانتک کہ ان کے پاؤں سوجھ گئے اور پچھلی آیتیں اس سورت کی آسمانوں پر رکی رہیں بارہ مہینے تک پھر پچھلی آیتیں اتریں اسوقت رات کو نماز پڑھنا نفل ہو گیا پہلے فرض تھا میں نے کہا مجھ سے بیان کرو رسول اللہ صلعم کے وتر کا حال انہوں نے کہا آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے اور آٹھویں رکعت کے بعد بیٹھتے تھے بیچ میں نہ بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے اور ایک رکعت اور پڑھ کر بیٹھتے تھے اور سلام پھیرتے تھے پھر نویں رکعت کے بعد پھر دو رکعتیں بیٹھکر پڑھتے تھے **ف** بعضے اکثر علما نے اسکو مستحب کہا ہے اور امام مالک نے اسکا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں دوسری حدیث میں ہے اجعلوا آخر صلاتکم باللیل وترا سب سے اخیر رات کی نماز میں وتر کو رکھو اور امام احمد نے کہا میں نہ پڑھتا ہوں ان دو رکعتوں کو نہ منع کرتا ہوں ان سے **ف** یہ سب گیارہ رکعتیں ہوئیں ان میں سے نو میں وتر ہے جب آپ ضعیف ہو گئے اور گوشت بھر آیا تو سات رکعتیں وتر پڑھنے لگے چھٹی رکعت کے بعد بیٹھتے بیچ میں نہ بیٹھتے پھر ساتویں رکعت کے بعد بیٹھتے اور سلام نہ پھیرتے مگر

يصلي بالليل ثلاث عشرة ركعة ثم يصلي إذا سمع النداء بالصبح ركعتين خفيفتين ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت
ہے رسول اللہ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے پھر جب اذان سنتے صبح کی تو دو رکعتیں ہلکی پڑھتے تھے عن عائشة ان النبي
صلى الله عليه وسلم كان يصلي من الليل ثلاث عشرة ركعة كان يصلي ثمان ركعات ويوتر بركعة ثم يصلي
قال مسلم بعد الوتر ركعتين وهو قاعد فاذا اراد ان يركع قام فركع ويصلي بين اذان الفجر والاقامة
ركعتين ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے پہلے آٹھ رکعتیں پڑھتے اور ایک رکعت وتر
کی پھر پڑھتے تھے بعد وتر کی دو رکعتیں بیٹھ کر جب رکوع کا قصد کرتے کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے اور اذان اور اقامت فجر کے بیچ میں
دو رکعتیں پڑھتے تھے عن ابي سلمة بن عبد الرحمن انه سأل عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم كيف كانت صلاة
رسول الله صلى الله عليه وسلم في رمضان فقالت ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يزيد في رمضان ولا في غيره
على احدى عشرة ركعة يصلي اربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي اربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن
ثم يصلي ثلاثا قالت عائشة فقلت يا رسول الله أتنام قبل ان توتر فقال يا عائشة ان عيني تنامان ولا ينام قلبي ترجمہ
ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے انہوں نے پوچھا حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلعم کیونکر نماز پڑھتے تھے رمضان میں انہوں نے کہا آپ رمضان
میں اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں کرتے تھے ف آٹھ تہجد یا تراویح کی اور تین وتر کے ت پہلے چار رکعتیں
پڑھتے تھے تو نہ پوچھ ان کی حسن اور طول کو پھر چار رکعتیں پڑھتے تھے تو نہ پوچھ ان کی حسن اور طول کو پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے حضرت عائشہ
نے کہا یا رسول اللہ آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں آپ نے فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا ف دل ہشیار رہتا ہے
خداوند کریم کی طرف ہر وقت متوجہ رہتا ہے اس واسطے مجھکو سونا ضرر نہیں کرتا وضو نہیں ٹوٹتا یہ آپکی خصوصیات میں سے تھا عن
سعد بن هشام قال طلقت امرأتي فأتيت المدينة لابيع عقارا كان لي بها فاشتري به السلاح واغزو فلقيت
نفرا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا قد اراد نفر منا ستة ان يفعلوا ذلك فنهاهم النبي صلى الله عليه وسلم
وقال لكم في رسول الله اسوة حسنة فأتيت ابن عباس فسألته عن وتر النبي صلى الله عليه وسلم فقال الا ادلك
على اعلم الناس بوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت عائشة فأتيتها فاستتبعت حكيم بن افلح فأبى فناشدته
فانطلق معي فاستأذنا على عائشة فقالت من هذا قال حكيم بن افلح قالت ومن معك قال سعد بن هشام
قالت هشام بن عامر الذي قتل يوم احد قال قلت نعم قالت نعم المرء كان عامر قال قلت يا ام المؤمنين حدثيني
عن خلق رسول الله صلعم قالت الست تقرأ القرآن فان خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم كان القرآن قال قلت
حدثيني عن قيام الليل قالت الست تقرأ يا ايها المزمل قال قلت بلى قالت فان اول هذه السورة نزلت فقام
اصحاب رسول الله صلعم حتى انتفخت اقدامهم وحبس خاتمتها في السماء اثني عشر شهرا ثم نزل آخرها فصار قيام
الليل تطوعا بعد فريضة قال قلت حدثيني عن وتر النبي صلعم قالت كان يوتر بثمان ركعات لا يجلس الا في الثامنة

[illegible] فاتحہ اور ایک سورت [illegible]

اور کسی رکعت کے بعد نہ بیٹھتے جب آٹھوین رکعت پڑھ چکتی اوسوقت بیٹھتے اور سلام نہ پھیرتی بلکہ نوین رکعت پڑھتے پھر بیٹھتے اور دعا کرتی جہان تک اللہ چاہتا اور اوس سے سوال کرتے اور اوسکی طرف متوجہ ہوتی دل سے پھر ایک سلام زور سے پھیرتے اتنی آواز سے قریب ہوتا گھر والی جاگ اوٹھین پھر بیٹھے بیٹھے سورہ فاتحہ پڑھتی اور رکوع کرتے بیٹھے بیٹھے پھر دوسری رکعت بھی بیٹھے بیٹھے پڑھتے اور رکوع سجدہ بیٹھے بیٹھے کرتے پھر دعا مانگتی جبتک اللہ چاہتا پھر سلام پھیرتے اور نماز سے فارغ ہوتی ہمیشہ آپ اسی طرح نماز پڑھتے رہی یہانتک کہ فربہ ہوگئے اوسوقت نو رکعت مین سے دو کم کردین اور چھ یا سات رکعتین کھڑے ہو کر اور دو بیٹھکر پڑھنے لگی وفات تک اسیطرح پڑھتے رہی ۔ دوسری روایت مین ہے

يصلي العشاء ثم ياوي الى فراشه لم يذكر الاربع ركعات وساق الحديث قال فيه فيصلي ثماني ركعات يسوي بينهن في القراءة والركوع والسجود ولا يجلس في شيء منهن الا في الثامنة فانه كان يجلس ثم يقوم ولا يسلم فيصلي ركعة يوتر بها ثم يسلم تسليمة يرفع بها صوته حتى يوقظنا ثم ساق معناه **ترجمہ** عشا کی نماز پڑھتے پھر اپنی بچھونے پر آتی اس روایت مین چار رکعت پڑھنے کا بعد عشا کی ذکر نہین ہے بلکہ یہ ہے کہ آپ آٹھہ رکعتین پڑھتے برابر کرتے اون مین قرارت اور رکوع اور سجدہ اور نہ بیٹھتے مگر آٹھوین رکعت کی بعد پھر کھڑے ہوتے بغیر سلام پھیری پھر ایک رکعت پڑھ کر اونکو طاق کرتی پھر ایک سلام پھیرتے بلند آواز سے کہ ہمکو جگا دیتی **عن** عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي من الليل ثلاث عشرة ركعة يوتر بتسع او كما قالت ويصلي ركعتين وهو جالس وركعتي الفجر بين الاذان والاقامة **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ رات کو تیرہ رکعتین پڑھتے تھے نو رکعتین وتر کے یا کچھ ایسا ہی کہا اور دو رکعتین بیٹھکر پڑھتے تھے اور دو رکعتین سنت فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان مین **عن** عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يوتر بتسع ركعات ثم اوتر بسبع ركعات وركع ركعتين وهو جالس بعد الوتر يقرا فيهما فاذا اراد ان يركع قام فركع ثم سجد **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتین پڑھا کرتے تھے پھر سات پڑھنے لگے اور دو رکعتین بیٹھکر وتر کے بعد پڑھتی تھی اون مین قرارت کرتی بیٹھے بیٹھے جب رکوع کا ارادہ ہوتا کھڑے ہو جاتی پھر رکوع کرتے پہر سجدہ کرتی **عن** سعد بن هشام قال قدمت المدينة فدخلت على عائشة فقلت اخبريني عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي بالناس صلوة العشاء ثم ياوي الى فراشه فينام فاذا كان جوف الليل قام الى حاجته والى طهوره فتوضا ثم دخل المسجد فصلى ثمان ركعات يخيل الي انه يسوي بينهن في القراءة والركوع والسجود ثم يوتر بركعة ثم يصلي ركعتين وهو جالس ثم يضع جنبه فربما جاء بلال فاذنه بالصلاة ثم يغفي وربما شككت اغفى او لا حتى يؤذنه بالصلوة فكانت تلك صلوته حتى اسن ولحم فذكرت من لحمه ما شاء الله وساق الحديث **ترجمہ** سعد بن ہشام سے روایت ہے مین مدینہ مین آیا حضرت عائشہ پاس گیا اور کہا مجھ سے بیان کرو رسول اللہ کی نماز کا حال اونہونے کہا رسول اللہ عشا کی نماز لوگونکو پڑھا کر اپنے بچھونے پر آتی اور سو رہتے رات کی بیچ مین اوٹھکر حاجت کو جاتی اور پانی لیکر وضو کرتی پھر

پھر دو رکعتیں بیٹھ کر ... [illegible]

پھر عبادت نہ کی بلکہ صبح تک تمام شب عبادت فرماتے تھے اور کبھی آپ نے ایک رات میں قرآن ختم نہیں کیا اور کسی مہینہ میں پورے مہینے روزے نہ رکھے سوا رمضان کے اور آپ جب کوئی نماز شروع کرتے تو ہمیشہ اوسکو پڑھا کرتے اور جب آپ کو نیند غالب ہو جاتی یا کوئی بیماری ہو جاتی جسکی وجہ سے آپ رات کو نماز نہ پڑھ سکتے تو دن کو بارہ رکعتیں پڑھ لیتے۔ سعد بن ہشام نے کہا میں حضرت عائشہؓ سے یہ حدیث سنکر ابن عباس کے پاس گیا اور ان سے بیان کیا انہوں نے کہا قسم خدا کی یہی حدیث ہے اور اگر میں حضرت عائشہ سے بات کرتا ہوتا تو میں ان کے پاس جا کر ان کے منہ سے یہ حدیث سن لیتا میں نے کہا اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ تمہاری ان سے بات نہیں ہوتی تو میں تم سے یہ حدیث بیان نہیں کرتا **ف** کیونکہ تم اس حدیث ہی کو سننے کیواسطے شاید ان سے بات کرنا شروع کر دیتے اور رنج دور کر دیتے۔ رنج کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عائشہؓ اور حضرت امیر المومنین علیؓ میں منازعت ہو کر جنگ سخت ہوئی تھی اور ابن عباس علیؓ کے یاروں میں سے تھے۔ دوسری روایت

میں ہے یصلی ثمانی رکعات لا یجلس فیہن الا عند الثامنۃ فیجلس فیذکر اللہ ثم یدعو ثم یسلم تسلیما یسمعنا ثم یصلی رکعتین وھو جالس بعد ما یسلم ثم یصلی رکعۃ فتلک احدی عشرۃ رکعۃ یا بنی فلما اسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخذ اللحم اوتر بسبع وصلی رکعتین وھو جالس بعد ما سلم بمعناہ الی مشافعۃ **ترجمہ** آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے نہیں بیٹھتے تھے مگر آٹھویں رکعت کے بعد بیٹھ کر اللہ کو یاد کرتے تھے پھر دعا مانگتے تھے پھر سلام پھیرتے تھے ایسی آواز سے جو ہمکو سنا دیتے پھر دو رکعتیں بیٹھکر پڑھتے تھے بعد سلام کے پھر ایک رکعت پڑھتے تھے یہ سب گیارہ رکعتیں ہوئیں اے چھوٹے بیٹے میرے جب آپکا سن زیادہ ہوا اور فربہ ہو گئے تو سات رکعتیں وتر پڑھنے لگے اور دو رکعتیں بیٹھ کر سلام کے بعد اخیر حدیث تک **عن** زرارۃ بن اوفی

ان عائشۃ سئلت عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جوف اللیل فقالت کان یصلی صلوۃ العشاء فی جماعۃ ثم یرجع الی اھلہ فیرکع اربع رکعات ثم یاوی الی فراشہ وینام وطھورہ مغطی عند راسہ وسواکہ موضوع حتی یبعثہ اللہ ساعتہ التی یبعثہ من اللیل فیتسوک ویسبغ الوضوء ثم یقوم الی مصلاہ فیصلی ثمانی رکعات یقرأ فیہن بام الکتاب وسورۃ من القرآن وما شاء اللہ ولا یقعد فی شیء منہا حتی یقعد فی الثامنۃ ولا یسلم ویقرأ فی التاسعۃ ثم یقعد فیدعو بما شاء اللہ ان یدعو ویسألہ ویرغب الیہ ویسلم تسلیمۃ واحدۃ شدیدۃ یکاد یوقظ اھل البیت من شدۃ تسلیمہ ثم یقرأ وھو قاعد بام الکتاب ویرکع وھو قاعد ثم یقرأ الثانیۃ فیرکع ویسجد وھو قاعد ثم یدعو ما شاء اللہ ان یدعو ثم یسلم وینصرف فلم تزل تلک صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدن فنقص من التسع ثنتین فجعلھا الی الست والسبع ورکعتیہ وھو قاعد حتی قبض علی ذلک صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ زرارہ بن اوفی سے روایت ہے حضرت عائشہ سے کسی نے پوچھا رسول اللہ صلعم کی رات کی نماز کا حال انہوں نے کہا آپ عشا کی نماز جماعت سے پڑھتے پھر اپنی گھر میں آن کر چار رکعتیں پڑھتے بعد اوسکے اپنے فرش پر آتے اور سو رہتے لیکن وضو کا پانی ڈھنپا رکھا رہتا آپ کے سر کے پاس اور مسواک دہری رہتی یہانتک کہ اللہ جل جلالہ جس وقت اونکو اوٹھانا چاہتا اوٹھا دیتا آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے

الفجر ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے میں نے رات گذاری اپنی خالہ میمونہ کے پاس رسول اللہ عشا کی نماز پڑھ کر آئے
پھر آپ نے چار رکعتیں پڑھیں پھر سو گئے پھر اٹھے اور کہا کہ لڑکا سو گیا یا ایسا ہی کچھ کہا پھر آپ کھڑے ہوئے اور وضو کیا پھر سات یا پانچ رکعتیں طاق پڑھیں
عن ابن عباس قال بت فی بیت خالتی میمونۃ بنت الحارث فصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ثم جاء فصلی اربعا ثم نام ثم قام
یصلی فقمت عن یسارہ فادارنی فاقامنی عن یمینہ فصلی خمسا ثم نام حتی سمعت غطیطہ ثم قام فصلی رکعتین ثم خرج
فصلی الغداۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں اپنی خالہ میمونہ کے گھر میں رہا رسول اللہ عشا پڑھ کر آئے پھر چار رکعتیں پڑھیں اور سو رہے پھر کھڑے
ہوئے نماز پڑھنے کو میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا آپ نے مجھ کو گھما کر داہنی طرف کھڑا کر لیا پانچ رکعتیں پڑھیں پھر آپ سو گئے یہانتک کہ میں نے آپ کے
خراٹوں کی آواز سنی پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں (فجر کی سنت) پڑھیں بعد اس کے باہر نکلے اور صبح کی نماز پڑھائی ۔ دوسری روایت میں ہے
قام فصلی رکعتین رکعتین حتی صلی ثمانی رکعات ثم اوتر بخمس ولم یجلس بینھن ترجمہ کھڑے ہو کر آپ نے دو دو رکعتیں کر کے آٹھ رکعتیں
پڑھیں پھر پانچ رکعتیں وتر کی پڑھیں ان کے بیچ میں نہ بیٹھے عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی ثلاث عشرۃ
رکعۃ برکعتیہ قبل الصبح یصلی ستا مثنی مثنی ویوتر بخمس لا یقعد بینھن الا فی اخرھن ترجمہ حضرت عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے فجر کی سنتوں سمیت پہلے چھ رکعتیں دو دو کر کے پڑھتے تھے پھر پانچ رکعتیں وتر کی پڑھتے تھے نہیں
بیٹھتے تھے مگر آخر میں عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی باللیل ثلاث عشرۃ رکعۃ برکعتی الفجر ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے فجر کی سنتوں سمیت عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
صلی العشاء ثم صلی ثمانی رکعات قائما و رکعتین بین الاذانین ولم یکن یدعھما قال جعفر بن مسافر فی حدیثہ
ورکعتین جالسا بین الاذانین زاد جالسا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے نماز پڑھی عشا کی پھر آٹھ رکعتیں
پڑھیں کھڑے ہو کر اور دو رکعتیں فجر کی اذان کے بعد ان دو رکعتوں کو آپ کبھی نہیں چھوڑتے تھے جعفر بن مسافر کی روایت میں ہے اور دو رکعتیں
فجر کی اذان کے بعد بیٹھ کر پڑھیں عن عبد اللہ بن ابی قیس قال قلت لعائشۃ رضی اللہ عنہا بکم کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یوتر قالت کان یوتر باربع وثلاث وست وثلاث وثمان وثلاث وعشر وثلاث ولم یکن یوتر بانقص من سبع ولا باکثر
من ثلاث عشرۃ زاد احمد ولم یکن یوتر برکعتین قبل الفجر قلت ما یوتر قالت لم یکن یدع ذلک ولم یذکر احمد ست
وثلاث ترجمہ عبد اللہ بن ابی قیس سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے
انہوں نے کہا کبھی سات رکعتیں پڑھتے تھے کبھی نو رکعتیں کبھی گیارہ رکعتیں کبھی تیرہ رکعتیں لیکن سات سے کم نہ پڑھتے تھے اور تیرہ سے زیادہ نہ
پڑھتے تھے اور فجر کے دو سنتوں کو کبھی ناغہ نہیں کرتے تھے احمد کی روایت میں نو رکعتیں نہیں ہیں عن الاسود بن یزید انہ دخل
علی عائشۃ فسالھا عن صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فقالت کان یصلی ثلاث عشرۃ رکعۃ من اللیل ثم انہ صلی
احدی عشرۃ رکعۃ وترک رکعتین ثم قبض صلی اللہ علیہ وسلم حین قبض وھو یصلی من اللیل تسع رکعات اخر
صلاتہ من اللیل الوتر ترجمہ اسود بن یزید سے روایت ہے وہ حضرت عائشہ پاس گئے اون سے پوچھا رسول اللہ صلعم کی رات کی نماز کا حال

[illegible] ان رکعتین میں [illegible] جب [illegible] پڑہین قرات ورکوع اور سجود میں [illegible] پہر [illegible]

رہتے پہر کہی بلال نے کہا آپ کو نماز کی [illegible] بیٹہ کر [illegible] پہلے سو رہتے پہر بلال [illegible] آپ کی [illegible] یہانتک کہ

زیادہ ہوگیا یا آپ فربہ ہوگئے پہر بیان کیا آگے گوشت بڑہ جانے کا حال عن ابن عباس انه رقد عند النبي صلى الله عليه وسلم

فاستيقظ فتسوك وتوضأ وهو يقول ان في خلق السموات والارض حتى ختم السورة ثم قام فصلى ركعتين

اطال فيهما القيام والركوع والسجود ثم انصرف فنام حتى نفخ ثم فعل ذلك ثلاث مرات بست ركعات كل ذلك

يستاك ثم يتوضأ ويقرأ هؤلاء الآيات ثم اوتر قال عثمان بثلاث ركعات فاتاه المؤذن فخرج الى الصلاة

وقال ابن عيسى ثم اوتر فاتاه بلال فآذنه بالصلوة حين طلع الفجر فصلى ركعتي الفجر ثم خرج الى الصلوة ثم

اتفقا وهو يقول اللهم اجعل في قلبي نورا واجعل في لساني نورا واجعل في سمعي نورا واجعل في بصري نورا و

اجعل خلفي نورا وامامي نورا واجعل من فوقي نورا ومن تحتي نورا اللهم واعظم لي نورا ترجمہ ابن عباس سے

روایت ہے وہ سوئے رسول اللہ کے پاس تو دیکھا آپ جاگے اور مسواک کی اور وضو کیا اور یہ آیت پڑہی ان فی خلق السموات والارض و

اختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب الآیہ سورۃ کی اخیر تک پہر کہڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑہیں ان میں قیام اور رکوع اور

سجدے کو طول دیا پہر آن کر سو رہے یہانتک کہ خراٹے لینے لگے پہر ایسا ہی تین بار کیا چہہ رکعتیں پڑہیں ہر بار مسواک کرتے تہے اور وضو

کرتے تہے اور انہی آیتوں کو پڑہتے تہے پہر وتر پڑہا عثمان کی روایت میں ہے تین رکعتیں وتر کی پڑہیں پہر مؤذن بلانے کو آیا آپ

نماز کیواسطے نکلے ابن عیسی کے روایت میں ہے آپ نے وتر پڑہا پہر بلال آئے اور نماز کیواسطے اطلاع کی جب صبح صادق ہوگئی تہی آپنے

فجر کی دو سنتیں پڑہیں پہر نماز کو نکلے اور آپ فرماتے تہے۔ اللہم اجعل فی قلبی نورا الخ عن الفضل بن عباس قال بت ليلة

عند النبي صلى الله عليه وسلم لانظر كيف يصلي فقام فتوضأ وصلى ركعتين قيامه مثل ركوعه وركوعه مثل سجوده

ثم نام ثم استيقظ فتوضأ واستن ثم قرأ بخمس آيات من آل عمران ان في خلق السموات والارض واختلاف

الليل والنهار فلم يزل يفعل هذا حتى صلى عشر ركعات ثم قام فصلى بسجدة واحدة فاوتر بها ونادى المنادي عند ذلك

فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ما سكت المؤذن فصلى سجدتين خفيفتين ثم جلس حتى صلى الصبح

ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے میں ایک شب کو رسول اللہ کی پاس رہا تہا کہ دیکھوں آپ کیونکر نماز پڑہتے ہیں آپ اوٹہے اور وضو کیا

اور دو رکعتیں پڑہیں قیام رکوع کے برابر تہا اور رکوع سجدے کے برابر تہا پہر آپ سو رہے پہر جاگے اور وضو کیا اور مسواک کی پہر پانچ آیتیں

سورۂ آل عمران کے پڑہیں ان فی خلق السموات والارض سے اخیر تک پہر ایسا ہی کرتے رہے یہانتک کہ دس رکعتیں ادا کیں پہر کہڑے ہوئے اور

ایک رکعت وتر کی پڑہی اور اسوقت مؤذن نے اذان دی آپ کہڑے ہوئے جب مؤذن اذان سے فارغ ہوا اور دو رکعتیں ہلکی پہلکی پڑہ کر بیٹہ رہے پہر

صبح کی نماز پڑہی عن ابن عباس قال بت عند خالتي ميمونة فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ما امسى فقال اصلى

الغلام قالوا نعم فاضطجع حتى اذا مضى من الليل ما شاء الله قام فتوضأ ثم صلى سبعا او خمسا اوتر بهن لم يسلم الا في

قام یصلی قال عبد اللہ فقمت فصنعت مثل ما صنع ثم ذہبت فقمت الی جنبہ فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ الیمنی علی

راسی فاخذ باذنی یفتلہا فصلی رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین قال القعنبی ست مرات ثم

اوتر ثم اضطجع حتی جاءہ المؤذن فقام فصلی رکعتین خفیفتین ثم خرج فصلی الصبح **ترجمہ** کریب سے جو مولی ہین ابن

عباس کے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عباس نے کہا مین شب کو میمونہ پاس جو آنحضرت صلعم کی بی بی اور ابن عباس کی خالہ تہین رہا

تو مین تکیہ کے عرض مین لیٹا اور رسول اللہ اور آپ کی بی بی اوسکی طول مین لیٹے **ف** اوسکا نقشہ اسطرح ہی [رسول اللہ | میمونہ]

ت آپ سوئی جب آدہی رات ہوئی یا کچہ اس سی پہلے یا کچہ اس سے بعد تو آپ جاگی اور بیٹہکر اپنی منہ پر ہاتہ پہیرنی لگی نیند موقوف ہو

گئی واسطی پہر دس آیتین اخیر کے سورہ آل عمران کی پڑہین پہر ایک مشک پاس گئی جو لٹک رہی تہی اوس سے اچہی طرح وضو کیا بعد اوسکی نماز پڑہنے

کو کہڑی ہوئی مین بہی اوٹہا اور اسی طرح وضو کرکے آپ کی پاس آکر کہڑا ہوا آپ نے اپنا داہنا ہاتہ میری سر پر رکہا اور میرا کان پکڑ کر ملنا شروع کیا

پہلے آپ نے دو رکعتین پڑہین پہر دو رکعتین پڑہین پہر وتر پڑہی پہر لیٹ رہی یہانتک کہ مؤذن بلانی کو آیا آپ نی کہڑی ہوکر دو رکعتین ہلکی

پڑہین پہر باہر نکلکر نماز پڑہائی **باب** ما یؤمر بہ من القصد فی الصلوۃ نماز مین میانہ روی کرنا بہتر ہے **عن** عائشۃ ان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اکلفوا من العمل ما تطیقون فان اللہ لا یمل حتی تملوا وان احب العمل الی اللہ ادومہ

وان قل وکان اذا عمل عملا اثبتہ **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ سی روایت ہی رسول اللہ نی فرمایا عمل کرو تم جہانتک تمہاری ہو سکے

کیونکہ اللہ جل جلالہ کے پاس ثواب کی کمی نہین ہے تمہین تہک جاؤ گے عمل کرتی کرتی پر وہ ثواب دیتی دیتی نہ تہکیگا اور اللہ جل جلالہ کو وہ کام بہت

پسند ہی جو ہمیشہ کیا جاوے اگرچہ تہوڑا ہو اور آپ جب کوئی کام شروع کرتی اوسکو ہمیشہ کیا کرتی **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث

الی عثمان بن مظعون فجاءہ فقال یا عثمان ارغبت عن سنتی قال لا واللہ یا رسول اللہ ولکن سنتک اطلب قال فانی

انام واصلی واصوم وافطر وانکح النساء فاتق اللہ یا عثمان فان لاہلک علیک حقا وان لضیفک علیک حقا وان

لنفسک علیک حقا فصم وافطر وصل ونم **ترجمہ** حضرت عائشہ سی روایت ہی رسول اللہ نی عثمان بن مظعون کو بلایا اور کہا ای عثمان

تو میری طریقی کو ناپسند کرتا ہی وہ بولی نہین یا رسول اللہ مین آپ ہی کا طریقہ پسند کرتا ہون آپ نی فرمایا مین تو سوتا ہی ہون نماز بہی پڑہتا ہون

روزہ رکہتا ہون نہین بہی رکہتا ہون نکاح کرتا ہون عورتون سی ای عثمان خدا سی ڈر تیری بی بی کا تجہپر حق ہے تیری مہمان کا تجہپر حق ہی

تیری نفس کا تجہپر حق ہے روزہ رکہہ اور نہ رکہہ اور نماز پڑہ اور سو بہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفس کشی اور عبادت اور

زہد اوسی قدر بہتر ہی جتنا رسول اللہ سی ثابت ہی اور مبالغہ کرنا زہد و ورد یا ضت مین اور عیال و اطفال کی خبرگیری سے ترک کرنا اور رہبانیت

اختیار کرنا طریقہ اسلام کی خلاف ہی **عن** علقمۃ قال سألت عائشۃ کیف کان عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل کان یخص

شیئا من الایام قالت لا کان عملہ دیمۃ وایکم یستطیع ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستطیع **ترجمہ** علقمہ سی روایت

ہی مین نے حضرت عائشہ سی پوچہا رسول اللہ کی عمل کا حال کیا آپ کسی خاص دنون مین عمل کرتی تہی انہون نی کہا نہین آپ کا عمل ہمیشہ

ہوتا اور تم مین سی کون اتنی طاقت رکہتا ہی جتنی رسول اللہ صلعم طاقت رکہتی تہی **باب** فی قیام شہر رمضان تراویح کا بیان **عن**

ہوتی جب فجر کی اذان ہوتی پھر آپ ہلکی دو رکعتین پڑھتے پھر لیٹ رہتے [illegible]

پڑھا کرتی تھی اور خیر مین وتر پڑھتے تھے عن كريب مولى ابن عباس انه قال سألت ابن عباس كيف كانت صلوة رسول الله صلى الله
عليه وسلم بالليل قال بت عنده ليلة وهو عند ميمونة فنام حتى ذهب ثلث الليل او نصفه استيقظ فقام الى شن فيه
ماء فتوضأ وتوضأت معه ثم قام فقمت الى جنبه على يساره فجعلني على يمينه ثم وضع يده على رأسي كأنه يمس اذني
كانه يوقظني فصلى ركعتين خفيفتين قد قرأ فيهما بام القرآن في كل ركعة ثم سلم ثم صلى حتى صلى احدى عشرة ركعة بالوتر
ثم نام فاتاه بلال فقال الصلوة يا رسول الله فقام فركع ركعتين ثم صلى للناس ترجمہ کریب سے جو مولی ہین ابن عباس
کی روایت ہے مین نے ابن عباس سے پوچھا رسول اللہ صلعم رات کو کسطرح نماز پڑھتے تھے انھون نے کہا مین ایک رات آپ پاس رہا اور اوس رات
آپ میمونہ کے پاس تھے آپ سو رہے جب تہائی رات گزری یا آدہی رات تو اوٹھے اور ایک مشک کیطرف گئے جس مین پانی تھا آپنے وضو کیا مین
نے بھی آپکے ساتھ وضو کیا پھر آپ نماز کو کھڑے ہوے مین آپکے بائین طرف کھڑا ہوا آپنے مجھے داہنی طرف کر لیا پھر آپنے اپنا ہاتھ میرے سر پر
رکھا گویا میرے کان ملے مجھکو ہوشیار کیا (شفقت اور پیار سے) پھر دو رکعتین ہلکی پڑھین ہر رکعت مین سورہ فاتحہ پڑھی اور سلام
پھیر دیا پھر گیارہ رکعتین پڑھین وتر سمیت پھر سو رہے بعد اوسکے بلال آئے اور کہا الصلوة یا رسول اللہ پھر کھڑے ہوے اور دو رکعتین پڑھین
بعد اوسکے فرض پڑھائے لوگون کو عن ابن عباس قال بت عند خالتي ميمونة فقام النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل فصلى
ثلاث عشرة ركعة منها ركعتا الفجر حزرت قيامه في كل ركعة بقدر يا ايها المزمل لم يقل نوح منها ركعتا الفجر
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے مین رات کو اپنی خالہ میمونہ پاس رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کھڑے ہوے نماز پڑھنے کو آپنے تیرہ
رکعتین پڑھین اوس مین دو رکعتین فجر کی سنت تہین ہر رکعت مین یا ایہا المزمل کے برابر کھڑے ہوتے۔ نوح کی روایت مین فجر کی سنتون کا
ذکر نہین ہے عن زيد بن خالد الجهني انه قال لارمقن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم الليلة قال فتوسدت عتبته
او فسطاطه فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين خفيفتين ثم صلى ركعتين طويلتين طويلتين طويلتين ثم صلى
ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم صلى ركعتين دون اللتين قبلهما ثم صلى ركعتين دون اللتين قبلهما ثم صلى
ركعتين دون اللتين قبلهما ثم اوتر فذلك ثلاث عشرة ركعة ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے مین نے کہا رسول اللہ
صلعم کو دیکھون کیونکر آپ رات کو نماز پڑھتے ہین تو مین آپکے دروازے یا خیمہ کے چوکھٹ پر سر رکھکر سو رہا آپنے دو رکعتین پہلے ہلکی
پڑھین پھر دو رکعتین لنبی سے لنبی بہت لنبی پڑھین پھر دو رکعتین ان سے کچھ کم پڑھین پھر وتر پڑھے سب تیرہ رکعتین ہوئین عن
كريب مولى ابن عباس ان عبد الله بن عباس اخبره انه بات عند ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم وهي خالته قال فا
ضطجعت في عرض الوسادة واضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم واهله في طولها فنام رسول الله صلى الله عليه
وسلم حتى اذا انتصف الليل او قبله بقليل او بعده بقليل استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم فجلس يمسح النوم
عن وجهه بيده ثم قرأ العشر الآيات الخواتم من سورة آل عمران ثم قام الى شن معلقة فتوضأ منها فاحسن وضوءه ثم

هذه الليلة قال فقال ان الرجل اذا صلى مع الامام حتى ينصرف حسب له قيام الليلة قال فلما كانت الرابعة
فلما كانت الثالثة جمع اهله ونساءه والناس فقام بنا حتى خشينا ان يفوتنا الفلاح قال قلت ما الفلاح قال السحور
ثم لم يقم بنا بقية الشهر **ترجمہ** ابوذر رضی سے روایت ہے ہم نے روزے رکھے رسول اللہ صلعم کے ساتھ رمضان مین آپ کسی شب کو کھڑے نہین
ہوئے یہانتک کہ سات راتین رہ گئیں تب تیئیسوین رات کو (چوبیسوین رات کو) آپ کھڑے ہوئے تہائی رات تک پھر چوبیسوین یا پچیسوین رات کو
نہین کھڑے ہوئے پھر پچیسوین یا چھبیسوین رات کو کھڑے ہوئے آدھی رات تک ہم نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ اور زیادہ کھڑے ہوتے
اس رات مین آپ نے فرمایا جب آدمی نے امام کے ساتھ نماز پڑھ کر فرصت پائی تو اوسکو ساری رات کھڑے رہنے کا ثواب ملجاتا ہے جب چھبیسوین
رات یا ستائیسوین رات ہوئی تو آپ نہین کھڑے ہوئے جب ستائیسوین یا اٹھائیسوین رات ہوئی تو آپ نے سب لوگونکو اپنے گھر کے اور بی بیونکو
اور اور لوگونکو جمع کیا اور آپ کھڑے ہوئے یہانتک کہ خوف ہوا ہمکو فلاح جانے کا راوی نے پوچھا فلاح کیا ہے ابوذر نے کہا سحر کا کھانا پھر
آپ جا بقیہ رات تک کھڑے نہین ہوئے **ف** اگر مہینہ تیس کا لیا جاوے تو سات راتین چوبیسوین سے رہتی ہین اور جو انتیس کا لیا جاوے تو تیئیسوین
سے سات راتین رہتی ہین۔ مگر یقین ہے کہ اونتیس سے شمار کیا ہو سو طاق راتین ہونا ضرور نہین ہے پس اس حساب سے تیئیسوین اور پچیسوین
اور ستائیسوین رات مین آپ نے قیام کیا اور یہ راتین طاق بھی ہین اور متبرک بھی ظن غالب ہے کہ شب قدر بھی انھین راتون مین ہو **عن عائشة**
ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا دخل العشر احيى الليل وشد المئزر وايقظ اهله **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رمضان کا اخیر دہا آتا تو رات کو جاگتے اور تہ بند مضبوط باندہتے اور اپنے گھر والون کو جگاتے **عن ابی هريرة** قال خرج
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا اناس في رمضان يصلون في ناحية المسجد فقال ما هؤلاء فقيل هؤلاء ناس ليس معهم
قرآن وابي بن كعب يصلي وهم يصلون بصلوته فقال النبي صلى الله عليه وسلم اصابوا ونعم ما صنعوا **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ نکلے تو دیکھا رمضان کی راتون مین کچھ لوگ مسجد کے ایک کونہ مین نماز پڑھ رہے ہین آپ نے پوچھا یہ کون لوگ ہین
لوگون نے عرض کیا یہ وہ لوگ ہین جنکو قرآن یاد نہین ہے تو وہ ابی بن کعب کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہین آپ نے فرمایا ان لوگون نے ٹھیک کام
کیا اور اچھا کیا۔ کہا ابوداؤد نے یہ حدیث قوی نہین ہے اسکی اسناد مین مسلم بن خالد ضعیف ہے **باب في ليلة القدر** شب قدر
کا بیان **ف** جسکی شان مین اللہ جل جلالہ فرماتا ہے ليلة القدر خير من الف شهر۔ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینون سے یعنی ایک رات شب قدر
مین عبادت کرنا ہزار مہینون کی عبادت سے جن مین شب قدر نہو بہتر ہے ہزار مہینے کی تراسی سال چار مہینے ہوتے ہین **عن زر** قال قلت
لابي بن كعب اخبرني عن ليلة القدر يا ابا المنذر فان صاحبنا سئل عنها فقال من يقم الحول يصبها فقال رحم الله
ابا عبد الرحمن والله لقد علم انها في رمضان زاد مسدد ولكن كره ان يتكلوا واحب ان لا يتكلوا ثم اتفقا والله انها
لفي رمضان ليلة سبع وعشرين لا يستثني قلت يا ابا المنذر اني علمت ذلك قال بالاية التي اخبرنا رسول الله صلى
الله عليه وسلم قلت لزر ما الاية قال تصبح الشمس صبيحة تلك الليلة مثل الطست ليس لها شعاع حتى ترتفع **ترجمہ**
زر سے روایت ہے مین نے ابی بن کعب سے کہا بتاؤ مجھکو شب قدر کو کیونکہ ہمارے صاحب (یعنی عبد اللہ بن مسعود سے) سوال ہوا شب قدر کا

[ابو ه]ریرة قال كان رسول الله صلی الله علیه وسلم یرغب في قیام رمضان من غیر ان یامرهم بعزیمة ثم یقول من قام رمضان
ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه فتوفی رسول الله صلی الله علیه وسلم والامر علی ذلك ثم كان الامر علی ذلك في خلافة
ابی بكر وصدرا من خلافة عمر رضی الله عنهما **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ لوگون کو رغبت دلاتے تہی رمضان مین کہڑی
رہنیکیواسطی (تراویح مین) مگر حکم نہین کرتے تہی خواہ مخواہ ایسا کرو آپ فرماتے تہی جو شخص رمضان مین کہڑا ہووی ایمان کے ساتھ خلوص سے خدا کیواسطی
اوسکی اگلی گناہ بخشدیے جاوینگے پہر رسول اللہ کی وفات ہوگئی اور یہی صورت رہی پہر ابوبکرؓ کی خلافت مین بھی یہی حال رہا اور شروع
خلافت مین عمرؓ کی ایسا ہی رہا **ف** پہر حضرت عمرؓ نے لوگون کو مسجد مین جمع کر کے ایک امام کے پیچھے کر دیا اور فرمایا یہ بدعت اچھی ہے اسی
واسطی شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور اکثر علما کی نزدیک تراویح کا جماعت سے پڑہنا افضل ہی اور ابو یوسف اور مالکیہ کے نزدیک گہر مین اکیلی
پڑہنا بہتر ہی **عن** ابی هریرة یبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه
ومن قام لیلة القدر ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا جو شخص
روزے رکھے رمضان مین ایمان کے ساتھ خدا کیواسطی اوسکی اگلی گناہ بخشدیے جاوینگے اور جو شخص شب قدر مین کہڑا ہووے (نماز مین) ایمان کے
ساتھ خدا کیواسطی اوسکی اگلی گناہ بخشدیے جاوینگے **عن** عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی
في المسجد فصلی بصلوته ناس ثم صلی من القابلة فكثر الناس ثم اجتمعوا من اللیلة الثالثة فلم یخرج الیهم رسول الله
صلی الله علیه وسلم فلما اصبح قال قد رایت الذی صنعتم فلم یمنعنی من الخروج الیكم الا انی خشیت ان تفرض علیكم
وذلك في رمضان **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ نے نماز پڑہی (تراویح کی) مسجد مین آپکے ساتھ لوگون نے بہی نماز پڑہی
پہر دوسری رات کو بہی آپنے نماز پڑہی بہت لوگ جمع ہوے جب تیسری رات کو لوگ اکٹہے ہوے تو آپ نہ نکلے صبح کو آپنے فرمایا مجھے تمہارا حال
معلوم تہا لیکن مین صرف اس خیال سے نہ نکلا کہ تم پر فرض نہ ہو جاوے یہ رمضان مین تہا **ف** چونکہ اب فرض ہونیکا خوف نہین ہے
اسواسطی تراویح ہمیشہ پڑہنی مین کوئی قباحت نہین ہے۔ اختلاف ہے کہ رسول اللہ نے تراویح کی کتنی رکعتین پڑہین صحیح یہ روایت ہی کہ آٹھ
رکعتین تہین اور یہی صحابہ سے اور خلفای راشدین سے منقول ہی اور ایک روایت مین ہی کہ آپ نے بیس رکعتین پڑہین مگر وہ روایت
منکر اور ضعیف ہی قابل اعتماد کی نہین ہی **عن** عائشة قالت كان الناس یصلون في المسجد في رمضان اوزاعا فامرني
رسول الله صلی الله علیه وسلم فضربت له حصیرا فصلی علیه بهذه القصة قالت فیه قال تعني النبی صلی الله علیه وسلم
ایها الناس اما والله ما بت لیلتی هذه بحمد الله غافلا ولا خفي علي مكانكم **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے
لوگ مسجد مین نماز پڑہا کرتی تہی رمضان مین جدا جدا رسول اللہ نے مجھکو حکم کیا مین نے آپ کیواسطی ایک بوریا بچھایا آپنے اوسپر نماز پڑہی
پہر یہی قصہ بیان کیا آپنے فرمایا قسم خدا کی مین رات کو اللہ کے فضل سے غافل نہین رہا نہ تمہارا حال مجھ سے چھپا رہا **عن** ابی ذر قال
صمنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم رمضان فلم یقم بنا شیئا من الشهر حتی بقي سبع فقام بنا حتی ذهب ثلث اللیل
فلما كانت السادسة لم یقم بنا فلما كانت الخامسة قام بنا حتی ذهب شطر اللیل فقلت یا رسول الله لو نفلتنا قیام

نو راتین باقی رہین یعنی اکیسوین شب کو) اور جب سات راتین باقی رہین (یعنی تئیسوین شب کو) اور جب پانچ راتین باقی رہین [redacted]
بچیسوین شب کو) **باب** فی من قال لیلۃ احدی وعشرین اکیسوین شب شب قدر ہے **عن** ابی سعید الخدری قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الاوسط من رمضان فاعتکف عاما حتی اذا کانت لیلۃ احدی وعشرین وھی اللیلۃ التی
یخرج فیہا من اعتکافہ قال من کان اعتکف معی فلیعتکف العشر الاواخر وقد رایت ھذہ اللیلۃ ثم انسیتھا
وقد رایتنی اسجد صبیحتہا فی ماء وطین فالتمسوھا فی العشر الاواخر والتمسوھا فی کل وتر قال ابو سعید
فمطرت السماء تلک اللیلۃ وکان المسجد علی عریش فوکف المسجد فقال ابو سعید فابصرت عینای رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وعلی جبہتہ وانفہ اثر الماء والطین من صبیحۃ احدی وعشرین **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے
رسول اللہ رمضان کے بیچ کے دہے مین اعتکاف کرتے ایک سال آپنے اعتکاف کیا جب اکیسوین رات ہوئی جو اعتکاف سے باہر آنے
کی رات تھی آپنے فرمایا جن لوگون نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ اخیر دہے مین بھی اعتکاف کرین اور مین نے شب قدر کو دیکھ لیا
(یعنی جان لیا) پھر مین بھلا دیا گیا اور مین نے دیکھا اپنے تئین شب قدر کی صبح کو کیچڑ مین اور پانی مین سجدہ کرتے ہوے تو تم اسکو
ڈھونڈھو اخیر دہے مین ہر طاق رات مین ابو سعید نے کہا پھر اوسی رات (یعنی اکیسوین رات کو) پانی برسا اور مسجد کی چھت درخت
کی شاخون کی تھی وہ ٹپکی ابو سعید نے کہا مین نے آنکھون سے دیکھا رسول اللہ کو آپ کی پیشانی اور ناک پر پانی اور کیچڑ کا
نشان تھا اکیسوین رات کی صبح کو **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التمسوھا فی العشر الاواخر
من رمضان والتمسوھا فی التاسعۃ والسابعۃ والخامسۃ قال قلت یا ابا سعید انکم اعلم بالعدد منا قال اجل
قلت ما التاسعۃ والسابعۃ والخامسۃ قال اذا مضت واحد وعشرون فالتی تلیھا التاسعۃ واذا مضت ثلاث و
عشرون فالتی تلیھا السابعۃ واذا مضی خمس وعشرون فالتی تلیھا الخامسۃ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا شب قدر کو ڈھونڈھو رمضان کی اخیر دہے مین اور ڈھونڈھو اوسکو نوین اور ساتوین اور پانچوین
رات مین ابو نضرہ نے کہا مین نے ابو سعید خدری سے کہا تم شمار خوب جانتے ہو انہون نے کہا ہان کہا مینے کیا ہین ساتوین اور پانچوین سے کیا مراد
ہے انہون نے کہا جب اکیسوین رات گزر جاوے تو اوسکے بعد کی رات نوین ہے **ف** جب مہینہ کے اخیر سے گنو ت اور جب تئیسوین شب
گزر جاوے تو اوسکے بعد کی رات ساتوین ہے اور جب پچیسوین رات گزر جاوے تو اوسکے بعد کی رات پانچوین ہے - پر یہ راتین طاق نہین
ہین حالانکہ اوپر کی حدیث مین گزرا کہ ڈھونڈھو اوسکو طاق راتون مین شاید اس اعتبار سے طاق کہا ہو کہ اخیر کے حساب سے یہ
راتین بھی طاق ہین **باب** من روی انہا لیلۃ سبع عشرۃ سترہوین رات شب قدر ہے **عن** ابن مسعود قال قال لنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلبوھا لیلۃ سبع عشرۃ من رمضان ولیلۃ احدی وعشرین ولیلۃ ثلاث وعشرین ثم سکت
ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا شب قدر کو سترہوین رات مین رمضان کی ڈھونڈھو اور اکیسوین رات کو اور تئیسوین رات کو
پھر آپ چپ ہو رہے **باب** من روی فی السبع الاواخر شب قدر کا اخیر کی سات راتون مین ہونا **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ

انہون نی کہا جو سال بھر ہر رات کو عبادت کری وہ شب قدر پاویگا ابی بن کعب نے کہا رحم کری اللہ ابا عبد الرحمن (کنیت ہی ابن مسعودؓ کی) پر
بیشک وہ جانتی ہین کہ شب قدر رمضان مین ہی لیکن انہون نے یہ چاہا کہ لوگ بہروسا نہ کرلین اور برا جانا بہروسا کرلینی کو **ف** جب لوگونکو
معلوم ہوجاویگا شب قدر رمضان مین ہی تو اوسی شب کو عبادت کرینگی اور راتون کو عبادت کرنا موقوف کردین گے **ت** قسم خدا کو
شب قدر رمضان مین ہی ستائیسوین رات کو اس سے باہر نہین ہی مین نے کہا ای ابو منذر (کنیت ہی ابی بن کعب کی) تم نی یہہ کیونکر جانا
انہون نے کہا اوس نشانی سی جو ہمکو رسول اللہ نی بتلای (عاصم نے کہا) مین نے زر سی کہا وہ نشانی کیا ہی انہون نے کہا نشانی یہہ ہے کہ
شب قدر کی صبح کو آفتاب طشت کی طرح نکلتا ہی اوس مین شعاع نہین ہوتے اونچا ہونی تک **عن** عبد اللہ بن انیس قال کنت فی مجلس
بنی سلمۃ وانا اصغرھم فقالوا من یسأل لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لیلۃ القدر وذلک صبیحۃ احدی وعشرین
من رمضان فخرجت فوافیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ المغرب ثم قمت بباب بیتہ فمر بی فقال ادخل
فدخلت فاتی بعشاءہ فرأنی اکف عنہ من قلتہ فلما فرغ قال ناولنی نعلی فقام وقمت معہ فقال کان لک حاجۃ
قلت اجل ارسلنی الیک رھط من بنی سلمۃ یسئلونک عن لیلۃ القدر فقال کم اللیلۃ فقلت اثنتان وعشرون قال
ھی اللیلۃ ثم رجع فقال او القابلۃ یرید لیلۃ ثلاث وعشرین **ترجمہ** عبد اللہ بن انیس سی روایت ہی مین بنی سلمہ کی مجلس مین
بیٹھا تہا اور مین اون سب مین چھوٹا تہا لوگون نی کہا رسول اللہ صلعم سی کون پوچھیگا ہماری واسطی شب قدر کو اور یہ دن اکیسوین تاریخ تھی
رمضان کی مین نکلا اور رسول اللہ صلعم کے ساتھ مغرب کے نماز پڑہی پھر آپ گھر کے دروازی پر کھڑا ہوا جب آپ آئی تو فرمایا اندر چل
مین اندر گیا شام کا کھانا سامنی آیا مین کم کم کھاتا تہا کیونکہ کھانا تھوڑا تھا جب آپ کھانی سی فارغ ہوئی تو مجھہ سی فرمایا میرا جوتہ دی
پھر آپ کھڑی ہوئی مین بھی آپکے ساتھہ کھڑا ہوا آپ نی فرمایا شاید تجھی کچھ کام ہی مین نی کہا ہان مجھی بنی سلمہ کے لوگون نی بھیجا ہے
آپ پاس وہ پوچھتی ہین شب قدر کو آپ نی فرمایا آج کون سی رات ہی مین نی کہا بائیسوین رات آپ نی فرمایا یہی شب قدر ہی پھر فرمایا
اسکی بعد کی رات یعنی تئیسوین رات **عن** عبد اللہ بن انیس الجھنی قال قلت یا رسول اللہ ان لی بادیۃ اکون فیھا وانا
اصلی فیھا بحمد اللہ فمرنی بلیلۃ انزلھا الی ھذا المسجد فقال انزل لیلۃ ثلاث وعشرین فقلت لابنہ کیف کان ابوک یصنع
قال کان یدخل المسجد اذا صلی العصر فلا یخرج منہ لحاجۃ حتی یصلی الصبح فاذا صلی الصبح وجد دابتہ علی باب
المسجد فجلس علیھا فلحق بباد یتہ **ترجمہ** عبد اللہ بن انیس جہنی سی روایت ہی مین نے کہا یا رسول اللہ مین جنگل مین رہتا ہون اور وہین
نماز پڑہا کرتا ہون اللہ کی فضل سی مجھی کوئی رات ایسی بتلایی جسمین آکے مسجد مین ٹہر رہون آپنے فرمایا تئیسوین رات کو آ محمد بن ابراہیم
نی کہا مین نے عبد اللہ بن انیس کے بیٹے سی پوچھا تمہاری باپ کیا کرتی تھی انہون نے کہا عصر کیوقت مسجد مین آتے پھر کسی کام کو نہ نکلتی فجر
کی نماز تک جب فجر کی نماز پڑہ چکتی تو مسجد کے دروازی پر اپنی جانور کو دیکھتی اور سوار ہوکر اپنی جنگل کو چلی جاتی **عن** ابن عباس عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال التمسوھا فی العشر الاواخر من رمضان فی تاسعۃ تبقی وفی سابعۃ تبقی وفی خامسۃ
تبقی **ترجمہ** ابن عباس سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا شب قدر کو ڈھونڈہو رمضان کی اخیر دہی مین جب

نہین سمجہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سات دن مین ختم کرنا بہتر ہی اگر زیادہ طاقت ہو اور جو چاہی تو تین دن مین ختم کرے مگر تین دن سے کم مین ختم کرنا مکروہ ہی - اس حدیث سے شبینہ پڑہنیکی کراہت ثابت ہوئی جسکو بعض مشائخ نے اختیار کیا ہی **عن** عبد الله بن عمرو قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم اقرأ القرآن فی شهر قال انی اجد قوة قال اقرأه فی ثلاث

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا قرآن پڑہا کر ایک مہینے مین انہون نے کہا مجہہ مین طاقت ہی آپ نے فرمایا تین دن مین پڑہا کر

باب تحزیب القرآن قرآن کی پارے اور حصے کرنا **ف** یعنی ہر روز پڑہنیکے واسطے ایک حصہ مقرر کر دینا - اگلے لوگون نے اوسکے تیس پارے کر دیے ہین اور ہر پارے کے چار حصے - باوجود اسکے ہر شخص کو اختیار ہی کہ اپنی طاقت اور خواہش کے موافق اوسکے حصے مقرر کر لیوے تاکہ ورد مین آسانی ہو **عن** ابن الهاد قال سألني نافع بن جبير بن مطعم فقال لی فی کم تقرأ القرآن فقلت ما احزبه فقال لی نافع لا تقل ما احزبه فان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قرأت جزءا من القرآن

ترجمہ ابن الہاد سے روایت ہی مجہہ سے پوچہا نافع بن جبیر بن مطعم نے تم کتنے دنون مین قرآن ختم کرتے ہو مین نے کہا مین اوسکے حصے نہین کرتا نافع نے کہا ایسا مت کہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے ایک پارہ قرآن کا پڑہا **ف** اگرچہ رسول اللہ صلعم کے وقت مین جیسے اب پارے ہین یہ نہ تہی مگر مراد آپکے پارے سے ایک حصہ ہی - حدیث سے جواز پارے پارے علحدہ کرنیکا ثابت ہوا **عن** اوس بن حذيفة قال قدمنا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی وفد ثقیف قال فنزلت الاحلاف علی المغیرة بن شعبة وانزل رسول الله صلی الله علیه وسلم بنی مالك فی قبة له قال مسدد وكان فی الوفد الذین قدموا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم من ثقیف قال كان كل لیلة یأتینا بعد العشاء یحدثنا قال ابو سعید قائما علی رجلیه حتی یراوح بین رجلیه من طول القیام واكثر ما یحدثنا ما لقی من قومه من قریش ثم یقول لا سواء كنا مستضعفین مستذلین قال مسدد بمكة فلما خرجنا الی المدینة كانت سجال الحرب بیننا وبینهم ندال علیهم ویدالون علینا فلما كانت لیلة ابطأ عن الوقت الذی كان یأتینا فیه فقلنا لقد ابطأت عنا اللیلة قال انه طرأ علی حزبی من القرآن فكرهت ان اجیء حتی اتمه قال اوس سألت اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم كیف تحزبون القرآن قالوا ثلاث وخمس وسبع وتسع واحدی عشرة وثلاث عشرة وحزب المفصل وحده

ترجمہ اوس بن حذیفہ سے روایت ہی ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ثقیف کے لوگون مین جن لوگون سے اقرار ہوا تہا وہ تو مغیرہ بن شعبہ کے پاس اوترے اور بنی مالک کو آپنے ایک قبہ مین اوتارا آپ ہر رات کو ہمارے پاس آیا کرتے اور کہڑے کہڑے باتین کیا کرتے بعد عشا کے یہانتک کہ دیر تک کہڑے رہنے کے وجہ سے ایک پاؤن پر زور دیتے پھر دوسرے پاؤن پر اکثر اون حالات کو بیان کرتے جو اپنی قوم قریش کے ساتہہ ہوئے تہے پھر فرماتے ہم اور وہ برابر نہ تہے بلکہ ہم کم زور اور ناتوان تہے مکے مین جب مدینے مین آئے ہمارے اون کے لڑائی شروع ہوئی کبہی ہم اون پر غالب ہوتے کبہی وہ ہم پر غالب ہوتے ایک رات آپ معمولی وقت پر تشریف نہ لائے دیر کرکے (جب آئے) تو ہم نے پوچہا آپنے بڑی دیر کی فرمایا میرا ایک پارہ کلام اللہ کا چہوٹ گیا تہا (بہولے سے نہین پڑہا تہا) مین نے بے اوسکے پورا کیے ہوئے آنا برا جانا اوس نے کہا مین نے آپکے صحابہ سے پوچہا تم قرآن کے حصے کس طرح کرتے ہو

صلی اللہ علیہ وسلم تحروا لیلۃ القدر فی السبع الاواخر ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ڈھونڈھو

شب قدر کو اخیر کی سات راتوں میں **باب** من قال سبع وعشرون ستائیسویں رات کا شب قدر ہونا **عن** معاویۃ بن ابی

سفیان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ القدر قال لیلۃ سبع وعشرین **ترجمہ** معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر ستائیسویں رات ہے **باب** من قال ھی فی کل رمضان سارے رمضان میں شب قدر ہونا **عن**

عبداللہ بن عمر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اسمع عن لیلۃ القدر فقال ھی فی کل رمضان ترجمہ عبداللہ

بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم سے سوال ہوا شب قدر کا آپ نے فرمایا وہ ساری رمضان میں ہے **ف** اگرچہ شب قدر میں بہت اختلاف ہے

مگر صحیح یہی ہے کہ وہ رمضان میں ہے پھر مرجح یہ ہے کہ رمضان کے اخیر دہے میں ہے پھر ظن غالب یہی ہے کہ طاق راتوں میں ہے پھر معتمد یہ ہے کہ ستائیسویں

رات ہے واللہ اعلم **باب** فی کم یقرء القران قرآن شریف کم سے کم کتنے دنوں میں ختم کرے **عن** عبداللہ بن عمرو ان النبی صلی

اللہ علیہ وسلم قال لہ اقرء القران فی شھر قال انی اجد قوۃ قال اقرء فی عشرین قال انی اجد قوۃ قال اقرء فی خمس عشرۃ

قال انی اجد قوۃ قال اقرء فی عشر قال انی اجد قوۃ قال اقرء فی سبع ولا تزیدن علی ذلک ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے

روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اون سے قرآن کو ایک مہینے میں ختم کیا کر اونہوں نے کہا مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے فرمایا آپ نے بیس دن میں

ختم کیا کر اونہوں نے کہا مجھی اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا پندرہ دن میں ختم کیا کر اونہوں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے

آپ نے فرمایا سات دن میں ختم کیا کر اس سے مت بڑہا **ف** یعنی سات دن سے کم میں ختم نکر اسی واسطے اب کلام اللہ کی سات منزلیں قرار دی گئی

ہیں اگر ایک منزل روز پڑھا کرے تو سات دن میں ختم ہوتا ہے مگر یہ نہیں چھوٹی بڑی ہیں **عن** عبداللہ بن عمرو قال قال لی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم صم من کل شھر ثلاثۃ ایام واقرء القران فی شھر فناقصنی وناقصتہ فقال صم یوما وافطر یوما

قال عطاء واختلفنا عن ابی فقال بعضنا سبعۃ ایام وقال بعضنا خمسا ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول

اللہ صلعم نے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر اور قرآن مہینا بھر میں ایک بار ختم کیا کر پھر میری اور آپ کی اختلاف ہوا مدت میں **ف**

میں ختم کی مدت کم کرنا چاہتا تھا اور روزے زیادہ رکھنا چاہتا تھا آپ ختم کی مدت بڑھانا چاہتے تھے اور روزے کم رکھنا چاہتے تھے ایک

نسخے میں فناقصنی وناقصتہ ضاد معجمہ سے ہے یعنی آپ میرا کلام توڑتے تھے اور میں اپنے کلام پر اصرار کرتا تھا **ف** آپ نے فرمایا

اچھا ایک دن روزہ رکھا کر اور ایک دن افطار کیا کر۔ عطا نے کہا میرے باپ سے لوگوں نے اختلاف کیا روایت میں بعضوں نے

کلام اللہ ختم کرنیکی مدت سات دن بعضوں نے پانچ دن کہی **عن** عبداللہ بن عمرو انہ قال یا رسول اللہ فی کم اقرء القران

قال فی شھر قال انی اقوی من ذلک ردد الکلام ابو موسی وتناقصہ حتی قال اقراہ فی سبع قال انی اقوی من ذلک

قال لا یفقہ من قراہ فی اقل من ثلاث ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے اونہوں نے کہا یا رسول اللہ میں کتنے روز میں کلام اللہ

ختم کروں آپ نے فرمایا ایک مہینے میں اونہوں نے کہا مجھ سے اس سے کم میں ہو سکتا ہے پھر اسی طرح ردو بدل رہا یہانتک کہ آپ نے فرمایا

سات روز میں ختم کر اونہوں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا جس شخص نے قرآن کو تین دن سے کم میں پڑھا وہ اوسکو

ہوا دس دن میں ختم کیا کر اونہوں نے کہا مجھی اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا

صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ الآیتین من آخر سورۃ البقرۃ فی لیلۃ کفتاہ ترجمہ عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے
سے سوال کیا وہ طواف کرتے تھے خانہ کعبہ کا انہوں نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص دو آیتیں سورۂ بقرہ کی آخر کی پڑھے گا ایک رات میں تو
کافی ہیں اوسکو ف شب بیداری اور تہجد گزاری سے بعضوں نے کہا کافی ہو جاتی ہیں ہر رنج اور برائی سے عن عبد اللہ بن عمرو بن
العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قام بعشر آیات لم یکتب من الغافلین ومن قام بمائۃ آیۃ کتب من
القانتین ومن قام بألف آیۃ کتب من المقنطرین ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
دس آیتیں کھڑے ہو کر نماز میں پڑھیگا وہ غافلوں میں سے نہ لکھا جاوے گا اور جو شخص سو آیتیں پڑھیگا وہ عابدوں میں سے اور عاقلوں
میں سے لکھا جاویگا اور جو شخص ہزار آیتیں پڑھیگا وہ بڑے مالداروں میں لکھا جاویگا اور مال سے مراد ثواب اور اجر ہے عن
عبد اللہ بن عمرو قال اتی رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقرئنی یا رسول اللہ فقال اقرأ ثلاثا من ذوات
الر فقال کبرت سنی واشتد قلبی وغلظ لسانی قال فاقرأ ثلاثا من ذوات حم فقال مثل مقالتہ فقال اقرأ
ثلاثا من المسبحات فقال مثل مقالتہ فقال الرجل یا رسول اللہ اقرئنی سورۃ جامعۃ فاقرأہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا زلزلت الارض حتی فرغ منہا فقال الرجل والذی بعثک بالحق لا ازید علیہا ابدا فادبر الرجل فقال النبی صلعم
افلح الرویجل مرتین ترجمہ عبد اللہ ابن عمرو سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بولا یا رسول اللہ مجھکو
قرآن پڑھائیے آپ نے فرمایا تین سورتیں پڑھ ان سورتوں میں سے جنکے سر میں الر ہے (یعنی یونس اور ہود اور یوسف وغیرہ)
اوس نے کہا یا رسول اللہ میرا سن بہت ہو گیا ہے اور میرا قلب سخت ہو گیا ہے اور میری زبان موٹی ہو گئی ہے (اسواسطے اتنی بڑی سورتیں
یاد نہیں کر سکتا) آپ نے فرمایا اچھا تین سورتیں حم والی پڑھ (جیسے حم عسق و زخرف وغیرہ) پھر اوس نے ایسا ہی کہا آپ نے فرمایا مسبحات میں سے
تین سورتیں یاد کر لے (یعنی وہ سورتیں جنکے اول میں سبح یا یسبح ہے) پھر اوس نے ایسا ہی کہا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو ایک سورت جامع
سکھائیے رسول اللہ نے اوسکو اذا زلزلت الارض سکھلا یا اخیر تک وہ شخص بولا قسم اوس شخص کی جس نے آپکو سچا نبی کر کے بھیجا ہے
اوس پر زیادہ نہیں کرونگا آپ نے دو بار فرمایا نجات پائی اس چھوٹے مرد نے **باب فی عدد آی** آیتوں کا شمار عن ابی ہریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سورۃ من القرآن ثلاثون آیۃ تشفع لصاحبہا حتی یغفر لہ تبارک الذی بیدہ
الملک ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ایک سورت ہے قرآن کی تیس آیتوں والی جو سفارش کریگی اپنے پڑھنے والے
کی یہانتک کہ اوسکی مغفرت ہو گی تبارک الذی بیدہ الملک **باب** تفریع ابواب السجود وکم سجدۃ فی القرآن سجدۂ تلاوت
کا بیان عن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقرأہ خمس عشرۃ سجدۃ فی القرآن منہا ثلاث فی المفصل
وفی سورۃ الحج سجدتان ترجمہ عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ نے اونکو پندرہ سجدے بتائے قرآن میں اون میں سے تین
مفصل میں ہیں (والنجم اذا السماء انشقت اور اقرأ میں) اور دو سجدے سورۂ حج میں (اور دس سجدے اور ہیں باقی کلام میں یعنی سورۂ اعراف
اور رعد اور نحل اور بنی اسرائیل اور مریم اور فرقان اور نمل اور الم تنزیل السجدہ اور ص اور فصلت میں ف امام شافعی اور جمہور اہل حدیث

ہوتی تھی کہا پہلا حصہ تین سورتونکا (بقرہ اور آل عمران اور نسا) پھر دوسرا حصہ پانچ سورتونکا (مائدہ اور انعام اور اعراف اور انفال اور
توبہ کا) پھر تیسرا حصہ سات سورتونکا (یونس اور ہود اور یوسف اور رعد اور ابراہیم اور حجر اور نحل کا) پھر چوتھا حصہ نو سورتونکا (بنی اسرائیل اور
کہف اور مریم اور طہ اور انبیا اور حج اور مومنون اور نور اور فرقان کا) پھر پانچوان حصہ گیارہ سورتونکا (شعرا اور نمل اور قصص اور عنکبوت اور
روم اور لقمان اور الم تنزیل السجدہ اور احزاب اور سبا اور فاطر اور یس کا) پھر چھٹا حصہ تیرہ سورتونکا (صافات اور ص اور زمر اور مومن
اور حم سجدہ اور حم عسق اور زخرف اور دخان اور جاثیہ اور احقاف اور محمد اور فتح اور حجرات کا) پھر ساتوان حصہ مفصل کا) یعنی سورہ
قاف سے آخر قرآن تک) **ف** اب بھی اسی حساب سے سات منزلین مروج ہین - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سات منزلین کلام اللہ کی
رسول اللہ صلعم کے زمانے مین بھی تہین اور ترتیب قرآن کی سورتون کی اعتبار سے وہی تھی جو حضرت عثمان کیوقت مین قرار پائے

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفقہ من قرأ القرآن فی اقل من ثلاث **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمرو سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص نے قرآن تین دن سے کم مین پڑھا وہ کچھ نہین سمجھا **عن** عبد اللہ بن عمرو
انہ سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی کم یقرأ القرآن قال فی اربعین یوما ثم قال فی شہر ثم قال فی عشرین ثم قال
فی خمس عشرۃ ثم قال فی عشر ثم قال فی سبع لم ینزل من سبع **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے انہون نے پوچھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی دنون مین کلام اللہ ختم کیا جاوے آپنے فرمایا چالیس دن مین پھر فرمایا مہینا بھر مین پھر فرمایا
بیس دن مین پھر فرمایا پندرہ دن مین پھر فرمایا دس دن مین پھر فرمایا سات دن مین سات دن سے کم نہ کیا **عن** علقمۃ والاسود
قالا اتی ابن مسعود رجل فقال انی اقرأ المفصل فی رکعۃ فقال اھذا کھذ الشعر ونثرا کنثر الدقل لکن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ النظائر السورتین فی رکعۃ النجم والرحمن فی رکعۃ واقتربت والحاقۃ فی رکعۃ
والطور والذاریات فی رکعۃ واذا وقعت ونون فی رکعۃ وسأل سائل والنازعات فی رکعۃ وویل للمطففین
وعبس فی رکعۃ والمدثر والمزمل فی رکعۃ وھل اتی ولا اقسم بیوم القیامۃ فی رکعۃ وعم یتساءلون والمرسلات
فی رکعۃ والدخان واذا الشمس کورت فی رکعۃ قال ابو داود وھذا تالیف ابن مسعود رحمہ اللہ **ترجمہ** علقمہ اور
اسود سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود کے پاس ایک شخص آیا اور بولا مین مفصل (کی پوری منزل) ایک رکعت مین پڑھ لیتا ہون عبد اللہ
بن مسعود نے کہا تو اسطرح سے پڑھ لیتا ہوگا جیسے شعر جلدی سے پڑھ لیتے ہین یا سوکھی کھجورین درخت سے جھڑتی ہین مگر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم برابر والی دو دو سورتون کو ایک رکعت مین پڑھتے تھے جیسے نجم اور سورہ رحمن کو ایک رکعت مین اور اقتربت الساعۃ اور الحاقہ
کو ایک رکعت مین اور والطور اور والذاریات کو ایک رکعت مین اور اذا وقعت اور والنون کو ایک رکعت مین اور سأل سائل اور
والنازعات کو ایک رکعت مین اور ویل للمطففین اور عبس کو ایک رکعت مین اور مدثر اور مزمل کو ایک رکعت مین اور ہل اتی اور لا اقسم بیوم القیامہ
کو ایک رکعت مین اور عم یتساءلون اور والمرسلات ایک رکعت مین اور دخان اور اذا الشمس کورت کو ایک رکعت مین - کہا ابو داود نے یہ ابن
مسعود کی ترتیب ہے **عن** عبد الرحمن بن یزید قال سألت ابا مسعود وھو یطوف بالبیت فقال قال رسول اللہ

السا ہی نون ذکر کیا سجدہ میں نبی ابو القاسم (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیچھے کیا ہے میں ہمیشہ اسکو کرتا رہونگا یہانتک کہ ان سے مل جاؤں **باب** السجود فی ص ص میں سجدہ کرنیکا بیان **عن** ابن عباس قال لیس ص من عزائم السجود وقد رأیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد فیہا **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ص کا سجدہ کچھ ضرور نہیں ہے مگر میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا آپ اوس میں سجدہ کرتے تھے **عن** ابی سعید الخدری انہ قال قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو

علی المنبر ص فلما بلغ السجدۃ نزل فسجد وسجد الناس معہ فلما کان یوم آخر قرأھا فلما بلغ السجدۃ

تشزن الناس للسجود فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھی توبۃ نبی ولکنی رأیتکم تشزنتم للسجود

فنزل فسجد وسجدوا **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ نے منبر پر سورہ ص پڑھی جب سجدے کی آیت پر پہونچے

اوتر کر سجدہ کیا لوگوں نے بھی سجدہ کیا پھر دوسرے دن پڑھی جب سجدے کی آیت پر پہونچے لوگ سجدہ کے لیے تیار ہوئے آپ نے فرمایا یہہ سجدہ تو یہ تھی ایک پیغمبر کی (داؤد علیہ السلام کے) مگر اب

تم مستعد ہوگئے سجدے کے لیے تو خیر آپ اوترے اور سجدہ کیا لوگوں نے بھی آپ کے ساتھہ سجدہ کیا **باب** الرجل یسمع السجدۃ

وھو راکب جو شخص سوار ہو اور سجدے کی آیت سنے تو کیا کرے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ عام الفتح سجدۃ

فسجد الناس کلھم منھم الراکب والساجد فی الارض حتی ان الراکب لیسجد علی یدہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول

اللہ صلعم نے سجدے کی آیت پڑھی جس سال مکہ فتح ہوا سب لوگوں نے سجدہ کیا بعض اونمیں سے سوار تھے بعضوں نے زمین پر سجدہ کیا سوار نے اپنے

ہاتھہ پر سجدہ کیا **عن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ علینا السورۃ قال ابن نمیر فی غیر صلاۃ ثم

اتفقا فیسجد ونسجد معہ حتی لا یجد احدنا مکانا لموضع جبھتہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم ایک سورت سناتے ہمکو بغیر نماز کے پھر آپ سجدہ کرتے اور ہم بھی آپکے ساتھہ سجدہ کرتے یہانتک کہ کسیکو ہم میں سے اپنی پیشانی

رکھنے کی جگہہ نہ ملتی **ف** تو وہ اپنے ہاتھہ یا ران پر یا دوسرے کی پشت پر سجدہ کر لیتا **عن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم یقرأ علینا القرآن فاذا مر بالسجدۃ کبر وسجد وسجدنا قال عبد الرزاق وکان الثوری

یعجبہ ھذا الحدیث قال ابو داؤد یعجبہ لانہ کبر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم ہم کو

قرآن سنایا کرتے جب سجدے کی آیت پڑھتے تو تکبیر کہہ کر سجدہ کرتے اور ہم بھی آپکے ساتھہ سجدہ کرتے۔ کہا عبد الرزاق نے

یہ حدیث سفیان ثوری کو بہت پسند تھی کیونکہ اس میں تکبیر کا ذکر ہے **باب** ما یقول اذا سجد سجدہ تلاوت میں

کیا کہے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی سجود القرآن باللیل یقول فی السجدۃ مرارا

سجد وجھی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم تلاوت کے سجدوں میں رات کو کئی کئی بار فرماتے۔ سجد وجھی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ سجدہ کیا میرے

منہہ نے اوس شخص کو جس نے اوسکو پیدا کیا اور اوسکے کان آنکھہ بنائے اپنی طاقت اور قوت سے **باب** فیمن یقرأ السجدۃ

بعد الصبح جو شخص بعد صبح کی نماز کے سجدہ کی آیت پڑھے وہ کب سجدہ کرے **عن** ابی تمیمۃ الھجیمی قال لما بعثنا الرکب

واجب بھی ہے اور مالک کے نزدیک گیارہ سجدے ہیں اور مفصل میں اور حج میں اونکے نزدیک کوئی سجدہ نہیں ہے اور شافعی کے نزدیک
چودہ ہیں حج میں اون کے نزدیک سجدہ نہیں ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک بھی چودہ ہیں مگر سورۂ حج میں اونکے نزدیک ایک ہی سجدہ
ہے یعنی بعد یشاء کے نہ بعد تفلحون کے ۔ اختلاف ہے اس میں کہ سجدہ تلاوت واجب ہے یا سنت ابو حنیفہ کے نزدیک واجب ہے اور باقی
ائمہ اور اہل حدیث کی نزدیک سنت ہے ۔ اور بھی اختلاف ہے اس میں کہ سجدہ تلاوت کے لیے وضو شرط ہے یا نہیں ائمہ اربعہ اور اکثر
علماء کی نزدیک شرط ہے اور ابن تیمیہ کے نزدیک شرط نہیں ہے ۔ کہا ابو داؤد نے ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلعم کے ساتھ
میں نے گیارہ سجدے کیے کلام اللہ میں (روایت کیا اوسکو ابن ماجہ نے) مگر اسناد اوسکی ضعیف ہے **عن عقبة بن عامر قال**
قلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم أفي سورة الحج سجدتان قال نعم ومن لم يسجدهما فلا يقرأهما ترجمہ عقبہ بن عامر سے
روایت ہے میں نے رسول اللہ سے سنا کیا سورۂ حج میں دو سجدے ہیں آپ نے فرمایا ہاں جو وہ دونوں سجدے نہ کرے اس سورت کو بھی نہ پڑھے **ف**
ترمذی نے کہا اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے ، **باب من لم يسجد في المفصل** مفصل میں سجدہ تلاوت نہ ہونیکا بیان
عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يسجد في شيء من المفصل منذ تحول الى المدينة ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ نے مفصل میں سجدہ نہیں کیا جب سے مدینے میں آئے **ف** یہ حدیث امام مالک کی دلیل ہے مگر اسکی اسناد میں
ابو قدامہ اور مطر وراق دونو ضعیف ہیں کہا نووی نے یہ حدیث ضعیف ہے اور معارض ہے اسکی حدیث ابو ہریرہ کی جو صحیح ہے اور
آگے آتی ہے حالانکہ ابو ہریرہ کا اسلام ساتویں سال ہجری میں ہوا **عن زيد بن ثابت قال قرأت على رسول الله صلى الله عليه**
وسلم النجم فلم يسجد فيها ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ کے سامنے میں نے سورہ والنجم پڑھی آپ نے اوس میں سجدہ نہ کیا
کہا ابو داؤد نے زید امام تھے انہوں نے سجدہ نہ کیا (اس وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سجدہ نہ کیا) معارض ہے اسکی حدیث ابن عباس
کی جو صحیحین میں ہے کہ آنحضرت نے سجدہ کیا والنجم میں **باب من رأى فيها سجودا** والنجم میں سجدہ کرنیکا بیان **عن**
عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ سورة النجم فسجد بها وما بقي احد من القوم الا سجد فاخذ رجل من
القوم كفا من حصى او تراب فرفعه الى وجهه وقال يكفيني هذا قال عبد الله فلقد رأيته بعد ذلك قتل كافرا
ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے سورہ والنجم پڑھی پھر سجدہ کیا اور کوئی آدمی ایسا نہ رہا جس نے سجدہ نہ کیا ہو ایک
شخص نے تھوڑی ریتی یا مٹھی میں لیکر منہ تک اٹھالی اور کہا یہ کفایت کرتا ہے مجھکو (سجدے سے) عبد اللہ نے کہا میں نے اوسکو دیکھا قتل ہوا
کفر کی حالت میں **باب السجود في اذا السماء انشقت واقرأ** اذا السماء انشقت اور اقرأ میں سجدہ کرنیکا بیان **عن ابي هريرة قال**
سجدنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في اذا السماء انشقت واقرأ باسم ربك الذي خلق ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ہم نے سجدہ
کیا رسول اللہ صلعم کے ساتھ اذا السماء انشقت میں اور اقرأ باسم ربک الذی خلق میں **عن ابي رافع قال صليت مع ابي هريرة العتمة**
فقرأ اذا السماء انشقت فسجد فقلت ما هذه السجدة قال سجدت بها خلف ابي القاسم فلا ازال اسجد بها
حتى القاه ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے میں نے ابو ہریرہ کے پیچھے عشا کی نماز پڑھی انہوں نے اذا السماء انشقت پڑھ کر سجدہ کیا میں نے کہا یہ سجدہ

وتر واجب ہوتا تو اوسکو بھی ادا کر لیتی عن ابن عمر ان رجلا من اہل البادیۃ سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صلاۃ اللیل فقال باصبعیہ
هکذا مثنی مثنی والوتر رکعۃ من آخر اللیل ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے جنگل کے رہنے والوں میں سے رسول اللہ سے رات کی نماز کو پوچھا آپ نے
دو انگلیوں سے اشارہ کیا یعنی دو دو رکعتیں ہیں اور وتر کی ایک رکعت ہے آخر رات میں عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوتر حق علی کل مسلم
فمن احب ان یوتر بخمس فلیفعل ومن احب ان یوتر بثلاث فلیفعل ومن احب ان یوتر بواحدۃ فلیفعل ترجمہ ابی ایوب انصاری سے روایت ہے
رسول اللہ نے فرمایا وتر لازم ہے ہر مسلمان پر جسکا جی چاہے پانچ رکعتیں وتر کی پڑھے جسکا جی چاہے تین رکعتیں پڑھے جسکا جی چاہے ایک رکعت پڑھے ف اور اوسی طرح
نو رکعت اور سات رکعت وتر کی بھی آئی ہیں مگر حکم بن ہشام کی روایت سے باب ما یقرأ فی الوتر وتر میں کون سی سورتیں پڑھے عن ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوتر بسبح اسم ربک الاعلی وقل للذین کفروا والله الواحد الصمد ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلعم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا
الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے عن عبد العزیز بن جریج قال سألت عائشۃ ام المؤمنین بأی شیء کان یوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر معناہ قال وفی
الثالثۃ بقل ہو اللہ احد والمعوذتین ترجمہ عبد العزیز بن جریج سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلعم وتر میں کون سی سورتیں پڑھتے تھے
انہوں نے ایسا ہی بیان کیا کہا تیسری رکعت میں قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے تھے باب القنوت فی الوتر وتر میں قنوت
پڑھنے کا بیان عن الحسن بن علی قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمات اقولهن فی الوتر قال ابن جواس فی قنوت الوتر اللهم اهدنی فیمن هدیت و
عافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت انک تقضی ولا یقضی علیک وانه لا یذل من
والیت تبارکت ربنا وتعالیت ترجمہ امام حسن بن علی سے روایت ہے رسول اللہ نے مجھکو چند کلمے سکھائی جنکو میں وتر میں کہا کرتا ہوں ایک روایت میں ہے وتر
کی قنوت میں کہا کرتا ہوں اللہم اہدنی فیمن ہدیت اخیر تک عن علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلعم کان یقول فی آخر وترہ اللہم انی اعوذ برضاک
من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک ترجمہ حضرت علی سے
روایت ہے رسول اللہ وتر کی بعد یہ دعا پڑھتے اللہم انی اعوذ برضاک اخیر تک عن ابی بن کعب ان رسول اللہ صلعم قنت یعنی فی الوتر قبل الرکوع
ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ نے قنوت پڑھی وتر میں قبل رکوع کے۔ کہا ابوداود نے سوا عیسی بن یونس کے اور بہت لوگوں نے اس
حدیث کو روایت کیا مگر قنوت کا ذکر نہیں کیا بلکہ ابی بن کعب سے یوں روایت ہے کہ وہ قنوت رمضان کے نصف اخیر میں پڑھتے تھے ف یہی قول ہے شافعی
اور احمد کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک سال بھر پڑھے عن محمد عن بعض اصحابہ ان ابی بن کعب امہم یعنی فی رمضان وکان یقنت فی النصف
الاخر من رمضان ترجمہ ابی بن کعب نے امامت کی لوگوں کی رمضان میں اور وہ قنوت پڑھتے تھے رمضان کے اخیر نصف میں عن الحسن
ان عمر بن الخطاب جمع الناس علی ابی بن کعب فکان یصلی لهم عشرین لیلۃ ولا یقنت بهم الا فی النصف الباقی فاذا کانت العشر
الاواخر تخلف فصلی فی بیتہ فکانوا یقولون ابق ابی ترجمہ حسن سے روایت ہے حضرت عمر نے جمع کیا لوگوں کو ابی بن کعب پر وہ لوگوں کے
ساتھ بیس راتوں تک نماز پڑھا کرتے تھے مگر قنوت نصف اخیر میں پڑھتے تھے جب اخیر کے دس [illegible] رہ جاتے تو اپنے گھر میں نماز پڑھا کرتے لوگ کہتے ابی
بھاگ گئے۔ کہا ابوداود نے ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ حدیث ابی کی کہ رسول اللہ نے قنوت پڑھا وتر میں کچھ چیز نہیں ہے ضعیف ہے ف
اسی طرح جو روایت کیا نسائی اور ابن ماجہ نے ابی بن کعب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تھے اور قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے اور خطیب

قال ابو معاذ دعني الى المدينة قال كنت اقص بعد صلاة الصبح فاسجد فنهاني ابن عمر فلم انته ثلاث مرار ثم عاد فقال اني

صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم ومع ابي بكر وعمر وعثمان رضي الله عنهم فلم يسجدوا حتى تطلع الشمس ترجمہ ابو تمیمہ ہجیمی سے روایت ہے

جب ہم سفر کے ساتھ مدینے میں آئے تو میں وعظ کہا کرتا تھا بعد فجر کی نماز کے اور سجدہ تلاوت کیا کرتا تھا عبد اللہ بن عمر نے تین بار مجھے منع کیا میں

باز نہ آیا انہوں نے آخر پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ اور ابو بکر اور عمر اور عثمان کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے سجدہ نہیں کیا بعد نماز کے یہاں تک کہ

آفتاب نکلے

ابواب الوتر

وتر کے بابوں کا بیان

باب استحباب الوتر وتر پڑھنا سنت ہے

عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا اهل القرآن اوتروا فان الله وتر يحب الوتر ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا اے قرآن والو وتر پڑھا کرو کیونکہ اللہ بھی وتر ہے دوست رکھتا ہے وتر کو ف وتر کہتے ہیں طاق کو۔ یہاں پر مراد وتر سے یہ ہے کہ تہجد پڑھا کرو اور اسکو طاق کر لیا کرو وتر پڑھ کر جیسے آٹھ رکعتیں تہجد کے پڑھیں اور ایک رکعت یا تین رکعت یا پانچ رکعتیں وتر کی پڑھیں سب طاق ہو گئیں یعنی نو یا گیارہ یا تیرہ

عن عبد الله عن النبي صلعم بمعناه زاد فقال الاعرابي ما تقول قال ليس لك ولا لاصحابك ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے بھی ایسی ہی حدیث ہے اتنا زیادہ ہے کہ جب انہوں نے یہ حدیث بیان کی تو ایک اعرابی بولا کیا کہتے ہو عبد اللہ بن مسعود نے کہا یہ تجھکو حکم نہیں ہے نہ تیرے ساتھیوں کو (یہ تو قرا اور حفاظ اور عباد کو حکم ہے تجھکو پانچ نماز فرض ادا کرنا کافی ہے)

عن خارجة بن حذافة العدوي قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان الله تعالى امدكم بصلوة وهي خير لكم من حمر النعم وهي الوتر فجعلها لكم فيما بين العشاء الى طلوع الفجر ترجمہ خارجہ بن حذافہ عدوی سے روایت ہے نکلے ہم پر رسول اللہ اور فرمایا بیشک اللہ نے امداد کی تمہاری ایک نماز سے جو بہتر ہے تمہارے واسطے سرخ اونٹوں سے وہ وتر کی نماز ہے اسکا وقت عشا کے بعد سے فجر نکلنے تک مقرر کیا

باب في من لم يوتر جو شخص وتر نہ پڑھے تو کیسا

عن بريدة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الوتر حق فمن لم يوتر فليس منا الوتر حق فمن لم يوتر فليس منا الوتر حق فمن لم يوتر فليس منا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے وتر حق ہے یعنی لازم ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے، وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے، وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے ف اکثر علما اور ائمہ ثلثہ اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک وتر سنت ہے اور یہی مذہب ہے اکثر اصحاب اور تابعین سے اور ابو حنیفہ کے نزدیک وتر واجب ہے اون کی دلیل یہی حدیث ہے روایت کیا اسکو حاکم نے مستدرک میں اور صحیح کہا اسکو

عن ابن محيريز ان رجلا من بني كنانة يدعى المخدجي سمع رجلا بالشام يكنى ابا محمد يقول ان الوتر واجب قال المخدجي فرحت الى عبادة بن الصامت فاخبرته فقال عبادة كذب ابو محمد سمعت رسول الله صلعم يقول خمس صلوات كتبهن الله على العباد فمن جاء بهن لم يضيع منهن شيئا استخفافا بحقهن كان له عند الله عهد ان يدخله الجنة ومن لم يأت بهن فليس له عند الله عهد ان شاء عذبه وان شاء ادخله الجنة ترجمہ ابن محیریز سے روایت ہے ایک شخص نے بنی کنانہ میں سے جسکو مخدجی کہتے تھے ایک شخص سے سنا شام میں جسکا نام ابو محمد تھا وتر واجب ہے، مخدجی نے کہا میں یہ سنکر عبادہ بن صامت پاس گیا اور ان سے بیان کیا عبادہ نے کہا ابو محمد نے جھوٹ کہا میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے پانچ نمازیں ہیں جنکو اللہ نے فرض کیا ہے بندوں پر جو شخص انکو ادا کریگا اور ضائع نہیں کریگا انکو ہلکا سمجھ کر تو اسکا اقرار ہوگا اللہ کے پاس جنت میں جانیکا اور جو انکو ادا نہ کرے اوسکا کچھ اقرار اللہ پاس نہیں ہے چاہے اوسکو عذاب کرے چاہے اوسکو جنت میں لیجاوے ف اس حدیث میں آپ نے وتر کا ذکر نہ کیا اگر

(ایسا نہ ہو جاوین اور وتر کا وقت گذر جاوی) اور عمر کو کہا انہون نی مشکل کام کو اختیار کیا جس مین طاقت چاہیے **ف** بہتر یہی ہے جسکو بھروسا ہو کہ شب مین جاگیگا وہ وتر کی تاخیر کری اور تہجد ادا کرکی اخیر مین وتر پڑہی لیکن جو شخص کمزور ہو یا آنکھ کھلنے کا بھروسا نہ ہو وہ وتر اول شب مین پڑہ لی پھر اگر آنکھ کھلے تو تہجد پڑہی لیکن وتر دوبارہ نہ پڑہی جیسا کہ نوین پارہ کے شروع مین آویگا

باب فی وقت الوتر وتر کے وقت کا بیان

عن مسروق قال قلت لعائشة متی کان یوتر رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت کل ذلک قد فعل اوتر اول اللیل ووسطه وآخره ولکن انتهی وتره حین مات الی السحر **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا رسول اللہ صلعم وتر کس وقت پڑہتے تھے انہون نے کہا ہر وقت کبھی اول شب مین کبھی بیچ مین کبھی اخیر شب مین لیکن وفات کے قریب آپ وتر کو فجر کی قریب پڑہا کرتی تہی

عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال بادروا الصبح بالوتر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جلدی پڑہو وتر صبح ہو جانے سے پہلے **ف** جب صبح ہو گئی پھر وتر نہ رہا یہی قول ہے عطا اور احمد اور مالک کا اور بعضون کے نزدیک قضا کری اوسکو اگرچہ صبح ہو جاوی بدلیل اوس حدیث کے جو اوپر گزری ابو سعید سے

عن معاوية بن صالح عن عبد الله بن ابی قیس قال سألت عائشة عن وتر رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت ربما اوتر اول اللیل وربما اوتر من آخره قلت کیف کانت قراءته اکان یسر بالقراءة ام یجهر قالت کل ذلك كان يفعل ربما اسر وربما جهر وربما اغتسل فنام وربما توضأ فنام **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی قیس سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کب پڑہتے تھے انہون نے کہا اول شب مین کبھی اخیر شب مین مین نے کہا قراءت کیونکر کرتی تہی پکار کر یا آہستہ انہون نے کہا ہر طرح کبھی پکار کر کبھی آہستہ کبھی غسل کر کے سوتے کبھی وضو کر کی سو رہتے جنابت سے **ف** اس مسئلہ کو یون ہی بیان کر دیا

عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا اخیر نمازون مین رات کے وتر کو کرو **ف** یعنی سب کے آخر مین وتر پڑہا کرو والحمد للہ

تمام ہوا پارہ آٹھوان سنن ابو داؤد کے ستیس پارون مین سے اور پورا ہو گیا ربع پہلا

اس پارہ کی تمامی سے اب شروع کرتا ہون پارہ نوان اور ربع دوسرا

خداوند کریم کے فضل و عنایت پر بھروسا کر کے اور دعا کرتا ہون

اوس شہنشاہ حقیقی کے درگاہ بی پرواہ مین جسنے

تو نے مجھ گنہگار ضعیف کو قوت عطا فرمائی

اس کتاب عظیم کے ایک ربع پورا

کرنیکی ایسی توفیق دی اس کتاب کے تمام کرنیکی اپنی رحمت اور کرم سے کوئی دن کا ہمارا نہین ہے سو تیری تو ہی مالک اور تو ہی معین ہے۔ وآخر دعوانا

ان الحمد لله رب العالمین

تم الجزء الثامن وبکمل الربع الاول بتمامه ویتلوه الجزء التاسع والربع الثانی ان شاء الله

تین عبداللہ بن مسعود نے رسول اللہ کی قنوت پڑہا وتر میں قبل رکوع کی ذکر کیا اس حدیث کو ابن جوزی نے تحقیق میں اور سکوت کیا اس پر

ابونعیم نے حلیہ میں ابن عباس سے کہ رسول اللہ نے تین رکعتین وتر کی پڑہیں اور قنوت پڑہا رکوع کے پہلے اور طبرانی نے اوسط میں ابن عمر سے کہ رسول اللہ وتر

کی تین رکعتین پڑہتے تہے اور قنوت رکوع کے پہلے پڑہتے تہے۔ سفر السعادت میں ہے کہ امیر المومنین عمر اور ابی بن کعب اور عبداللہ بن مسعود سے ثابت ہوا ہے

کہ انہوں نے قنوت وتر میں پڑہا لیکن یقین ہے کہ پیغمبر خدا سے روایت نہیں ہے کہ آپ نے قنوت پڑہا وتر میں اور جو روایت آئی ہے وہ مطعون اور

منقطع ہوگی امام احمد نے فرمایا کہ قنوت صبح کی نماز میں ثابت ہے پر وتر میں حدیث صحیح سے ثابت نہیں ہے۔ دعا قنوت سب سے صحیح وہی ہے جو اوپر امام

حسن علیہ السلام کی روایت سے گزری۔ اور ایک یہ بھی دعا ہے جو بروقت مصیبت کی پڑہی جاتی ہے کفار پر بددعا کرنے کیلیے اللھم اغفر للمومنین والمومنات

والمسلمین والمسلمات والف بین قلوبھم واصلح ذات بینھم وانصرھم علی عدوک وعدوھم اللھم العن الکفرة الذین یصدون عن سبیلک ویکذبون رسلک

ویقاتلون اولیاءک اللھم خالف بین کلمتھم وزلزل اقدامھم وانزل بھم باسک الذی لا ترده عن القوم المجرمین۔ اور ایک یہ بھی دعا ہے اللھم

انی اعوذ برضاک من سخطک اخیر تک جو اوپر گزری مگر نسائی کی روایت میں ہے کہ یہ دعا آپ نماز سے فارغ ہو کر پڑہتے اور ایک یہ بھی دعا ہے اللھم

انا نستعینک اخیر تک مگر یہ صحیح روایت سے ثابت نہیں رسول اللہ سے **باب** فی الدعاء بعد الوتر وتر کے بعد کون سی دعا پڑہے **عن**

ابی بن کعب قال کان رسول اللہ اذا سلم فی الوتر قال سبحان الملک القدوس **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ

جب وتر پڑہ کر سلام پہیرتے تو سبحان الملک القدوس کہتے **ف** زیادہ کیا نسائی نے کہ تین بار بلند کرتے آواز تیسری بار میں **عن** ابی سعید قال

قال رسول اللہ من نام عن وتره او نسیه فلیصله اذا ذکره **ترجمہ** ابوسعید سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ نے جو شخص سو جاوے وتر پڑہ کر

یا بہول جاوے اسکو تو جب یاد آوے پڑہ لیوے **ف** یہ حکم استحبابی ہے جیسے دوسری حدیث میں ظلیفی کو فرمایا اگر رات کو نہ پڑہ سکا تو دن کو قضا کر لیوے بعضوں

نے کہا اس حدیث سے وتر کا وجوب ثابت ہوتا ہے **باب** فی الوتر قبل النوم سونے سے پہلے وتر پڑہ لینے کا بیان **عن** ابی ھریرة قال اوصانی

خلیلی صلی اللہ علیہ وسلم بثلاث لا ادعھن فی سفر ولا حضر رکعتی الضحی وصوم ثلاثة ایام من الشھر وان لا انام الا علی وتر **ترجمہ**

ابوہریرہ سے روایت ہے مجہکو وصیت کی میرے دوست محمد نے تین باتونکی جنکو میں نہیں چہوڑتا سفر میں نہ حضر میں دو رکعتین چاشت کے اور تین روزے

ہر مہینے میں اور نہ سونا مگر وتر پڑہ کر **ف** ابن حجر نے کہا شاید ابوہریرہ کو آپنے وتر سونے سے پہلے پڑہنے کا اسوسطے حکم دیا کہ وہ آپکی حدیثوں کے سننے

میں بڑی رات تک مشغول رہتے ہونگے اور دن سے زیادہ تو خوف ہوا انکو وتر قضا ہو جانیکا در صورت سو جانے کے وتر سے پہلے واللہ اعلم **عن** ابی الدرداء

قال اوصانی خلیلی صلعم بثلاث لا ادعھن لشیئ اوصانی بصیام ثلثة ایام من کل شھر ولا انام الا علی وتر وبسبحة الضحی فی الحضر

والسفر **ترجمہ** ابوالدرداء سے روایت ہے وصیت کی مجہکو میرے حبیب نے (یعنی محمد صلعم نے) تین باتونکی جنکو میں نہیں چہوڑتا کسی عذر سے ایک تو تین

روزے رکہنا ہر مہینے میں دوسرے نہ سونا مگر وتر پڑہ کر تیسرے دوگانہ چاشت کا ادا کرنا حضر اور سفر میں **عن** ابی قتادة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال

لابی بکر متی توتر قال اوتر من اول اللیل وقال لعمر متی توتر قال آخر اللیل فقال لابی بکر اخذ ھذا بالحزم وقال لعمر

اخذ ھذا بالقوة **ترجمہ** ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا تم وتر کب پڑہا کرتے ہو انہوں نے کہا اول شب میں

پھر حضرت عمر سے فرمایا تم وتر کب پڑہا کرتے ہو انہوں نے کہا اخیر شب میں تب آپ نے ابوبکر کو کہا انہوں نے احتیاط پر عمل کیا اسلیے کہ شاید سو رہیں

الجزء التاسع

پارہ نوان

الربع الثانی

ربع دوسرا

بسم الله الرحمن الرحيم

باب فی نقض الوتر وتر دوبارہ نہ پڑھنا چاہیے **عن** قیس بن طلق قال زارنا طلق بن علی فی یوم من رمضان وامسی عندنا وافطر ثم قام بنا تلك الليلة واوتر بنا ثم انحدر الى مسجده فصلى باصحابه حتى اذا بقى الوتر قدم رجلا فقال اوتر باصحابك فانى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا وتران فی ليلة **ترجمہ** قیس بن طلق سے روایت ہے طلق بن علی رض ایک دن رمضان مین ہماری پاس آئے اور شام تک رہے اور روزہ افطار کیا پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھائی اور وتر پڑھا بعد اوسکے اپنی مسجد مین گئے اور اپنے لوگون کے نماز پڑھائی جب وتر باقی رہ گئی تو ایک اور شخص کو آگے کر دیا اور کہا تو وتر پڑھا کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتی تھے ایک رات مین دو وتر نہین ہو سکتے

باب القنوت فی الصلوة نماز مین دعا قنوت پڑھنے کا بیان **عن** ابی ہریرة قال واللہ لاقربن بکم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فكان ابو هريرة يقنت فى الركعة الآخرة من صلاة الظهر وصلاة العشاء الآخرة وصلاة الصبح فيدعو للمؤمنين ويلعن الكافرين **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے انہون نے کہا قسم خدا کے مین رسول اللہ کی سی نماز پڑھونگا راوی نے کہا ابوہریرہ قنوت پڑھتے تھے اخیر رکعت مین ظہر کے اور عشا کے اور فجر کے دعا کرتے تھے مسلمانون کیواسطے اور لعنت کرتے تھے کافرون پر **عن** البراء ان النبی صلى الله عليه وسلم كان يقنت فى صلوة الصبح زاد ابن معاذ وصلوة المغرب **ترجمہ** براء سے روایت ہے رسول اللہ قنوت پڑھتے تھے فجر کے نماز مین اور ایک روایت مین ہے مغرب کے نماز مین **عن** ابی هريرة قال قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فى صلاة العتمة شهرا يقول فى قنوته۔ اللهم نج الوليد بن الوليد۔ اللهم نج سلمة بن هشام۔ اللهم نج المستضعفين من المؤمنين۔ اللهم اشدد وطأتك على مضر۔ اللهم اجعلها عليهم سنين كسنى يوسف قال ابو هريرة واصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم فلم يدع لهم فذكرت ذلك له فقال وما تراهم قد قدموا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑھی عشا کے نماز مین ایک مہینے تک آپ فرماتی تھے قنوت مین یا اللہ نجات دے ولید بن ولید کو یا اللہ نجات دے سلمہ بن ہشام کو (یہ لوگ قید تھے کفار کے ہاتھ مین) یا اللہ نجات دے ضعیف مسلمانون کو۔ یا اللہ سخت کر عذاب اپنا مضر پر۔ یا اللہ اون پر قحط ڈال جیسے یوسف کے زمانے مین قحط ہوا تھا۔ ابوہریرہ نے کہا ایک روز آپ نے صبح کی لیکن اون لوگون کے لیے دعا نہ مانگی مین نے آپ سے یہ بیان کیا آپ نے فرمایا تو کیا دیکھتا ہے وہ لوگ (ولید اور سلمہ) آگئے (مدینے مین کفار کے ہاتھ سے نجات پاکر) **عن**

فہرست پارہ ہشتم سنن ابو داؤد علیہ الرحمۃ

بن حبشی الخثعمی ان النبی صلی الله علیه وسلم سئل ای الاعمال افضل قال طول القیام قیل فای الصدقة [illegible]
قال جهد المقل قیل فای الهجرة افضل قال من هجر ما حرم الله علیه قیل فای الجهاد افضل قال من جاهد
المشرکین بماله ونفسه قال قیل فای القتل اشرف قال من اهریق دمه وعقر جواده ترجمہ عبد اللہ بن حبشی خثعمی
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا سب عملون مین کونسا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا دیر تک کھڑا رہنا نماز مین پھر
سوال ہوا کونسا صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا جو کم مال والا محنت کرکے صدقہ دیوے ۔ پھر سوال ہوا کون سی ہجرت افضل ہے فرمایا
جو چھوڑ دے حرام کو ۔ پھر سوال ہوا کونسا جہاد افضل ہے فرمایا جو جہاد و مشرکون کے ساتھ ہو اپنے مال اور جان سے پھر سوال ہوا کونسا قتل
افضل ہے فرمایا جسکا خون بہایا جاوے اور اوسکے گھوڑے کے ہاتھ پانون کاٹے جاوین (خدا کے راہ مین) **باب الحث علی قیام**
اللیل شب بیداری کی فضیلت کا بیان **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رحم الله رجلا قام
من اللیل فصلی وایقظ امرأته فصلت فان ابت نضح فی وجهها الماء رحم الله امرأة قامت من اللیل فصلت و
ایقظت زوجها فان ابی نضحت فی وجهه الماء ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرے
اللہ تعالی اوس شخص پر جو رات کو اوٹھے اور نماز پڑھے پھر اپنی عورت کو جگا دے وہ بھی نماز پڑھے اگر وہ نہ اوٹھے تو اوسکے منہ پر پانی چھڑک
دے رحم کرے اللہ اوس عورت پر جو رات کو اوٹھے اور نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو جگا دے اگر وہ نہ اوٹھے تو اوسکے منہ پر پانی چھڑک
دیوے **عن** ابی سعید وابی هریرة قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من استیقظ من اللیل وایقظ امرأته
فصلیا رکعتین جمیعا کتبا من الذاکرین الله کثیرا والذاکرات ترجمہ ابی سعید اور ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
نے فرمایا جو شخص رات کو جاگے اور اپنی عورت کو بھی جگا دے پھر دونون دو دو رکعتین پڑھین تو ذاکرین اور ذاکرات مین سے لکھے جاوینگے **ف**
یہ دونو حدیثین اوپر گذر چکین آٹھوین باب قیام اللیل مین **باب فی ثواب قراءة القرآن** قرآن پڑھنے کا ثواب **عن**
عثمان عن النبی صلی الله علیه وسلم قال خیرکم من تعلم القرآن وعلمه ترجمہ حضرت عثمان سے روایت ہے رسول اللہ
نے فرمایا بہتر تم مین وہ شخص ہے جو قرآن شریف سیکھے اور سکھاوے **عن** معاذ الجهنی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال من قرأ القرآن وعمل بما فیه البس والداه تاجا یوم القیامة ضوءه احسن من ضوء الشمس فی بیوت الدنیا
لو کانت فیکم فما ظنکم بالذی عمل بهذا ترجمہ معاذ الجہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص
نے قرآن پڑھا اور اوسپر عمل کیا تو اوسکے ماں باپ کو وہ تاج پہنایا جاویگا قیامت کے روز جسکی روشنی سورج کی چمک سے بھی زیادہ ہوگی اگر سورج
تمہارے گھرون مین ہوتا (یعنی اب تو چوتھے آسمان پر ہے تب بھی اوسکی چمک کا یہ حال ہے کہ آنکھ نہین ٹھہرتی مگر اون تاجون کی چمک
اتنی ہوگی جیسے سورج کی چمک جب تمہارے پاس آ جاوے) پھر جب اوسکے ماں باپ کا یہ درجہ ہوا تو خیال کرو خود اوس شخص کا جسنے
قرآن پر عمل کیا کیا مرتبہ ہوگا **عن** عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الذی یقرأ القرآن وهو ماهر به مع السفرة
الکرام البررة والذی یقرأه وهو یشتد علیه فله اجران ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ نے

عباس قال قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا متتابعا في الظهر والعصر والمغرب والعشاء وصلاة الصبح
في دبر كل صلاة اذا قال سمع الله لمن حمده من الركعة الاخرة يدعو على احياء من بني سليم على رعل وذكوان
وعصية ويؤمن من خلفه ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ نے برابر ایک مہینے تک قنوت پڑہی ظہر اور
عصر اور مغرب اور عشا مین اور فجر مین ہر نماز مین جب اخیر رکعت مین سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے بد دعا کرتے تھے چند قبیلون پر بنی
سلیم مین سے رعل اور ذکوان اور عصیہ پر اور مقتدی آمین کہتے تھے عن انس بن مالک انه سئل هل قنت النبي صلى الله عليه
وسلم في صلاة الصبح فقال نعم فقيل له قبل الركوع او بعد الركوع قال بعد الركوع قال مسدد بيسير ترجمہ انس
بن مالک سے روایت ہے اون سے سوال ہوا رسول اللہ صلعم نے قنوت پڑہی ہے صبح کی نماز مین انہون نے کہا ہان پہر سوال ہوا قبل رکوع
کے پڑہی ہے یا بعد رکوع کے انہون نے کہا بعد رکوع کے ۔ مسدد کی روایت مین ہے تہوڑی مدت تک عن محمد بن سيرين حدثني
من صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم صلاة الغداة فلما رفع راسه من الركعة الثانية قام هنية ترجمہ محمد بن سیرین
سے روایت ہے مجھہ کو بیان کیا اوس شخص نے جسنے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ صبح کے جب آپ نے سر اوٹہایا دوسری
رکعت پڑہ کر تہوڑی دیر تک کہڑے رہے (قنوت پڑہنے کیواسطے) ف اکثر علماء کے نزدیک قنوت پڑہنا فرائض مین نہ چاہیے
اور شافعی کے نزدیک نماز فجر مین ہمیشہ دوسری رکعت کے بعد رکوع کے پڑہنا چاہیے اور جسوقت کوئی آفت یا حادثہ مسلمانون پر آوے
تو سب کے نزدیک پڑہنا چاہیے

باب فضل التطوع في البيت گہر مین نفل پڑہنے کی فضیلت

عن زيد بن ثابت انه
قال احتجر رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد حجرة فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من الليل فيصلي فيها
قال فصلوا معه بصلاته يعني رجالا وكانوا ياتونه كل ليلة حتى اذا كان ليلة من الليالي لم يخرج اليهم رسول الله
صلى الله عليه وسلم فتنحنحوا ورفعوا اصواتهم وحصبوا بابه قال فخرج اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم
مغضبا فقال ايها الناس ما زال بكم صنيعكم حتى ظننت ان ستكتب عليكم فعليكم بالصلاة في بيوتكم
فان خير صلوة المرء في بيته الا الصلاة المكتوبة ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے مسجد مین حجرہ بنایا آپ رات کو باہر آکر اوس مین نماز پڑہا کرتے لوگون نے بہی آپکے ساتھہ نماز پڑہنا شروع کیے اور ہر رات کو
آپ پاس آنے لگے ایکرات آپ باہر نہ نکلے اون لوگون نے کہنکارنا شروع کیا اور پکارنا اور دروازہ پر آپکے کنکر ماری (اس خیال سے
کہ شاید آپ سو گئے ہین تو نماز کیواسطے ہوشیار ہون) پہر آپ باہر نکلے غصے مین اور فرمایا اے لوگو تم ایسا ہی کیے جاتی ہو یہان تک کہ
مجہکو گمان ہوا تم پر فرض ہو جاتی کا تم کو چاہیے گہرون مین نماز پڑہا کرو کیونکہ گہر مین سب نمازین پڑہنا بہتر ہے سوا فرض کے وہ
مسجد مین جماعت سے پڑہنا افضل ہے عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوا في بيوتكم من صلاتكم
ولا تتخذوها قبورا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اپنے گہرون مین نماز پڑہا کرو اور انکو قبرین
مت بناؤ ف جیسے قبرون مین اللہ کا ذکر نہین ہوتا یا قبرستان مین نماز نہین ہے تو اسطرح گہر کو مت بناؤ عن عبد الله

تو نے مجھے جواب کیوں نہ دیا انہوں نے کہا میں نماز پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے کیا یہ نہیں فرمایا ہے ایمان والو جواب دو اللہ کو اور اوسکے رسول کو جب اوسکا رسول تمہیں بلاوے اوس کام کیواسطے جس میں تمہاری زندگی ہے (یعنی آخرت کی لذت) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں رسول اللہ کا جواب دینا فرض ہے اور اوسکو جواب دینے سے نماز نہیں جاتی بعضوں کے نزدیک نماز جاتی رہتی ہے مگر نماز کا توڑنا ایسے وقت میں ضروری ہے **ت** میں تجھکو ایک بڑی سورت قرآن کی سکھا دونگا مسجد سے نکلنے کے پیشتر میں نے کہا (جب آپ مسجد سے نکلنے لگے) یا رسول اللہ آپ نے کیا فرمایا تھا آپ نے فرمایا وہ سورت الحمد للہ رب العالمین ہے جو سبع مثانی ہے مجھکو ملی ہے اور قرآن عظیم ہے **ف** یعنی جو اللہ جل جلالہ نے دوسری مقام پر فرمایا **ولقد اتیناک سبعا من المثانی والقران العظیم** ہم نے تجھکو سبع مثانی دی اور قرآن عظیم دیا مراد اوس سے سورہ فاتحہ ہے۔ یہ سورت قرآن شریف کے تمام مضامین کا خلاصہ ہے توحید اور حشر اور نشر اور حمد و ثنا اور رحمت الٰہی اور قصص اور مواعظ اور صفات الٰہی سب پر مشتمل ہے **باب** من قال هی من الطول سورہ فاتحہ کا لمبی سورتوں میں سے ہونا **عن ابن عباس** قال اوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعا من المثانی الطول و اوتی موسیٰ ستا فلما القی الالواح رفعت ثنتان وبقین اربع **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سات آیتیں مثانی جو بہت لمبی ہیں (یعنی اون کے معانی لمبے ہیں اگرچہ الفاظ مختصر ہیں) ملیں اور موسیٰ علیہ السلام کو چھہ آیتیں ملیں جب اُنہوں نے غصے میں آکر تختیاں (جن پر توراۃ لکھی ہوئی تھی) زمین پر ڈالدیں تو دو آیتیں اوٹھ گئیں اور چار رہ گئیں **باب** ما جاء فی آیة الکرسی آیۃ الکرسی کی فضیلت کا بیان **عن ابی بن کعب** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا المنذر ای آیة معک من کتاب اللہ اعظم قال قلت اللہ ورسوله اعلم قال یا المنذر ای آیة معک من کتاب اللہ اعظم قال قلت اللہ لا الٰه الا هو الحی القیوم قال فضرب فی صدری وقال لیهنک ابا المنذر العلم **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا اے ابا المنذر (کنیت ہے ابی بن کعب کی) کونسی آیت کتاب اللہ میں سے بڑی ہے۔ اُنہوں نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا اے ابو المنذر کون سی آیت اللہ کی کتاب میں بڑی ہے میں نے کہا اللہ لا الٰه الا هو الحی القیوم آپ نے میری سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا مبارک ہو علم تجھکو اے ابا المنذر **ف** آیۃ الکرسی کے بڑائی سے مراد یہ ہے کہ اوسمیں الفاظ زیادہ ہیں بہ نسبت اور آیتوں کے یا اوس کے معانی بہت بڑے ہیں یا اوسکی وجہ بہت بڑائی کی اوسمیں اللہ جل جلالہ کے عظمت اور جلال اور صفات کمال کا بیان ہے **باب** فی سورة الاخلاص سورۂ اخلاص کے فضیلت کا بیان **عن ابی سعید الخدری** ان رجلا سمع رجلا یقرأ قل هو اللہ احد یرددها فلما اصبح جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک له وکان الرجل یتقالها فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیده انها لتعدل ثلث القران **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے ایک شخص نے سنا ایک شخص کو قل هو اللہ بار بار پڑھتے ہوئے جب صبح ہوئی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا اور وہ کم سمجھتا تھا اس سورت کو رسول اللہ نے فرمایا قسم اوس شخص کی جسکے قبضے میں میری جان ہے وہ برابر ہے تہائی قرآن کے **باب** فی المعوذتین

فرمایا جو شخص قرآن کو پڑھتا ہے اچھی طرح سے مہارت کے ساتھ (یعنی تجوید سے یا اوسکو یاد خوب ہے یا پڑھتے پڑھتے زبان پر چڑھ گیا ہے) تو فرشتوں کا ہے
وہ تو بڑی عزت والی فرشتوں اور پیغمبرون کے ساتھ ہوگا اور جو شخص اوسکو اٹک اٹک کر محنت اٹھا کر پڑھتا ہے اوسکو دونا ثواب ہے عن
ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما اجتمع قوم في بيت من بيوت الله تعالى يتلون كتاب الله ويتدارسونه
بينهم الا نزلت عليهم السكينة وغشيتهم الرحمة وحفتهم الملائكة وذكرهم الله فيمن عنده ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ ایک گھر میں اللہ کے گھرون میں سے (یعنی کسی مسجد میں) جمع ہو کر قرآن
شریف کو پڑھتے ہیں اور ایک دوسرے کو پڑھاتے ہیں تو اون پر سکینہ اوترتی ہے (سکینہ سے مراد اللہ کی رحمت ہے یا کوئی فرشتہ ہے
یا صفائی قلب اور راحت اور اطمینان مراد ہے) اور رحمت اونکو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے اونکو گھیر لیتے ہیں اور اللہ جل جلالہ اونکا
ذکر کرتا ہے اون لوگوں میں جو اوسکے پاس رہتے ہیں (ملائکہ مقربین سے) عن عقبة بن عامر الجهني قال خرج علينا رسول الله
صلى الله عليه وسلم ونحن في الصفة فقال ايكم يحب ان يغدو الى بطحان او العقيق فياخذ ناقتين كوماوين
زهراوين بغير اثم بالله عز وجل ولا قطع رحم قالوا كلنا يا رسول الله قال فلان يغدو احدكم كل يوم الى المسجد
فيتعلم آيتين من كتاب الله عز وجل خير له من ناقتين وان ثلاث فثلاث مثل اعدادهن من الابل ترجمہ عقبہ بن
عامر جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم ہمارے پاس آئے اور ہم مسجد کے سایبان میں بیٹھے تھے آپ نے فرمایا تم میں سے کون چاہتا ہے
کہ بطحان یا عقیق تک جاوے (بطحان اور عقیق دو وادی ہیں مدینے کے پاس) پھر دو اونٹ بڑی کوہان والی موٹی تازی بغیر کسی گناہ
یا قطع رحم کے لیکر آوے) یعنی کسیکا مال نہ مارے نہ رشتہ داروں سے رشتہ توڑے اور ایسے دو اونٹ عمدہ مفت ملجاوین) ہم نے کہا
یا رسول اللہ ہم میں سے ہر ایک یہ بات چاہتا ہے آپ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی صبح کو ہر روز مسجد میں آوے اور دو آیتیں قرآن
شریف کے سیکھے تو وہ دو اونٹ سے بہتر ہیں اور تین آیتین تین اونٹ سے بہتر ہیں اسی طرح **باب** فاتحة الكتاب سورۂ فاتحہ
کی فضیلت کا بیان عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحمد لله رب العالمين ام القرآن وام الكتاب
والسبع المثاني ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا سورۂ فاتحہ قرآن کی جڑ ہے اور کتاب کی جڑ ہے اور سبع مثانی
ہے ف یعنی اوس میں سات آیتیں ہیں مکرر کر کے پڑھی جاتی ہیں ہر نماز میں یا جن میں اللہ جل جلالہ کی حمد اور ثنا ہے وہ سات
آیتیں بسم اللہ سمیت ہیں یا بسم اللہ کے سوا اس صورت میں صراط الذين انعمت عليهم چھٹی آیت ہوگی غير المغضوب عليهم ولا الضالين
ساتویں آیت عن ابی سعيد بن المعلى ان النبي صلى الله عليه وسلم مر به وهو يصلي فدعاه قال فصليت ثم اتيته
قال فقال ما منعك ان تجيبني قال كنت اصلي قال الم يقل الله عز وجل يا ايها الذين آمنوا استجيبوا لله وللرسول
اذا دعاكم لما يحييكم لاعلمنك اعظم سورة من القرآن وفي القرآن شك خالد قبل ان اخرج من المسجد قال
قلت يا رسول الله قولك قال الحمد لله رب العالمين هي السبع المثاني التي اوتيت والقرآن العظيم ترجمہ
ابو سعید بن المعلی سے روایت ہے رسول اللہ اون پر گزرے وہ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے اونکو بلایا وہ نماز پڑھ کر آئے تو رسول اللہ نے پوچھا

وصلاته كان يصلي وينام قدر ما صلى ثم يصلي قدر ما نام ثم ينام قدر ما صلى حتى يصبح ثم

فاذا هي تنعت قرأته حرفا حرفا **ترجمہ** یعلے بن مملک سے روایت کیا ہی۔ اُنہون نی پوچھا ام سلمہ سی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کیونکر کلام اللہ پڑہتی تہے اور کیونکر نماز پڑہتی تہی اُنہون نی کہا تمہاری نماز کہان اور آپ کے نماز کہان آپ نماز پڑہتی تہی پہر

سو رہتی تہے اوتنی دیر جتنی دیر مین نماز پڑہی تہی پہر نماز پڑہتی لوتنی دیر جتنا سوتی تہی پہر سوتی تہی اوتنی دیر جتنی دیر تک نماز

پڑہی تہی صبح تک ایسا ہی کرتی تہے پہر آپ کی قرارت کو بیان کیا ایک ایک حرف الگ الگ **عن** عبد الله بن مغفل قال رأيت

رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة وهو على ناقة يقرأ سورة الفتح وهو يرجع **ترجمہ** عبد اللہ بن مغفل سی

روایت ہی مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکہا جسدن فتح مکہ ہوا ایک اونٹ پر آپ سورہ فتح پڑہتی تہے کئی کئی بار ایک ایک آیت کو پڑہتی تہے

عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم زينوا القرآن باصواتكم **ترجمہ** برا بن عازب سی روایت

ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا زینت دو قرآن سی اپنی آوازون کو **ف** اگرچہ لفظی معنے اسکی یہ ہی کہ قرآن کو زینت دو اپنی آوازون سی

مگر خطابی نے کہا مراد یہہ ہی کہ آوازون کو زینت دو قرآن سی ایسی ہی تفسیر کی ہی بہت ایمہ حدیث نی اور عبد الرزاق اور معمر کی روایت

مین یون ہے زینوا اصواتكم بالقرآن اور یہی صحیح ہی مراد یہ ہے کہ اپنی آوازون کو قرآن پڑہنی مین صرف کیا کرو **عن** سعيد

بن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من لم يتغن بالقرآن **ترجمہ** سعید بن ابی سعید سے روایت ہی

رسول اللہ صلعم نی فرمایا جو شخص قرآن کو خوش آوازی سی نہ پڑہی وہ ہم مین سی نہین ہے **ف** من لم يتغن بالقرآن کے تفسیر مین علما

نی اختلاف کیا ہی بعضون نی کہا جو قرآن کو خوش آوازی سی نہ پڑہی مد شد کے رعایت نہ کری بشرطیکہ کوئی حرف اپنی حد سی کم زیادہ

نہ ہوا ور الگنی کو دخل نہ دی۔ بعضون نے کہا جو قرآن پڑہ کر دنیا سے یا اور شعر و سخن سے بے پرواہ نہو جاوی وہ ہم مین سی نہین ہے بعضون

نی کہا عرب مین دستور تہا کہ مجلسون مین اور سفرون مین گایا کرتی۔ اب اوسکی بدلے مین یہہ قرار پایا کہ قرآن پڑہا جاوی یہی گانا ہی اہل اسلام

کا **عن** سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله **ترجمہ** سعد سے بہی ایسی ہے روایت ہی **عن** عبد الجبار بن الورد

قال سمعت ابن ابي مليكة يقول قال عبيد الله بن ابي يزيد مر بنا ابو لبابة فاتبعناه حتى دخل بيته فدخلنا

عليه فاذا رجل رث البيت رث الهيئة فسمعته يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليس منا

من لم يتغن بالقرآن قال فقلت لابن ابي مليكة يا ابا محمد ارأيت اذا لم يكن حسن الصوت قال يحسنه

ما استطاع **ترجمہ** عبد الجبار بن الورد سی روایت ہی مین نے ابن ابی ملیکہ سی سنا وہ کہتی تہی عبید اللہ بن ابی یزید نے

کہا ہم پر گزری ابو لبابہ ہم اون کی ساتہ گئی وہ اپنی گہر تک پہونچی اور گہر مین گئی ہم بہی اندر گئے دیکہا تو ایک شخص میلا ہی بہت بری

حال سی مین نی اوس سی سنا وہ کہتا تہا سنا مین نے رسول اللہ صلعم سی سنا آپ فرماتی تہی ہم مین سی نہین ہی جو شخص خوش آوازی سی قرآن

کو نہ پڑہی عبد الجبار نی کہا مین نے ابن ابی ملیکہ سی کہا اگر وہ خوش آواز نہ ہو تو کیا کری انہون نی کہا جہانتک ہو سکی اچہی آواز سے

پڑہی **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما اذن الله لشي ما اذن لنبي حسن الصوت يتغنى

قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی فضیلت کے بیان مین عن عقبة بن عامر قال کنت اقود برسول الله
صلی الله علیه وسلم ناقته فی السفر فقال لی یا عقبة الا اعلمک خیر سورتین قرئتا فعلمنی قل اعوذ برب
الفلق وقل اعوذ برب الناس قال فلم یرنی سررت بهما جدا فلما نزل لصلاة الصبح صلی بهما صلاة الصبح
للناس فلما فرغ رسول الله صلی الله علیه وسلم من الصلاة التفت الی فقال یا عقبة کیف رایت ترجمہ عقبہ بن
عامر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹ کو سفر مین ہانکتا تہا آپ نے مجھسے فرمایا ای عقبہ کیا مین
تجھکو دو بہتر سورتین نہ سکہاؤن پہر آپنے مجھے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سکہایا اور آپنے مجھے بہت خوش
ہوتے نہ پایا (ان سورتون کے سیکہنے سے) جب آپ صبح کو اوتری تو صبح کی نماز پڑہائی لوگون کو اور یہی دونو سورتین نماز مین
پڑہین جب نماز سے فارغ ہوئی میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ای عقبہ تم نے کیا سمجہا اسکو تو ف یعنی یہ سورتین بڑی
کام کی ہین نہایت فائدی کی ہین دفع سحر اور دفع بلیات کے لیے انکا پڑہنا مجرب ہے عن عقبة بن عامر قال بینا
انا اسیر مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بین الجحفة والابواء اذ غشیتنا ریح وظلمة شدیدة فجعل رسول الله
صلی الله علیه وسلم یتعوذ باعوذ برب الفلق واعوذ برب الناس ویقول یا عقبة تعوذ بهما فما تعوذ متعوذ
بمثلهما قال وسمعته یؤمنا بهما فی الصلاة ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے مین سیر کرتا تہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ درمیان مین جحفہ اور ابوار کی (دو مقامون کے نام ہین) دفعۃً تاریکی نے ہمکو ڈہانپ لیا اور آندہی
چلنے لگی رسول اللہ صلعم قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑہنے لگے اور فرماتی تہی ای عقبہ پناہ مانگ کر ان سورتون کے
ساتہہ کسی پناہ مانگنی والی نے ایسی پناہ نہ مانگی عقبہ نے کہا مین نے سنا آپ ان سورتون کو نماز مین پڑہا کرتی تہی امامت مین

باب کیف یستحب الترتیل فی القراءة ترتیل کا بیان

ف ترتیل کہتے ہین کلام اللہ کو صاف صاف آہستہ آہستہ پڑہنا کہ سب سمجھ
مین آسکین اور مد اور وقف کو اچھی طرح ادا کرنا عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقال لصاحب القرآن
اقرأ وارتق ورتل کما کنت ترتل فی الدنیا فان منزلک عند اخر آیة تقرؤها ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت
ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا قرآن والے سے (یعنی حافظ قرآن سے یا ناظرہ خوان سے بہی) کہا جاویگا پڑہتا جا اور چڑہتا جا (کیونکہ
جنت کی سیڑہیان کلام اللہ کی آیتون کے برابر ہین) اور ٹہر ٹہر کر عمدگی سے پڑہ جیسے دنیا مین پڑہتا تہا تیرا مقام اسی مقام پر ہے
جس آیت پر تو ختم کریگا قرات کو ف اخیر کی آیت پر یعنی ایک آیت پڑہ کر ایک درجہ پار ہوگا پہر دوسری آیت سے دوسرا
درجہ اسی طرح جہانتک آیتین پڑہتا جاویگا اونچے درجہ بلند ہوتا جاویگا جب ختم جاویگا وہین اوسکا مقام ہے جو شخص اخیر قرآن
تک پڑہ جاویگا اوسکا درجہ سب سے زیادہ بلند ہوگا عن قتادة قال سألت انسا عن قراءة النبی صلی الله علیه وسلم فقال کانت
مدا مدا ترجمہ قتادہ سے روایت ہے مین نے انس سے پوچہا رسول اللہ کی قرات کا حال انہون نے کہا آپ کہینچتے مد کو اور
ادا کرتی تہے عن یعلی بن مملک انه سال ام سلمة عن قراءة رسول الله صلی الله علیه وسلم وصلاته فقالت وما لکم

عليما عزيزا حكيما ما لم تختم آية عذاب برحمة او آية رحمة بعذاب **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابی میں پڑھایا گیا قرآن پھر مجھسے پوچھا گیا ایک حرف پر قرآن پڑھنا درست ہے یا دو حرفوں پر جو
فرشتہ میری ساتھہ تھا اوس نے کہا بول دو دو حرفوں پر پھر مجھہ سے پوچھا دو حرفوں پر یا تین حرفوں پر اوس فرشتے نے
کہا کہہ تین حرفوں پر اسیطرح سات حرف تک نوبت آئی پھر فرمایا آپنے ان میں سے ہر ایک حرف شافی اور کافی ہے چاہے تو سمیعا
علیما کہے یا عزیزا حکیما کہے جبتک عذاب کی آیت کو رحمت پر ختم نہ کرے اور رحمت کی آیت کو عذاب پر ختم نہ کرے **ف** اگر ایسا
کرے تو درست نہیں ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آیتوں کے آخر میں جو اسماء الٰہی مذکور ہیں اون میں مناسب مقام کی تبدیل
ہوسکتی ہے ـ مگر یہہ ہر شخص کا کام نہیں ہے واسطے اس میں رخصت نہیں ہوئی اور جہانتک رسول اللہ سے ثابت ہے وہیں تک
اقتصار ہو اپنی طرف سے کوئی کلمہ بدلنا یا گھٹانا بڑھانا درست نہیں ہے اسپر اجماع ہو گیا ہے علمای سلف اور خلف کا

عن ابي بن كعب ان النبي صلى الله عليه وسلم كان عند اضاة بني غفار فاتاه جبريل صلى الله عليه وسلم فقال
ان الله عز وجل يامرك ان تقرأ امتك على حرف قال اسأل الله معافاته ومغفرته ان امتي لا تطيق ذلك
ثم اتاه الثانية فذكر نحو هذا حتى بلغ سبعة احرف قال ان الله يامرك ان تقرأ امتك على سبعة احرف فايما
حرف قرؤا عليه فقد اصابوا **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ بنی غفار کے گڈہے کے پاس تھے اتنے
میں حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا اللہ جل جلالہ تمکو حکم کرتا ہے کہ اپنی امت کو کلام اللہ ایک حرف پر پڑھاؤ
آپ نے فرمایا میں خدا سے اوسکی بخشش اور مغفرت چاہتا ہوں میری امت میں اتنی طاقت نہیں پھر دوسری بار آئے اور ایسا
ہی کہا یہاں تک کہ سات حرفوں تک پہونچے اور کہا اللہ جل جلالہ حکم فرماتا ہے کہ اپنی امت کو کلام اللہ سات حرفوں پر سکھاؤ
جس حرف پر وہ پڑھینگے صحیح ہوگا

باب الدعاء دعا کا بیان

عن النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال الدعاء هو العبادة قال ربكم ادعوني استجب لكم **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت ہے تمہارا پروردگار فرماتا ہے دعا کرو مجھہ سے میں قبول کرونگا **ف** ترمذی کی روایت میں ہے
دعا مغز ہے عبادت کا پھر حال جب دعا عبادت ہوئی تو غیر خدا سے دعا کرنا شرک ہوگا جیسے عبادت غیر خدا کی شرک ہے **عن**
ابن لسعد قال سمعني ابي وانا اقول اللهم اني اسألك الجنة ونعيمها وبهجتها وكذا وكذا واعوذ بك
من النار وسلاسلها واغلالها وكذا وكذا فقال يا بني اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
سيكون قوم يعتدون في الدعاء فاياك ان تكون منهم انك ان اعطيت الجنة اعطيتها وما فيها
من الخير وان اعذت من النار اعذت منها وما فيها من الشر **ترجمہ** ابن سعد سے روایت ہے میرے باپ سعد
بن وقاص نے سنا میں کہہ رہا تھا دعا میں یا اللہ میں تجھہ سے جنت چاہتا ہوں اور اوسکی نعمتیں اور لذتیں ایسی اور ایسی اور
پناہ مانگتا ہوں میں تجھہ سے جہنم سے اور اوسکی زنجیروں اور طوقوں سے اور اوسکے ایسے اور ایسے بلاؤں سے تو انہوں نے کہا اے

تحصن به ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا اللہ جل جلالہ کسی چیز کو ایسا متوجہ ہو کر نہیں سنتا جیسا
قرآن کو سنتا ہے جب کوئی پیغمبر خوش آواز اوسکو پکار کر پڑہے ف تغنی کے سنی پکار کر پڑہنے کے بھی آئے ہیں یہہ چوتھی تاویل ہے
من لم یتغن بالقرآن کی باب التشدید من حفظ القرآن ثم نسیہ جو شخص قرآن کو یاد کرکے بھول جاوے اوسکا
عذاب عن سعد بن عبادة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من امرئ یقرأ القرآن ثم ینساہ
الا لقی اللہ عزوجل یوم القیمة اجذم ترجمہ سعد بن عبادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
آدمی کلام اللہ پڑہ کر بھول جاوے وہ قیامت کے دن اللہ جل جلالہ سے ہاتھ پانوں گرا ہوا ملیگا۔ یا خالی ہاتھ بلا ذریعہ ملیگا یا بے
زبان ہوکر ملیگا باب انزل القرآن علی سبعة احرف قرآن سات طرح پر اترا ہے عن عبد الرحمن بن عبد
القاری قال سمعت عمر بن الخطاب یقول سمعت هشام بن حکیم بن حزام یقرأ سورة الفرقان علی غیر
ما اقرؤها وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأنیها فکدت ان اعجل علیه ثم امهلته حتی انصرف ثم
لببته بردائه فجئت به رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انی سمعت هذا یقرأ سورة الفرقان
علی غیر ما اقرأتنیها فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ فقرأ القراءة التی سمعته یقرأ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم هکذا انزلت ثم قال لی اقرأ فقرأت فقال هکذا انزلت ثم قال ان هذا القرآن انزل علی سبعة احرف
فاقرؤا ما تیسر منه ترجمہ عبد الرحمن بن عبد القاری سے روایت ہے مین نے عمر بن خطاب سے سنا انہون نے کہا مین نے ہشام
بن حکیم بن حزام کو سورہ فرقان اور طرح پر پڑہتے سنا سوا اوس کے جسطرح مین پڑہتا تہا اور مجہے سورہ فرقان رسول اللہ نے پڑہائی تہی
تو قریب تہا کہ مین ونہپر گر پڑون (اوسی وقت اونکو پکڑون) مگر مین نے اونکو مہلت دی جب وہ فارغ ہوئے تو مین نے اپنی چادر
اونکے گلے مین ڈالی اور اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آیا اور کہا یا رسول اللہ مین نے اِنکو سورہ فرقان اور طرح
پر پڑہتے سنا سوا اوسطرح کی جسطرح آپ نے مجہکو پڑہائی رسول اللہ نے اون سے کہا پڑہو انہون نے اوسی طرح پڑہا جیسا مین نے
انکو پڑہتے سنا تہا رسول اللہ نے فرمایا اسی طرح پر یہ سورت اوتری ہے پھر مجہہ سے فرمایا پڑہ مین نے پڑہا فرمایا اسی طرح سے اوتری ہے
بعد اوسکے فرمایا یہ قرآن سات حرفون پر اُتارا گیا جسطرح آسان ہو پڑہو ف سات حرفون پر اُتارا گیا یعنی سات لغتون پر
اور سات بولیون پر عرب کے وہ یہ ہین۔ حجاز اور ہذیل اور ہوازن اور یمن اور طی اور ثقیف اور بنی تمیم بعضون نے کہا سات
قرائتین مراد ہین بعضون نے کچہہ اور کہا سیوطی نے اتقان مین اس حدیث کی تفسیر مین بہت سے قول بیان کئے ہین۔ زہری نے
کہا انما هذه الاحرف فی الامر الواحد لیس یختلف فی حلال ولا حرام یعنی یہہ حروف اگرچہ مختلف ہون پر مطلب
مین کچہہ اختلاف نہین حلال حرام مین عن ابی بن کعب قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابی انی اقرئت القرآن فقیل
لی علی حرف او حرفین فقال الملک الذی معی قل علی حرفین قلت علی حرفین فقیل لی علی حرفین او ثلاثة
فقال الملک الذی معی قل علی ثلاثة حتی بلغ سبعة احرف ثم قال لیس منها الا شاف کاف ان قلت سمیعا

ما لم يعجل فيقول قد دعوت فلم يستجب لي ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا
ہر ایک آدمی کی دعا جبتک قبول ہوتی ہے کہ وہ جلدی نہ کرے اور یہ کہنے لگے مین نے دعا کی اور قبول نہین ہوئی ف
دعا مین اسطرح شتابی کرنا ایسی بے ادبی ہے کہ اسکا ثمرہ محرومی ہے آدمی کو خدائی کارخانے کا بھید کیا معلوم ہے جو جلدی
کرتا ہے خدا ہی خوب جانتا ہے کہ جلد دعا قبول نہ ہونے مین کیا حکمت ہے - دوسری حدیث مین ہے کہ مسلمان کی دعا تلف
نہین ہوتی یا دنیا مین قبول ہوجاتی ہے یا آخرت مین اوسکا بدلہ ملیگا آدمی بہت سی خواہشین کرتا ہے حالانکہ اوسکی حق مین انکا
پورا ہونا بہتر نہین ہوتا تو انکا بدلہ آخرت مین دیگا جو کریم اور رحیم ہو وہ اپنے دروازے سے غلامونکو محروم نکریگا عن
عبد الله بن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تستروا الجدر من نظر في كتاب اخيه بغير اذنه
فانما ينظر في النار سلوا الله ببطون اكفكم ولا تسألوه بظهورها فاذا فرغتم فامسحوا بها وجوهكم
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا دیوارون پر غلاف مت ڈالو ف کیونکہ متکبرین اور متنعمین
کی عادت ہے دیوارونپر کپڑے یا چھینٹ یا مخمل یا بانات سے منڈھنا بہت مروج ہے اس حدیث سے اوسکی ممانعت ثابت ہوئی ت
جس شخص نے اپنے بھائی کے نام کا خط بغیر اوسکی اجازت کے دیکھا گویا وہ جہنم دیکھ رہا ہے ف یا انگار کیطرف دیکھ رہا ہے
اوسکی نگاہ ضعیف ہوجاویگی یا آخرت مین جہنم مین جاویگا ت دعا کرو اللہ سے ہتھیلیان اوپر اوٹھا کر نہ ہتھیلیون کی
پشت اوپر کرکے جب دعا سے فارغ ہو تو اپنے ہاتھ منہ پر پھیرو - کہا ابو داؤد نے یہ حدیث محمد بن کعب سے کئی طریقون سے مروی ہے
مگر سب طرق ضعیف ہین اور یہ طریقہ جو مین نے ذکر کیا سب مین بہتر ہے پھر بھی ضعیف ہے عن مالك بن يسار السكوني
ثم العوفي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا سألتم الله فاسألوه ببطون اكفكم ولا تسألوه بظهورها
ترجمہ مالک بن یسار سکونی سے روایت ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دعا مانگو تم اللہ سے تو ہتھیلیان اوپر کرکے
مانگو اور ہتھیلیون کی پشت اوپر کرکے نہ مانگو - کہا ابو داؤد نے کہا سلیمان بن عبد الحمید نے مالک بن یسار کو صحبت ہے رسول اللہ
صلعم کے ہماری نزدیک عن انس بن مالك قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو هكذا بباطن كفيه
وظاهرهما ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ دعا مانگتے تھے ہتھیلیان
اوپر کرکے (اکثر) اور ہتھیلیون کی پشت اوپر کرکے (استسقا مین) عن سلمان قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان ربكم حيي كريم يستحيي من عبده اذا رفع يديه اليه ان يردهما صفرا ترجمہ سلمان سے روایت ہے رسول اللہ
نے فرمایا تمھارا پروردگار شرم والا کرم والا ہے وہ شرم کرتا ہے جب اوسکا بندہ اوسکی طرف دونو ہاتھ اوٹھاوے خالی پھیر دینے سے
ف یعنی دونو ہاتھونکو خالی پھیر دینے سے دعا نہ قبول کرنے سے بلکہ ضرور قبول کرتا ہے یا دنیا مین یا آخرت مین عن ابن عباس
قال المسألة ان ترفع يديك حذو منكبيك او نحوهما والاستغفار ان تشير باصبع واحدة والابتهال ان
تمد يديك جميعا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے انہون نے کہا سوال یہ ہے کہ دونو ہاتھون کو مونڈھون تک اٹھاوے

پر دعا میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے قریب ہے ایسی قوم پیدا ہوگی جو مبالغہ کرینگے دعا میں تو بچارہ کہیں جو کچھ ان
میں ہے دہو جا جب تجھے جنت ملیگی تو اوس میں جتنی لذتیں ہیں سب ملجاوینگی اور جب جہنم سے بچیگا تو اوسکی سب آفتوں سے بچ
جاویگا پھر تفصیل کے کیا ضرورت ہے فقط جنت مانگنا اور جہنم سے پناہ چاہنا کافی ہے عن فضالة بن عبيد صاحب رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا يدعو في صلاته لم يحمد الله تعالى ولم يصل
على النبي صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عجل هذا ثم دعاه فقال له او لغيره اذا صلى
احدكم فليبدأ بتحميد ربه جل وعز والثناء عليه ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ثم يدعو بعد
بما شاء ترجمہ فضالہ بن عبید سے روایت ہے رسول اللہ نے سنا ایک شخص دعا کر رہا تھا نماز میں نہ اوس نے تعریف کی اللہ کی
نہ درود بھیجا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے فرمایا اس نے جلدی کی پھر اوسکو بلایا اور اوسی سے کہا یا اور کسی سے کہا جب تم میں سے کوئی
نماز پڑھے تو پہلے اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کرے اور اوسکی تعریف کرے پھر درود بھیجے پیغمبر خدا پر بعد اوسکے جو چاہے دعا مانگے عن
عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستحب الجوامع من الدعاء ويدع ما سوى ذلك ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتے تھے اون دعاؤں کو جو جامع ہیں اور چھوڑ دیتے تھے اوس دعا کو جو جامع نہ ہو
ف جامع وہ دعا ہے جسکے الفاظ مختصر ہوں اور مطلب بہت ہو یا جامع ہو دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی کو جیسے ربنا آتنا في الدنيا
حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار - یا - اللهم اني اسألك العفو والعافية في الدنيا والآخرة - یا - اللهم اصلح لي دنياي التي
فيها معاشي واصلح لي آخرتي التي فيها معادي - یا اللهم اجرني من النار - یا اللهم احسن عاقبتنا من الامور كلها واجرنا من خزي الدنيا
وعذاب الآخرة - یا اللهم انا نسألك من خير ما سألك منه محمد عبدك ورسولك ونعوذ بك من شر ما استعاذك منه محمد عبدك ورسولك - یا اللهم انا
نسألك الجنة وما قرب اليها من قول وعمل ونعوذ بك من النار وما قرب اليها من قول وعمل - یا اللهم اغفر لي وارحمني وعافني واهدني وارزقني
یا اللهم ادخلني الجنة بلا حساب یا یا خفي الالطاف نجنا برحمتك مما نخاف عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال لا يقولن احدكم اللهم اغفر لي ان شئت اللهم ارحمني ان شئت ليعزم المسألة فانه لا مكره له ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے یا اللہ مجھکو بخشدے اگر تو چاہے یا اللہ رحم کر اگر تو چاہے بلکہ چاہیے کہ یقین سے
قصد کرکے دعا مانگے اسواسطے کہ خدا پر جبر کرنیوالا کوئی نہیں ف جو کام کرتا ہے اپنی مرضی اور خوشی سے کرتا ہے پھر خوشی کے قید کرنا فضول
اور منع ہے اس میں بے پرواہی بندہ کی نکلتی ہے چاہیے یہ کہ اپنے مالک کے رحم اور کرم پر بھروسا کرکے قطعی طور پر دعا کرے اور دل میں یقین رکھے
کہ دعا قبول ہوگی وہ ارحم الراحمین ہے شہنشاہ بے پرواہ ہے کسی کی کیا مجال ہے جو اوسکے حکم میں چون و چرا کر سکے - بعض مشائخ سے میں نے سنا
کہ دعا اول تو گڑگڑا کر تضرع اور زاری سے مانگے پھر بعد دعا کے یوں کہے - الحمد لله على اجابة الدعاء شکر ہے اوس خدا کا جس نے میری دعا قبول
کی تو امید ہے کہ وہ دعا ضرور قبول ہو گے حق تعالی بڑا غفور اور باشرم ہے جب اوسکا بندہ شکر کریگا کہ میری دعا قبول کی تو حقیقت میں
قبول ہو جاویگے - میں نے اسکو کئی بار آزمایا ہے عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يستجاب لاحدكم

ف یعنی دو نو ملکر لآ الہ الا ہو الرحمن الرحیم لآ الہ الا ہو الحی القیوم یا ہر ایک جدا جدا حاکم نی روایت کیا ابو امامہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اسم اعظم تین سورتون مین ہی بقرہ اور آل عمران اور طٰہ مین قاسم بن عبد الرحمن نے کہا مین نے غور کیا ان تینون سورتون مین تو معلوم ہوا وہ الحی القیوم ہی جزری نے کہا میری نزدیک اسم اعظم اللہ لآ الہ الا ہو الحی القیوم ہے عن عائشۃ قالت سرقت ملحفۃ لہا فجعلت تدعو علی من سرقہا فجعل النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقول لا تسبخی عنہ قال ابو داود لا تسبخی لا تخففی عنہ ترجمہ حضرت عائشہ کا ایک لحاف چوری گیا وہ بد دعا کرنی لگین چور پر رسول اللہ م فرمانی لگے مت کمی کر اوسکی گناہ مین ف یعنی اگر تو زیادہ بد دعا کرے گی تو اوسکا گناہ اور عذاب آخرت مین ہلکا ہو جاویگا اسوسطی کہ دنیا مین تو نے سزا اوسکو دیدی برا کہہ لیا عن عمر قال استاذنت النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی العمرۃ فاذن لی وقال لا تنسنا یا اخی من دعائک فقال کلمۃ ما یسرنی ان لی بہا الدنیا قال شعبۃ ثم لقیت عاصما بعد بالمدینۃ فحدثنیہ وقال اشرکنا یا اخی فی دعائک ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی عمرہ مین جانے کے آپنے اجازت دی اور فرمایا ای میری چہوٹے بہائی مت بہولنا مجکو اپنی دعا مین پہر ایسا کلمہ کہا کہ اس سے مجہکو اتنی خوشی ہوئی کہ اگر ساری دنیا ملجاتی تو اتنی خوشی نہوتی ف وہ یہی کلمہ تہا جو آنحضرت م نی اون سے پہلے فرمایا تم دعا سے مجکو نہ بہولنا حضرت عمر کو اس سے بڑی خوشی ہوئی کہ رسول اللہ م اونکی دعا مین شریک ہونا چاہتے ہین تو دعا ضرور ضرور قبول ہو گئی یا اور کوئی کلمہ تہا۔ شعبہ نے کہا پہر مین عاصم سے ملا بعد کو مدینے مین اونہون نے یہ حدیث مجہ سے بیان کی اور کہا ای میری بہائی مجہ کو اپنی دعا مین شریک کرو عن سعد بن ابی وقاص قال مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا ادعو باصبعی فقال احد احد واشار بالسبابۃ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی گزری مجہ پر رسول اللہ م اور مین دو اونگلیون سے اشارہ کر رہا تہا دعا مین آپنے فرمایا ایک اونگلی سے ایک اونگلی سے اور اشارہ کیا کلمے کی اونگلی سے باب التسبیح بالحصی کنکریون سے تسبیح کا شمار کرنا ف یہ تسبیح جو اس زمانی مین مروج ہی زیتون یا صندل یا عقیق یا مرجان یا کہربا۔ یا خاک شفا وغیرہ کے جسمین سو دانے ہوتی ہین اور ایک امام ہوتا ہی رسول اللہ م اور صحابہ کرام اور سلف صالحین مین اسکا رواج نہ تہا صرف اونگلیون یا کنکریون پر شمار کرتے تہے اکثر بشمار پڑہتی تہے۔ بعضون نی اسی واسطی تسبیح کہنا مکروہ سمجہا ہی بعضون نی جائز رکہا ہی کیونکہ وہ مذکر ہی ذکر الٰہی کے بشرطیکہ ریا کی نیت نہ ہو ورنہ حرام ہی عن سعد بن ابی وقاص انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امراۃ وبین یدیہا نوی او حصی تسبح بہ فقال اخبرک بما ہو ایسر علیک من ہذا او افضل فقال سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء وسبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض وسبحان اللہ عدد ما خلق بین ذلک وسبحان اللہ عدد ما ہو خالق واللہ اکبر مثل ذلک والحمد للہ مثل ذلک ولا الہ الا اللہ مثل ذلک ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مثل ذلک ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے ایک عورت پاس (صفیہ) یا جویریہ) اور اوسکے سامنے گٹھلیان کھجور کی تہین یا کنکریان وہ تسبیح

اور استغفار یہ ہی کہ ایک انگلی سے اشارہ کرے اور ابتہال یعنی عاجزی اور زاری سے دعا مانگنا) یہ ہی کہ دونو ہاتھوں کو پہیلاوے۔ دوسری
روایت میں ہی والابتہال ھکذا ورفع یدیہ وجعل ظھورھما مما یلی وجھہ ترجمہ ابتہال اسطرح ہی دونو ہاتھ اوٹھائی
اور اتنا بلند کیا ہاتھوں کو) دونو ہاتھونکی ہتھیلیونکی پشت منہ سے مل گئی عن یزید بن سعید بن ثمامۃ الکندی ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دعا فرفع یدیہ مسح وجھہ بیدیہ ترجمہ یزید بن سعید سے روایت ہی رسول اللہ
جب دعا کرتی تہے دونو ہاتھ اوٹھاتے پھر دونوں ہاتھ منہ پر پھیرتے عن بریدۃ بن الحصیب الاسلمی ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقول اللھم انی اسالک بانی اشھد انک انت اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی
لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد فقال لقد سالت اللہ بالاسم الذی اذا سئل بہ اعطی واذا دعی بہ
اجاب ترجمہ بریدہ بن حصیب اسلمی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی سنا ایک شخص کو کہہ رہا تہا اللھم انی اسالک اخیر تک
آپ نی فرمایا تونے مانگا اللہ سے وہ نام لیکر جب کوئی مانگتا ہی اوس سے وہ نام لیکر تو دیتا ہی اور جب کوئی دعا کرتا ہی وہ نام لیکر
تو قبول کرتا ہے دوسری روایت میں ہی لقد سال اللہ باسمہ الاعظم بیشک اس نے مانگا اسم اعظم لیکر ف اسم اعظم
مین بڑا اختلاف ہے بعض کہتے ہین اللہ کا ہر نام اعظم ہی۔ بعض کہتے ہین علی عظیم اسم اعظم ہی بعض کہتی ہین الحی القیوم بعض کہتے ہین اللہ لا الہ الا
ھو الحی القیوم بعض کہتے ہین یہی نام جو حدیث مین مذکور ہوا اللہ لا الہ الا ھو الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا
احد بعض کہتے ہین لفظ اللہ اسم اعظم ہے۔ بعض کہتی ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بعض کہتے ہین یاحنان یامنان یا بدیع السموات والارض
یاذا الجلال والاکرام یاحی یاقیوم بعض کہتے ہین لا الہ الا اللہ بعض کہتی ہین لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین بعض کہتی ہین
یا ہو یا من لا ہو الا ہو بعض کہتی ہین یا قدوس بعض کہتی ہین رب رب بعض کہتی ہین وہ لا الہ الا ہو رب العرش العظیم بعض کہتی ہین اللہ الرحمن الرحیم
لیکن سب اقوال مین دو قول بہت مرجح ہین ایک الحی القیوم دوسری اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم واللہ اعلم عن انس انہ کان مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا ورجل یصلی ثم دعا اللھم انی اسالک بان لک الحمد لا الہ الا انت المنان بدیع
السموات والارض یاذا الجلال والاکرام یاحی یاقیوم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد دعا اللہ باسمہ العظیم الذی
اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی ترجمہ حضرت انس سے روایت ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ بیٹھے ہوئی تہے
اور ایک شخص نماز پڑہ رہا تہا جب وہ نماز پڑہ چکا اوس نے دعا مانگی اللھم انی اسالک بان لک الحمد لا الہ الا انت المنان بدیع السموات
والارض یاذا الجلال والاکرام یاحی یاقیوم رسول اللہ نے فرمایا بیشک اس نے پکارا اللہ کو وہ بڑا نام لیکر جب کوئی اوس نام کو لیکر دعا
مانگتا ہی تو خدا قبول کرتا ہی اور جب کوئی اوس نام کو لیکر سوال کرتا ہی تو خدا دیتا ہی عن اسماء بنت یزید ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اسم اللہ الاعظم فی ھاتین الایتین والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم وفاتحۃ سورۃ
آل عمران الم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ترجمہ اسماء بنت یزید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اعظم ان
دونو آیتون مین ہی والھکم الہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم اور شروع سورۂ آل عمران الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم میں

وبحمده عدد خلقه ورضی نفسه وزنة عرشه ومداد کلماته **ف** پاکی بیان کرتا ہون اسد کی تعریف کرتا ہون اوسکو اوسکی ثنا کی ہے
چیزون کے شمار کی برابر اور اوسکی مرضی کے موافق اور اوسکی عرش کے ہموزن اور اوسکی کلمات کے برابر **عن ابی ہریرة** قال قال ابو ذر
یا رسول اللہ ذھب اصحاب الدثور بالاجور یصلون کما نصلی ویصومون کما نصوم ولھم فضول اموال
یتصدقون بھا ولیس لنا مال نتصدق بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر الا اعلمک کلمات
تدرک بھن من سبقک ولا یلحقک من خلفک الا من اخذ بمثل عملک قال بلی یا رسول اللہ قال تکبر
اللہ دبر کل صلوة ثلاثا وثلثین وتحمدہ ثلثا وثلثین وتسبحہ ثلثا وثلثین وتختمھا بلا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر غفرت لہ ذنوبہ ولو کانت مثل زبد البحر
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ابوذر نے کہا یا رسول اسد جو لوگ مالدار تھے وہی ثواب کما گئے وہ نماز پڑھتے ہین جسطرح ہم پڑھتے
ہین اور روزہ رکھتے ہین جسطرح ہم روزہ رکھتے ہین پھر جو حاجت سے زیادہ اون کے پاس مال ہے اوسکو صرف کرتے ہین یعنے
دیتے ہین ہمارے پاس مال نہین جسکو ہم خیرات کرین رسول اسد نے فرمایا اے ابا ذر مین تجھکو چند کلمے ایسے بتاؤن جنکے سبب سے
تو اگلے لوگون کے برابر ہو جاوے اور تیرے برابر کوئی نہو سکے مگر جو ویسا ہی عمل کرے ابوذر نے کہا کیون نہین یا رسول اسد بتلایئے
آپنے فرمایا جو اللہ اکبر کہے بعد ہر نماز کے تینتیس بار پھر الحمد للہ کہے تینتیس بار پھر سبحان اسد کہے تینتیس بار پھر ایکبار یون کہے لا الہ
الا اسد وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر بخشے جاوینگے گناہ اوسکے اگرچہ دریا کے پہین کے برابر ہوون

باب ما یقول الرجل اذا سلم نماز سے سلام پہیر کر کیا دعا پڑھے **عن المغیرة** بن شعبة کتب معاویة الی المغیرة
بن شعبة ای شیء کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سلم من الصلوة فاملاھا المغیرة علیہ وکتب
الی معاویة قال کان رسول اللہ صلعم یقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل
شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ کو
معاویہ نے لکہا رسول اسد نماز سے سلام پہیر کر کیا کہتے تہے مغیرہ نے جواب مین لکہا آپ فرماتے تھے لا الہ الا اسد وحدہ اخیر تک
یعنی کوئی معبود سچا نہین سوا خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کی سلطنت ہے اور اوسی کو تعریف سجتی ہے وہ ہر چیز
پر قادر ہے یا خدا جو تو دیوے اوسکو کوئی روک نہین سکتا اور جو تو نہ دیوے اوسکو کوئی دے نہین سکتا اور تیرے عذاب سے تونگر کو اوسکی تونگری
بچا نہین سکتی **عن ابی الزبیر** قال سمعت عبد اللہ بن الزبیر علی المنبر یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا انصرف من الصلوة یقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر لا الہ
الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون اھل النعمة والفضل والثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ
الدین ولو کرہ الکافرون **ترجمہ** ابو الزبیر سے روایت ہے عبد اسد بن زبیر منبر پر کہتے تھے رسول اسد جب نماز سے فارغ ہوتے
فرماتے لا الہ الا اسد وحدہ اخیر تک کوئی معبود سچا نہین سوا اسد کے وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہین اوسی کی سلطنت ہے

بیٹھی ہوئی تھین اونپر آپ نے فرمایا مین تجھکو وہ کام بتاؤن جو اس سے زیادہ آسان ہے یا اس سے زیادہ بہتر ہے پھر فرمایا
آپ یسے کہہ سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء سبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض سبحان اللہ عدد ما خلق بین ذلک سبحان
اللہ عدد ما ہو خالق ۔ پھر اللہ اکبر اسی طرح (یعنی اللہ اکبر عدد ما خلق فی السماء اللہ اکبر عدد ما خلق فی الارض اللہ اکبر عدد
ما خلق بین ذلک اللہ اکبر عدد ما ہو خالق) ۔ پھر الحمد للہ اسی طرح (یعنی الحمد للہ عدد ما خلق فی السماء الحمد للہ عدد ما خلق فی الارض
الحمد للہ عدد ما خلق بین ذلک الحمد للہ عدد ما ہو خالق) ۔ پھر لا الہ الا اللہ اسی طرح (یعنی لا الہ الا اللہ عدد ما خلق فی السماء
لا الہ الا اللہ عدد ما خلق فی الارض لا الہ الا اللہ عدد ما خلق بین ذلک لا الہ الا اللہ عدد ما ہو خالق) پھر لا حول ولا قوۃ الا باللہ
اسی طرح (یعنی لا حول ولا قوۃ الا باللہ عدد ما خلق فی السماء لا حول ولا قوۃ الا باللہ عدد ما خلق فی الارض لا حول ولا قوۃ الا باللہ
عدد ما خلق بین ذلک لا حول ولا قوۃ الا باللہ عدد ما ہو خالق) عن یسیرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرھن ان یراعین
بالتکبیر والتقدیس والتہلیل وان یعقدن بالانامل فانھن مسئولات مستنطقات ترجمہ یسیرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم نے حکم کیا عورتوں کو محافظت کرنیکا تکبیر اور تقدیس پر (تکبیر اللہ اکبر اور تقدیس سبحان الملک القدوس)
اور حکم کیا شمار کرنیکا تسبیح کو انگلیونکے پورون سے کیونکہ انگلیاں پوچھی جاوینگے قیامت کے روز اور بات کرینگی ف گواہی
دینگی اسبات کی کہ ہم سے یہ کام اچھا کیا گیا تھا اور یہ برا کیا گیا تھا اللہ جل جلالہ نے فرمایا یوم تشھد علیھم السنتھم وایدیھم
وارجلھم بما کانوا یعملون ۔ ملا علی قاری نے مرقاۃ مین لکھا ہے اس حدیث سے تسبیح کا شمار کرنا درست معلوم ہوتا ہے اور تسبیح رکھنے
کا بھی جواز معلوم ہوتا ہے اور جس شخص نے یہ کہا ہے کہ تسبیح رکھنا بدعت ہے صحیح نہیں ہے کیونکہ اوسکی اصل حدیث سے ثابت ہے اور ابو ہریرۃ
ایک دھاگا رکھا کرتے تھے جسمین بہت سی گرہین تھین تسبیح شمار کرنیکے واسطے عن عبد اللہ بن عمرو قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یعقد التسبیح بیمینہ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے مین نے دیکھا رسول اللہ صلعم کو آپ تسبیح کو شمار کرتے تھے داہنے ہاتھ
کی انگلیون پر ف یعنی انگوٹھا ہر ایک پور پر رکھتے جاتے تھے یا ہر ایک انگلی کو بند کرتے تھے پھر کھولتے تھے عن ابن عباس قال
خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عند جویریۃ وکان اسمھا برۃ فحول اسمھا فخرج وھی فی مصلاھا
ودخل وھی فی مصلاھا فقال لم تزالی فی مصلاک ھذا قالت نعم قال قد قلت بعدک اربع کلمات ثلث مرات
لو وزنت بما قلت لوزنتھن سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جویریہ کے پاس سے نکلے (جویریہ بی بی تھین رسول اللہ صلعم کی) پہلے نام انکا برہ
تھا آپ نے نام بدل کر انکا نام جویریہ رکھا ف اسی طرح زینب بنت ابی سلمہ کا نام پہلے برہ تھا آپ نے بدلکر زینب کہا
فرمایا معلوم نہین اللہ کے نزدیک کون برہ ہے یعنی نیکوکار اور صالح اور کون فاجرہ ت وہ اپنے مصلے مین بیٹھی تھین جب آپ آئے
تب بھی وہ بیٹھی تھین آپ نے فرمایا کیا تم جب سے یہین بیٹھی رہین جویریہ نے کہا ہان آپ نے فرمایا مین نے تمہارے پاس سے نکلکر
چار کلمے تین بار کہے اگر وہ تولی جاوین ان کلمون کے ساتھ جو تو نے کہے ہین (دن بھر) البتہ بھاری ہو جاوین ۔ سبحان اللہ

میری دشمن کے مجہکو نقصان پہونچانے مین) اور تایید کر میری اور مت تایید کر مجہپر اور داد دن کر میری فائدہ کے لیے میرے
نقصان کے لیے اور ہدایت کر مجکو اور آسان کردی ہدایت کو میری نزدیک اور غلبہ دی مجکو اوس شخص پر جو مجہہ سے لڑے ای
خدا بنا دی تو مجکو تیرا شکر کرنیوالا تیرا ذکر کرنیوالا تجہسے ڈرنے والا تیری تابعداری بجالانے والا تیری ہی طرف گڑگڑانیوالا
یا دل لگانے والا قبول کر توبہ میری اور دہو ڈال میرے گناہ اور قبول کر دعا میری اور مضبوط کر دلیل میری اور راہ دکہلا میرے
میرے دل کو اور مضبوط کر میری زبان کو اور نکال ڈال میرے دل سے کینہ کو ۔ دوسری روایت مین وتیسر الہدی الی ہے

عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سلم قال اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا
ذالجلال والاکرام ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب سلام پہیرتے فرماتے اللھم انت السلام ومنک
السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام یعنی ای خدا تجہکو ہی سلامتی ہے (یعنی ہر عیب سے سالم اور فنا سے پاک ہے) اور تیری
طرف سے اوروں کو سلامتی ہوتی ہے تو بڑی برکت والا ہے ای جلال اور بزرگی والے ف صحیح روایت اتنی ہی ہے اور یہہ
جو مشہور ہے کہ بعد منک السلام کے والیک یرجع السلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یا ذالجلال والاکرام زیادہ کرتے
ہین سو صحیح سند سے منقول نہین ہے عن ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان اذا اراد ان ینصرف من صلوتہ استغفر ثلث مرات ثم قال اللھم فذکر معنی الحدیث عائشة ترجمہ
ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم جب نماز سے فارغ ہو کر اوٹہنا چاہتے تین بار استغفار کرتے (یعنی استغفر اللہ کہتے تین بار
یا استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ یا اللھم اغفر لی) پہر ہی فرماتے اللھم انت السلام اخیر تک باب فی
الاستغفار استغفار اور توبہ کرنیکا بیان ف استغفار کے معنی بخشش مانگنا پروردگار سے اپنے گناہون کے عن ابی بکر
الصدیق رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اصر من استغفر وان عاد فی الیوم سبعین مرة ترجمہ
حضرت ابو بکر صدیق سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا نہین ہٹ کے گناہ پر اوس شخص نے جسنے استغفار کیا اگرچہ ایک دن
مین ستر بار اوس گناہ کو کرے ف ہٹ کرنا یعنی اصرار کرنا اوس گناہ کو نہ چہوڑنا اگر صغیرہ پر اصرار کرے تو کبیرہ ہو جاتا ہے اور کبیرہ
پر اصرار کرے تو کفر کو پہونچاتا ہے ۔ جو ہر گناہ کے بعد توبہ اور استغفار دل سے کرتا ہے اور پہر مضبوط نیت کرے اوس گناہ کے نکرنے
کی مگر شامت نفس سے پہر اوس مین مبتلا ہو جاوے تو اصرار نہ ہوگا ۔ اس حدیث سے استغفار کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی عن
الاغر المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لیغان علی قلبی وانی لاستغفر اللہ فی کل یوم مائة مرة
ترجمہ اغر مزنی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے دل پر غفلت کا پردہ آجاتا ہے (کبھی کبھی بسبب دنیا مین مشغول رہنے کے اور
کہانے پینے اور عورتون سے صحبت کرنے مین) اور مین استغفار کیا کرتا ہون اپنے پروردگار سے ہر دن مین سو بار عن ابن عمر قال
ان کنا لنعد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المجلس الواحد مائة مرة رب اغفر لی وتب علی انک انت التواب
الرحیم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم شمار کرتے تہے ایک مجلس مین رسول اللہ صلعم سو بار کہا کرتے رب اغفر لی وتب علی

تعریف سجتی ہی وہ ہر چیز پر قادر ہی کوئی معبود سچا نہین سوا خدا کی ہم تو خاص اوسی کے واسطے عبادت کرتی ہین اگرچہ برا
سمجہین کافر وہ سزاوار ہی احسان کے اور فضل کے اور تعریف کے کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے ہم اوسی کی بندگی کرتے
ہین گو کافر برا مانین۔ دوسری روایت مین وہو علی کل شیء قدیر کے بعد یہ عبارت ہی لاحول ولا قوة الا باللہ لا الہ الا اللہ
لا نعبد الا ایاہ لہ النعمة اخیر تک یعنی گناہون سی باز رہنا اور عبادت کی طاقت دینا دونون اللہ ہی کے اختیار مین ہین
کوئی معبود سچا نہین ہے سوا اللہ کے ہم نہین پوجتی ہین کسیکو سوا اوسکی اوسی کے لیے نعمت ہے یعنی سب نعمتین اوسیکی طرف سی ہین عن
زید بن ارقم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول دبر صلوتہ اللهم ربنا ورب کل شیء انا شهید انک
انت الرب وحدک لا شریک لک اللهم ربنا ورب کل شیء انا شهید ان محمدا عبدک ورسولک اللهم ربنا ورب کل شیء
انا شهید ان العباد کلهم اخوة اللهم ربنا ورب کل شیء اجعلنی مخلصا لک واهلی فی کل ساعة فی الدنیا والآخرة
یا ذا الجلال والاکرام اسمع واستجب اللہ اکبر اللہ اکبر اللهم نور السموت والارض قال سلیمان بن داود رب السموات
والارض اللہ اکبر الاکبر حسبی اللہ ونعم الوکیل اللہ اکبر الاکبر **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہی رسول اللہ صلعم بعد
نماز کے یہ دعا پڑہتی۔ اللهم ربنا ورب کل شیء اخیر تک یعنی اے پروردگار تو ہمارا مالک ہے اور ہر شی کا مالک ہے مین گواہ ہون اس بات کا تو ہی
اکیلا پروردگار ہی کوئی تیرا شریک نہین ہی خداوندا تو رب ہمارا ہی اور رب ہر شے کا مین گواہ ہون اس بات کا کہ محمد تیری بندی اور تیرے
بھیجے ہوئے ہین خداوندا ہمارا پروردگارا اور ہر چیز کا پروردگار مین گواہ ہون اس بات کا کہ بندی سب ایک دوسری کی بہائی ہین (
بنی آدم اعضای یک دیگر اند)۔ کہ در آفرینش ز یک جوہر اند) خداوندا مالک ہمارے اور مالک ہر شی کے مجھکو خاص اپنا بنا دی اور
میری گھر والون کو بھی خلوص دی ہر ساعت مین دنیا اور آخرت مین اے بزرگی اور عزت والی سن اور قبول کر اللہ بڑی سی بڑا ہی
خداوندا نور آسمانون اور زمین کے یا پروردگار آسمانون اور زمین کے خدا بڑی سی بڑا ہے کافی ہی مجھکو اللہ اور بہتر وکیل ہی اللہ
بڑی سی بڑا ہے عن علی بن ابی طالب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم من الصلوة قال اللهم اغفر لی ما قدمت
وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به منی انت المقدم والمؤخر لا الہ الا انت
ترجمہ حضرت امیر المومنین علی سے روایت ہی رسول اللہ صلعم جب سلام پہیرتے نماز پڑہ کر فرماتی خداوندا بخش دی میرے اگلے گناہ
اور پچھلے گناہ اور چھپے گناہ اور کھلے گناہ اور جو زیادتی مین نے کی اور جسکو تو مجھ سی زیادہ جانتا ہے تو آگے کرتا ہی جسکو چاہے
اور پیچھے کرتا ہی جسکو چاہی کوئی سچا معبود نہین سوا تیرے عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول رب اعنی
ولا تعن علی وانصرنی ولا تنصر علی وامکر لی ولا تمکر علی واهدنی ویسر الهدی الی وانصرنی علی من بغی علی اللهم
اجعلنی لک شاکرا لک ذاکرا لک راهبا لک مطواعا الیک مخبتا او منیبا رب تقبل توبتی واغسل حوبتی
واجب دعوتی وثبت حجتی واهد قلبی وسدد لسانی واسلل سخیمة قلبی **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی
رسول اللہ صلعم یہ دعا مانگتی تہی رب اعنی ولا تعن اخیر تک یعنی اے پروردگار میری مدد کر میری اور دست مدد کر مجھپر یعنی مت مدد

رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس شخص نے اللہ سے شہادت کو مانگا سچے دل سے اوسکو اللہ شہیدونکا درجہ دیگا اگرچہ اپنے بچھونے
مرجاوے عن اسماء بن الحکم قال سمعت علیا رض یقول کنت رجلا اذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حدیثا نفعنی اللہ منہ بما شاء ان ینفعنی واذا حدثنی احد من اصحابہ استحلفتہ فاذا حلف لی
صدقتہ قال وحدثنی ابوبکر رض وصدق ابوبکر رض انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما
من عبد یذنب ذنبا فیحسن الطہور ثم یقوم فیصلی رکعتین ثم یستغفر اللہ الا غفر اللہ لہ ثم قرأ ہذہ
الآیۃ اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم الآیۃ ترجمہ اسما بن حکم سے روایت ہے مین نے سنا حضرت علی رض سے
کہتے تھے مین جب کوئی حدیث رسول اللہ صلعم سے سنا کرتا تو جتنا اللہ کو منظور ہوتا اوتنا مجھکو نفع دیتا اور جب مین کوئی
حدیث آپ کی کسی صحابی سے سنتا تو اوسکو قسم دیا کرتا جب وہ قسم کہا لیتا تو مجھے اعتبار آتا مجھہ سے حدیث بیان کی ابوبکر رض
نے اور سچ کہا ابوبکر رض نے مین نے سنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کوئی بندہ ایسا نہین جو گناہ کرے پہر اچھی طرح
وضو کرکے کھڑا ہو اور دو رکعتین پڑہے اور اللہ جل جلالہ سے بخشش چاہے مگر اللہ اوسکو بخشدیتا ہے بعد اوسکے ابوبکر رض نے یہ آیت
پڑہی۔ والذین اذا فعلوا فاحشۃ الآیۃ یعنے جو لوگ برا کام کرتے ہین یا اپنے اوپر ظلم کرتے ہین پھر اللہ کو یاد کرتے ہین اور بخشش
چاہتے ہین اپنے گناہون کے اور کون بخش سکتا ہے گناہون کو سوا خدا کے اور ہٹ نہین کرتے گناہ پر اونکا بدلہ مغفرت ہے پروردگار
کیطرف سے اور باغ ہین جنکے تلے نہرین بہتی ہین عن معاذ بن جبل رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بیدہ وقال
یا معاذ واللہ انی لاحبک فقال اوصیک یا معاذ لا تدعن فی دبر کل صلوۃ تقول اللہم اعنی علی ذکرک وشکرک
وحسن عبادتک۔ اوصی بذلک معاذ الصنابحی واوصی بہ الصنابحی ابا عبد الرحمن ترجمہ معاذ بن جبل سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم نے اونکا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ قسم خدا کے مین تجھکو چاہتا ہون مین تجھکو وصیت کرتا ہون اے
معاذ کہ نہ چھوڑنا ہر نماز کے بعد اس دعا کو۔ اللہم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک۔ یا خدا مدد کر میری اپنے ذکر اور شکر اور
اچھی طرح عبادت کرنی مین تیرے۔ معاذ نے اسکو وصیت صنابحی کو کی اور صنابحی نے ابو عبد الرحمن کو عن عقبۃ بن عامر قال
امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقرأ بالمعوذات دبر کل صلوۃ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے مجکو حکم کیا
رسول اللہ صلعم نے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑہنے کا ہر نماز کے بعد عن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان یعجبہ ان یدعو ثلاثا ویستغفر ثلاثا ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم کو پسند تہا تین بار دعا مانگنا
اور تین بار استغفار کرنا عن اسماء بنت عمیس قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اعلمک کلمات تقولینہا
عند الکرب او فی الکرب اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا ترجمہ اسما بنت عمیس سے روایت ہے فرمایا مجھسے رسول اللہ صلعم نے
کیا نہ سکہاؤن مین تجھکو چند کلمے جسکو تو کہا کرے مصیبت اور سختی مین اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا۔ یعنے اللہ میرا رب ہے مین اوسکے
ساتہہ کسی کو شریک نہین کرتا عن ابی عثمان النہدی ان ابا موسی الاشعری قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ

انت التواب الرحیم۔ ای خدا بخش دی مجکو اور قبول کر توبہ میری تو توبہ قبول کرنیوالا بڑا مہربان ہی **عن** ھلال بن یسار بن
زید مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سمعت ابی یحدث نیہ عن جدی انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول
من قال استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ غفر لہ وان کان فر من الزحف **ترجمہ**
ہلال بن یسار بن زید اکثر نسخون مین ایسا ہی ہی ہلال ہای ہوز سی اور صحیح بلال ہی بای موحدہ سے جیسا ترمذی کی روایت مین
ہی) سے روایت ہی انہون نی سنا اونکی باپ اونہون نے اونکی دادا) (زید جو مولی مین رسول اللہ کے) انہون نے
سنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتی تہے جو شخص کہے استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ بخشدیے جاوینگے گناہ
اوسکے اگرچہ بہاگ گیا ہو کفار کے مقابلے سی **ف** جب کفار دونی سی زیادہ نہ ہون تو اونکے مقابلی سی جہاد مین بہاگنا بہت
بڑا گناہ ہی پر آپنے فرمایا اس استغفار سے یہہ بھی معاف ہو سکتا ہی اور گناہون کے معافی تو سہل ہے **عن** ابن عباس قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لزم الاستغفار جعل اللہ لہ من کل ضیق مخرجا ومن کل ہم فرجا
ورزقہ من حیث لا یحتسب **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سی روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو کوئی لازم کری استغفار
کو یعنی اکثر استغفار کیا کری اللہ تعالی اوسکی ہر تنگی سے نکلنے کے لیے ایک راہ پیدا کر دیگا اور ہر رنج سی مخلصی دیگا اور رزق دیگا اوسکو
ایسی جگہہ سے جو اوسکی گمان مین نہ ہوگا **ف** استغفار اکثر وہی کریگا جو اللہ سے ڈریگا اور جو اللہ سے ڈریگا اور تقوی اختیار کریگا
اوسکیواسطے یہہ آیت ہی ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب اس حدیث سے استغفار کے دنیاوی اور دینی فائدے
دونون معلوم ہے گئے استغفار کی ہوتی مومن متبع سنت کو کسی دست غیب اور عمل کے حاجت نہین اگر رزق کی تنگی ہو یا دنیا
کی افکار دامنگیر ہون تو استغفار کری وسعت ہو جاوی گے اور رنج اور فکر سی نجات پاویگا فرمایا اللہ تعالی نے استغفروا ربکم انہ
کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انہارا۔ بخشش مانگو اپنے رب سے وہ بخشنیوالا ہے
چہوڑ دیگا تم پر مینہ کو زور شور سے (یعنی اپنے برسی گا قحط جاتا رہیگا) اور مدد کریگا تمہاری مالون سی اور اولاد سے اور تمکو بیغ
اور نہرین عنایت کریگا **عن** عبد العزیز بن صہیب قال سال قتادۃ انسا ای دعوۃ کان یدعو بہا النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اکثر قال کان اکثر دعوۃ یدعو بہا۔ اللہم ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ
حسنۃ وقنا عذاب النار وزاد زیاد وکان انس اذا اراد ان یدعو بدعاء دعا بہا واذا اراد ان یدعو
بدعاء دعا بہا فیہا **ترجمہ** عبد العزیز بن صہیب سے روایت ہی قتادہ نی انس سے پوچہا کون سی دعا ہی جو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو اکثر مانگا کرتے تہے انہون نے کہا آپ اکثر یہہ دعا پڑہتی۔ اللہم ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی
الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار زیاد کی روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ انس جب قصد کرتے دعا کا تو یہی دعا مانگتے اور جب کوئی
اور دعا کرنا چاہتے تو اوسکو بہی اس مین شریک کرلیتی **عن** سہل بن حنیف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
سال اللہ الشہادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وان مات علی فراشہ **ترجمہ** سہل بن حنیف سی روایت ہے

درود کیونکر آپ پر پیش کیجاویگی آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے حرام کر دیا زمین پر پیغمبرون کے بدن کو **ف** پیغمبرون کے بدن کو نہین گلاتی مدت گزر جاوے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ قبر شریف مین زندہ ہین اور بدن مبارک آپکا بالکل صحیح سالم ہے مگر یہ زندگی دنیا کی زندگی سے بہت فرق رکھتی ہے جسکو ہر شخص سمجھہ نہین سکتا **باب** النهی ان یدعو الانسان علی اهله وماله بددعا کرنے کی ممانعت **عن** جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تدعوا علی انفسکم ولا تدعوا علی اولادکم ولا تدعوا علی خدمکم ولا تدعوا علی اموالکم لا توافقوا من الله ساعة نیل فیها عطاء فیستجیب لکم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ نے مت بددعا کرو اپنے اوپر نہ اپنی اولاد پر نہ اپنے خادمون پر نہ اپنے مالون پر کہین ایسا نہو وہ گھڑی ایسی ہو جس مین دعا قبول ہوتی ہو **ف** تو تمہاری بددعا بھی قبول ہو جاوے پھر پیچھے پچھتانے سے کیا فائدہ ہوگا **باب** الصلوة علی غیر النبی صلی الله علیه وسلم سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی پر درود بھیجنا درست ہے۔ نہین **عن** ابن عبد الله ان امرأة قالت للنبی صلی الله علیه وسلم صل علی وعلی زوجی فقال النبی صلی الله علیه وسلم صلی الله علیك وعلی زوجك **ترجمہ** ایک عورت نے کہا رسول اللہ سے درود بھیج مجھپر اور میرے خاوند پر آپنے فرمایا صلی اللہ علیک وعلی زوجک۔ یعنی رحمت اتارے اللہ تجھپر اور تیرے خاوند پر **ف** اختلاف ہے سوا پیغمبر کے اور کسی پر درود بھیجنا درست ہے یا نہین بعضون کے نزدیک مطلقا درست ہے اور بعضون کے نزدیک مطلقا درست پیغمبر کو ہے اور نکو درست نہین بعضونکے نزدیک پیغمبرون کے ساتھہ ملا کر مثلا یون کہنا اللھم صل علی محمد وآل محمد وزید درست ہے علیحدہ درست نہین۔ بعضون کے نزدیک مطلقا درست نہین بلکہ کروہ ہے تحریما یا تنزیہا یا حرام ہے یا خلاف اولی ہے واللہ اعلم **باب** الدعاء بظهر الغیب پیٹھہ پیچھے اپنے بھائی مسلمان کیلیے دعا کرنیکا بیان **عن** ابی الدرداء انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا دعا الرجل لاخیه بظهر الغیب قالت الملائكة آمین ولك بمثل **ترجمہ** ابو الدرداء سے روایت ہے انہون نے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے جب کوئی شخص دعا کرے اپنے بھائی کے لیے پیٹھہ پیچھے تو فرشتے آمین کہتے ہین اور کہتے ہین تیرے واسطے بھی ایسا ہی ہو یعنی جو دعا تونے اپنے بھائی کیواسطے کی ویسی ہی تجکو بھی ملیگی **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان اسرع الدعاء اجابة دعوة غائب لغائب **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ نے بہت جلد قبول ہونیوالی وہ دعا ہے جو غائب کرے غائب کیواسطے **ف** یعنی پیٹھہ پیچھے اپنے بھائی مسلمان کیلیے دعا کرے **عن** ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ثلاث دعوات مستجابات لا شك فیهن دعوة الوالد ودعوة المسافر ودعوة المظلوم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا تین دعائین ضرور قبول کیجاتی ہین کچھہ شک نہین ایک دعا باپ کی اپنے بیٹے کیواسطے دوسری دعا مسافر کی تیسری دعا مظلوم کی اگرچہ کافر ہو یا فاسق **باب** ما یقول اذا خاف قوما جب کسی قوم سے خوف ہو تو کیا کرے **عن** عبد الله ان النبی صلی الله علیه وسلم كان اذا خاف قوما قال اللهم انا نجعلك فی نحورهم ونعوذ بك من شرورهم

سفر فلما دنوا من المدينة كبر الناس ورفعوا اصواتهم فقال رسول الله صلعم یا ایها الناس انکم لا تدعون
اصم ولا غائبا ان الذی تدعونه بینکم وبین اعناق رکابکم ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ابا موسی
الا ادلك علی کنز من کنوز الجنة فقلت وما هو قال لا حول ولا قوة الا بالله **ترجمہ** ابو عثمان نہدی سے روایت
ہے ابو موسی اشعری نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر مین جب مدینے کے نزدیک پہونچے تو لوگون نے بلند آواز سے
تکبیر کہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے لوگو تم نہین پکارتے ہو بہرے کو نہ اوس شخص کو جو غائب ہے **ف** بلکہ وہ شخص خوب سنتا ہے
نزدیک اور دور سب جگہہ سے برابر سنتا ہے ہر جگہہ اور ہر چیز پر حاضر ہے مطلع ہے کوئی چیز رتے برابر آسمانون یا زمینون مین اوسکی نگاہ
یا علم سے غائب نہین ہے پھر چلانے کی کیا ضرورت ہے - اس حدیث سے ذکر سری کے فضیلت جہری سے زیادہ معلوم ہوئی **ف**
بلکہ جسکو پکارتے ہو وہ تمہاری اور تمہاری سواریون کی گردنون کی بیچ مین ہے **ف** یعنی علم اور سمع کے راہ سے اوس سے بھی زیادہ
قریب ہے جتنا فاصلہ تم سے اور اونٹ کی گردنون سے ہے بلکہ تمہاری خود گردن کے رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اگرچہ ذات مقدس اوسکی
عرش پر ہے **ف** پھر فرمایا آپنے اے ابو موسی کیا مین تجھکو بتلاؤن ایک خزانہ جنت کے خزانون مین سے مین نے کہا وہ کیا ہے
آپنے فرمایا لا حول ولا قوة الا باللہ **عن** ابی موسی الاشعری انهم کانوا مع النبی صلی الله علیه وسلم وهم یتصعدون
فی ثنیة فجعل رجل کلما علا الثنیة نادی لا اله الا الله والله اکبر فقال نبی الله صلی الله علیه وسلم انکم لا
تنادون اصم ولا غائبا **ترجمہ** ابو موسی الاشعری سے روایت ہے صحابہ ساتھہ تھے رسول اللہ صلعم کے اور ایک گھاٹی مین چڑہ رہے تھے
ایک شخص تھا جب گھاٹی پر چڑہ جاتا تو پکار کر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہتا رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم نہین پکارتے ہو بہرے اور غائب کو
دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے یا ایها الناس اربعوا علی انفسکم اے لوگو آسانی کرو اپنے اوپر **عن** ابی سعید الخدری
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من قال رضیت بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی الله علیه وسلم
رسولا وجبت له الجنة **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص کہے راضی ہوا مین اللہ کے رب ہونے
سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے سے واجب ہو جاوے گی اوسکے لیے جنت **عن** ابی هریرة ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من صلی علی واحدة صلی الله علیه عشرا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم
نے فرمایا جو شخص میرے اوپر ایک بار درود بھیجے گا اللہ جل جلالہ اوسپر دس بار رحمت اوتاریگا **ف** اس حدیث سے درود شریف کی بڑی
فضیلت معلوم ہوئی **عن** اوس بن اوس قال قال النبی صلی الله علیه وسلم ان من افضل ایامکم یوم الجمعة فاکثروا
علی من الصلوة فیه فان صلوتکم معروضة علی قال فقالوا یا رسول الله وکیف تعرض صلاتنا علیك و
قد رمت قال یقولون بلیت قال ان الله حرم علی الارض اجساد الانبیاء **ترجمہ** اوس بن اوس سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلعم نے تمہارے سب دنون مین جمعہ کا دن افضل ہے اوس دن مجھپر درود زیادہ بھیجا کرو کیونکہ درود تمہارا مجھپر پیش
کیجاتی ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ جب آپ قبر مین گل جاوینگے یعنی آپکی وفات ہو جاوے گی اور ہڈیان خاک مین گل جاوینگی تو تمہارے

مانگنا چاہیے عن عمر بن الخطاب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ من خمس من الجبن والبخل وسوء العمر وفتنة
الصدر وعذاب القبر ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم پناہ مانگتے تھے پانچ چیزون سے نامردی اور بخل اور بری عمر
اور بری موت اور قبر کے عذاب سے ف بری عمر وہ عمر ہے کہ اوس مین ہوش و حواس نہ رہین نہ عبادت ہو سکے نہ دنیا کا کام اپنے
زندگی سے کچھ حاصل نہین ہے بجز اسکے کہ اور لوگون پر بار ہو۔ فتنة الصدر کے معنی بعضون نے بری موت کے لکھے ہین یعنی بغیر توبہ کے
مر جاوے اور بعضون نے کہا ہے کہ سینے کے فساد سے غرض ہے یعنی دل حسد اور کینہ اور کبر وغیرہ امراض قلب مین مبتلا ہو عن
انس بن مالک کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذبک من العجز والکسل والجبن والبخل
والھرم واعوذبک من عذاب القبر واعوذبک من فتنة المحیا والممات ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللھم انی اعوذبک اخیر تک۔ یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری عاجزی اور سستی اور نامردی
اور بخیلی اور بڑھاپے سے اور پناہ مانگتا ہون مین تیرے قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مین تیری زندگی اور موت کے فساد سے
عن انس بن مالک قال کنت اخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکنت اسمعہ کثیرا یقول۔ اللھم انی اعوذبک
من الھم والحزن وضلع الدین وغلبة الرجال ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے۔ مین خدمت کیا کرتا تھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اکثر سنا کرتا آپ فرماتے۔ اللھم انی اعوذبک اخیر تک یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری اندیشے
اور غم سے اور قرض کے بوجھ سے اور ظالمون کی بلوے سے عن عبد اللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
یعلمھم ھذا الدعاء کما یعلمھم السورة من القران یقول۔ اللھم انی اعوذبک من عذاب جھنم واعوذبک
من عذاب القبر واعوذبک من فتنة المسیح الدجال واعوذبک من فتنة المحیا والممات ترجمہ عبد اللہ بن عباس
سے روایت ہے رسول اللہ صلعم لوگون کو یہہ دعا اسطرح سکھلاتے تھے جیسے کوئی سورت سکھاتے تھے قرآن شریف کی آپ فرماتے تھے۔ اللھم
انی اعوذبک یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون
تیری مسیح دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہون تیری زندگی اور موت کے فتنے سے ف زندگی کا فتنہ بیماری اور مال اولاد
کا نقصان یا کثرت مال کے جو خدا سے غافل کرے یا کفر اور گمراہی اور موت کا فتنہ او سوقت کی شدت اور دہشت یا معاذ اللہ خاتمہ
برا ہونا۔ مسلم کی روایت مین اتنا زیادہ ہے اللھم انی اعوذبک من الماثم والمغرم۔ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون گناہ سے اور خواہ
نخواہ کے ڈانڈ سے عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو بھؤلاء الکلمات اللھم انی اعوذبک من
فتنة النار وعذاب النار ومن شر الغنی والفقر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم یہ دعا مانگتے تھے الٰہی
مین پناہ مانگتا ہون دوزخ کی فتنے اور دوزخ کے عذاب سے اور مالداری اور محتاجی کی برائی سے ف مالداری کی برائی غفلت
اور غرور اور محتاجی کی برائی مالدارون پر حسد کرنا غیرون کی مال اوڑانے کی فکر کرنا اپنی قسمت پر راضی نہ ہونا عن ابی ہریرة
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم انی اعوذبک من الفقر والقلة والذلة واعوذبک من ان اظلم

بخاری

[ترجمہ] ابو بردہ بن عبداللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم کو جب کسی قوم کا خوف ہوتا تو فرماتی۔ اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم
ای خدا ہم تجھکو اون کے سامنے کرتے ہین اور پناہ مانگتے ہین تجھہ سے اونکی برائیون سے

باب الاستخارۃ استخارے کا بیان

عن جابر بن عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا الاستخارۃ کما یعلمنا السورۃ من القرآن یقول اذا ھم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ولیقل اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسالک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر یسمیہ بعینہ الذی یرید خیر لی فی دینی ومعاشی ومعادی وعاقبۃ امری فاقدرہ لی ویسرہ لہ وبارک لی فیہ اللھم وان کنت تعلم انہ شر لی مثل الاول فاصرفنی عنہ واصرفہ عنی واقدر لی الخیر حیث کان ثم رضنی بہ او قال فی عاجل امری واجلہ

ترجمہ جابر رضی سے روایت ہی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو استخارہ اس طرح سکھلاتے تہے جیسے کوئی قرآن کی سورت سکہاتا ہی آپ فرماتے تہے جب تم مین سے کوئی قصد کرے کسی کام کا (جو بڑا کام ہو جیسے سفر مین جانا نکاح یا طلاق دینا مکان مول لینا) تو دو رکعتین نفل پڑہے۔ پہر یہہ دعا مانگے۔ اللھم انی استخیرک اخیر تک یعنی الٰہی مین تجھہ سے خیریت مانگتا ہون تیرے علم کے وسیلے سے اور تجھہ سے قوت مانگتا ہون تیری قدرت کے وسیلے سے اور سوال کرتا ہون تیرے بڑے فضل سے مقرر تو قادر ہے مجکو قدرت نہین تو جانتا ہی مین نہین جانتا تو سب چھپے چیزونکو جانتا ہی یا اللہ اگر تو جانتا ہو یہہ کام (اوس کام کا نام لیوے) بہتر ہو میرے واسطے دین اور دنیا اور انجام مین تو مقدر کر دے اوسکو میرے واسطے اور آسان کر دے اوسکو اور برکت دے اوس مین یا اللہ اگر تو جانتا ہو وہ کام برا ہے میرے لیے دین اور دنیا اور انجام مین تو پہیر دے میرا دل اوس سے اور پہیر دے اوسکو مجھسے اور مقدر کر میرے لیے بہلائی جہان کہین ہو پہر راضی کر دے مجھکو اوسپر۔ ایک روایت مین یون ہے وہ کام بھلا ہو بالفعل اور انجام مین۔

ف جب یہہ دعا پڑہ کر وہ کام کریگا تو حقتعالی ضرور اوسکے لیے بہتر کریگا برائی سے بچاویگا۔ بعضون نے کہا یہہ دعا تین روز تک یا سات روز تک پڑہے انجام بخیر ہوگا یا خواب مین کچہ معلوم ہو جاویگا یا دل مین کرنا نہ کرنا جم جاویگا وہی حکم الٰہی سمجہے۔ اہل سنت کے نزدیک یہی ایک صورت استخارے کی ثابت ہی اور منقول ہے۔ اور شیعہ کے نزدیک کئی طرح پر استخارہ منقول ہے۔ ایک یہہ کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی محمد وآل محمد کہکر یہہ دعا پڑہے استخیر اللہ برحمتہ وقدرتہ خیرۃ فی عافیۃ بعد اوسکے بسم اللہ کہکر تسبیح کو داہنی طرف سے کسی جگہہ پر پکڑ لیوے اور وہان سے دو دو دانے امام تک شمار کرے اگر ایک نکلے تو وہ کام بہتر ہے اوسکو کرے اور جو دو نکلین تو نہ کرے برا ہے۔ دوسرے استخارہ ذات الرقاع دو پرچون پر افعل لکہے اور دوسرے پر لا تفعل پہر انکو موڑ ماڑ کر ڈالدے اور بسم اللہ۔ درود شریف اور یہی دعا پڑہ کر دو پرچے اون مین سے اوٹہاوے اگر دونون مین افعل نکلے تو ضرور اوس کام کو کرے اور جو دونون مین لا تفعل نکلے تو ہرگز وہ کام نہ کرے اور جو ایک مین افعل اور ایک مین لا تفعل نکلے تو چاہے کرے چاہے نہ کرے۔ مگر اہل سنت کے نزدیک ان استخارون کی کوئی سند نہین پائی جاتی

باب فی الاستعاذۃ کن کن چیزون سے پناہ م

بن نوفل الاشجعی قال سالت عائشة ام المومنین عما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو بہ

یقول اللھم انی اعوذبک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل **ترجمہ** فروہ بن نوفل اشجعی سے روایت ہے مین نے پوچھا
ام المومنین عائشہ رضہ سے رسول اللہ صلعم کیا دعا مانگتے تھی انہون نے کہا آپ فرماتی تھے - الہی مین پناہ مانگتا ہون تیری اوس
کام کے برائی سے جسکو مین نے کیا ہے اور جسکو مین نے نہین کیا **ف** ایسا نہو کہ آئیندہ اوسکو کرون اور اوسکی برائی مین گرفتار
ہو جاؤن **عن** شکل بن حمید قال قلت یا رسول اللہ علمنی دعاء قال قل اللھم انی اعوذبک من شر سمعی و
من شر بصری ومن شر لسانی ومن شر قلبی ومن شر منیی **ترجمہ** شکل بن حمید سے روایت ہے مینے کہا یا رسول اللہ
مجھے ایک دعا سکھلا دیجئے آپ نے فرمایا کہہ الہی مین پناہ مانگتا ہون اپنے کان کی برائی اور آنکھ کے برائی اور زبان کی برائی اور
دل کی برائی اور منی کی برائی سے **ف** سبحان اللہ یہہ عجب مختصر اور جامع دعا ہے جو ساری گناہون سے بچنے کے لیے کافی
ہے - کان کی برائی بری باتین سننا غیبت اور جہوٹھ سننا مزامیر سننا آنکھ کی برائی بری نگاہ سے غیر عورت کو دیکھنا لہو و لعب
دیکھنا زبان کی برائی کفر کے کلمے نکالنا جہوٹھ بولنا غیبت کرنا بہتان جوڑنا گالی دینا دل کے برائی حسد اور کبر اور بخل اور نفاق
اور بد خلاقی اور طمع تمام برائیون کو شامل ہے منی کے برائی بیمحل نطفہ بہانا جیسے محرم پر یا اجنبی عورت یا لوطت کرنا یا زنا **عن**
ابی الیسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو اللھم انی اعوذبک من الھدم واعوذبک من التردی ومن
من الغرق والحرق والھرم واعوذبک ان یتخبطنی الشیطان عند الموت واعوذبک ان اموت فی سبیلک مدبرا
واعوذبک ان اموت لدیغا **ترجمہ** ابو الیسر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم دعا مانگتے تھی - الہی مین پناہ مانگتا ہون تیرے مکان
یا دیوار مجھ پر گرنے سے اور پناہ مانگتا ہون تیری بلند مقام پر سے گر پڑنی سے اور پناہ مانگتا ہون ڈوبنے اور جلنے اور بوڑہے ہوجانی سے
ف یعنی بہت بوڑہے ہوجانی سے کہ عبادت نہو سکے اور ہوش و حواش میں فتور آجاوے اور گر کر مرنا یا جلکر یا ڈوب کر مرنا اگرچہ
شہادت ہے مگر نقصان ان مین یہہ ہے کہ آدمی وصیت نہین کرسکتا بعض اوقات صبر نہین کرسکتا شاید کوئی کلمہ برا زبان سے
نکلجاوے **ف** اور پناہ مانگتا ہون مین شیطان کی ایمان بگاڑ دینے مین کوشش کرتا ہے تا کہ خاتمہ برا ہو وے تو اوسکی آرزو پوری
ہو وسوسے ڈالتا ہے مجنون کر دیتا ہے **ف** اور پناہ مانگتا ہون مین تیری راہ مین پیٹھ موڑ کر بھاگ جانی سے (یعنی بھاگتے مین)
اور پناہ مانگتا ہون مین تیری زہریلے جانورون کے کاٹنے سے مرنے **ف** جیسے سانپ بچھو وغیرہ - دوسری روایت مین اتنا زیادہ
ہے والغم یعنی پناہ مانگتا ہون مین تیری غم سے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم انی اعوذبک من
البرص والجنون والجذام وسیئ الاسقام **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ فرماتی تھے - الہی مین پناہ مانگتا ہون
تیری کوڑھ اور دیوانگی اور جذام سے اور سب بری بیماریون سے **عن** ابی سعید الخدری قال دخل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ذات یوم المسجد فاذا ھو برجل من الانصار یقال لہ ابو امامۃ فقال یا ابا امامۃ مالی اراک جالسا
فی المسجد فی غیر وقت الصلوۃ قال ھموم لزمتنی ودیون یا رسول اللہ قال افلا اعلمک کلاما اذا قلتہ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھے الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری محتاجی اور کمی اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہون تیری ظالم اور مظلوم ہونیسے **ف** جاننا چاہیے کہ بعض حدیثون مین فقر اور مسکنت کو آپ نی طلب کیا ہے بعضون مین فقر سے پناہ مانگی ہے مطلب یہ ہے جو فقر ایسا ہو کہ مال کے کمی ہو مگر دل غنی ہو اور دنیا کی طمع نہ ہو وہ مرغوب اور مطلوب ہے اور جو فقر ایسا ہو کہ قوت لایموت مین اوسکی وجہ سے وقت ہو اور عبادت مین مخل ہو یا دنیا کی طمع بڑہا دے اوس سے پناہ مانگی - کمی سے مراد نیکیون کی کمی ہے یا مال کی کمی یا مال کے اتنی کے کمی جو قوت لایموت اور حوائج ضروری کو کفایت نہ کرے

عن ابن عمر قال كان من دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم اني اعوذبك من زوال نعمتك وتحويل عافيتك وفجاءة نقمتك وجميع سخطك **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا یہ تھی الٰہی پناہ مانگتا ہون مین تیری تیری نعمت کی زوال سے اور تیری تندرستی کی ہو پلٹ جانی سے (یعنی تندرستی کے بدلی بیماری آنی سی) اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیری سب غصون سے

عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يدعو يقول اللهم اني اعوذبك من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ دعا مانگتے تھے الٰہی پناہ مانگتا ہون مین تیری خلاف اور نفاق اور بُری اخلاق سے

عن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اني اعوذبك من الجوع فانه بئس الضجيع واعوذبك من الخيانة فانها بئس البطانة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ فرماتی تھی الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیرے بھوک سے وہ بری ساتھی ہے اور پناہ مانگتا ہون مین تیرے خیانت سے وہ بری ہمجنسی

عن ابي هريرة يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اني اعوذبك من الاربع من علم لا ينفع ومن قلب لا يخشع ومن نفس لا يشبع ومن دعاء لا يسمع **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھے الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری چار چیزون سے) ایک تو اوس علم سے جو فایدہ نہ دیوی **ف** نہ دنیا مین نہ آخرت مین جیسے علم معقولات الٰہیات وغیرہ کہ علاوہ ضائع ہونے اوقات کی فاسد کرتا ہے اعتقاد کو مثلاً زواہد ثلثہ یا شروح سلم یا میبذی یا صدرا یا شمس بازغہ شرح حکمۃ العین حواشی قدیمہ یا جدیدہ پڑہنا جن مین سالہا سال گذرتی ہین جو دنیا کا کچھ فائدہ نہ عقبی مین ثواب حاصل ہوتا ہے بلکہ خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق ہوتا ہے - جو علوم دنیا مین مفید ہین - جیسے علم ریاضی حساب وہندسہ وہیأت وپیمایش اور جغرافیہ اور جر ثقیل اور مناظر اور علم طب یا علم نجوم جہاز رانی کیواسطے اونکا پڑہنا مباح ہے بلکہ ضرورت کیوقت واجب یا فرض ہے - اور جو علوم دنیا اور آخرت دونون مین مفید ہین جیسے علوم شریعت مثلاً علم اخلاق وسلوک اور فقہ اور تفسیر اور حدیث انکا حاصل کرنا بقدر ضرورت ضروری ہے اور جسقدر زیادہ ہون بہتر ہے **ف** دوسری اوس دل سی جو تیری حضور مین نہ جھکے تیسرے اوس جی سے جسکو کبھی سیری نہ ہو چوتھی اوس دعا سے جو سنی نہ جاوے یعنی قبول نہ ہو

عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول اللهم اني اعوذبك من صلوة لا تنفع وذكر دعاء آخر **ترجمہ** انس سے بھی ایسا ہی روایت ہے اوس مین یہ ہے الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری اوس نماز سے جو فائدہ نہ دے **عن فروۃ**

حضرت ابوبکر رض نے کہا قسم خدا کی مین لڑونگا اوس شخص سے جو فرق کرے نماز اور زکوۃ مین (یعنی نماز پڑہے مگر زکوۃ نہ دیوے) کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے قسم خدا کی اگر جسقدر رسول اللہ کو دیتے تھے اوس مین سے ایک اونٹ یا ایک رسی اونٹ کے پانؤن باندہنے کی نہ دینگے تو مین اون سے لڑونگا۔ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف لا الٰہ الا اللہ کہنے سے اوسوقت مسلمان ہوجاتا ہے جب اور اصول اسلام کا انکار نہ کرے اگر انکار کرے ایک اصل سے بھی تو کافر مرتد واجب القتل گنا جاویگا **ف** حضرت عمر نے کہا قسم خدا کی بس کچہہ نہ تہا سوا اسکے کہ مین سمجہا اللہ جل جلالہ نے کہولدیا سینہ ابوبکر رض کا لڑائی کیواسطے اوسوقت مین جانا کہ یہی حق ہے۔ دوسری روایت مین لو منعونی عناقا ہے یعنی اگر ایک بکری کا بچہ نہ دینگے تو بہی اون سے لڑونگا یہ مبالغہ کیواسطے کہا ورنہ بکری کا بچہ زکوۃ مین نہین لیاجاتا **باب** ما تجب فیہ الزکوۃ نصاب کا بیان **ف** نصاب اوس حد کو کہتے مین جس سے کم مین زکوۃ واجب نہین ہوتے اور اوس حد مین واجب ہوتی ہو **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمس ذود صدقۃ ولیس فیما دون خمس اواق صدقۃ ولیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا پانچ اونٹون سے کم مین زکوۃ نہین ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی مین زکوۃ نہین ہے اور پانچ وسق سے کم (غلے اور پہلون مین) زکوۃ نہین ہے **ف** تو نصاب اونٹ کی پانچ اونٹ مین اور چاندی کا پانچ اوقیہ مین اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے سب دوسو درم ہوئے ہر ایک درم تین ماشے اور ایک رتی اور پانچوان حصہ رتی کا ہوتا ہے دوسو درم کے چہہ سو تیس ماشے ہوئے جسکی ساڑہے باون تولے چاندی ہوئی یہی نصاب ہے چاندی کا اور سونے کا نصاب دوسری حدیث مین بیس دینار ہے جسکی ساڑہے سات تولہ ہوتی مین یہی نصاب ہے سونے کا جب نصاب کے برابر سونا یا چاندی ہو تو چالیسوان حصہ زکوۃ کا ہر سال مین دیوے اور جسقدر زیادہ ہووے اشرفیان ہون اوسمین بہل حساب یہ ہے کہ فیصدی ڈہائی دیوے۔ یہی چالیسوان حصہ ہے۔ اور پیداوار کا نصاب پانچ وسق فرمایا وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ اور صاع آٹھ رطل کا اور رطل آدہ سیر کا تو ساٹھ صاع کے چہہ من ہوئے چالیس سیر کے حساب سے اور پانچ وسق کے تیس من ہوئے اگر اسقدر پیداوار غلہ یا میوہ ہو تو اوسمین دسوان حصہ یعنے تین من زکوۃ کے دینا ہونگے اس سے کم مین کچہ لازم نہ آویگا۔ مگر ابو حنیفہ کے نزدیک قلیل کثیر پیداوار مین سے دسوان حصہ لیا جاویگا اونکا مذہب صحیح مخالف ہے حدیث کے اسواسطے ترک کیا اوسکو اونکے صاحبین نے اور عمل کیا حدیث پر **عن** ابی سعید یرفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فیما دون خمسۃ اوسق زکوۃ والوسق ستون مختوما **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم مین زکوۃ نہین ہے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے **عن** حبیب المالکی قال قال رجل لعمران بن حصین یا ابا نجید انکم لتحدثونا باحادیث ما نجد لھا اصلا فی القرآن فغضب عمران وقال للرجل اوجدتم فی کل اربعین درھما درھم ومن کل کذا وکذا شاۃ شاۃ ومن کذا وکذا بعیر کذا وکذا اوجدتم ھذا فی القرآن قال لا قال فعن من اخذتم ھذا اخذتموہ عنا واخذناہ عن نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذکر اشیاء نحو ھذا **ترجمہ** حبیب مالکی سے روایت ہے ایک شخص نے کہا عمران بن حصین سے کہ اے ابا نجید (کنیت ہے عمران کی) تم ہم سے ایسی حدیثین بیان کرتے ہو

بہ همّا وقضی عنک دینک قال قلت بلیٰ یا رسول الله قال قل اذا اصبحت واذا امسیت اللّٰهم انی اعوذ بک من الهم والحزن واعوذ بک من العجز والکسل واعوذ بک من الجبن والبخل واعوذ بک من غلبة الدین وقهر الرجال قال ففعلت ذلک فاذهب الله همی وقضی عنی دینی ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مسجد مین تشریف لائے ایک شخص انصار کو بیٹھے دیکھا جسکا نام ابو امامہ تھا آپ نے فرمایا اے ابو امامہ کیا سبب ہے جو مین تم کو مسجد مین بیٹھا ہوا پاتا ہون نماز کا وقت نہین جب ہے۔ ابو امامہ نے کہا مجھکو فکر و ن نے گھیر لیا ہے اور قرضون نے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا بھلا مین تم کو چند کلمے نہ بتاؤن اگر تم ان کو کہو تو اللہ تمھاری غم غلط کر دے اور تمہارا قرض ادا کرو ے۔ مین نے کہا کیون نہین بتایئے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا صبح شام یہہ کہا کرو۔ اللّٰهم انی اعوذ بک من الهم والحزن اخیر تک الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری رنج اور غم سے اور پناہ مانگتا ہون تیری عاجزی اور سستی سے اور پناہ مانگتا ہون تیری نامردی اور بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہون تیری قرضہ کے بلوے اور لوگون کی بلوے سے۔ ابو امامہ نے کہا مین نے اس دعا کو پڑھنا شروع کیا اللہ جل جلالہ نے میرا غم دور کر دیا اور میرا قرض ادا کرا دیا **اخر کتاب الصلوٰة** تمام ہوئی کتاب نماز کے شکر ہے اللہ جل جلالہ کا

کتاب الزکوٰة

کتاب زکوٰة کے بیان مین

ف زکوٰة دوسرا رکن ہے اسلام کا اور نماز کے بعد مذکور ہے کلام اللہ مین اسواسطے بیان بھی نماز کے بعد کیا **عن** ابی هریرة قال لما توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم واستخلف ابو بکر بعده وکفر من کفر من العرب قال عمر بن الخطاب لابی بکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا اله الا الله فمن قال لا اله الا الله عصم منی ماله ونفسه الا بحقه وحسابه علی الله فقال ابو بکر والله لاقاتلن من فرق بین الصلوٰة والزکوٰة فان الزکوٰة حق المال والله لو منعونی عقالا کانوا یؤدونه الی رسول الله صلی الله علیه وسلم لقاتلتهم علی منعه فقال عمر بن الخطاب فوالله ما هو الا ان رأیت الله قد شرح صدر ابی بکر للقتال قال فعرفت انه الحق ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب وفات ہو گئے اور خلیفہ ہوئی ابو بکرؓ بعد آپ کے اور کافر ہو گئے بعض لوگ عرب کے **ف** یعنی غطفان اور بنی سلیم کے لوگ انہون نے زکوٰة دینے سے انکار کیا حضرت ابو بکرؓ نے ان سے لڑنے کا ارادہ کیا **ت** حضرت عمرؓ نے ابو بکرؓ سے کہا تم کیونکر لڑو گے ان لوگون سے آنحضرت نے تو یہہ فرمایا مجھے حکم ہوا لڑنے کا لوگون سے یہانتک کہ وہ لا اله الا الله کہین جب لا اله الا الله کہلین تو اپنے مال اور جان کو انہون نے بچا لیا مگر حق اسلام سے **ف** یعنی اگر کسی کو قتل کرینگے تو قصاصاً قتل کیے جاوینگے یا دیت دینگے **ف** اور حساب اونکا اللہ پر ہے **ف** یعنی ہماری نزدیک وہ لا اله الا الله کہنے سے مسلمان سمجھے جاوینگے اب اگر دل سے نہ کہتے ہون گے تو اوسکا حساب اللہ لیگا **ف**

بن العاص ان امرأة اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعها ابنة لها وفي يد ابنتها مسكتان غليظتان من ذهب فقال لها اتعطين زكوة هذا قالت لا قال ايسرك ان يسورك الله بهما يوم القيامة سوارين من نار قال فخلعتهما فالقتهما الى النبي صلى الله عليه وسلم قالت هما لله ولرسوله **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ ایک عورت آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور اسکی بیٹی بھی اوسکے ساتھ تھی اور بیٹی کے ہاتھ میں دو کنگن تھے موٹے سونے کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اسکی زکوۃ دیتی ہے وہ بولی نہیں آپ نے فرمایا کیا تجھ کو اچھا معلوم ہوتا ہے کہ خدا قیامت کے دن تجھکو دو کنگن آگ کے پہناوے عبد اللہ نے کہا اوس عورت نے (اوسی وقت یہ سنکر) کنگنوں کو اوتارا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے ڈالدیا اور فرمایا یہ اللہ اور رسول کے واسطے ہیں **ف** یہ حدیث صحیح الاسناد ہے سکوت کیا اس سے ابو داود نے صحیح کہا اوسکو منذری نے مختصر میں اور ابن حجر نے بلوغ المرام میں اور ترمذی نے اس حدیث کو جبطرق سے روایت کیا اوس میں مثنی بن الصباح اور ابن لہیعہ ضعیف ہیں لیکن ابو داود کی اسناد خالی ہے اون دونوں سے اسی واسطے ایک جماعت صحابہ قائل ہے زیور میں زکوۃ واجب ہونے کی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور مؤید ہے اسکی جو آگے دو حدیثیں آتے ہیں - اور وہ صحیح ہیں اور بعض صحابہ اور اکثر اہل مدینہ اور فقہا قائل ہیں اسبات کی کہ زیور میں زکوۃ واجب نہیں ہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور اسحاق اور احمد کا پر دلائل ان لوگوں کے ضعیف ہیں اور محدثین کے نزدیک امام ابو حنیفہ کا مذہب راجح ہے اور وہی محتاط ہے **عن** ام سلمة قالت كنت البس اوضاحا من ذهب فقلت يا رسول الله اكنز هو فقال ما بلغ ان تؤدى زكوته فزكى فليس بكنز **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے کہا میں پہنا کرتی تھی اوضاح (ایک قسم کا زیور ہے) سونے کے میں نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ کنز ہے آپ نے فرمایا جو مال اتنا ہو جاوے جسمیں زکوۃ دینا لازم آوے پھر اوسکی زکوۃ دی جاوے وہ کنز نہیں ہے **ف** روایت کیا اس حدیث کو دارقطنی اور حاکم نے اور صحیح کہا اوسکو حاکم نے **عن** عبد الله بن شداد بن الهاد انه قال دخلنا على عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم فقالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأى في يدي فتخات من ورق فقال ما هذا يا عائشة فقلت صنعتهن اتزين لك يا رسول الله فقال اتؤدين زكوتهن قلت لا او ما شاء الله قال هو حسبك من النار **ترجمہ** عبد اللہ بن شداد بن الہاد سے روایت ہے ہم حضرت عائشہ پاس گئے انہوں نے کہا (ایک روز) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میرے ہاتھ میں چھلے تھے یعنی انگوٹھیاں چاندی کے دیکھیں آپنے فرمایا یہ کیا ہے اے عائشہ میں نے کہا میں نے انکو اس لیے بنایا ہے تاکہ بناؤ سنوار کروں آپ کے واسطے آپنے فرمایا تو ان کی زکوۃ ادا کرتی ہے - میں نے کہا نہیں یا جو کچھ اللہ کو منظور تھا کہا آپ نے فرمایا یہ کافی ہے تجھے جہنم میں لیجانے کے واسطے **ف** ضعیف کیا اس حدیث کو دارقطنی نے بوجہ محمد بن عمر بن عطاء کے اور کہا وہ مجہول ہے مگر توثیق کی ہے اوسکی اور لوگوں نے

باب في زكوة السائمة

جنگل میں چرنیوالی جانوروں کی زکوۃ کا بیان **ف** جیسے اونٹ گائی بکریاں **عن** حماد قال اخذت من ثمامة بن عبد الله بن انس كتابا زعم ان ابا بكر كتبه لانس وعليه خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم حين بعثه مصدقا وكتبه له فاذا فيه هذه فريضة الصدقة

جنکے اصل ہم قرآن مین نہین پاتے عمران بن حصین یہہ سنکر غصہ ہوئی اور کہا کیا قرآن مین یہہ موجود ہی ہر چالیس درم مین ایک
درم ہی یا اتنی بکریون مین ایک بکری ہی یا اتنے اونٹون مین ایک اونٹ ہی اونسنے کہا نہین اُنہون نے کہا پھر تم نے یہہ کہانسے سُنا
تم نے ہم سے سنا اور ہم نے رسول اللہ سے سنا اور ایسی ہی چند باتین بیان کین **ف** یعنی بہت سے مسائل اور احکام دین کے قرآن مین
نہین ہین لیکن رسول اللہ کی حدیثون مین ہین۔ پس جسطرح قرآن کی متابعت ضرور ہی اوسیطرح حدیث شریف کی پیروی بھی ضرور
ہی آپنے فرمایا الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ مین قرآن دیا گیا اور اوسکے ساتھہ اور بھی دیا گیا **باب** العروض اذا کانت
للتجارۃ ہل فیہا زکوۃ اسباب تجارتی مین زکوۃ کا بیان **ف** زکوۃ ماشیہ اور سونے چاندی مین اور زراعت و پیداوار مین متفق علیہ ہی سوا ان
کی اور اسباب تجارتی مین۔ جیسے کتابین یا گہوڑے یا چمڑے یا بساط خانی کا اسباب وغیرہ ایمہ اربعہ کے نزدیک زکوۃ واجب ہے
اور ظاہریہ کے نزدیک واجب نہین دلیل ایمہ اربعہ کی یہہ حدیث ہی **عن** سمرۃ بن جندب قال اما بعد فان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان یامرنا ان نخرج الصدقۃ من الذی نعد للبیع **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم کرتے تھے زکوۃ نکالنے کا اون چیزون مین سے جو بیچنے کے لیے رکہین **ف** یعنی تجارت کی اموال
مین سے جو نصاب کے موافق ہون۔ اس حدیث کے اسناد اگرچہ چندان قوی نہین ہین مگر بہت ضعیف بھی نہین ہین اسی واسطے سکوت
کیا اوس سے ابو داؤد نے اور سلیمان بن سمرہ مقبول ہین اور جعفر بن سعد اور حبیب بن سلیمان مین اگرچہ بعضون نے کلام کیا ہی پر وہ
دونون صدوق مین اور بری ہین کذب سے اور بہت سے الفاظ عامہ مقتضی ہین ایجاب کو کہ ہر قسم کے اموال تجارت مین زکوۃ
واجب ہو فرمایا اللہ تعالی نے خذ من اموالہم صدقۃ اور دوسری حدیث مین ہی۔ من استفاد مالا فلا زکوۃ فیہ حتی یحول علیہ الحول
رواہ الترمذی۔ اسی لفظ سے استدلال کیا ہی ایمہ اربعہ نے اور نہین خلاف کیا اون مین سے کسی نے ایکدوسری کا اور ظاہریہ نے جو یہہ
دلیل بیان کی ہی کہ سوا مواشی کے اور چاندی سونے پیداوار کی اور مالون پر زکوۃ واجب ہونے کی کوئی دلیل ہم نہین جانتے تو جواب اوسکا
یہہ ہی کہ عموم الفاظ جو قرآن و حدیث مین وارد ہین مقتضی ہین ہر مال مین زکوۃ دینے کو پھر خاص کر لیے گئے اون مین سے وہ اموال جسمین صاف
حدیث آگئی کہ اون مین زکوۃ نہین ہے جیسے سواری کا گہوڑا یا خدمت کا غلام اور اموال تجارت مین زکوۃ نہ ہونیکی باب مین
کوئی حدیث اون کے پاس موجود نہین ہے۔ بلکہ ایمہ اربعہ پاس عموم الفاظ اور یہہ حدیث سمرہ بن جندب کے موجود ہی تو عمل کرنا اسی پر
اولی ہی اور یہی اقرب باحتیاط ہی واللہ اعلم **باب** الکنز ما ہو وزکوۃ الحلی کنز کا بیان اور زیور کی زکوۃ کا بیان **ف**
فرمایا اللہ تعالی نے والذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم۔ یوم یحمی علیہا فی نار جہنم فتکوی
بہا جباہہم وجنوبہم وظہورہم ہذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون۔ جو لوگ گاڑ رکہتے ہین سونے اور چاندی کو اور خرچ نہین کرتے
اوسکو اللہ کے راہ مین تو اونکو خبر دے دکھ کی مار کی جسدن گرم کیا جاوے گا وہ جہنم کی آگ مین پھر داغی جاوین گے اوس سے پیشانیان
اون کی اور پسلیان اور پیٹہین اونکے اور کہا جاویگا یہہ وہ ہی جو جوڑ رکہا تہا تم نے اپنے واسطے اب چکہو اوسکا مزا جسکو تم جوڑتے تھے۔ لغت مین
کنز اوس مال کو کہتے ہین جو زمین مین دفن کیا جاوے اور شرع مین اوس مال کو کہتے ہین جسکی زکوۃ نہ دی جاوے **عن** عبد اللہ بن عمرو

سوکم مین ہر پانچ مین ایک بکری ہی **ف** اگر پانچ اونٹ ہون تو ایک بکری دس ہون تو دو بکریان پندرہ ہون ور
زکوۃ واجب نہوگی مثلاً چار اونٹ مین کچھہ نہوگا اور سات اونٹ مین ایک بکری ہوگی تو تک **ت** جب پچیس اونٹ پوری
ہوجاوین تو اوسمین ایک بنت مخاض ہے **ف** ایک برس کے مادہ اونٹنی کو بنت مخاض کہتے ہین اور نر اونٹ کو ابن مخاض
ت پینتیس اونٹ تک اگر اوسکے پاس بنت مخاض نہو تو ابن لبون دیوے **ف** یعنے دو برس کا اونٹ **ت** جب چھتیس اونٹ
پوری ہوجاوین تو اون مین ایک بنت لبون ہے (دو برس کی اونٹنی) پینتالیس اونٹ تک جب چھیالیس اونٹ پورے
ہوجاوین تو اون مین ایک حقہ (تین برس کی اونٹنی) جو چوتھی مین لگی ہو) نر کو دینے کی لائق واجب ہوگی ساٹھ اونٹ
تک جب اکسٹھ اونٹ پوری ہوجاوین تو اون مین ایک جذعہ (چار برس کی اونٹنی جو پانچوین مین لگی ہو) واجب ہوگی پچھتر
اونٹ تک ہوجاوین تو اون مین دو بنت لبون واجب ہونگی نوے اونٹ تک جب اکانوے اونٹ پوری ہوجاوین تو اون مین
دو حقے دینا ہونگے نر کو دینے کی لائق ایکسوبیس اونٹ تک جب ایکسوبیس سے زیادہ ہون تو ہر چالیسی مین ایک بنت لبون اور
ہر پچاس مین ایک حقہ دینی ہوگے **ف** اسی حساب سے ہزارون لاکھون تک نوبت آوے گی یہی ہے اکثر علما کا اور ابوحنیفہ کے
نزدیک ایکسوبیس سے جب اونٹ زیادہ ہونگے تو پھر از سر نو زکوۃ شروع ہوگی ہر پانچ مین ایک بکری پچیس تک پھر پچیس مین ایک بنت
مخاض علے ہذا القیاس **ت** جب اوس قسم کا اونٹ نہ نکلے جو مطلوب ہے۔ مثلاً کسی کے پاس اتنے اونٹ ہون جنمین ایک جذعہ دینا
ہوتا ہے (اکسٹھ اونٹ) اور اوسکے پاس جذعہ نہو لیکن حقہ ہو تو حقہ لیوینگے اور اگر اوسکو میسر ہو تو دو بکریان اوسکے ساتھہ اور لینے
کی یا بیس درم لینگے اور دو بکریان یا بیس درم اوسکو پھیر دینگے اسیطرح اگر اوسکے پاس حقہ نہو (نہ جذعہ) لیکن بنت لبون ہو
تو بنت لبون لیلینگے۔ اور اگر اوسکو میسر ہو تو دو بکریان یا بیس درم اوسکے ساتھہ اور لینگے۔ اور جس شخص کے پاس اتنی اونٹ
ہون جنمین بنت لبون واجب ہے (چھتیس اونٹ) مگر اوسکے پاس حقہ ہے نکلے تو حقہ لینگے اور بیس درم یا دو بکریان اوسکو پھیر دینگے
اور جسکے پاس بنت لبون کے برابر اونٹ ہون مگر اوسکے پاس بنت مخاض ہے تو بنت مخاض لے لینگے اور دو بکریان یا بیس درم لینگے
اور جسکے پاس بنت مخاض کے اونٹ ہون مگر اوسکے پاس ابن لبون ہی ہو تو ابن لبون لے لینگے اور اوسکے ساتھہ اور کچھہ نہ لینگے
اور جسکے پاس چار ہی اونٹ ہون اوسپر زکوۃ نہین ہے مگر جب وہ اپنی خوشی سے دیوے اور چرنیوالی بکریان جب چالیس ہوجاوین تو
ان مین ایک بکری دینا ہوگی ایکسوبیس تک جب ایکسوبیس سے زیادہ ہون تو دو بکریان دینا ہونگی دوسو بکریان تک جب دوسو سے زیادہ ہون
تو تین بکریان دینا ہونگی تین سو تک جب تین سو سے زیادہ ہون تو ہر سیکڑے پیچھے ایک بکری دینا ہوگی اور زکوۃ مین بوڑھی اور عیبدار
بکری نہ لیجاویگی نہ بکرا لیا جاویگا مگر جب مصدق کو نر لینا منظور ہو (کسی مصلحت یا ضرورت کیواسطے) اور نہ جمع کیا جاوے متفرق مال اور نہ جدا کیا جاوے
مجتمع مال زکوۃ کے خوف سے **ف** صورت اول کی یہ ہے ایک شخص کے پاس چالیس بکریان ایک گلے مین تہین اور چالیس دوسرے گلے مین تو گلے پیچھے
ایک بکری کے حساب سے دو بکریان اوسپر لازم آتی تہین جب مصدق آیا اوسنے کیا کام کیا دونوں گلونکو ملا دیا تاکہ وہ ایک ہی گلہ سمجھکر ایک ہی بکری لیوے صورت
شافعی کے نزدیک یہی ہے کیونکہ اونکے نزدیک کئی گلون کے حساب سے لیجاویگی اگرچہ مالک ایک ہی ہو یا متعدد ہون اور ابوحنیفہ کے نزدیک زکوۃ
مالک پر ہے گلے کا اعتبار نہین مثلاً جو صورت گذری اوسمین شافعی کے نزدیک دو بکریان لازم آتی ہین اور ابوحنیفہ کے نزدیک ایک

التي فرضها رسول الله صلى الله عليه وسلم على المسلمين التي امر الله بها نبيه عليه السلام فمن سئلها من المسلمين
على وجهها فليعطها ومن سئل فوقها فلا يعطه فيما دون خمس وعشرين من الابل الغنم في كل خمس ذود شاة فاذا
بلغت خمسا وعشرين ففيها ابنة مخاض الى ان تبلغ خمسا وثلاثين فان لم يكن فيها بنت مخاض فابن لبون ذكر
فاذا بلغت ستا وثلاثين ففيها ابنة لبون الى خمس واربعين فاذا بلغت ستا واربعين ففيها حقة طروقة
الفحل الى ستين فاذا بلغت احدى وستين ففيها جذعة الى خمس وسبعين فاذا بلغت ستا وسبعين
ففيها ابنتا لبون الى تسعين فاذا بلغت احدى وتسعين ففيها حقتان طروقتا الفحل الى عشرين ومائة
فاذا زادت على عشرين ومائة ففي كل اربعين بنت لبون وفي كل خمسين حقة فاذا تباين اسنان الابل في
فرائض الصدقات فمن بلغت عنده صدقة الجذعة وليست عنده جذعة وعنده حقة فانها تقبل منه وان
يجعل معها شاتين ان استيسرتا له او عشرين درهما ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده حقة وعنده
جذعة فانها تقبل منه ويعطيه المصدق عشرين درهما او شاتين ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست
عنده حقة وعنده ابنة لبون فانها تقبل منه قال ابوداود من ههنا لم اضبطه عن موسى كما احب و
يجعل معها شاتين ان استيسرتا له او عشرين درهما ومن بلغت عنده صدقة بنت لبون وليست عنده الا
حقة فانها تقبل منه قال ابوداود الى ههنا ثم اتقنته ويعطيه المصدق عشرين درهما او شاتين ومن بلغت
عنده صدقة ابنة لبون وليس عنده الا ابنة مخاض فانها تقبل منه وشاتين او عشرين درهما ومن بلغت عنده
صدقة ابنة مخاض وليس عنده الا ابن لبون ذكر فانه يقبل منه وليس معه شيء ومن لم يكن عنده الا اربع فليس فيها شيء
الا ان يشاء ربها وفي سائمة الغنم اذا كانت اربعين ففيها شاة
الى عشرين ومائة فاذا زادت على عشرين ومائة ففيها شاتان الى ان تبلغ مائتين فاذا زادت على
مائتين ففيها ثلث شياه الى ان تبلغ ثلاثمائة فاذا زادت على ثلاث مائة ففي كل مائة شاة شاة ولا يؤخذ
في الصدقة هرمة ولا ذات عوار من الغنم ولا تيس الغنم الا ان يشاء المصدق ولا يجمع بين مفترق ولا يفرق بين مجتمع
خشية الصدقة وما كان من خليطين فانهما يتراجعان بينهما بالسوية فان لم تبلغ سائمة الرجل اربعين فليس فيها
شيء الا ان يشاء ربها وفي الرقة ربع العشر فان لم يكن المال الا تسعين ومائة فليس فيها شيء الا ان يشاء ربها

ترجمہ حماد سے روایت ہے میں نے ثمامہ بن عبداللہ بن انس سے ایک کتاب لی وہ کہتے تھے حضرت امیرالمومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسکو لکھا تھا
انس رضی اللہ عنہ کیواسطے اور اوسپر مہر تھی رسول اللہ کی جب انہوں نے انس کو مصدق (صدقہ تحصیل کرنیوالا) بناکر بھیجا تھا تو اونکو یہ کتاب
لکھدی تھی اوس میں یہ عبارت تھی یہ فرض زکوۃ کا بیان ہے جسکو مقرر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر اور جسکا حکم کیا
اللہ جل جلالہ نے اپنے پیغمبر کو جس مسلمان سے اسکے موافق زکوۃ مانگی جاوے وہ دیوے اور جو اس سے زیادہ مانگی جاوے تو نہ دیوے پچیس اونٹوں

اوسکو اپنی تلوار سے لگا رکھا تھا پھر عمل کیا اوسپر ابو بکر نے اپنی وفات تک بعد اوسکے عمل کیا اوسپر حضرت عمرؓ نے اپنی وفات
یہ تھا ۔ پانچ اونٹون مین ایک بکری ہی اور دس مین دو بکریان اور پندرہ مین تین بکریان اور بیس مین چار بکریان اور پچیس مین ایک
بنت مخاض چھتیس تک پھر چھتیس سے ایک بھی زیادہ ہو تو بنت لبون پینتالیس تک پھر پینتالیس سے ایک بھی زیادہ ہو تو ایک حقہ
ساٹھ تک پھر ساٹھ سے ایک بھی زیادہ ہو تو ایک جذعہ پچھتر تک پھر پچھتر سے ایک بھی زیادہ ہو تو دو حقے ایکسو بیس تک پھر ایکسو بیس سے زیادہ
اونٹ ہون تو ہر پچاس مین ایک حقہ اور ہر چالیس مین ایک بنت لبون واجب ہے ۔ اور بکریون مین ہر چالیس بکری مین ایک بکری ہی
ایکسو بیس تک اگر ایکسو بیس سے ایک بکری بھی زیادہ ہو تو دو بکریان ہین دو سو تک پھر جب دو سو سے ایک بکری بھی زیادہ ہو تو
اُس مین تین بکریان ہین تین سو تک پھر جب تین سو سے زیادہ ہون تو ہر سیکڑہ مین ایک بکری ہی اور سیکڑہ سے جو کم ہو اوس
مین کچھہ نہین ہے **ف** مثلاً تین سو ساٹھ بکریان ہون تو تین ہی بکریان لازم ہونگی اور ساٹھ کی زیادتی کا لحاظ نہ ہوگا جبتک
چوتھا سیکڑا پورا نہ ہو جب چار سو پوری ہونگی تو چار بکریان لازم ہون گے چار سو ننانوے تک پھر پانسو مین پانچ بکریان اسی طرح
سے ہزارون لاکھون تک **ف** اور نہ جدا کیا جاوے اکٹھا مال اور نہ اکٹھا کیا جاوے جدا جدا مال زکوۃ کے ڈر سے اور جو مال دو
آدمیون مین ملکر ہوے وہ ایک دوسرے سی لیکر اپنا حصہ برابر کر لین اور زکوۃ مین بوڑھا جانور اور عیب دار نہ لیا جاویگا ۔ زہری نے
کہا جب مصدق آوے تو بکریون کے تین غول کرین گے ایک مین بری بری ۔ دوسری مین عمدہ عمدہ ۔ تیسری مین بیچ بیچ کی نہ بہت
عمدہ نہ بہت بری مصدق بیچ والون مین سے زکوۃ لیگا اور زہری نے گایونکا بیان نہین کیا ۔ دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے

فان لم تكن ابنة مخاض فابن لبون اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون لیوے اور زہری کا کلام بیان نہین کیا **ع** ابن شهاب
قال هذه نسخة كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي كتبه في الصدقة وهي عند آل عمر بن الخطاب
قال ابن شهاب اقرأنيها سالم بن عبد الله بن عمر فوعيتها على وجهها وهي التي انتسخ عمر بن عبد العزيز
من عبد الله بن عبد الله بن عمر وسالم بن عبد الله بن عمر فذكر الحديث قال فاذا كانت احدى وعشرين
ومائة ففيها ثلاث بنات لبون حتى تبلغ تسعا وعشرين ومائة فاذا كانت ثلاثين ومائة ففيها ابنتا لبون
وحقة حتى تبلغ تسعا وثلاثين ومائة فاذا كانت اربعين ومائة ففيها حقتان وبنت لبون حتى تبلغ
تسعا واربعين ومائة فاذا كانت خمسين ومائة ففيها ثلاث حقاق حتى تبلغ تسعا وخمسين ومائة فاذا
كانت ستين ومائة ففيها اربع بنات لبون حتى تبلغ تسعا وستين ومائة فاذا كانت سبعين ومائة
ففيها ثلاث بنات لبون وحقة حتى تبلغ تسعا وسبعين ومائة فاذا كانت ثمانين ومائة ففيها حقتان
وابنتا لبون حتى تبلغ تسعا وثمانين ومائة فاذا كانت تسعين ومائة ففيها ثلاث حقاق وبنت لبون
حتى تبلغ تسعا وتسعين ومائة فاذا كانت مائتين ففيها اربع حقاق او خمس بنات لبون اي السنين
وجدت اخذت وفي سائمة الغنم فذكر نحو حديث سفيان بن حسين وفيه ولا يؤخذ في الصدقة هرمة ولا ذات

...ہی اگر جو دو حصون کی چالیس چالیس بکریان ایک ہی گلے مین ہون تو شافعی کے نزدیک ایک بکری لینا ہوگی اور ابو حنیفہ کے نزدیک
دو بکریان لینا ہونگے پس ابو حنیفہ کے نزدیک وہ صورت اسطرح ہو گے کہ دو شخص تھے ہر ایک کے پاس چالیس چالیس بکریان جُدا جُدا تھین
جب مصدق آیا تو ایک نے اپنے بکریونکو دوسری کی بکریون کے ساتھ ملا دیا اور آپ الگ ہو گیا تا کہ مصدق ایک ہی شخص کے اسقدر بکریان
سمجھکر ایک بکری لیوے ورنہ دو بکریان لینا ہوتین یہہ امر ممنوع ہی صورت دوسری کی یہہ ہی کہ دو شریک تھے - ہر ایک کے بیس بیس بکریان
ملی جلی تھین تو اون مین سے جدا جدا کریوین زکوۃ سے بچنے کے لیے اس سے منع کیا - ابو حنیفہ کے نزدیک یہہ معنی مصدق کیواسطے ہی یعنی مصدق
ایسا نہ کرے دو آدمیونکی جدا جدا بیس بیس بکریون ہون کسی پر زکوۃ نہین ہے مصدق اونکو اکٹھا کرکے ایک بکری لیوے اس سے منع کیا
ف اور جو نصاب دو آدمیون مین مشترک ہو تو وہ آپس مین حساب کرلین ایکدوسری پر برابر کا حصہ لگا کر **ف** مثلاً دو آدمیون کے
بیس بیس بکریان تھین مصدق نے ایک کی بکریون مین سے ایک بکری لی لی تو دوسری سے نصف بکری کے دام لیوے اگر ایک کے بیس بکریان
تھین اور دوسرے کی چالیس تو دو ثلث قیمت ایک بکری کی چالیس والے سے پھیر لیوے یہہ صورت جمہور علما کے مذہب پر بنی ہے جنکے نزدیک
خلیطین کا مال اگرچہ ایکدوسرے سے ممیز ہو پر زکوۃ دونون کی مال پر ملکر واجب ہوگی اور ابو حنیفہ کے نزدیک جب ہر ایک کا مال دوسرے
سے ممیز ہو تو زکوۃ جدا جدا ہر ایک کے مال پر ہے اگر وہ نصاب کے برابر ہو واجب ہوگی البتہ شریکین کے مال مین جس مین ایک کے مال کے
دوسرے کی مال سے تمیز نہین ہوتی یہہ صورت یون ہوگی - مثلاً ایک کی چالیس گائین تھین اور دوسرے کی تیس اور مصدق نے ایک مسنہ
(دو برس کی گائی) اور ایک تبیعہ (ایک برس کی گائی) دونون کے مال مین سے لی لیا تو چالیس والا چار تبیع کے تیس والے سے لیوے
اور تیس والا تین مسنہ کے چالیس والے سے لیوے **عن** عبد اللہ بن عمر قال کتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب الصدقۃ
فلم یخرجہ الی عمالہ حتی قبض فقرنہ بسیفہ فعمل بہ ابو بکر حتی قبض ثم عمل بہ عمر حتی قبض فکان فیہ فی خمس
من الابل شاۃ وفی عشر شاتان وفی خمس عشرۃ ثلث شیاہ وفی عشرین اربع شیاہ وفی خمس وعشرین ابنۃ مخاض
الی خمس وثلاثین فان زادت واحدۃ ففیہا ابنۃ لبون الی خمس واربعین فاذا زادت واحدۃ ففیہا حقۃ
الی ستین فاذا زادت واحدۃ ففیہا جذعۃ الی خمس وسبعین فاذا زادت واحدۃ ففیہا ابنتا لبون الی تسعین
فاذا زادت واحدۃ ففیہا حقتان الی عشرین ومائۃ فان کانت الابل اکثر من ذلک ففی کل خمسین حقۃ وفی
کل اربعین بنت لبون وفی الغنم فی کل اربعین شاۃ الی عشرین ومائۃ فان زادت واحدۃ فشاتان الی مائتین
فان زادت علی المائتین ففیہا ثلاث الی ثلاث مائۃ فان کانت الغنم اکثر من ذلک ففی کل مائۃ شاۃ شاۃ لیس
فیہا شیء حتی تبلغ المائۃ ولا یفرق بین مجتمع ولا یجمع بین متفرق مخافۃ الصدقۃ وما کان من خلیطین فانہما
یتراجعان بالسویۃ ولا یؤخذ فی الصدقۃ ہرمۃ ولا ذات عیب وقال الزہری اذا جاء المصدق قسم الشاء اثلاثا
ثلثا شرارا وثلثا خیارا وثلثا وسطا فاخذ المصدق من الوسط ولم یذکر الزہری البقر **ترجمہ** عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے زکوۃ کی کتاب لکھی پر اوسکو ابھی عاملون کے پاس نہ بھیجنے پائے تھے کہ آپ کی وفات ہو گئی آپ نے

فذكر صدقتها كما ذكر الزهري قال وفي خمس وعشرين خمسة من الغنم فاذا زادت واحدة ففيها ابنة مخاض
فان لم تكن ابنة مخاض فابن لبون ذكر الى خمس وثلاثين فاذا زادت واحدة ففيها بنت لبون الى خمس واربعين
فاذا زادت واحدة ففيها حقة طروقة الجمل الى ستين ثم ساق مثل حديث الزهري قال فاذا زادت واحدة
يعني واحدة وتسعين ففيها حقتان طروقتا الجمل الى عشرين ومائة فان كانت الابل اكثر من ذلك ففي
كل خمسين حقة ولا يفرق بين مجتمع ولا يجمع بين متفرق خشية الصدقة ولا يؤخذ في الصدقة هرمة ولا
ذات عوار ولا تيس الا ان يشاء المصدق وفي النبات ما سقته الانهار او سقت السماء العشر وما سقي بالغرب
ففيه نصف العشر وفي حديث عاصم والحارث الصدقة في كل عام قال زهير احسبه قال مرة وفي حديث
عاصم اذا لم يكن في الابل ابنة مخاض ولا ابن لبون فعشرة دراهم او شاتان **ترجمہ** حضرت امیر المؤمنین علی رضی سے روایت ہے زہیر نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ رسول اللہ کا قول ہے) آپ نے فرمایا زکوٰۃ نکالو چالیسواں حصہ ہر چالیس درم میں سے ایک درم اور جبتک دوسو درہم نہ ہوں تو تم پر کچھ لازم نہیں آتا جب دوسو درہم پورے ہوں ان میں سے پانچ درم زکوٰۃ کے نکالو پھر جتنے زیادہ ہوں اسی حساب سے زکوٰۃ نکالو - اور بکریوں میں جب چالیس ہوں تو ایک بکری ہے اگر چالیس میں ایک بکری بھی کم ہو تو کچھ لازم نہ ہوگا پھر بیان کیا بکریوں کی زکوٰۃ کو جیسے زہری نے روایت کیا (عبداللہ بن عمر کی حدیث میں جو اوپر گزری) اور گائے بیلوں میں - ہر تیس گائے بیلوں میں ایک برس کے گائے اور ہر چالیس میں دو برس کے گائے دینا ہوگی بشرطیکہ یہ گائے بیل محنتی نہ ہوں **ف** یعنی محنت مزدوری نہ کرتی ہوں اگر ان سے کام لیا جاتا ہو جیسے پانی سینچنا ہل جوتنا زنا گر چلانا تو ان کو عوامل کہتے ہیں اور ان میں زکوٰۃ نہیں ہے **ت** اور اونٹوں کی زکوٰۃ اوسی طرح بیان کی جیسے زہری نے روایت کیا کہا پچیس اونٹوں میں پانچ بکریاں ہیں جب پچیس سے ایک بھی زیادہ ہو تو ان میں ایک بنت مخاض ہے اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون نر دیوے ۳۵ تک جب ۳۵ سے ایک بھی زیادہ ہو تو ان میں ایک بنت لبون ہے ۴۵ تک جب ۴۵ سے ایک بھی زیادہ ہو تو ان میں ایک حقہ ہے جفتی کے لائق ۶۰ تک پھر بیان کیا اوسی طرح جیسے زہری کے حدیث میں ہے - یہاں تک کہ جب ایک بھی زیادہ ہو ۹۰ سے یعنی ۹۱ ہوں تو ان میں دو حقے ہیں جفتی کے لائق ایکسو بیس تک جب اس سے زیادہ ہوں تو ہر پچاس میں ایک حقہ دینا ہوگا اور نہ جدا کیا جاویگا اکٹھا مال اور نہ اکٹھا کیا جاویگا جدا مال زکوٰۃ کے خوف سے اور نہ لیا جاویگا زکوٰۃ میں بوڑھا جانور عیب والا نہ نر جانور مگر جب مصدق اپنی خوشی سے لینا چاہے اور پیداوار میں جنمیں آب پاشی نہروں سے کیجاوے یا بارش سے دسواں حصہ لازم ہوگا اور جن میں چرسے سے پانی کھینچکر آبپاشی کیجاوے (زیر بادلی کی زمین میں) بیسواں حصہ لیا جاوے گا - ایک روایت میں عاصم اور حارث سے یہ بھی ہے کہ زکوٰۃ ہر سال لیجاوے گے زہیر نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ کہا ہر سال ایکبار عاصم کی روایت میں ہے جب بنت مخاض نہ ہو اور ابن لبون بھی نہ ہو تو دس درم یا دو بکریاں دینا ہونگے دوسری روایت میں یوں ہے فاذا كانت لك مائتا درهم وحال
عليها الحول ففيها خمسة دراهم وليس عليك شيء يعني في الذهب حتى تكون لك عشرون دينارا فاذا كانت لك

وفی الغنم ولا تیس الغنم الا ان یشاء المصدق ف ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہی یہ نقل ہی اُس کتاب کی جسکو لکھا

رسول اللہ نے زکوٰۃ مین اور وہ عمر بن الخطاب رضہ کے اولاد کی پاس تھی ابن شہاب نے کہا مجھ اُس کتاب کو سالم بن عبد اللہ بن عمر نے

پڑھایا مین نے اُسی طرح اوسکو یاد کر لیا اور عمر بن عبد العزیز نی اسی کتاب کو نقل کروایا عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر کی پاس سے

اور سالم بن عبد اللہ بن عمر کے پاس سے پہلی بیان کیا حدیث کو جسطرح سی اوپر گذری ف یعنی پانچ اونٹون سی شروع کیا ت

ایکسو بیس اونٹ تک جب ایکسو اکیس ہون تو تین بنت لبون دینا ہون گی ایکسو انتیس تک جب ایکسو تیس ہون تو دو بنت لبون

اور ایک حقہ دینا ہوگا ایکسو انتالیس تک جب ایکسو چالیس ہون تو دو حقے اور ایک بنت لبون دینا ہوگا ایکسو انچاس تک جب ڈیڑھ

سو ہون تو تین حقے دینا ہون گے ایکسو انسٹھ تک جب ایکسو ساٹھ ہون تو چار بنت لبون دینی ہونگی ایکسو انہتر تک جب ایکسو ستر ہون

تو تین بنت لبون اور ایک حقہ دینا ہوگا ایکسو اناسی تک جب ایکسو اسی ہون تو دو حقے اور دو بنت لبون دینا ہون گی ایکسو نواسی تک

نواسی تک جب ایکسو نوے ہون گے تو تین حقے اور ایک بنت لبون دینا ہوگی ایکسو

جب دو سو ہون تو چار حقے یا پانچ بنت لبون دینا ہون گے جو موجود ہون ان دونون میں سے لی لیوی ف حاصل یہی ہی کہ ہر ایک

پچاس مین ایک حقہ دینا ہوگا اور ہر چالیس مین ایک بنت لبون اور بیچ کی کسرات معاف ہونگے ت اور بکریون مین جو جنگل سے چرتی

جاوین اوسی طرح بیان کیا جیسی اوپر کی حدیث مین گزرا مگر اس مین یہ ہی کہ زکوٰۃ مین بڑھیا اور عیب دار بکری نہ لیجاوے گی اور نہ نر لیا

جاویگا مگر مصدق اپنی خوشی سی لیوی ۔ کہا ابو داؤد نی بیان کیا ہم سی محمد بن مسلمہ نے کہا مالک نی یہ جو حضرت عمر نی فرمایا نہ

اکٹھا کیا جاوی جدا جدا مال اور نہ جدا جدا کیا جاوی اکٹھا مال اسکا مطلب یہہ ہی ۔ مثلاً دو شخص تھے ہر ایک کی چالیس چالیس بکریاں

جدا جدا تھین جب مصدق زکوٰۃ لینی کو آیا تو ہاں دونو شخصون نی اپنی اپنی بکریونکو ایک جگہہ کر دیا تاکہ مصدق ایک ہی شخص کے اسی

بکریان سمجھکر ایک بکری زکوٰۃ کی لیوی ف اور جو جدا جدا رہتین تو ہر ایک کی بکریون مین سی ایک ایک بکری لیجاتے ت

اور مثلاً دو شخص خلیطان تھے ف کہا مالک نے موطا مین اگر دو آدمی شریک ہون جانورون مین اسطرح کہ چرواہا ایک ہو اور نر

جانور بھی ایک ہون اور رہنے کا مکان بھی جانورون کا ایک ہو اور پانی پلانی کا ڈول بھی ایک ہو تو اون دونون آدمیونکو خلیطان کہین گے

اگر ہر ایک ان مین سی اپنی مال کو پہچانتا ہو اور جو کوئی اپنے مال کو دوسری کی مال سے تمیز نہ کر سکتا ہو تو اون کو شریکان کہین گے ت

ہر ایک کی ایکسو ایک بکریان تھین تو دونو پر تین بکریان زکوٰۃ کی واجب تھین ف اسواسطے کہ کل بکریان دو سو سے زیادہ ہوئین اون مین

تین بکریان لازم آئین تین سو تک ت جب مصدق زکوٰۃ لینی آیا تو وہ دونون اپنی اپنی بکریون کو جدا جدا کر دی اب ہر ایک پر

ایک ہی بکری لازم ہوگے ف کیونکہ ہر ایک کے پاس ایکسو ایک بکریان ہون گی اور ایکسو بیس تک ایک ہی بکری واجب ہے عن

علی رضی اللہ عنہ قال زہیر احسبہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ہاتوا ربع العشور من کل اربعین درہما

درہم ولیس علیکم شیء حتی تتم مائتی درہم فاذا کانت مائتی درہم ففیہا خمسۃ دراہم فما زاد فعلی حساب

ذلک وفی الغنم فی کل اربعین شاۃ شاۃ فان لم یکن الا تسع وثلاثون فلیس علیک فیہا شیء وساق صدقۃ الغنم

مثل الزہری وقال وفی البقر فی کل ثلاثین تبیع وفی الاربعین مسنۃ ولیس علی العوامل شیء وفی الابل

کے گائے لینے کا اور ہر مرد بالغ سے (جو کافر ہو) ایک دینار لینے کا
(جزیے کے طور پر) یا دینار کے بدلی مین اوسی قیمت کے کپڑے جو یمن مین بنتے ہین لینے کا۔ دوسری روایت مین بھی
ایسا ہی ہے مگر جزیے کا ذکر نہین ہی عن سوید بن غفلة قال سرت او قال اخبرنی من سار مع مصدق النبی صلی
الله علیه وسلم فاذا فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لا تاخذ من راضع لبن ولا تجمع بین مفترق
ولا تفرق بین مجتمع وکان انما یاتی المیاه حین ترد الغنم فیقول ادوا صدقات اموالکم قال فعمد رجل
منهم الی ناقة کوماء قال قلت یا ابا صالح ما الکوماء قال عظیمة السنام قال فابی ان یقبلها قال انی
احب ان تاخذ خیر ابلی قال فابی ان یقبلها قال فخطم له اخری دونها فابی ان یقبلها ثم خطم له اخری
دونها فقبلها وقال انی اخذها واخاف ان یجد علی رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول عمدت الی
رجل فتخیرت علیه ابله ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے مین خود گیا یا جو شخص گیا تھا رسول اللہ صلعم کے مصدق کے ساتھ
اوس نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ کے کتاب مین لکھا تھا نہ لیجاوے زکوۃ مین دودہ والی بکری یا دودہ پیتا ہوا بچا اور نہ اکٹھا
کرے جدا جدا مال اور نہ جدا کرے اکٹھا مال اور رسول اللہ صلعم کا مصدق اوسوقت آتا جب بکریان پانی پر لائیے جاتین (یا پانی پلانی کے
لیے) اور وہ کہتا تھا ادا کرو زکوۃ اپنے مالون کی۔ کہا راوی نے ایک شخص نے اپنا اونٹ کوما دینا چاہا۔ ہلال راوی نے
پوچھا اے ابو صالح کوما کیا اونہون نے کہا بڑی کوہان والا (جس اونٹ کا کوہان بڑا ہو اور اونچا وہ نہایت عمدہ اور نفیس قیمتی ہوتا
ہے) مصدق نے اوسکے لینے سے انکار کیا وہ شخص بولا نہین میرے خوشی یہی ہے کہ بہتر سے بہتر اونٹ میرا تو لیوے جب مصدق نے انکار
کیا پھر اوس شخص نے اوس سے تھوڑے درجے کا کم اونٹ کھینچا مصدق نے اوسکے بھی لینے سے انکار کیا پھر اوس نے اور کم درجے
کا کھینچا وہ مصدق نے لیلیا اور کہا مین لے لیتا ہون مگر ڈرتا ہون کہین رسول اللہ صلعم مجھپر غصہ نہ ہون اور فرماوین تو نے
ایک شخص کا بہتر اونٹ چن کر لے لیا۔ کہا ابو داؤد نے دوسری روایت مین نہ جدا کیا جاوے اکٹھا مال ہے عن سوید
بن غفلة قال اتانا مصدق النبی صلی الله علیه وسلم فاخذت بیده وقرات فی عهده لا یجمع بین مفترق
ولا یفرق بین مجتمع خشیة الصدقة ولم یذکر راضع لبن ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے ہمارے پاس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا مصدق آیا مین نے اوسکا ہاتھ پکڑا اور اوسکی کتاب مین پڑہا نہ اکٹھا کیا جاوے جدا جدا مال اور نہ جدا کیا جاوے
اکٹھا مال زکوۃ کے خوف سے اس روایت مین دودہ والے جانور کا ذکر نہین ہے عن مسلم بن ثفنة الیشکری قال استعمل ن
علقمة ابی علی عرافة قومه فامره ان یصدقهم قال فبعثنی ابی فی طائفة منهم فاتیت شیخا کبیرا یقال له
سعر فقلت ان ابی بعثنی الیك یعنی لاصدقك قال ابن اخی وای نحو تاخذون قلت نختار حتی انا نتبین
ضروع الغنم قال ابن اخی فانی احدثك انی کنت فی شعب من هذه الشعاب علی عهد رسول الله صلعم فی غنم
لی فجاءنی رجلان علی بعیر فقالا لی انا رسولا رسول الله صلعم الیك لتؤدی صدقة غنمك فقلت ما علی

عشرون دینارا وحال علیہا الحول ففیہا نصف دینار فما زاد فبحساب ذلک قال فلا ادری اعلی یقول فبحساب ذلک
او رفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولیس فی مال زکوۃ حتی یحول علیہ الحول الا ان جریرا قال ابن وہب یزید فی الحدیث
عن النبی صلعم لیس فی مال زکوۃ حتی یحول علیہ الحول **ترجمہ** جب تیری پاس دوسو درم ہون اور اون پر ایکسال گزرجاوے
تو اون مین پانچ درم لازم ہون گے اور سونے مین تیرے اوپر کچہ نہین ہے جبتک تیرے پاس بیس دینار نہ ہون جب بیس دینار ہون
اور ایکسال گزرجاوے تو اون مین آدہا دینار ہوگا پہر جتنی زیادہ ہون اون مین ہے حساب سے (چالیسوان حصہ) دینا ہوگا
راوی نے کہا مجہے یاد نہین فبحساب ذلک علیؓ کا قول ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اور کسی مال مین زکوۃ نہین ہے
جبتک اوسپر سال نہ گزرے۔ ابن وہب نے کہا جریر نے اتنا زیادہ کیا رسول اللہؐ نے فرمایا کسی مال مین زکوۃ نہین ہے جبتک اوسپر
ایکسال نہ گزرلے **عن** علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد عفوت عن الخیل والرقیق فھاتوا صدقۃ الرقۃ
من کل اربعین درہما درہم ولیس فی تسعین ومائۃ شیٔ فاذا بلغت مائتین ففیہا خمسۃ دراہم **ترجمہ**
حضرت امیر مومنین علیؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہؐ نے مین نے معاف کردی زکوۃ گہوڑون اور غلام لونڈی کی لیس
دو زکوۃ چاندی کی ہر چالیس درم مین سے ایک درم جبتک دوسو درم پوری نہون تو زکوۃ نہین ہے یہانتک کہ ایکسو نوے مین کچہ
نہین ہے جب دوسو درم پورے ہون اوسوقت پانچ درم زکوۃ کے دینا ہونگے **عن** بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی کل سائمۃ ابل فی اربعین بنت لبون ولا یفرق ابل عن حسابہا من اعطاہا موتجرا
قال ابن العلاء موتجرا بہا فلہ اجرہا ومن منعہا فانا اخذوہا وشطر مالہ عزمۃ من عزمات ربنا عز وجل
لیس لآل محمد منہا شیٔ **ترجمہ** بھز بن حکیم سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپ حکیم سے انہون نے اونکے دادا معاویہ
بن حیدہ بن معاویہ بن کعب قشیری سے) فرمایا رسول اللہؐ نے جب چالیس اونٹ جنگل مین چرنیوالی ہون تو اون مین ایک بنت
لبون دینا ہوگی اور اونٹ جدا جدا نہ کیے جاوینگے اپنی مقام سے (زکوۃ بچانے کے خیال سے) جو شخص زکوۃ دیگا ثواب کی خواہش
کر کے اوسکو ثواب ملیگا اور جو شخص زکوۃ کو روکیگا ہم اوس سے زکوۃ وصول کرینگے اور آدہا مال اوسکا لے لینگے زکوۃ روکنے کی سزا
مین **ف** امام احمد اور شافعی کا قول قدیم یہی ہے کہ جب کوئی شخص زکوۃ نہ دیوے تو اوس سے بجبر زکوۃ لیجاوے اور آدہا مال اوسکا
جرمانے مین لیا جاوے اور اکثر علما کے نزدیک یہہ حکم ابتدای اسلام مین تہا جب جرمانہ لینا درست تہا پہر یہ حکم منسوخ ہوگیا اب شرع
اسلام مین سزای مالی نہین ہے۔ بعضون نے کہا اسکے معنے یہ ہین۔ ہم اوس سے زکوۃ لینگے اسطور پر کہ مصدق اوسکے مال کو دو حصے
کرے پہر جو حصہ بہتر ہو اوس مین سے زکوۃ لیوے یہی اوسکی سزا ہے **عن** معاذ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما وجہہ الی الیمن
امرہ ان یاخذ من البقر من کل ثلاثین تبیعا او تبیعۃ ومن کل اربعین مسنۃ ومن کل حالم یعنی محتلما
دینارا او عدلہ من المعافر ثیاب تکون بالیمن **ترجمہ** معاذ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے اونکو جب یمن کی طرف بہیجا تو
حکم کیا ہر تیس گائے بیلون مین سے ایک برس کا بیل یا ایک برس کی گائے لینے کا اور ہر چالیس گائے بیلون مین سے

عنها قال فامر رسول اللہ ﷺ بقبضها ودعا له فی ماله بالبرکة ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہی مجھکو رسول اللہ نی
بنا کر بھیجا مین ایک شخص پر گزرا جب اوس نے اپنا مال اکٹھا کیا تو نہ واجب ہوئی اوسپر مگر ایک بنت مخاض مین نے کہا ایک بنت مخاض دی تجھپر
لازم ہی زکوۃ مین وہ بولا بنت مخاض کس کام کی نہ دودہ دیوی نہ اوسپر سوار ہو سکی یہ لو ایک اونٹنی جوان بڑی موٹی مین کہا مین کبھی نہ لونگا اوس چیز کو
جسکو لینی کا مجھے حکم نہین ہوا البتہ رسول اللہ ﷺ یہ مین تجھسی قریب ہین اگر تو چاہی اونکی پاس جا کر یہ بیان کری اور آپ منظور کرلین تو مین بھی لونگا ورنہ
واپس کر دونگا اوس نے کہا اچھا مین چلتا ہون وہ اوسی اونٹنی کو میری ساتھہ لیکر چلا جب ہم رسول اللہ پاس آئے وہ شخص بولا یا رسول اللہ
ایلچی رسول کا میرے پاس آیا زکوۃ لینی کو میری مال کے اور قسم خدا کی اس سے پہلے کبھی میرے مال کو نہ دیکھا رسول اللہ نی نہ اون کی رسول نے
تو مین نی اپنی مال کو اکٹھا کیا وہ شخص بولا تجھپر ایک بنت مخاض ہے اور بنت مخاض دودہ دیتی ہی نہ سواری کی لائق ہی اسواسطی مین اون کو
ایک اونٹنی بڑی موٹی جوان آپکے کو لیجیی آپ نے فرمایا تیری پر واجب تو یہی بنت مخاض ہی مگر جو تو خوشی سے اپنی اوسکو دیتا ہی تو اللہ تجھکو اجر
دیگا اور ہم قبول کرلین گے وہ شخص بولا یا رسول اللہ پس لیجیے وہ یہی اونٹنی ہی پھر رسول اللہ نی حکم کیا اوسکی لینی کا اور دعا کی اوسکے
مال مین برکت کیواسطی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مصدق کو درست نہین ہی واجب سے زیادہ لینا مگر جب صاحب مال خوشی سی بہتر اور
عمدہ چیز دیوی تو لینی مین قباحت نہین ہی **عن** ابن عباس ان رسول اللہ ﷺ بعث معاذا الی الیمن فقال انک تاتی قوما اهل
کتاب فادعوهم الی شهادة ان لا اله الا الله وانی رسول الله فان هم اطاعوا لذلک فاعلمهم ان الله افترض علیهم خمس صلوات
فی کل یوم ولیلة فان هم اطاعوا لذلک فاعلمهم ان الله افترض علیهم صدقة فی اموالهم تؤخذ من اغنیائهم وترد فی فقرائهم
فان هم اطاعوا لذلک فایاک وکرائم اموالهم واتق دعوة المظلوم فانها لیس بینها وبین الله حجاب **ترجمہ** ابن عباس
سی روایت ہی رسول اللہ ﷺ نی حضرت معاذ بن جبل کو یمن کیطرف بھیجا اور فرمایا تم ایک قوم پاس اہل کتاب کی جاوگے اونکو بلانا اس بات کیطرف
کہ کوئی سچا معبود نہین سوا خدا کی اور مین اللہ کا رسول ہون اگر وہ یہ مان لین پھر اونکو بتا کہ اللہ نے اونپر پانچ نمازین فرض کین ہر رات مین اگر
مان لین پھر اونکو بتا کہ اللہ نے فرض کیا اونپر زکوۃ کو اونکی مالون مین اگر یہ مان لین تو نہ لینا اونکی عمدہ مالون کو اور ڈرتی رہنا مظلوم کی بددعا سی کیونکہ
مظلوم کی دعا مین اور اللہ جل جلالہ مین کوئی روک نہین ہی **ف** یعنی مظلوم کی دعا فی الفور جل جلالہ تک پہنچ جاتی ہی اور ظالم کو تباہ کرتی ہی
عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المعتدی فی الصدقة کمانعها **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ
نی فرمایا زکوۃ لینی مین زیادتی کرنیوالا زکوۃ کو منع کرنیوالی کی مانند ہی **ف** یعنی جو قدر واجب سے زیادہ لی مانند منع کرنیوالی زکوۃ کی ہی یعنی جیسی گناہ
زکوۃ نہ دینی مین ہی ویسی ہی گناہ زیادہ لینی مین ہی

باب رضی المصدق

مصدق کو راضی کرنیکا بیان **عن** بشیر بن الخصاصیة
قال قلنا لہ رجل من بنی سدوس ان اهل الصدقة تعتدون علینا افنکتم من اموالنا بقدر ما تعتدون علینا فقال لا **ترجمہ**
بشیر بن خصاصیہ سے ایک شخص نے پوچھا کہ زکوۃ لینی والے ہم سے زیادہ لیا کرتی ہین کیا ہم اوسقدر مال چھپا لیا کرین اونہون نے کہا نہین دوسری روایت
مین ہی ہم نی رسول اللہ ﷺ سی یہہ کہا آپنے یہی جواب دیا **عن** جابر بن عتیک ان رسول اللہ ﷺ قال سیاتیکم رکب مبغضون فاذا
جاؤکم فرحبوا بهم وخلوا بینهم وبین ما یبتغون فان عدلوا فلانفسهم وان ظلموا فعلیها وارضوهم فان تمام زکوتکم

صلی اللہ علیہ وسلم

فقیہا فقالا شاۃ فعمدت الی شاۃ قد عرفت مکانہا ممتلئۃ محضا وشحما فاخرجتہا الیہما فقالا ہذہ شاۃ
الشافع وقد نہانا رسول اللہ صلعم ان ناخذ شافعا قلت فای شیء تاخذان قالا عناقا جذعۃ او ثنیۃ قال فاعمد الی
عناق معتاط والمعتاط التی لم تلد ولدا وقد حان ولادہا فاخرجتہا الیہما فقالا ناولناہا فجعلاہا معہما
علی بعیرہما ثم انطلقا ترجمہ مسلم بن ثفنہ یا مسلم بن شعبہ (اور صحیح مسلم بن شعبہ ہے) سے روایت ہے ابن علقمہ نے عامل کیا میری
باپ کو اپنی قوم کے کاموں پر اور حکم کیا اونکو زکوۃ وصول کرنیکا تو میرے باپ نے مجھے بھیجا ایک جماعت کیطرف مین ایک بوڑھے ضعیف
پاس آیا جسکا نام سعر تھا اور کہا مجھکو میرے باپ نے بھیجا ہے تجھسے زکوۃ وصول کرنیکو وہ بولا اے میرے بھائی کے بیٹے تم کس قسم کا جانور لوگے
مین نے کہا ہم چنکر تھنوں کو دیکھکر عمدہ جانور لینگے وہ بولا مین تجھسے ایک حدیث بیان کرتا ہون مین ہین کہین کسی گھاٹی میں رہا
کرتا تھا اپنی بکریان لیے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک دن دو آدمی اونٹ پر سوار ہوکر آئے اور کہنے لگے ہم رسول اللہ صلعم
کی بھیجے ہوئے آئے ہین تیری بکریون کے زکوۃ لینے کو مین نے کہا مجھکو کیا دینا چاہیے انہون نے کہا ایک بکری مین نے قصد کیا ایک بکری کیطرف
جسکو پہچانتا تھا چربی اور دودہ سے بھری ہوئی اور نکال لایا اوسکو اون کے پاس انہون نے کہا یہ بکری پیٹ والی (حاملہ) ہے اور منع کیا ہمکو
رسول اللہ صلعم نے ایسی بکری لینے سے پھر مین نے کہا تم کیا لوگے انہون نے کہا ایک برس کی بکری جو دوسری مین لگی ہو یا دو برس کی جو تیسرے مین لگے
ہو مین نے قصد کیا ایک بکری کا جو موٹی تھی بیاہی نہ تھی مگر بیانے والی تھی اوسکو نکال کر دیا اون لوگون نے لے لیا اور اونٹ پر اپنے ساتھ سوار
کر لیا اور چلے گئے عن عبد اللہ بن معاویۃ الغاضری من غاضرۃ بن قیس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث من فعلہن فقد طعم
طعم الایمان من عبد اللہ وحدہ وانہ لا الہ الا اللہ واعطی زکاۃ مالہ طیبۃ بہا نفسہ رافدۃ علیہ کل عام ولا یعطی الہرمۃ
ولا الدرنۃ ولا المریضۃ ولا الشرط اللئیمۃ ولکن من وسط اموالکم فان اللہ لم یسألکم خیرہ ولم یامرکم بشرہ ترجمہ
عبد اللہ بن معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا تین باتین ہین جو کوئی اونکو کریگا وہ مزہ ایمان کا پاویگا۔ خاص خدا کی عبادت کرے اور لا الہ
الا اللہ کا اقرار کرے اور اپنے مال کی زکوۃ خوشی سے ہر سال ادا کیا کرے اور نہ بوڑھا دیوے اور نہ خارشتی اور بیمار اور بری قسم کی لیکن متوسط مال دیوے کیونکہ
اللہ نے نہین چاہا عمدہ مال تمہارا اور نہ حکم کیا ہے تمکو بری مال دینے کا عن ابی بن کعب قال بعثنی النبی صلعم مصدقا فمررت برجل فلما جمع لی
مالہ لم اجد علیہ فیہ الا ابنۃ مخاض فقلت لہ ادابنۃ مخاض فانہا صدقتک فقال ذاک ما لا لبن فیہ ولا ظہر ولکن ہذہ
ناقۃ فتیۃ عظیمۃ سمینۃ فخذہا فقلت لہ ما انا بآخذ ما لم اومر بہ وہذا رسول اللہ صلعم منک قریب فان احببت ان
تأتیہ فتعرض علیہ ما عرضت علی فافعل فان قبلہ منک قبلتہ وان ردہ علیک رددتہ قال فانی فاعل فخرج معی وخرج
بالناقۃ التی عرض علی حتی قدمنا علی رسول اللہ صلعم فقال لہ یا نبی اللہ اتانی رسولک لیأخذ منی صدقۃ مالی وایم اللہ ما
قام فی مالی رسول اللہ صلعم ولا رسولہ قط قبلہ فجمعت لہ مالی فزعم ان ما علی فیہ ابنۃ مخاض وذلک ما لا لبن فیہ ولا ظہر و
قد عرضت علیہ ناقۃ فتیۃ عظیمۃ لیأخذہا فابی علی وہاہی ذہ قد جئتک بہا یا رسول اللہ خذہا فقال لہ رسول اللہ
ذاک الذی علیک فان تطوعت بخیر آجرک اللہ فیہ وقبلناہ منک قال فہاہی ذہ یا رسول اللہ قد جئتک بہا

الجزء العاشر

پارهٔ دسوان

بسم الله الرحمن الرحيم

باب دعاء المصدق لاهل الصدقة مصدق زكوة دينے والونكے ليے دعا كرے **عن** عبد الله بن ابی اوفی قال كان ابی من اصحاب الشجرة وكان النبی صلی الله عليه وسلم اذا اتاه قوم بصدقتهم قال اللهم صل علی ال فلان قال فاتاه ابی بصدقة فقال اللهم صل علی ال ابی اوفی **ترجمه** عبد الله بن ابی اوفی سے روایت ہے میرے باپ (ابو اوفی) اون لوگون مین سے تھے جنہون نی بیعت كی تہی رسول الله صلی الله عليه وسلم سے شجرۂ رضوان کے نیچے۔ جب رسول الله ﷺ پاس کوئی قوم اپنے مالون کے زکوة لیکر آتی آپ دعا فرماتی اون کے لیے میرے باپ بہی اپنے زکوة لیکر آئی تو آپ نے فرمایا ای الله رحمت کر ابو اوفی کی اولاد پر **ف** اس حدیث سے استدلال کیا ہے اون لوگون نے جو کہتے ہین صلوة غیر نبی پر بہی ہیجنا درست ہے بعضون نی کہا یہ امر آنحضرت ﷺ کو درست تہا اورون کو نہ چاہیے کیونکہ الله جل جلاله نے فرمایا خذ من اموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم بها وصل عليهم ان صلوتك سكن لهم

باب تفسير اسنان الابل اونٹ کی دانتونکا بیان **قد** ابو داود سمعته من الرياشی وابی حاتم وغيرهما ومن كتاب النضر بن شميل ومن كتاب ابی عبيد وربما ذكر احدهم الكلمة قالوا يسمی الحوار ثم الفصيل اذا فصل ثم تكون بنت مخاض لسنة الی تمام سنتين فاذا دخلت فی الثالثة فهی ابنة لبون فاذا تمت له ثلاث سنين فهو حق وحقة الی تمام اربع سنين لانها استحقت ان تحمل وتركب ويحمل عليها الفحل وهی تلقح ولا يلقح الذكر حتی يثنی ويقال للحقة طروقة الفحل يطرقها الی تمام اربع سنين فاذا طعنت فی الخامسة فهی جذعة حتی يتم لها خمس سنين فاذا دخلت فی السادسة والقی ثنيته فهو حينئذ ثنی حتی يستكمل ستا فاذا طعن فی السابعة سمی الذكر رباعا والانثی رباعية الی تمام السابعة فاذا دخل فی الثامنة والقی السن السديس الذی بعد الرباعية فهو سديس وسدس الی تمام الثامنة فاذا دخل فی التسع وطلع نابه فهو بازل ای بزل نابه يعنی طلع حتی يدخل فی العاشرة فهو حينئذ مخلف ثم ليس له اسم ولكن يقال بازل عام وبازل عامين ومخلف عام ومخلف عامين ومخلف ثلاثة اعوام الی خمس سنين والخلفة الحامل قال ابو حاتم والجذوعة وقت من الزمن ليس بسن وفصول الاسنان عند طلوع سهيل قال ابو داود وانشدنا الرياشی × اذا سهيل اول الليل طلع + فابن اللبون الحق والحق جذع × لم يبق من اسنانها غير الهبع + والهبع الذی يولد فی غير حينه **ترجمه** ابو داود نی کہا مین نے اسکو ریاشی (عباس بن الفرج سے) اور ابو حاتم سے سنا اور نضر بن شمیل اور ابو عبید کی کتاب سے حاصل کیا کوئی بات ان مین سے ایک

علیہ وسلم نے ترجمہ جابر بن عتیک سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا قریب ہے تمہیں زکوۃ لینی کو کچھ لوگ آوین کے جنکو تم نہیں چاہتے جب وہ آوین تو
مرحبا کہو اور جو لینا چاہین لینے دو اگر انصاف کرینگے تو اونہیں کو فائدہ ہوگا اگر ظلم کرینگے تو اونہیں پر وبال پڑیگا اونکو راضی کر رکھنا کیونکہ تمھاری زکوۃ جب
پوری ہوگی جب وہ خوش ہو جاوین وے تمہاری لیے دعا کرین عن جریر بن عبد اللہ قال جاء ناس یعنی من الاعراب الی رسول اللہ صلی اللہ
فقالوا ان ناسا من المصدقین یاتونا فیظلمونا قال فقال ارضوا مصدقیکم قالوا یا رسول اللہ وان ظلمونا قال ارضوا مصدقیکم
زاد عثمان وان ظلمتم قال ابو کامل فی حدیثہ قال جریر ما صدر عنی مصدق بعد ما سمعت ھذا من رسول اللہ الا وھو عنی
راض ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہی کچھ لوگ عرب آئے رسول اللہ پاس اور کہا زکوۃ لینے والے ہم پر ظلم کرتی ہین۔ آپنے فرمایا تم اون کو
راضی کرو اونہون نے کہا یا رسول اللہ اگرچہ وہ ہم پر ظلم کرین آپنے فرمایا تم اونکو راضی کرو (عثمان کی روایت مین اتنا زیادہ ہی) اگرچہ
تم پر ظلم ہو جریر نے کہا جب سے مین نی یہہ رسول اللہ سی سنا کوئی مصدق میری پاس سی نہین پھرا مگر راضی اور خوش ہو کر۔ شکر ہی اسکا جل جلالہ کا
پورا ہوا نوان پارہ سنن ابی داؤد کی بتیس پارون مین سی۔ اب شروع ہوتا ہی پارہ دسوان اوسکی فضل اور انعام پر توکل اور اعتماد کرکی ورنہ انسان کی کیا طاقت ہے

تم الجزء التاسع ویتلوہ الجزء العاشر انشاء اللہ تعالی

فہرست ابواب پارہ نہم سنن ابو داؤد علیہ الرحمۃ

کی گرکر پھر اوسکو چاہتا ہے۔ بعض علماء کے نزدیک بموجب ظاہر حدیث کی زکوۃ کے مال کو پھر خریدنا حرام ہے اور اکثر کے نزدیک مکروہ

باب صدقة الرقيق غلام لونڈی کے زکوۃ کا بیان **عن** ابی هريرة عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال ليس في الخيل والرقيق زكوة الا زكوة الفطر في الرقيق **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا گھوڑی اور غلام لونڈی مین زکوۃ نہین ہے مگر صدقہ فطر غلام لونڈی کیطرف سے دینا چاہیے **عن** ابی هريرة ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال ليس على المسلم في عبده ولا في فرسه صدقة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا مسلمان پر اپنی گھوڑی یا غلام لونڈی کی زکوۃ نہین ہے

باب صدقة الزرع زراعت کی زکوۃ کا بیان **عن** عبد الله بن عمر قال قال رسول الله فيما سقت السماء والانهار والعيون او كان بعلا العشر وفيما سقي بالسواني والنضح نصف العشر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس زراعت مین آسمان سے پانی پہونچی یا نہر سے یا چشمی سے یا خود بخود زمین کی اندر سے تری پہونچی اوسمین دسوان حصہ لیا جاویگا اور جس زراعت مین پانی کوئین سے کہینچ کر دیا جاوی اوسمین بیسوان حصہ لازم ہوگا **عن** جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال فيما سقت الانهار والعيون العشر وما سقي بالسواني ففيه نصف العشر **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس زراعت مین نہر سے پانی پہونچے یا چشمے سے اوسمین دسوان حصہ لیا جاویگا اور جس زراعت مین پانی کوئین سے کہینچ کر دیا جاوی اوسمین بیسوان حصہ لازم ہوگا۔ وکیع اور ابو ایاس نے کہا بعل (جو پہلے حدیث مین وارد ہے) مراد اوس سے وہ زراعت ہے جو آسمان کے پانی سے اوگے (صراح مین ہے بعل وہ درخت جو جڑون سے تری زمین سے کہینچ لیوے غرض یہہ کہ سینچ کر پانی دینے کی حاجت نہو) **عن** معاذ بن جبل ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم بعثه الى اليمن فقال خذ الحب من الحب والشاة من الغنم والبعير من الابل والبقرة من البقر **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ نے اونکو یمن کے طرف بھیجا اور فرمایا کہ اناج مین سے اناج لیا کر اور بکریون مین سے بکری اور اونٹون مین سے اونٹ اور گائی بیلون مین سے گائی بیل **ف** مطلب یہہ ہے کہ زکوۃ ہر مال کے اوسی مال کے قسم سے وصول کیجاوی اگر نہ ہوسکے تو قیمت بھی لینا درست ہے۔ کہا ابو داؤد نے مین نے مصر مین ایک ککڑی دیکھی تیرہ بالشت کی اور ایک ترنج دیکھا جو ایک اونٹ پر لدا ہوا تھا دو ٹکڑے اوسکو کاٹ کر دو بوجھے کردیے تھے

باب زكوة العسل شہد کے زکوۃ کا بیان **عن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال جاء هلال احد بني متعان الى رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم بعشور نحل له وكان سأله ان يحمي له واديا يقال له سلبة فحمى له رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ذلك الوادي فلما ولي عمر بن الخطاب رضي الله عنه كتب سفيان بن وهب الى عمر بن الخطاب يسأله عن ذلك فكتب عمر رضي الله عنه ان ادى اليك ما كان يؤدي الى رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من عشور نحله فاحم له سلبة والا فانما هو ذباب غيث يأكله من يشاء **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے اپنے دادا (عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے) کہ ہلال ایک شخص تھا بنی متعان مین سے آیا رسول اللہ کے پاس دسوان حصہ شہد

ہی نے کمی ان لوگون نی کہا اونٹ کا بچہ (جبتک پیٹ مین ہی) اوسکو خوار کہتی ہین پہر جب پیدا ہوتا ہی تو اوسکو فصیل کہتی ہین
جب دوسری برس مین لگتی ہی تو اوسکو بنت مخاض کہتی ہین۔ جب تیسری برس مین لگتی ہی تو اوسکو بنت لبون کہتی ہین جب پوری
تین برس کے ہو جاوی تو اوسکو حق یا حقہ کہین گے چار برس تک کیونکہ اب وہ جفتی اور سواری کی لائق ہو گئی۔ لیکن ابھی جوان نہین
ہوتا جبتک چھ برس کا نہ ہوا اور حق کو طروقۃ الفحل بھی کہتی ہین کیونکہ نر اوسپر کودتا ہی چار برس پوری ہوئی تک جب پانچوان برس
لگی تو وہ جذعہ ہی پانچ برس پوری ہوئی تک جب چھٹا برس لگی اور سامنی کی دانت نکالی تو وہ ثنی ہی چھ برس پوری ہوئی
تک جب ساتوان برس لگی تو نر کو رباعی اور مادہ کو رباعیہ کہتی ہین۔ سات برس پوری ہوئی تک جب آٹھوان برس لگی اور چھٹا
دانت نکالی تو وہ سدیس ہے اور سدس بھی آٹھ سال پوری ہوئی تک جب نوان برس لگی تو اوسکو بازل کہین گے کیونکہ
اوسکی کچلیان نکل آئینگی دسوان برس شروع ہوئی تک جب دسوان برس شروع ہو تو وہ مخلف ہے پہر اوسکی بعد اسکا کوئی نام نہین
مگر یون کہینگے بازل ایک سال کا یا دو سال کا اور مخلف دو سال یا تین سال کا پانچ سال تک اور خلفہ حاملہ کو کہتی ہین ابو حاتم نے
کہا جذعہ ایک وقت کا نام ہی کوئی دانت نہین ہی اور دانتون کی فصل سہیل تارے کی نکلنی پر بدلتی ہی ابو داؤد نی کہا ہم کو
ریاشی نے یہ شعر سنایا جسکا معنی یہ ہی۔ جب پہلی رات کو سہیل نکلا تو ابن لبون حق ہو گیا اور حق جذع ہو گیا کوئی
دانت نر با سوا نہ رہی۔ مترجم وہ بچہ ہی جو سہیل کے طلوع مین نہ پیدا ہو بلکہ اور وقت پیدا ہوا اوسکی دانتون کا حساب سہیل
سی نہ ہو سکیگا **باب** این تصدق الاموال مالون کی زکوۃ کہان پر لیجاوی گی **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلب ولا جنب ولا توخذ صدقاتہم الا فی دورہم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص
سی روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا نہ جلب ہے نہ جنب **ف** جلب کہتے ہین زکوۃ دینی والون کی جانور کہینچ کر عامل تک لانے کو اور
جنب کہتے ہین جانور دور لیجانی کو تاکہ عامل کو وہان جانا پڑے دونون باتون سی منع فرمایا نہ عامل کو چاہیے کہ جانورون سے دور رہی
اور زکوۃ والون کے جانور وہان کہنچواوی کہ اونکو تکلیف ہو نہ جانور والون کو لازم ہی کہ اپنی جانور لیکر عامل سی دور چلی جاوین
تاکہ عامل کو وہان آنا پڑے بلکہ **ت** لیجاوی زکوۃ مگر اپنی مکانون مین **عن** محمد بن اسحاق فی قولہ لا جلب ولا جنب
قال ان تصدق الماشیۃ فی مواضعہا ولا یجلب الی المصدق والجنب عن ہذہ الفریضۃ ایضا لا یجنب
اصحابہا یقول ولا یکون الرجل باقصی مواضع اصحاب الصدقۃ فتجنب الیہ ولکن توخذ فی موضعہ **ترجمہ**
محمد بن اسحاق نے جلب اور جنب کی معنی وہی بیان کیے جو اوپر گزری **باب** الرجل یبتاع صدقتہ زکوۃ دیکر پہر اوسکو
خرید لینے کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب حمل علی فرس فی سبیل اللہ فوجدہ یباع فاراد ان یبتاعہ
فسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال لا تبتاعہ ولا تعد فی صدقتک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی حضرت عمر
نی ایک گہوڑا اللہ کی راہ مین دیا پہر اوسکو بکتا ہوا پایا انہون نی خریدنا چاہا تو آنحضرت صلعم سی پوچھا آپ نی فرمایا مت خرید
اوسکو اور مت رجوع کر اپنی صدقہ مین **ف** اگرچہ وہ گہوڑا ایک درہم کی کیونکہ صدقہ دیکر پہر لینی والا مثل کتی کی ہی جو

لیکن بقصد مسلمانونکو دیا کرو اسوسطی عبد اللہ بن رواحہ ہر فصل مین جا کر کہجورونکو آنکا کرتے پہر اوسی قدر فصل کٹنی کی بعد یون سی لیتے **عن** سہل قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجعرور ولون الحبیق ان یؤخذا فی الصدقۃ قال الزہری لونین من تمر المدینۃ **ترجمہ** سہل سے روایت ہی رسول اللہ نے منع کیا جعرور اور لون الحبیق لینے سے زکوۃ مین دہری نی کہا یہ دو قسمین ہین کہجور کی مدینہ مین - بہت خراب قسمین ہین اسوسطی انکے لینے سے منع کیا **عن** عوف بن مالک قال دخل رسول اللہ المسجد وبیدہ عصا وقد علق رجل قنا حشفا فطعن بالعصا فی ذلک القنو وقال لو شاء رب ہذہ الصدقۃ تصدق باطیب منہا وقال ان رب ہذہ الصدقۃ یاکل الحشف یوم القیامۃ **ترجمہ** عوف بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ مسجد مین تشریف لائی انکے ہاتہہ مین ایک لکڑی تہی کسی شخص نے ایک گچہہ حشف (ایک خراب قسم ہی کہجور کے) کا لٹکا دیا تہا آپ نے لکڑی اوسمین ماری اور فرمایا جس شخص نے یہ صدقہ دیا ہی وہ اگر چاہتا تو اس سے بہتر دیتا یہ صدقہ دینے والا قیامت کے روز حشف کہاویگا **ف** یعنی خدا کی راہ مین اگر چیز دی تہی تو بہتر اور عمدہ دی ہوتے جیسا دیگا ویسا ہی بدلہ قیامت کے روز پاویگا

باب زکوۃ الفطر صدقہ فطر کا بیان **عن** ابن عباس قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکاۃ الفطر طہرۃ للصائم من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین من اداہا قبل الصلوۃ فہی زکاۃ مقبولۃ ومن اداہا بعد الصلوۃ فہی صدقۃ من الصدقات **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ نے صدقہ فطر مقرر کیا روزہ دار کے پاک کرنیکے واسطی لغو اور بیہودہ بات سے اور مسکینون کی پرورش کیواسطی **ف** یعنی رمضان کے روزون مین جو بیہودہ اور بری باتین زبان سے نکلجاتی ہین صدقہ فطر اونکا کفارہ ہی **ت** جو شخص ادا کرے صدقہ فطر کو عید کے نماز سی پہلے تو وہ قبول کیا جاویگا اور جو ادا کرے اوسکو نماز کے بعد تو وہ بہی ایک صدقہ ہوگا مثل اور صدقون کی

باب متی تؤدی صدقہ فطر کب دیا جاوی **عن** ابن عمر قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بزکوۃ الفطر ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوۃ قال فکان ابن عمر یؤدیہا قبل ذلک بالیوم والیومین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم کیا صدقہ فطر دینے کا پہلے اس سے کہ لوگ عید کی نماز کو نکلین راوی نے کہا تو عبد اللہ بن عمر ادا کرتی تہی صدقہ فطر عید سے ایکدن اور دو دن پہلے

باب کم یؤدی فی صدقۃ الفطر صدقہ فطر کی مقدار کا بیان **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض زکوۃ الفطر قال فیہ فیما قرئ علی مالک زکوۃ الفطر من رمضان صاع من تمر او صاع من شعیر علی کل حر او عبد ذکر او انثی من المسلمین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی رسول اللہ نی فرض کیا صدقہ فطر کو ایک صاع کہجور سے یا ایک صاع جو سے ہر آزاد اور غلام پر اور ہر مرد و عورت پر مسلمانون مین سی **ف** صدقہ فطر فرض ہے مثل زکوۃ کی بموجب ظاہر حدیث کی یہی قول ہے امام احمد اور شافعی کا اور واجب ہی ابو حنیفہ کے نزدیک اور سنت مؤکدہ ہی مالک کی نزدیک - مسلمانون کی قید سی معلوم ہوا کہ کافر غلام لونڈی کیطرف سے صدقہ فطر دینا ضرور نہین اکثر ائمہ کا یہی مذہب ہے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک ضرور ہی دلایل ابو حنیفہ کے ضعیف ہین -

پہاڑ ایک جبل کا ٹھیکہ جسکا نام سلبہ تہا **ف** ٹھیکہ سے یہ مراد ہے کہ کوئی اوس جنگل مین اپنے جانورون کو نہ چراوے
اور وہان کی پیداوار نہ لیوے تاکہ شہد کی مکھیان اوس جنگل کے پھول پھل کھاکر شہد اوگلا کرین۔ بعضون نے کہا ٹھیکہ سے
یہ مراد ہے کہ کوئی اور شخص اوس جنگل کے چھتے نہ اوکھاڑے وہان کا شہد نہ لیوے **ف** رسول اللہ نے وہ جنگل اوسے
ٹھیکہ پر مقرر کر دیا جب حضرت عمر رض کی خلافت ہوئی سفیان بن وہب نے اسباب مین حضرت عمر کو لکھا انہون نے جواب دیا
کہ اگر ہلال تجھکو بھی دیتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتا تہا پس اوسکا ٹھیکہ قائم رکھہ ورنہ وہ مکھیان مثل اور جنگل کے
ہین ہر شخص اونکا شہد کہا سکتا ہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان شبابۃ بطن من فھم فذکر نحوہ قال
من کل عشر قرب قربۃ وقال سفیان بن عبد اللہ الثقفی قال وکان یحمی لھم وادیین زاد فادوا الیہ ما کانوا
یؤدون الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحمی لھم وادیھم **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے انہون نے
اپنے باپ سے سنا انہون نے اپنے دادا سے کہ وہ قبیلہ شبابہ تہا جو ایک ٹکڑا ہے قبیلہ فہم کا اور یہی قصہ بیان کیا ہر دس مشکون سے
شہد کی ایک مشک دیا کرتی تہی اور سفیان بن عبد اللہ ثقفی نے دو جنگلون کو اون کے متعلق کر دیا تہا پھر وہ اوسی قدر انکو
دیتی تہی جتنا رسول اللہ صلعم کو دیا کرتی تہی اور سفیان اونکی جنگل کی حفاظت کرتی تہی **باب** فی خرص العنب انگورکا اندازہ
کر لینا درختون پر پھر جب وہ سوکھ کر اوترین تو اوس انداز ہ سے دسوان حصہ زکوۃ کا لینا **عن** عتاب بن اسید قال امر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یخرص العنب کما یخرص النخل وتؤخذ زکوتہ زبیبا کما تؤخذ زکاۃ النخل **ترجمہ**
عتاب بن اسید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا انگور کے اندازہ کرنیکا جیسے کھجور کا اندازہ کیا جاتا ہے جب انگور
سوکھ کر درخت سے اوترین اوسوقت انکی زکوۃ لیجاوے جیسے کھجور کی زکوۃ سوکھنے پر لیجاتی ہے **باب فی الخرص**
درختون پر پھلونکو آنکنے کا بیان **عن** عبد الرحمن بن مسعود قال جاء سھل بن ابی حثمۃ الی مجلسنا قال امرنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا خرصتم فخذوا ودعوا الثلث فان لم تدعوا او تجدوا الثلث فدعوا الربع **ترجمہ**
عبد الرحمن بن مسعود سے روایت ہے سہل بن ابی حثمہ ہمارے پاس آئے اور کہا ہم کو حکم کیا رسول اللہ نے جب تم آنک کیا کرو (پھلون
کی) تو لیا کرو دو تہائی اور چھوڑ دیا کرو ایک تہائی اگر ایک تہائی نہ چھوڑو تو چوتھائی چھوڑ دو **ف** یعنی جسقدر حصہ زکوۃ کا
آنکا جاوے اوسمین سے ایک تہائی مالکونکو چھوڑ دیا کرو کیونکہ آنکنے مین کمی بیشی کا احتمال ہے اور کچھ پھل تلف ہی ہو جاتی ہین کچھ
جانور کہا جاتی مین اونکا جبر ہو جاوے۔ اسی پر عمل ہے اکثر علما کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک زکوۃ مین سے کچھ نہ چھوڑا جاوے **باب**
متی یخرص التمر کھجور کے آنک کب کیے جاوے **عن** عائشۃ انھا قالت وھی تذکر شان خیبر کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یبعث عبد اللہ بن رواحۃ الی یھود فیخرص النخل حین یطیب قبل ان یؤکل منہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے
انہون نے بیان کیا خیبر کا حال رسول اللہ عبد اللہ بن رواحہ کو بھیجا کرتے تہے یہود کیطرف وہ کھجور کو آنکتے تہے جب اچھی طرح
نکل آتے کہانے جانے سے پہلے **ف** رسول اللہ نے جب خیبر فتح کیا تو وہان کے یہودیون سے معاملہ ٹھیرا کہ تم اپنی پیداوار کا نصف دو،

او ثعلبة بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صاع من بر او قمح على كل اثنين صغير او كبير حر او
عبد ذكر او انثى اما غنيكم فيزكيه الله واما فقيركم فيرد الله عليه اكثر مما اعطاه **ترجمہ** عبد اللہ
بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبد اللہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع گیہوں کا ہر دو آدمیوں پر لازم ہے
(ہر ایک کی طرف سے آدھا صاع) چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام مرد اور عورت پر جو غنی ہے اللہ اوسکو پاک کریگا اور جو فقیر ہے
اوسکو اللہ اوس سے زیادہ دیگا جتنا اوس نے دیا ہے **عن** عبد الله بن ثعلبة بن صعير عن ابيه قال قام رسول الله
صلى الله عليه وسلم خطيبا فامر بصدقة الفطر صاع تمر او صاع شعير على كل راس زاد على في حديثه او صاع
بر او قمح بين اثنين ثم اتفقا عن الصغير والكبير والحر والعبد **ترجمہ** ثعلبہ بن صعیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے آپ نے حکم کیا صدقہ فطر کا ایک صاع کھجور یا جو کا ہر شخص کو علی بن حسین کی روایت میں ہے یا
ایک صاع گیہوں کا دو آدمیوں کی طرف سے پھر دونوں روایتیں متفق ہیں چھوٹے بڑے آزاد و غلام کی طرف سے دوسری روایت میں ہے
خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس قبل الفطر بيومين دو دن عید سے پہلے خطبہ آپ نے پڑھا **عن** الحسن
قال خطب ابن عباس رحمه الله في آخر رمضان على منبر البصرة فقال اخرجوا صدقة صومكم فكان الناس لم
يعلموا فقال من ههنا من اهل المدينة قوموا الى اخوانكم فعلموهم فانهم لا يعلمون فرض رسول الله صلى الله
عليه وسلم هذه الصدقة صاعا من تمر او شعير او نصف صاع قمح على كل حر او مملوك ذكر او انثى صغير او كبير
فلما قدم على رضي الله عنه راى رخص السعر قال قد اوسع الله عليكم فلو جعلتموه صاعا من كل شئ قال
حميد وكان الحسن يرى صدقة رمضان على من صام **ترجمہ** حسن سے روایت ہے خطبہ پڑھا ابن عباس نے رمضان کے
اخیر میں بصرہ کے منبر پر اور کہا نکالو اپنے روزوں کا صدقہ لوگ نہ سمجھے انہوں نے کہا کون کون لوگ شہر والوں میں سے یہاں موجود
ہیں اوٹھیں اور اپنے بھائیوں کو سمجھا دیں وہ نہیں سمجھتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرض کیا اس صدقے کو ایک صاع کھجور یا جو یا
نصف صاع گیہوں سے ہر آزاد اور غلام مرد اور عورت پر چھوٹی بڑی پر جب حضرت علی تشریف لائے تو ارزانی دیکھکر فرمایا اللہ
جل جلالہ نے تم کو وسعت دی اب سب چیزوں میں سے ایک ہی صاع دیا کرو (یعنی گیہوں کا بھی ایک صاع دو) حمید نے کہا حسن
صدقہ فطر اوس شخص پر لازم جانتے تھے جنہوں نے رمضان کے روزے رکھے ہوں **باب في تعجيل الزكوة** زکوة جلدی دینے کا بیان **عن**
ابي هريرة قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم عمر بن الخطاب رضي الله عنه على الصدقة فمنع ابن جميل وخالد بن وليد
والعباس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ينقم ابن جميل الا ان كان فقيرا فاغناه الله واما خالد بن
الوليد فانكم تظلمون خالدا فقد احتبس ادراعه واعتده في سبيل الله واما العباس عم رسول الله صلى الله
عليه وسلم فهي علي ومثلها ثم قال اما شعرت ان عم الرجل صنو الاب او صنو ابيه **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو زکوة وصول کرنے پر مقرر کیا سب لوگوں نے زکوة دی مگر ابن جمیل اور خالد بن

اتنا زیادہ ہو والصغیر والکبیر وامر بہا ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوۃ یعنی ہر چھوٹے بڑے پر اور حکم کیا آپ نے صدقہ فطر دینے کا نماز کو جانے سے پیشتر علی کل مسلم ہر مسلمان پر اور ایک روایت میں من المسلمین نہیں ہے - تیسری روایت میں یون ہے فرض صدقۃ الفطر صاعا من شعیر او تمر علی الصغیر والکبیر والحر والمملوک زاد موسی والذکر والانثی فرض کیا آپ نے صدقہ فطر ایک صاع جو یا کھجور کا چھوٹی بڑی آزاد اور غلام مرد اور عورت پر - صاع کی مقدار میں اختلاف ہے اکثر علما کے نزدیک مراد صاع حجازی ہے جو پانچ رطل کا ہوتا ہے اور یہی صحیح ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک صاع عراقی مقصود ہے جو آٹھ رطل کا ہوتا ہے **عن** عبداللہ بن عمر قال کان الناس یخرجون صدقۃ الفطر علی عہد رسول اللہ صلعم صاعا من شعیر او تمر او سلت او زبیب قال قال عبداللہ فلما کان عمر رضی وکثرت الحنطۃ جعل نصف صاع حنطۃ من تلک الاشیاء **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے لوگ رسول اللہ صلعم کے زمانے میں صدقہ فطر نکالا کرتے تھے ایک صاع جو یا کھجور یا سلت (بے پوست کا جو) یا انگور جب حضرت عمر کا زمانہ ہوا اور گیہوں بہت آنے لگی انہوں نے آدھا صاع گیہوں کا ان چیزوں کے بدلے میں مقرر کیا دوسری روایت میں ہے فعدل الناس بعد نصف صاع من بر قال وکان عبداللہ یعطی التمر فاعوز اہل المدینۃ التمر عاما فاعطی الشعیر **ترجمہ** پھر لوگ آدھا صاع گیہوں کا دینے لگے - راوی نے کہا عبداللہ کھجور دیا کرتے تھے ایک سال مدینے میں کھجور کا توڑا ہوا تو انہوں نے جو دیے **عن** ابی سعید الخدری قال کنا نخرج اذا کان فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکاۃ الفطر عن کل صغیر وکبیر حر او مملوک صاعا من طعام او صاعا من اقط او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من زبیب فلم نزل نخرجہ حتی قدم معاویۃ حاجا او معتمرا فکلم الناس علی المنبر فکان فیما کلم بہ الناس ان قال انی اری ان مدین من سمراء الشام تعدل صاعا من تمر فاخذ الناس بذلک فقال ابو سعید فاما انا فلا ازال اخرجہ ابدا ما عشت **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے جب رسول اللہ صلعم ہم میں موجود تھے تو ہم صدقہ فطر ہر چھوٹی بڑی آزاد اور غلام کی طرف سے ایک صاع اناج کا یا پنیر کا یا جو کا یا کھجور کا یا انگور کا نکالتے تھے پھر اسی طرح ہم نکالتے رہے یہاں تک کہ معاویہ حج یا عمرہ کرنے کو آئے انہوں نے منبر پر چڑھ کر لوگوں سے بیان کیا اوس میں یہ بھی تھا کہ میری رائے میں دو مد گیہوں کے جو شام سے آتے ہیں ایک صاع کھجور کے برابر ہیں پھر لوگوں نے یہی اختیار کر لیا لیکن میں تو اپنی زندگی تک ایک ہی صاع دیتا رہا **عن** ابی سعید الخدری یقول لا اخرج ابدا الا صاعا انا کنا نخرج علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاع تمر او شعیر او اقط او زبیب ہذا حدیث یحیی زاد سفیان او صاعا من دقیق قال حامد فانکروا علیہ فترکہ سفیان قال ابو داؤد فہذہ الزیادۃ وہم من ابن عیینۃ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں تو ہمیشہ ایک ہی صاع دونگا ہم رسول اللہ صلعم کے زمانے میں ایک صاع کھجور یا جو یا پنیر یا انگور کا نکالا کرتے تھے یہ روایت یحیی کی ہے - سفیان کی روایت میں اتنا زیادہ ہے - یا ایک صاع آٹے کا لیکن اس زیادتی پر لوگوں نے انکار کیا تب سفیان نے اوسکو چھوڑ دیا -

باب من روی نصف صاع من قمح

نصف صاع گیہوں دینے کا بیان **عن** عبداللہ بن ثعلبۃ

مغضب وهو يقول لعمري انك لتعطي من شئت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يغضب علي ان لا اجد ما اعطيه

من سال منكم وله اوقية او عدلها فقد سال الحافا قال الاسدي فقلت للقحة لنا خير من اوقية والاوقية

اربعون درهما قال فرجعت ولم اساله فقدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ذلك شعير وزبيب فقسم لنا

منه او كما قال حتى اغنانا الله **ترجمہ** عطا ابن یسار سے روایت ہے ایک شخص نے بنی اسد میں سے کہا میں اور میری گھر کے لوگ بقیع میں جا کر اوترے میری بی بی نے کہا رسول اللہ کے پاس جا اور اون سے کچھ مانگ کر لا کھانے کے لیے اور اپنی محتاجی بیان کی میں ... رسول اللہ صلعم پاس گیا اون کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا آپ سے سوال کرتا تھا اور آپ فرماتے تھے میرے پاس نہیں ہے جو تجھکو دوں آخر وہ غصے ہو کر چلا اور کہتا جاتا تھا قسم میرے عمر کے تم جس کو چاہتے ہو دیتے ہو رسول اللہ نے فرمایا یہ غصے ہوتا ہے میرے اوپر اس وجہ سے کہ میں نہیں پاتا اوس چیز کو جو دوں اوسکو جو شخص تم میں سے سوال کرے اور اوس کے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم) یا اوسکے برابر مالیت ہو تو اوس نے تنگ کرنے کی راہ سے سوال کیا اسدی نے کہا یہ سنکر میں نے کہا میرے پاس تو ایک اونٹنی اوقیہ سے بہتر ہے اوقیہ چالیس ہی درہم کا تو ہوتا ہے تو میں لوٹ کر چلا آیا اور سوال نہیں کیا بعد اوسکے رسول اللہ صلعم پاس جو اور سوکھے انگور آئے آپ نے ہمارا بھی حصہ لگایا یہاں تک کہ اللہ نے ہمکو غنی کر دیا **ف** امام احمد اور ابن مبارک اور اسحاق کے نزدیک وہ غنی ہے جسکو پچاس درہم ہوں یا اسقدر مال ہو اور بعضوں کے نزدیک جسکے پاس ایک اوقیہ ہو اوسکو سوال درست نہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک جسکے پاس ایک روز کا کھانا ہو اوسکو سوال کرنا درست نہیں **عن** ابی سعید الخدری

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سال وله قيمة اوقية فقد الحف فقلت ناقتي الياقوتة هي خير من اوقية

قال هشام خير من اربعين درهما فرجعت فلم اساله زاد هشام في حديثه وكانت الاوقية على عهد رسول

الله صلى الله عليه وسلم اربعين درهما **ترجمہ** ابو سعید الخدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سوال کرے اور اوسکے پاس ایک اوقیہ برابر ہو تو اوس نے الحاف کیا (یعنی لجاجت سے مانگا بغیر اضطرار کے) اور یہ ممنوع ہے اللہ تعالی فرماتا ہے لا یسألون الناس الحافا میں نے کہا میرے پاس اونٹنی ہے جسکا نام یاقوتہ تھا چالیس درم سے بہتر ہے میں لوٹ کر چلا آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال نہیں کیا ہشام کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اوقیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چالیس درم کا تھا **عن** ابی كبشة السلولي حدثنا سهل ابن الحنظلية قال قدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم عيينة بن

حصن والاقرع بن حابس فسالاه فامر لهما بما سالاه وامر معاوية فكتب لهما بما سالا فاما الاقرع فاخذ

كتابه فلفه في عمامته وانطلق واما عيينة فاخذ كتابه واتى النبي صلى الله عليه وسلم مكانه فقال يا محمد اتراني حاملا

الى قومي كتابا لا ادري ما فيه كصحيفة المتلمس فاخبر معاوية بقوله رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال

رسول الله من سال وعنده ما يغنيه فانما يستكثر من النار وقال النفيلي في موضع آخر من جمر جهنم

فقالوا يا رسول الله وما يغنيه وقال النفيلي في موضع آخر وما الغنى الذي لا تنبغي معه المسالة قال

الولید اور حضرت عباسؓ نے تو دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن جمیل زکوٰۃ کیون نہین دیتا ہے وہ تو فقیر تھا اللہ نے
اوسکو غنی کردیا اور خالد بن الولید پر تم ظلم کرتے ہو انہون نے اپنی زرہین اور سامان جنگ اللہ کی راہ مین دیدین **ف** یعنی ان
زرہون اور سامان کی زکوٰۃ مانگنا کیا ضرور ہے وہ مال خود اللہ کی راہ مین صرف ہوتا ہے یا مطلب یہ ہے انہون نے اپنی خوشی
سے جب اتنی چیزین اللہ کی راہ مین دیدین تو زکوٰۃ کیون نہ دینگے تم نے کچھ زیادتی کی ہوگی **ف** اور عباس تو میرے چچا ہین
اون کے زکوٰۃ مین دونگا بلکہ اوسی قدر اور دونگا تم نہین جانتے کہ چچا باپ کے برابر ہے **عن** علی ان العباس سأل النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی تعجیل صدقتہ قبل ان تحل فرخص لہ فی ذلک **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے حضرت عباسؓ
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا زکوٰۃ جلدی دیدینے کو یعنی سال گذرنے سے پیشتر آپ نے اونکو اجازت دی اسکی **باب**
فی الزکوٰۃ تحمل من بلد الی بلد زکوٰۃ کا ایک شہر سے دوسرے شہر مین لیجانا **عن** عطاء ان زیادا او بعض الامراء بعث عمران
بن حصین علی الصدقۃ فلما رجع قال لعمران این المال قال وللمال ارسلتنی اخذناها من حیث کنا ناخذها
علی عهد رسول اللہ صلعم ووضعناها حیث کنا نضعها علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** زیاد نے
یا اور کسی امیر نے عمران بن حصین کو زکوٰۃ کی تحصیل پر مامور کیا جب عمران لوٹ کر آئے تو اوس نے پوچھا مال کہان ہے عمران
نے کہا کیا تو نے مجھکو مال لانے کو بھیجا تھا ہم نے لیا زکوٰۃ کو جسطرح لیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور صرف
کیا اوسکو جہان پر صرف کرتے تھے رسول اللہ صلعم کے زمانے مین یعنی مستحقون کو دیدیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کو
جس شہر سے لیوے بہتر ہے کہ وہین کے محتاجون کو تقسیم کرے البتہ اگر دوسرے شہر کے لوگ زیادہ محتاج ہون تو وہان لیجانا بھی درست
ہے **باب** من یعطی من الصدقۃ وحد الغنی کس شخص کو زکوٰۃ دینا چاہیے اور غنی کس کو کہتے ہین **عن** عبد اللہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل ولہ ما یغنیہ جاءت یوم القیمۃ خموش او خدوش او کدوح فی وجهہ
فقیل یا رسول اللہ وما الغنی قال خمسون درهما او قیمتها من الذهب قال یحیی فقال عبد اللہ بن عثمان
لسفیان حفظی ان شعبۃ لا یروی عن حکیم بن جبیر فقال سفیان فقد حدثناه زبید عن محمد بن عبد
الرحمن بن یزید **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص سوال کریگا اور وہ غنی ہوگا تو قیامت کے
روز اوسکے منہ مین خموش یا خدوش یا کدوح ہوگا لوگون نے کہا یا رسول اللہ کتنے مال سے آدمی غنی ہوتا ہے آپنے فرمایا پچاس درم سے
یا اوس قدر سونے سے **ف** پچاس درم کچھ زیادہ تیرہ روپیہ ہوئے اگر ایک روپیہ ایک تولہ کا ہو۔ خموش خدوش کدوح کے معنے
قریب قریب مین یعنی زخم ہوگا بعضون نے کہا خموش کہال چھیلنا ناخون سے اور خدوش کہال چھیلنا لکڑی سے اور کدوح کہال چھیلنا
دانتون سے **عن** عطاء بن یسار عن رجل من بنی اسد انہ قال نزلت انا واهلی ببقیع الغرقد فقال لی اهلی اذهب
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلہ لنا شیئا ناکلہ فجعلوا یذکرون من حاجتهم فذهبت الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فوجدت عندہ رجلا یسألہ ورسول اللہ صلعم یقول لا اجد ما اعطیک فتولی الرجل عنہ وهو

بلکہ مسکین وہ ہے جو لوگون سے سوال نہین کرتا نہ لوگ اوسکو جانتے ہین جو کچھ دیوین **ف** یعنی جو کچھ وہ سوال نہین کرتا اسوجہ سے
لوگ اوسکی حال سے واقف نہین ہین کہ محتاج سمجھکر کچھ اوسکو دیوین **عن** ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مثلہ قال لکن المسکین المتعفف زاد مسدد فی حدیثہ لیس لہ ما یستغنی بہ الذی لا یسأل ولا یعلم
بحاجتہ فیصدق علیہ فذاک المحروم ولم یذکر مسدد المتعفف الذی لا یسأل **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اوسکی جو اوپر گزرا لیکن مسکین متعفف یعنی سوال سے بچنیوالا وہ ہے جسکے پاس اتنا مال نہین ہے۔ جو
اوسکی محتاجی رفع کرے لیکن لوگون سے نہین مانگتا نہ اوسکی احتیاج کا حال کسی کو معلوم ہے تا کہ اوسکے پاس صدقہ آوے اسی کو محروم
کہتے ہین **ف** جسکا ذکر اللہ تعالی فرماتا ہے۔ وفی اموالہم حق للسائل والمحروم **عن** عبید اللہ بن عدی بن الخیار قال
اخبرنی رجلان انہما اتیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجة الوداع وہو یقسم الصدقة فسألاہ منہا فرفع
فینا البصر وخفضہ فرآنا جلدین فقال ان شئتما اعطیتکما ولا حظ فیہا لغنی ولا لقوی مکتسب **ترجمہ**
عبید اللہ بن عدی سے روایت ہے مجھے دو آدمیون نے خبر کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے حجة الوداع مین آپ
صدقہ بانٹ رہے تھے اونہون نے آپ سے مانگا آپ نے آنکھ اوٹھا کر دیکھا پھر آنکھ جھکا لے آپ کو معلوم ہوا کہ یہ دونون آدمی ہین بجز
موٹے تازے جوان مین۔ آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو مین تم کو صدقہ دیدون۔ لیکن صدقے مین اوس شخص کا حصہ نہین ہے جو
غنی ہو (مالدار ہو بقدر نصاب کے) یا زور آور ہو محنت مزدوری کرسکتا ہو کما کر کہا سکتا ہو **عن** عبید اللہ بن عمرو عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحل الصدقة لغنی ولا لذی مرة سوی **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول
اللہ صلعم نے فرمایا نہین حلال ہے صدقہ غنی کیواسطے اور نہ طاقت وار مضبوط کیواسطے **ف** جو کمائی پر قادر ہو غنی سے مراد یہان
وہ ہے جو نصاب کا مالک ہو اور اوسپر زکوة فرض ہو نہ وہ غنی جسکو سوال حرام ہے **باب** من یجوز لہ اخذ الصدقة
وہو غنی جس غنی کو صدقہ لینا درست ہے اوسکا بیان **عن** عطاء بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا
تحل الصدقة لغنی الا لخمسة لغاز فی سبیل اللہ او لعامل علیہا او لغارم او لرجل اشتراہا بمالہ او لرجل
کان لہ جار مسکین فاہداہا المسکین للغنی **ترجمہ** عطاء بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا صدقہ نہین حلال ہے غنی کے لیے مگر پانچ شخصون کیواسطے اگرچہ وہ غنی ہون) ایک تو جہاد کرنیوالا خدا کی راہ مین۔ دوسرے
عامل زکوة زکوة وصول اور تحصیل کرنیوالا۔ تیسری مدیون یعنی قرضدار اگرچہ غنی ہو مگر مال اوسکا قرض مین ڈوبا ہوا ہو)
چوتھی وہ غنی جو زکوة کو اپنے مال سے بدلی مین خرید لیوے (یعنی فقیر سے مال زکوة مول لیوے) پانچوین وہ جسکا ہمسایہ ایک مسکین
ہو وہ صدقے کی کوئی چیز جو اوسکو ملی ہے تحفے کی طور پر اسکو بھیجے **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا
تحل الصدقة لغنی الا فی سبیل اللہ او ابن السبیل او جار فقیر یتصدق علیہ فیہدی لک او یدعوک
ترجمہ ابی سعید سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال ہے صدقہ غنی کیواسطے اگر چاہو

فذكرما يعذبه او يعشيه وقال النفيلي في موضع اخران يكون له شبع يوم وليلة او ليلة ويوم وكان حدثنا به مختصرا على هذه الالفاظ التي ذكرت ترجمہ سہل بن الحنظليہ سے روایت ہی رسول اللہ پاس آئے عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس اور سوال کیا آپ سے آپ نے جو مانگا تھا اوسکی دینی کا حکم کیا اور معاویہ کو حکم کیا اونکو اسطے ایک کتاب لکھدینی کا تو اقرع نے اس کتاب (پرچہ) کو لیکر اپنے عمامہ مین لپیٹا اور چلا گیا لیکن عیینہ تو وہ کتاب لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہا ای محمد کیا تم چاہتے ہو مین اپنی قوم پاس ایک کتاب لیکر جاون جسکا مضمون مجھے معلوم نہین ہے مثل صحیفہ متلمس کے ف متلمس ایک شاعر کا نام ہی اوس نے ہجو کی تھی عمرو بن ہند بادشاہ کی بادشاہ نے ایک لفافہ بند کر کے اپنے عامل کے نام لکھکر اوسکو دیا اور یہہ کہا کہ تو اس کتاب کو اوس عامل پاس لیجا وہ تجھے انعام دیگا اندر اوس مین یہ لکھا تھا۔ کہ جب یہ شخص آوے تو اوسکو قتل کر ڈالنا۔ متلمس کو وہم ہوا اوس نے کتاب کو کھول کر دیکھا اوسمین یہہ مضمون تھا اوس نے پھاڑ کر پھینکدیا اور اپنی جان بچائی جب سے یہ مثل عرب مین مشہور ہوگئی ف معاویہ نے یہ رسول اللہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا جو سوال کریگا غنا کی ساتھ تو وہ زیادہ کرتا ہی جہنم کی آگ کو ایک مقام مین نفیلی نے کہا جہنم کے انگارون کو لوگون نے کہا یا رسول اللہ غنا کس سے ہوتی ہی اور ایک مقام مین کہا وہ کیا غنا ہی جس سے سوال حرام ہو جاتا ہی آپ نے فرمایا جسکے پاس صبح شام کا کھانا ہو۔ ایک روایت مین نفیلی نے کہا جسکے پاس پیٹ بھر ایکدن رات کا کھانا ہو۔ کہا ابو داود نے یہ حدیث ہم سے نفیلی نے مختصر الفاظ سے بیان کی جو ہم نے ذکر کیے ف امام ابو حنیفہ کا یہی حدیث دلیل ہی وہ کہتے ہین جب ایکدن رات کا کھانا موجود ہو تو سوال جائز نہین ہے

عن عبد الرحمن بن زیاد انه سمع زیاد بن نعیم الحضرمی انه سمع زیاد بن الحرث الصدائی قال اتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فبایعته فذکر حدیثا طویلا قال فاتاه رجل فقال اعطنی من الصدقة فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تعالی لم یرض بحکم نبی ولا غیره فی الصدقات حتی حکم فیها هو فجزاها ثمانیة اجزاء فان کنت من تلک الاجزاء اعطیتک حقک ترجمہ زیاد بن حارث صدائی سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور مین نے آپ سے بیعت کی اور ایک قصہ طول بیان کیا پھر یہہ کہا ایک شخص رسول اللہ صلعم پاس آیا اور کہا کچھ صدقہ مین سے مجھکو دیجیے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ جل جلالہ صدقے کے باب مین کسی پیغمبر کے حکم پر راضی نہین ہوا۔ بلکہ خود اوس نے حکم کیا اور آٹھ قسم کے آدمیون پر صدقے کو تقسیم کیا (فقیر مسکین عامل مولفہ قلوبہم مدیون غازی مسافر فک رقاب) تو اگر تو اون مین سے ہی البتہ مین تجھکو دونگا جو تیرا حق ہی ف مولفہ قلوبہم اوائل اسلام مین وہ کفار تھے جنکو ملانے کیواسطے صدقات مین سے کچھ دیا کرتے تھے۔ اب اون کی کچھ حاجت نہین ہی

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس المسکین الذی ترده التمرة والتمرتان والاکلة والاکلتان ولکن المسکین الذی لا یسال الناس شیئا ولا یفطنون به فیعطونه ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہین مین جو در بدر پھرتا ہے کہین سے ایک کھجور کہین سے دو کھجور کہین سے ایک لقمہ کہین سے دو لقمہ پاتا ہے

من الانصار اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسالہ فقال اما فی بیتک شیٔ قال بلی حلس نلبس بعضہ ونبسط بعضہ
وقعب نشرب فیہ من الماء قال ائتنی بہما فاتاہ بہما فاخذہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ وقال من
یشتری ہذین قال رجل انا اخذہما بدرہم قال من یزید علی درہم مرتین او ثلاثا قال رجل انا اخذہما
بدرہمین فاعطاہما ایاہ واخذ الدرہمین واعطاہما الانصاری وقال اشتر باحدہما طعاما فانبذہ الی
اہلک واشتر بالاخر قدوما فائتنی بہ فاتاہ بہ فشد فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عودا بیدہ ثم قال
لہ اذہب فاحتطب وبع ولا ارینک خمسۃ عشر یوما فذہب الرجل یحتطب ویبیع فجاء وقد اصاب عشرۃ
دراہم فاشتری ببعضہا ثوبا وببعضہا طعاما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا خیر لک من ان تجیٔ
المسئلۃ نکتۃ فی وجہک یوم القیامۃ ان المسئلۃ لا تصلح الا لثلثۃ لذی فقر مدقع او لذی غرم مقطع
او لذی دم موجع **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی ایک مرد انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا سوال کرنی کو آپ نے
پوچھا تیرے گھر مین کچھ نہین ہی وہ بولا کیون نہین ایک کمل ہے کچھ اوس مین سی ہم اوڑہتے مین کچھ بچھاتے ہین اور ایک پیالہ ہے
جسمین پانی پیتے ہین آپ نے فرمایا وہ دونون چیزین میرے پاس لے آ وہ گیا اور لیکر آیا آپ نے اون دونون کو ہاتہہ مین لیا
اور فرمایا کون خرید تا ہی ان دونو چیزونکو ایکشخص بولا مین لیتا ہون دونون کو ایک درم کے بدلے مین آپ نے فرمایا کون زیادہ
دیتا ہے ایکدرم سی دو بار یا تین بار (یہی ہراج یا نیلام ہی) ایکشخص بولا مین دو درم کو لیتا ہون آپ نے وہ دونون چیزین اسکو
دیدین اور دو درم لے لیے اور مرد انصاری کو دیکر فرمایا کہ ایک درم کا اناج لیکر اپنے گھر مین ڈالدی اور ایک درم کی کلہاڑی
لیکر آ۔ وہ کلہاڑی لیکر آیا آپ نے اوسمین ایک لکڑی اپنے ہاتہہ سے ٹہونک دی اور فرمایا جا لکڑیان کاٹ کر لا اور بیچ پندرہ
دن تک مین تجہ یہان نہ دیکہون **ف** یعنی یہان آنا ضرور نہین ہے اپنے کام مین مصروف رہ **ف** وہ شخص گیا اور لکڑیان
کاٹ کر لاتا تہا اور بیچتا تہا پھر وہ شخص آیا اوس نے دس درم کمائی تہے کچھ درمونکا کپڑا خریدا تہا کچھ درمونکا غلہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تیری لیے بہتر ہے اس سی کہ سوال کا تیری منہ مین ایک داغ ہو قیامت کے روز سوال درست نہین ہے مگر تین
آدمیونکو پہلی ایک تو وہ جو نہایت محتاج ہو خاک مین لوٹتا ہو دوسری وہ جو بہاری قرضہ گہبرا دینے والا سر پر رکہتا ہو تیسری
وہ جسنی خون کیا ہو اور اوسپر دیت لازم آوی اور وہ دیت نہ ادا کر سکے تو مجبوری سوال کر سکتا ہی **ف** اس حدیث سی محنت
اور مزدوری اور کسب حلال کے بڑی فضیلت ثابت ہوئی **باب** کراہیۃ المسئلۃ بہیک مانگنے کی برائی کا بیان (عن)

ابی ادریس الخولانی عن ابی مسلم الخولانی قال حدثنی الحبیب الامین اما ہو الی فحبیب واما ہو عندی فامین
عوف بن مالک قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ او ثمانیۃ او تسعۃ فقال الا تبایعون رسول اللہ
وکنا حدیث عہد ببیعۃ قلنا قد بایعناک ثم قال الا تبایعون رسول اللہ قلنا قد بایعناک ثم قال الا تبایعون رسول اللہ فبسطنا ایدینا فبایعناہ فقال قائل یا رسول اللہ انا قد بایعناک فعلام نبایعک قال ان تعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا و
صلوا الصلوۃ الخمس وتسمعوا وتطیعوا واسر کلمۃ خفیفۃ قال ولا تسئلوا الناس شیئا قال فلقد کان

ہو یا مسافر ہو یا ایک ہمسایہ محتاج ہو اوسکو کوئی چیز صدقی مین ملے وہ ہدیے کے طور پر تجھکو بھیجے یا تیری دعوت کرے تو درست ہی **ف** مگر ابو حنیفہ کے نزدیک مجاہد کو جو غنی ہو مال زکوۃ لینا درست نہین ہے **باب** کم یعطی الرجل الواحد من الزکوۃ ایک شخصکو کہانتک مال زکوۃ دینا درست ہی **عن** بشیر بن یسار ان رجلا من الانصار یقال لہ سہل بن ابی حثمۃ اخبرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وداہ بمائۃ من ابل الصدقۃ یعنی دیۃ الانصاری الذی قتل بخیبر **ترجمہ** بشیر بن یسار سے روایت ہی اونکو خبر دی ایک انصاری نے جسکا نام سہل بن ابی خثمہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقے کے اونٹون مین سے اونکو سو اونٹ دیت کے دیے یعنی دیت اوس انصاری کی جو قتل کیا گیا تھا خیبر مین **ف** شاید یہ غارمین کا حصہ ہوگا ورنہ دیت مین زکوۃ صرف نہین ہو سکتی **عن** سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المسائل کدوح یکدح بہا الرجل وجہہ فمن شاء ابقی علی وجہہ ومن شاء ترک الا ان یسال الرجل ذا سلطان او فی امر لا یجد منہ بدا **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا سوال کرنا اپنے منہ کو زخم لگانا ہے (قیامت کے روز) اب جسکا جی چاہے اپنی آبرو باقی رکھے جسکا جی چاہے جیا چھوڑ دے البتہ یہ مضایقہ نہین کہ آدمی حاکم سے سوال کرے یا اوس وقت جب کوئی چارہ نہ ہو لاچار ہو جاوے فاقے اور تنگی سے اضطرار کی حالت مین **عن** قبیصۃ بن مخارق الہلالی قال تحملت حمالۃ فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقم یا قبیصۃ حتی تاتینا الصدقۃ فنامر لک بہا ثم قال یا قبیصۃ ان المسئلۃ لا تحل الا لاحد ثلاثۃ رجل تحمل حمالۃ فحلت لہ المسئلۃ فسأل حتی یصیبہا ثم یمسک ورجل اصابتہ جائحۃ فاجتاحت مالہ فحلت لہ المسئلۃ فسأل حتی یصیب قواما من عیش او قال سدادا من عیش ورجل اصابتہ فاقۃ حتی یقول ثلاثۃ من ذوی الحجی من قومہ قد اصابت فلانا الفاقۃ فحلت لہ المسئلۃ فسأل حتی یصیب قواما من عیش او سدادا من عیش ثم یمسک وما سواہن من المسئلۃ یا قبیصۃ سحت یاکلہا صاحبہا سحتا **ترجمہ** قبیصہ بن مخارق سے روایت ہی مین ایک قرض کا ضامن ہوا (سوال کرنیکو لیے) مین رسول اللہ صلعم پاس آیا آپ نے فرمایا ٹھہرا رہ جب تک کہین سے صدقے کا مال ہمارے پاس آوے تو ہم تجھے دینگے پھر فرمایا اے قبیصہ سوال نہین درست ہے کسیکو مگر تین آدمیونکو ایک تو وہ شخص جسپر ضمانت کا بوجھ پڑا (اور ادا نہین کرسکتا) تو سوال اوسکو درست ہے جبتک ضمانت ادا ہو پھر باز رہنا چاہیے دوسرے وہ شخص جسکو کوئی مصیبت یا آفت ایسی آئی کہ اوسکا مال تباہ کر دیا اوسکو بھی سوال درست ہی یہانتک کہ ایک ایسی پونجی حاصل کرے جو اوسکی گزاری کو کافی ہو تیسرے وہ شخص جسکو کوئی ایسی حاجت پیش آوے کہ تین عقلمند آدمی اوسکے قوم کے کہنے لگین بیشک فلانی کو سخت حاجت پیش آئی ہے اوسکو بھی سوال درست ہی یہانتک کہ گزاری کے لائق پیدا کرلے پھر باز رہے سوا ان کے سوال ہے سوا ان صورتون کے سوال کرنا حرام ہے جو شخص کہا وے سوال کرکے وہ حرام کہاتا ہے **ف** حاجت پیش آنے مین بہت سے صورتین داخل ہو گئی جیسے مسافر کا مال راہ مین جاتا رہا وہ محتاج ہو گیا یا غازی کو جہاد مین ضرورت پیش آئی ہوئی تو سوال درست ہی غرض یہ کہ بغیر ضرورت شدید کے جسکا علاج نہ ہو سکے سوال درست نہین ہے **عن** انس بن مالک ان رجلا

سائلا لابد فاسأل الصالحین ترجمہ ابن الفراسی سے روایت ہے فراسی (راوی کا نام معلوم نہیں کیا تھا) نے رسول اللہ
سے کہا میں سوال کروں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہیں اگر ایسی ہی ضرورت ہو تو سوال کر نیک لوگوں سے (تاکہ تیری مدد کریں)

عن ابن الساعدی قال استعملنی عمر رضی اللہ عنہ علی الصدقة فلما فرغت منها وادیتها الیه امرلی
بعمالة فقلت انما عملت للہ واجری علی اللہ قال خذ ما اعطیت فانی قد عملت علی عہد رسول اللہ صلی
فعملنی فقلت مثل قولک فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطیت شیئا من غیر ان تسأله
فکل وتصدق ترجمہ ابن الساعدی (عبد اللہ بن السعدی) سے روایت ہے مجھ کو حضرت عمر رض نے عامل کیا صدقے
پر جب میں اس کام سے فارغ ہوا اور صدقے کا مال ان کے حوالے کیا انہوں نے اس محنت کا بدلہ مجھ کو دینا چاہا میں نے کہا یہ
میں نے خدا کے واسطے کیا ہے اجر بھی وہی دیگا حضرت عمر نے کہا جو میں دیتا ہوں سو لے لے میں نے بھی یہ کام آنحضرت ص کی عہد میں
کیا تھا آپ نے کچھ دینا چاہا میں نے بھی کہا تب آپ نے فرمایا جب تجھے کوئی چیز بغیر سوال کے ملے تو اوس میں سے کہا اور صدقہ
کر

عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وهو علی المنبر وهو یذکر الصدقة والتعفف
منها والمسألة الید العلیا خیر من ید السفلی السائلة ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ منبر پر تھے صدقے کا بیان کر رہے تھے اور صدقے لینے سے بچنا اور سوال سے باز رہنے کا بھی ذکر کرتے تھے
آپ نے فرمایا اوپر والا ہاتھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے جو مانگتا ہے (یعنے اللہ کی راہ میں دینے والی کا درجہ بلند ہے لینے والیکا

عن مالک بن نضلة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایدی ثلاثة فید اللہ العلیا وید المعطی التی
تلیها وید السائل السفلی فاعط الفضل ولا تعجز عن نفسک ترجمہ مالک بن نضلہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے ہاتھ ہیں ایک تو اللہ کا ہاتھ جو بلند ہے دوسرے دینے والیکا ہاتھ جو اوسکے نزدیک ہے تیسری لینے
کا ہاتھ جو نیچے ہے پس جو حاجت سے زیادہ ہو دے اور اپنے نفس کا کہنا مت مان

باب الصدقة علی بنی هاشم

بنی ہاشم کو صدقہ لینا کیسا ہے

عن ابی رافع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث رجلا علی الصدقة من بنی مخزوم فقال لابی
رافع اصحبنی فانک تصیب منها قال حتی اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسأله فاتاه فسأله فقال مولی القوم
من انفسهم وانا لا تحل لنا الصدقة ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بنی مخزوم میں
سے صدقے پر مقرر کیا اوس نے ابو رافع سے کہا میری ساتھ رہ تجھکو بھی کچھ ملجاویگا میں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھ لوں جب انہوں نے آخر پوچھا تو آپ نے فرمایا مولی ایک قوم کا انہیں میں سے ہوتا ہے اور ہمارے لیے صدقہ درست نہیں
(تو تیرے لیے بھی درست نہوگا تو ہمارا مولی (غلام آزاد) ہے

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یمر بالتمرة العائرة
فما یمنعه من اخذها الا مخافة ان تکون صدقة ترجمہ حضرت انس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہیں کوئی کھجور ملجاتی جسکا مالک معلوم نہ ہوتا آپ اوسکو نہ لیتے اس خیال سے کہ صدقے کا نہ ہو

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ

بعضُ اولٰئک النفر یسقط سوطہ فما یسال احدا ان یناولہ ایاہ **ترجمہ** ابی ادریس خولانی نے روایت ہی مجہہ سی حدیث بیان کی
ابو مسلم خولانی نے انہون نی کہا مجہسے حدیث بیان کی میری پیاری دوست امانت دار نی وہ کون ہین عوف بن مالک نے ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تہے سات یا آٹھ یا نو آدمی آپ نے فرمایا کیا تم بیعت نہین کرتے رسول اللہ سی اور ہم ابہی بیعت
کر چکے تہی ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم تو بیعت کر چکے آپ سے آپ نے پہر وہی کہا تین بار فرمایا ہم لوگون نے ہاتہہ پہیلا ئے اور آپ
سی بیعت کی ایک شخص بولا یا رسول اللہ ہم نی آپ سے بیعت کی تو کس بات پر ہم بیعت کرتے ہین آپ سے آپ نی فرمایا اس بات کہ اللہ
جل جلالہ کو پوجو گے اور اوسکی ساتہہ کسیکو شریک نہ کروگے اور پانچون نماز ادا کروگی اور سچی بات سنوگے اور اوسکو مان لوگے
اور ایک بات آہستہ سے فرمائی فرمایا لوگون سی سوال نہ کروگے پہر اون لوگونکا یہ حال تہا اگر کسیکا کوڑا اونٹ پر گر پڑتا تو وہ کسی سی اتنا
سوال نہ کرتا کہ میرا کوڑا اوٹہا دو **ف** سبحان اللہ صحابہ کرام کو کس قدر اپنی عہد کا پاس اور خیال تہا جب بیعت کر لی کہ کسی سے
سوال نہ کرینگے تو اتنی ذری سے کام مین بہی اوسکا خلاف کرنا گوارا نہ کیا اور کسی سے سوال کرنا مناسب نہ سمجہا اللہ اون سب سے
راضی اور خوشنود ہو آمین یا رب العلمین **عن** ثوبان قال وکان ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول
اللہ من یکفل لی ان لا یسأل الناس شیئا فاتکفل لہ بالجنۃ فقال ثوبان انا فکان لا یسال احدا شیئا **ترجمہ** رواہ ابو داود والنسائی
ثوبان سی روایت ہی جو مولی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ نی فرمایا جو شخص مجہے اس بات کا اطمینان دیوی کہ وہ لوگون سی
سوال نہ کریگا مین بہی اوسکو اطمینان دونگا جنت کی واسطی ثوبان کہتی تہی مین کسی سی کوئی چیز کبہی نہین مانگتا

باب فی الاستعفاف

سوال سی بچنیکا بیان **عن** ابی سعید الخدری ان ناسا من الانصار سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطاہم
ثم سالوہ فاعطاہم حتی اذا نفد ما عندہ قال ما یکون عندی من خیر فلن ادخرہ عنکم ومن یستعفف
یعفہ اللہ ومن یستغن یغنہ اللہ ومن یتصبر یصبرہ اللہ وما اعطی اللہ احدا من عطاء اوسع من الصبر **ترجمہ**
ابو سعید خدری سی روایت ہی کچہ لوگون نی انصار کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سوال کیا آپ نے اونکو دیا پہر اونہون نی سوال کیا
پہر آپنے دیا یہان تک کہ جو کچہ آپ پاس تہا خرچ ہوگیا اوسوقت آپ نی فرمایا میری پاس جو مال ہوگا مین اوسکو تم سی رکہہ نہ
چہوڑونگا لیکن جو شخص سوال سے بچنا چاہیگا اللہ اوسکو بچاویگا اور جو غنی بننا چاہیگا اللہ اوسکو غنی کریگا اور جو صبر کی توفیق
اللہ سے چاہیگا اللہ اوسکو صبر دیگا اور صبر سے بہتر اللہ نے کوئی نعمت کسیکو نہین دی جسمین زیادہ گنجائش ہو **عن** ابن مسعود قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصابتہ فاقۃ فانزلہا بالناس لم تسد فاقتہ ومن انزلہا باللہ او
شک اللہ لہ بالغنی اما بموت عاجل او غنی عاجل **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جسکو فاقہ ہو پہر وہ لوگون سی ظاہر کری تو ہرگز اوسکی فاقہ کشی نجاوی گے اور جو اوسکو اللہ سی کہدیوی تو قریب ہے
اللہ اوسکو بے پرواہ کر دیگا یا تو مر جاویگا اور موت سی سب تکلیفین رفع ہوجاوینگی یا مالدار ہو جاویگا زندگی مین **عن**
ابن الفراسی ان الفراسی قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسال یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا وان کنت

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے پاس کوئی مال ہو وہ اوسکے زکوۃ
قیامت کے روز اوس مال کو جہنم کی آگ مین گرم کرکے اوس سے اوسکی پیشانی اور پسلی اور پیٹ داغی جاویگی یہانتک کہ اللہ فیصلہ
کرے اپنے بندونکا اوس دن مین جو تمہارے حساب سے پچاس ہزار برسکا ہوگا پھر بعد اسکی اوسکو اپنی راہ معلوم ہوگی جنت
کیطرف ہے یا دوزخ کیطرف اسی طرح جو بکریون والا اون کے زکوۃ نہ دیگا تو قیامت کے روز وہ شخص اون بکریون کے سامنے
ایک صاف چٹپر میدان مین ڈالا جاویگا اور وہ بکریان اوسکو سینگون سے مارینگے اور کھرون سے کچلینگی اون بکریون مین
کوئی بکری ٹیڑے سینگ کی یا بے سینگ نہ ہوگی (بلکہ سیدھے سینگ دار ہونگی تاکہ خوب مارین) جب ایکبار باری باری سب
بکریان مار چکلینگی تو پھر شروع سے پہلے بکری آویگی (اور مارنا شروع کریگی اخیر تک) یہانتک کہ اللہ جل جلالہ فیصلہ کریگا اپنے بندون
مین قیامت کے روز جو تمہارے حساب سے پچاس ہزار برسکا ہوگا پھر بعد اوسکی اوسکو اپنی راہ معلوم ہوگی جنت کیطرف ہے یا دوزخ
کیطرف اسی طرح جو اونٹ والا اپنے اونٹون کی زکوۃ نہ دیگا تو قیامت کے روز وہ اونٹ زیادہ سے زیادہ جتنی اونٹ تھے سب آوینگے
اور اونٹ والا صاف میدان مین بٹھایا جاویگا اور وہ اونٹ اوسکو روندینگے اپنے پاؤن سے جب ایک گزر جاویگا تو
دوسرا آویگا پھر پہلا آویگا اسی طرح سے یہانتک کہ اللہ فیصلہ کردے اپنے بندون مین اوس دن جو پچاس ہزار سال کا ہوگا بعد
اوسکے اوسکو اپنی راہ معلوم ہوگی جنت کیطرف یا دوزخ کیطرف **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ قال
فی قصۃ الابل بعد قولہ لا یؤدی حقہا قال ومن حقہا حلبہا یوم وردہا **ترجمہ** دوسری روایت مین ابوہریرہ سے
اسی کی مثل ہے جو اوپر گزری لیکن اونٹ کے قصے مین اتنا زیادہ ہے کہ نہ ادا کرتا ہو حق اونکا اور اونکی حق مین سے ایک یہ بھی ہے
کہ جب وہ پانی پینے آوین تو اونکو دوہے اور دودہ پلاوے **عن** ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحو
ہذہ القصۃ فقال لہ یعنی لابی ہریرۃ فما حق الابل قال تعطی الکریمۃ وتمنح الغزیرۃ وتفقر الظہر وتطرق
الفحل وتسقی اللبن **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہی قصہ بیان کیا راوی نے ابوہریرہ سے
پوچھا تو اونٹون کا کیا حق ہے اونہون نے کہا اچھا اونٹ خدا کی راہ مین دینا اور زیادہ دودہ والے اونٹنی بخشدینا اور سواری کے لیے دینا
اور جفتی کے لیے نر کو مفت دینا اور دودہ لوگون کو پلانا دوسرے روایت مین اتنا زیادہ ہے واعارۃ دلوہا اور اوسکے ڈول
عاریت دینا یعنی دودہ دوہنے کی لیے **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر من کل جاد عشرۃ اوسق
من التمر بقنو یعلق فی المسجد للمساکین **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حکم کیا جو شخص دس وسق (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) کھجور کے کاٹے تو وہ ایک خوشہ مسجد مین لٹکا جاوے مسکینو کے واسطے
ف شاید یہ زکوۃ کے علاوہ ہے تبرعا اور تقربا الی اللہ تعالی **عن** ابی سعید الخدری قال بینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی سفر اذ جاء رجل علی ناقۃ لہ فجعل یصرفہا یمینا وشمالا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من کان عندہ فضل ظہر فلیعد بہ علی من لا ظہر لہ ومن کان عندہ فضل زاد فلیعد بہ علی من لا زاد لہ حتی

وجد تمرة فقال لولا انی اخاف ان تکون صدقة لاکلتها **ترجمہ** انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نی ایک کھجور پائی فرمایا اگر مجھکو یہہ خوف نہوتا کہ صدقی کی ہی تو مین اوسکو کہا لیتا **عن** ابن عباس قال بعثنی ابی
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ابل اعطاها ایاه من الصدقة **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی میری
باپ نے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بہیجا وہ اونٹ لینی کو جو آپ نے اونکو دیے تھے صدقے مین سے **ف** شاید کچھ ابث
حضرت نے اون سے قرض لیے ہون بہ حصہ رسدی کے اونٹون سے اوسکو ادا کیا ہو کیونکہ صدقہ عباس کو درست نہ تہا **باب**
الفقیر یهدی للغنی من الصدقة فقیر غنی کیواسطی صدقے مین سے تحفہ لادی **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی
بلحم قال ما هذا قالوا شیء تصدق به علی بریرة فقال هو لها صدقة ولنا هدية **ترجمہ** انس سے روایت
ہی رسول اللہ ص پاس گوشت آیا آپ نی پوچھا یہ گوشت کیسا لوگون نے کہا یہ وہ گوشت ہی جو بریرہ کو صدقے مین ملا تھا آپ نے فرمایا
یہ بریرہ کیواسطی صدقہ ہی اور ہماری اسطی ہدیہ ہے (بریرہ کیطرف سے) **باب** من تصدق بصدقة ثم ورثها
ایک شخص نے صدقہ دیا پھر اوسکا وارث ہوگیا تو لے لیوی **عن** بریدة ان امراة اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم فقالت کنت تصدقت علی امی بولیدة وانها ماتت وترکت تلک الولیدة قال قد وجب اجرک
ورجعت الیک فی المیراث **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہی ایک عورت آئی رسول اللہ ص کے پاس اور بولی مین نے اپنی ماں کو
ایک لونڈی صدقے مین دی تھی اب وہ مرگئی اور وہی لونڈی چھوڑ گئی آپ نے فرمایا تیرا اجر پورا ہوگیا اور لونڈی بھی تیری
پاس چلی آئی ترکے مین **باب فی** حقوق المال مال کے حقوق کا بیان **عن** عبد اللہ قال کنا نعد الماعون علی
عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عارية الدلو والقدر **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ماعون ڈول اور دیگچی کو سمجھتے تھے **ف** کلام اللہ مین ماعون روکنے والون کے بڑی مذمت ہی مطلب یہ
ہی کہ ضروری چیزین گھر کی اگر کوئی مانگے تو مستعار دیوی **عن** ابی هريرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صاحب
کنز لا یؤدی حقه الا جعله اللہ یوم القیمة یحمی علیها فی نار جهنم فتکوی بها جبهته وجنبه وظهره
حتی یقضی اللہ تعالی بین عباده فی یوم کان مقداره خمسین الف سنة مما تعدون ثم یری سبیله اما
الی الجنة واما الی النار وما من صاحب غنم لا یؤدی حقها الا جاءت یوم القیامة اوفر ما کانت فیبطح
لها بقاع قرقر فتنطحه بقرونها وتطؤه باظلافها لیس فیها عقصاء ولا جلحاء کلما مضت اخراها
ردت علیه اولاها حتی یحکم اللہ بین عباده فی یوم کان مقداره خمسین الف سنة مما تعدون ثم یری
سبیله اما الی الجنة واما الی النار فما من صاحب ابل لا یؤدی حقها الا جاءت یوم القیمة اوفر ما کانت
فیبطح لها بقاع قرقر فتطؤه باخفافها کلما مضت علیه اخراها ردت علیه اولاها حتی یحکم اللہ تعالی
بین عباده فی یوم کان مقداره خمسین الف سنة مما تعدون ثم یری سبیله اما الی الجنة واما الی النار

محروم کرنا اچھا نہین جو ہو سکے تھوڑا ہو یا بہت مسکین اور فقیر سے سلوک کرنا بہتر ہے یہ بھی ضرور نہین کہ وہ فقیر مسلمان ہو
بلکہ کافر ہو تب بھی اوسکو دینا درست ہی اور ثواب کا باعث ہی جیسا کہ آگی کی حدیث مین آتا ہے **باب** الصدقة علی
اهل الذمة کافر کو صدقہ دینی کا بیان **عن** اسماء قالت قدمت علی امی راغبة فی عهد قريش وهی راغمة
مشركة فقلت یارسول الله ان امی قدمت علی وهی راغمة مشركة افاصلها قال نعم فصلی امك **ترجمہ**
اسما سے روایت ہی میری ماں آئی جو اپنی قریش کے دین کیطرف مائل تہے اور اسلام سی نفرت رکہتی تھی مینے کہا یارسول الله
میری ماں آئی ہی اور وہ اسلام سی نفرت رکہتی ہے مشرکہ ہی کیا مین اوسکے ساتہہ سلوک کرون آپنے فرمایا ہان سلوک کر اپنی ماں سے
باب ما لا یجوز منعہ جس چیز کا روکنا درست نہین **عن** امرأة یقال لها بهیسة عن ابیها قالت استأذن
ابی النبی صلی الله علیه وسلم فدخل بینه وبین قمیصه فجعل یقبل ویلتزم ثم قال یارسول الله ما الشئ
الذی لا یحل منعه قال الماء قال یا نبی الله ما الشئ الذی لا یحل منعه قال الملح قال یا نبی الله ما الشئ
الذی لا یحل منعه قال ان تفعل الخیر خیر لك **ترجمہ** بہیسہ سے روایت ہی اُس نے نقل کیا اپنی باپ ابو بہیسہ
(عمیر سے) اُنہون نی اجازت چاہی رسول اللہ پاس آنے کے جب آئے تو آپکا قمیص اُٹھا کر آپ کے بدن مبارک کو چومنی لگی
اور لپٹنی لگے (محبت سے) پھر عرض کیا یا رسول اللہ وہ شے کیا ہی جسکا روکنا درست نہین آپ نے فرمایا پانی پھر عرض
کیا یا نبی اللہ وہ کیا شے ہے جسکا روکنا درست نہین آپ نے فرمایا نمک پہر عرض کیا یا نبی اللہ شے کیا ہی جسکا روکنا
درست نہین فرمایا جتنی نیکی تو کرے اوسقدر تیری لیے بہتر ہے **ف** یعنی نمک اور پانی کو تو منع کرنا درست ہی نہین
اسکے سوا بھی جو چیز ہو سکے تو دیوی روکنا ضرور نہین ہے **باب** المسئلة فی المساجد مسجد کے اندر سوال کرنا **عن**
عبد الرحمن بن ابی بکر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هل منکم احد اطعم الیوم
مسکینا فقال ابو بکر رضی الله عنه دخلت المسجد فاذا انا بسائل یسأل فوجدت کسرة خبز فی ید
عبد الرحمن فاخذتها منه فدفعتها الیه **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی بکر رضہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے کیا کوئی تم مین سے ایسا ہی جسنی مسکین کو کہانا کہلایا ہو آج ابو بکر نے کہا مین مسجد مین گیا ایک سائل نے
سوال کیا مین نے ایک ٹکڑا روٹی کا جو عبد الرحمن کے ہاتہہ مین تہا لیکر اوسکو دیدیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسکین کو
مسجد مین دینا درست ہی اگرچہ سوال مسجد کے اندر کرنا مکروہ ہی اور بعضون کے نزدیک دینا بھی مکروہ ہی مگر یہ قول ضعیف ہے
مرقاة - **باب** کراهیة المسئلة بوجه الله تعالی اللہ کے نام پر مانگنا مکروہ ہی **عن** جابر قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم لا یسأل بوجه الله الا الجنة **ترجمہ** جابر رضہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اللہ کے نام پر کوئی چیز نہ مانگی جاوی سوا جنت کے **باب** عطیة من سأل بالله جو شخص اللہ کے نام پر مانگے اوسے
کیا کرے **عن** عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من استعاذ بالله فاعیذوه ومن

انہ لاحق لاحد منا فی الفضل **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تھے سفر مین اتنے مین ایک شخص آیا ایک اونٹ پر سوار تھا اور داہنے بائین اوسکو پھیرنے لگا دکھلانیکو اسطے تاکہ لوگ دیکھین اوسکا
اونٹ کیسا عمدہ ہے اور بعضون نے کہا اسواسطے کہ وہ اونٹ چلتے چلتے تھک گیا تھا اس لیے اوس نے داہنے بائین موڑا تاکہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دیکھین اور اوسکو دوسرا اونٹ دین) آپ نے فرمایا جسکے پاس توشہ فاضل ہو تو اوسکو دیوے جسکے پاس توشہ
نہین ہے یہانتک کہ ہم نے گمان کیا کہ ہم مین کسیکو حق نہین ہے فاضل چیز کا **عن** مجاہد عن ابن عباس قال لما نزلت
هذه الآیة والذین یکنزون الذهب والفضة قال کبر ذلك علی المسلمین فقال عمر رضی الله عنه
انا افرج عنکم فانطلق فقال یا نبی الله انه کبر علی اصحابك هذه الآیة فقال رسول الله ان
الله لم یفرض الزکاة الا لیطیب ما بقی من اموالکم وانما فرض المواریث لتکون لمن بعدکم فکبر عمر ثم
قال له الا اخبرك بخیر ما یکنز المرء المرأة الصالحة اذا نظر الیها سرته واذا امرها اطاعته واذا غاب
عنها حفظته **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے عبداللہ بن عباس نے کہا جب یہ آیت اتری والذین یکنزون الذهب
والفضة الخ تو مسلمانون پر بہت شاق ہوئی (**ف** کیونکہ ظاہر آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ چاندی اور سونا رکھہ چھوڑین گے
اور اللہ کی راہ مین صرف نکرین گے تو قیامت کے روز جہنم کی آگ مین گرم کرکے اونکا بدن اوس سے داغا جاویگا۔ حالانکہ
سب لوگ روپے پیسے اپنی آل اولاد کیواسطے رکھہ چھوڑتے ہین اور جمع کرتے ہین) **ف** عمر رض نے کہا مین اس مشکل کو رفع کرتا ہون
پھر گئے اور عرض کیا یا نبی اللہ یہ آیت تمہاری اصحاب پر بہت شاق ہوئی آپنے فرمایا اللہ جل جلالہ نے زکوٰۃ اسواسطے
فرض کی کہ باقی مال پاک ہوجاوے (یعنی جس مال کی زکوٰۃ دی جاوے وہ کنز نہین ہے) اور اللہ نے مقرر کیا میراث کو
اسی واسطے کہ مال وارثون کو پہونچے اوس وقت تکبیر کہی حضرت عمر نے آپنے فرمایا مین تجھکو وہ بات بتاؤن جو سب سے بہتر ہے خزانہ
مسلمان کا وہ نیک عورت ہے جب مرد اوسکی طرف دیکھے تو وہ مرد کو خوش کردے اور جو حکم کرے مان لے اور جب غائب ہو تو حفاظت
کرے **باب** حق السائل سائل کا حق کیا ہے **عن** حسین بن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم السائل
حق وان جاء علی فرس **ترجمہ** امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے سائل کو حق ہے اگرچہ گھوڑے پر آوے **ف**
یعنی اگر ہوسکے تو اوس کو دیوے نہ ہو تو نرمی سے جواب دیوے سختی نہ کرے کہ گھوڑے پر سوار ہے اور بھیک مانگتا ہے **عن** ام بجید
وکانت ممن بایع رسول الله صلی الله علیه وسلم انها قالت له یا رسول الله صلی الله علیك ان المسکین
لیقوم علی بابی فما اجد له شیئا اعطیه ایاه فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لم تجدی له
شیئا تعطیه ایاه الا ظلفا محرقا فادفعیه الیه فی یده **ترجمہ** ام بجید سے روایت ہے انہون نے بیعت کی
تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اور میرے پاس کوئی چیز نہین ہوتی جو
اوسکو دون آپ نے فرمایا اگر تیرے پاس کچھ نہیں ہو سوا ایک جلے ہوئے کھر کے تو وہی اوسکے ہاتھہ مین دیدے **ف** یعنی حتی المقدور

ف: یعنی جس کے پاس کوئی سواری فاضل ہو وہ اوسکو دے جسکے پاس سواری نہین ہے اور جس

صلی اللہ علیہ وسلم

دوہی کپڑے ملے تہے اور وہ ضرورت سے زائد نہ تہے اسواسطے صدقہ آپنے قبول نہ کیا **عن** ابی ہریرۃ قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان خیر الصدقۃ ما ترک غنی او تصدق بہ عن ظہر غنی وابدأ بمن

تعول **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر صدقہ وہ ہے جو مالدار چہوڑے صدقہ دینے والی کو

(یعنی بعد صدقہ نکالنے کے اوسکا مالک مالدار ہے) اور پہلے صدقہ اوس کو دے جو تیری عیال مین سے ہووے **باب**

الرخصۃ فی ذلک کل مال صدقہ دینے کی اجازت **عن** ابی ہریرۃ انہ قال یا رسول اللہ ای الصدقۃ افضل

قال جہد المقل وابدأ بمن تعول **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے اُنہون نے پوچہا یا رسول اللہ کونسا صدقہ افضل ہے

آپ نے فرمایا جو کم مال والا تکلیف اوٹہا کر دیوے اور پہلے صدقہ دے اون لوگون کو جنکا خرچ تیرے اوپر ہے (یہ حدیث اون لوگون

کی لیے ہے جو اللہ پر پورا بھروسا رکہتے ہون) **عن** اسلم قال سمعت عمر بن الخطاب یقول امرنا رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم یوما ان نتصدق فوافق ذلک مالا عندی فقلت الیوم اسبق ابا بکر ان سبقتہ

یوما فجئت بنصف مالی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ابقیت لاہلک فقلت مثلہ قال واتی

ابوبکر بکل ما عندہ فقال لہ رسول اللہ صلعم ما ابقیت لاہلک قال ابقیت لہم اللہ ورسولہ قلت لا اسابقک

الی شیٔ ابدا **ترجمہ** حضرت عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے ہم کو حکم کیا صدقہ نکالنے کا اتفاق سے اوسوقت میرے پاس

مال تہا مین نے کہا آج مین ابوبکرؓ سے بڑہ جاؤنگا اگر کبھی بڑہنے والا ہونگا تو مین آدہا مال لیکر آیا رسول اللہ پاس آپ نے

فرمایا تو نے اپنے گہر بار کیواسطے کیا چہوڑا مین نے کہا اسی قدر چہوڑ آیا ہون پھر ابوبکرؓ جو کچہ اون کے پاس تہا سب لے کر آئے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچہا تم نے گھر بار کی لیے کیا چہوڑا اُنہون نے کہا اون کیواسطے اللہ اور رسول کو چہوڑ آیا ہون تب مین نے

دل مین کہا مین تم سے کبھی بڑہ نہ سکونگا **ف** اس حدیث سے ابوبکر صدیقؓ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ۔ ہر چند پہلے

باب کے حدیثون سے سارا مال صدقہ دینے کو آپنے منع کیا تہا مگر وہ منع اونہی لوگون کے لیے ہے جو پورا بھروسا اللہ پر نہ رکہتے ہون

نہ ابوبکر صدیقؓ سے لوگون کے لیے **باب** فی فضل سقی الماء پانی پلانے کی فضیلت **عن** سعید ان سعدا اتی

النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای الصدقۃ اعجب الیک قال الماء **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ سعد

آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچہا کونسا صدقہ آپ کو زیادہ پسند ہے آپ نے فرمایا پانی پلانا **عن** سعد بن

عبادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **ترجمہ** دوسری روایت مین سعد بن عبادہ سے ایسا ہی مروی ہے **ف**

پانی کا صدقہ کنوان ہے مسافرون کی لیے یا نمازیون کے لیے بنوانا سبیل پانے کے کہنا **عن** سعد بن عبادۃ انہ قال یا رسول اللہ

ان ام سعد ماتت فای الصدقۃ افضل قال الماء قال فحفر بیرا وقال ہذہ لام سعد **ترجمہ** سعد بن عبادہ نے

کہا یا رسول اللہ میری مان مر گئین اب کونسا صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا پانی اونہون نے ایک کنوان کہدوایا اور کہا اسکا ثواب

سعد کی مان کو پہونچے **ف** سعد بن عبادہ مشہور صحابی انصاری ہین **عن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سال باللہ فاعطوہ ومن دعاکم فاجیبوہ ومن صنع الیکم معروفا فکافئوہ فان لم تجدوا ما
تکافئونہ فادعوا لہ حتی تروا انکم قد کافاتموہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص اللہ کے نام سے پناہ مانگے تو اوسکو پناہ دو اور جو شخص سوال کرے اللہ کے نام سے اوسکو دو اور جو شخص تم کو بلاوے
تو قبول کرو اور جو شخص تمسے احسان کرے تو تم اوسکا بدلہ دو اور اگر بدلہ دینے کی طاقت نہو تو اوسکے لیے دعا کرو یہانتک کہ تم سمجھو اوسکا
بدلہ ہوگیا **ف** یعنے دل سے دعا کرو کہ اوسکو فائدہ ہو دنیا یا آخرت مین **باب** الرجل یخرج من مالہ آدمی اپنا سب مال
صدقہ دیوے تو کیسا **عن** جابر بن عبداللہ الانصاری قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاء رجل
بمثل بیضۃ من الذہب فقال یا رسول اللہ اصبت ہذہ من معدن فخذہا فہی صدقۃ ما املک
غیرہا فاعرض عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اتاہ من قبل رکنہ الایمن فقال مثل ذلک فاعرض
عنہ ثم اتاہ من قبل رکنہ الایسر فاعرض عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اتاہ من خلفہ فاخذہا
رسول اللہ صلعم فحذفہ بہا فلو اصابتہ لاوجعتہ او لعقرتہ فقال رسول اللہ صلعم یاتی احدکم بما یملک
فیقول ہذہ صدقۃ ثم یقعد یستکف الناس خیر الصدقۃ ما کان عن ظہر غنی **ترجمہ** جابر بن عبداللہ انصاری سے
روایت ہے ہم تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اتنے مین ایکشخص انڈے برابر سونا لیکر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ سونا
مین نے ایک کان مین سے پایا آپ اسکو لیجیے یہہ صدقہ ہے سوا اسکے میرے پاس کچہ مال نہین ہے رسول اللہ صلعم نے اوسکی طرف سے
منہہ پھیر لیا پہر داہنے طرف سے آیا اور ایسا ہی کہا آپ نے منہہ پھیر لیا پہر پیچھے سے آیا رسول اللہ صلعم نے وہ سونا لیکر پہینک دیا اگر اوسکو لگتا تو زخمی کر دیتا یا چوٹ
دیتا پھر رسول اللہ صلعم نے فرمایا ایک تم مین سے اپنا سب مال لیکر چلا آتا ہے اور کہتا ہے یہہ صدقہ ہے پھر بیٹھکر لوگون کے سامنے
ہاتھہ پھیلاتا ہے بہتر صدقہ وہ ہے جسکا مالک صدقہ دیکر مالدار رہے **ف** دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے خذ عنا مالک
لاحاجۃ لنا بہ لے لے اپنا مال ہمکو اوسکی حاجت نہین ہے۔ آنحضرت صلعم نے وہ صدقہ قبول نہین کیا کیونکہ آپ جانتے تہے یہہ محتاج
ہو جاویگا اپنے اہل و عیال کو کیا کہلاویگا سب سے مقدم اپنے اہل و عیال کے پرورش ہے پہر جو حاجت ضروری سے بچے وہ مسکینون
کو دیوے دوسرے یہہ کہ اکثر جب آدمی اپنا کل مال صدقہ دیتا ہے تو بعد دینے کی اوسکو ندامت اور شرمندگی حاصل ہوتی ہے اور مفلسی سے
گہبراتا ہے پچھتاتا ہے ایسے نیکی سے کیا فائدہ جو بعد کو بری معلوم ہو برخلاف اسکے یہہ بہتر ہے کہ کچہ صدقہ دیوے کچہ اپنے واسطے رکھے **عن**
عبداللہ بن سعد سمع ابا سعید الخدری یقول دخل رجل المسجد فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الناس ان یطرحوا
ثیابا فطرحوا فامر لہ منہا بثوبین ثم حث علی الصدقۃ فجاء فطرح احد الثوبین فصاح بہ وقال خذ
ثوبک **ترجمہ** عبداللہ بن سعد نے سنا ابو سعید خدری سے انہون نے کہا ایک شخص مسجد مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا
لوگون کو کپڑے اوتار کر ڈالنے کا (صدقے کے طور پر) لوگون نے کپڑے ڈالے آپ نے دو کپڑے اوس شخص کو دیے پھر فضیلت بیان
کی صدقے کے وہ شخص اوٹھا دو کپڑون مین سے ایک کپڑا ڈالنے لگا آپ نے اوسکو ڈانٹا اور فرمایا لے لے کپڑا اپنا **ف** کیونکہ اوسکو

کے قابل نہین ہین عن همام بن منبه قال سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انفقت
المرأة من كسب زوجها من غير امره فلها نصف اجره ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جب
عورت صرف کرے اپنے خاوند کی کمائی مین سے بغیر اوسکی اجازت کے تو اوسکو آدھا ثواب ملتا ہے خاوند کا ف مگر خاوند کے
بغیر اجازت کے وہی چیزین صرف کرے جو رکھنے کی لائق نہین ہین جیسے پکا ہوا کھانا وغیرہ عن ابي هريرة في المرأة تصدق
من بيت زوجها قال لا الا من قوتها والاجر بينهما ولا يحل لها ان تصدق من مال زوجها الا باذنه ترجمہ
ابوہریرہ سے کسی نے پوچھا عورت اپنے خاوند کے گھر مین سے صدقہ دیوے انہون نے کہا نہین البتہ اپنے خرچ مین سے دیسکتی ہے
اور ثواب دونونکا ہوگا اور یہ اوسکو درست نہین ہے کہ اپنے خاوند کے مال مین سے بغیر اجازت کے صدقہ دیوے باب في صلة
الرحم ناتے والونکے ساتھ سلوک کرنا عن انس قال لما نزلت لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون قال ابو طلحة يا رسول
الله ارى ربنا يسألنا من اموالنا فاني اشهدك اني قد جعلت ارضي باريحا له فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اجعلها في قرابتك فقسمها بين حسان بن ثابت وابي بن كعب ترجمہ حضرت انس سے روایت
ہے جب یہہ آیت اتری لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون۔ یعنی نہ پہونچوگے تم نیکی کو جبتک خرچ کروگے اوس مال کو جسکو
چاہتے ہو ابو طلحہ نے کہا یا رسول اللہ مین سمجھتا ہون ہمارا پروردگار ہمارے مالون کو مانگتا ہے تو مین آپکو گواہ کرتا ہون مین نے
اپنی زمین جواریحا (ایک موضع کا نام ہے) مین تھی خدا کو دیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو تقسیم کردے اپنے عزیزوان
مین انہون نے تقسیم کردی ابی بن کعب اور حسان بن ثابت کو کہا ابو داؤد نے ابو طلحہ کا نام زید بن سہل بن اسود بن حرام
بن عمرو بن زید بن مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار ہے اور حسان ثابت بن منذر بن حرام کے بیٹے ہین اور ابی بن کعب
بن قیس بن عتیک بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن النجار کے ہین تو عمرو بن مالک تینون کے دادا ہین عن ميمونة
زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كانت لي جارية فاعتقتها فدخل على النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرته
فقال اجرك الله اما انك لو كنت اعطيتها اخوالك كان اعظم لاجرك ترجمہ میمونہ سے روایت ہے جو بی بی تہین
رسول اللہ کی انہون نے کہا میری ایک لونڈی تھی مین نے اوسکو آزاد کردیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے
مین نے اُنسے یہہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ تجھے اسکا ثواب دیوے مگر تو اس لونڈی کو اگر اپنے ننھیال کے لوگون کو دیتی تو
زیادہ ثواب ہوتا رکھنے والون کے ساتھ سلوک کرنا بہتر ہے عن ابي هريرة قال امر النبي صلى الله عليه وسلم بالصدقة
فقال رجل يا رسول الله عندي دينار فقال تصدق به على نفسك قال عندي آخر قال تصدق به على ولدك
قال عندي آخر قال تصدق به على زوجتك او زوجك قال عندي آخر قال تصدق به على خادمك قال عندي
آخر قال انت ابصر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صدقے کا ایک شخص بولا یا رسول اللہ میرے پاس
ایک دینار ہے آپ نے فرمایا وہ اپنے کام مین لا وہ بولا ایک اور دینار ہے آپ نے فرمایا اپنے بچے کو دے وہ بولا ایک اور ہے آپ نے فرمایا اپنی بی بی

قال ایما مسلم کسی مسلما ثوبا علی عری کساہ اللہ من خضر الجنۃ وایما مسلم اطعم مسلما علی جوع اطعمہ اللہ من ثمار الجنۃ وایما مسلم سقی مسلما علی ظما سقاہ اللہ عز وجل من رحیق المختوم ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہنادے جب وہ ننگا ہو تو اللہ جل جلالہ اوسکو جنت کے سبز کپڑے پہناویگا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو کھانا کھلادے جب وہ بھوکا ہو اللہ اوسکو جنت کے پھل کھلاویگا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو پانی پلادے جب وہ پیاسا ہو تو اللہ اوسکو جنت کی شراب پلاویگا

باب فی المنیحۃ عاریت دینا

عن ابی کبشۃ السلولی قال سمعت عبد اللہ بن عمرو یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعون خصلۃ اعلاھن منیحۃ العنز ما یعمل رجل بخصلۃ منہا رجاء ثوابہا وتصدیق موعودہا الا ادخلہ اللہ بہا الجنۃ ترجمہ ابو کبشہ سلولی سے روایت ہے میں نے سنا عبد اللہ بن عمرو سے فرمایا رسول اللہ نے چالیس خصلتیں ہیں اون سب میں بہتر مستعار دینا بکری کا ہے (دودھ پینے کے لیے) کوئی شخص اُن خصلتوں میں سے کسیکو ثواب کی اُمید کرکے اور اوسکے وعدے کو سچ جانکر نہ کریگا مگر اللہ جل جلالہ اوسکو جنت میں داخل کریگا۔ حسان نے کہا ہم نے ان خصلتوں کو گنا جیسے سلام کا جواب دینا چھینک کا جواب دینا راہ میں سے کانٹا وغیرہ اوٹھانا تو پندرہ خصلتوں تک نہ پہونچ سکے

باب اجر الخازن خزانچی کے ثواب کا بیان

عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الخازن الامین الذی یعطی ما امر بہ کاملا موفرا طیبۃ بہ نفسہ حتی یدفعہ الی الذی امر لہ بہ احد المتصدقین ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزانچی امانت دار کہ جو حکم کے موافق پورا پورا دیتا ہے خوشی سے اوسکو جسکو لیے حکم ہوا ہے اوتنا ہی ثواب ہے جتنا صدقہ دینے والے کو ہے **ف** چار شرطیں ہیں۔ ایک اجازت مالک کی۔ دوسری پورا دینا۔ تیسری خوشی سے۔ چوتھی اسکو دینا جسکو حکم ہوا ہے

باب المرأۃ تصدق من بیت زوجہا عورت اپنے خاوند کا مال صدقہ دے

عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انفقت المرأۃ من بیت زوجہا غیر مفسدۃ کان لہا اجر ما انفقت ولزوجہا اجر ما اکتسب وللخازن مثل ذلک لا ینقص بعضہم اجر بعض ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے جب عورت خرچ کرے اپنے خاوند کے گھر سے اور فساد کی نیت نہ ہو تو اوسکو بھی ثواب ملیگا خرچ کرنیکا اور اوسکے خاوند کو کمانیکا ثواب ملیگا اور جسکی تحویل میں ہے اوسکو بھی ثواب ملیگا سب کو برابر ملیگا نہ کم نہ بیش **ف** فساد کی نیت نہو یعنی غرض یہ ہے کہ خاوند کی خیرخواہی سے معمول کے موقعہ پر خیرات کرے اس نیت سے کہ بیجا لوگوں کو اوسکا مال لٹادیوے

عن سعد قال لما بایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النساء قامت امرأۃ جلیلۃ کانہا من نساء مضر فقالت یا نبی اللہ انا کل علی آبائنا وابنائنا۔ قال ابو داود واری فیہ وازواجنا فما یحل لنا من اموالہم قال الرطب تأکلنہ وتہدینہ ترجمہ سعد سے روایت ہے جب بیعت کی رسول اللہ سے عورتوں نے ایک عورت بہت موٹی گویا مضر کی عورت ہے (مضر ایک قبیلہ ہے) اوٹھی اور بولی اے نبی اللہ کے ہم لوگ تو تابع ہیں اپنے باپ اور بیٹوں اور خاوندوں کے تو ہم کو اون کے مال میں سے کیا درست ہے آپ نے فرمایا روٹی ترکاری رطب کو کھاؤ اور دو (یعنی جو چیزیں رکھنے

قالت یا رسول اللہ مالی شیء الا ما ادخل علی الزبیر بیتہ افاعطی منہ قال اعطی ولا توکی فیوکی
علیک ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ نہیں مگر جو (میرے خاوند) زبیر
گھر میں لا دین کیا میں اسمیں سے دون آپنے فرمایا دو اور مت رکھ چھوڑ تیرا بھی رزق رکھ چھوڑا جاویگا عن عبد اللہ بن ابی ملیکۃ
عن عائشۃ انہا ذکرت عدۃ من مساکین او عدۃ من صدقۃ فقال لہا رسول اللہ صلعم اعطی ولا تحصی فیحصی علیک ترجمہ
حضرت عائشہ نے کئی مسکینوں کو گنا یا کئی صدقوں کو رسول اللہ نے فرمایا دے اور مت گن نہیں تو تجھے بھی گن کر دیگا

کتاب اللقطۃ

لقطہ کے بیان میں (پڑی ہوئی چیز) عن سوید بن غفلۃ قال غزوت مع زید بن صوحان و سلمان بن ربیعۃ
فوجدت سوطا فقالا لی اطرحہ فقلت لا ولکن ان وجدت صاحبہ والا استمتعت بہ فحججت فمررت علی المدینۃ فسألت
ابی بن کعب فقال وجدت صرۃ فیہا مائۃ دینار فاتیت النبی صلعم فقال عرفہا حولا فعرفتہا حولا ثم اتیتہ فقال
عرفہا حولا فعرفتہا حولا ثم اتیتہ فقال عرفہا حولا فعرفتہا حولا ثم اتیتہ فقلت لم اجد من یعرفہا فقال احفظ
عددہا و وکاءہا و وعاءہا فان جاء صاحبہا والا فاستمتع بہا وقال لا ادری ثلاثا قال عرفہا او مرۃ واحدۃ
ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے میں نے جہاد کیا زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ تو ایک کوڑا میں نے پایا ان دونوں نے
کہا اسکو پھینک دے میں نے پھینکا بلکہ میں نے کہا اگر اسکا مالک ملجاویگا تو اوسکو دیدونگا نہیں تو میں فائدہ اٹھاؤنگا پھر میں نے حج
کیا جب مدینے کو پہونچا تو میں نے ابی بن کعب سے پوچھا انہوں نے کہا میں نے ایک تھیلی پائی جسمیں سو دینار تھے تو میں رسول اللہ پاس لیکر گیا
آپ نے فرمایا ایکسال تک اسکو بتا یا کر میں نے ایکسال تک بتایا پھر اوسکو لیکر آیا آپ نے فرمایا ایکسال اور بتا پھر ایکسال تک بتایا بعد اوسکے
لیکر آیا اور میں نے کہا کوئی بھی نہیں ملا جو اوسکو پہچانے آپ نے فرمایا اوسکی گنتی اور تھیلی اور تسمہ یاد رکھ اگر اوس کا مالک آوے تو بہتر نہیں تو
تو اپنے کام میں لا شعبہ نے کہا میں نہیں جانتا سلمہ نے ایکبار کہا تھا اوسکو تین بار دوسری روایت میں ہے ایکسال تک کہا یا تین سال تک
تیسری روایت میں ہے دو سال کہا یا تین سال کہا پہچان رکھ اوسکی گنتی اور تھیلی اور سر بندھن کو اگر اوسکا مالک آوے اور گنتی اور سر بندھن بتاوے
تو اوسکو دیدے **ف** مسلم کی روایت میں ہے کہ شعبہ نے کہا دس برس کے بعد میں نے سلمہ سے کہا انہوں نے کہا ایک سال تک بتا اور
ابو داود طیالسی نے بھی اپنی مسند میں ایسا ہی نقل کیا منذری نے کہا کسی امام نے تین سال تک بتانے کو نہیں کہا مگر ایک روایت عمر سے آئی ہے اور
علی اور ابن عباس سے یہ مروی ہے کہ ایکسال تک بتانا کافی ہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اہل کوفہ کا اور خطابی نے اسپر اجماع
نقل کیا عن زید بن خالد الجہنی ان رجلا سأل رسول اللہ صلعم عن اللقطۃ فقال عرفہا سنۃ ثم اعرف وکاءہا و عفاصہا
ثم استنفق بہا فان جاء ربہا فادہا الیہ فقال یا رسول اللہ فضالۃ الغنم قال خذہا فانما ہی لک او لاخیک او للذئب
قال یا رسول اللہ فضالۃ الابل فغضب رسول اللہ صلعم حتی احمرت وجنتاہ او احمر وجہہ ثم قال مالک ولہا معہا حذاؤہا
وسقاؤہا حتی یاتیہا ربہا ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ سے پوچھا لقطہ کو آپ نے فرمایا ایکسال تک
بتا پھر اوسکا سر بندھن اور تھیلی یاد کر رکھ پھر خرچ کر ڈال اگر اوسکا مالک آوے تو اوسکو دیدے وہ شخص بولا یا رسول اللہ گمی ہوئی بکری کا حکم

عرض وہ بولا ایک اور ہی آپ نے فرمایا وہ اپنے خادم کو دی وہ بولا اور ہی آپ نے فرمایا تو جانے **ف** یعنی جو ضروری کام ہو اوس مین صرف کر اگر سب کامون سے فارغ ہو تو خدا کی راہ مین صدقہ دے **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفی بالمرء اثما ان یضیع من یقوت **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا آدمی کو یہہ گناہ بہت ہی کہ اپنی روزی کو ضائع کرے یا جن لوگون کی روزی اسپر ہی اونکو تباہ کرے **ف** جیسے جورو لڑکے بوڑھے مان باپ جنکے پاس روپیہ نہو اس شخص کے پاس روپیہ ہو یا اور کامون مین صرف کرے اونکو نہ دے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یبسط له فی رزقه وینسا فی اثرہ فلیصل رحمه **ترجمہ** انس سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو بھلا معلوم ہو رزق کا زیادہ ہونا اور عمر کا بڑہنا وہ اپنا ناتا ملاوے **ف** یعنی ناتے والی سے سلوک کرے عمر کا بڑہنا ہمارے نزدیک ہی ورنہ اللہ کے علم مین عمر مقرر ہی یا عمر معلق کا بڑہنا مراد ہے یا نام نیک باقی رہنا یہہ بھی عمر کا بڑہنا ہی **عن** عبد الرحمن بن عوف قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ انا الرحمن وهی الرحم شققت لها اسما من اسمی من وصلها وصلته ومن قطعها بتته **ترجمہ** عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ سے فرماتے تھے اللہ جل جلالہ فرماتا ہی میرا نام رحمن ہے اور وہ رحم سے مشتق ہی جسکے معنی ناتے کی بھی ہین تو مین نے ناتے کیواسطے اپنے نام سے ایک نام جدا کیا ہی جو ناتا ملاویگا اوسکو اللہ ملاویگا (اپنی رحمت اور فضل سے) اور جو ناتے کو کاٹ دیگا اوسکو اللہ کاٹ دیگا (اپنی رحمت اور فضل سے) **ف** اس حدیث سے صلہ رحم کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی آدمی کو چاہیے کہ اپنے عزیزون سے محبت کرے اگر وہ کچھ برائی کرین تو معاف کرے اور بھلائی کرے **عن** جبیر بن مطعم یبلغ به النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنة قاطع رحم **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ نے جنت مین نہ جاویگا ناتا توڑنے والا **عن** عبد اللہ بن عمرو قال سفیان ولم یرفعه سلیمان الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورفعه فطر والحسن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الواصل بالمکافی ولکن الواصل هو الذی اذا قطعت رحمه وصلها **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناتا ملانیوالا وہ نہین ہی جو احسان کا بدلا احسان کرے بلکہ وہ ہی جو ناتا ٹوٹا ہوا ملا دیوے **ف** یعنی ایک عزیز نے ہمپر احسان کیا ہم نے بھی اوسکا بدلہ کر دیا یہ بڑی فضیلت کی بات نہین فضیلت یہ ہے کہ اوس نے برائی کی ناتا توڑ ڈالا ہم نے بھلائی کے سمجہا بجہا کر پھر ناتا جوڑ لیا

باب فی الشح

حرص اور بخل کے برائی **عن** عبد اللہ بن عمرو قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایاکم والشح فانما هلک من کان قبلکم بالشح امرهم بالبخل فبخلوا وامرهم بالقطیعة فقطعوا وامرهم بالفجور ففجروا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ نے خطبہ پڑہا تو فرمایا بچو تم بخیلی سے تمھارے پہلے لوگ اسی بخل کے وجہ سے تباہ ہو گئے حرص نے اون کو بخیل کر دیا اور ناتا توڑنے کو کہا انہون نے ناتا توڑ دیا فسق و فجور کا حکم کیا انہون فسق و فجور کیا **ف** شح کے معنی حرص کے ہین یا بخل کے بعضون نے کہا شح بخل سے بھی زیادہ ہی کہ اچھی بات ہے نہ کرے **عن** عبد اللہ بن ابی ملیکة حدثتنی اسماء بنت ابی بکر

[illegible]

کا جاویگا پہر گمی ہوئی بکری اور اونٹ کا حال بیان کیا جیسے اوپر بیان کیا پہر سوال ہوا لقطہ سے آپ نے فرمایا جو لقطہ گذرگاہ ...
گانؤن مین ملے تو بچان تک اوسکو بتا اگر اوسکا مالک آوے اوسکو دیدے نہ آوے تو تیرا ہے اور جو لقطہ اُجاڑ نا آباد مقام مین ملے یا کان ملے تو اسمین
پانچوان حصہ حاکم کو دینا ہوگا باقی سب پانیوالی کا ہے دوسری روایت مین ہے گمی ہوئی بکری کو پکڑ ہے تیسری روایت مین ہے گمی ہوئی بکری یا
تیری ہے یا تیری بہائی کی یا بھیڑیے کی اسلئے لیاوسکو چوتھی روایت مین ہے گمی ہوئی بکری کو پکڑ لے اور رکہہ چھوڑ جبتک اُسکا مالک آوے
اگر مالک نہ آوے اور بکری مرنے لگے تو اوسکو ذبح کر ڈالی پہر مالک سے کہدیوے اگر وہ آوے) عن ابی سعید ان علی بن ابی طالب وجد دینارا
فاتی بہ فاطمۃ فسألت عنہ رسول اللہ صلعم فقال ھو رزق اللہ عزوجل فاکل منہ رسول اللہ صلعم واکل علی وفاطمۃ فلما کان
بعد ذلک اتتہ امرأۃ تنشد الدینار فقال رسول اللہ صلعم یا علی اد الدینار ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے اُنہون نے ایک دینار
پڑا ہوا پایا اوسکو حضرت سیدہ فاطمہ زہرا پاس لیکر آئی اُنہون نے رسول اللہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ اللہ کا دیا ہوا رزق ہے پہر اوسکو صرف
کرکے رسول اللہ نے کہایا اور علی اور فاطمہ نے بعد اوسکے ایک عورت آئی دینار ڈہونڈہتی ہوئی رسول اللہ نے حضرت علی سے فرمایا یا علی ادا کر
دینار کو ف چون کہ ایک دینار قلیل تہا اسواسطے آنحضرت صلعم نے بتانیکا حکم نہ دیا دوسری یہ کہ خیال تہا اگر مالک آویگا تو اپنے پاس سے دیدینگے
عن علی انہ التقط دینارا فاشتری بہ دقیقا فعرفہ صاحب الدقیق فرد علیہ الدینار فاخذہ علی فقطع منہ قیراطین
فاشتری بہ لحما ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے اُنہون نے ایک دینار پڑا ہوا پایا اوسکا آٹا خریدا آٹے والے نے اوسکو پہچان کر رکہ جناب رسالتمآب
کے داماد ہین) دینار واپس کر دیا علی نے اُس مین سے دو قیراط کاٹ کر اون کا گوشت خریدا (قیراط دینار کا بیسوان حصہ ہے) عن سہل بن سعد
اخبرہ ان علی بن ابی طالب دخل علی فاطمۃ وحسن وحسین یبکیان فقال ما یبکیہما قالت الجوع فخرج علی فوجد دینارا بالسوق فجاء
الی فاطمۃ فاخبرھا فقالت اذھب الی فلان الیہودی فخذ لنا دقیقا فجاء الیہودی فاشتری بہ دقیقا فقال الیہودی انت ختن
ھذا الذی یزعم انہ رسول اللہ قال نعم قال فخذ دینارک ولک الدقیق فخرج علی حتی جاء بہ فاطمۃ فاخبرھا فقالت
اذھب الی فلان الجزار فخذ لنا بدرھم لحما فذھب فرھن الدینار بدرھم لحم فجاء بہ فعجنت ونصبت وخبزت وارسلت الی ابیھا
فجاءھم فقالت یا رسول اللہ اذکر لک فان رأیتہ لنا حلالا اکلناہ واکلت معنا من شأنہ کذا وکذا فقال کلوا باسم اللہ فاکلوا
فبینما ھم مکانھم اذا غلام ینشد اللہ والاسلام الدینار فامر رسول اللہ صلعم فدعی لہ فسالہ فقال سقط منی فی السوق
فقال النبی صلعم یا علی اذھب الی الجزار فقل لہ ان رسول اللہ صلعم یقول لک ارسل الی بالدینار ودرھمک علی فارسل بہ فدفعہ
رسول اللہ صلعم الیہ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے حضرت علی تشریف لائے جناب فاطمہ زہرا پاس تو دیکہا حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین
علیہما السلام رو رہے ہین علی نے پوچہا کیون روتے ہین حضرت فاطمہ نے فرمایا بہوک سے روتے ہین ف سبحان اللہ آنحضرت کی اپنی عزیز
بیٹی تکلیف کہ صغر سن ... انواع کی تکالیف مین مبتلا ہین اور کس کس صدمات سے شہادت
... تہا اور یہہ امر دلیل ہے اونکے کمال تقرب اور علو شان کی جسقدر آدمی خدا کا زیادہ محبوب ہوتا ہے اسی قدر

کیا کرین آپ نے فرمایا اوسکو پکڑ لی کیونکہ وہ یا تیری حصہ کی ہی یا تیری بہائی کی یا بہیڑیی کی (یعنی اگر اوسکو چہوڑ دیگا تو احتمال ہی کہ بہیڑیا کہا لی تو پکڑ لینا بہتر ہے) وہ بولا یا رسول اللہ اگر اونٹ بہولا بہٹکا ملی آپ غصے ہوئی یہانتک کہ رخسار آپ کے سرخ ہو گئی یا چہرہ سرخ ہو گیا پھر آپ نے فرمایا اونٹ سی تجھی کیا غرض وہ اپنا موزہ اور مشکیزہ ساتھہ رکھتا ہی جبتک اوسکا مالک آوی دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے پانی پیتا ہی درخت کہاتا ہی **ف** موزی سی مراد اوسکا پانون اور مشکیزہ اوسکا پیٹ ہی کئی دنکا پانی پیٹ مین بہر لیتا ہی روز پانی پینی کی بہی ضرورت نہین رکہتا نہ بہیڑی کا خوف ہی پہر پکڑنا کیا ضرور ہی

عن زید بن خالد الجهنی ان رسول اللہ صلعم سئل عن اللقطة فقال عرفها سنة فان جاء باغیها فادها الیه والا فاعرف عفاصها ووکاءها ثم کلها فان جاء باغیها فادها الیه **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سی روایت ہی رسول اللہ صلعم سی سوال ہوا لقطہ کا آپ نی فرمایا ایکسال تک بتا اگر اوسکا ڈہونڈہنے والا آوی تو دیدے اور نہین تو اوسکا ظرف اور سربندہن پہچان رکہہ پہر اوسکو صرف کر ڈال جب اوسکا مالک آوی تو اوا کر **ف** یعنی بعد مدت کی بہی مالک آویگا تو اوا کرنا ضرور پڑیگا

عن زید بن خالد الجهنی انه قال سئل رسول اللہ صلعم فذکر نحو حدیث ربیعة قال سئل عن اللقطة فقال تعرفها حولا فان جاء صاحبها دفعتها الیه والا عرفت وکاءها وعفاصها ثم اقبضها فی مالک فان جاء صاحبها فادفعها الیه **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سی روایت ہی سوال ہوا رسول اللہ صلعم سی پہر بیان کیا اوسی طرح یعنی ایکسال تک بتا اگر مالک آجاوی تو اوسکو دیدی نہین تو اوسکا سربندہن اور ظرف پہچان رکہہ پہر اپنی مال مین اوسکو شامل کر لے اگر مالک آوی تو اوسکو دیدی دوسری روایت مین ہی اگر اوسکا مالک آوی اور تہیلے اور شمار بتلاوی تو اوسکو دیدی ابو داؤد نی کہا یہ زیادتی حماد بن سلمہ نے کی ہی اور یہ زیادتی محفوظ نہین ہے یعنی اگر اوسکا مالک آوی اور تہیلی اور شمار بتلاوی تو اوسکو دیدی بلکہ عقبہ بن سوید اور عمر بن الخطاب کے حدیث مین اتنا ہی ہی کہ عرفها سنة یعنی ایکسال تک اوسکو بتلایا کر

عن عیاض بن حمار قال قال رسول اللہ صلعم من وجد لقطة فلیشهد ذا عدل او ذوی عدل ولا یکتم ولا یغیب فان وجد صاحبها فلیردها علیه والا فهو مال اللہ عز وجل یؤتیه من یشاء **ترجمہ** عیاض بن حمار سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نی فرمایا جو شخص لقطہ پاوی تو ایک معتبر آدمی یا دو معتبر آدمیونکو گواہ کر دیوی اور نہ چہپاوے اور نہ غائب کری اگر اوسکے مالک کو پاوی تو اوسکی حوالے کر دی نہین تو وہ مال اللہ کا ہی جسکو چاہا اپنی بندون مین سی دیا **ف** گواہ کر دینے کا حکم استحباباً ہی ایسا نہو کہ چند روز مین نیت بد ہو جاوی یا مر جاوی تو وارث منکر ہو جاوین اور چہپا ڈالین جب مالک آوی اوسکو نہ دین

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن رسول اللہ صلعم انه سئل عن الثمر المعلق فقال من اصاب بفیه من ذی حاجة غیر متخذ خبنة فلا شیء علیه ومن خرج بشیء منه فعلیه غرامة مثلیه والعقوبة ومن سرق منه شیئا بعد ان یؤویه الجرین فبلغ ثمن المجن فعلیه القطع وذکر فی ضالة الابل والغنم کما ذکره غیره قال وسئل عن اللقطة فقال ما کان منها فی طریق المیتاء والقریة الجامعة فعرفها سنة فان جاء طالبها فادفعها الیه وان لم یات فهی لک وما کان فی الخراب یعنی ففیها وفی الرکاز الخمس **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلعم سی سوال ہوا جو میوہ درختون پر لٹکتا ہی اوسکا کیا حکم ہی (یعنی اوسکو کہانیکا) آپ نے فرمایا جو شخص کہا لے اور دامن مین چہپا کر لے نہ جاوی تو کچہ قباحت نہین اور جو شخص چہپا کر کچہ لیجاوی تو دو چند جرمانہ دیوی اور سزا الگ ہو گی اور جب میوہ کٹکر کہلیان مین

ام سلمہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے جو شخص احرام باندھے حج یا عمرہ کا [illegible]

ہی مسجد حرام تک یعنی خانہ کعبہ تک اوسکے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخشدیے جاوینگے یا جنت اوسکیواسطے واجب ہو جاویگی۔ یہ شک

راوی کیطرف سے ہے کہ یون کہا گناہ بخشے جاوینگے یا یون کہا جنت اوسکے لیے واجب ہوگی **عن** الحارث بن عمرو السہمی قال اتیت

رسول اللہ وھو بمنی او بعرفات وقد اطاف بہ الناس قال فتجی الاعراب فاذا راوا وجہہ قالوا ھذا وجہ مبارک قال ووقت ذات

عرق لاھل العراق **ترجمہ** حارث بن عمرو سہمی سے روایت ہے میں رسول اللہ پاس آیا اور آپ منا میں تھے یا عرفات میں اور لوگ آپ کے گرد اگرد

تھے عرب لوگ آتے تھے جب آپکا روی مبارک دیکھتے تھے تو کہتے تھے یہ برکت والا منہ ہے اور آپنے ذات عرق میقات کیا اہل عراق کے لیے **باب**

الحائض تھل بالحج حائضہ عورت حج کا احرام باندھ لیوے **عن** عائشۃ قالت نفست اسماء بنت عمیس بمحمد بن ابی بکر

بالشجرۃ فامر رسول اللہ ابا بکر ان تغتسل فتھل **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے اسماء بنت عمیس ابوبکر کی بیوی محمد بن ابی بکر

کو جنین شجرہ میں رسول اللہ نے ابا بکر کو حکم کیا کہ اسماء سے کہو وہ غسل کرے اور احرام باندھے **عن** ابن عباس ان النبی قال الحائض والنفساء

اذا اتتا علی الوقت تغتسلان وتحرمان وتقضیان المناسک کلھا غیر الطواف بالبیت **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت

ہے رسول اللہ نے فرمایا حائضہ اور نفاس والی عورت جب میقات پر آوین تو غسل کریں اور احرام باندھ لیں اور سب ارکان ادا کریں سوا طواف کے

(اور عمرہ میں اتنا دیا وہ کیا یہانتک کہ پاک ہو) **ف** جب حیض یا نفاس سے پاک ہوا وسوقت طواف کر لے اور تاخیر طواف کی سے کچھ حرج نہوگا **باب**

الطیب عند الاحرام احرام کیوقت خوشبو لگانا **عن** عائشۃ قالت کنت اطیب رسول اللہ لاحرامہ قبل ان یحرم ولحلہ

قبل ان یطوف بالبیت **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ کو خوشبو لگایا کرتی جب آپ احرام باندھتے قبل احرام کے اسی طرح بعد

احرام کہولنے کی قبل طواف کے **عن** عائشۃ قالت کانی انظر الی وبیص المسک فی مفرق رسول اللہ وھو محرم **ترجمہ** حضرت عائشہ سے

روایت ہے گویا میں دیکھ رہی ہون چمک خوشبو کی یا مشک کی رسول اللہ کے مانگ میں جب آپ احرام باندھے ہوتے تھے (لیکن وہ خوشبو احرام سے پہلے

لگائی ہوئی تھی) **باب** التلبید بال جمانیکا بیان **عن** عبداللہ قال سمعت النبی یھل ملبدا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے

میں نے سنا رسول اللہ کو لبیک کہتے ہوئے اور آپ سر کے بال جمائے ہوئے تھے **عن** ابن عمر ان النبی لبد راسہ بالعسل **ترجمہ** ابن عمر

سے روایت ہے رسول اللہ نے اپنے بال جمائے عسل سے یا عنسل سے (وہ چیزیں جن سے سر دہوتے ہیں جیسے خطمی گوند وغیرہ تاکہ بال غبار سے محفوظ رہیں

باب الھدی ہدی کا بیان **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھدی عام الحدیبیۃ فی ھدایا رسول اللہ صلعم

جملا کان لابی جہل فی راسہ برۃ فضۃ قال ابن منھال برۃ من ذھب زاد النفیلی یغیظ بذلک المشرکین **ترجمہ** عبداللہ بن

عباس سے روایت ہے رسول اللہ کئی اونٹ ہدی کے لیگئے حدیبیہ کے سال میں اون اونٹون میں ایک اونٹ ابوجہل کا تھا جسکی ناک میں چاندی کا

چھلہ پڑا تھا مشرکون کو جلانے کو لیے **ف** کہ اون کے رئیس کا اونٹ مسلمانون کے قبضے میں ہے **باب** فی ھدی البقر گائے بیل ہدی ہو سکتا ہے

عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ نحر عن آل محمد فی حجۃ الوداع بقرۃ واحدۃ **ترجمہ** ام المومنین

عائشہ سے روایت رسول اللہ نے اپنی آل کیطرف سے حجۃ الوداع میں ایک گائے ذبح کی **ف** آل سے مراد یہاں ازواج ہیں **عن** ابی ھریرۃ ان

[illegible] میں [illegible] ہیات [illegible] ایک دینار بازار میں پڑا ہوا پایا حضرت فاطمہ پاس لیکر
آئے بیان کیا حضرت فاطمہ نے کہا فلانے یہودی پاس جاؤ اور اوس سے آٹا لاؤ علی یہودی کے پاس گئے اور آٹا خریدا یہودی نے کہا تم ہی
داماد ہو اوس شخص کے جو کہتا ہے میں اللہ کا رسول ہوں علی نے کہا ہاں یہودی نے کہا تو اپنا دینار لیلو اور آٹا بھی لیجاؤ علی وہاں سے آٹا لیکر
پھر حضرت فاطمہ پاس آئے اور اون سے یہہ قصہ بیان کیا حضرت فاطمہ نے کہا اب جاؤ قصائی پاس اور ایک درم کا گوشت لیکر آؤ علی گئے
اور دینار کو ایک درم کے بدلے میں اوسکے پاس گرو کر کے گوشت لیکر آئے حضرت فاطمہ نے آٹا گوندھا اور ہانڈی چڑہا کر گوشت پکایا اور روٹی پکائی
پھر اپنے باپ کو بلا بھیجا (یعنی محمد صلعم کو) آپ تشریف لائے فاطمہ نے کہا میں آپ سے سب حال بیان کرتی ہوں اگر آپ حلال سمجھیں تو ہم بھی کہاویں
آپ بھی کہاویں یہہ قصہ ایسا ہے سب بیان کیا آپنے فرمایا کہاؤ واللہ کا نام لیکر یہہ سب کہا رہے تھے اتنے میں ایک لڑکی خدا کی قسم اور دین کی
قسم دیکر پکارا کہ میرا دینار گم ہوگیا ہے آپنے اوسکو بلایا پوچھا کہاں گم گیا ہے وہ بولا بازار میں آپ نے علی سے کہا یا علی قصائی پاس جاؤ اور کہو
رسول اللہ نے دینار منگوایا ہے اور کہا ہے تیرا درم میں دونگا اوس قصائی نے وہ دینار بھیجدیا آپ نے اوس لڑکی کو دیدیا عن جابر بن عبد اللہ
قال رخص لنا رسول اللہ صلعم فی العصا والسوط والحبل واشباهه یلتقطه الرجل ینتفع به ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے
رسول اللہ نے ہمکو اجازت دی کہ اگر لکڑی یا کوڑا یا رسی یا اسکی مثل کوئی چیز پڑی ہوئی پاؤ تو اوس سے فائدہ اوٹھاؤ (کام میں لاؤ) مالک کا انتظار
ضرور نہیں عن ابی هريرة ان النبی صلعم قال ضالة الابل المكتومة غرامتها ومثلها معها ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ نے فرمایا جو شخص گما ہوا اونٹ پاکر اوسکو چھپا دے اور مالک کو پتا نہ بتا دے تو دو چند اوسکا جرمانہ دلو عن عبد الرحمن بن عثمان
التیمی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن لقطة الحاج ترجمہ عبد الرحمن بن عثمان تیمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجیوں کے لقطہ سے منع کیا ابن وہب نے کہا یعنی اسکو چہوڑدے یہانتک کہ اسکا مالک آکر
عن المنذر بن جرير قال كنت مع جرير بالبوازيج فجاء الراعي بالبقر وفيها بقرة ليست منها فقال له جرير ما هذه قال لحقت بالبقر لا ندری لمن هی فقال
جرير اخرجوه سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول لا ياوی الضالة الا ضال ترجمہ منذر بن جریر سے روایت ہے میں جریر کے ساتھ تھا بوازیج میں ایک مقام
کا نام ہے اتنے میں چرواہا گائیں لیکر آیا اون میں ایک اور گائے شریک تھی جو اون میں کی نہ تھی جریر نے کہا یہہ کہاں سے آئی اوسنے کہا معلوم نہیں کسکی ہے گایوں کے ساتھ چلی آئی
جریر نے کہا اسکو نکالو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے گمی ہوئی جانور کو وہ اپنے پاس جگہ دیتا ہے جو خود گمراہ ہو (یعنی اپنے مال میں ملا لیتا ہے) آخر کتاب
الزكوة اول كتاب المناسك شکر خدا کا کتاب زکوۃ تمام ہوئی اور شروع ہوئی کتاب مناسک کی ف یعنی افعال اور ارکان حج کی انجملہ ارکان اسلام کے ایک حج بھی ہے جسکی
فرضیت کلام اللہ اور حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے کوئی اس میں شک نہ کریگا مگر جو گدہا بیوقوف ہو فرضیت حج کی ۵ھ یا ۶ھ ہجری میں ہوئی لیکن آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو شغل سے فرصت نہ پائی یہانتک کہ دسویں سال ہجرت کے حج کیا اوسی کو حجۃ الوداع کہتے ہیں عن ابن عباس ان الاقرع بن حابس سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
یا رسول اللہ الحج فی کل سنة او مرة واحدة قال بل مرة واحدة فمن زاد فهو تطوع ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے اقرع بن حابس نے پوچھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ حج ہر سال میں فرض ہے یا ساری عمر میں ایکبار آپنے فرمایا ایکبار فرض ہے پھر جو زیادہ کرے تو نفل ہے ف جو فرض کا ہے عن ابی واقد اللیثی
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لازواجہ فی حجة الوداع هذه ثم ظهور الحصر ترجمہ ابو واقد لیثی سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے
اپنی بیبیوں سے حجۃ الوداع میں یہی حج ہے پھر گھر میں بیٹھنا ہے باب فی المراة تحج بغیر محرم عورت حج کرے بغیر محرم کے عن ابی هريرة قال قال رسول اللہ

روانہ کری تو جن چیزون سے محرم بچتا ہے پرہیز کرے لیکن محرم نہین ہوتا بغیر نیت احرام کے اور صحیح وہی ہے جو جمہور کا قول ہے **عن** القاسم بن محمد وعن ابراهیم

انہ سمعہ منہما جمیعا لم یحفظ حدیث هذا من حدیث هذا ولا حدیث هذا من حدیث هذا قالا قالت ام المؤمنین بعث رسول

الله صلی الله علیه وسلم بالهدی فانا فتلت قلائدها بیدی من عهن کان عندنا ثم اصبح فینا حلالا یاتی ما یاتی الرجل من اهله **ترجمہ** قاسم بن محمد اور

ابراہیم سے سنا ابن عون نے مگر اونکو یاد نہ رہا کہ قاسم بن محمد کی روایت کونسی ہے اور ابراہیم کی کونسی ہے ان دونون نے کہا کہ حضرت ام المومنین عائشہ

صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کے جانور روانہ کیے مین نے اونکی قلادے بٹ کر دیے روئی سے جو ہمارے پاس موجود تہی پہر صبح کو آپ حلال اوٹھے

وہ کام کرکے جو حلال اپنے بی بی سے کرتا ہے **ف** یعنی صحبت کرتے رہے مطلب یہ ہے کہ ہدی کے روانہ کرنے سے آپ محرم نہین ہوے جیسا کہ بعضون کا خیال

ہے **باب** فی رکوب البدن ہدی کے جانور پر سوار ہونیکا بیان **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رای رجلا یسوق بدنة فقال

ارکبها قال انها بدنة قال ارکبها ویلک فی الثانیة او فی الثالثة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو ہدی کا

اونٹ ہانکے جاتا تہا آپ نے فرمایا سوار ہوجا وہ بولا ہدی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا سوار ہوجا افسوس ہے تجہپر آپ نے دوسری بار یا تیسری بار میں یہ فرمایا

ف زجر و توبیخ کی راہ سے کہ آپ اجازت سواری دیتے ہین اور یہ بھی جان گیے کہ ہدی ہے پہر بار بار عذر کیا ضرور ہے جو حکم ہوا اوسکی تعمیل واجب ہے اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ ہدی کے جانور پر سواری درست ہے اور شافعی نے کہا حاجت کیوقت سوار ہوا اور امام احمد کے نزدیک جب چاہے سوار ہو خواہ حاجت ہو یا

نہو اور ابوحنیفہ نے کہا نہ سوار ہو مگر ضرورت کیوقت اور بعضون نے کہا واجب ہے سوار ہونا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا سوار ہونیکا دوسرے یہ کہ سوار ہونے مین

مخالفت ہے جاہلیت کے زمانے کے وہ لوگ ایسے جانورون کو اونکے درجے سے زیادہ قدر اور منزلت کرتے تہے **عن** ابی الزبیر قال سالت جابر بن

عبد الله عن رکوب الهدی فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ارکبها بالمعروف اذا الجئت الیها حتی تجد ظهرا **ترجمہ** ابو الزبیر

سے روایت ہے مین نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے پوچہا ہدی پر سوار ہونا کیسا ہے اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے سوار ہو جا

اسپر دستور کے موافق **ف** یعنی زیادہ مت ستا کہ وہ تہک جاوے اور اوسکو تکلیف ہو **ت** جب تو لاچار ہو یہانتک کہ دوسری سواری پاوے

ف یہ روایت موید ہے ابوحنیفہ کے مذہب کی **باب** فی الهدی اذا عطب قبل ان یبلغ ہدی اپنے مقام پر پہونچنے سے پہلے ہلاک ہو جاوے تو کیا

کرے **عن** ناجیة الاسلمی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث معه بهدی فقال ان عطب منها شئ فانحره ثم

اصبغ نعله فی دمه ثم خل بینه وبین الناس **ترجمہ** ناجیہ اسلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اون کے ساتہہ ہدی روانہ کی پہر

فرمایا اگر کوئی ان مین سے مرنے لگے تو اوسکو نحر کر ڈال پہر نعل یا پوش اوس کے اوسکی خون مین رنگ (یعنی جو اوسکے گلے مین ہے اوسکو خون مین رنگ کہ

اوسکی گردن مین چہاپا لگا) پہر چہوڑ دے اوسکو لوگون کیواسطے (یعنی منع نکر فقیر ونکو اوسکی کہانی سے) **ف** مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اس

حدیث کو ناجیہ خزاعی سے روایت کیا اور ابو داؤد اور دارمی نے ناجیہ اسلمی سے اور ظاہر یہ ہے کہ فرق نسبت مین ہے اور درحقیقت ناجیہ اسلمی اور

خزاعی ایک ہی شخص ہین ایسا ہی کہا شیخ نے حاشیہ مشکوۃ مین مگر یہ دیکہو ہے ناجیہ اسلمی ناجیہ بن جندب بن عمیر بن یعمر اسلمی ہین اور ناجیہ خزاعی

ناجیہ بن جندب بن کعب یا بن کعب بن جندب ہین اور دو نو صحابی ہین ابن حجر نے کہا جس شخص نے ان دو نو نکو ایک کر دیا اوسنے وہم

کیا واللہ اعلم **عن** ابن عباس قال بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم فلانا الاسلمی وبعث معه بثمان عشرة بدنة فقال ارأیت

[illegible]

... تمرہ نیا تہا ایک گائی ذبح کی سبب کے طرف سے **باب فی الاشعار** اشعار کا بیان **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم صلی الظہر بذی الحلیفة ثم دعا ببدنة فاشعرها من صفحة سنامها الایمن ثم سلت الدم عنها و قلدها بنعلین
ثم اتی براحلته فلما قعد علیها واستوت به علی البیداء اهل بالحج **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ نے ظہر
کی نماز ذو الحلیفہ مین پڑہی پھر ایک اونٹ منگایا اوسکا اشعار کیا (یعنی داہنی طرف کوہان سے چیر دیا) پہر خون دبا کر نکال لیا اور دو جوتیان
اوسکی گلی مین لٹکا دین پہر اپنے اونٹ پر سوار ہوئے اور بیدا پر پہونچکر لبیک پکارا حج کا **ف** اشعار کا انکار کسی سے منقول نہین سوا ابو حنیفہ
کی وہ کہتے ہین یہ مثلہ ہے حالانکہ یہ صحیح نہین مثلہ کہتے ہین ناک کان کاٹنے کو یہ تو مثل فصد یا حجامت کی ہے اور حدیث صحیح سے ثابت ہے **عن**
المسور بن مخرمة و مروان انهما قالا خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم عام الحدیبیة فلما کان بذی الحلیفة قلد الهدی واشعره
واحرم **ترجمہ** مسور بن مخرمہ اور مروان سے روایت ہے اون دونون نے کہا رسول اللہ حدیبیہ کے سال نکلے جب ذو الحلیفہ مین پہونچے تو تقلید کی
ہدی کی (اوسکی گلی مین کچہ لٹکایا) اور اشعار کیا ہدی کا پھر احرام باندہا **ف** ہدی اس جانور کو کہتے ہین جو مکہ مین بہیجا جاوے ذبح کرنے کے واسطے **عن**
عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اهدی غنما مقلدة **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ نے بہیجے بکریان تقلید
کر کے ہدی مین **باب** تبدیل الهدی ہدی کا بدل ڈالنا **عن** عبد الله قال اهدی عمر بن الخطاب بختیا فاعطی بها ثلثمائة دینار
فاتی النبی صلعم فقال یا رسول الله انی اهدیت بختیا فاعطیت بها ثلثمائة دینار افابیعها واشتری بثمنها بدنا قال لا
انحرها ایاها **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے ایک بختی اونٹ (یعنی عجمی خراسانی جو نہایت قوی تر ہوتا ہے) ہدی
کیا پہر تین سو دینار اوسکی قیمت آئے اونہون نے رسول اللہ سے بیان کیا اور کہا اگر آپ اجازت دیجیے تو اوسکو بیچکر ایک اور اونٹ ہدی کے واسطے
لیلون آپ نے فرمایا نہین اسیکو نحر کر **ف** ابو داؤد نے کہا اسواسطے کہ حضرت عمر اوسکا اشعار کر چکے تھے اگر اشعار اور تقلید نکیے ہو تو بدل
ڈالنا درست ہے **باب** من بعث بهدیه واقام جو شخص اپنے ہدی بہیجدیوے اور آپ ٹھہرا رہے **عن** عائشة قالت فتلت قلائد
بدن رسول الله صلی الله علیه وسلم بیدی ثم اشعرها وقلدها ثم بعث بها الی البیت واقام بالمدینة فما حرم علیه شیء کان له حلالا
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ کے اونٹون کے قلائد بٹے (قلائد قلادہ کی جمع جو ہدی کے گلے مین ڈالا جاتا ہے) پہر آپ نے اونکا
اشعار کیا اور وہ قلادے اونکے گلون مین لٹکائے پھر اونکو بہیجدیا بیت اللہ کی طرف اور آپ مدینے مین رہے اور کوئی شی جو حلال تھی آپ پر حرام نہین ہوئی **ف** اسلیے
کہ جب ہدی کے ساتھ خود بھی جاوے اوسوقت محرم ہوتا ہے **عن** عروة و عمرة بنت عبد الرحمن ان عائشة قالت کان رسول الله صلی
الله علیه وسلم یهدی من المدینة فافتل قلائد هدیه ثم لا یجتنب شیئا مما یجتنب المحرم **ترجمہ** عروہ اور عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت
ہے رسول اللہ مدینے سے ہدی کے جانور روانہ کرتے مین اونکے قلادے بٹ دیا کرتی پہر آپ اون چیزون سے پرہیز نہ کرتے جن سے محرم پرہیز کرتا ہے **ف** نووی
نے کہا اسمین دلیل ہے کہ ہدی بہیجنا حرم کو مستحب ہے اگرچہ خود نجاوے اور دوسرے کے ساتھ بہیجدے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص ہدی بہیجے وہ محرم نہین
ہوتا اور یہی ہمارا مذہب ہے اور جمہور علما کا یہی قول ہے مگر ایک روایت ابن عباس اور ابن عمر اور عطا اور سعید بن جبیر سے آئی ہے کہ جب ہدی

پارہ گیارہوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عن علیؓ قال لما نحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدنتہ فنحر ثلاثین بیدہ وامرنی فنحرت سائرھا ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کیا اپنے اونٹون کو تیس کو اپنے ہاتھ سے پھر مجکو حکم کیا مین نے جس قدر باقی تہے اون کو نحر کیا ف اونٹ کو نحر کرنا افضل ہے اور گائے بکری کو ذبح کرنا نحر کی کیفیت آگے آتی ہے عن عبد اللہ بن

قرط عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اعظم الایام عند اللہ تبارک وتعالی یوم النحر ثم یوم القر وھو الیوم الثانی قال وقرب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدنات خمس او ست فطفقن یزدلفن الیہ بایتھن یبدأ فلما وجبت جنوبھا قال فتکلم بکلمۃ خفیفۃ لم افھمھا فقلت ما قال قال من شاء اقتطع ترجمہ عبد اللہ بن قرط سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب دنون سے بڑا اللہ کے نزدیک یوم النحر ہے (دسوین تاریخ ذی حجہ کی) پھر یوم القر یعنی اسکے بعد کا دن (گیارہوین تاریخ قر اسواسطے اسدن کا نام ہوا کہ اوسدن لوگ منا مین قرار و آرام کرتے ہین) راوی نے کہا کہ اوسدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانچ یا چھہ اونٹ لائے گئی (نحر کیواسطے) ہر ایک اون مین سے آپ کے نزدیک ہوتا جاتا تہا تاکہ پہلے اوسکو ذبح کرین (یہ آپ کا معجزہ تہا کہ جانور بھی خوشی سے اللہ کی راہ مین اپنے تئین نثار کرنا چاہتے تہے) جب وہ نحر کیے گئے اور گر پڑے اپنے کروٹون پر اوسوقت آپ نے آہستہ کچھ فرمایا مین نہ سمجھا پوچھا تو معلوم ہوا آپ نے فرمایا جو چاہے اسمین سے گوشت کاٹ کر لیجاوے

عن غرفۃ بن الحارث الکندی قال شھدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع واتی بالبدن فقال ادعوا لی اباحسن فدعی لہ علی رضی اللہ عنہ فقال لہ خذ باسفل الحربۃ واخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باعلاھا ثم طعنا بھا فی البدن فلما فرغ رکب بغلتہ واردف علیا رضؓ ترجمہ غرفہ بن الحارث کندی سے روایت ہے مین موجود تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ حجۃ الوداع مین اونٹ لائے گئے آپ نے فرمایا بلاؤ ابو الحسن کو (یہ کنیت ہے حضرت علیؓ کی) تو علی بلائے گئے آپ نے اون سے کہا تم برچھے کا نیچے کا کونہ پکڑو اور آپ نے اوپر کا کونہ پکڑا پھر نحر کیا اونٹون کو جب فارغ ہوئے تو خچر پر سوار ہوئے اور علیؓ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا

باب کیف تنحر البدن نحر کرنیکا طریقہ

عن عبد الرحمن بن سابط ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ کانوا ینحرون البدنۃ معقولۃ الیسری قائمۃ علی ما بقی من قوائمھا ترجمہ عبد الرحمن بن سابط سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اونٹ کا بایان پانون باندھکر کھڑا کرکے اوسکو نحر کرتے تہے

عن زیاد بن جبیر قال کنت مع ابن عمر بمنی فمر برجل وھو ینحر بدنتہ وھی بارکۃ فقال ابعثھا قیاما مقیدۃ سنۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ زیاد بن جبیر سے روایت ہے مین عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھہ تہا منا مین ایک شخص نے اپنے اونٹ کو بٹھا کر نحر کرنا چاہا انہون نے کہا کہ کھڑا کرکے (بایان پانون) باندھ کر نحر کر یہ سنت ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

ان ازحف علی نہا شی قال تنحرہا ثم تصبغ نعلہا فی دمہا ثم اضرب بہا علی صفحتہا ولا تاکل منہا انت ولا احد من اصحابک

وقال من اہل رفقتک وقال فی حدیث عبد الوارث اجعلہ صفحتہا مکان اضرب بہا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے کسی اسلمی کو بہیجا اٹہارہ اونٹ ہدی کے دیکر وہ بولا یارسول اللہ اگر ان میں سے کوئی سقط ہو جاوے (یعنی چلنے سے عاجز ہو کر گر جاوے) آپ نے فرمایا اوس کو نحر کر دینا پھر اوسکی جوتی اوسکی خون میں رنگ کر گردن پر چہاپا ماردی اور تو خود اوس میں سے نہ کہانا نہ تیری ساتہیوں اور رفیقون مین سے کوئی کہاوے **ف** تاکہ اتہام نہ ہو کہ ہدی کہانیکی نیت سے اوسکو نحر کر ڈالا واللہ اعلم - تمام ہوا پارہ دسواں اللہ کے فضل اور احسان سے اور اب شروع ہوا ہی پارہ گیارہواں اوسی کی عنایت پر بہروسا کر کے اللہ اوسکو بہی تمام کرنا نصیب فرماوے اور حدیث شریف کی خدمت مین خاتمہ بخیر کرے

تم الجزء العاشر ويتلوه الجزء الحادي عشر

فہرست سنن ابی داود

عند المسجد يعني مسجد ذي الحليفة ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے کہا یہ مقام بیدا جس کی نسبت
جھوٹ باندھتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ آپ نے یہاں اہلال کیا حالانکہ آپ نے نہیں اہلال کیا مگر ذوالحلیفہ کی مسجد

عن عبيد بن جريج انه قال لعبد الله بن عمر يا ابا عبد الرحمن رايتك تصنع اربعا لم ار احدا من اصحابك
يصنعها قال وما هن يا ابن جريج قال رايتك لا تمس من الاركان الا اليمانيين ورايتك تلبس النعال السبتية
ورايتك تصبغ بالصفرة ورايتك اذا كنت بمكة اهل الناس اذا راوا الهلال ولم تهل انت حتى كان يوم التروية
فقال عبد الله بن عمر اما الاركان فاني لم ار رسول الله صلى الله عليه وسلم يمس الا اليمانيين واما النعال
السبتية فاني رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبس النعال التي ليس فيها شعر ويتوضا فيها
فانا احب ان البسها واما الصفرة فاني رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصبغ بها واما الاهلال
فاني لم ار رسول الله صلى الله عليه وسلم يهل حتى تنبعث به راحلته ترجمہ عبید بن جریج سے روایت
ہے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر سے اے ابا عبدالرحمن میں نے تم کو چار باتیں ایسی کرتے ہوئے دیکھیں جو تمہارے ساتھیوں
میں سے کوئی نہیں کرتا عبداللہ بن عمر نے کہا کون سی باتیں بتاؤ اے ابن جریج انہوں نے کہا میں نے دیکھا تم کو نہیں چھوتے
ہو تم طواف میں مگر رکن یمانی اور حجر اسود کو اور میں نے دیکھا تم کو کہ پہنتے ہو تم جوتیاں ایسے چمڑے کی جس میں بال نہیں
رہتے اور میں نے دیکھا تم کو خضاب کرتے ہو زرد اور میں نے دیکھا تم کو جب تم مکہ میں ہوتے ہو تو لوگ چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے
ہیں اور تم نہیں باندھتے مگر آٹھویں تاریخ کو عبداللہ بن عمر نے جواب دیا ارکان کا حال یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو کسی رکن کو چھوتے نہیں دیکھا سوا حجر اسود اور رکن یمانی کے اور جوتیوں کا حال یہ ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
ایسے چمڑے کی جوتیاں پہنے دیکھا جس میں بال نہیں رہتے آپ وضو کرتے تھے ان کو پہن کر تو میں بھی ان کو پہننا پسند کرتا ہوں اور
زرد رنگ کا یہ حال ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زرد رنگ کا خضاب کرتے ہوئے دیکھا تو میں بھی اس کو پسند کرتا ہوں
اور احرام کا حال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک نہیں پکارتے تھے یہاں تک کہ اونٹ آپ کا سیدھا کھڑا ہو جاتا چلنے کے
واسطے ف اور یہ امر آٹھویں تاریخ کو ہوتا ہے اسی واسطے میں آٹھویں تاریخ احرام باندھتا ہوں

عن انس قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر بالمدينة اربعا وصلى العصر بذي الحليفة ركعتين ثم بات بذي الحليفة حتى
اصبح فلما ركب راحلته واستوت به اهل ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے میں ظہر کی
چار رکعتیں پڑھیں پھر ذوالحلیفہ میں جا کر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر رات کو وہیں رہے جب صبح ہوئی تو اپنے اونٹ پر سوار ہوئے
اور سیدھے ہوتے وقت اہلال کیا یعنی لبیک پکار کر کہا

عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى الظهر ثم ركب
راحلته فلما علا على جبل البيداء اهل ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر پڑھی پھر
اپنے اونٹ پر سوار ہوئے جب بیدا کی پہاڑی پر چڑھے تو اہلال کیا

عن عائشة بنت سعد بن ابي وقاص قالت قال سعد

عن علی قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی بدنہ واقسم جلودھا وجلالھا وامرنی ان
لا اعطی الجزار منھا شیئا قال ونحن نعطیہ من عندنا **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حکم کیا اونٹون پاس جانیکا (جب وہ نحر ہوتی تھی) اور حکم کیا اونکی جھولون اور کھالون کے بانٹ دینے کا اور حکم کیا قصاب
کی مزدوری اوس مین سے نہ دینے کا۔ کہا علی نے بلکہ مزدوری قصاب کے ہم اپنے پاس سے دیا کرتی تھی **باب** فی وقت الاحرام **عن**
سعید بن جبیر قال قلت لعبد اللہ بن عباس یا ابا العباس عجبت لاختلاف اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی اھلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین اوجب فقال انی لاعلم الناس بذلک انھا انما کانت من رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم حجۃ واحدۃ فمن ھناک اختلفوا خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجا فلما صلی فی مسجدہ بذی
الحلیفۃ رکعتیہ اوجب فی مجلسہ فاھل بالحج حین فرغ من رکعتیہ فسمع ذلک منہ اقوام فحفظتہ عنہ
ثم رکب فلما استقلت بہ ناقتہ اھل وادرک ذلک منہ اقوام وذلک ان الناس انما کانوا یاتون ارسالا
فسمعوہ حین استقلت بہ ناقتہ یھل فقالوا انما اھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین استقلت بہ ناقتہ
ثم مضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما علا علی شرف البیداء اھل وادرک ذلک منہ اقوام فقالوا انما
اھل حین علا علی شرف البیداء وایم اللہ لقد اوجب فی مصلاہ واھل حین استقلت بہ ناقتہ واھل حین
علا علی شرف البیداء قال سعید فمن اخذ بقول عبد اللہ بن عباس اھل فی مصلاہ اذا فرغ من رکعتیہ
ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے مین نے ابن عباس سے کہا مجھے تعجب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اختلاف
کیا آپ کے احرام باندھنے مین کہ کب آپ نے احرام باندھا **ف** احرام باندھنے سے مراد اہلال ہے یعنی لبیک پکار کر بولنا اوسی وقت
سے آدمی محرم ہو جاتا ہے **ت** ابن عباس نے کہا مین اسبات کو سب سے زیادہ جانتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی
حج کیا ہے (مدینے مین آنے کے بعد جسکو حجۃ الوداع کہتے ہین) اسی وجہ سے لوگون نے اختلاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کی
نیت کر کے مدینے سے نکلے جب ذوالحلیفہ کے مسجد مین دو رکعتین احرام کی پڑہ چکے وہین اہلال کیا دو رکعتین پڑہنے کے بعد بعض
لوگون نے اسکو سنا اور مین نے اسکو یاد رکھا جب آپ سوار ہوئے اور اونٹ آپکا سیدھا ہوا تو پھر آپ نے اہلال کیا (لبیک کہا پکار کر) بعضے
لوگون نے اسوقت سنا کیونکہ لوگ جدا جدا ایک ایک گروہ آتی جاتی تھے تو اون لوگون نے اوسی وقت سنا اور یہی سمجھے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسی وقت اہلال کیا جب اونٹ آپکا سیدھا ہوا پھر آپ چلے جب بیدا (ایک اونچا مقام ہے ذوالحلیفہ سے
آگے) پر چڑہے تو پھر اہلال کیا بعض لوگون نے اسکو سنا وہ یہی سمجھے کہ آپ نے اہلال کیا بیدا کی بلندی پر قسم اللہ کے حالانکہ آپ نے
اہلال کیا جہان نماز پڑہی تھی پھر آپ نے اہلال کیا اونٹ سیدھے ہوتی وقت پھر اہلال کیا بیدا کی بلندی پر پس جس شخص نے
ابن عباس کے قول کو لیا اوس نے اہلال کیا جہان نماز پڑہی دو رکعتون سے فارغ ہو کر **عن** عبد اللہ بن عمر انہ قال بیداؤکم
ھذہ التی تکذبون علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھا ما اھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا من

آپ نے فرمایا عمرہ چہوڑدی اور سر کہول ڈال کنگہی کر۔ اور حج کا احرام باندہ لے اور جو کام مسلمان کرین تو بہی کرتی جا رسول اللہ ... کے) پہر جسدن طواف الزیارۃ کی رات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عبد الرحمن کو وہ حضرت عائشہؓ (اپنی بہن) کو تنعیم مین لیگئے (تنعیم ایک مقام ہی خارج حرم سے مکی سے تین کوس کے فاصلے پر اب وہین سے عمرے کا احرام باندہتے ہین) انہون نے عمرے کا احرام باندہا اور طواف کیا خانہ کعبہ کا اللہ نے انکا حج اور عمرہ دونون پورا کیا ہشام نے کہا ان دونو کامون مین کوئی ہدی نہ دی حماد بن سلمہ کی روایت مین ہی کہ بطحا کی رات مین حضرت عائشہ حیض سے پاک ہوئین (بطحا کی رات یعنی منا مین منی کی رات

عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حجۃ الوداع فمنا من اھل بعمرۃ ومنا من اھل بحج وعمرۃ ومنا من اھل بالحج واھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج فاما من اھل بالحج او جمع الحج والعمرۃ فلم یحلوا حتی کان یوم النحر **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہی کہ ہم نکلے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے سال تو ہم مین سے بعض لوگون نے احرام باندہا عمرہ کا اور بعضون نے حج اور عمرہ دونو کا اور بعضون نے صرف حج کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندہا سو جسنے عمرہ کا احرام باندہا تہا اوسنے عمرہ کرکے احرام کہولڈالا اور جسنے حج اور عمرہ دونو کا احرام باندہا یا صرف حج کا اوسنے احرام نہ کہولا دسوین تاریخ تک **ف** حج کے مہینون مین میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندہ کر جانا پہر ایام حج مین مکہ سے احرام حج کا باندہ لینا اسکو تمتع کہتے ہین کیونکہ اسمین آدمی فائدہ اوٹہا سکتا ہی عمرہ کا احرام کہولکر اور میقات سے حج اور عمرہ دونو کا احرام ساتہہ باندہنا اسکو قران کہتے ہین۔ اسمین آدمی عمرہ کرکے احرام باندہے ہوئے مکہ مین بیٹہا رہتا ہی حج کرکے احرام کہولتا ہی اور میقات سے صرف حج کا احرام باندہنا اسکو افراد کہتے ہین

عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع فاھللنا بعمرۃ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان معہ ھدی فلیھلل بالحج مع العمرۃ ثم لا یحل حتی یحل منہما جمیعا فقدمت مکۃ وانا حائض ولم اطف بالبیت ولا بین الصفا والمروۃ فشکوت ذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انقضی راسک وامتشطی واھلی بالحج ودعی العمرۃ قالت ففعلت فلما قضینا الحج ارسلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع عبد الرحمن بن ابی بکر الی التنعیم فاعتمرت فقال ھذہ مکان عمرتک قالت فطاف الذین اھلوا بالعمرۃ بالبیت وبین الصفا والمروۃ ثم حلوا ثم طافوا طوافا اخر بعد ان رجعوا من منی لحجھم واما الذین کانوا جمعوا الحج والعمرۃ فانما طافوا طوافا واحدا **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہی ہم نکلے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے سال مین تو احرام باندہا ہمنے عمرہ کا پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے ساتھ ہدی ہو تو وہ احرام حج کا اور عمرہ کا ساتہہ باندہے پہر احرام نہ کہولے یہانتک کہ دونون سے فارغ ہو حضرت عائشہ نے کہا کہ مین آئی مکہ مین حیض کیحالت مین تو مینے نہ طواف کیا نہ سعی کے صفا مروہ کی اور شکایت کی مینے اسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا اپنا سر کہول ڈال اور کنگہی کر اور عمرہ چہوڑدے اور حج کا احرام باندہ لے مینے ویسا ہی کیا جب ہم حج کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو عبد الرحمن

النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اخذ طریق الفرع اهل اذا استقلت به راحلته واذا اخذ طریق احد اهل اذا اشرف علی جبل البیداء ترجمہ عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ سعد نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فرع کے رستے سے مکہ کو جاتی (فرع ایک مقام کا نام ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے) تو اہلال کرتی جب اونٹ سیدھا ہوتا اور جب احد کے راستے سے جاتی تو اہلال کرتے بیدا کی پہاڑی پر چڑہ کر

باب الاشتراط فی الحج حج میں شرط لگانیکا بیان

عن ابن عباس ان ضباعة بنت الزبیر بن عبد المطلب اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی ارید الحج اشترط قال نعم قالت فکیف اقول قال قولی لبیک اللهم لبیک ومحلی من الارض حیث تحبسنی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ ضباعہ بنت زبیر آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا یا رسول اللہ میں چاہتی ہون حج کرنا لیکن شرط کرسکتی ہون آپ نے فرمایا ہان وہ بولی پھر کیون کر کہون آپ نے فرمایا کہہ لبیک اللهم لبیک اور میری جگہ احرام کہولنے کی وہی ہے جہان تو مجھے روک دیوے ف اکثر علما کا عمل اس حدیث پر ہے

باب افراد الحج حج مفرد کا بیان

عن عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افرد الحج ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا یعنی صرف حج کی نیت کیے قران اور تمتع نہین کیا

عن عائشة انها قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موافین لهلال ذی الحجة فلما کان بذی الحلیفة قال من شاء ان یهل بعمرة فلیهل بعمرة قال موسی فی حدیث وهیب فانی لولا انی اهدیت لاهللت بعمرة وقال فی حدیث حماد بن سلمة واما انا فاهل بالحج فان معی الهدی ثم اتفقوا فکنت فیمن اهل بعمرة فلما کان فی بعض الطریق حضت فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقال ما یبکیک قلت وددت انی لم اکن خرجت العام قال ارفضی عمرتک وانقضی راسک وامتشطی قال موسی واهلی بالحج وقال سلیمان واصنعی ما یصنع المسلمون فی حجهم فلما کان لیلة الصدر امر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن فذهب بها الی التنعیم زاد موسی فاهلت بعمرة مکان عمرتها وطافت بالبیت فقضی اللہ عمرتها وحجها قال هشام ولم یکن فی شیء من ذلک هدی زاد موسی فی حدیث حماد بن سلمة فلما کانت لیلة البطحاء طهرت عائشة ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب چاند ذوالحجہ کا آن پہونچا تھا جب آپ ذوالحلیفہ میں پہونچے فرمایا جو شخص چاہے احرام باندہے حج کا وہ حج کو پکارے یعنی لبیک بحجة کہے اور جو چاہے عمرہ کا احرام باندہنا وہ عمرہ کو پکارے یعنی لبیک بعمرة کہے ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا اگر میں ہدی نہ رکھتا ہوتا تو عمرہ ہی کا اہلال کرتا (جب ہدی ساتھ ہو تو احرام نہین کہول سکتا بغیر حج سے فارغ ہوئے) دوسرے روایت میں ہے آپ نے یون فرمایا لیکن میں تو حج کا اہلال کرونگا کیونکہ میرے ساتھ ہدی ہے۔ حضرت عائشہ نے کہا میں ان لوگون میں تھی جنھون نے (میقات سے) عمرہ کا احرام باندہا تھا (تاکہ عمرہ کر کے احرام کہول ڈالیں پھر آٹھوین تاریخ حرم سے حج کا احرام باندہ لیوین اسی کو تمتع کہتے ہین) راہ میں مجھے حیض آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی آپ نے پوچھا کیون رو رہی ہے میں نے کہا کاش میں اس سال نہ نکلی ہوتے

تو وہی یا حج اور عمرہ دونونکا وہ احرام نہ کہولے جبتک حج سے فارغ نہو یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور جمہور علماء کا مگر امام احمد اور اہل ظاہر کے نزدیک یہ حکم باقی ہے قیامت تک **ف** تو مین بھی اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا محمد نے کہا مطلب یہ ہے کہ مین بھی لوگونکے ساتھ عمرہ کر کے احرام کہول ڈالتا تاکہ سب لوگ یکسان ہو جاتے **عن** جابر قال اقبلنا مہلین مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج مفردا واقبلت عائشۃ مہلۃ بعمرۃ حتی اذا کانت بسرف عرکت حتی اذا قدمنا طفنا بالکعبۃ وبالصفا والمروۃ فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یحل منا من لم یکن معہ ھدی قال فقلنا حل ماذا فقال الحل کلہ فواقعنا النساء وتطیبنا بالطیب ولبسنا ثیابنا ولیس بیننا وبین عرفۃ الا اربع لیال ثم اھللنا یوم الترویۃ ثم دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عائشۃ فوجدھا تبکی فقال ما شانک قالت شانی انی قد حضت وقد حل الناس ولم احلل ولم اطف بالبیت والناس یذھبون الی الحج الآن فقال ان ھذا امر کتبہ اللہ علی بنات آدم فاغتسلی ثم اھلی بالحج ففعلت ووقفت المواقف حتی اذا طھرت طافت بالبیت وبالصفا والمروۃ ثم قال قد حللت من حجک وعمرتک جمیعا قالت یا رسول اللہ انی اجد فی نفسی انی لم اطف بالبیت حین حججت قال فاذھب بھا یا عبد الرحمن فاعمرھا من التنعیم وذلک لیلۃ الحصبۃ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج مفرد کا احرام باندھکر آئے اور حضرت عائشہؓ عمرے کا احرام باندھ کر آئین جب سرف (ایک مقام ہے درمیان مین مکے اور مدینے کے) مین پہونچین تو انکو حیض آگیا جب ہم لوگ مکے مین پہونچے طواف کیا خانہ کعبہ کا اور سعی کی صفا مروہ کے بیچ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہم کو کہ جس کے ساتھ ہدی نہین ہے وہ احرام کہول ڈالے اور حلال ہو جاوے ہم نے کہا کیا چیزین حلال ہون گی اوسکو واسطے آپ نے فرمایا سب چیزین پھر ہم نے صحبت کی عورتون سے اور خوشبو لگائی اور کپڑے پہنے حالانکہ عرفہ مین چار راتین باقی تہین پھر ہم نے احرام باندہا آٹھوین تاریخ کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ پاس گیے دیکہا تو وہ رو رہی ہین۔ پوچھا کیون روتے ہو۔ اونہون نے کہا مجھے حیض آگیا سب لوگون نے احرام کہول ڈالا مین نے نہین کہولا ابھی تک طواف بھی کر سکی خانہ کعبہ کا (بوجہ حیض کے) اب لوگ حج کے لیے جاتی ہین آپ نے فرمایا یہ حیض تو تقدیری امر ہے جو اللہ نے لکھدیا ہے آدم کی بیٹیون پر تو غسل کر اور حج کا احرام باندہ لے اونہون نے غسل کیا اور سب ارکان حج کے ادا کیے جب حیض سے پاک ہوئین تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور سعی کی صفا اور مروہ مین پھر فرمایا آپ نے اب تو فارغ ہوئی حج اور عمرے دونون سے اونہون نے کہا یا رسول اللہ مجھے اسکا خیال ہے مین نے طواف نہین کیا خانہ کا شروع حج مین آپ نے عبد الرحمن سے کہا انکو لیجاؤ اور عمرہ کرالاؤ تنعیم سے اور یہ محصب کی رات کو تہا **ف** یعنی چودہوین شب کو ذی الحجہ کے جس رات کو محصب مین اترتی ہین یا تیرہوین شب کو اگر بارہوین تاریخ کو منا سے رجعت کرے حصبہ اور محصب ایک مقام ہے قریب مکے کے منا سے لوٹتے وقت راہ مین ملتا ہے۔ دوسری روایت مین ہے آپ نے فرمایا حضرت عائشہ سے واھلی بالحج ثم حجی واصنعی ما یصنع الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت ولا تصلی یعنی حج کا احرام باندہ لے اور حج کر مثل اور حاجیون کی مگر طواف نہ کر

جاتی بھی بڑ رضی کے ساتھ کر کے تنعیم کو بھیجا تھا تو عمرہ ادا کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ عوض ہے تیرے اوس عمرہ کا
تو جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ طواف اور سعی کر کے حلال ہو گئے پھر حج کیواسطے دوسرا طواف کیا جب لوٹ کر آئے منا سے اور جن لوگوں
نے حج اور عمرہ کا اکٹھا باندھا تھا انہوں نے ایک ہی طواف کیا **ف** اسیطرح جن لوگوں نے صرف حج کا احرام باندھا تھا عن عائشة انها
قالت لبينا بالحج حتى اذا كنا بسرف حضت فدخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا ابكي فقال ما يبكيك
يا عائشة فقلت حضت ليتني لم اكن حججت فقال سبحان الله انما ذلك شيء كتبه الله على بنات آدم فقال انسكي
المناسك كلها غير ان لا تطوفي بالبيت فلما دخلنا مكة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شاء ان يجعلها
عمرة فليجعلها عمرة الا من كان معه الهدي قالت وذبح رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نسائه البقر يوم النحر
فلما كانت ليلة البطحاء وطهرت عائشة قالت يا رسول الله اترجع صواحبي بحج وعمرة وارجع انا بالحج فامر رسول
الله صلى الله عليه وسلم عبد الرحمن بن ابي بكر فذهب بها الى التنعيم فلبت بالعمرة ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت
ہے ہم نے لبیک کہا حج کا جب ہم سرف میں پہنچے تو مجھکو حیض آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں رو رہی تھی
آپ نے فرمایا کیوں روتی ہے عائشہ میں نے کہا مجھے حیض آگیا کاش میں حج کو نہ آئی ہوتی آپ نے فرمایا سبحان اللہ یہ تو وہ چیز ہے جو اللہ
نے لکھ دیا ہے آدم کی بیٹیوں کیواسطے سب ارکان ادا کر سوا طواف کے **ف** کیونکہ حائضہ کو سب ارکان ادا کرنا درست ہے سوا طواف
کے **ت** جب ہم مکہ میں آئے آپ نے فرمایا جس شخص کا جی چاہے اپنے حج کا احرام عمرہ بنا دیوے (اور عمرہ کر کے احرام کھولڈالے) یہ حکم خاص تھا
اوسی سال اب کسیکو درست نہیں کہ حج کو بلا عذر عمرہ کر لیوے مگر امام احمد کے نزدیک اب بھی درست ہے مگر جسکی ساتھ ہدی ہے۔ عائشہ
رضی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں کیطرف سے ایک گائے نحر کی دسویں تاریخ جب بطحا کی رات عائشہ حیض سے
پاک ہوئیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری ساتھ والی عورتیں حج اور عمرہ کر کے لوٹینگے اور میں صرف حج
کر کے۔ آپ نے عبد الرحمن کو حکم کیا وہ حضرت عائشہ کو تنعیم لے گئے انہوں نے وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا عن عائشة قالت
خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا نرى الا الحج فلما قدمنا تطوفنا بالبيت فامر رسول الله صلى الله عليه
وسلم من لم يكن ساق الهدي ان يحل فاحل من لم يكن ساق الهدي ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کے لیے جب ہم آئے اور طواف کر چکے خانہ کعبہ کا آپ نے حکم کیا اون لوگوں کو جنکے ساتھ ہدی نہ تھی حلال ہو جانے
کا وہ حلال ہو گئے **ف** حلال سے مراد احرام کھولڈالنا ہے عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لو استقبلت
من امري ما استدبرت لما سقت الهدي قال محمد احسبه قال ولحللت مع الذين احلوا من العمرة قال اراد
ان يكون امر الناس واحدا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے پہلے سے یہ حال معلوم ہوتا **ف**
کہ جو حج کا احرام باندھ کر آوے اور ہدی ساتھ نہ لاوے وہ طواف اور سعی کر کے احرام کھول سکتا ہے۔ آپ نے لوگوں کو حجة الوداع میں آ کر اسلیے
کہ ایسا ہی حکم فرمایا تا کہ مشرکوں کا خلاف ہو جو ج اسکو برا جانتے تھے اور کیا آپ غصے ہوئے۔ اگرچہ اب یہ حکم منسوخ ہے بلکہ جو حج کا احرام باندھ

[illegible] تہ ہاہے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
پہلے سے یہ امر جانتا ہوتا (کہ عمرہ حج کے مہینوں میں جائز ہے) تو مین اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا اور جو میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو مین
بھی احرام کھولڈالتا **ف** یہ آپنے اون لوگونکا رد کیا جو احرام کھول ڈالنا برا جانتے تھے یعنے اسمین کچھ قباحت نہین ہے اگر
میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو مین بھی ایسا ہی کرتا **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال هذه عمرة استمتعنا
بها فمن لم يكن عنده هدی فليحل الحل كله وقد دخلت العمرة في الحج الى يوم القيمة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ عمرہ ہے جس سے ہم نے فائدہ اوٹھایا جسکے پاس ہدی نہ ہو وہ حلال ہو جاوے سب چیزین اوسکو
درست ہو گئین اور عمرہ حج مین شریک ہو گیا قیامت تک - کہا ابو داؤد نے یہ قول ابن عباس کا ہے اور مرفوع کرنا اسکا منکر ہے
عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اهل الرجل بالحج ثم قدم مكة فطاف بالبيت وبالصفا والمروة
فقد حل وهی عمرة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص حج کا احرام باندھ کر مکہ مین
آوے اور طواف اور سعی کر لے تو وہ حلال ہو جاویگا اور وہ احرام عمرہ کا احرام ہو گا **عن** ابن عباس قال اهل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بالحج فلما قدم طاف بالبيت وبين الصفا والمروة قال ابن شوكر ولم يقصر ثم اتفقا ولم يحل من اجل الهدي وامر
من لم يكن ساق الهدي ان يطوف وان يسعى ويقصر ثم يحل زاد ابن منيع او يحلق ثم يحل **ترجمہ** ابن عباس
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا حج کا جب مکے مین آئے تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور صفا مروہ کے بیچ مین سعی کی
ابن شوکر نے کہا آپنے بال نہ کترائے پھر احرام کھولا کیونکہ ہدی آپکے ساتھ تھی اور جو ہدی نہ لایا تھا اوسکو آپنے حکم کیا احرام کھولنے کا
طواف اور سعی کر کے اور بال کترنے کا یا منڈانے کا **عن** سعید بن المسيب ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اتى عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فشهد عنده انه سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضه الذی
قبض فيه ينهى عن العمرة قبل الحج **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے ایک شخص صحابہ مین سے حضرت عمر پاس آیا اور کہا مین
نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے منع فرمایا مرض موت مین عمرہ کرنیسے حج سے پہلے **ف** اس حدیث کی اسناد ضعیف
ہے یا مطلب یہ ہے کہ حج پہلے کرنا مستحب ہے کیونکہ حج فرض ہے اور عمرہ فرض نہین یا حج کا وقت مقرر ہے اور عمرہ ہر وقت درست ہے **عن**
ابی شیخ الهنائی خیوان بن خلدة ممن قرأ على ابی موسى الاشعری من اهل البصرة ان معاوية بن ابی سفيان
قال لاصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم هل تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهى عن كذا وكذا وركوب جلود
النمور قالوا نعم قال فتعلمون انه نهى ان يقرن بين الحج والعمرة فقالوا اما هذا فلا فقال اما انها معهن
ولكنكم نسيتم **ترجمہ** معاویہ بن ابی سفیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے کہا تم جانتے ہو کہ آپ نے منع کیا فلان فلان
باتون سے منع کیا آپ نے چیتون کی کھال پر سوار ہونیکو (کیونکہ اوس مین تکبر اور فخر ہے یا اہل عجم کا طریقہ ہے یا اوسکی کھال دباغت
نہین ہو سکتی) انہون نے کہا ہان پھر معاویہ نے کہا منع کیا آپ نے قران سے انہون نے کہا یہ ہم نہین جانتے معاویہ نے کہا اسسے بھی

اور نماز نہ پڑھو **عن** جابر بن عبد الله قال اهللنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحج خالصا لا يخالطه
شيء فقدمنا مكة لاربع ليال خلون من ذي الحجة فطفنا وسعينا ثم امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نحل
وقال لولا هديي لحللت ثم قام سراقة بن مالك فقال يا رسول الله ارايت متعتنا هذه لعامنا هذا ام
للابد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم للابد **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خالی حج کا احرام باندھا اور کسی کے نیت نہ کی جب ہم مکہ میں آئے تو چار راتیں ذی حجہ کی گذر چکیں تہیں ہم نے طواف کیا
اور سعی کی صفا اور مروہ کے بیچ میں پھر ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا احرام کھول ڈالنے کا اور فرمایا اگر میرے ساتھ ہدی
نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول ڈالتا اوسوقت سراقہ بن مالک کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ یہ آرام آپ نے ہم کو اسی سال کے لیے دیا یا
ہمیشہ کیواسطے آپ نے فرمایا ہمیشہ کیواسطے **ف** اس حدیث سے امام احمد کا مذہب خوب ثابت ہو گیا کہ جو حج کا احرام باندھ کر آوے اور ہدی
ساتھ نہ ہو وہ طواف اور سعی کر کے احرام کھول سکتا ہے **عن** جابر قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه لاربع
ليال خلون من ذي الحجة فلما طافوا بالبيت وبالصفا والمروة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوها عمرة
الا من كان معه الهدي فلما كان يوم التروية اهلوا بالحج فلما كان يوم النحر قدموا فطافوا بالبيت ولم يطوفوا
بين الصفا والمروة **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مکے میں آئے جب چار راتیں گذر گئیں تہیں
ذی حجہ کے جب طواف کر چکے اور سعی درمیان میں صفا اور مروہ کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حج کو عمرہ کر دو مگر جس شخص
کے ساتھ ہدی ہو وہ نہ کرے جب آٹھویں تاریخ ہوئی تو صحابہ نے حج کا احرام باندھا جب دسویں تاریخ ہوئی تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور
سعی نہ کی درمیان میں صفا اور مروہ کے **ف** کیونکہ پہلی سعی کافی تہے البتہ جو شخص حج سے پہلے سعی نہ کرے اوسکو بعد طواف الزیارۃ
کے سعی کرنا ضرور ہے مگر سعی کا کوئی دن معین نہیں جب چاہے کر لیوے **عن** جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اهل هو واصحابه بالحج وليس مع احد منهم يومئذ هدي الا النبي صلى الله عليه وسلم وطلحة وكان علي
قدم من اليمن ومعه الهدي فقال اهللت بما اهل به رسول الله صلى الله عليه وسلم وان النبي صلى الله عليه وسلم
امر اصحابه ان يجعلوها عمرة يطوفوا ثم يقصروا ويحلوا الا من كان معه الهدي فقالوا ننطلق الى منى وذكورنا
تقطر فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني لو استقبلت من امري ما استدبرت ما اهديت
ولولا ان معي الهدي لاحللت **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا حج کا اور
صحابہ نے بہی اور کسی کے پاس ان دنوں ہدی نہ تہی سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور طلحہ رض کے اور حضرت علی رض تشریف
لائے تھے یمن سے اور ان کے ساتھ ہدی تہی انہوں نے نیت کی تہی اوسکی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیت کی آپ نے اپنے اصحاب
کو حکم کیا کہ حج کو عمرہ کر ڈالیں اور طواف اور سعی کر کے بال کتر کر احرام کھول ڈالیں مگر جسکے ساتھ ہدی ہو وہ نہ کھولے صحابہ نے کہا کیا ہم منا
کو اس حال میں جاویں کہ ہمارے ذکروں سے منی بہتی ہو یعنی مباشرت کی طور پر کہا یعنی جماع کرنیکو کچھ دیر نہ گذری ہو کہ حج کو چلیں دوسری یہ

ہے کہ چھیاسٹھ یا سٹھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا میں نحر کرونگا اور باقی تو نحر کر یا چھیاسٹھ یا سینتیس علی رضی اللہ عنہ
نحر کر اور باقی اپنی طرف سے) اور ہر اونٹ میں سے ایک ٹکڑا گوشت کا میری واسطے رکھ چھوڑیو **عن** ابی وائل قال قال الصبی بن
معبد کنت رجلا اعرابیا نصرانیا فاسلمت فاتیت رجلا من عشیرتی یقال له هدیم بن ثرملة فقلت له یا هناه
انی حریص علی الجهاد وانی وجدت الحج والعمرة مکتوبین علی فکیف لی بان اجمعهما قال اجمعهما واذبح ما
استیسر من الهدی فاهللت بهما معا فلما اتیت العذیب لقینی سلمان بن ربیعة وزید بن صوحان وانا
اهل بهما جمیعا فقال احدهما للاخر ما هذا بافقه من بعیره قال فکانما القی علی جبل حتی اتیت عمر بن
الخطاب فقلت له یا امیر المؤمنین انی کنت رجلا اعرابیا نصرانیا وانی اسلمت وانا حریص علی الجهاد و
انی وجدت الحج والعمرة مکتوبین علی فاتیت رجلا من قومی فقال اجمعهما واذبح ما استیسر من الهدی
وانی اهللت بهما معا فقال عمر رضی الله عنه هدیت لسنة نبیک صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** ابو وائل سے روایت
ہے صبی بن معبد نے کہا میں ایک شخص گنوار تھا نصرانی پھر مسلمان ہوا تو ایک شخص پاس آیا اپنے کنبہ میں سے جسکا نام ہدیم بن
ثرملہ تھا میں نے کہا اے فلانی میرا جی چاہتا ہے جہاد کو اور حج اور عمرہ بھی مجھپر فرض ہیں تو اگر میں ان دونوں کو ایک ساتھ ادا کر لوں
تو کیسا انہوں نے کہا جمع کر لے حج اور عمرے کو (قران کر) اور ذبح کر جو میسر ہو ہدی (اونٹ گائے بکری) تو میں نے حج اور عمرے کا
ساتھ ہی احرام باندھا جب میں عذیب (ایک پانی کا نام ہے) پر آیا تو مجھ سے سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان ملے اور میں دونوں کو
پکارتا جاتا تھا (یعنی لبیک بحجة وعمرة کہتا جاتا تھا) ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا یہ شخص اپنے اونٹ سے زیادہ سمجھدار
نہیں ہے (یعنے جانور کے مثل ہے جب تو نا سمجھی سے حج اور عمرہ دونوں کو ساتھ جمع کیا) اس کہنے سے گویا پہاڑ مجھپر ٹوٹ پڑا
میں حضرت عمر رض پاس آیا اور کہا اے امیر المومنین میں ایک شخص گنوار نصرانی تھا مسلمان ہوا جہاد کا مجھے بہت شوق ہے اور
مجھپر حج اور عمرہ دونوں فرض تھے تو میں نے اپنے کنبہ کے ایک شخص سے پوچھا وہ بولا دونوں کو جمع کر لے اور ایک ہدی دیدے میں نے ویسا
ہی کیا حضرت عمر نے کہا تو نے اپنے نبی کے سنت پر عمل کیا صلی اللہ علیہ وسلم **ف** یہ روایت اس تفصیل سے ابو علی لولوی کے نسخے میں
نہیں ہے بلکہ مختصر ہے کہ صبی نے حضرت عمر سے بیان کیا انہوں نے جواب دیا مگر ابن داسہ کے نسخہ میں موجود ہے **عن** عکرمة قال
سمعت ابن عباس یقول حدثنی عمر بن الخطاب انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اتانی اللیلة ات من
عند ربی عز وجل قال وهو بالعقیق وقال صل فی هذا الوادی المبارک وقال عمرة فی حجة **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہے مجھسے عمر بن الخطاب رض نے بیان کیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب عقیق میں تھے رات کو
ایک آنیوالا خدا کی طرف سے میرے پاس آیا اور بولا اس برکت والی وادی میں نماز پڑھ اور کہا عمرہ ہے حج کے اندر **عن** الربیع بن
سبرة عن ابیه قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی اذا کنا بعسفان قال له سراقة بن مالک المدلجی
یا رسول الله اقض لنا قضاء قوم کانما ولدوا الیوم فقال ان الله عز وجل قد ادخل علیکم فی حجکم هذا

یعنی منع کیا عمر نے تمتع سے بھول کر ف اس روایت پر اور صحابہ کا اتفاق نہین ہے لہذا قران اکثر علما کے نزدیک افضل ہے پھر تمتع پھر افراد اور بعضون کے نزدیک افراد سب سے افضل ہے پھر قران پھر تمتع واللہ اعلم

باب فی القران قران کا بیان

عن انس بن مالك انهم سمعوه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبي بالحج والعمرة جميعا يقول لبيك حجا وعمرة لبيك عمرة وحجا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ لبیک کہتے تھے حج اور عمرہ دونون کے ساتھ فرماتے تھے لبیک حجا وعمرۃ لبیک عمرۃ وحجا ف اس حدیث سے قران کا جواز ثابت ہوتا ہے

عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم بات بها يعني بذي الحليفة حتى اصبح ثم ركب حتى اذا استوت به البيداء حمد الله وسبح وكبر ثم اهل بحج وعمرة واهل الناس بهما فلما قدمنا امر الناس فحلوا حتى اذا كان يوم التروية اهل بالحج ونحر رسول الله صلى الله عليه وسلم سبع بدنات بيده قياما ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ذو الحلیفہ مین رہے جب صبح ہوئی تو سوار ہوئے جب بیدا پر پہونچے اللہ کی تعریف کی اور تسبیح اور تکبیر پھر لبیک کیا ساتھ حج اور عمرے کے اور لوگون نے بھی ایسا ہی کیا جب ہم مکے مین پہونچے تو آپ نے حکم کیا لوگون کو انہون نے احرام کھول ڈالا جب آٹھوین تاریخ ہوئی آپ نے حج کی لبیک کہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے سات اونٹون کو نحر کیا کھڑا کر کے ف اور باقی کو حضرت علی رض نے

عن البراء بن عازب قال كنت مع علي حين امره رسول الله صلى الله عليه وسلم على اليمن قال فاصبت معه اواقي فلما قدم علي من اليمن على رسول الله صلى الله عليه وسلم وجد فاطمة رضي الله عنها قد لبست ثيابا صبيغا وقد نضحت البيت بنضوح فقالت ما لك فان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد امر اصحابه فاحلوا قال قلت لها اني اهللت باهلال النبي صلى الله عليه وسلم قال فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف صنعت قال قلت اهللت باهلال النبي صلى الله عليه وسلم قال فاني قد سقت الهدي وقرنت قال فقال لي انحر من البدن سبعا وستين او ستا وستين وامسك لنفسك ثلاثا وثلاثين او اربعا وثلاثين وامسك لي من كل بدنة منها بضعة ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے مین حضرت علی کے ساتھ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو امیر بنا کر بھیجا تھا یمن کی طرف وہان مین نے کئی اوقیہ (ایک اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے) چاندی جمع کی جب حضرت علی یمن سے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو فاطمہ کو دیکھا رنگین کپڑے پہنے ہوئے اور گھر مین انہون نے خوشبو لگائی تھی انہون نے حضرت علی رض سے کہا تم کو کیا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو حکم کیا اپنے اصحاب کو انہون نے احرام کھول ڈالا علی بولے کہ مین نے وہ نیت کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت ہے (یعنی قران کیا ہے تو مین احرام کھول نہین سکتا) پھر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے پوچھا تم نے کیا کیا وہ بولے مین نے نیت کی آپ کی نیت پر آپ نے فرمایا مین تو ہدی ساتھ لایا ہون اور قران کر چکا ہون پھر حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو حکم کیا سڑسٹھ ۶۷ یا چھیاسٹھ ۶۶ اونٹ نحر کرینگا اور کہا تینتیس ۳۳ یا چونتیس ۳۴ اپنے لیے رکھ لے مطلب

کئے تھے بعض نہین لے گئے تھے جب آپ مکے مین تشریف لائی تو لوگون سے فرمایا جو شخص تم مین سے ہدی ساتھہ لایا ہے
احرام نہ کھولے جبتک حج پورا نہ کرلے اور جو ہدی نہ لایا ہو تو وہ طواف اور سعی کر کے بال کترا ڈالے اور احرام کھول ڈالے پھر حج کا احرام
باندھے اور ہدی دیوے اگر ہدی نہ دے سکے تو تین روزے رکھے ایام حج مین (ساتوین آٹھوین نوین کو) اور سات روزے رکھے اپنے گھر مین
اگر۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین تشریف لائے تو طواف کیا اور بوسہ لیا حجر اسود کا سب سے پہلے پھر تین پھیرون مین دوڑ
کر اکڑ کر طواف کیا اور چار پھیرون مین معمولی طور سے چلے پھر طواف سے فارغ ہو کر دو رکعتین پڑھین مقام ابراہیم پاس پھر سلام
پھیرا اور فارغ ہوئے اور صفا پر آئے اور سات پھیرے کئے صفا اور مروہ کے بیچ مین پھر احرام نہین کھولا جبتک حج سے فارغ نہین ہوئے
اور نحر کیا ہدی کو یوم النحر مین (یعنی دسوین تاریخ) اور مکے مین آ کر طواف کیا (طواف الزیارۃ) پھر احرام کھول ڈالا سب کام کر کے
جو احرام مین منع تھے اور جن لوگون کے ساتھہ ہدی تھی انہون نے بھی ایسا ہی کیا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عن
حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت یا رسول اللہ ما شان الناس قد حلوا ولم تحلل انت من عمرتک
فقال انی لبدت راسی وقلدت ہدیی فلا احل حتی انحر **ترجمہ** حضرت ام المومنین حفصہ سے روایت ہے انہون نے
کہا یا رسول اللہ کیا حال ہے لوگون کا انہون نے احرام کھول ڈالا عمرہ کر کے اور آپ نے احرام نہین کھولا آپ نے فرمایا مین نے تلبید
کیا ہے (تلبید کہتے ہین بالون کو برابر کر کے گوند سے جما لینے کو تاکہ پراگندہ نہ ہون اور جوئین نہ پڑین) اور تقلید کیا ہے ہدی کی (تقلید
کہتے ہین ہدی کے جانور کے گلے مین کچھ لٹکا دینے کو تاکہ نشانی ہو کہ یہ ہدی ہے) تو مین حلال نہین ہو سکتا جبتک نحر کرون عن
سلیم بن الاسود ان ابا ذر کان یقول فیمن حج ثم فسخہا بعمرۃ لم یکن ذلک الا للرکب الذین کانوا مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** سلیم بن الاسود سے روایت ہے ابوذر کہتے تھے جس شخص نے حج کی نیت کی پھر اوسکو فسخ کر ڈالا عمرہ کر دیا تو یہ درست
نہ ہوگا بلکہ یہ امر اون لوگون کے واسطے خاص تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھے **ف** اوپر گزر چکا کہ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی
قول ہے اور اکثر علما اسطرف گئے ہین مگر اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم اون لوگون کے واسطے خاص نہ تھا بلکہ قیامت تک سب لوگون
کے لیے ہے عن بلال بن الحارث قال قلت یا رسول اللہ فسخ الحج لنا خاصۃ ام لمن بعدنا قال بل لکم خاصۃ **ترجمہ** بلال بن الحارث
سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا حج کا فسخ کرنا خاص ہماری لیے ہے یا اور لوگون کے لیے بھی جو بعد ہمارے ہون آپ نے فرمایا
خاص تمھارے واسطے ہے **باب** الرجل یحج عن غیرہ ایک آدمی دوسرے کیطرف سے حج کر سکتا ہے عن عبد اللہ بن عباس انہ قال کان الفضل ردیف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاءتہ امرأۃ من خثعم تستفتیہ فجعل الفضل ینظر الیہا وتنظر الیہ فجعل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصرف وجہ الفضل الی الشق الآخر فقالت یا رسول اللہ ان فریضۃ اللہ علی عبادہ فی الحج ادرکت
ابی شیخا کبیرا لا یستطیع ان یثبت علی الراحلۃ افاحج عنہ قال نعم وذلک فی حجۃ الوداع **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے کہ فضل بن عباس ردیف تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع مین (یعنی ایک ہی اونٹ پر آپ کے ساتھہ بیٹھے تھے) اتنے مین
ایک عورت آئی قبیلہ خثعم مین سے اور آپ سے پوچھنے لگی فضل نے اوس عورت کو دیکھنا شروع کیا اور وہ عورت فضل کو دیکھنے لگی رسول اللہ

ثم تطوفا بالبیت وبین الصفا والمروة فقد حل الا من کان معه هدی ترجمہ ربیع
ابی روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سبرہ سے کہتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب عسفان میں پہنچے تو سراقہ
بن مالک نے کہا یا رسول اللہ آج ایسا بیان فرمائیے جیسا ان لوگوں کو سمجھاتے ہیں جو ابھی پیدا ہوئے ہیں یعنی خوب صاف صاف
بیان فرمائیے کہ ہر نادان بھی سمجھ جاوے) آپ نے فرمایا اللہ نے تمہارے اس حج میں عمرہ شریک کر دیا تو جب تم آؤ گے مکے میں اور طواف
کرو خانہ کعبہ کا اور سعی کرو صفا اور مروہ کی تو حلال ہو جاؤ گے مگر جو شخص اپنے ساتھ ہدی لایا ہو وہ حلال نہ ہوگا عن ابن عباس
ان معاویة بن ابی سفیان اخبره قال قصرت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمشقص علی المروة ورأیتہ یقصر عنہ
علی المروة بمشقص ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کاٹے تیر کی
نوک سے اور میں نے دیکھا آپ کو بال کترتے ہوئے تیر کی پیکان سے ف یہ روایت صحیح نہیں ہے کیونکہ آنحضرت سے بال کترنا
ثابت نہیں ہے عن ابن عباس ان معاویة قال اما علمت انی قصرت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمشقص
اعرابی علی المروة بحجته ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے معاویہ نے کہا کیا تم نہیں جانتے میں نے بال کترے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اعرابی کے تیر کی پیکان سے حج میں ف شاید حج سے مراد جعرانہ کا عمرہ ہوگا عن مسلم القری سمع ابن
عباس یقول اهل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعمرة واهل اصحابه بحج ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا عمرہ کا اور آپ کے اصحاب نے حج کا عن سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر قال تمتع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجة الوداع بالعمرة الی الحج فاهدی وساق معه الهدی من ذی الحلیفة وبدأ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فاهل بالعمرة ثم اهل بالحج وتمتع الناس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعمرة الی الحج فکان
من الناس من اهدی فساق الهدی ومنهم من لم یهد فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکة قال للناس
من کان منکم اهدی فانه لا یحل له من شیء حرم منه حتی یقضی حجه ومن لم یکن منکم اهدی فلیطف
بالبیت وبالصفا والمروة ولیقصر ولیحلل ثم لیهل بالحج ولیهد فمن لم یجد هدیا فلیصم ثلثة ایام فی الحج
وسبعة اذا رجع الی اهله وطاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قدم مکة فاستلم الرکن اول شیء ثم خب
ثلاثة اطواف من السبع ومشی اربعة اطواف ثم رکع حین قضی طوافه بالبیت عند المقام رکعتین ثم
سلم فانصرف فاتی الصفا وطاف بالصفا والمروة سبعة اطواف ثم لم یحلل من شیء حرم منه حتی قضی حجه
ونحر هدیه یوم النحر وافاض فطاف بالبیت ثم حل من کل شیء حرم منه وفعل الناس مثل ما فعل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من اهدی وساق الهدی من الناس ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے تمتع کیا حجۃ الوداع میں یعنی عمرہ کر کے حج کیا تو آپ اپنے ساتھ ہدی لے گئے ذو الحلیفہ سے اور پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عمرہ کو پکارا پھر حج کو یعنی پہلے لبیک بعمرة کہا پھر لبیک بحجة کہا اور لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا یعنی تمتع کیا مگر بعض لوگ ہدی

بالتلبية يريد احدهما ترجمہ خلاد بن السائب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام
آئے اور حکم کیا مجھکو میں حکم کروں اپنے اصحاب کو ساتھ آواز کے لبیک پکار کر کہنے کا ف مرد کو لبیک پکار کر کہنا افضل ہے
اور عورت کو آہستہ کہنا چاہیے اسطرح کہ آپ ہی سنے اور لوگ نہ سنیں باب متی یقطع التلبیة لبیک کہنا کب موقوف کرے عن
الفضل بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبی حتی رمی جمرة العقبة ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے تھے جبتک جمرہ عقبہ پر کنکریاں نہ ماریں اور اوسوقت لبیک موقوف کیا عن عمر قال غدونا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من منی الی عرفات منا الملبی ومنا المکبر ترجمہ حضرت امیر المومنین عمر رض سے روایت ہے ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے منا سے عرفات کو کوئی ہم میں سے لبیک کہتا تھا کوئی تکبیر کہتا تھا باب متی
یقطع المعتمر التلبیة عمرہ کرنیوالا لبیک کب موقوف کرے عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یلبی المعتمر
حتی یستلم الحجر ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عمرہ کرنیوالا لبیک کہے حجر اسود کے
چومنے تک باب المحرم یؤدب محرم اپنے غلام کو مارے پیٹے تو کیسا عن اسماء بنت ابی بکر قالت خرجنا مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجاجا حتی اذا کنا بالعرج نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونزلنا فجلست عائشة رضی
اللہ عنہا الی جنب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجلست الی جنب ابی وکانت زمالة ابی بکر وزمالة رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم واحدة مع غلام لابی بکر فجلس ابو بکر ینتظر ان یطلع علیہ فطلع ولیس معہ بعیرہ قال
این بعیرک قال اضللتہ البارحة قال فقال ابو بکر بعیر واحد تضلہ قال فطفق یضربہ ورسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یتبسم ویقول انظروا الی ہذا المحرم ما یصنع قال ابن ابی رزمة فما یزید رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم علی ان یقول انظروا الی ہذا المحرم ما یصنع ویتبسم ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے ہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کرنیکو جب عرج میں پہونچے (عرج ایک گانوں ہے درمیان میں مکے اور مدینے کے) تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اوترے اور ہم بھی اوترے حضرت عائشہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھیں اور میں ابو بکر اپنے باپ کے
پاس بیٹھی اور ابو بکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کا سامان کہانے اور پینے کا ایک ساتھ تھا ایک اونٹ پر جو ابو بکر کے ایک
غلام پاس تھا ابو بکر اس انتظار میں بیٹھے کہ وہ غلام آوے جب وہ آیا تو اوسکے ساتھ اونٹ نہ تھا ابو بکر نے پوچھا اونٹ کہاں ہے اوس
نے کہا کل شب کو وہ گم گیا ابو بکر نے کہا ایک ہی اونٹ تو تھا اوس کو بھی تو نے گم کر دیا ف یعنی تیرے ساتھ سو پچاس اونٹ
نہ تھے کہ حفاظت مشکل ہوتے صرف ایک اونٹ تھا اوسکی نگہبانی نہ ہوسکے ف ابو بکر نے اوسکو مارنا شروع کیا اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تبسم فرماتے تھے اور کہتے تھے دیکھو اس محرم کو کیا کرتا ہے ف ہر چند احرام میں لڑنا بھڑنا مار پیٹ کرنا ممنوع ہے فرمایا اللہ تعالی
نے ولا جدال فی الحج مگر ابو بکر نے ایک بڑے قصور پر غلام کو سزا دی جو اوسکی تعلیم کے لیے ضرور تھی اسواسطے آپ چپ ہو رہے مگر تبسم کیا اگر چہ
ف ابن ابی رزمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی کہا کیے دیکھو یہ محرم کیا کرتا ہے اور تبسم کیا کیے اس سے زیادہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کا منہ اوس عورت کیطرف سے دوسری طرف پہیر دیتے تہے وہ بولی یا رسول اللہ اللہ کا فرض بندون پر حج
کی میری باپ کو اوسوقت پایا جب وہ بوڑہا ہے اونٹ پر بیٹہہ نہین سکتا کیا مین اوسکی طرف سے حج کرون آپ نے فرمایا ہان یہ حجۃ الوداع
مین تہا **ف** فضل بن عباس خوب صورت کم عمر تہے اور وہ عورت بھی حسین تہی اسواسطے آپنے اونکا منہ اوسکی طرف سے
پہیر دیا **عن** ابی رزین قال حفص فی حدیثہ رجل من بنی عامر انہ قال یا رسول اللہ ان ابی شیخ کبیر لا یستطیع
الحج والعمرۃ ولا الظعن قال احجج عن ابیک واعتمر **ترجمہ** ابی رزین جو ایک شخص ہے بنی عامر مین سے بولا یا رسول اللہ
میرا باپ بوڑہا ہے حج اور عمرے کی طاقت نہین رکہتا نہ چلنے کی آپ نے فرمایا تو اپنی باپ کیطرف سے حج اور عمرہ کر **ف** اکثر
اہلعلم کے نزدیک دوسری کیطرف سے حج کرنا درست ہے خواہ اپنی طرف سے حج کر چکا ہو اور شافعی اور اسحاق کے نزدیک اگر اپنی
طرف سے حج نہین کر چکا تو دوسرے کیطرف سے حج درست نہوگا **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا
یقول لبیک من شبرمۃ قال من شبرمۃ قال اخ لی او قریب لی قال حججت عن نفسک قال لا قال حج عن نفسک ثم
حج عن شبرمۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہتا تہا لبیک عن شبرمۃ
آپ نے پوچہا شبرمہ کون ہے وہ بولا میرا بہائی ہے یا عزیز ہے آپنے فرمایا تو نے اپنی طرف سے حج ادا کیا بولا نہین آپ نے فرمایا پہلے
اپنا حج ادا کر پہر شبرمہ کیطرف سے حج کریو **باب** کیف التلبیۃ لبیک کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر ان تلبیۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک اللہم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک
لا شریک لک ۔ قال وکان عبد اللہ بن عمر یزید فی تلبیۃ لبیک لبیک لبیک وسعدیک والخیر
بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک یہہ تہی لبیک اللہم
لبیک آخیر تک یعنی حاضر ہون تیری خدمت مین اے خدا مین حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون تیرے خدمت مین کوئی تیرا
شریک نہین حاضر ہون تیری خدمت مین سب تعریف اور نعمت تیری ہی لیے ہے اور سلطنت بھی تیری ہے تیرا کوئی شریک نہین
عبد اللہ بن عمر اس مین اتنا اور بڑہاتے تہے حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون تیری خدمت
مین نیکبختی حاصل کرتا ہون تیری خدمت مین سب بہتری تیرے قبضے مین ہے تیری طرف ہے رغبت ہے **عن** جابر بن عبد اللہ
قال اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر التلبیۃ مثل حدیث ابن عمر قال والناس یزیدون ذا المعارج ونحوہ
من الکلام والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یسمع فلا یقول لہم شیئا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے احرام باندہا پہر بیان کیا لبیک کو اوسی طرح جیسے عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا اور کہا لوگ اپنی طرف سے
اللہ کی تعریف مین کچہہ الفاظ بڑہا دیا کرتے ہے آپ سنتے تہے اور کچہہ نہین کہتے تہے **ف** مگر سنت اسیقدر ہے لبیک اللہم لبیک
لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک جیسا اوپر گزرا **عن** خلاد ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال اتانی جبرئیل صلی اللہ علیہ وسلم فامرنی ان امر اصحابی ومن معی ان یرفعوا اصواتہم بالاہلال او قال

مین دستانی پہننے سے اور منہ پر نقاب ڈالنے سے اور زعفران یا ورس مین رنگی ہوئی کپڑی پہننے سے سوا اس کے اور
کی جن مین خوشبو نہین ہے) اجازت ہے جیسی کسم یا ریشمی کپڑا یا زیور یا ازار یا کرتہ ان کو پہنے **ف** عورت کو احرام مین منہہ
کہلا رکہنا چاہیے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے پھر کہلے رکہنے کی یہ شکل ہے۔ کیا تو بالکل کہلا رہنے دیوے یا کوئی کپڑا اسطرح سے لٹکا دے کہ منہہ
سے الگ رہے **عن** ابن عمر انه وجد القر فقال التو علي ثوبا يا نافع فالقيت عليه برنسا فقال تلقي علي هذا وقد
نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يلبسه المحرم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر کو سردی لگی انہون نے نافع سے کہا کوئی کپڑا مجھپر ڈالدے
نافع نے برنس (ٹوپی یا اور کوئی کپڑا جس سے سر ڈہنکا رہے) دیدیا انہون نے کہا تم برنس دیتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے محرم کو اسکو پہننے سے منع کیا **عن** ابن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول السراويل لمن لا يجد
الازار والخف لمن لا يجد النعلين **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
فرماتے تھے جسکو تہبند نہ ملے وہ پائجامہ پہن لے اور جسکو جوتی نہ ملین وہ موزے پہن لے (اپر کاٹنا موزون کا یا پہاڑنا پائجامے کا ضرور نہین
نہ اوسپر کفارہ ہے یہی قول ہے امام احمد رح کا) **عن** عائشة كنا نخرج مع النبي صلى الله عليه وسلم الى مكة فنضمد
جباهنا بالسك للطيب عند الاحرام فاذا عرقت احدانا سال على وجهها فيراه النبي صلى الله عليه وسلم فلا
ينهاها **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلتے مکے کے بیت سے جب احرام باندہ
نی لگتے تو ہم نے اپنی پیشانی پر خوشبو کا ضماد لگایا پھر جب پسینا آتا تو وہ خوشبو منہ پر بہہ آتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو دیکھتے
لیکن منع نکرتے **ف** کیونکہ وہ خوشبو احرام کے پہلے کی تھی **عن** محمد بن اسحاق قال ذكرت لابن شهاب فقال حدثني سالم
بن عبد الله ان عبد الله يعني ابن عمر كان يصنع ذلك يعني يقطع الخفين للمرأة المحرمة ثم حدثته صفية
بنت ابي عبيد ان عائشة حدثتها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كان رخص للنساء في الخفين فترك ذلك
ترجمہ محمد بن اسحاق سے روایت ہے مین نے ابن شہاب سے ذکر کیا انہون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سالم بن عبد اللہ نے کہ عبد اللہ
بن عمر ایسا کرتے تھے یعنی موزون کو کاٹ دیا کرتے تھے عورت محرمہ کے پہر اون سے بیان کیا صفیہ بنت ابی عبید نے کہ اون سے حضرت عائشہ
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عورتون کو موزے پہننے کی جب عبد اللہ بن عمر نے اسکو ترک کردیا (یعنی عورتون کے موزے
کا کاٹنا چھوڑ دیا کیونکہ احرام مین ٹخنون کا چھپانا مردون کو منع ہے عورتون کو منع نہین ہے) **باب** المحرم يحمل السلاح محرم ہتھیار باندہے
عن ابي اسحاق قال سمعت البراء يقول لما صالح رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل الحديبية صالحهم على ان لا يدخلها
الا بجلبان السلاح فسألته ما جلبان السلاح قال القراب بما فيه **ترجمہ** ابو اسحاق سے روایت ہے مین نے براء بن عازب سے
سنا کہتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ والون سے اس شرط پر کہ نہ آوینگے وہان مسلمان مگر ہتھیارون کو غلاف مین رکھکر
ف غلاف سے مراد وہ تھیلی ہے جسمین تلوار نیام سمیت رکھے جاتی ہے اور سوار اوس مین اپنا کوڑا اور ہتھیار وغیرہ رکھ لیتا ہے ابن
بطال نے کہا مالک اور شافعی کے نزدیک محرم کو ہتیار اوٹھانا جائز ہے جب اور عمر سے مین اور حسن نے اسکو مکروہ کہا ہے **باب** في المحرمة

باب الرجل یحرم فی ثیابہ سبب اپنے کپڑے احرام کیوقت اتارنا عن یعلی بن امیۃ ان رجلا اتی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالجعرانۃ وعلیہ اثر خلوق او قال صفرۃ وعلیہ جبۃ فقال یا رسول اللہ
کیف تامرنی ان اصنع فی عمرتی فانزل اللہ تبارک وتعالی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الوحی فلما سری عنہ
قال این السائل عن العمرۃ قال اغسل عنک اثر الخلوق او قال اثر الصفرۃ واخلع الجبۃ عنک واصنع
فی عمرتک ما صنعت فی حجتک **ترجمہ** یعلی بن امیہ سے روایت ہی ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس اور اوسوقت آپ جعرانی مین تھے (جعرانہ ایک مقام ہی درمیان مکہ اور طائف کے جسکا اب بڑا عمرہ کہتے ہین) اوسکو بدن
پر خوشبو کا رنگ یا زردی کا نشان تھا اور ایک جبہ پہنے ہوئے تھا پوچھا یا رسول اللہ مین عمرہ کیونکر کرون آپ پر وحی اترنے
لگے جب اوتر چکی تو آپ نے پوچھا کہاں ہی عمرہ کو پوچھنیوالا فرمایا خوشبو کا نشان دھو ڈال یا زردی کا اور جبہ اتار ڈال پھر
وہی کر جو حج مین کرتا ہی۔ **دوسری** روایت مین ہی فخلع جبتہ فخلعھا من راسہ اتار جبہ اپنا تو اتار لیا اوسنے سر پر سے
تیسری روایت مین ہی امرہ ان ینزعھا نزعا ویغتسل مرتین او ثلاثا حکم کیا آپ نے جبہ اتار نیکا اور غسل کرنیکا دو بار یا تین بار
چوتھے روایت مین ہی وقد احرم بعمرۃ وعلیہ جبۃ وھو مصفر لحیتہ وراسہ عمرہ کا احرام باندہی ہوئی تھا
اور جبہ پہنے تھا داڑہی اور سر رنگی ہوا تھا **باب** ما یلبس المحرم احرام کی کپڑونکا بیان عن عبد اللہ بن عمر قال
سال رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یترک المحرم من الثیاب فقال لا یلبس القمیص ولا البرنس ولا السراویل
ولا العمامۃ ولا ثوبا مسہ ورس ولا زعفران ولا الخفین الا لمن لا یجد النعلین فمن لم یجد نعلین فلیلبس
الخفین ولیقطعھما حتی یکونا اسفل من الکعبین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی ایک شخص نے پوچھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محرم کون سے کپڑے پہنے آپ نے فرمایا نہ پہنے کرتہ اور ٹوپی اور ازار اور عمامہ اور نہ وہ کپڑا جو رنگا ہو ورس
(ایک گھانس ہے خوشبو دار) اور زعفران سے اور نہ موزے مگر جسکے پاس چپل نہ ہو تو موزون کو ٹخنون پر سے کاٹ ڈالے یہان
ٹخنے سے مراد وہ ہڈی ہی جو بیچ کے پاس پیر کے بیچ مین ہوتی ہی **ف** اور امام احمد کے نزدیک کاٹنا بھی ضرور نہین دلیل حدیث
ابن عباس کے جوتے یا چپل نہ پاوے وہ موزے پہن لے اور ائمہ ثلثہ کے نزدیک کاٹنا ضرور ہی دلیل اونکی یہی حدیث ہی۔ ورس اور
زعفران کے رنگ سے منع فرمایا کیونکہ اون مین خوشبو ہوتی ہی اسی طرح ہر رنگ کا استعمال جس مین خوشبو ہو ممنوع ہی عن
ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ وزاد قال المحرمۃ لا تنتقب ولا تلبس القفازین **ترجمہ** عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہی ویسی ہی جو اوپر گزری اس مین اتنا زیادہ ہی کہ محرمہ عورت منہ پر نقاب نہ ڈالے یعنی منہ کھلا رکھے اور دستانہ نہ پہنے
عن عبد اللہ بن عمر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی النساء فی احرامھن عن القفازین والنقاب وما مس الورس
والزعفران من الثیاب ولتلبس بعد ذلک ما احبت من الوان الثیاب معصفرا او خزا او حلیا او سراویل او قمیصا
او خفا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی انہونے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے منع کیا عورتون کو احرام کیحالت

صلی اللہ علیہ وسلم یغسل راسہ وهو محرم قال فوضع ابو ایوب یدہ علی الثوب فطأطأہ حتی بدا لی
ثم قال لانسان یصب علیہ اصبب فصب علی راسہ ثم حرک ابو ایوب راسہ بیدہ فاقبل بهما وادبر
ثم قال ھکذا رأیتہ یفعل صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن حنین سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس اور مسور
بن مخرمہ نے اختلاف کیا ابواء میں (جو ایک مقام ہے درمیان میں حرمین کے) تو کہا عبد اللہ بن عباس نے محرم اپنا سر دھو سکتا ہے
مسور بن مخرمہ نے کہا نہیں دھو سکتا ہے کہا عبد اللہ بن حنین نے بھیجا مجھکو عبد اللہ بن عباس نے ابو ایوب انصاری کے پاس پھر
تو پایا میں نے اونکو غسل کرتے ہوئے دو لکڑیوں کے بیچ میں جو کنوئیں پر لگی ہوتے ہیں اور وہ پردہ کیے ہوئے تھے ایک کپڑے کا تو سلام
کیا میں نے اونکو تو پوچھا اونہوں نے کون ہے یہ میں نے کہا میں عبد اللہ بن حنین ہوں مجھکو بھیجا ہے عبد اللہ بن عباس نے تا
کہ میں تم سے پوچھوں کسطرح غسل کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وہ محرم ہوتے تھے تو ابو ایوب نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھکر سر سے
پھر ہٹا لیا یہانتک کہ اونکا سر مجھکو دکھائی دینے لگا پھر کہا اونہوں نے ایک آدمی سے جو پانی ڈالتا تھا اون پر کہ پانی ڈال تو پانی ڈالا
اوسنے اونکے سر پر اور اونہوں نے اپنا سر دونو ہاتھوں سے ملا آگے لائے پھر پیچھے لیگئے اور کہا کہ ایسا ہی دیکھا تھا میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے **باب** المحرم یتزوج محرم کو نکاح کرنا کیسا ہے **عن** نبیہ بن وهب اخی بنی عبد الدار ان
عمر بن عبید اللہ ارسل الی ابان بن عثمان بن عفان یسالہ وابان یومئذ امیر الحاج وھما محرمان انی
اردت ان انکح طلحۃ بن عمر ابنۃ شیبۃ بن جبیر فاردت ان تحضر ذلک فانکر ذلک علیہ ابان وقال انی سمعت
ابی عثمان بن عفان یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینکح المحرم ولا ینکح **ترجمہ** نبیہ بن وهب سے
روایت ہے عمر بن عبید اللہ نے بھیجا ابان بن عثمان پاس ایک آدمی اور اون دنوں میں ابان امیر تھے حاجیوں کے یہ پوچھنے کو کہ میرا
ارادہ ہے نکاح کرنیکا طلحہ بن عمر کا شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے اور میں چاہتا ہوں کہ تم بھی اس نکاح میں شریک ہو ابان نے انکار
کیا اور کہا کہ سنا میں نے عثمان بن عفان اپنے باپ سے کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہ نکاح
کرے محرم اپنا اور نہ غیر کا۔ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے۔ نہ پیام بھیجے نکاح کا **ف** مالک اور اوزاعی اور شافعی اور
احمد و اسحاق کا عمل اسی حدیث پر ہے اون کے نزدیک محرم نہ اپنا نکاح کرے نہ دوسرے کا نکاح پڑھاوے اور ابراہیم اور ثوری اور ابو حنیفہ
اور محمد اور ابو یوسف کے نزدیک محرم نکاح کرسکتا ہے مگر جماع نہ کرے جبتک احرام نہ کھولے **عن** میمونۃ قالت تزوجنی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ونحن حلالان بسرف **ترجمہ** میمونہ سے روایت ہے کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اور ہم
دونوں حلال تھے (احرام باندھے نہ تھے) سرف میں (ایک مقام ہے قریب مکے کے) **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
تزوج میمونۃ وهو محرم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے اور آپ محرم
تھے۔ سعید بن مسیب نے کہا کہ یہ وہم ہے ابن عباس کا (صحیح یہ ہے کہ اوس وقت آپ محرم نہ تھے) **باب** ما یقتل المحرم
من الدواب محرم کو کونسے جانور مارنا درست ہے **عن** عبد اللہ بن عمر سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عما یقتل المحرم

ہی جہاں عورت محرمہ اپنا منہ ڈہانپے تو کیسا **عن** عائشۃ قالت کان الرکبان یمرون بنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم محرمات فاذا حاذو بنا سدلت احدانا جلبابہا من راسہا علی وجہہا فاذا جاوزونا کشفناہ
ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے سوار ہمارے سامنے سے ہو کر گزرتے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے احرام باندھے ہوئے تو جب
ہمارے سامنے آ جاتے ہم اپنے نقاب منہ پر ڈال لیتے جب آگے چلے جاتے یا پیچھے تو پھر منہ کھول لیتے **ف** نقاب منہ پہ ڈالنے سے یہ مراد ہے کہ کپڑا
منہ سے جدا رہتا یا ایک لکڑی دو لکڑی کے واسطے منہ ڈہانپنا منع نہیں ہے **باب** فی المحرم یظلل محرم پر سایہ کرنا کیسا ہے **عن**
ام الحصین قالت حججنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع فرأیت اسامۃ وبلالا واحدہما اخذ بخطام ناقۃ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم والاخر رافع ثوبہ یستره من الحر حتی رمی جمرۃ العقبۃ **ترجمہ** ام حصین سے روایت ہے ہم نے حج کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع تو دیکھا میں نے اسامہ اور بلال کو ان میں سے کوئی حضرت کے اونٹ کی مہار پکڑے ہوئے تھا اور دوسرا
اپنا کپڑا اونچا کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کئے ہوئے تھا یہاں تک کہ آپ نے جمرۂ عقبہ کی رمی کی **ف** محرم کو سایہ لینا درست
ہے بشرطیکہ وہ کپڑا سر سے نہ لگے **باب** المحرم یحتجم محرم پچھنے لگاوے تو کیسا ہے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم
وھو محرم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے احرام کی حالت میں **ف** ابو حنیفہ
اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا عمل ہے اسی حدیث پر ہے **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم فی راسہ
من داء کان بہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے اپنے سر میں اور آپ احرام باندھے ہوئے
تھے ایک بیماری کے وجہ سے **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم علی ظہر القدم من وجع کان بہ
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے پشت قدم پر ایک درد کے باعث سے **ف** اگر پچھنے لگانے میں
بال نکالنا پڑیں تو بعض علماء کے نزدیک جزا لازم ہوگی اور بعضوں کے نزدیک اگر ضرورت ہے تو جزا لازم نہ ہوگی **باب** کحل
المحرم محرم سرمہ لگاوے تو کیسا **عن** نبیہ بن وہب قال اشتکی عمر بن عبید اللہ بن معمر عینیہ فارسل الی ابان بن عثمان
قال سفیان وھو امیر الموسم ما یصنع بہما قال اضمدہما بالصبر فانی سمعت عثمان رضی اللہ عنہ یذکر
ذلک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** نبیہ بن وہب سے روایت ہے عمر بن عبید اللہ کی آنکھیں دکھنے لگیں انہوں نے اپنا آدمی ابان
بن عثمان پاس بھیجا وہ ان دنوں امیر تھے موسم کے میں کیا علاج کروں ان آنکھوں کا انہوں نے کہا ضماد کر لے ایلوے کا کیونکہ میں نے سنا
حضرت عثمانؓ سے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم دیا **ف** امیر موسم وہ شخص ہے جو حج کے دنوں میں
حاجیوں کا سر گروہ ہوتا ہے اور ان کا اہتمام کرتا ہے **باب** المحرم یغتسل محرم غسل کرے تو کیسا **عن** عبد اللہ بن حنین ان
عبد اللہ بن عباس والمسور بن مخرمۃ اختلفا بالابواء فقال ابن عباس یغسل المحرم راسہ وقال المسور لا یغسل
المحرم راسہ فارسلنی عبد اللہ بن عباس الی ابی ایوب الانصاری فوجدتہ یغتسل بین القرنین وھو یستتر بثوب
قال فسلمت علیہ فقال من ھذا قلت انا عبد اللہ بن حنین ارسلنی الیک عبد اللہ بن عباس اسالک کان رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک دست شکار کے جانور کا ہدیہ میں آیا آپ نے نہیں قبول کیا اور فرمایا ہم لوگ احرام باندھے ہوے ہیں دید بن ارقم نے کہا ہاں میں جانتا ہوں **عن** جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول صید البر لکم حلال مالم تصیدوہ او یصد لکم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے خشکی کا شکار حلال ہے تمہارے لیے جبتک تم خود شکار نہ کرو یا تمہارے واسطے شکار کیا جاوے **عن** ابی قتادۃ انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان ببعض طریق مکۃ تخلف مع اصحاب لہ محرمین وھو غیر محرم فرای حمارا وحشیا فاستوی علی فرسہ قال فسأل اصحابہ ان یناولوہ سوطہ فابوا فسألھم رمحہ فابوا فاخذہ ثم شد علی الحمار فقتلہ فاکل منہ بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بعضھم فلما ادرکوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألوہ عن ذلک فقال انما ھی طعمۃ اطعمکموھا اللہ تعالی **ترجمہ** ابو قتادہ انصاری سے روایت ہے کہ وہ ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو ایک راستے میں مکے کے پیچھے رہ گئے اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ جو احرام باندھے تھے۔ لیکن ابو قتادہ احرام نہیں باندھے تھے انہوں نے ایک گورخر دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور ساتھیوں سے کوڑا مانگا انہوں نے انکار کیا پھر برچھا مانگا انہوں نے انکار کیا آخر انہوں نے خود برچھا لیکر حملہ کیا گورخر پر اور قتل کیا اوسکو تو بعض صحابہ نے وہ گوشت کھایا اور بعضوں نے انکار کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تو آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ ایک کھانا تھا جو کھلایا تم کو اللہ جل جلالہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم کو اس شکار کا گوشت کھانا درست ہے جس میں اوس نے شرکت اور اعانت نہ کی ہو ورنہ حرام ہوگا **باب** فی الجراد للمحرم محرم کو ٹیڑیاں مارنا درست ہے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجراد من صید البحر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹیڑیاں دریا کا شکار ہیں **ف** یعنی جیسے دریا کا شکار احرام میں درست ہے یہ بھی درست ہے **عن** ابی ھریرۃ قال اصبنا صرما من جراد فکان رجل منا یضرب بسوطہ وھو محرم فقیل لہ ان ھذا لا یصلح فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انما ھو من صید البحر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے ہم کو ایک ٹیڑیوں کا جھنڈ ملا ایک شخص اپنے کوڑے سے اوسکو مارنے لگا اور احرام باندھے ہوئے تھا لوگوں نے کہا یہ درست نہیں ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر آیا آپ نے فرمایا وہ دریا کا شکار ہے **ف** کیونکہ سانپ اُس کو نگل دیتا ہے پھر دریا اوسکو کنارے پر پھینک دیتا ہے یا مطلب یہ ہے کہ مثل دریا کے شکار کی بغیر ذبح کے کھانا اوسکا درست ہے **باب** فی الفدیۃ فدیے کا بیان **عن** کعب بن عجرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ زمن الحدیبیۃ فقال قد اذاک ھوام راسک قال نعم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احلق ثم اذبح شاۃ نسکا او صم ثلاثۃ ایام او اطعم ثلاثۃ اصع من تمر علی ستۃ مساکین **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون پر گزرے صلح حدیبیہ کے زمانے میں آپ نے فرمایا بیشک ایذا دیتی ہیں تجھکو جوئیں تیرے سر کی انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا سر منڈا ڈال پھر ذبح کیجیو ایک بکری یا

ب فقال خمس لا جناح فی قتلهن علی من قتلهن فی الحل والحرم العقرب والفارة والحداة والغراب
والکلب العقور **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ کون سے جانور محرم کو مارنا
درست ہے آپ نے فرمایا پانچ جانوروں کو مارنے میں محرم پر کچھ گناہ نہیں ہے خواہ حرم میں مارے یا حل میں - بچھو - اور چوہا - اور چیل
اور کوا - اور کٹہنا کتا - **ف** کٹہنے کتے میں ہر وہ جانور داخل ہے جو لوگوں کو کاٹے یا حملہ کرے جیسے شیر اور چیتا اور ریچھ یا بھیڑیا -
اوسکو مارڈالنا درست ہے کچھ قباحت نہیں) موطا **عن** ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس قتلهن
حلال فی الحرم الحیة والعقرب والحداة والفارة والکلب العقور **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ جانوروں کا قتل کرنا درست ہے حرم میں (حرم وہ زمین ہے خاص مکے اور اطراف مکہ کی جہاں تک شکار
کرنا حرام ہے باقی سب حل ہے) سانپ اور بچھو اور کوا اور چوہا اور کتا کاٹنے والا **عن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم سئل عما یقتل المحرم قال الحیة والعقرب والفویسقة ویرمی الغراب ولا یقتله والکلب العقور
والحداة والسبع العادی **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا محرم کو کون سے جانور مارنا
درست ہے آپ نے فرمایا سانپ اور بچھو اور چوہا اس میں گھونس وغیرہ بھی داخل ہے اور کوے کو بھگا دے لیکن مارے نہیں خطابی
نے کہا شاید وہ کوا مراد ہے جسکا کھانا حلال ہے) اور کتا کاٹنے والا اور چیل اور ہر درندہ حملہ کرنیوالا - **باب** الصید للمحرم
محرم کو شکار کا گوشت درست ہے یا نہیں **عن** عبد اللہ بن الحرث کان الحرث خلیفة عثمان علی الطائف فصنع لعثمان
طعام فیه من الحجل والیعاقیب ولحم الوحش قال فبعث الی علی بن ابی طالب فجاءه الرسول وهو یخبط لا
باعر له فجاء وهو ینفض الخبط عن یده فقالوا له کل فقال اطعموه قوما حلالا فانا حرم فقال علی
رضی اللہ عنه انشد اللہ من کان ههنا من اشجع اتعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اهدی الیه رجل حمار
وحش وهو محرم فابی ان یاکله قالوا نعم **ترجمہ** عبد اللہ بن الحارث سے روایت ہے کہ میرے باپ حارث جو خلیفہ تھے
حضرت عثمان رض کے طائف پر کھانا تیار کیا حضرت عثمان کیواسطے اوس میں چڑیوں کا گوشت تھا اور گورخر کا انہوں نے حضرت علی
پاس بھیجا جب اونکے پاس آدمی آیا تو وہ چارہ تیار کر رہے تھے اپنے اونٹوں کیلیے اور جھاڑ رہے تھے چارے کو اپنے ہاتھ سے جب وہ آدمی پہنچا
لوگوں نے ان سے کہا کہائیے حضرت علی رض نے کہا کھلاؤ ان لوگوں کو جو احرام نہ باندہے ہوں ہم تو احرام باندہے ہیں میں قسم دیتا ہوں
اللہ کی ان لوگوں کو جو اشجع (قبیلہ) سے ہوں کیا تم جانتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص نے گورخر بھیجا آپ نے اسکا
کہانا نہیں کیا اور آپ احرام باندہے ہوئے تھے لوگوں نے کہا ہاں **ف** محرم کو خشکی کا شکار کھانا مطلقا حرام ہے بعضوں کے نزدیک اور
بعضوں کے نزدیک جب حرام ہے کہ محرم کیواسطے شکار کیا جاوے اور ابوحنیفہ کے نزدیک جب حرام ہے کہ محرم اوس میں شریک ہوا یا
معین ہو **عن** ابن عباس انه قال یا زید بن ارقم هل علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اهدی الیه عضد
صید فلم یقبله وقال انا حرم قال نعم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا زید بن ارقم سے کیا تم جانتے ہو کہ

عباس وابا هريرة عن ذلك فقالا صدق ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے میں نے سنا حجاج بن عمرو انصاری سے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اوسکے ہڈی ٹوٹ جاوے یا لنگڑا ہو جاوے (دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے یا بیمار ہو جاوے)
تو وہ حلال ہو گیا (یہ مذہب ابو حنیفہ کا ہے یعنے احرام کو ترک کرے اور اپنے وطن کو چلا آوے) پھر اگلے سال حج کرے۔ عکرمہ نے کہا
میں نے ابن عباس سے پوچھا اور ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا سچ بولا۔ ف ائمہ ثلثہ شافعی اور مالک اور احمد کے نزدیک احصار
(حج سے رک جانا) سوا دشمن کے اور کسی عذر سے نہیں ہوتا۔ اگر اور کوئی عذر ہو تو احصار کا حکم نہ ہوگا بلکہ انتظار کرنا چاہیے رفع
عذر کا پھر اگر حج کے اندر پہونچا تو حج کرے نہیں تو عمرہ کرکے احرام کھولڈالے اور سال آئندہ حج کرے عن ميمون بن مهران قال
خرجت معتمرا عام حاصر اهل الشام ابن الزبير بمكة وبعث معي رجال من قومي بهدي فلما انتهينا الى
اهل الشام منعونا ان ندخل الحرم فنحرت الهدي مكاني ثم احللت ثم رجعت فلما كان من العام المقبل
خرجت لاقضي عمرتي فاتيت ابن عباس فسالته فقال ابدل الهدي فان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر اصحابه
ان يبدلوا الهدي الذي نحروا عام الحديبية في عمرة القضاء ترجمہ میمون بن مہران سے روایت ہے میں
عمرہ کو نکلا جس سال شام والوں نے محاصرہ کیا تھا عبد اللہ بن الزبیر کا مکے میں اور میرے ساتھ کئی لوگوں نے میری قوم میں سے
ہدی بھیجی تھی جب ہم مکے کے قریب پہنچے تو اہل شام نے منع کیا ہم کو حرم میں جانے سے میں نے اسی جگہہ اپنی ہدی نحر کی اور احرام
کھولڈالا اور لوٹ آیا جب دوسرا سال ہوا تو پھر میں نکلا اپنا عمرہ قضا کرنیکو اسطے تو ابن عباس پاس آیا اور اون سے پوچھا انہوں نے
کہا ہدی بھی بدل ڈال یعنے دوسری ہدی لا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا تھا کہ بدلہ دیں عمرہ قضا
میں اوس ہدی کا جو انہوں نے نحر کی تھی حدیبیہ میں ف کیونکہ وہ ہدی حرم میں ذبح نہیں ہوئی تھی بلکہ باہر حرم کے ذبح ہوئے
تھے یہ حدیث بظاہر موید ہے مذہب حنفیہ کو کہ احصار کی حالت میں ہدی ذبح کرنے کے لیے حرم میں بھیج جاوے اور شافعی کے نزدیک جہاں
روکا جاوے وہیں ہدی کو ذبح کرے

باب دخول مكة مکے میں جانیکا بیان

عن نافع ان ابن عمر كان اذا قدم
مكة بات بذي طوى حتى يصبح ويغتسل ثم يدخل مكة نهارا ويذكر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه فعله
ترجمہ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر جب مکے میں آتے تو رات کو ذی طوی (ایک مقام ہے قریب مکے کے) میں جاتے
جب صبح ہوتی تو غسل کرتے پھر مکے میں دنکو داخل ہوتے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے ف پھر جب
مکے سے پھرتے تو بھی ذی طوی میں ٹھہرتے اس سے معلوم ہوا کہ مکے میں دن کو آنا بہتر ہے عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم
كان يدخل مكة من الثنية العليا ويخرج من الثنية السفلى زاد البرمكي يعني ثنيتي مكة ترجمہ عبد اللہ بن عمر
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں بلند جانب کیطرف سے آتے اور نشیب کیجانب سے نکلتے ف بلند جانب
کیطرف ذی طوی ہے اور جنت المعلے مقبرہ مکہ معظمہ کا بھی اوسی طرف ہے اور نشیب دوسرا جانب ہے عن نافع عن ابن عمر ان
النبي صلى الله عليه وسلم كان يخرج من طريق الشجرة ويدخل من طريق المعرس ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے

تین روزی رکہنا یا تین صاع کہجور کے چہہ مسکینون کو دینا **ف** اللہ جل جلالہ نے فرمایا فمن کان منکم مریضا او بہ
اذی من راسہ ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک یعنی جو تم مین سے کوئی بیمار ہو یا اوسکے سر مین کوئی آفت ہو
جیسے جوئین وغیرہ تو وہ فدیہ دیوے روزے یا صدقی یا قربانی سے یہ حدیث اوس کے تفسیر ہے **عن** کعب بن عجرۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ ان شئت فانسك نسیکۃ وان شئت فصم ثلاثۃ ایام وان شئت فاطعم ثلاثۃ
آصع من تمر لستۃ مساکین **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کہا اگر تو چاہے تو
ایک قربانی کر اور اگر چاہے تو تین روز تک روزے رکہہ اور اگر چاہے تو تین صاع کہجور کے چہہ مسکینون کو کہلا دے یعنی ان تین کاموں سے
جو ہوسکے کر **عن** کعب بن عجرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ زمن الحدیبیۃ فذکر القصۃ فقال
امعك دم قال لا قال فصم ثلاثۃ ایام او تصدق بثلاثۃ آصع من تمر علی ستۃ مساکین بین کل مسکینین
صاع **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انپر گزرے صلح حدیبیہ مین پہر وہی قصہ بیان کیا آپ نے
پوچہا تیرے پاس قربانی ہے بولا نہین آپ نے فرمایا تین روزے رکہہ لے یا تین صاع کہجور کے چہہ مسکینون کو صدقہ دے **ف**
کعب بن عجرہ مشہور صحابی مین یہ ایک بت کو پوجا کرتے تہے انکے دوست عبادہ بن صامت نے انکے گہر مین جاکر چپکے سے اُس
بت کو توڑ ڈالا جب یہ آئے اور دیکہا تو غصے ہوئے اور عبادہ سے بدلہ لینا چاہا پہر سوچے کہ اگر اس بت مین قدرت ہوتی تو اپنے تئین بچاتا یہ
اور مسلمان ہوگئے **عن** کعب بن عجرۃ وکان قد اصابہ فی راسہ اذی فحلق فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یہدی
ہدیا بقرۃ **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے انکے سر مین جوئین پڑگئین تہین انہون نے سر منڈایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے انکو حکم کیا ایک گائے قربانی کرنے کا (یعنی گائے اون کے پاس نہ ہوگی تو روزے یا صدقے کی اجازت) **عن** کعب بن عجرۃ قال
اتی بی وهوام فی راسی وانا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الحدیبیۃ حتی تخوفت علی بصری فانزل اللہ
سبحانہ وتعالی فیّ فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ الآیۃ فدعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال لی احلق راسك وصم ثلاثۃ ایام او اطعم ستۃ مساکین فرقا من زبیب او نسك شاۃ فحلقت
راسی ثم نسکت **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے میرے سر مین جوئین پڑگئین اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تہا حدیبیہ کے سال مین یہانتک کہ مجہے خوف ہوا اپنی بصارت کا (جاتے رہنے کا) جوؤن کے کاٹنے اور نوچنے سے اور دماغ کے ضعیف ہونے سے
تو اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اتاری فمن کان منکم مریضا الآیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے بلایا اور فرمایا اپنا سر منڈا
ڈال اور تین روزے رکہہ لے یا چہہ مسکینون کو کہانا کہلادے ایک فرق (پیمانہ ہے چار صاع کا بارہ سیر ہوا عراقی اور ۱۲ ثار ہوا حجازی سے)
یا ایک بکری ذبح کر مین نے اپنا سر منڈایا پہر مین نے قربانی کے **ف** ایک روایت مین ہے کہ فرق تین صاع کا ہوتا ہے اور صحیح یہی ہے
کہ چہہ مسکینون کو نصف نصف صاع دیوے

باب الاحصار سے رک جانیکا بیان **عن** عکرمۃ قال سمعت الحجاج بن عمرو
الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کسر او عرج فقد حل وعلیہ الحج من قابل قال عکرمۃ سالت ابن

انی اعلم انک حجر لا تنفع ولا تضر ولولا انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک ما قبلتک ترجمہ حضرت عمر آئے حجر اسود پاس
اور اوسکو بوسہ دیا بعد اوسکے کہا مین جانتا ہون تو ایک پتھر ہے نہ نفع پہونچا سکتا ہے نہ نقصان اور اگر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ
دیکھا ہوتا تجھے بوسہ دیتے ہوئے تو مین ہرگز تجھے بوسہ نہ دیتا ف جب حجر اسود کا یہہ حال ہو تو اور چیزون کو بوسہ دینا کیونکر درست ہوگا **باب**
استلام الارکان ارکان کعبہ کے مس کرنے کا بیان **عن** ابن عمر قال لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح من البیت الا الرکنین الیمانیین
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے مین نے نہین دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مس کرتے ہوئے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو **عن**
ابن عمر انہ اخبر بقول عائشة رضی اللہ عنہا ان الحجر بعضہ من البیت فقال ابن عمر واللہ انی لاظن عائشة ان کانت
سمعت ہذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاظن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یترک استلامہما الا انہما لیسا علی
قواعد البیت ولا طاف الناس وراء الحجر الا لذلک ترجمہ عبد اللہ بن عمر کو پہونچا یہ کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ فرماتی ہین کہ حطیم کا ایک حصہ کعبہ مین
داخل ہے انہون نے کہا قسم خدا کی بیشک عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا اور اسی واسطے مین سمجھتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
رکن عراقی اور رکن شامی کو مس نہین کیا کیونکہ وہ اپنی جگہہ پر نہین ہین اور اسی واسطے لوگون نے طواف کیا حطیم کے پیچھے سے ف کیونکہ حطیم
بیت اللہ مین داخل ہے تو اوسکو بھی طواف مین شریک کر لینا چاہیے اگر شریک نہ کریگا اور حطیم کے ادہر سے نکل جاویگا تو طواف درست نہ ہوگا
عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدع ان یستلم الرکن الیمانی والحجر فی کل طوفة قال وکان عبد اللہ بن عمر
یفعلہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی اور حجر اسود کا ہر پھیرے مین مس کرتے تھے اور عبد اللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے ف
کعبہ کے چار رکن ہین ایک حجر اسود دوسری رکن عراقی تیسری رکن شامی چوتھی رکن یمانی **باب** الطواف الواجب طواف واجب کا بیان **عن** ابن عباس ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاف فی حجة الوداع علی بعیر یستلم الرکن بمحجن ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے طواف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حجة الوداع مین ایک اونٹ پر استلام کرتے تھے حجر اسود کا ایک ٹیڑہی سر کی لکڑی سے **عن** صفیة بنت شیبة قالت لما اطمأن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بمکة عام الفتح طاف علی بعیر یستلم الرکن بمحجن فی یدہ قالت وانا انظر الیہ ترجمہ صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
جب اطمینان ہوا مکہ فتح کرنے کے بعد تو آپ نے طواف کیا ایک اونٹ پر سوار ہو کر چہوتے تھے حجر اسود کو ایک ٹیڑہی سر کی لکڑی سے جو اون کے ہاتھ مین تھی اور مین آپکو دیکھ
رہی تھی **عن** معروف یعنی ابن خربوذ المکی حدثنا ابو الطفیل قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطوف بالبیت علی راحلتہ یستلم الرکن بمحجنہ
ثم یقبلہ زاد محمد بن رافع ثم خرج الی الصفا والمروة فطاف سبعا علی راحلتہ ترجمہ ابو الطفیل سے روایت ہے مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
آپ طواف کرتے تھے خانہ کعبہ کا اپنے اونٹ پر سوار ہو کر استلام کرتے تھے حجر اسود کا ایک ٹیڑہے سر کی لکڑی سے پھر بوسہ لیتے تھے اوس لکڑی کو محمد بن رافع نے
زیادہ کیا پھر نکلے صفا و مروہ کی طرف اور سات پھیرے کئے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر **عن** جابر بن عبد اللہ قال طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجة الوداع
علی راحلتہ بالبیت وبالصفا والمروة لیراہ الناس ولیشرف لیسألوہ فان الناس غشوہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
طواف کیا حجة الوداع مین اپنے اونٹ پر خانہ کعبہ کا اور سعی کی صفا اور مروہ کے بیچ مین تاکہ لوگ آپکو دیکھین اور آپ بلند ہون واسطے پوچھنے کے کیونکہ لوگون نے
گھیر لیا تھا آپکو **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم مکة وہو یشتکی فطاف علی راحلتہ کلما اتی علی الرکن استلم الرکن بمحجن فلما فرغ من

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے نکلتے شجرہ کیجانب سے (جو ذوالحلیفہ مین تہا) اور داخل ہوتے مدینہ مین معرس (ایک موضع ہی چہہ میل مدینہ سے) کیجانب سے عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفتح من کداء علی مکۃ ودخل فی العمرۃ من کدی قال وکان عروۃ یدخل منہا جمیعا وکان اکثر ما کان یدخل من کدی وکان اقربہما الی منزلہ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ مین کداء کے جانب سے داخل ہوئے بلندی کیطرف سے اور عمرے مین کدی کیطرف سے (کداء وہ جانب ہے جو جنۃ المعلی کے طرف ہے بلند ہے اور کدی وہ جانب جو مکے کے نشیب مین ہے باب العمرہ کیطرف) اور عروہ دونو جانبون سے داخل ہوتے لیکن اکثر کدی مین جاتے کیونکہ وہ جانب ان کے گہر سے قریب تہا عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل مکۃ دخل من اعلاہا وخرج من اسفلہا ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے مین داخل ہوتے تو بلند جانب کیطرف سے آتے اور جب مکے سے نکلتے تو نیچے کیطرف سے نکلتے باب فی رفع الیدین اذا رای البیت جب خانہ کعبہ کو دیکہے تو دونو ہاتہ اوٹہاوے عن شعبۃ قال سمعت ابا قزعۃ یحدث عن المہاجر المکی قال سئل جابر بن عبد اللہ عن الرجل یری البیت یرفع یدیہ فقال ما کنت اری احدا یفعل ہذا الا الیہود وقد حججنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یکن یفعلہ ترجمہ مہاجر مکی سے روایت ہے کہ جابر عبد اللہ سے پوچہا جو شخص خانہ کعبہ دیکہے وہ دونو ہاتہ اٹہاوے انہون نے کہا مین تو کسیکو یہ کرتے نہین دیکہا سوا یہود کے اور ہم نے حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ آپ نہ ہاتہ نہ اوٹہاتے ف اکثر علماء حنفیہ و شافعیہ و مالکیہ کا یہی قول ہے اور امام احمد کے نزدیک جب کعبے کو دیکہے تو دونو ہاتہ اٹہاوے اور دعا کرے۔ اور بعضون نے اسکو حنفیہ اور شافعیہ سے بہی نقل کیا ہے عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما دخل مکۃ فطاف بالبیت فصلی رکعتین خلف المقام یعنی یوم الفتح ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے مین داخل ہوئے تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور دو رکعتین پڑہین مقام ابراہیم کے پیچہے جسدن مکہ فتح ہوا ف دو رکعتون سے مراد دوگانہ طواف ہے عن ابی ہریرۃ قال اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل مکۃ فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الحجر فاستلمہ ثم طاف بالبیت ثم اتی الصفا فعلاہ حیث ینظر الی البیت فرفع یدیہ فجعل یذکر اللہ ما شاء ان یذکرہ ویدعوہ قال والانصار تحتہ قال ہاشم فدعا وحمد اللہ ودعا ما شاء ان یدعو ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے مکہ مین تو پہلے حجر اسود پاس آئے اور اسکو بوسہ دیا پہر طواف کیا خانہ کعبہ کا پہر صفا پہاڑ پر آئے اور اوس پر چڑہ گئے یہانتک کہ خانہ کعبہ دکہلائی دینے لگا اور دونو ہاتہ اوٹہائے پہر ذکر کرنے لگے اللہ کا جو چاہا اور دعا مانگنے لگے اور انصار نیچے کہڑے تہے یا بیچ صفا پر چڑہنے کے لیے نیچے تہے ہاشم نے کہا دعا کی اور اللہ کی تعریف کی اور جو چاہا دعا کی ف دونو ہاتہ اٹہائے یعنی دعا کے لیے اور دعا مانگی بعض نسخون مین والانصار تحتہ ہے دونو ترجمے مذکور ہوئے باب فی تقبیل الحجر حجر اسود کو چومنے کا بیان عن عمر انہ جاء الی الحجر فقبلہ فقال

اس سنت ہی انہوں نے کہا کچھ جھوٹ ہی کچھ سچ میں نے کہا سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سعی کی صفا مروہ کے درمیان اونٹ پر یہ سچ ہی لیکن یہ جھوٹ ہی کہ یہ فعل سنت ہے کیونکہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے سرکتے نہ تھے اور دھکے جاتے تھے تو آپ نے سعی کی اونٹ پر سوار ہو کر تاکہ لوگ آپ کا کلام سنیں اور آپکو دیکھیں اور لوگوں کے ہاتھ آپ تک نہ جا سکیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو طواف اور سعی پیدل ہو کر کرنا چاہیے **عن** ابن عباس قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة وقد وهنتهم حمى يثرب فقال المشركون انه يقدم عليكم قوم وقد وهنتهم الحمى ولقوا منها شرا فاطلع الله سبحانه نبيه صلى الله عليه وسلم على ما قالوه فامرهم ان يرملوا الاشواط الثلاثة وان يمشوا بين الركنين فلما راوهم رملوا قالوا هؤلاء الذين ذكرتم ان الحمى قد وهنتهم هؤلاء اجلد منا قال ابن عباس ولم يمنعه ان يامرهم ان يرملوا الاشواط كلها الا الابقاء عليهم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے اور ضعیف کر دیا تھا انکو مدینہ کی بخار نے تو مشرکوں نے کہا تمہارے پاس وہ لوگ آتے ہیں جو بخار سے ضعیف ہو گئے ہیں اور بڑی تکلیف اٹھائی ہے اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی کو اس گفتگو سے مطلع کر دیا تو آپ نے حکم کیا لوگوں کو کہ پہلے تین پھیروں میں رمل کریں اور دو رکنوں کے درمیان میں یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کے معمولی چال چلیں جب مشرکین نے انکو دیکھا تو کہا تم کہتے تھے ان لوگوں کو بخار نے ضعیف کر دیا یہ تو ہم سے بھی زیادہ چالاک اور چست ہیں ابن عباس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سب پھیروں میں رمل کرنے کا حکم نہیں دیا ان پر رحم کر کے **ف** تاکہ تکلیف نہ ہو صرف صحت اور شجاعت ظاہر کرنے کیلئے تین پھیروں میں رمل کرنا کافی تھا **عن** اسلم قال سمعت عمر بن الخطاب يقول فيم الرملان والكشف عن المناكب وقد اطا الله الاسلام ونفى الكفر واهله مع ذلك لا ندع شيئا كنا نفعله على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ اسلم سے روایت ہے میں نے سنا حضرت عمر سے فرماتے تھے اب رمل اور مونڈھے کھولنے کی کیا ضرورت ہے اب تو اللہ نے اسلام کو مضبوط کر دیا اور کفر کو مٹا دیا اور کافروں کو تباہ کر دیا لیکن باوجود اسکے ہم اون باتوں کو نہیں چھوڑنے کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں کیا کرتے تھے **ف** اگرچہ ضرورت باقی نہ رہی مگر اتباع رسول کا ضرور ہے **عن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما جعل الطواف بالبيت وبين الصفا والمروة ورمي الجمار لاقامة ذكر الله ترجمہ ام المومنین عائشہ صدیقہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف بیت اللہ اور سعی صفا اور مروہ کے درمیان اور کنکریاں مارنا یہ سب اللہ جل جلالہ کی یاد کیلئے مقرر کی گئی **عن** ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم اضطبع فاستلم وكبر ثم رمل ثلاثة اطواف وكانوا اذا بلغوا الركن اليماني وتغيبوا من قريش مشوا ثم يطلعون عليهم يرملون تقول قريش كانهم الغزلان قال ابن عباس فكانت سنة ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اضطباع کیا پھر استلام کیا یعنی بوسہ دیا حجر اسود کا اور تکبیر کہی پھر تین پھیروں میں رمل کیا جب لوگ رکن یمانی پر پہنچتے اور قریش کے کافروں کی نظر سے غائب ہو جاتے تو معمولی چال سے چلتے جب پھر انکے سامنے آتے تو رمل کرتے ہوئے چلتے یہاں تک کہ قریش کہنے لگے گویا یہ ہرن ہیں ہرن ابن عباس نے کہا پھر یہ فعل سنت ہو گیا **عن** ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه اعتمروا من الجعرانة فرملوا بالبيت ثلاثا ومشوا اربعا ترجمہ عبد اللہ بن عباس روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب نے عمرہ کا احرام باندھا جعرانہ سے تو رمل کیا پہلے تین پھیروں میں پھر معمولی چال سے چلے **عن** نافع ان ابن عمر رمل من الحجر الى الحجر وذكر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل ذلك ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے رمل کیا حجر اسود سے لیکر حجر اسود تک اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا

باب الدعاء في الطواف

طواف میں دعا **عن** عبد الله بن السائب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بين الركنين ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار

طوافه اناخ فصلى ركعتين ترجمہ عبید اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے اور آپ بیمار تھے آپ نے طواف کیا اونٹ پر جب پاس
حجر اسود کے آتے تو ایک ٹیڑھی لکڑی تھی اوس سے چھوتے پھر جب طواف سے فارغ ہوئے تو اونٹ کو بٹھا کر دو رکعتیں پڑھیں یعنی دوگانہ طواف کا ادا کیا) عن ام سلمة زوج
النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت شكوت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم انى اشتكى فقال طوفي من وراء الناس وانت راكبة قالت فطفت ورسول الله
صلى الله عليه وسلم حينئذ يصلي الى جنب البيت وهو يقرأ بالطور وكتاب مسطور ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے میں نے شکایت کی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے بیماری کی آپ نے فرمایا تو سوار ہو کر طواف کر لوگوں کے پیچھے تو میں نے طواف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس وقت نماز پڑھ رہے تھے خانہ کعبہ کے پہلو میں
اور آپ پڑھتے تھے والطور وکتاب مسطور ف یعنی سورہ طور ایک رکعت میں پڑھی جیسی عادت شریف تھی یا دو رکعتوں میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوار ہو کر طواف کرنا
حالت بیماری میں درست ہے **باب** الاضطباع في الطواف اضطباع کرنا طواف میں **عن** يعلى قال طاف النبي صلى الله عليه وسلم مضطبعا ببرد اخضر
ترجمہ یعلی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے طواف کیا چادر سبز اوڑھ کر اضطباع کر کے **ف** اضطباع کہتے ہیں چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا **عن**
ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه اعتمروا من الجعرانة فرملوا بالبيت وجعلوا اردیتهم تحت اباطهم ثم قذفوها على عواتقهم
اليسرى ترجمہ عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے عمرہ کا احرام باندھا جعرانہ سے تو رمل کیا طواف میں رمل کہتے ہیں مونڈھے ہلاتے
ہوئے ذرا جلد جلد چلنے کو اور چادروں کو اپنی بغلوں کے تلے سے نکالا پھر اوس کو ڈال دیا بائیں کندھوں پر **ف** یعنی اضطباع کیا **باب** الرمل رمل کا بیان **عن**
ابی الطفیل قال قلت لابن عباس یزعم قومك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد رمل بالبيت وان ذلك سنة قال صدقوا وكذبوا قلت
وما صدقوا وكذبوا قال صدقوا قد رمل رسول الله صلى الله عليه وسلم وكذبوا ليس بسنة ان قريشا قالت زمن الحديبية دعوا محمدا
واصحابه حتى يموتوا موت النغف فلما صالحوه على ان يجيئوا من العام المقبل فيقيموا بمكة ثلاثة ايام فقدم رسول الله صلى الله
عليه وسلم والمشركون من قبل قعيقعان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاصحابه ارملوا بالبيت ثلاثا وليس بسنة قلت يزعم قومك
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم طاف بين الصفا والمروة على بعيره وان ذلك سنة فقال صدقوا وكذبوا قلت ما صدقوا وما
كذبوا قال صدقوا قد طاف رسول الله صلى الله عليه وسلم بين الصفا والمروة على بعيره وكذبوا ليس بسنة كان الناس لا يدفعون عن
رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا يصرفون عنه فطاف على بعير ليسمعوا كلامه وليروا مكانه ولا تناله ايديهم ترجمہ ابو الطفیل سے
روایت ہے میں نے ابن عباس سے کہا تمہاری قوم کے لوگ گمان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب طواف کیا خانہ کعبہ کا تو رمل کیا اور یہ رمل سنت ہے انہوں نے کہا
کچھ سچ اور کچھ جھوٹ میں نے کہا کیا سچ اور کیا جھوٹ ابن عباس نے کہا اتنا سچ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل کیا ہے اور یہ جھوٹ بولے کہ رمل سنت ہے
اصل قصہ یہ ہے کہ صلح حدیبیہ کے زمانہ میں قریش نے کہا چھوڑ دو محمد اور اون کے اصحاب کو مر جاوینگے اونٹ کی موت جیسے اونٹ کی ناک میں کیڑا پڑ کر مر جاتا ہے یعنی آپ ہی
بھوک کی ماری جاوینگے (سب آپ سے صلح ہوگئی اس بات پر کہ سال آئندہ آویں اور حج کریں اور تین دن مکے میں رہیں تو رسول اللہ صلعم آئے اور مشرکین بھی قعیقعان کی طرف سے
آئے (قعیقعان ایک پہاڑ کا نام ہے) آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا تین پھیروں میں رمل کرو **ف** یعنی اگرچہ مونڈھے ہلاتے ہوئے جیسے سپاہی جنگ کے لیے جاتا ہے رمل
تین پھیروں میں طواف کے سنت ہے [illegible] نزدیک ہر عمرہ میں اور حج کے ایک طواف میں جس کے بعد سعی ہو تو اگر طواف القدوم کے بعد سعی کی [illegible] رمل کرے
نہیں تو طواف الزیارة میں کرے [illegible] سنت نہیں ہے میں نے کہا تمہارے لوگ سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا صفا اور مروہ [illegible]

اور لپٹے ہوئے درمیان مین حجر اسود اور دروازہ کعبہ کے اور اپنا سینہ اور منہ اور دونو ہاتھ اور ہتھیلیان اسطرح بچھائین
اور انکو پہیلا دیا پہر کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا (چمٹے تہے ملتزم سے) عن عبد اللہ بن
السائب انہ کان یقود ابن عباس فیقیمہ عند الشقۃ الثالثۃ مما یلی الرکن الذی یلی الحجر مما یلی الباب فیقول لہ
ابن عباس انبئت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی ھھنا فیقول نعم فیقوم فیصلی ترجمہ عبد اللہ بن
السائب کھینچا کرتے تہے عبد اللہ بن عباس کو (جب وہ اندھے ہوگئے تہے) اور کھڑا کر دیتے تہے اون کو تیسرے کونے مین حجر اسود
کے پاس باب کعبہ کے قریب پھر ابن عباس کہتے تھے مجکو خبر دی گئی تم کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہان نماز پڑہتے تہے مین کہتا تہا
ہان پھر وہان نماز پڑہتے تھے **باب** امر الصفا والمروۃ صفا اور مروے کا بیان **عن** عروۃ انہ قال قلت لعائشۃ
زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا یومئذ حدیث السن ارایت قول اللہ تعالی ان الصفا والمروۃ من شعائر
اللہ فما اری علی احد شیئا ان لا یطوف بھما قالت عائشۃ کلا لو کان کما تقول کانت فلا جناح
علیہ ان لا یطوف بھما انما انزلت ھذہ الایۃ فی الانصار کانوا یھلون لمناۃ وکانت مناۃ حذو قدید
وکانوا یتحرجون ان یطوفوا بین الصفا والمروۃ فلما جاء الاسلام سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
ذلک فانزل اللہ تعالی ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر نے کہا مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پ
مین کہا دیکھو اللہ جل جلالہ فرماتا ہی بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیون مین سی ہین سو جو حج کری خانہ کعبہ کا یا عمرہ کرے تو کچھ
گناہ نہین ہی اوسپر سعی کرنا درمیان مین اون کے) تو مین سمجھتا ہون اگر کوئی سعی نہ کری جب بہی کچھ قباحت نہین حضرت عائشہ نے
جواب دیا ہرگز نہین اگر جیسا تم سمجھتے ہو ویسا ہوتا تو اللہ یون فرماتا کہ گناہ نہین ہے سعی نہ کرنا صفا اور مروے مین تو آیت انصار کے
حق مین اوتری ہی وہ لوگ حج کیا کرتے تھے مناۃ کیواسطے اور مناۃ کی مقابل قدید کے تہا (قدید ایک قریہ ہی مناۃ اوسکی سامنے رہا
کرتا تہا) وہ لوگ صفا اور مروے کے بیچ مین سعی کرنا برا سمجھتے تہے جب دین اسلام سے مشرف ہوئے تو انہون نے پوچھا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سی اوسوقت اللہ جل جلالہ نے اوتارا کہ صفا اور مروہ دونون اللہ کے نشانیون مین سی ہین (مقصود اس سے رفع ہی انکی
خیال کا کہ سعی مین قباحت نہین ہی **عن** عبد اللہ بن ابی اوفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر فطاف بالبیت
وصلی خلف المقام رکعتین ومعہ من یسترہ من الناس فقیل لعبد اللہ ادخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکعبۃ
قال لا **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور مقام ابراہیم
کے پیچھے دو رکعتین پڑہین اور آپکے ساتھ اتنی لوگ تہی آپ اون مین چھپے ہوئی تہے تو عبد اللہ سے کہا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کعبے کے اندر گئے تھی انہون نے کہا نہین دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی پھر آئی آپ صفا اور مروے پر اور سعی کی درمیان اون کے
سات بار پہر سر منڈایا **عن** کثیر بن جمھان ان رجلا قال لعبد اللہ بن عمر بین الصفا والمروۃ یا ابا عبد الرحمن
انی اراک تمشی والناس یسعون قال ان امشی فقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی وان سعی فقد رایت

ترجمہ عبداللہ بن السائب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان میں آئے تو میں نے سنا آپ دعا کرتے تھے ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة
حسنة وقنا عذاب النار عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا طاف في الحج والعمرة اول ما يقدم فانه يسعى ثلاثة اطواف ويمشي اربعا
ثم يصلي سجدتين ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب طواف کرتے
حج یا عمرہ میں اول مرتبہ آنے کے بعد تو تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے اور باقی چار پھیرے دن میں معمولی چال سے
چلتے پھر دو رکعتیں پڑھتے **باب** الطواف بعد العصر عصر کی نماز کے بعد طواف کرنے کا بیان -
عن جبير بن مطعم يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تمنعوا احدا يطوف بهذا
البيت ويصلي اي ساعة شاء من ليل او نهار ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت منع کرو کسی کو طواف کرنے سے اس گھر کا اور نماز پڑھنے سے جس وقت جی چاہے
رات اور دن میں (اگرچہ بعد عصر یا بعد فجر کے ہو) **باب** طواف القارن قران کرنے والے کا طواف
عن جابر بن عبد الله يقول لم يطف النبي صلى الله عليه وسلم ولا اصحابه بين الصفا
والمروة الا طوافا واحدا طوافه الاول ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہتے
تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے صفا اور مروہ میں ایک ہی بار سعی کی پہلے مرتبہ **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ قارن کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے **عن** عائشة ان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم الذين
كانوا معه لم يطوفوا حتى رموا الجمرة ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے طواف
نہیں کیا جب تک جمرہ عقبہ کی رمی نہ کر لی **عن** عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لها طوافك بالبيت وبين الصفا
والمروة يكفيك لحجتك وعمرتك ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طواف تیرا خانہ کعبہ کا اور سعی صفا مروہ
کی کافی ہے حج اور عمرہ دونوں کو **باب** الملتزم ملتزم کا بیان **عن** عبد الرحمن بن صفوان قال لما فتح رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة
قلت لالبسن ثيابي وكانت داري على الطريق فلانظرن كيف يصنع رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلقت فرايت النبي صلى
الله عليه وسلم قد خرج من الكعبة هو واصحابه وقد استلموا البيت من الباب الى الحطيم وقد وضعوا خدودهم على البيت
ورسول الله صلى الله عليه وسلم وسطهم ترجمہ عبدالرحمن بن صفوان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا تو میں نے کہا میں اپنے
کپڑے پہنونگا اور میرا گھر بھی راستے پر تھا تو دیکھونگا کہ رسول اللہ صلعم کیا کرتے ہیں میں گیا تو میں نے دیکھا آپ کعبہ کے اندر سے نکلے اور آپکے صحابہ بھی نکلے اور سب لوگ چمٹ
گئے خانہ کعبہ کو دروازہ سے لیکر حطیم تک اور اپنے رخسارے کعبہ سے لگا دیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کے بیچ میں تھے **ف** ملتزم وہ جگہ ہے خانہ کعبہ کا جو درمیان میں حجر اسود
اور باب کعبہ کے ہے **عن** شعيب قال طفت مع عبد الله فلما جئنا دبر الكعبة قلت الا نتعوذ قال نعوذ بالله من النار ثم مضى حتى استلم الحجر واقام بين الركن
والباب فوضع صدره ووجهه وذراعيه وكفيه هكذا وبسطهما ثم قال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعله ترجمہ شعیب سے روایت
ہے میں نے طواف کیا عبداللہ کے ساتھ جب ہم کعبہ کے پیچھے آئے تو ہم نے کہا تم پناہ نہیں مانگتے انہوں نے کہا ہم پناہ مانگتے ہیں اللہ کی جہنم سے پھر گئے اور چھوا حجر اسود

وحده انجز وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده ثم دعا بين ذلك وقال مثل هذا ثلاث
مرات ثم نزل الى المروة حتى اذا انصبت قدماه رمل في بطن الوادي حتى اذا صعدنا مشى حتى اتى المروة
فصنع على المروة مثل ما صنع على الصفا حتى اذا كان اخر الطواف على المروة قال اني لو استقبلت من امري
ما استدبرت لم اسق الهدي ولجعلتها عمرة فمن كان منكم ليس معه هدي فليحل وليجعلها عمرة فحل
الناس كلهم وقصروا الا النبي صلى الله عليه وسلم ومن كان معه هدي فقام سراقة بن جعشم فقال يا رسول الله
العامنا هذا ام للابد فشبك رسول الله صلى الله عليه وسلم اصابعه في الاخرى ثم قال دخلت العمرة في
الحج هكذا مرتين لا بل لابد ابد لا بل لابد ابد قال وقدم علي رضي الله عنه من اليمن ببدن النبي صلى
الله عليه وسلم فوجد فاطمة رضي الله عنها ممن حل ولبست ثيابا صبيغا واكتحلت فانكر علي ذلك
عليها وقال من امرك بهذا فقالت ابي فكان علي يقول بالعراق فذهبت الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم محرشا على فاطمة في الامر الذي صنعته مستفتيا لرسول الله صلى الله عليه وسلم في الذي ذكرت عنه
فاخبرته اني انكرت ذلك عليها فقالت ابي امرني بهذا فقال صدقت صدقت ماذا قلت حين فرضت
الحج قال قلت اللهم اني اهل بما اهل به رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فان معي الهدي فلا تحل قال
وكان جماعة الهدي الذي قدم به علي من اليمن والذي اتى به النبي صلى الله عليه وسلم من المدينة مائة قال فحل
الناس كلهم وقصروا الا النبي صلى الله عليه وسلم ومن كان معه هدي قال فلما كان يوم التروية توجهوا
الى منى فاهلوا بالحج فركب رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بمنى الظهر والعصر والمغرب والعشاء والصبح ثم مكث
قليلا حتى طلعت الشمس وامر بقبة له من شعر فضربت بنمرة فسار رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تشك
قريش ان رسول الله صلى الله عليه وسلم واقف عند المشعر الحرام بالمزدلفة كما كانت قريش تصنع في الجاهلية
فاجاز رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اتى عرفة فوجد القبة قد ضربت بنمرة فنزل بها حتى اذا زاغت
الشمس امر بالقصواء فرحلت له فركب حتى اتى بطن الوادي فخطب الناس فقال ان دماءكم واموالكم
عليكم حرام كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا الا ان كل شيء من امر الجاهلية تحت
قدمي موضوع ودماء الجاهلية موضوعة واول دم اضعه دماؤنا دم قال عثمان دم ابن ربيعة وقال سليمان
دم ربيعة بن الحرث بن عبد المطلب وقال بعض هؤلاء كان مسترضعا في بني سعد فقتلته هذيل وربا
الجاهلية موضوع واول ربا اضعه ربانا ربا عباس بن عبد المطلب فانه موضوع كله اتقوا الله في النساء فانكم
اخذتموهن بامانة الله واستحللتم فروجهن بكلمة الله وان لكم عليهن ان لا يوطئن فرشكم احدا تكرهونه
فان فعلن فاضربوهن ضربا غير مبرح ولهن عليكم رزقهن وكسوتهن بالمعروف واني قد تركت فيكم

رسول الله صلی الله علیه وسلم يسعى فانا شيخ كبير ترجمہ کثیر بن جمہان سے روایت ہے ایک شخص نے عبداللہ بن عمر سے
کہا صفا اور مروہ کے درمیان میں تم کو دیکھتا ہوں تم چلتے ہو اور لوگ دوڑتے ہیں انہوں نے کہا اگر میں چلتا ہوں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چلتے دیکھا اور اگر میں دوڑتا ہوں
تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوڑتے دیکھا اور میں بوڑھا ضعیف ہوں **ف** اس واسطے چلتا ہوں اور چلنا خلاف سنت بھی
نہیں ہے **باب** صفة حجة النبي صلى الله عليه وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال **عن** محمد قال دخلنا
على جابر بن عبد الله فلما انتهينا اليه سال عن القوم حتى انتهى الي فقلت انا محمد بن علي بن حسين فاهوى
بيده الى راسي فنزع زري الاعلى ثم نزع زري الاسفل ثم وضع كفه بين ثديي وانا يومئذ غلام شاب
فقال مرحبا بك واهلا يا ابن اخي سل عما شئت فسالته وهو اعمى وجاء وقت الصلوة فقام في نساجة ملتحفا
بها يعني ثوبا ملفقا كلما وضعها على منكبيه رجع طرفاها اليه من صغرها فصلى بنا ورداؤه الى جنبه على
المشجب فقلت اخبرني عن حجة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال بيده فعقد تسعا ثم قال ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم مكث تسع سنين لم يحج ثم اذن في الناس في العاشرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حاج فقدم
المدينة بشر كثير كلهم يلتمس ان ياتم برسول الله صلى الله عليه وسلم ويعمل مثل عمله فخرج رسول الله صلى الله
عليه وسلم وخرجنا معه حتى اتينا ذا الحليفة فولدت اسماء بنت عميس محمد بن ابي بكر فارسلت الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف اصنع قال اغتسلي واستذفري بثوب واحرمي فصلى رسول الله صلى الله
عليه وسلم في المسجد ثم ركب القصواء حتى اذا استوت به ناقته على البيداء قال جابر نظرت الى مد بصري من بين
يديه من راكب وماش وعن يمينه مثل ذلك وعن يساره مثل ذلك ومن خلفه مثل ذلك ورسول الله صلى الله
عليه وسلم بين اظهرنا وعليه ينزل القران وهو يعلم تاويله فما عمل به من شيء عملنا به فاهل بالتوحيد لبيك
اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك واهل الناس
بهذا الذي يهلون به فلم يرد عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا منه ولزم رسول الله صلى
الله عليه وسلم تلبيته قال جابر لسنا ننوي الا الحج لسنا نعرف العمرة حتى اذا اتينا البيت معه استلم الركن
فرمل ثلاثا ومشى اربعا ثم تقدم الى مقام ابرهيم فقرأ واتخذوا من مقام ابرهيم مصلى فجعل المقام بينه
وبين البيت قال فكان ابي يقول قال ابن نفيل وعثمان ولا اعلمه ذكره الا عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
سليمان ولا اعلمه الا قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الركعتين بقل هو الله احد وبقل يا ايها
الكفرون ثم رجع الى البيت فاستلم الركن ثم خرج من الباب الى الصفا فلما دنا من الصفا قرأ ان الصفا
والمروة من شعائر الله نبدأ بما بدأ الله به فبدأ بالصفا فرقي عليه حتى رأى البيت فكبر الله ووحده وقال
لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو على كل شيء قدير لا اله الا الله

کا وقت آگیا وہ ایک کپڑا اوڑھ کر کھڑی ہوئیں اسقدر چھوٹا تھا کہ اس کے کندھے پر ڈالتے تو دوسرے کندھے پر سے گر جاتا آخر اوسی کپڑے مین
نماز پڑھی اور چادر اونکی تپائی پر رکھی تھی مین نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حج بتلاؤ انہون نے ہاتھ سے اشارہ
کیا اور نو کا شمار بتلایا (عقد انامل سے) پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو سال تک مدینے مین رہے حج نہین کیا بعد اوسکے
دسوین سال لوگون مین پکار دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کو جانیوالے ہین بہت سے لوگ مدینے مین اکٹھے جمع ہوئے ہر ایک یہی
چاہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے اور جو آپ نے کیا وہ کرے **ف** بعضون نے کہا نوے ہزار آدمی جمع ہوئے
بعضون نے کہا ایک سو تیس ہزار تھے **ت** تو نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے یہان تک کہ ذوالحلیفہ
مین پہونچے وہان اسماء بنت عمیس محمد بن ابی بکر کو جنین انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہلا بھیجا اب مین کیا
کرون آپ نے فرمایا غسل کر لے اور لنگوٹ باندھ لے ایک کپڑے کا اور احرام باندھ پھر نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مسجد مین (یعنی ذوالحلیفہ کی مسجد مین) بعد اوسکے سوار ہوئے قصوا پر (قصوا نام تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ کا) جب
اونٹ آپکا کھڑا ہوا بیدا کے میدان پر (جابر نے کہا) مین نے جہانتک میری نگاہ جاتی تھی آپکے داہنے اور بائین اور سامنے
اور پیچھے دیکھا لوگ ہی تھے سوار اور پیدل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگون کے درمیان مین تھے) اور آپ پر قرآن اترتا
جاتا تھا اور آپ اسکے معنے سمجھتے تھے اور ہم لوگ تو جو کام آپ کرتے تھے وہی کرتے تھے آپ نے لبیک پکار کر کہا لبیک اللہم لبیک
لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لاشریک لک **ف** مین حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین اے اللہ مین
حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین تیرا کوئی شریک نہین حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین
سب تعریف اور نعمت تجھی کو سجتی ہے اور سلطنت بھی تجھی کو ہے تیرا کوئی شریک نہین ہے **ت** اور لوگون نے بھی لبیک
پکاری جو پکارتے تھے آپ نے اون کو منع نکیا لیکن آپ اپنی لبیک کہتے رہے جابر نے کہا ہم لوگ تو نیت نہین کرتے تھے مگر
حج کی ہم عمرے کو جانتے نہ تھے **ف** یعنی عمرے کا بالکل قصد ہی نہ تھا یا عمرے کو درست نہ جانتے تھے حج کے مہینون مین جیسے جاہلیت
مین یہی اعتقاد تھا **ت** جب ہم بیت اللہ مین پہونچے تو پہلے آپ نے بوسہ دیا حجر اسود کو **ف** یعنی حجر اسود کو ہاتھ لگا کر چوم لیا
ت پھر تین پھیرون مین رمل کیے **ف** رمل کے معنے اوپر گزر چکے یعنی اکڑ اکڑ کے مونڈھے ہلاتے ہوئے جلد جلد چلے **ت** اور چار
پھیرون مین معمولی چال سے چلے پھر آگے بڑھے مقام ابراہیم کیطرف اور اس آیت کو پڑھا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى
ف بناؤ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہہ **ت** تو مقام ابراہیم آپ کے اور کعبہ کے درمیان تھا آپ نے دو رکعتون مین
قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون پڑھا **ف** یعنی پہلے رکعت مین قل یا ایہا الکافرون پڑھا اور دوسری رکعت مین قل ہو
اللہ احد **ت** پھر آپ حجر اسود کیطرف اور اوسکو بوسہ دیا بعد اوسکے صفا کیطرف نکلے مسجد کے دروازے سے (یعنی باب
الصفا سے) جب نزدیک پہونچے صفا کے آپ نے یہ آیت پڑھی إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ یعنی صفا اور مروہ دونون
اللہ کی نشانیون مین سے ہین شروع کرتا ہون مین (سعی کو) اوس پہاڑ سے جسکا نام پہلے اللہ نے لیا (یعنی صفا کا) تو شروع کیا آپ نے

ما لن تضلوا بعده ان اعتصمتم به كتاب الله وانتم مسئولون عني فما انتم قائلون قالوا نشهد
انك قد بلغت واديت ونصحت ثم قال باصبعه السبابة يرفعها الى السماء وينكبها الى الناس
اللهم اشهد اللهم اشهد ثم اذن بلال ثم اقام فصلى الظهر ثم اقام فصلى العصر ولم يصل
بينهما شيئا ثم ركب القصواء حتى اتى الموقف فجعل بطن ناقته القصواء الى الصخرات وجعل حبل المشاة
بين يديه فاستقبل القبلة فلم يزل واقفا حتى غربت الشمس وذهبت الصفرة قليلا حين غاب القرص
واردف اسامة خلفه فدفع رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد شنق للقصواء الزمام حتى ان راسها
ليصيب مورك رحله وهو يقول بيده اليمنى السكينة ايها الناس السكينة ايها الناس كلما
اتى حبلا من الحبال ارخى لها قليلا حتى تصعد حتى اتى المزدلفة فجمع بين المغرب والعشاء باذان واحد
واقامتين قال عثمان ولم يسبح بينهما شيئا ثم اتفقوا ثم اضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى طلع
الفجر فصلى الفجر حين تبين له الصبح قال سليمان بنداء واقامة ثم اتفقوا ثم ركب القصواء حتى اتى المشعر الحرام
فرقي عليه قال عثمان وسليمان فاستقبل القبلة فحمد الله وكبره وهلله زاد عثمان ووحده فلم يزل
واقفا حتى اسفر جدا ثم دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل ان تطلع الشمس واردف الفضل بن عباس و
كان رجلا حسن الشعر ابيض وسيما فلما دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم مر الظعن يجرين فطفق الفضل ينظر
اليهن فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده على وجه الفضل وصرف الفضل وجهه الى الشق الاخر وحول
رسول الله صلى الله عليه وسلم يده الى الشق الاخر وصرف الفضل وجهه الى الشق الاخر ينظر حتى اتى محسر فحرك
قليلا ثم سلك الطريق الوسطى الذي يخرجك الى الجمرة الكبرى حتى اتى الجمرة التي عند الشجرة فرماها بسبع
حصيات يكبر مع كل حصاة بمثل حصى الخذف فرمى من بطن الوادي ثم انصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم
الى المنحر فنحر بيده ثلاثا وستين وامر عليا فنحر ما غبر يقول ما بقي واشركه في هديه ثم امر من كل بدنة
ببضعة فجعلت في قدر فطبخت فاكلا من لحمها وشربا من مرقها قال سليمان ثم ركب ثم افاض رسول
الله صلى الله عليه وسلم الى البيت فصلى بمكة الظهر ثم اتى بني عبد المطلب وهم يسقون على زمزم فقال
انزعوا بني عبد المطلب فلولا ان يغلبكم الناس على سقايتكم لنزعت معكم فناولوه دلوا فشرب منه

ترجمہ امام محمد باقر رضہ سے روایت ہے ہم گئے جابر بن عبد اللہ انصاری پاس جب وہاں پہونچے تو انہوں نے پوچھا کون کون ہیں یہاں تک
کہ میری باری آئے میں نے کہا میں محمد بن علی بن حسین ہوں انہوں نے اپنا ہاتھ میرے سر پر پھیرا اور میرا اوپر کا دامن اٹھایا
پھر نیچے کا بعد اوسکے اپنا ہاتھ میری دونوں چھاتیوں کے بیچ میں رکھا اور میں اون دنوں میں لڑکا جوان تھا اور کہا خوشی
ہو تجھکو تو اپنے لوگوں میں آیا جو تیرا جی چاہے تو پوچھ اے بیٹے میرے بھائی کے میں نے اون سے پوچھا وہ اندہے تھے اور نماز

پس اب احرام نہ کھولنا چاہیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جتنے جانور ہدی کے یمن سے لائے تھے اور جتنے علی رضی اللہ عنہ یمن سے لیکر آئے سب ملا کر سو ہوئے سب لوگ حلال ہو گئے اور بال کترائے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ جنکے ساتھ ہدی تھے انہوں نے احرام کھولا جب یوم الترویہ ہوا **ف** یوم الترویہ آٹھویں تاریخ کو کہتے ہیں ذیحجہ کے **ت** سب لوگ متوجہ ہوئے منا کی طرف اور احرام باندھا حج کا تو سوار ہوئے رسول اللہ صلعم اور منا میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا پڑھی پھر دوسرے دن صبح کی نماز وہیں پڑھ کر تھوڑی دیر ٹھہرے یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا اور حکم کیا آپ نے خیمہ کھڑا کرنے کا جو بالوں سے بنا ہوا تھا وادی نمرہ میں (ایک وادی ہے قریب عرفات کے اور وہی حد ہے حرم کی) پھر چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آگے عرفات کی طرف) اور قریش اس بات میں شک نہیں کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ میں مشعر حرام پاس ٹھہر جائینگے جیسے وہ کیا کرتی تھی جاہلیت میں **ف** قریش جاہلیت کے زمانے میں مزدلفہ میں ٹھہرتے تھے اور عرفات کو نہیں جاتے تھے اور عرب سب عرفات کو جاتے وہ سمجھے کہ آنحضرت بھی قریش کا اتباع کرینگے لیکن آپ وہاں نہ ٹہرے **ت** اور تجاوز کر گئے (آگے بڑھ گئے) یہاں تک کہ عرفات کو پہونچے تو دیکھا کہ قبہ تیار ہے وادی نمرہ میں آپ اوس میں اوترے جب آفتاب ڈھل گیا تو حکم فرمایا قصوا (اونٹنی کا نام ہے) کے لانے کا اوسپر پالان کسا گیا آپ اوسپر سوار ہوئے یہاں تک کہ وادی کی اندائی اور خطبہ سنایا لوگوں کو فرمایا تمہاری جانیں اور مال تمپر حرام ہیں **ف** یعنی ایک تم میں سے دوسرے کا خون نہ کرے نہ اوسکا مال چھینے **ت** جیسے یہ دن اس مہینے میں اس شہر میں **ف** یعنی جیسا تم حرام جانتے ہو کسی کے مال لینے کو اور خون کرنیکو اس دن میں اس مہینے میں اور اس شہر میں ایسے ہی ہمیشہ کسی جگہہ ہو مسلمان کا خون کرنا ناحق اوسکا مال لینا حرام ہے **ت** آگاہ ہو خبردار ہو جاؤ ہر بات جاہلیت کی زمانے کے میرے قدموں کے تلے پامال ہو گئی (یعنی لغو اور باطل ہو گئی اوسکا کچھ اعتبار نہ رہا) اور جتنے خون جاہلیت کے زمانے میں کسی نے کیے تھے سب معاف ہیں (یعنی اب اونکا تدارک کچھ نہ ہوگا نہ قصاص نہ دیت) اور اول خون جو میں اپنے علاقے کے خونوں میں سے معاف کرتا ہوں ابن ربیعہ یا ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب کا ہے (جو آپ کے چچا زاد بھائی تھے) اور وہ دودھ پیتا تھا بنی سعد میں قتل کر ڈالا اوسکو قبیلہ ہذیل کے لوگوں نے اور جتنے سود (بیاج تھے) جاہلیت کے زمانے کے لوگوں پر باقی ہیں وہ سب موقوف ہوئے اور پہلا سود جو میں موقوف کرتا ہوں اپنا سود ہے عباس بن عبد المطلب (اپنے چچا کا) کیونکہ سود بالکل موقوف ہے **ف** اسکا یہ مطلب نہیں کہ اور سود بالکل موقوف نہیں ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ سب سے پہلے لوگوں کی تسکین اور تشفی کے لیے میں اپنے عزیز کا سود اوڑا دیتا ہوں اسواسطے کہ سود مطلقاً اوڑا دیا گیا ہے خواہ کسیکا ہو **ت** پھر ڈرو اللہ سے عورتوں کے باب میں (یعنی اون کے حقوق جو اللہ نے شرع کیے ادا کرو) کیونکہ تم نے اونکو لیا ہے اپنے قبضے میں اللہ کی امان کے ساتھ (یعنی عہد کیا ہے اونکے حقوق ادا کرنیکا) اور حلال کیا تم نے اونکی شرمگاہوں کو اللہ کے حکم سے (فانکحوا ما طاب لکم) اور تمہارا حق اونپر یہ ہے کہ نہ آنے دیں تمہارے بچھونوں پر اوس شخص کو جسکا آنا تم برا جانتے ہو (یعنی نہ اون دیں گھر میں کسیکو آنیکا بغیر مرضی تمہاری کے) اگر ایسا کریں تو اونکو مارو نہ ایسا سخت کہ جسے

صفا سے اور آپ چڑھ گئے اوس پر یہانتک کہ خانہ کعبہ کو دیکھ لیا **ف** اوس زمانے مین عمارتین ایسی نہ تھین کعبہ صفا پر سے معلوم ہوتا
تھا مگر اب عمارتون مین ڈھنپ گیا ہے **ت** تو تکبیر کہی اللہ کے اور توحید بیان کی اوسکے اور فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وہو علی کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ **ف**
اللہ ایک ہی کوئی معبود سچا نہین سوا اوسکے اوسکا کوئی شریک نہین اوسی کی سلطنت ہے اور اوسیکو تعریف بجتی ہے جلاتا ہے اور
مارتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے کوئی معبود نہین سچا سوا اوسکے وہ اکیلا ہے اوسنے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے **محمد** صلی اللہ علیہ وسلم
کی مدد کی اور شکست دی کافرون کے گروہون کو اوسنے اکیلے نے **ت** پھر دعا کی درمیان مین اسکے تین بار انھی کلمات کو کہا
بعد اوسکے اوترے مروہ جانے کو جب نشیب مین آپ کے قدم پہونچے وادی کے اندر دوڑکر چلے جب نشیب سے نکلکر اوپر چڑھنے لگے تو معمولی
چال سے چلے **ف** اب وہان نشیب نہین ہے بلکہ دو نشان سبز بنادیے ہین جنکو میلین اخضرین کہتے ہین اور وہ صفا سے مروہ
کو جاتے ہوئے بائین طرف مسجد الحرام کے دیوار مین منصوب ہین اونکے بیچ مین دوڑتے ہین **ت** یہانتک کہ مروہ پر آئے
اور وہان بھی ویسا ہی کیا جیسا صفا پر کیا تھا جب اخیر کا پھیرا مروہ پر ختم ہوا فرمایا اگر مجھے پہلے وہ حال معلوم ہوتا جو بعد کو
معلوم ہوا **ف** کہ تیرا احرام کھولنا شاق گذریگا بغیر میرے احرام کھولے ہوئے یا یہ امر کہ عمرہ حج کے مہینون مین درست ہے یا یہ
امر کہ تم کو مکے مین جاکر احرام کھول ڈالنا پڑیگا **ت** تو مین اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا اور حج کی بدلی عمرہ کرتا **ف** یعنی حج کو عمرہ کر
ڈالتا مگر چونکہ ہدی ساتھ لایا ہون تو احرام نہین کھول سکتا **ت** لیکن تم مین سے جسکے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے
اور حج کو عمرہ کر دیوے **ف** یعنی حج کو فسخ کرکر عمرہ کر دیوے یہ امر امام احمد کے نزدیک درست ہے اور اکثر علما کے نزدیک درست نہین
بلکہ خاص تھا اوس سال کے لیے جاہلیت کا خیال توڑنیکو کہ حج کے مہینون مین عمرہ کرنا درست نہین مگر یہ تخصیص باطل ہوتی
ہے آگے کے مضمون سے **ت** سب لوگون نے احرام کھول ڈالا اور بال کترائے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور
جسکے پاس ہدی تھی تو سراقہ بن جعشم کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ یہ حکم (یعنی حج کو فسخ کرکے عمرہ بنا دینا) اسی سال مین درست
ہے یا ہمیشہ کیواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیان دوسرے ہاتھ کی انگلیون مین ڈالکر فرمایا عمرہ حج مین
شریک ہوگیا دو بار نہین بلکہ ہمیشہ کیواسطے **ف** یہ عبارت بظاہر موید ہے امام احمد کے مذہب کو اور اوس صورت مین کہ حکم
سے مراد عمرہ کا بجالانا حج کے مہینون مین ہو کیونکہ یہ سب کے نزدیک درست ہے **ت** اور حضرت علی رض تشریف لائے یمن سے کئی
اونٹ لیکر تو فاطمہ کو دیکھا انہون نے احرام کھول ڈالا تھا اور رنگین کپڑے پہنے تھے اور سرمہ لگایا تھا علی رض نے اسکا انکار کیا اور پوچھا
تم کو کس نے ایسا حکم دیا انہون نے کہا میرے باپ نے **محمد** ۱۲ (راوی) جابر نے کہا کہ علی عراق مین کہتے تھے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس گیا فاطمہ رض کے شکایت کرنیکو کہ انہون نے ایسا کیا ہے جب مین نے منع کیا تو آپکا نام لگاتے ہین رسول اللہ صلعم نے فرمایا
سچ کہتی ہے فاطمہ تم نے کیا نیت کی تھی احرام باندھتے ہوئے علی نے کہا مین نے یہ نیت کی تھی کہ مین اہلال کرتا ہون (لبیک
پکارتا ہون) ساتھ اوس چیز کے جسکا اہلال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ساتھ تو ہدی ہے

پھر دوسری بیچ والی راہ سے چلے ف یہ درمیانی راہ جس سے آپ آئے اوسکی سوا ہے اور راہ کو طریق ضب کہتے ہیں اور اوسکو طریق مازمین کہتے ہیں نام دو پہاڑوں کا ہے ت جو جمرہ عقبہ پر یہجاتی ہے یہانتک کہ آئے اوس جمرہ
پاس جو درخت کے پاس ہے اور سات کنکریاں اوسپر ماریں ہر کنکری پر تکبیر کہی اور ہر کنکری ایسی تھی جیسی کہ انگلی میں رکہکر پھینکتے ہیں یعنی برابر دانہ باقلا کے لیکن آپ نے کنکریاں ماریں وادی کی اندر سے
پہر وہاں سے لوٹ کر آئے نحر کرنے کی جگہہ میں اور اپنے ہاتہہ سے تریسٹہہ اونٹونکو نحر کیا باقی کیواسطے حضرت علی کو حکم کیا انہوں نے جتنے باقی تھے سب کو نحر کر دیا اور شریک کیا آپ نے حضرت علی کو اپنی
ہدی میں یعنی اونکو کچھہ اونٹ دیدیے نحر کرنیکو پہر حکم کیا ہر اونٹ میں سے ایک ایک بوٹی گوشت لینیکو سب کو ہانڈی میں ڈالکر پکایا گیا پہر آپ نے اور علی نے اوسکو کہایا اور شوربا
اوسکا پیا پہر آپ سوار ہوئے اور بیت اللہ کیطرف چلے ف یعنی طواف کو پہر آنکر ظہر پڑہی بعد اوسکے عبد المطلب کی اولاد پاس آئے وہ زمزم کا پانی پلاتے تھے آپ نے فرمایا کہینچو پانی اے اولاد
عبد المطلب کے اگر نہوتا خوف اسکا کہ لوگ تم کو مغلوب کر لینگے تمہاری پانی پلانے پر تو میں بھی تمہارے ساتہہ کہینچتا (لوگ مغلوب کرینگے یعنی اگر میں کہینچونگا تو لوگ مجھکو دیکہکر میری
پیروی کرینگے اور ایسا ہجوم ہوگا کہ تم کہینچ نہ سکوگے تو یہ کام تمہارے ہاتہہ سے جاتا رہیگا جو بڑے ثواب کا کام ہے) انہوں نے ایک ڈول کہینچکر آنحضرت کو دیا آپ نے اوس
میں سے پیا ف ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ظہر کی نماز منا ہی میں پڑہی مگر صحیح یہی ہے کہ مکہ میں پڑہی اور منا میں شاید نفل پڑہا ہوگا عن محمد ابن علی ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم صلی الظہر والعصر باذان واحد بعرفة ولم یسبح بینہما واقامتین وصلی المغرب والعشاء بجمع باذان واحد واقامتین ترجمہ امام محمد باقر سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر عرفات میں ایک ہی اذان سے پڑہی اور درمیان انکے نفل نہیں پڑہا لیکن تکبیریں کہیں دو اسیطرح مغرب اور عشا کو مزدلفہ میں ایک اذان
اور دو اقامت سے پڑہا اور ایک روایت میں ہے کہ ایک ہی اقامت سے پڑہا عن جابر قال ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد نحرت ہہنا ومنی کلہا منحر ووقف
بعرفة فقال قد وقفت ہہنا وعرفة کلہا موقف ووقف بالمزدلفة فقال قد وقفت ہہنا ومزدلفة کلہا موقف ترجمہ جابر سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اس جگہہ نحر کیا اور منا سارا نحر کا مقام ہے اور آپ ٹھہرے عرفہ میں اور فرمایا میں ٹھہرا اس جگہہ اور عرفات سارا ٹھہرنے کی جگہہ ہے اور ٹھہرے آپ
مزدلفہ میں اور فرمایا میں ٹھہرا اس جگہہ اور مزدلفہ سارا ٹھہرنے کی جگہہ ہے عن جابر فذکر ہذا الحدیث وادرج الحدیث عند قولہ واتخذوا من مقام ابراہیم
مصلی قال فقرأ فیہما بالتوحید وقل یا ایہا الکافرون وقال فیہ قال علی رضی اللہ عنہ بالکوفة قال ابی ہذا الحرف لم یذکرہ جابر
فذہبت محرشا وذکر قصة فاطمة رضی اللہ عنہا ترجمہ جابر سے بہی روایت ہے جو پہلی ہو چکی پر گزری اس میں بعد واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی کے ہے یہ کہ آپ نے
اون دو رکعتوں میں توحید (قل ہو اللہ احد) اور کافرون پڑہا اور اس میں یہ لفظ نہیں ہے کہ حضرت فاطمہ نے کہا میرے باپ نے حکم دیا ہے اور میں اونکے شکایت کرنے گیا تب فقط
فاطمہ کا ہے یعنی ان تینوں اسنادوں میں باب الوقوف بعرفة ووقوف عرفہ کا عن عائشة قالت کانت قریش ومن دان دینہا یقفون بالمزدلفة وکانوا
یسمون الحمس وکان سائر العرب یقفون بعرفة قالت فلما جاء الاسلام امر اللہ تعالی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاتی عرفات فیقف بہا ثم
یفیض منہا فذلک قولہ تعالی ثم افیضوا من حیث افاض الناس ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے قریش اور جو انکے طریق پر چلتے تہے مزدلفہ میں ٹھہرا کرتے تھے اور
انکا نام حمس تھا (شجاع اور بہادر کو کہتے تھے یہ موقف بھی بہادر لوگوں کا) باقی سب عرب عرفات میں ٹھہرتے تھے جب دین اسلام آیا تو اللہ جل جلالہ نے اپنے پیغمبر کو حکم کیا عرفات میں
جاینگا اور وہاں ٹھہرینگا پھر وہاں سے لوٹنے کا بھی فرمایا ہے اس آیت میں ثم افیضوا من حیث افاض الناس پھر لوٹو وہیں سے جہاں سے سب لوگ لوٹتے ہیں یعنی عرفات سے

باب الخروج الی منی منا کو جانیکا بیان عن ابن عباس قال صلی اللہ علیہ وسلم الظہر یوم الترویة والفجر یوم عرفة بمنی ترجمہ عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھویں تاریخ کی ظہر اور نویں تاریخ کی فجر منا میں پڑہی عن عبد العزیز بن رفیع قال سالت انس بن مالک قلت اخبرنی بشیء عقلتہ
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر یوم الترویة فقال بمنی قلت فاین صلی العصر یوم النفر قال بالابطح ثم قال

ہدی ہو تھے یا رحم کری) اور اونکا حق تمپر یہ ہے کہ اونکو کہانا کپڑا دو موافق دستور کے اور مین تم مین وہ چیز چہوڑی جاتا
ہون اگر تم اوسکو پکڑی رہوگے کبہی گمراہ نہ ہوگے وہ کیا ہی اللہ کے کتاب **ف** قرآن شریف پکڑنے سے یہ مراد ہی کہ اوسکو
اول سے اخیر تک سمجہہ سمجہہ کر پڑہی جن جن باتون کا حکم ہی اوسپر عمل کری جس سے منع کیا ہی اون سے پرہیز رکہے قرآن شریف سی
زیادہ معتبر اور پکی کتاب دین اسلام مین کوئی نہین ہی جو مضمون اسمین موجود ہے اوسکو واسطے پھر کسی اور کتاب یا عالم
کی حاجت نہین ہی اگر اس مین نہ ملے تو حدیث کی معتبر کتابون مین تلاش کری جیسے صحیحین موطا سنن ابی داود وغیرہ
اگر ان مین بھی نہ ملے تو کسی عالم دیندار سی تحقیق کرلے یا اگلے کسی مجتہد کے قول پر عمل کرلیوی **ت** اور تم پوچھے جاؤگی
قیامت کے روز میرا حال (یعنی پیغمبر نے تم کو اللہ کے حکم پہونچائے یا نہین) پھر تم کیا کہوگے اونہون نے کہا ہم گواہی دینگے
بیشک آپ نے اللہ کا پیام پہونچا اور ادا کیا اور نصیحت کی آپ نے کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا اوسکو آسمان کیطرف اوٹھایا
پھر لوگونکی طرف جھکایا اور فرمایا یا اللہ گواہ رہ یا اللہ گواہ رہ یا اللہ گواہ رہ پھر بلال نے اذان دی اور تکبیر کہی۔ آپنے
نماز پڑہی ظہر کی پھر تکبیر کہی اور عصر کی نماز پڑہی بیچ مین کچھ نہ پڑہا (یعنی نفل نہ پڑہا) پھر آپ سوار ہوئے قصوا پر اور میدان
عرفات مین آئی تو پیٹ اپنی اونٹنی کا پتھرون کی طرف کیا اور جبل مشاۃ کو کہ نام ایک جگہ کا ہی اپنی سامنی کیا اور قبلے کیطرف
منہہ کیا اور شام تک ٹھہری رہی یہان تک کہ آفتاب ڈوب گیا اور تہوڑی زردی کم ہوگئی جب گردہ آفتاب کا ڈوبا تو اسامہ کو اپنے
پیچھے بٹھایا اور عرفات سی مزدلفہ کو لوٹے اور اونٹ کی باگ تنگ کی یہانتک کہ سر اوسکا پالان کے سرسی لگتا تہا **ف** تاکہ آہستہ
چلے اور لوگون کو تکلیف نہ ہو **ت** اور آپ اپنی داہنی ہاتھ سے لوگون کو اشارہ کرتی جاتی تھے آہستہ چلو ای لوگو آہستہ چلو
ای لوگو جب کسی بلندی پر آتے تو ذرا اوسکی باگ کو ڈہیلا کردیتے تاکہ وہ چڑہ جاوی یہانتک کہ آئی آپ مزدلفی مین وہان جمع کیا
مغرب اور عشا مین ایک اذان سی اور دو تکبیرون سی کہا عثمان راوی نے اور دونو کی بیچ مین سنت یا نفل نہ پڑہا پھر لیٹ رہے
آپ یہانتک کہ طلوع ہوئی فجر اوسوقت نماز پڑہی فجر کے جب فجر کہل گئی اونپر کہا سلیمان نے اذان اور اقامت سے پھر سوار ہوئے
قصوا پر یہانتک کہ مشعر حرام مین آئے (مشعر حرام ایک پہاڑ ہی مزدلفی مین) اور اوس پر چڑہی کہا عثمان اور سلیمان نے تو منہہ کیا
قبلے کیطرف اور اللہ کی حمد کی اور تکبیر کہی زیادہ کیا عثمان نے اور توحید کے پھر آپ وہان ٹھہری رہی یہانتک کہ خوب روشنی
ہوگئی بعد اوسکے آپ وہان سی چلی آفتاب نکلنی سی پہلے اور پیچھے بٹھایا فضل بن عباس کو وہ ایک شخص تھے نہایت عمدہ بال والے
گوری خوب صورت جب آپ وہان سی چلے تو عورتین ہودون مین بیٹھی جا رہین تہین فضل اون عورتون کیطرف دیکھنی لگے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ فضل کے منہہ پر رکہدیا فضل نے دوسری طرف اپنا منہہ پہیرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نی اودہر ہاتھ رکہا اونہون نے اودہر منہہ پہیرا اور دیکھتے رہی یہانتک کہ آپ وادی محسر مین آئے (وادی محسر ایک وادی ہی درمیان
مزدلفہ اور منا کی) جب آپ وہان پہونچے تو اپنی سواری کو حرکت دی تہوڑی (یعنی ذرا تیز چلایا) **ف** سبب تیز چلانے
کا یہ تہا کہ اس وادی مین عذاب اوترا تہا اصحاب فیل پر یا مشرکین وہان ٹھہرا کرتے تہے تو آپنے اون کے مخالفت کی **ت**

الجزء الثاني عشر

پارہ بارہوان

بسم الله الرحمن الرحيم

باب الخروج الى عرفة عرفات کو جانے کا بیان **عن** ابن عمر قال غدا رسول الله صلى الله عليه وسلم من منى حين صلى الصبح صبيحة يوم عرفة حتى اتى عرفة فنزل بنمرة وهي منزل الامام الذي ينزل به بعرفة حتى اذا كان عند صلوة الظهر راح رسول الله صلى الله عليه وسلم مهجرا فجمع بين الظهر والعصر ثم خطب الناس ثم راح فوقف على الموقف من عرفة **ترجمہ** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو منا سے نماز پڑھ کر چلے نوین تاریخ (عرفہ کے روز) جب عرفات میں پہونچے تو نمرہ میں اترے (نمرہ ایک موضع ہے قریب عرفات کے) اور وہی امام کے اترنے کی جگہ ہے عرفات میں (اب وہان ایک مسجد ہے جسکا نام مسجد النمرہ ہے) جب ظہر کا وقت آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سویرے چلے اور جمع کیا ظہر اور عصر میں پھر خطبہ پڑھا **ف** حدیث جابر میں ہے کہ خطبہ پڑھا آپنے نماز سے پہلے اور وہی صحیح ہے اور اس حدیث میں خطبہ سے مراد نصیحت ہے یا وہم ہے ابن عمر کا **ت** پھر چلے اور وقوف کیا موقف میں عرفات میں سے

باب الرواح الى عرفة عرفہ میں کسوقت نکلے نماز کیواسطے **عن** ابن عمر قال لما قتل الحجاج ابن الزبير ارسل الى ابن عمر اية ساعة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يروح في هذا اليوم قال اذا كان ذلك رحنا فلما اراد ابن عمر ان يروح قالوا لم تزغ الشمس قال ازاغت قالوا لم تزغ او زاغت قال فلما قالوا قد زاغت ارتحل **ترجمہ** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جب حجاج بن یوسف نے (ظالم مشہور جو امیر تھا مکے کا عبدالملک بن مروان کیطرف سے) قتل کیا عبداللہ بن الزبیرؓ کو تو عبداللہ بن عمرؓ پاس کہلا بھیجا کسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے تھے اس دن انہون نے کہا جب ہم نکلینگے پھر ابن عمرؓ نے ارادہ کیا نکلنے کا لوگون نے کہا ابھی آفتاب نہین ڈھلا انہون نے کہا کیا آفتاب ڈھلا لوگون نے کہا نہین ڈھلا پھر جب لوگون نے کہا آفتاب ڈھلا اوسوقت ابن عمرؓ نکلے

باب الخطبة على المنبر بعرفة عرفات میں منبر پر خطبہ پڑھنا **عن** رجل من بني ضمرة عن ابيه او عمه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر بعرفة **ترجمہ** ایک شخص سے جو بنی ضمرہ میں سے ہے روایت ہے اوس نے اپنے باپ سے سنا (دونون کا نام معلوم نہین) مین نے رسول اللہ صلعم کو عرفات میں منبر پر خطبہ پڑھتے دیکھا **عن** رجل من الحي عن ابيه نبيط انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم واقفا بعرفة على بعير احمر يخطب **ترجمہ** نبیط بن شریط اشجعی سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ اونٹ پر کھڑے ہوئے خطبہ پڑھتے دیکھا عرفات میں **عن** هوذة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب الناس يوم عرفة على بعير قائم في الركابين **ترجمہ** ہوذہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے دیکھا خطبہ پڑھتے وہی عرفات میں ایک اونٹ پر دونون رکابون پر کھڑے ہوکر **ف** یہی صحیح ہے اور منبر پر خطبہ پڑھنا منی کے روایت صحیح نہین ہے اسواسطے کہ عرفات میں کوئی

افضل کما یفعل امراؤ لنا ترجمہ عبد العزیز بن رفیع سے روایت ہے مین نے پوچھا انس بن مالک سے مجھے بتاؤ جو بات تم نے یاد رکھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے نماز کہان پڑھی ظہر کی آٹھوین تاریخ انہون نے کہا منا مین مین نے کہا عصر کہان پڑھی لوٹنے کے دن یعنی جس دن منا سے مکہ کو آتے ہین بارھوین یا تیرھوین تاریخ کہا انہون نے کہا ابطح یعنی محصب مین جو ایک مقام ہے قریب مکے کے پھر کہا انس نے کر جو تیرے امیر کرین ف یعنی اپنے خلیفہ اور امیرون اپنے حاکم اور امیر کی مخالفت مت کر انس نے اونکی مخالفت سے منع فرمایا حالانکہ اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حال مین بہتر ہے کیونکہ کبھی مخالفت امیر کی موجب فساد اور خرابی کے ہوتی ہے خصوصا جبکہ حاکم ظالم ہون تو وہ کسی کی عزت اور آبرو کا لحاظ نہین رکھتے اور حق بات نہین سنتے ایذا دینے پر اور تکلیف پہونچانے پر مستعد ہو جاتے ہین اسکے جو امر مستحب یا مسنون ہو اسکا ترک کر دینا بہتر ہے تا کہ اوس سے بڑہ کر دوسری خرابی پیدا نہو واللہ اعلم حمد للہ تمام ہوا پارہ گیارہوان سنن ابو داؤد کی تفسیر کا یہ دن ہین اللہ جل جلالہ اسکو قبول فرماوے اور بارہوین پارے کے شروع کرنیکی توفیق دے اور زندگی بہر اپنی کتاب اور حدیث شریف کی خدمت مین مصروف رکھے اور ہمارا خاتمہ کتاب اور سنت پر کرے آمین

تم الجزو الحادی عشر ویتلوہ الجزو الثانی عشر ان شاء اللہ تعالی

فہرست پارہ گیارہوان سنن ابو داؤد

آپ سوار ہوئی یہانتک کہ ہم مزدلفہ مین آئے آپ نے مغرب کی نماز پڑہی بعد اوسکے لوگون نے اونٹ بٹہائے اپنی اپنی ٹہکانون مین اور
اونکے پیٹ پر سے بوجہہ نہین اوتاری تہے کہ تکبیر ہوئی عشا کی اور آپ نے نماز پڑہی عشا کی پہر لوگون نے اونٹون پر سے بوجہہ اتاری کریب نے
کہا مین نے پوچہا پہر جب صبح ہوئی تو تم نے کیونکر کیا اونہون نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فضل بن عباس سوار ہوئے
اور مین پاپیادہ قریش کے لوگون کے ساتھ آیا **عن** علی قال اردف اسامة فجعل یعنق علی ناقته والناس یضربون
الابل یمینا وشمالا لا یلتفت الیهم ویقول السکینة ایها الناس ودفع حین غابت الشمس **ترجمہ** حضرت
امیر المؤمنین علی سے روایت ہے آپ نے پیچہے بٹہایا اسامہ کو پہر اوسط چال سے آپ اونٹ چلانی لگے اور لوگ داہنی بائین اپنے اونٹون
کو چلاتی تہے آپ اون کیطرف التفات نہین کرتی تہی اور فرماتی تہی ای لوگو اطمینان سے چلو (آہستہ چلو) اور آپ عرفات سے چلے جب
آفتاب ڈوب گیا **عن** عروة انه قال سئل اسامة بن زید وانا جالس کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر فی
حجة الوداع حین دفع قال کان یسیر العنق فاذا وجد فجوة نص قال هشام النص فوق العنق **ترجمہ** عروہ سے روایت
ہے اسامہ بن زید سے سوال ہوا اور مین بیٹہا ہوا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجة الوداع مین جب عرفات سے لوٹی کسطرح
چلاتی تہی اونٹ کو اونہون نے کہا عنق چال سے چلتے تہے (عنق دوڑ کر چلنا مگر بہت نہین دوڑ کے طور پر) جب پاتی تو نص چال سے
چلاتی (نص خوب دوڑا کر چلنا عنق سے زیادہ یعنی جب راہ صاف ہوتی تو خوب دوڑاتے) **عن** اسامة کنت ردف النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فلما وقعت الشمس دفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** اسامہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ سوار تہا جب آفتاب ڈوب گیا تو آپ لوٹی عرفات سے **عن** اسامة بن زید انه سمعه یقول دفع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرفة حتی اذا کان بالشعب نزل فبال فتوضأ ولم یسبغ الوضوء فقلت له
الصلوة فقال الصلوة امامك فرکب فلما جاء المزدلفة نزل فتوضأ فاسبغ الوضوء ثم اقیمت الصلوة
فصلی المغرب ثم اناخ کل انسان بعیره فی منزله ثم اقیمت العشاء فصلاها ولم یصل بینهما شیئا
ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹی یہان تک کہ جب گہاٹی مین آئے اوترے اور پیشاب کیا پہر
وضو کیا لیکن پورا وضو نہین کیا (اس سے دو معنی مراد ہوسکتے ہین ایک تو یہ کہ وضو شرعی نہین کیا بلکہ وضو لغوی کیا یعنی منہ ہاتہہ
دہوئے دوسرے یہ کہ وضو شرعی کیا مگر پوری طور سے یعنی تین تین بار ہر عضو کو نہین دہویا بلکہ ہلکا ہلکا وضو کر لیا) مین نے کہا نماز
پڑہیے آپ نے فرمایا نماز آگے چلکر پہر سوار ہوئے جب مزدلفہ مین آئے اوترے اور پورا وضو کیا پہر تکبیر ہوئی نماز کے آپ نے مغرب کی
نماز پڑہی پہر ہر ایک آدمی نے اپنا اونٹ اپنے ٹہکانے مین بٹہایا بعد اوسکے تکبیر ہوئی عشا کی آپ نے عشا پڑہی اور مغرب عشا کے
بیچ مین کوئی نماز نہ پڑہی **باب** الصلوة بجمع مزدلفہ مین نماز کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صلی المغرب والعشاء بالمزدلفة جمیعا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب
اور عشا مزدلفہ مین ملا کر پڑہین ۔ دوسری روایت مین ہے الگ الگ تکبیر سے دونون نمازون کو ایک تکبیر سے پڑہا ۔ تیسری روایت مین ہے

منبر نہ تھا بلکہ خطبہ آپ کا اونٹ پر تھا **باب** موضع الوقوف بعرفة عرفات میں کہاں ٹھہرے عن یزید بن شیبان
قال اتانا ابن مربع الانصاری ونحن بعرفة فی مکان یباعده عمرو عن الامام فقال انی رسول رسول الله صلی الله علیه وسلم
الیکم یقول لکم قفوا علی مشاعرکم فانکم علی ارث من ارث ابیکم ابراهیم **ترجمہ** یزید بن شیبان سے روایت ہے
ہمارے پاس ابن مربع الانصاری آئے اور ہم عرفات میں ایسی جگہ پر اترے تھے جس کو عمرو امام سے دور خیال کرتے تھے تو انہوں نے
کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا ہوں آپ فرماتے ہیں کہ ٹھہرے رہو اپنی نشانیوں کے جگہ پر کیونکہ تم بھی وارث ہو
ابراہیم علیہ السلام کے **ف** مطلب یہ ہے کہ حرم کی حد سے باہر کھڑے ہو جو جگہ ابراہیم علیہ السلام نے مقرر کی ہے نہ حرم کے اندر جیسے قریش نے
مشعر حرام میں ٹھہرنا اختیار کر لیا تھا **باب** الدفعة من عرفة عرفات سے لوٹنے کا بیان عن ابن عباس قال افاض
رسول الله صلی الله علیه وسلم من عرفة وعلیه السکینة وردیفه اسامة وقال ایها الناس علیکم بالسکینة
فان البر لیس بایجاف الخیل والابل قال فما رایتها رافعة یدیها عادیة حتی اتی جمعا زاد وهب ثم اردف
الفضل بن العباس وقال ایها الناس ان البر لیس بایجاف الخیل والابل فعلیکم بالسکینة قال فما رایتها
رافعة یدیها حتی اتی منی **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اطمینان
اور سہولت سے اور آپ کے ساتھ اسامہ سوار تھے آپ نے فرمایا اے لوگو لازم ہے تم پر آہستہ اطمینان سے چلنا کیونکہ گھوڑوں اور اونٹوں
کا دوڑانا کچھ نیکی نہیں ہے ابن عباس نے کہا پھر میں نے کسی گھوڑے یا اونٹ کو نہ دیکھا جو ہاتھ اٹھائے دوڑتا ہو یہاں تک کہ
آپ مزدلفہ میں آئے وہاں فضل بن عباس کو اپنے ساتھ بٹھایا اور فرمایا اے لوگو نیکی گھوڑے یا اونٹ دوڑانے کا نام نہیں ہے
لازم جانو اطمینان سے آہستہ چلنا ابن عباس نے کہا پھر میں نے کسی گھوڑے یا اونٹ کو نہ دیکھا جو ہاتھ اٹھا کر (آگے کے پاؤں
اون کو ہاتھ کہتے ہیں) اوٹھائے دوڑتا ہو بلکہ سب آہستہ چلنے لگے عن کریب انه سال اسامة بن زید قلت
اخبرنی کیف فعلتم او صنعتم عشیة ردفت رسول الله صلی الله علیه وسلم قال جئنا الشعب الذی ینیخ
الناس فیه للمعرس فاناخ رسول الله صلی الله علیه وسلم ناقته ثم بال وما قال زهیر اهراق الماء ثم دعا بالوضوء
فتوضأ وضوءا لیس بالبالغ جدا قلت یا رسول الله الصلوة قال الصلوة امامك قال فركب حتى قدمنا
المزدلفة فاقام المغرب ثم اناخ الناس فی منازلهم ولم یحلوا حتی اقام العشاء وصلی ثم حل الناس زاد محمد
فی حدیثه قال قلت کیف فعلتم حین اصبحتم قال ردفه الفضل وانطلقت انا فی سباق قریش علی رجلی
ترجمہ کریب سے روایت ہے انہوں نے پوچھا اسامہ بن زید سے تم نے کیا کیا اور کیوں کر کیا جس شام کو تم سوار ہو کر آئے
تھے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انہوں نے کہا ہم اس گھاٹی میں آئے جہاں لوگ اپنے اونٹوں کو بٹھاتے ہیں رات کو اترنے
اور سونے کے لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اونٹ بٹھایا پھر پیشاب کیا بعد اس کے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا لیکن
بہت مبالغہ نہیں کیا وضو میں بلکہ ہلکا وضو کیا میں نے کہا یا رسول اللہ اب نماز پڑھیے آپ نے فرمایا نماز آگے چل کر اسامہ نے کہا پھر

اور کہا نماز پڑہو نماز عشا کی دو رکعتین پڑہین پہر شب کا کہانا منگایا اشعث نے مجہسے علاج بن عمرو نے ایسا ہی بیان کیا جیسے
میری باپ نے ابن عمر سے روایت کیا کہا کہ ابن عمر سے لوگون نے اس باب مین ذکر کیا انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتہہ اسی طرح نماز پڑہی عن ابن مسعود قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلوٰة الا لوقتہا
الا بجمع فانہ جمع بین المغرب والعشاء بجمع وصلی صلوٰة الصبح من الغد قبل وقتہا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبہی نہین دیکہا نماز پڑہتے ہوئے مگر اپنے وقت پر مگر مزدلفہ مین وہان آپ نے
جمع کیا مغرب اور عشا مین اور صبح کی نماز دوسرے دن معمولی وقت سے پہلے پڑہی ف یعنی اندہیری مین پڑہی جو روز اسقدر
کرتے تہے یہ موید ہے ابو حنیفہ کے مذہب کو عن علی فلما اصبح یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووقف علی قزح فقال
ھذا قزح وھو الموقف وجمع کلھا موقف ونحرت ھھنا ومنی کلھا منحر فانحروا فی رحالکم ترجمہ
حضرت علی رض سے روایت ہے جب صبح ہوئی (مزدلفہ مین) اور کہڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبل قزح کے پاس فرمایا
یہ قزح ہے یہی وقوف کی جگہہ ہے اور مزدلفہ سارا وقوف کی جگہہ ہے اور مین نے یہان نحر کیا اور منا ساری نحر کی جگہہ ہے تم اپنے
ٹہکانون مین نحر کرو عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وقفت ھھنا بعرفة وعرفة کلھا موقف ووقفت
ھھنا بجمع وجمع کلھا موقف ونحرت ھھنا ومنی کلھا منحر فانحروا فی رحالکم ترجمہ جابر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین عرفات مین یہان ٹہہرا اور عرفات سارا ٹہرنے کی جگہہ ہے اور مین مزدلفہ مین
یہان ٹہہرا اور مزدلفہ سارا ٹہرنے کی جگہہ ہے اور مین نے یہان نحر کیا اور ساری منا نحر کی جگہہ ہے تم نحر کرو اپنے ٹہکانون مین عن
جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل عرفة موقف وکل منی منحر وکل المزدلفة موقف
وکل فجاج مکة طریق ومنحر ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سارا میدان
عرفات کا ٹہرنے کی جگہہ ہے اور سارا منا نحر کی جگہہ ہے اور سارا مزدلفہ ٹہرنے کی جگہہ ہے اور جتنے راستے مکے مین سب چلنے کی جگہہ
مین اور سب مین نحر درست ہے عن عمرو بن میمونة قال قال عمر بن الخطاب کان اھل الجاھلیة لا یفیضون حتی
تروا الشمس علی ثبیر فخالفھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدفع قبل طلوع الشمس ترجمہ عمرو بن میمونہ سے روایت ہے عمر
بن الخطاب نے کہا جاہلیت کے لوگ مزدلفہ سے نہین لوٹتے تہے جبتک آفتاب کو ثبیر پر نہ دیکہ لیتے (ثبیر ایک پہاڑ ہے یعنی جبتک آفتاب
نہ نکل لیتا) آپ نے اون کے مخالفت کی اور آفتاب نکلنے سے پہلے لوٹ آئے باب التعجیل من جمع مزدلفہ سے جلدی اٹہ
جانا عن ابن عباس یقول انا ممن قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلة المزدلفة فی ضعفة اھلہ ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے مین بہی اون لوگون مین تہا جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضعیف جان کر اپنے لوگون مین سے مزدلفہ کی رات
کو آگے بہیجدیا تہا منا کیطرف تاکہ ہجوم کیوقت تکلیف نہ ہو عن ابن عباس قال قدمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لیلة المزدلفة اغیلمة بنی عبد المطلب علی حمرات فجعل یلطح افخاذنا ویقول ابینی لا ترموا الجمرة حتی تطلع الشمس

ہر ایک نماز کے لیے ایک تکبیر کہی اور پہلے نماز کے لیے اذان نہ دی اور کسی کے بعد نفل نہ پڑہا دوسری روایت میں ہے کسی نماز کے لیے اذان
نہیں دی۔ عن عبد الله بن مالك قال صليت مع ابن عمر المغرب ثلاثا والعشاء ركعتين فقال له مالك بن
الحارث ما هذه الصلوة قال صليتهما مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا المكان باقامة واحدة **ترجمہ**
عبد اللہ بن مالک سے روایت ہے میں نے مغرب کی تین رکعتیں اور عشا کی دو رکعتوں عبد اللہ بن عمر رض کے ساتہہ پڑہیں تو مالک
بن الحارث نے اون سے کہا کیس طرح کی نماز ہے اونہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ان دونوں نمازوں کو
اسی جگہہ پڑہا تہا ایک تکبیر سے **ف** ابو حنیفہ کا بھی قول ہے کہ مغرب اور عشا کی جمع میں ایک ہی تکبیر کافی ہے **عن** سعيد
بن جبير وعبد الله بن مالك قالا صلينا مع ابن عمر بالمزدلفة المغرب والعشاء باقامة واحدة فذكر
معنى حديث ابن كثير **ترجمہ** سعید بن جبیر اور عبد اللہ بن مالک سے روایت ہے ہمنے عبد اللہ بن عمر کے ساتہہ مزدلفہ میں
مغرب اور عشا پڑہی ایک تکبیر سے **ف** مگر جابر کی روایت میں ہے کہ ایک اذان سے اور دو تکبیروں سے پڑہیں اور وہی صحیح راجح
ہے اور اسی پر اتفاق کیا ہے شافعیہ اور حنابلہ نے **عن** سعيد بن جبير قال افضنا مع ابن عمر فلما بلغنا جمعا صلى بنا
المغرب والعشاء باقامة واحدة ثلاثا واثنتين فلما انصرف قال لنا ابن عمر هكذا صلى بنا رسول الله صلى
الله عليه وسلم في هذا المكان **ترجمہ** سعید بن جبیر نے کہا ہم عرفات سے عبد اللہ بن عمر رض کے ساتہہ لوٹے جب مزدلفہ میں پہونچے
تو انہوں نے مغرب اور عشا بھی ایک ہی تکبیر سے تین رکعتیں مغرب کی پڑہیں اور دو عشا کی جب فارغ ہوئے تو کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہمارے ساتہہ اسی جگہہ اسی طرح نماز پڑہی **ف** یعنی ایک اقامت سے یہ موید ہے ابو حنیفہ کے مذہب کو **عن** سلمة قال
رأيت سعيد بن جبير اقام بجمع فصلى المغرب ثلاثا ثم صلى العشاء ركعتين ثم قال شهدت ابن عمر صنع
في هذا المكان مثل هذا وقال شهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم صنع مثل هذا في هذا المكان
ترجمہ سلمہ بن کہیل سے روایت ہے میں نے سعید بن جبیر کو دیکھا انہوں نے تکبیر کہی مزدلفہ میں اور مغرب کی تین رکعتیں پڑہیں
پھر عشا کی دو رکعتیں پڑہیں بعد اوس کے کہا میں ابن عمر رض کے ساتہہ تہا انہوں نے اس جگہہ ایسا ہی کیا اور ابن عمر نے کہا میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہا انہوں نے اس جگہہ ایسا ہی کیا **عن** سليم قال اقبلت مع ابن عمر من عرفات الى المزدلفة
فلم يكن يفتر من التكبير والتهليل حتى اتينا المزدلفة فاذن واقام او امر انسانا فاذن واقام فصلى بنا المغرب
ثلاث ركعات ثم التفت الينا فقال الصلوة فصلى بنا العشاء ركعتين ثم دعا بعشائه قال واخبرني علاج
بن عمرو بمثل حديث ابي عن ابن عمر قال فقيل لابن عمر في ذلك فقال صليت مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم هكذا **ترجمہ** سلیم سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھ عرفات سے مزدلفہ کو آیا وہ کسی طرح تہکتے نہ تہے تکبیر و تہلیل سے
یہاں تک کہ آئے ہم مزدلفہ کو (یعنی برابر تکبیر تہلیل کہے جاتے تھے موقوف نہ کرتی تھی) تو انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی یا کسی کو
حکم کیا اوس نے اذان دی اور اقامت کہی پھر انہوں نے مغرب کی تین رکعتیں پڑہیں بعد اوس کے ہماری طرف متوجہ ہوئے

حسب حجته فقال ان الزمان قد استدار كهيئته يوم خلق الله السموت والارض السنة اثنا عشر

شهرا منها اربعة حرم ثلاث متواليات ذو القعدة وذو الحجة والمحرم ورجب مضر الذي بين جمادى وشعبان

ترجمہ ابوبکرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج میں خطبہ پڑھا تو فرمایا زمانہ پلٹ کر پھر ویسا ہی ہو گیا جیسا تھا

اوس دن جس دن بنایا اللہ نے آسمان اور زمین کو (یعنی ہر چند زمانہ بدلتا جاتا ہے لیکن اولٹ پلٹ کر پھر وہی مہینا آتا ہے جو گزر گیا)

سال بارہ مہینے کا تھا چار اون میں سے حرام ہیں - ذی قعدہ اور ذی حجہ اور محرم پے درپے مہینے تینوں اور ایک رجب مضر کا

جو جمادی الاخرے اور شعبان کے بیچ میں ہے ف رجب مضر کی طرف منسوب کیا کیونکہ مضر کے لوگ اوس کی بہت تعظیم کرتے تھے

اور زمانہ پھر ویسا ہی ہو گیا اس سے مراد یہ ہے کہ مشرکین مہینوں میں خلط کیا کرتے تھے اور اپنی خواہش کے موافق ایک مہینے کو دوسرا

مہینہ کر دیتے تھے کبھی رجب کو شعبان کہتے اور کبھی شعبان کو رجب کر دیتے تو آپ نے فرمایا اب تبدل نہ کیا کرو اور یہ ہیئتہ بہ تحقیق ذی الحجہ

ہے پس اب یاد رکھو اور اوسکو گڑبڑ نہ کرو عن ابی بکرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ ابوبکرہ سے ایسا ہی مروی

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باب من لم یدرک عرفة جس نے وقوف عرفہ نہ پایا عن عبد الرحمن بن یعمر الدیلی

قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو بعرفة فجاء ناس او نفر من اهل نجد فامروا رجلا فنادى رسول الله صلى

الله عليه وسلم كيف الحج فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم فنادى الحج الحج يوم عرفة من جاء قبل صلوة الصبح

من ليلة جمع فتم حجه ايام منى ثلاثة فمن تعجل في يومين فلا اثم عليه ومن تاخر فلا اثم عليه قال ثم

اردف رجلا خلفه فجعل ينادي بذلك ترجمہ عبد الرحمن بن یعمر دیلی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس

آیا اور آپ عرفے میں تھے تو چند آدمی نجد والوں میں آئے اور ایک شخص کو حکم کیا اونے پکارا یا رسول اللہ حج کیونکر

ہے آپ نے بھی ایک آدمی کو حکم کیا اوس نے پکارا حج عرفہ کے دن ہے جو شخص دسویں شب کو فجر سے پہلے وہاں آجاوے گا اوس

کا حج پورا ہو جاوے گا اور منیٰ میں رہنے کے تین دن ہیں جو کوئی دو ہی دن کے بعد (بارہویں تاریخ کو) چلا جاوے تو بھی کچھ حرج

نہیں پھر آپ نے ایک شخص کو اپنے پیچھے بٹھا لیا وہ یہی پکارتا جاتا تھا ف اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ عرفات میں ٹھہرنا

فرض ہے اور اوسکا وقت نویں تاریخ کے زوال سے لیکر دسویں شب کے طلوع فجر تک ہے اس مابین میں اگر ایک ساعت بھی عرفات میں

ٹھہر جاوے گا تو حج مل جاوے گا عن عروة بن مضرس الطائي قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بالموقف يعني بجمع قلت جئت

يا رسول الله صلى الله عليه وسلم من جبل طي اكللت مطيتي واتعبت نفسي والله ما تركت من حبل الا وقفت عليه فهل لي

من حج فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ادرك معنا هذه الصلاة واتى عرفات قبل ذلك ليلا او

نهارا فقد تم حجه وقضى تفثه ترجمہ عروہ بن مضرس طائی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا موقف

میں یعنے مزدلفہ میں میں نے کہا یا رسول اللہ میں طے کے پہاڑوں سے چلا آتا ہوں میں نے اپنی اونٹنی کو تھکا مارا اور اپنی تئیں

بھی تھکا ڈالا قسم خدا کے رستے میں کوئی ٹیکرہ مجھے نہیں ملا کہ میں اوس پر نہ ٹھہرا ہوں تو میرا حج درست ہوا یا نہیں رسول اللہ صلی

ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اور کئی لڑکون کو بنی عبد المطلب مین سے گدہون پر سوار کرکے آگے بہیجدیا تہا۔ مزدلفہ کی رات کو اور ہماری رانون پر آپ نرمی سے مارتے تہے اور فرماتی تہے (پیارے سے) اے چہوٹے بچو پہیری مت مارنا کنکریان جبتک آفتاب نہ نکلے ف عورتون اور بچون کو پہلے سے منا مین روانہ کردینا درست ہے تاکہ وہ ہجوم سے پہلے کنکریان مارنے سے فارغ ہوجاوین عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقدم ضعفاء اھلہ بغلس ویامرھم یعنی لا یرمون الجمرۃ حتی تطلع الشمس ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لوگون مین سے جو ضعیف ہوتے تہے (جیسے عورتین اور بچے) انکو اندہیری منہ منا کو روانہ کردیتے تہے اور فرماتے تہے کنکریان نہ مارنا جبتک آفتاب نہ نکلے عن عائشۃ انھا قالت ارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بام سلمۃ لیلۃ النحر فرمت الجمرۃ قبل الفجر ثم مضت فافاضت وکان ذلک الیوم الیوم الذی یکون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعنی عندھا ترجمہ حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بی بی ام سلمہ کو دسوین شب کو روانہ کردیا (منا کیطرف) انہون نے فجر ہونے سے پہلے کنکریان مارین اور مکہ جاکر طواف الافاضہ کر آئین کیونکہ یہ دن اتفاق سے وہ دن تہا جسدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس رہا کرتے تہے اس سبب سے وہ جلد ارکان سے فارغ ہوگئین تاکہ رسول اللہ صلعم کو تکلیف نہو عن اسماء انھا رمت الجمرۃ قلت انا رمینا الجمرۃ بلیل قالت انا کنا نصنع ھذا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ اسماء سے روایت ہے انہون نے کنکریان مارین رات کو اور کہا ہم ایسا ہی کرتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ف شافعی کے نزدیک ہے جمرہ کو نصف شب کے بعد درست جانتے ہین عن جابر قال افاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ السکینۃ وامرھم ان یرموا بمثل حصی الخذف واوضع فی وادی محسر ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے لوٹے اطمینان اور سہولت سے اور حکم کیا چہوٹے چہوٹے کنکریان مارنیکا اور تیز کیا اپنی سواری کو وادی محسر مین باب یوم الحج الاکبر حج اکبر کا دن کونسا ہے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف یوم النحر بین الجمرات فی الحجۃ التی حج فقال ای یوم ھذا قالوا یوم النحر قال ھذا یوم الحج الاکبر ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دسوین ذی الحجہ کو جمرات کے پاس حج مین اور لوگون سے پوچہا یہ کونسا دن ہے لوگون نے کہا یوم النحر آپ نے فرمایا یوم الحج الاکبر ف قرآن مجید مین آیا ہے اس سے مراد یہی یوم النحر ہے حج اکبر حج کو کہتے ہین اور حج اصغر عمرہ کو عن ابی ھریرۃ قال بعثنی ابوبکر فیمن یؤذن یوم النحر بمنی ان لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوف بالبیت عریان ویوم الحج الاکبر یوم النحر والحج الاکبر الحج ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ابوبکر صدیق رضی نے مجھے بہیجا یوم النحر کے دن پکارنیکو کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی ننگا ہوکر طواف نہ کرے اور حج کو حج اکبر کہتے ہین اور یوم الحج الاکبر سے یوم النحر مراد ہے (مشرکین جاہلیت مین ننگے ہوکر طواف کیا کرتے تہے) باب الشھر الحرم ماہ حرام کون سے ہین عن ابی بکرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جو سفید رنگ تہا اور علی آپ کیطرف سے لوگون کو سمجھاتے تہے اور وانون کو سناتی تھی کچھ لوگ کھڑے تہے کچھ بیٹھے تہے **باب**

ما یذکر الامام فی خطبتہ بمنی امام منا کے خطبے مین کیا بیان کرے **عن** عبد الرحمن بن معاذ التمیمی قال خطبنا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن بمنی ففتحت اسماعنا حتی کنا نسمع ما یقول ونحن فی منازلنا فطفق یعلمہم مناسکہم

حتی بلغ الجمار فوضع اصبعیہ السبابتین ثم قال بحصی الخذف ثم امر المہاجرین فنزلوا فی مقدم المسجد

وامر الانصار فنزلوا من وراء المسجد ثم نزل الناس بعد ذلک **ترجمہ** عبد الرحمن بن معاذ تیمی سے روایت ہے

خطبہ سنایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منا مین گویا کھل گئے کان ہمارے جو آپ فرماتے تہے ہم سن لیتے تہے اور ہم اپنے

ٹھکانون مین تھے (یہ معجزہ تھا) آنحضرت صلعم کا) آپ نے شروع کیا سکھانا ارکان حج کا یہان تک کہ پہونچے کنکریان مارنے تک

آپ نے کلمے کی دو انگلیون کو رکھکر فرمایا کہ چھوٹے چھوٹے کنکریان مارو پھر حکم کیا مہاجرین کو وے اتری مسجد کے پیش مین

پھر انصار کو وے اترے مسجد کے پیچھے بعد اوسکے اور لوگ اوتری **باب** یبیت بمکۃ لیالی منی منا کی راتون مین مکے مین رہنا

عن حریز او ابی حریز الشاک من یحیی انہ سمع عبد الرحمن بن فروخ یسال ابن عمر قال انا نتبایع باموال

الناس فیاتی احدنا مکۃ فیبیت علی المال فقال اما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبات بمنی وظل **ترجمہ**

عبد الرحمن بن فروخ نے عبد اللہ بن عمر سے پوچھا ہم لوگون کا مال بیچا کرتے ہین (تو ہمارے پاس رہتے ہین) سوال کرتی ہین کیا

ہم مین سے کوئی منا کے راتون مین مکے مین جا کر مال کے پاس رہے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو رات کو منا ہی

رہا کرتے تہے **ف** تو تہا مکے مین رہنا خلاف سنت اور ناجائز ہوگا بعضون نے ضرورت کیوقت اسکی اجازت دی ہے جیسی

دوسری حدیث مین آتا ہے **عن** ابن عمر قال استاذن العباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیت بمکۃ لیالی

منی من اجل سقایتہ فاذن لہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر روایت ہے حضرت عباس نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے منا کی راتون مین مکے مین رہنے کے پانی پلانی کے لیے آپ نے اجازت دی اوکو **باب** الصلوۃ بمنی منا مین

نماز کا بیان **عن** عبد الرحمن بن یزید قال صلی عثمان بمنی اربعا فقال عبد اللہ صلیت مع النبی صلی اللہ

علیہ وسلم رکعتین ومع ابی بکر رکعتین ومع عمر رکعتین زاد عن حفص ومع عثمان صدرا من امارتہ ثم اتمہا

زاد من ہنا عن ابی معاویۃ ثم تفرقت بکم الطرق فلوددت ان لی من اربع رکعات رکعتین متقبلتین

قال الاعمش فحدثنی معاویۃ بن قرۃ عن اشیاخہ ان عبد اللہ صلی اربعا قال فقیل لہ عبت علی عثمان ثم

صلیت اربعا قال الخلاف شر **ترجمہ** عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے عثمان بن عفان رض نے منا مین چار رکعتین

پڑہین عبد اللہ بن مسعود نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو ہی رکعتین پڑہین (قصر کیا) اور ابو بکر کے ساتھ بھی

اور عمر کے ساتھ بھی دو اور شروع خلافت مین تمہاری ساتھ بھی دو پھر عثمان پوری پڑہنے لگے (کیونکہ قصر اور اتمام دونون سنت

مین یا انہون نے نیت اقامت کی کر لی ہوگی) ایک روایت مین ہے ابن مسعود نے کہا پھر تمہاری راہین مختلف ہوگئین اور مجھے

الله علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری ساتھہ اس نماز کو پالوی (یعنی مزدلفہ میں مغرب اور عشا ہماری ساتھہ پڑہی) اور اس سے پہلی رات یا دن کو عرفات میں ٹھہر چکا ہو تو اوسکا حج پورا ہو گیا وہ اپنا میل کچیل دور کریگا ف یعنی منا میں آکر کنکریاں مارکر قربانی کر کے احرام کہولدالے میل کچیل وہو دہی نہا دہی باب النزول بمعنی منا مین اوترنے کا بیان عن رجل من اصحاب

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خطب الناس صلی اللہ علیہ وسلم الناس بمنی ونزلهم منازلهم فقال لینزل المهاجرون ههنا واشار الی میمنة القبلة والانصار ههنا واشار الی میسرة القبلة ثم لینزل الناس حولهم ترجمہ عبد الرحمن بن معاذ سے روایت ہے انہوں نے سنا ایک شخص سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھا کہ خطبہ سنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو منا میں اور اوتارا ان کو اپنے ٹھکانوں میں آپ نے فرمایا مہاجر یہاں اوتریں اور اشارہ کیا قبلہ کی داہنی طرف انصار یہاں اوتریں اور اشارہ کیا قبلے سے بائیں طرف پھر اور لوگوں کو فرمایا کہ مہاجرین اور انصار کے گرد اوتریں باب ای یوم یخطب بمنی منا میں کس دن خطبہ پڑہی عن رجلین من بنی ابی بکر

قالا رأینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب بین اوسط ایام التشریق ونحن عند راحلته وهی خطبة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التی خطب بمنی ترجمہ دو شخصوں سے روایت ہے بنی بکر میں سے کہا انہوں نے دیکھا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے تھے ایام تشریق کے بیچ والی دن میں (یعنی بارہویں تاریخ) اور ہم آپ کی اونٹنی کے پاس تھے اور یہی خطبہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو آپ نے منا میں پڑھا تھا عن سراء بنت نبهان وکانت ربة بیت فی الجاهلیة

قالت خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الرؤس فقال ای یوم هذا قلنا اللہ ورسوله اعلم قال الیس اوسط ایام التشریق ترجمہ سراء بنت نبہان سے روایت ہے وہ ایک گھر والی تھی جاہلیت میں (جس میں بت دھرے تھے) کہا خطبہ سنایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم الرؤس یعنے دوسری دن قربانی کے پھر فرمایا یہ کون سا دن ہے ہم نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا کیا یہ بیچ کا دن نہیں ہے ایام تشریق میں سے (یعنی بارہواں دن ایام تشریق گیارہویں بارہویں تیرہویں تاریخ کو کہتے ہیں ذی حجہ کے باب من قال خطب یوم النحر جس نے کہا یوم النحر میں خطبہ پڑہی عن الهرماس قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس علی ناقته العضباء یوم الاضحی بمنی ترجمہ ہرماس بن زیاد سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے دیکھا اپنی اونٹنی پر جسکا نام عضبا تھا عید اضحی کے روز منا میں عضبا وہی قصوی ہے یا اور ہے عن ابی امامة یقول سمعت خطبة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی یوم النحر ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا منا میں نحر کے روز (دسویں تاریخ) باب ای وقت یخطب

یوم النحر یوم النحر میں کس وقت خطبہ پڑہی عن رافع قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس بمنی حین ارتفع الضحی علی بغلة شهباء وعلی رضی اللہ عنه یعبر عنه والناس بین قاعد وقائم ترجمہ رافع بن عمرو مزنی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خطبہ سنا رہی تہی لوگوں کو منا میں جب بلند ہوا آفتاب (نحر کے روز) ایک خچر

يين اصابعه حجر فرمى ورمى الناس **ترجمہ** عمرو بن الاحوص سے روایت ہے انہون نے اپنی مان سے سنا ہے مین نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرہ عقبہ پاس سوار دیکھا اور آپکے انگلیون مین کنکریان نہین آپ نے رمی کے اور لوگون نے پیچھے
رمی کی **ف** ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ جمرہ عقبہ کے رمی سوار ہوکر کرنا درست ہے **عن** ابن عمر انه كان يأتي الجمار في
الايام الثلاثة بعد يوم النحر ماشيا ذاهبا وراجعا ويخبر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے وہ کنکریان مارنے تین دن تک بعد یوم النحر کے آیا کرتی تہی سو پیدل آتی تہی اور پیدل
ہی جاتے تہے اور بیان کرتی تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تہے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ پیادہ ہوکر
رمی کرنا افضل ہے **عن** جابر بن عبد الله يقول رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يرمي على راحلته يوم النحر
يقول لتأخذوا مناسككم فاني لا ادري لعلي لا احج بعد حجتي هذه **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے مینے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنی اونٹنی پر سوار ہوکر رمی کرتے تھے یوم النحر کو اور فرماتے تہے یاد کرلو ارکان اپنے
شاید مین اس حج کے بعد پھر دوسرا حج نکرون **ف** ایسا ہی ہوا کہ آپ اس حج سے لوٹ کر مدینے مین آئے اور دوسرے سال
بیمار ہوئے اور وفات پائی پس اس حج کا نام حجۃ الوداع ہوا گویا آپ رخصت ہوئے تھے کعبہ سے **عن** جابر بن عبد الله يقول
رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يرمي على راحلته يوم النحر ضحى فاما بعد ذلك فبعد زوال الشمس **ترجمہ**
جابر سے روایت ہے مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمی کرتے ہوئے اونٹنی پر سوار ہوکر یوم النحر کے چاشت کے وقت
اور بعد اسکے آفتاب ڈھلے پر (یعنی دسوین تاریخ کے رمی طلوع آفتاب کے بعد ہوتے اور گیارہوین بارہوین کی بعد زوال آفتاب کے)
عن وبرة قال سألت ابن عمر متى ارمي الجمار قال اذا رمى امامك فارمه فاعدت عليه المسألة فقال كنا
نتحين زوال الشمس فاذا زالت الشمس رمينا **ترجمہ** وبرہ سے روایت ہے مین نے ابن عمر سے پوچھا کب کنکریان ماروں
انہون نے کہا جب تیرا امام کنکریان مار چکے اوسوقت مار مین نے پھر یہی سوال کیا انہون نے کہا ہم تو زوال آفتاب کے منتظر رہتے
تہے جب آفتاب ڈھل جاتا تہا اوسوقت کنکریان مارتے **عن** عائشة قالت افاض رسول الله صلى الله عليه وسلم من آخر يومه
حين صلى الظهر ثم رجع الى منى فمكث بها ليالي ايام التشريق يرمي الجمرة اذا زالت الشمس كل جمرة بسبع
حصيات يكبر مع كل حصاة ويقف عند الاولى والثانية فيطيل القيام ويتضرع ويرمي الثالثة ولا يقف
عندها **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید قربان کے آخر دن مین طواف فرض کیا جبکہ
ظہر کے نماز پڑہی پھر منا مین آکر تشریق کے دنون مین وہان ٹھہرے (یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین ذی الحجہ کی) ہر جمرہ کو
سات سات کنکریان مارتے دوپہر ڈھلے ہر کنکری کی ساتھ تکبیر کہتے اور اول اور دوسرے جمرہ کے پاس دیر تک ٹہر کر رو رو کر دعا کرتے اور
تیسرے جمرہ کو کنکریان مار کر نہ ٹھہرتے **ف** عید قربان کے آخر دن مین (یعنی جب تیسرا پہر ہوا ظہر کی نماز پڑہ کر آپ منا سے مکہ کو آئے
اور طواف الافاضہ (طواف الزیارۃ) ادا کیا **عن** ابن مسعود قال لما انتهى الى الجمرة الكبرى جعل البيت عن يساره

دو رکعتین ہی جو قبول ہون تو چار سے بہتر معلوم ہوتی ہین ۔ ایک بار ابن مسعود نے بھی چار رکعتین پڑہین لوگون نے کہا تم نے تو طعن
کیا تھا حضرت عثمان پر چار پڑہنے کا اب تم تو چار پڑہنے لگے اُنہون نے کہا مجھ کو برا معلوم ہوتا ہے (اختلاف) لیکن جب سب چار پڑہنے لگے تو مین بھی چار
پڑہنے لگا عن الزهري ان عثمان انما صلى بمنى اربعا لانه اجمع على الاقامة بعد الحج ترجمہ زہری سے روایت ہے
حضرت عثمان نے منا مین چار رکعتین اس لیے پڑہین کہ اُنہون نے اقامت کی نیت کی بعد حج کے عن ابراهيم قال ان عثمان
صلى اربعا لانه اتخذها وطنا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عثمان نے چار رکعتین اس سبب سے پڑہین اُنہون نے
منا کو وطن بنایا تہا (وہان نکاح کیا تہا) عن الزهري قال لما اتخذ عثمان الاموال بالطائف واراد ان يقيم
بها صلى اربعا قال ثم اخذ به الائمة بعده ترجمہ زہری سے روایت ہے جب حضرت عثمان نے اپنی جاگیرین مقرر کین
طائف مین اور قصد کیا اقامت کا وہان تو چار رکعتین پڑہین پھر لوگون نے بھی اختیار کر لیا عن الزهري ان عثمان
بن عفان اتم الصلوة بمنى من اجل الاعراب لانهم كثروا عامئذ فصلى بالناس اربعا ليعلمهم ان الصلوة
اربع ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان نے پورا پڑہا نماز کو منا مین اس لیے کہ اوس سال جنگلی اور بدوی لوگ
بہت آئی تہے تو انہون نے چار رکعتین پڑہین تا کہ اون لوگون کو معلوم ہو کہ اصل چار رکعتین ہین نہ دو رکعتین جو قصر مین ہوتے
ہین ۔ باب القصر لاهل مكة اہل مکہ منا مین قصر کرین عن حارثة بن وهب الخزاعي وكانت امه تحت عمر
فولدت عبيد الله بن عمر قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى والناس اكثر ما كانوا فصلى
بنا ركعتين في حجة الوداع ترجمہ حارثہ بن وہب خزاعی کی ماں عمر کے نکاح مین تہین اون کے پیٹ سے عبید اللہ بن عمر
پیدا ہوئے اُنہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ نماز پڑہی منا مین اور لوگ بہت تھے آپ نے دو رکعتین پڑہین
حجۃ الوداع مین ف حالانکہ حارث کا گھر مکے مین تہا یہی قول ہے اکثر علماء کا کہ اہل مکہ منا اور عرفات مین قصر کرین باب
في رمي الجمار کنکریان مارنے کا بیان عن عمرو بن الاحوص عن امه قالت رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يرمي الجمرة
من بطن الوادي وهو راكب يكبر مع كل حصاة ورجل من خلفه يستره فسالت عن الرجل فقالوا الفضل بن
عباس وازدحم الناس فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا ايها الناس لا يقتل بعضكم بعضا واذا رميتم الجمرة
فارموا بمثل حصى الخذف ترجمہ عمرو بن الاحوص سے روایت ہے اُنہون نے اپنی ماں سے روایت کیا کہا دیکہا مین نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمی کرتے تھے بطن وادی سے (یعنی وادی کے نیچے سے اگر نشیب کیجانب سے) جمرہ عقبہ پر اور آپ سوار
تہے ہر کنکری پر تکبیر کہتے اور ایک شخص آپ کے پیچہے تہا وہ آپ پر سایہ کر رہا تہا مین نے پوچھا یہ شخص کون ہے لوگون نے کہا فضل بن عباس
اور لوگون نے ہجوم کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو مت قتل کرے ایک تم مین کا دوسرے کو (یعنی ہجوم کے وجہ سے
ایک دوسرے کو کچل نہ ڈالے ایسا نہ ہو وہ مر جاوے یا زخمی ہو جاوے) اور جب تم کنکریان مارو تو چھوٹے چھوٹے کنکریان انگلیون سے
مارو عن عمرو بن الاحوص عن امه قالت رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم عند جمرة العقبة راكبا ورايت

بمنى فدعا بذبح فذبح ثم دعا بالحلاق فاخذ بشق راسه الايمن فحلقه فجعل يقسم بين من يليه الشعرة والشعرتين ثم اخذ بشق راسه الايسر فحلقه ثم قال ههنا ابو طلحة فدفعه الى ابى طلحة **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے رمی کی جمرہ عقبہ کی یوم النحر کو پھر آپ لوٹ آئے منا میں بیچ ٹھکانے میں اور قربانی منگا کر اسکو ذبح کیا پھر سر مونڈنیوالے کو بلایا اور داہنی طرف کا آدھا سر منڈا کر ایک ایک دو دو بال جو لوگ موجود تھے اون کو تقسیم کیا پھر بایاں جانب منڈایا اور فرمایا کیا ابو طلحہ یہاں ہیں پھر وہ سب بال ابو طلحہ کو دیدیے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلق افضل ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے دہنا جانب منڈانا بہتر ہے اور داہنی میں لحاظ منڈانے والے کا ہوگا نہ مونڈنیوالے کا۔

عن ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يسئل يوم منى فيقول لا حرج فساله رجل فقال انى حلقت قبل ان اذبح قال اذبح ولا حرج قال انى امسيت ولم ارم قال ارم ولا حرج **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوتے منا میں آپنے ہر ایک کا جواب دیا کچھ حرج نہیں ہے ایک شخص نے کہا میں نے حلق کیا ذبح سے پہلے آپ نے فرمایا ذبح کرلے کچھ حرج نہیں ہے، دوسرے نے کہا مجھے شام ہوگئی اور میں نے رمی نہیں کی آپنے فرمایا رمی کرلے کچھ حرج نہیں ہے **ف** یعنی دم واجب نہیں ہے ترتیب کے فوت ہونے سے درمیان میں رمی اور ذبح اور حلق اور طواف کے بعض نے کہا گناہ نہیں ہے لیکن دم واجب ہے

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس على النساء حلق انما على النساء التقصير **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں پر حلق نہیں ہے مگر قصر کرنا چاہیے یعنے تھوڑے سے بال انگلی کے پور سے کتر دینا چاہیے اور مردوں کو بھی یہ درست ہے مگر حلق بہتر ہے

باب العمرة عمرہ کا بیان

عن ابن عمر قال اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل ان يحج **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے عمرہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے حج کرنے کے **عن** ابن عباس قال والله ما اعمر رسول الله صلى الله عليه وسلم عائشة فى ذى الحجة الا ليقطع بذلك امر اهل الشرك فان هذا الحى من قريش ومن دان دينهم كانوا يقولون اذا عفا الوبر وبرا الدبر ودخل صفر فقد حلت العمرة لمن اعتمر فكانوا يحرمون العمرة حتى ينسلخ ذو الحجة والمحرم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے قسم خدا کی رسول اللہ صلعم نے حضرت عائشہ کو عمرہ نہیں کرایا ذی الحجہ میں مگر اس خیال سے کہ مشرکوں کا گمان غلط ہو کیونکہ قریش کے لوگ اور جو اون کے دین پر چلتے تھے یہ کہتے تھے جب اونٹ کے بال بڑھ جاویں اور اسکے پیٹ کا زخم اچھا ہو جاوے اور صفر آجاوے تو اب عمرہ درست ہوگا عمرہ کرنیوالے کو (مطلب یہ ہے کہ اشہر حج میں عمرہ کرنا جائز جانتے تھے بلکہ حرام جانتے تھے عمرے کو یہانتک گذر جاوے مہینہ ذی حجہ (بقرعید) کا اور مہینہ محرم کا

عن ابى بكر بن عبد الرحمن اخبرنى رسول مروان الذى ارسل الى ام معقل قالت كان ابو معقل حاجا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما قدم قالت ام معقل قد علمت ان على حجة فانطلقا يمشيان حتى دخلا عليه فقالت يا رسول الله ان على حجة وان لابى معقل بكرا قال ابو معقل صدقت جعلته فى سبيل الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطها

ومنهن عن يمينه ورمى الجمرة بسبع حصيات وقال هكذا رمى الذي انزلت عليه سورة البقرة **ترجمہ** عبد الله
بن مسعود سے روایت ہی جب وہ جمرہ عقبہ پاس آئے تو خانہ کعبہ کو اپنی بائین طرف کیا اور منا کو داہنی طرف اور جمرہ پر سات کنکریان
مارین پھر کہا اسی طرح رمی کی اُس شخص نے جسپر سورہ بقر اُتری یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سورۂ بقرہ کی تخصیص اسلیے
کی اس سورت مین احکام حج کے مذکور ہین اور رمی کے مسائل بہی مذکور ہین **عن** عاصم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ارخص
لرعاء الابل في البيتوتة يرمون يوم النحر ثم يرمون الغد او من بعد الغد بيومين ويرمون يوم النفر
ترجمہ عاصم بن عدی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اونٹ چرانیوالون کو رخصت دی رات کو منا مین نہ رہنی کے
اور حکم کیا ان کو رمی کرنیکا یوم النحر کو پھر دوسرے دن یا تیسرے دن دو دونون کی پھر اگر مین تو چوتھے دن بھی رمی کرین **ف**
یعنی افضل یہی ہے کہ دوسری دن گیارہوین تاریخ پھر رمی کرین اگر نہ ہوسکے تو بارہوین تاریخ گیارہوین کے بہی رمی کرلین **عن** عدی
ان النبي صلى الله عليه وسلم رخص للرعاء ان يرموا يوما ويدعوا يوما **ترجمہ** عدی بن عاصم سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی چرانیوالون کو ایک دن رمی کرنے کے ایک دن ناغہ کرنے کے **عن** قتادة قال سمعت
ابا مجلز يقول سألت ابن عباس عن شيء من امر الجمار فقال ما ادري ارماها رسول الله صلى الله عليه وسلم
بست او بسبع **ترجمہ** قتادہ سی روایت ہی مین نے سنا ابا مجلز سی کہتے تھے مین نے پوچھا ابن عباس سے رمی جمار کا حال انہون نے
کہا مجھے معلوم نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ کنکریان مارین یا سات کنکریان **ف** مگر اور روایتون سی سات
کنکریان ہر جمرہ پر مارنا ثابت ہے **عن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رمى احدكم جمرة العقبة
فقد حل له كل شيء الا النساء **ترجمہ** حضرت عائشہ سی روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین
سے رمی کرلی جمرہ عقبہ کی تو سب چیزین اسکو درست ہوجاوینگی سوا عورتون کی **ف** یعنی عورتون سی صحبت کرنا درست
نہوگا جب طواف الزیارۃ کرلی تو وہ بھی درست ہوجاویگا **باب** الحلق والتقصير سر منڈانے اور بال کترانی کا بیان
عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم ارحم المحلقين قالوا يا رسول الله والمقصرين قال
اللهم ارحم المحلقين قالوا يا رسول الله والمقصرين قال والمقصرين **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ رحم کر حلق کرنیوالون پر صحابہ نے کہا یا رسول اللہ اور قصر کرنیوالون پر آپنے فرمایا یا اللہ رحم
کر حلق کرنیوالون پر صحابہ نے کہا یا رسول اللہ اور قصر کرنیوالون پر آپنے فرمایا اور قصر کرنیوالون پر **ف** حلق کہتے ہین تمام
سر منڈانیکو اور قصر کہتے ہین بال کم کرنیکو کسی طرف سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلق افضل ہے قصر سے اور قصر بھی کافی ہی محمد
بن حسن نے کہا کہ یہی قول ہے ابو حنیفہ اور ہماری اکثر فقہا کا **عن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حلق رأسه
في حجة الوداع **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر منڈایا حجۃ الوداع مین **ف** اور قصر بھی
آپ سے منقول ہی **عن** انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رمى جمرة العقبة يوم النحر ثم رجع الى منزله

سبیل اللہ فقال اما انک لو حججتہا علیہ کان فی سبیل اللہ قال وانہا امرتنی ان اسألک ما یعدل حجۃ
معک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرءھا السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واخبرھا انہا تعدل حجۃ معی عمرۃ
فی رمضان ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا قصد کیا ایک عورت نے اپنی خاوند
سے کہا مجھے بھی حج کرنے دی اپنے اونٹ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ وہ شخص بولا میرے پاس کیا ہی جس پر تجھے سوار کر کے
حج کراؤن عورت بولی وہ اونٹ نہین ہے تمہارا اوس پہ مجھے حج کرا دو مرد بولا وہ اونٹ تو روکا گیا ہی اللہ کی راہ مین (یعنی
مین اوسکو خدا کی راہ مین دے چکا ہون) پھر وہ مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ میری عورت نے آپ
کو سلام کہا ہی اور وہ چاہتی ہے حج کرنا آپ کے ساتھہ اوس نے مجھسے کہا مجھے بھی حج کرا دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ مین
نے جواب دیا میرے پاس کون سی سواری ہے جس پر تجھے حج کراؤن وہ بولی اوس اونٹ پر مین نے کہا وہ تو اللہ جل جلالہ کے راہ مین
رکا ہوا ہے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو حج کرا دیتا اوس اونٹ پر وہ بھی خدا کے راہ مین ہوتا پھر وہ شخص بولا
اُس عورت نے پوچھا ہی کہ آپ کے ساتھہ حج کرنیکے برابر دوسری عبادت کون سی ہی (جو ثواب مین اوس کے برابر ہو) رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا سلام اُس عورت سے کہنا اور بیان کر دینا کہ ایک عمرہ کرنا رمضان کے مہینے مین میرے
ساتھہ حج کرنے کے برابر ہی (ثواب مین اور فضیلت مین) عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر عمرتین
عمرۃ فی ذی القعدۃ وعمرۃ فی شوال ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو عمرے
کیے ایک ذیقعدہ مین دوسرا شوال مین ف یعنی شوال مین سفر کو نکلے تھے ورنہ وہ بھی عمرہ ذیقعدہ مین تھا عن مجاھد
قال سئل ابن عمر کم اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مرتین فقالت عائشۃ لقد علم ابن عمر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قد اعتمر ثلاثا سوی التی قرنہا بحجۃ الوداع ترجمہ مجاہد سے روایت ہی ابن عمر سے سوال ہوا کتنے عمرے کیے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا انہون نے کہا دو عمرے پھر حضرت عائشہ نے کہا ابن عمر سمجھے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے تین عمرے کیے سوا اوس عمرے کے جو حجۃ الوداع کے ساتھہ تھا ف قرآن مین حالانکہ یہ سہو ہے صحیح یہ ہی کہ آپ نے دو عمرے
کیے ایک عمرۃ القضاء دوسرے عمرۃ الجعرانہ عن ابن عباس قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع عمر عمرۃ الحدیبیۃ
والثانیۃ حین تواطؤا علی عمرۃ قابل والثالثۃ من الجعرانۃ والرابعۃ التی قرن مع حجتہ ترجمہ عبداللہ
بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ایک عمرہ حدیبیہ کا (حدیبیہ ایک کنوئین یا درخت کا نام ہے
مکے سے نو میل پر یہان آپ کو کافرون نے روکا تھا آپ عمرے کی ارکان ادا نہ کر سکے) دوسرا وہ عمرہ قضا کا تیسرا عمرہ جعرانہ کا
چوتھا جو حجۃ الوداع کے ساتھہ تھا ف مگر حدیبیہ مین آپ نے عمرہ نہ کیا تو جدا عمرے دو ہی ہوئے ایک عمرۃ القضا دوسرے عمرۃ الجعرانہ
عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر اربع عمر کلھن فی ذی القعدۃ الا التی مع حجتہ ترجمہ انس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے سب ذوالقعدہ مین تھے مگر وہ عمرہ جو حج کے ساتھہ تھا ف یعنی حجۃ الوداع

فلتحج علیه فانه فی سبیل الله فاعطاها البکر فقالت یا رسول الله انی امراة قد کبرت و سقمت فهل من
عمل یجزی عنی من حجتی قال عمرة فی رمضان تجزی حجة **ترجمہ** ابوبکر بن عبدالرحمن سے روایت ہی خبر دی
مجکو مردان کے پیام لیجانے والے نے جو گیا تہا ام معقل پاس ام معقل نے کہا کہ ابو معقل حج کرنیکو نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ جب آئے تو ام معقل نے کہا تم جانتے ہو کہ مجہپر حج لازم ہے پھر دونوں ام معقل اور ابو معقل چلے یہانتک کہ رسول
اللہ صلعم پاس آئے ام معقل نے کہا یا رسول اللہ ابو معقل پاس ایک جوان اونٹ ہی اور مجہپر حج فرض ہے۔ ابو معقل نے کہا یہ سچ
کہتی ہی مین نے اوس اونٹ کو اللہ کے راہ مین دیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو وہ اونٹ ام معقل کو دیدے وہ اوسپر
سوار ہو کر حج کریگی ابو معقل نے وہ اونٹ ام معقل کو دیدیا ام معقل نے کہا یا رسول اللہ مین ایک بوڑہی اور بیمار عورت ہون
کوئی کام ایسا ہی جو کافی ہو مجکو حج سے آپنے فرمایا رمضان کے مہینے مین ایک عمرہ کرنا حج کے بدلے کافی ہو سکتا ہی **عن**
ام معقل قالت لما حج رسول الله صلی الله علیه وسلم حجة الوداع وکان لنا جمل فجعله ابو معقل فی سبیل الله
واصابنا مرض وهلک ابو معقل خرج النبی صلی الله علیه وسلم فلما فرغ من حجه جئته فقال یا ام معقل
ما منعک ان تخرجی معنا قالت لقد تهیأنا فهلک ابو معقل وکان لنا جمل هو الذی نحج علیه فاوصی
به ابو معقل فی سبیل الله قال فهلا خرجت علیه فان الحج فی سبیل الله فاما اذا فاتتک هذه الحجة
معنا فاعتمری فی رمضان فانها کحجة فکانت تقول الحج حجة والعمرة عمرة وقد قال هذا لی رسول
الله صلی الله علیه وسلم ما ادری الی خاصة **ترجمہ** ام معقل سے روایت ہی جب رسول اللہ صلعم نے حجة الوداع کیا تو ہماری
پاس ایک اونٹ تہا مگر ابو معقل نے اوسکو اللہ کے راہ مین دیدیا تہا اور ہم بیمار ہوئی قریب بہ ہلاکت اور ابو معقل مر گئے اور
رسول اللہ صلعم حج کو تشریف لیگئے جب حج سے فارغ ہوئے تو مین آپکے پاس گئے آپ نے فرمایا ای ام معقل تو ہماری
ساتہ کیون نہ نکلی۔ ام معقل نے کہا مین نے تیاری کی تہی اتنے مین ابو معقل مر گئے اور ہماری پاس ایک ہی اونٹ تہا جس پر ہم حج
کیا کرتے تہے وہ ابو معقل نے مرتی وقت اللہ کی راہ مین دیدیا یعنی کہدیا کہ یہ جہاد اللہ کی راہ مین ہی آپنے فرمایا پھر تو اوسی
اونٹ پر سوار ہو کر کیون نہ نکلی حج بھی تو خدا کی راہ مین ہے خیر اب تیرا حج جاتا رہا ہماری ساتھ تو عمرہ کرلی رمضان مین کیونکہ رمضان
مین عمرہ حج کے برابر ہی ام معقل کہا کرتے تہین حج پھر حج ہی اور عمرہ پھر عمرہ ہی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے یہ فرمایا
اب مجھے معلوم نہین کہ یہ حکم خاص میرے لیے تہا (خاص ہی ہوگا اسواسطے کہ عمرہ حج فرض کا بدل نہین ہو سکتا **عن** ابن عباس قال
اراد رسول الله صلی الله علیه وسلم الحج فقالت امراة لزوجها احجنی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ما
عندی ما احجک علیه قالت احجنی علی جملک فلان قال ذاک حبیس فی سبیل الله عز وجل فاتی رسول الله صلی
الله علیه وسلم فقال ان امراتی تقرأ علیک السلام ورحمة الله وانها سألتنی الحج معک قالت احجنی مع رسول
الله صلی الله علیه وسلم فقلت ما عندی ما احجک علیه فقالت احجنی علی جملک فلان فقلت ذاک حبیس فی

کہا تم طواف الافاضہ کرچکے ای ابا عبد اللہ انہون نے کہا نہین قسم خدا کی یا رسول اللہ آپنے فرمایا اوتار ڈالو قمیص اپنا
اونہون نے اوتار ڈالا اپنے سر پرسی پھر عرض کیا کیون یا رسول اللہ آپ نی فرمایا یہ وہ دن ہی کہ جب تم اوسمین کنکریان مار
چکو تو حلال ہوجاو ہنگے تم پر وہ چیزین جو احرام مین حرام تہین سوا عورتون کے (یعنی سوای جماع کے عورتون سی وہ درست
نہوگا جبتک طواف سے فارغ نہو) پھر تم نے توشام کی اور طواف بھی نہ کیا تو تمہارا احرام باقی ہی ویسا ہی جیسی تہا قبل
کنکریان مارنیکی یہانتک کہ طواف کرو **ف** اس حدیث سے تاکید طواف الزیارۃ کی یوم النحر کے دن ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم
ہوا کہ اگر اوسدن طواف نہ کریگا تو احرام پھر لوٹ آویگا مگر اکثر ائمہ کا عمل اس حدیث پر نہین ہی **عن** عائشۃ وابن عباس ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخر طواف یوم النحر الی اللیل **ترجمہ** حضرت عائشہ اور ابن عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ
نے تاخیر کی طواف الزیارۃ مین رات ہوجانی تک **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یرمل فی السبع الذی افاض فیہ
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل نہین کیا طواف الافاضہ کے ساتون پھیرون مین
(کیونکہ طواف القدوم مین کرچکے ہونگے) **باب** الوداع خانہ کعبہ سے رخصت ہونا **عن** ابن عباس قال کان
الناس ینصرفون فی کل وجہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ینفرن احد حتی یکون اخر عھدہ الطواف بالبیت
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی لوگ مکہ سی نکل جاتی تھے ہر طرف سی آپ نے فرمایا کوئی نہ جانا چاہیے مکہ سی مگر آخر
طواف کرکے **ف** اسکو طواف الصدر اور طواف الوداع کہتے ہین۔ بعضون کے نزدیک سنت ہے۔ بعضون کے نزدیک واجب ہے
اگر عورت کو چلتے وقت حیض آجاوے تو یہ طواف چھوڑ دے **باب** الحائض تخرج بعد الافاضۃ حائضہ عورت طواف
الافاضہ کرچکی ہو تو چلی جاوے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر صفیۃ بنت حیی فقیل انھا قد حاضت
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلھا حابستنا فقالوا یا رسول اللہ انھا قد افاضت فقال فلا اذا
ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا صفیہ کا تو لوگون نے کہا آپ سی اون کو حیض
آگیا آپنے فرمایا شاید وہ ہمارے روکنیوالی ہی لوگون نے کہا یا رسول اللہ وہ طواف کر چکین آپنے فرمایا کہ پھر کچھ نہین **عن**
الحارث بن عبد اللہ قال اتیت عمر بن الخطاب فسألتہ عن المراۃ تطوف بالبیت یوم النحر ثم تحیض قال
لیکن اخر عھدھا بالبیت قال فقال الحرث کذلک افتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فقال عمر اربت
عن یدیک سألتنی عن شیء سألت عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکیما اخالف **ترجمہ** حارث بن عبد اللہ
بن اوس سے روایت ہی حضرت عمر پاس آیا اور اون سے پوچھا کہ عورت طواف کری خانہ کعبہ کا یوم النحر کو پھر اوسکو حیض آجاوے
انھون نے کہا طواف الوداع کرکے جاوے (یعنی انتظار کرے طواف الوداع تک) حارث نی کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بھی ایسا ہی بتایا تہا عمر نے کہا تیرے ہاتھ گرین (بددعا ہی جھڑکی کے طور پر) تو نے مجھ سے وہ بات پوچھی جو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھ چکا تہا تاکہ مین اوسکا خلاف بیان کرون **ف** لاعلمی سی حضرت عمر خفا ہوئے حارث پر جب آنحضرت سے

کہ یہ اتہ وہ ذی الحجہ مین تہا اسیطرح عمرۃ القضا اور عمرۃ الجعرانہ دونون ذیقعدہ مین تہی - جعرانہ ایک مقام ہی طائف اور مکے کی درمیان وہان سے آپنے عمرے کا احرام باندہا سنہ ۸ ہجری مین حنین کی غنیمت تقسیم کرکے **باب** المهلۃ بالعمرۃ تحیض فیدرک الحج فتر فض عمرتہا وتہل بالحج هل تقضی عمرتہا جو عورت عمرے کا احرام باندہے پہر اسکو حیض آجاوے پہر حج کا وقت آجاوے تو وہ عمرہ کیا ترک کرکے حج کا احرام باندہ لیوے پہر عمرے کی قضا کرے **عن** حفصۃ بنت عبد الرحمن بن ابی بکر عن ابیہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعبد الرحمن یا عبد الرحمن اردف اختک عائشۃ فاعمرها من التنعیم فاذا هبطت بها من الاکمۃ فلتحرم فانها عمرۃ متقبلۃ **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کہا ای عبد الرحمن اپنی بہن عائشہ کو اپنے ساتہہ بٹہا کر لیجا اور اون کو عمرہ کرا لا تنعیم سے (تنعیم ایک مقام ہی مکے سے تین میل کے فاصلے پر) جب ٹیلون پر سے چڑہ کر تو تنعیم مین اترے تو عائشہ سے کہنا احرام باندہے کیونکہ یہہ عمرہ قبول ہوگا انشاء اللہ تعالی **عن** محرش الکعبی قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الجعرانۃ فجاء الی المسجد فرکع ما شاء اللہ ثم احرم ثم استوی علی راحلتہ فاستقبل بطن سرف حتی لقی طریق المدینۃ فاصبح بمکۃ کبائت **ترجمہ** محرش کعبی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانی مین آئے وہان نماز پڑہی پہر احرام باندہا پہر اپنے اونٹ پر سوار ہوئے اور بطن سرف کیطرف منہ کیا یہان تک کہ مدینے کی راستے پر آ گئے پہر صبح کو مکے مین جاکر آئے جیسے کوئی رات کو مکے مین رہا **باب** المقام فی العمرۃ عمرے کے بعد قیام کرنا **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقام فی عمرۃ القضاء ثلاثۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلعم قیام کیا عمرہ قضا مین (جو حدیبیہ کے عمرے کی قضا تہی) تین دن تک (مکے مین) **باب** الافاضۃ فی الحج طواف افاضہ کا بیان **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم افاض یوم النحر ثم صلی الظہر بمنی یعنی راجعا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے طواف الافاضہ کیا یوم النحر مین پہر نماز ظہر کی منا مین لوٹ کر آکر پڑہی یا مکے مین پڑہی) **عن** ام سلمۃ قالت کانت لیلتی التی یصیر الی فیها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مساء یوم النحر فصار الی فدخل علی وهب بن زمعۃ ومعہ رجل من آل ابی امیۃ متقمصین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوهب هل افضت ابا عبد اللہ قال لا واللہ یا رسول اللہ قال صلی اللہ علیہ وسلم انزع عنک القمیص قال فنزعہ من راسہ ونزع صاحبہ قمیصہ من راسہ ثم قال ولم یا رسول اللہ قال ان هذا یوم رخص لکم اذا انتم رمیتم الجمرۃ ان تحلوا یعنی من کل ما حرمتم منہ الا النساء فاذا امسیتم قبل ان تطوفوا هذا البیت صرتم حرما کهیئتکم قبل ان ترموا الجمرۃ حتی تطوفوا بہ **ترجمہ** حضرت بی بی ام سلمہ رضی سے روایت ہی اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی میری پاس وہی شام تہی جو یوم النحر مین اتفاق سے واقع ہوئی پہر آپ میرے پاس آئے اتنے مین وہب بن زمعہ اور اوسکے ساتہہ ایک اور شخص ابو امیہ کے نسل مین سے کرتے پہنے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہب سے

بطحا اور محصب) مین جہان پر عہد لیا تہا قریش نے کفر پر یعنے بنے کنانہ نے قسم کہا کر عہد کیا تہا بنی ہاشم کے باب مین
قریش سے کہ ہم اون سے شادی بیاہ نہ کرینگے اونکو جگہہ نہ دینگے اون سے خرید فروخت نہ کرینگے یا بیعت نہ کرینگے ف آپ یہ مین
اترے اسد کا شکر ادا کرنیکو جہان پر کفر کا عہد ہوا تہا وہان اسلام کا زور ہوگیا عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال حین اراد ان ینفر من منی نحن نازلون غدا فذکر نحوہ ولم یذکر اولہ ولا ذکر الخیف
الوادی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا منا سے چلنے کا آپنے فرمایا ہم کل وہان اترینگے
پہر ویسا ہی بیان کیا ف یعنی آپنے فرمایا ہم بنی کنانہ کے خیف (یعنی وادی) مین اترینگے جسکو ابطح اور محصب بہی کہتے
ہین عن نافع ان ابن عمر کان یہجع ہجعۃ بالبطحاء ثم یدخل مکۃ ویزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان یفعل ذلک ترجمہ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رض ایک جہپکا نیند کا لیتے تہے بطحا (محصب) مین پہر مکہ مین
جاتے اور کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ف محمد بن الحسن نے کہا محصب مین اترنا بہتر ہے اور جو نہ اترے تو
کچہ قباحت نہین ہے عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر والعصر والمغرب والعشاء بالبطحاء
ثم ہجع بہا ہجعۃ ثم دخل مکۃ وکان ابن عمر یفعلہ ترجمہ نافع سے روایت ہے انہون نے ابن عمر رض سے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا بطحا مین پڑہی پہر ایک نیند کا جہپکا لیا بعد اوسکے مکہ مین گئے
عبد اللہ بن عمر بہی ایسا ہی کیا کرتے (محصب مین ٹہرا کرتے) باب فیمن قدم شیئا قبل شیء فی حجہ ارکان حج
آگے پیچہے کرنیکا بیان عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص انہ قال وقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع بمنی
یسألونہ فجاء رجل فقال یا رسول اللہ لم اشعر فحلقت قبل ان اذبح فقال رسول اللہ اذبح ولا حرج وجاء رجل آخر
فقال یا رسول اللہ لم اشعر فنحرت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج قال فما سئل یومئذ عن شیء قدم واخر الا قال
اصنع ولا حرج ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع مین منا مین کہڑے
ہوے لوگ آپ سے حج کے مسئلے پوچہنے لگے ایک شخص آیا وہ بولا یا رسول اللہ مین نے نہ جانا ذبح سے پہلے سر منڈایا آپنے فرمایا
ذبح کرلو کچہ حرج نہین ہے، دوسرا آیا بولا یا رسول اللہ مین نے نادانستہ نحر کیا رمی سے پہلے آپ نے فرمایا رمی کرلے کچہ حرج نہین اسی
طرح جتنی چیزون کو آپ سے پوچہا گیا جو آگے یا پیچہے ہوگئین تہین آپنے فرمایا کرے کچہ حرج نہین ہے عن اسامۃ ابن شریک
قال خرجت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حاجا فکان الناس یأتونہ فمن قال یا رسول اللہ سعیت قبل ان اطوف او
قدم شیئا فکان یقول لا حرج لا حرج الا علی رجل اقترض عرض رجل مسلم وہو ظالم فذلک الذی حرج وہلک
ترجمہ اسامہ بن شریک سے روایت ہے مین رسول اللہ صلعم کے ساتہ حج کو نکلا لوگ آپ پاس آتے تہے جس نے کہا یا رسول اللہ مین نے
سعی کی طواف سے پہلے یا مین نے اس کام کو آگے کیا آپ فرماتے تہے کچہ حرج نہین کچہ حرج نہین حرج اوس پر ہے جس نے مسلمان کی
جان یا عزت برباد کی ظلم سے وہ تباہ ہوگیا حرج مین پڑگیا باب فی مکۃ مکہ مین نماز کا بیان عن کثیر بن کثیر

پڑ وہ جسکا تہا تو پہر اون سے پوچہنا کیا ضرور تہا **باب** طواف الوداع طواف الوداع کا بیان **عن** عائشۃ رضی
اللہ عنہا قالت احرمت من التنعیم بعمرۃ فدخلت فقضیت عمرتی وانتظرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بالابطح حتی فرغت وامر الناس بالرحیل قالت واتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیت فطاف بہ ثم خرج
ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے مین نے احرام باندہا عمرے کا تنعیم مین سے اور مین گئی مکے مین اور عمرہ ادا
کیا اور رسول اللہ صلعم میرا انتظار کرتے رہے ابطح مین (وہ میدان جو مکے اور منا کے درمیان مین ہے) جب مین فارغ ہوئی آپ
نے حکم کیا لوگونکو کوچ کا اور خود آئے مکے مین اور طواف کیا پہر نکلے **ف** تاکہ آخری کام مکہ مین طواف ہو جاوے **عن**
عائشۃ قالت خرجت معہ تعنی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النفر الآخر فنزل المحصب فی ہذا الحدیث
قالت ثم جئتہ بسحر فاذن فی اصحابہ بالرحیل فارتحل فمر بالبیت قبل صلوۃ الصبح فطاف بہ حین خرج ثم انصرف
متوجہا الی المدینۃ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے مین نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب
آپ منا سے لوٹے تو آپ محصب مین اترے پہر مین صبح کو آپ پاس آئی (عمرے سے فارغ ہو کر) آپ نے سب لوگون کو کوچ کا
حکم دیا اور آپ خانہ کعبہ کیطرف گئے صبح کے نماز سے پہلے اور طواف کیا پہر نکلے اور چلے مدینے کیطرف **عن** عبد الرحمن بن
طارق عن امہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جاز مکانا من دار یعلی نسبہ عبید اللہ استقبل
البیت فدعا **ترجمہ** عبد الرحمن بن طارق کی مان (جنکا نام معلوم نہین ہوا) سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب آگے بڑہتے
یعلی کے گہر سے تو منہ کرتے کعبے کیطرف اور دعا مانگتے **باب** التحصیب محصب مین اترنے کا بیان **عن** عائشۃ انما
نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المحصب لیکون اسمح لخروجہ ولیس بسنۃ فمن شاء نزلہ ومن شاء لم ینزلہ
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محصب مین اترے اس لیے کہ آسانی ہو نکلنے مین (مدینے کیطرف
کیونکہ لشکر اور سب اسباب یکجا ہو گئے) لیکن اترنا محصب مین سنت نہین ہے جسکا جی چاہے اترے جی چاہے نہ اترے **عن** سلیمان بن
یسار قال قال ابو رافع لم یامرنی ان انزلہ ولکن ضربت قبتہ فنزلہ قال مسدد وکان علی ثقل النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال عثمان یعنی فی الابطح **ترجمہ** سلیمان بن یسار سے روایت ہے ابو رافع نے کہا مجہکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حکم نہین دیا محصب مین اترنیکا بلکہ مین نے آپکا خیمہ وہان لگایا تو آپ اوترپڑے مسدد نے کہا ابو رافع اسباب کے
محافظ تہے ابطح مین (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسباب کے) **عن** اسامۃ بن زید قال قلت یا رسول اللہ
این تنزل غدا فی حجتہ قال ہل ترک لنا عقیل منزلا ثم قال نحن نازلون بخیف بنی کنانۃ حیث قاسمت
قریش علی الکفر یعنی المحصب وذلک ان بنی کنانۃ حالفت قریشا علی بنی ہاشم ان لا یناکحوہم ولا یبایعوہم
ولا یؤوہم قال الزہری والخیف الوادی **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ آپ کل کہان اترینگے
حج مین آپنے فرمایا کیا عقیل نے کوئی گہر مکے مین ہمارے لیے چہوڑا ہے پہر آپ نے فرمایا ہم اترینگے بنی کنانہ کے خیف (ابطح) اور

سزا عذاب الیم ہی بموجب نص قرآنی کے ہر جگہہ احتکار منع ہی نہ کہ حرم مین **باب** فی نبیذ السقایۃ نبیذ کے

سبیل رکھنا **عن** بکر قال قال رجل لابن عباس ما بال اہل ہذا البیت یسقون النبیذ وبنو عمہم

یسقون اللبن والعسل والسویق ابخل بہم ام حاجۃ فقال ابن عباس ما بنا من بخل ولا بنا من حاجۃ

ولکن دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی راحلتہ وخلفہ اسامۃ بن زید فدعا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم بشراب فاتی بنبیذ فشرب منہ ودفع فضلہ الی اسامۃ بن زید فشرب منہ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم احسنتم واجملتم کذلک فاصنعوا فنحن ہکذا لا نرید ان نغیر ما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم **ترجمہ** بکر بن عبد اللہ سے روایت ہی ایک شخص نے ابن عباس سے کہا کیا سبب ہے تمہارے لوگ نبیذ کھجور کا شربت

پلاتے ہین اور تمہارے چچا کے بیٹے (قریش) دودہ اور شہد اور ستو پلاتے ہین کیا یہ لوگ بخیل ہین یا محتاج ہین ابن عباس نے

کہا نہ ہم بخیل ہین نہ محتاج ہین بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اپنی اونٹ پر سوار ہو کر آئے اور آپ کے پیچھے اسامہ بن

زید بیٹھے تہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کو کچھ مانگا آپ کے سامنے نبیذ آیا آپ نے پیا اور اپنا بچا ہوا جو بچا اسامہ بن زید کو

دیا اوس نے بھی پیا بعد اوسکے آپ نے فرمایا تم نے اچھا کیا خوب کیا ایسا ہی کیا کرو (یعنی سبیل رکھا کرو لوگون کو کھجور کا شربت

پلایا کرو) تو ہم نہین چاہتے کہ بدلین اوس چیز کو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا کہا تھا) یعنے آپ نے فرمایا کھجور کے

شربت پر تم نے اچھا کیا تو ہم وہی پلاتے ہین یہ نہ سمجھو کہ ہم بخیل یا محتاج ہین اسوجہ سے دودہ شہد نہین پلاتے **باب**

الاقامۃ بمکۃ مکے مین رہنے کا بیان **عن** عمر بن عبد العزیز یسأل السائب بن یزید ہل سمعت فی الاقامۃ بمکۃ

شیئا قال السائب اخبرنی ابن الحضرمی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول للمہاجرین اقامۃ بعد الصدر

ثلاثا **ترجمہ** عمر بن عبد العزیز نے سائب بن یزید سے پوچھا کیا تم نے مکہ مین رہنے کے باب مین کچھ سنا ہی انہون نے کہا مجھ سے

ابن الحضرمی نے بیان کیا انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے مہاجرین ارکان حج سے فراغت پا کر

تین دن تک مکے مین ٹہر سکتے ہین **باب** فی دخول الکعبۃ کعبے کے اندر جانے کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ ہو واسامۃ بن زید وعثمان بن طلحۃ الحجبی وبلال فاغلقہا

علیہ فمکث فیہا قال عبد اللہ بن عمر فسألت بلالا حین خرج ماذا صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فقال جعل عمودا عن یسارہ وعمودین عن یمینہ وثلاثۃ اعمدۃ وراءہ وکان البیت یومئذ علی ستۃ

اعمدۃ ثم صلی **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کعبہ شریف کے اندر اور آپکے

ساتھ اسامہ بن زید اور بلال بن رباح اور عثمان بن طلحہ تھے تو دروازہ بند کر لیا اور وہان ٹھہرے رہے عبد اللہ نے کہا مین نے بلال

سے پوچھا جب نکلے کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہون نے کہا ایک ستون کو بائین طرف کیا اور دو کو داہنی طرف

اور تین ستون پیچھے اور ان دنون مین خانہ کعبہ چھہ ستون پر تھا پھر آپ نے نماز پڑہی (دو رکعتین جیسیکہ) داخلی کعبے

بن المطلب بن ابی وداعة عن بعض اهله عن جده انه رأى النبی صلی الله علیه وسلم یصلی مما یلی باب بنی سهم والناس یمرون بین یدیه ولیس بینهما سترة قال سفیان لیس بینه وبین الکعبة سترة قال سفیان کان ابن جریج اخبرنا عنه قال اخبرنا کثیر عن ابیه قال فسألته فقال لیس من ابی سمعته ولکن من بعض اهلی عن جدی ترجمہ کثیر بن کثیر نے اپنی لوگوں سے روایت کی اُنہوں نے اوسکے دادا سے اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز پڑھ رہی تھے (کعبہ میں) باب بنی سہم پاس اور لوگ آپ کے سامنے سے جا رہی تھی اور بیچ مین کوئی سترہ نہ تھا ف اختلاف کیا علماء نے اس مقام مین بعضوں نے کہا مکے مین سامنی سے نمازی کے گزر جانا معاف ہے بوجہ ضرورت اور کثرت آدمیون کے بعضوں نے کہا شاید وہ لوگ موضع سجود یا موضع نظر کے ادہر سے گزرتے ہوں گے بعضوں نے کہا شاید یہ امر ممانعت سے پہلے ہوگا بعضوں نے کہا یہ ایک قصہ ہے اور لوگوں کے فعل کا کروہ سامنی سے گزرتے تھے اس سے اجازت سامنے سے گزرنے کی نہیں نکلتی

باب تحریم حرم مکة مکے کے حرم کا بیان

عن ابی هریرة قال لما فتح الله تعالی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم مکة قام رسول الله صلی الله علیه وسلم فیهم فحمد الله واثنی علیه ثم قال ان الله حبس عن مکة الفیل وسلط علیها رسوله والمؤمنین وانما احلت لی ساعة من النهار ثم هی حرام الی یوم القیامة لا یعضد شجرها ولا ینفر صیدها ولا تحل لقطتها الا لمنشد فقام عباس او قال قال العباس یا رسول الله الا الاذخر فانه لقبورنا وبیوتنا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا الاذخر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے جب اللہ جل جلالہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ فتح کرا دیا آپ اون لوگوں مین کھڑے ہوئی اور اللہ کی تعریف کی اور اوسکی ستایش کے بعد اوسکی فرمایا اللہ جل جلالہ نے مکے سے اصحاب الفیل کو روک دیا اور اوس پر اپنے رسول کو اور مؤمنوں کو مسلط کیا اور میری واسطے صرف ایک ساعت کے لیے حلال ہوا (یعنی قتال وہان حلال ہوا) پھر وہ حرام ہی قیامت تک وہان کا درخت نہ کاٹا جاوے وہان کا جانور شکار کے لیے نہ اوڑایا جاوی اور وہان کے پڑی ہوئی چیز (لقطہ) کسیکو درست نہیں مگر جو اوسکا بتانی والا ہوا تب عباس کھڑے ہوئی اور فرمایا یا رسول اللہ مگر اذخر کاٹنا درست ہی (اذخر ایک گھانس ہے خوشبودار) وہ ہماری قبرون اور گھرون مین صرف ہوتی ہی آپ نے فرمایا مگر اذخر اسکا کاٹنا ضرورت کے واسطے درست کر دیا ف حرم کی گھانس نوچنا درست نہیں مگر جو سوکھ جاوے اسیطرح جانورونکو وہان چرانا درست نہیں مگر امام شافعی کے نزدیک درست ہی اور وہان کا لقطہ لے لینا درست نہیں

عن عائشة قالت قلت یا رسول الله الا نبنی لک بمنی بیتا او بناء یظلک من الشمس فقال لا انما هو مناخ من سبق الیه ترجمہ حضرت عائشہ سی روایت ہی مین نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کے لیے منا مین ایک گھر نہ بنا دین جو دہوپ سے بچا دی آپ نے فرمایا نہیں وہ جگہ اوسکی ہے جو پہلے جاوی (یعنی وہان کی زمین کسیکی خاص نہیں ہو سکتی وقف ہے)

عن موسی بن باذان قال اتیت یعلی بن امیة فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال احتکار الطعام فی الحرم الحاد فیه ترجمہ موسی بن باذان نے سنا یعلی بن امیہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلے کا روکنا حرم مین بے دینی ہے اور اوسکی

ہوا کرتی) تو مین نہ جاتا مجھے خوف ہی کہین میری اُمت کو تکلیف نہو (یہ خوف آپکا صحیح ہوا اب عوام داخلی کو ضرور سمجھکر تکلیف اوٹھاتی ہین گرتے ہین پڑتے ہین مگر ہر طرح سے صدمے اوٹھا کر داخل کرتے ہین **عن** صفیۃ بنت شیبۃ قالت سمعت الاسلمیۃ تقول قلت لعثمان ما قال لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین دعاک قال انی نسیت ان امرک ان تخمر القرنین فانہ لیس ینبغی ان یکون فی البیت شیء یشغل المصلی قال ابن السرح خالی مسافع بن شیبۃ **ترجمہ** اسلمیہ سے روایت ہے اُنہون نے عثمان بن طلحہ حجبی سے کہا تم سے کیا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تمکو بلایا اُنہون نے کہا آپ نے کہا مین بھول گیا تم سے یہ کہنا (دونون سینگ) دنبے کے سینگ چھپا دو (جو حضرت اسمٰعیل کے ذبح ہوتے وقت جبرئیل لائے تھے اوسکی خانہ کعبہ مین رکھے تھے) تا کعبے مین کوئی چیز ایسی نرہے جسکی طرف نماز پڑھنے مین خیال ہو (تو خشوع مین فرق آوے)

باب فی مال الکعبۃ کعبے کے مال کا بیان جو وہان دفن ہے **عن** شیبۃ یعنی ابن عثمان قال قعد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فی مقعدک الذی انت فیہ فقال لا اخرج حتی اقسم مال الکعبۃ قال قلت ما انت بفاعل قال بلی لافعلن قال قلت ما انت بفاعل قال لم قلت لان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد رأی مکانہ وابوبکر وھما احوج منک الی المال فلم یخرجاہ فقام فخرج **ترجمہ** شیبہ بن عثمان نے شقیق سے کہا جسجگہہ تم بیٹھے ہو وہان حضرت عمر بیٹھے تھے اُنہون نے کہا مین نہ نکلونگا جبتک کعبے کا مال تقسیم نکرونگا مین نے کہا تم ایسا نہ کرو گے اُنہون نے کہا کیون نہین مین ضرور کرونگا مین نے کہا نہین کرنے کے اُنہون نے کہا کیون مین نے کہا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر نے اس مال کا مقام دیکھا اور اوسکو تم سے زیادہ مال کے احتیاج تھی پر اُنہون نے اوسکو نہ چھیڑا عمر یہ سنکر نکل آئے **ف** بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ وہ مال اللہ جل جلالہ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے لیے رکھ چھوڑا ہے **عن** الزبیر قال لما اقبلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لیۃ حتی اذا کنا عند السدرۃ وقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طرف القرن الاسود حذوھا فاستقبل نخبا ببصرہ وقال مرۃ وادیہ ووقف حتی اتقف الناس کلھم ثم قال ان صید وج وعضاھہ حرام محرم للہ وذلک قبل نزولہ الطائف وحصارہ لثقیف **ترجمہ** زبیر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیہ (ایک موضع کا نام ہے) سے آئے جب بیری کی درخت کے پاس پہونچے رسول اللہ صلعم کھڑے ہوئے قرن اسود (ایک پہاڑ ہے حجاز مین) کنارے پر اوسکے مقابل اور نخب (ایک موضع کا نام ہے) اوسطرف دیکھا آنکھ اوٹھا کر یا اوسکی وادی کیطرف اور آپ ٹھہر گئے لوگ بھی ٹھہر گئے بعد اوسکے فرمایا کہ صید وج (ایکمقام کا نام ہے) اور اوسکی درخت حرم ہین حرام کیے گئے ہین اور یہ طائف جانیسے پہلے تھا اور ثقیف کے محاصرے سے بھی پہلے تھا

باب فی اتیان المدینۃ مدینے مین آنے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تشد الرحال الا الی ثلاثۃ مساجد مسجد الحرام ومسجدی ھذا والمسجد الاقصی **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ باندھے جاوین کجاوے (سفر کیا جاوے) مگر تین مسجدون کیطرف ایک مسجد حرام دوسری میری یہہ مسجد (یعنی مسجد مدینہ) تیسری مسجد اقصے (بیت المقدس) کیونکہ باقی

مستحب ہے کچھ ضرور نہین ہے) عن مالك بهذا لم يذكر السواري قال ثم صلى وبينه وبين القبلة ثلاثة اذرع ترجمہ دوسری روایت مین ستونون کا ذکر نہین ہے نماز پڑھی آپ نے قبلے سے تین ہاتھ پرے ہٹ کر عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعنى حديث القعنبي قال ونسيت ان اساله كم صلى ترجمہ تیسری روایت مین بھی ایسا ہی ہو اوسمین یہ ہے کہ عبد اللہ نے کہا مین اون سے پوچھنا بھول گیا کے رکعتین پڑہین عن عبد الرحمن بن صفوان قال قلت لعمر بن الخطاب كيف صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم حين دخل الكعبة قال صلى ركعتين ترجمہ عبد الرحمن بن صفوان سے روایت ہے مین نے کہا حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی سے کیونکر کیا رسول اللہ صلعم نے جب گئے کعبے کے اندر انہون نے کہا دو رکعتین پڑہین (نووی نے کہا اسکا اسناد ضعیف ہے) عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم لما قدم مكة ابى ان يدخل البيت وفيه الالهة فامر بها فاخرجت قال فاخرج صورة ابراهيم واسمعيل وفي ايديهما الازلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قاتلهم الله والله لقد علموا ما استقسما بها قط قال ثم دخل البيت فكبر في نواحيه وفي زواياه ثم خرج ولم يصل فيه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے مین آئے تو آپ نے انکار کیا کعبے کے اندر جانے سے کیونکہ اوسکے اندر بتون کی تصویرین تہین آپ نے حکم کیا وہ نکالی گئین تو ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام کی بہی تصویرین نکلین اونکے ہاتہہ مین پانسے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین پر خدا کی مار قسم خدا کی انہون نے کبہی پانسے نہین ڈالے پھر آپ کعبے مین گئے اور تکبیر کہی کونون مین پھر باہر نکلے اور نماز نہ پڑھی ف پانسے سے مراد لکڑیان ہین جن پر افعل اور لاتفعل اور لا شئے لکھا ہوتا جب کوئی سفر کو جاتا تو وہ لکڑیان تہیلی مین ڈالکر ایک کو نکالتا اگر افعل نکلتا تو جاتا لاتفعل نکلتا تو نہ جاتا لا شئے نکلتا تو پہر سب کو ڈالکر نکالتا جبتک افعل یا لاتفعل نہ نکلے۔ واللہ اعلم

باب في الحجر حطیم کا بیان

عن عائشة انها قالت كنت احب ان ادخل البيت فاصلي فيه فاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدي فادخلني في الحجر فقال صلي في الحجر اذا اردت دخول البيت فانما هو قطعة من البيت فان قومك اقتصروا حين بنوا الكعبة فاخرجوه من البيت ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے مین کعبے کے اندر جا کر نماز پڑھنا چاہتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور حطیم کے اندر کر دیا اور فرمایا نماز پڑھ حطیم مین جب کعبے کے اندر جانا چاہے کیونکہ حطیم بھی ایک ٹکڑا ہے خانہ کعبہ کا اور تیری قوم قریش نے کوتاہی کی کعبہ بنانے مین تو اوسکو بیت اللہ سے نکال دیا ف پہر عبد اللہ بن الزبیر نے اپنی خلافت مین حطیم کو کعبے کے اندر کر دیا لیکن حجاج ظالم نے توڑ کر پہر ویسا ہی کر دیا عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج من عندها وهو مسرور ثم رجع الي وهو كئيب فقال اني دخلت الكعبة ولو استقبلت من امري ما استدبرت ما دخلتها اني اخاف ان اكون قد شققت على امتي ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس سے نکلے خوش خوش پھر جب لوٹ کر آئے تو غمگین تہے (حضرت عائشہ نے اسکا سبب پوچھا) آپ نے فرمایا مین کعبے کے اندر گیا اگر مین پہلے جانتا جو بعد کو معلوم ہوا کہ لوگون کو کعبے کی داخلی مین بڑی دقت

رسول الله صلی الله علیه وسلم ولکن ان شئتم دفعت الیکم ثمنه **ترجمہ** سلیمان بن ابی عبد اللہ سے روایت ہے مین نے دیکھا
سعد بن ابی وقاص نے ایک شخص کو پکڑا مدینہ کے حرم مین جو شکار کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو حرام ٹھیرایا تھا
(یعنے مدینہ کی بزرگی کے سبب سے وہان کے حرم کا شکار حرام ہے) تو سعد نے اوسکے کپڑے چھین لیے اس مین اوس شخص
کے لوگ آکر سعد سے گفتگو کرنے لگے سعد نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ٹھیرایا ہے اس حرم کو اور فرمایا
جو شخص شکار پکڑے تو اوسکا اسباب چھین لیوے اور مین تم کو ہرگز وہ اسباب نہ دونگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھے دلایا البتہ اگر تم چاہو تو اوسکی قیمت دیدونگا **عن** مولی لسعد ان سعدا وجد عبیدا من عبید المدینة
یقطعون من شجر المدینة فاخذ متاعهم وقال یعنی لموالیهم سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم ینهی ان
یقطع من شجر المدینة شیء وقال من قطع منه شیئا فلمن اخذه سلبه **ترجمہ** سعد کے غلام سے روایت ہے کہ سعد
نے مدینہ مین ایک غلام کو درخت کاٹتے دیکھا انہون نے اوسکا اسباب چھین لیا اور اوسکے مالکون سے کہا کہ مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منع کرتے تھے مدینے کے درخت کاٹنے کو اور فرماتے تھے جو کاٹے پھر اوسکو کوئی پکڑے تو اوسکا
اسباب چھین لیوے **ف** زجر کے واسطے پھر اوسکو دیدیوے اکثر علما کا یہی قول ہے اور بعضون کے نزدیک نہ دیوے **عن** جابر
بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یخبط ولا یعضد حمی رسول الله صلی الله علیه وسلم ولکن یهش
هشا رفیقا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینے کے حرم مین پتے نہ توڑے جاوین نہ درخت
کاٹا جاوے مگر نرمی سے جھاڑ لیے جاوین پتے **ف** اکثر علماء کے نزدیک مدینہ کے حرم کے درخت کاٹنے مین یا شکار مارنے مین
جزا نہین ہے اور بعضون کے نزدیک جزا ہے **عن** ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یاتی قباء ماشیا و
راکبا زاد ابن نمیر ویصلی رکعتین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا مین پیدل
اور سوار ہو کر آیا کرتے (ہفتے کے دن) اور دو رکعتین (نفل) پڑھتے **باب** زیارة القبور قبرون کے زیارت کا
بیان **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما من احد یسلم علی الا رد الله علی روحی حتی ارد علیه
السلام **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ مجھے خبر کر دیتا ہے
مین اوسکے سلام کا جواب دیتا ہون **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تجعلوا بیوتکم
قبورا ولا تجعلوا قبری عیدا وصلوا علی فان صلوتکم تبلغنی حیث کنتم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت بناؤ اپنے گھرون کو قبرین (جیسے قبرون مین کوئی نماز نہین پڑھتا ویسے ہی
گھرون مین بھی نماز پڑھنا چھوڑ دو) اور مت بناؤ میری قبر کو عید (کہ ایک وقت معین پر لوگ وہان جمع ہوا کرین اس سے عرس
کی ممانعت ثابت ہوئی) البتہ درود بھیجو مجھ پر جہان تم ہوگے درود تمہارا مجھ کو پہنچ جاوے گے **عن** ربیعة یعنی ابن
الهدیر قال ما سمعت طلحة بن عبید الله یحدث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیثا قط غیر حدیث واحد

سب مسجدین فضیلت مین برابر مین سفر کرنے کے کیا ہوسکتے **باب فی تحریم المدینة** مدینے کے حرم کا بیان **عن**
علی رضی الله عنه قال ما کتبنا عن رسول الله صلی الله علیه وسلم الا القرآن وما فی هذه الصحیفة قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة حرم ما بین عائر الی ثور فمن احدث حدثا او آوی محدثا فعلیه
لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لا یقبل منه عدل ولا صرف ذمة المسلمین واحدة یسعی
بها ادناهم فمن اخفر مسلما فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لا یقبل منه عدل ولا صرف
ومن والی قوما بغیر اذن موالیه فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لا یقبل منه عدل
ولا صرف **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علی رض سے روایت ہے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین لکھا ہے سوا قرآن
کے اور اس صحیفے کے (وہ صحیفہ ایک ورق تھا جسمین دیت کے احکام تھے حضرت علی کے تلوار کے نیام مین رہا کرتا) رسول اللہ
نے فرمایا مدینہ حرام ہے عائر سے ثور تک (عائر ثور دونون پہاڑ ہین مدینے کے اطراف مین) جو شخص مدینے مین کوئی نئی بات
نکالے یا نئی بات نکالنے والے کو جگہ دیوے (بدعت نکالی یا بدعتی کو جگہ دیوے) تو اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتون کی
اور سب لوگون کی نہ قبول ہوگا اوسکا فرض اور نفل - ذمہ مسلمانون کا ایک ہے جب ان مین سے ایک ادنی شخص نے کسی کافر کو
پناہ دی اور دوسرے نے اوسکی پناہ کو توڑا تو اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتون کی اور لوگون کی نہ قبول ہوگا اوسکا فرض اور
نفل - اور جو کوئی ولا کرے کسی قوم سے بغیر اذن اپنے موالی کے (یعنی دوستی کرے کسی قوم سے بغیر اذن اپنے دوستون کے یا غلام
اپنی آزادی کو کسی اور قوم کیطرف نسبت کرے بے اجازت اپنے مولی کے) اوسپر لعنت ہے اللہ اور فرشتون اور لوگون کی نہ قبول
ہوگا اوسکا فرض اور نفل **عن** علی رضی الله عنه فی هذه القصة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یختلی خلاها
ولا ینفر صیدها ولا تلتقط لقطتها الا لمن اشاد بها ولا یصلح لرجل ان یحمل فیها السلاح لقتال و
لا یصلح ان یقطع منها شجرة الا ان یعلف رجل بعیره **ترجمہ** حضرت علی رض سے روایت ہے اسی قصے مین کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ کاٹی جاوے گی گھانس مدینے کے اور نہ بھگایا جاویگا جانور وہان کا شکار کے واسطے اور نہین اوٹھایا
جاویگا لقطہ وہان کا مگر وہ شخص اوٹھاوے جو اوسکو بتادے لوگون کو اور کسی شخص کو درست نہین کہ وہان ہتھیار اوٹھاوے لڑنے کے
واسطے اور کسیکو درست نہین کہ وہانکا درخت کاٹے مگر اپنے اونٹ کے چارے کے واسطے **عن** عدی بن زید قال حمی رسول الله
صلی الله علیه وسلم کل ناحیة من المدینة بریدا بریدا لا یخبط شجره ولا یعضد الا ما یساق به الجمل **ترجمہ**
عدی بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کی ہر طرف ایک ایک برید (برید دو فرسخ یا چار فرسخ کا
ہے) محفوظ کردیا کہ وہان کا درخت نہ کاٹا جاوے اور پتے نہ توڑے جاوین مگر اونٹ کے چارے کے واسطے بقدر ضرورت
لینا درست ہے) **عن** سلیمان بن ابی عبد الله قال رأیت سعد بن ابی وقاص اخذ رجلا یصید فی حرم المدینة
الذی حرم رسول الله صلی الله علیه وسلم فسلبه ثیابه فجاء موالیه فکلموه فیه فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم حرم هذا الحرم وقال من اخذ احدا یصید فیه فلیسلبه فلا ارد علیکم طعمة اطعمنیها

ومن لم یستطع منکم فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء **ترجمہ** علقمہ سے روایت ہی مین عبد اللہ بن مسعود کے ساتھہ منا کو
جاتا تہا اتنے مین اونکو حضرت عثمان ملے اور اکیلے مین باتین کرنا چاہا مین (عبد اللہ بن مسعود) سے یہ کہنا چاہتی تہی کہ تم ایک نکاح کر لو)
جب عبد اللہ نے دیکہا کہ نکاح کی کوئی ضرورت ہی نہین ہے تو مجہہ سے کہا اے علقمہ (یعنی اگر نکاح کے گفتگو منظور ہوتی تو تخلیہ کرتی
جب کی حاجت تہی تو خلوت کیا ضرور ہی) مین اوسوقت حضرت عثمان نے کہا اے ابا عبد الرحمن کیا ہم تہارا نکاح ایک باکرہ
چہوکری سے کردین ہوگئی ہوئی قوت تمہاری پہر پہیر لاوے عبد اللہ بن مسعود نے کہا تم ایسا کہتے ہو مین نے سنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتی تہی جو شخص تم مین سے نکاح کے طاقت رکہی (یعنی روٹی کپڑا اور مہر دے سکی) وہ نکاح کری کیونکہ
نکاح آنکہہ کو خوب نیچے رکہتا ہی اور شرمگاہ کو (زنا سے) بچاتا ہی جو شخص تم مین سے نکاح کی طاقت نہ رکہے وہ روزے رکہی کیونکہ
روزہ اوسکی لیے خصی کرنا ہی (یعنی شہوت کو کم کردے گا) **باب** ما یؤمر بہ من تزویج ذات الدین دیندار عورت سے

نکاح کرنا مقدم ہی **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تنکح النساء لاربع لمالہا ولحسبہا ولجمالہا و
لدینہا فاظفر بذات الدین تربت یداک **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح کیا جاتا ہی
عورت کا چار سبب سے اوسکے مال کے سبب سے اور اوسکے حسب کے سبب سے اور اوسکی خوبصورتی کے سبب سے اور اوسکی دینداری
کے سبب سے سو تو دیندار عورت کو طلب کر تیری ہاتہوں مین خاک اگر تو نے دیندار کو چہوڑا **ف** یعنی دستور ہی کہ عورت کے
نکاح کی رغبت انہین چار چیزون کے سبب سے ہوتی ہی سو فرمایا کہ تو دیندار نیکبخت عورت کو سب پر مقدم رکھ کہ زندگی آرام
سے گذری اور مال و حسب نسب اور خوبصورتی پر نظر نکر تا کہ اکثر دہوکہا ہوتا ہی اور اوسکی بدخوئی کے سبب سے زندگی تلخ
ہو جاتی ہے بقول سعدی **شعر** زن بد در سرای مرد نکو۔ ہمدرین عالم ست دوزخ او۔ اور اگر دینداری کے ساتہہ مال اور نسب
اور جمال بہی ہو تو سبحان اللہ نور علی نور۔ **باب** فی تزویج الابکار کنواری لڑکیون سے نکاح کرنا **عن** جابر بن عبد اللہ

قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتزوجت قلت نعم قال بکرًا ام ثیبًا فقلت ثیب قال افلا بکرًا تلاعبہا
وتلاعبک **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے مجھکو فرمایا کیا تو نے نکاح کیا ہی مین نے کہا ہان آپ نے پوچہا
کنواری سے یا بیوہ سے مین نے کہا بیوہ سے آپ نے فرمایا تو نے کنواری سے کیون نہ نکاح کیا کہ تو اوس سے کہیلتا اور تجہہ سے وہ کہیلتی
ف یعنی کمال الفت اور بے تکلفی ہوتے مذاق ہنستا کیونکہ بیوہ عورت کے قلب کو خاوند سے استقدر تعلق نہین ہوتا جیسی کنواری
کے وہ تو سوا اپنے خاوند کے کسیکو جانتی ہی نہین۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنی بی بی سے کہیل کود ہنسی پیار درست ہی

عن ابن عباس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امرأتی لا تمنع ید لامس قال غربہا قال
اخاف ان تتبعہا نفسی قال فاستمتع بہا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی ایک شخص آیا رسول اللہ صلعم پاس اور کہا یا رسول اللہ
میری عورت کسی ہاتہہ لگانیوالی کے ہاتہہ کو نہین روکتی (یعنی ہر ایک سے راضی ہو جاتی ہی زنا پر) آپ نے فرمایا اوسکو طلاق دیدی
وہ مرد بولا مجہی ڈر ہے کہین میرا دل اوس سے لگا نہ رہی آپ نے فرمایا تو رہنے دی اوسے **ف** اس حدیث کو ابن جوزی نے موضوع کہا

قال قلت وما هو قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يريد قبور الشهداء حتى اذا اشرفنا على حرة
واقم فلما تدلينا منها فاذا قبور بمحنية قال قلنا يا رسول الله اقبور اخواننا هذه قال قبور اصحابنا فلما
جئنا قبور الشهداء قال هذه قبور اخواننا **ترجمہ** ربیعہ بن الہدیر نے کہا میں نے طلحہ بن عبید اللہ کو کبھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث روایت کرتے نہ سنا سوا ایک حدیث کے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے کہا وہ حدیث کیا ہے ربیعہ
بن الہدیر نے کہا وہ یہ ہے طلحہ نے کہا ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شہیدوں کی قبروں کی طرف جب ہم چڑھے
حرہ واقم پر (ایک ٹیلے کا نام ہے) پھر اوس پر سے اترے تو گھاٹی کے موڑ پر پہونچے وہاں کئی قبریں تھیں ہم نے کہا یا رسول اللہ
کیا ہمارے بھائیوں کی بھی قبریں ہیں آپ نے فرمایا یہ قبریں ہمارے لوگوں کی ہیں جب شہیدوں کی قبروں پر پہونچے تو آپ نے فرمایا یہ
قبریں ہمارے بھائیوں کی ہیں **عن** عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اناخ بالبطحاء التي بذي الحليفة
فصلى بها فكان عبد الله بن عمر يفعل ذلك **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ
اپنا بٹھایا بطحا میں جو ذو الحلیفہ میں تھا پھر وہاں نماز پڑھی عبد اللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے **ف** یعنی جب مدینہ سے نکلکر ذو الحلیفہ
میں پہونچتے تو اونٹ بٹھاتے نماز پڑھتے **عن** القعنبي قال قال مالك لا ينبغي لاحد ان يجاوز المعرس اذا قفل راجعا
الى المدينة حتى يصلي فيها ما بدا له لانه بلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عرس به سمعت محمد بن
اسحاق المدني قال المعرس على ستة اميال من المدينة **ترجمہ** امام مالک نے کہا جب کوئی شخص مدینہ کو لوٹ کر آوے اور
معرس پر پہونچے (معرس وہ مقام ہے مدینہ سے چھ میل کے فاصلے پر جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ٹھہرے تھے) تو وہاں
ٹھہرے اور نماز پڑھے جتنا جی چاہے کیونکہ مجھے پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریس کی وہاں تعریس کہتے ہیں مسافر کا اوترنا آخر رات میں آرام کے واسطے سونے کو

اخر كتاب المناسك

تمام ہوئی کتاب حج

بسم الله الرحمن الرحيم

اول كتاب النكاح شروع ہوئی کتاب نکاح کی **باب** الترغيب على النكاح نکاح پر رغبت دلانے
کا بیان **ف** نکاح کرنا مسنون ہے اکثر علماء کے نزدیک جب نفقہ اور مہر پر قدرت رکھتا ہو اور بعضوں کے نزدیک ضرورت کے وقت
واجب یا فرض ہے۔ نکاح کے فوائد یہ ہیں۔ کم ہونا شہوت کا۔ بندوبست گھر کا۔ بڑھنا کنبے کا۔ مجاہدہ نفس کا۔ پیدا ہونا فرزند صالح
کا۔ اگر یہ فائدے بالکل نہوں تو نکاح بے سود ہے **عن** علقمة قال اني لامشي مع عبد الله بن مسعود بمنى اذ لقيه عثمان
فاستخلاه فلما راى عبد الله ان ليست له حاجة قال لي تعال يا علقمة فجئت فقال له عثمان الا نزوجك
يا ابا عبد الرحمن جارية بكرا لعله يرجع اليك من نفسك ما كنت تعهد فقال عبد الله لئن قلت ذاك
لقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من استطاع منكم الباءة فليتزوج فانه اغض للبصر واحصن للفرج

نکاح نہین درست جیسی مان اور بہن کی نکاح حرام ہی ویسی دایہ اور دایہ کے بیٹی سے بھی نکاح منع ہے اسی طرح اگر قیاس کر لینا چاہیے
دودہ پلانے کا بڑا حق ہے دایہ اور اسکی لوگون سے سلوک کرنا سنت ہے عن ام حبيبة قالت يا رسول الله هل لك في اختي
قال فافعل ماذا قالت فتنكحها قال اختك قالت نعم قال او تحبين ذلك قالت لست بمخلية بك و
احب من شركني في خير اختي قال فانها لا تحل لي قالت فوالله لقد اخبرت انك تخطب درة او ذرة شك
زهير بنت ابي سلمة قال بنت ام سلمة قالت نعم قال اما والله لو لم تكن ربيبتي في حجري ما حلت لي
انها ابنة اخي من الرضاعة ارضعتني و اباها ثويبة فلا تعرضن علي بناتكن ولا اخواتكن ترجمہ
ام حبیبہ سے روایت ہی انہون نے کہا یا رسول اللہ آپ کو میری بہن سے رغبت ہی آپ نے فرمایا تو کیا کرون ام حبیبہ نے کہا
نکاح کر لیجیے آپنے فرمایا تمہاری بہن سے ام حبیبہ نے کہا ہان آپ نے فرمایا تم کو یہ منظور ہی ام حبیبہ نے کہا کچھ مین اکیلی تو آپکے
پاس نہین ہون (یعنی اکلوتی بی بی تھوڑی ہون کہ سوت کا آنا مجھے ناگوار گزری) تو جتنی لوگ میری ساتھ شریک ہون
بہتر ہی مین ہی اون سب مین اپنی بہن کا شریک ہونا زیادہ پسند کرتی ہون آپنے فرمایا وہ مجھے حلال نہین ہو سکتی (کیونکہ
ایک بہن نکاح مین موجود ہی) ام حبیبہ نے کہا قسم خدا کی مجھے معلوم ہوا آپنے پیام دیا ہی دُرّہ یا ذرّہ کا (جو ابو سلمہ کی بیٹی ہی)
آپنے فرمایا ام سلمہ کی بیٹی ام حبیبہ نے کہا ہان آپنے فرمایا وہ تو میری ربیبہ ہی اگر ربیبہ بھی نہوتی تو میری رضاعی بہائی
کی بیٹی ہی مجھے اور ابو سلمہ اوسکی باپ کو ثویبہ نے دودہ پلایا ہی تو مت ذکر کرو میری سامنے اپنی بیٹیون اور بہینون کا **باب**
في لبن الفحل مرد سے دودہ کا ناتا عن عائشة رضي الله عنها قالت دخل علي افلح بن ابي القعيس فاستترت منه
قال تستترين مني وانا عمك قالت قلت من اين قال ارضعتك امراة اخي قالت انما ارضعتني المراة ولم
يرضعني الرجل فدخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فحدثته فقال انه عمك فليلج عليك ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہی افلح بن ابی القعیس میرے پاس آئے (وہ عائشہ کے چچا تھے دودہ کے ناتے کے) تو مین اون سے پردہ
کیا انہون نے کہا تو مجھ سے پردہ کرتی ہی مین تو تیرا چچا ہون مین نے جواب دیا کیونکر تو انہون نے کہا کہ میری بہاوج نے تجھکو دودہ
پلایا ہی مین نے جواب دیا کہ عورت نے دودہ پلایا کچھ مرد نے تو دودہ نہین پلایا اتنی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئی تو یہ قصہ مین نے
حضرت کے سامنے کہا حضرت نے فرمایا بیشک وہ تیرا چچا ہی شوق سے تیری پاس آوی **ف** معلوم ہوا کہ جیسی حرمت دودہ
کی دودہ پلانیوالی یعنی عورت کیطرف سے ثابت ہوتی ہی ویسی ہی اوسکی خاوند کیطرف سے بھی ہوتی ہی **باب** في رضاعة
الكبير بڑا آدمی اگر دودہ پیوی عن عائشة المعنى واحد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل عليها وعندها
رجل فقال حفص فشق ذلك عليه وتغير وجهه ثم اتفقا قالت يا رسول الله انه اخي من الرضاعة فقال
انظرن من اخواتكن فانما الرضاعة من المجاعة ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اونکی پاس آئے اور ایک شخص اونکے نزدیک بیٹھا تھا حفص نے کہا کہ حضرت کو یہ بات بہت بری معلوم ہوئی غصہ سے چہرہ کا رنگ

ہے لیکن روایت اسکی ثقہ ہین پر اشکال یہہ ہی کہ باوصف معلوم ہونے زنا اور بدکاری کے آپ اوس عورت کو رکھنے کا حکم کیونکر کرتے
اسی واسطے بعضون نے ہاتھہ لگانیوالے کے ہاتھہ روکنی سی یہ مراد رکھی ہی کہ گھر لٹاوے جو مانگے دیسکو دیدیتی ہی اللہ اعلم عن

معقل بن یسار قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اصبت امرأۃ ذات حسب وجمال وانہا لا تلد

افأتزوجہا قال لا ثم اتاہ الثانیۃ فنہاہ ثم اتاہ الثالثۃ فقال تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر

بکم الامم ترجمہ معقل بن یسار سے روایت ہی ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بولا مجھکو ایک عورت ملی ہی
جو نہایت خوبصورت اور شریف ہی مگر اوسکی اولاد نہین ہوتی تو کیا مین اوس سے نکاح کرون آپ نے فرمایا نہین پھر وہ دوسری بار
آیا آپ نے فرمایا نہین پھر تیسری بار آیا تو آپ نے فرمایا نکاح کرو جاہنی والی محبت کرنیوالی بہت جننی والی عورت کو کیونکہ مین اپنی امت
کو بڑہانیوالا ہون تمہاری وجہ سے باب فی قولہ تعالی الزانی لا ینکح الا زانیۃ بدکار عورت سے نہین نکاح کرتا مگر بدکار

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان مرثد بن ابی مرثد الغنوی کان یحمل الاساری بمکۃ وکان بمکۃ

بغی یقال لہا عناق وکانت صدیقتہ قال جئت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انکح عناق قال فسکت عنی

فنزلت والزانیۃ لا ینکحہا الا زان او مشرک فدعانی فقرأہا علی وقال لا تنکحہا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے

روایت ہی کہ مرثد بن ابی مرثد قیدیون کو لیکے مکہ مین جایا کرتا وہان ایکعورت بدکار رہتی تھی جسکا نام عناق تہا وہ اوسکی آشنا
تہی تو مرثد نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ کیا مین عناق سے نکاح کرلون آپ چپ ہورہے پہر
یہ آیت اوتری- والزانیۃ لا ینکحہا الا زان او مشرک یعنی زانیہ عورت سے وہی نکاح کرتا ہی جو خود زانی بدکار یا مشرک ہو آپنے
یہ آیت پڑہ کر مجھے سنائے اور فرمایا مت نکاح کرو اوس سے ف یہ تھی اُس حالت مین ہی کہ وہ عورت زنا پر قائم رہی اور اوس سے
توبہ نکری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینکح الزانی المجلود الا مثلہ ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص زنا سے کوڑے کہایا ہوا ہو وہ نکاح کرے مگر اسی قسم کی عورت سے باب

فی الرجل یعتق امتہ ثم یتزوجہا اپنی لونڈی کو آزاد کرکے پہر اوس سے نکاح کرلینا عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم من اعتق جاریتہ وتزوجہا کان لہ اجران ترجمہ ابی موسی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جسنے اپنی لونڈی کو آزاد کرکے اوسکے ساتھہ نکاح کیا اوسکے لیے دونا ثواب ہے عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتق

صفیۃ وجعل عتقہا صداقہا ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کرکے اون سے

نکاح کرلیا اور یہی آزادی مہر قرار پائی باب یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب دودہ پلانے سے ویسی ہی حرمت

ہوتی ہی جیسی نسب سے عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یحرم من الرضاعۃ

ما یحرم من الولادۃ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودہ پینا نکاح کو حرام کرتا ہے

جیسے پیدائش کا رشتہ حرام کرتا ہی ف یعنی جہان جہان نسب کے سبب نکاح نہین درست وہان دودہ پینے کی جہت سے بھی

اونکی باپون کیطرف نسبت کرکے پکاسنی لگی اور جسکا باپ معلوم نہوا اوسکو مولی اور دینی بہائی قرار دیا تو سھلہ بنت سھیل بن
عمرو قرشی ابو حذیفہ کے جورو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو سالم کو اپنا بیٹا سمجھتی تہے
وہ ہماری اور ابو حذیفہ کے ساتہہ ایک ہی گھر مین رہتا اور مجھکو ننگا کہلا دیکھتا گہر کے کپڑون مین اب اللہ جل جلالہ نے لیپالکون
کے باب مین جو اوتارا اوسکو آپ جانتی ہین پھر کیا حکم کرتے ہین آپ نے فرمایا تو اوسکو پانچ بار دودہ پلاؤ پھر وہ مثل اوسکی لڑکے
کی گنا جاتا تہا اسی حدیث سی حضرت عائشہ حکم کرتین تہین اپنے بہتیجون اور بہانجون کو کہ دودہ پلاوین اوس شخص کو جسکو حضرت
عائشہ دیکھنا چاہتین اور اوسکے سامنے ہونا چاہتین اگرچہ بڑا ہو لیکن پانچ بار دودہ پلادین بعد اوسکی وہ شخص حضرت عائشہ پاس
آیا جایا کرتا **ف** داؤد ظاہری اور اہل حدیث کا مذہب یہہ ہی کہ بڑے آدمی کو اگرچہ اوسکے ڈاڑہی مونچہہ نکل آئے ہو دودہ پلا
دینا اس غرض سے کہ اوسکو نظر درست ہو جاوی جائز ہی اور اس رضاعت سے حرمت ثابت ہو جاتی ہی حضرت عائشہ کا بھی یہی مذہب
ہی باقی امہات و ربیعہ اور اکثر علماء کا قول اسکی خلاف ہے اونکے نزدیک دو برس کے بعد رضاعت کا اعتبار نہین اور ابو حنیفہ کے
نزدیک ڈہائی برس کے بعد اور زفر کی نزدیک تین برس کے بعد **ت** اور ام سلمہ اور باقی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں
اسکا انکار کرتین کہ کوئی اون پاس آیسے رضاعت کی وجہ سی آیا جایا کری جبتک بچپن مین رضاعت نہوا اور وہ حضرت عائشہ
سی کہتین تہین شاید یہ رسول اللہ صلعم نے سالم کو رخصت دی تہی نہ اور لوگون کو **ف** تو یہ حکم خاص ہوگا سالم سے اور اور لوگون
کو ایسا کرنا درست نہوگا واللہ اعلم **باب** هل یحرم ما دون خمس من رضعات پانچ بار سی کم دودہ پلانا حرمت کرتا ہی یا نہین **عن**
عائشۃ انہا قالت کان فیما انزل اللہ عزوجل من القرآن عشر رضعات یحرمن ثم نسخن بخمس معلومات یحرمن
فتوفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھن مما یقرأ من القرآن **ترجمہ** حضرت عائشہ نی کہا پہلے کلام اللہ مین یہ اوترا تہا کہ دس بار
دودہ نچوڑنا حرام کردیتا ہی پہر منسوخ ہوگیا اور پانچ بار دودہ نچوڑنا ٹہرا پہر وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دودہ
جاتا قرآن مین **ف** یعنی بعض لوگ پڑہتے تہے بعد وہ بہی متروک ہوگیا اور تلاوت جاتی رہی لیکن شافعی کا عمل ہے پہر بہی کہ پانچ
رضعات سے کم مین رضاعت ثابت نہین ہوتی اور جمہور علما کے نزدیک ایک ہی بار دودہ پینے سی رضاعت ثابت ہو جاتی ہی **عن**
عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحرم المصۃ ولا المصتان **ترجمہ** حضرت عائشہ
سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین حرام کرتا ایکبار یا دوبار دودہ چوسنا **باب** فی الرضخ عند
الفصال دودہ چہوڑانیکی وقت انعام دینے کا بیان **عن** حجاج بن حجاج عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ ما یذہب عنی
مذمۃ الرضاعۃ قال الغرۃ العبد او الامۃ **ترجمہ** حجاج بیٹے حجاج اسلمی کے سے روایت ہے اونسے اپنے باپ سے نقل کیا کہ اور
نی کہا یا رسول اللہ دودہ کے حق کو کونسی چیز مجہسے دور کریگی آپ نے فرمایا مملوک یعنی دودہ پلانیوالی کو ایک لونڈی یا غلام
دیوی تاوہ اوسکی خدمت کری **باب** ما یکرہ ان یجمع بینہن من النساء جن عورتون مین جمع کرنا نکاح مین درست
نہین **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنکح المرأۃ علی عمتہا ولا العمۃ علی بنت اخیہا

بدل گیا حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ تو میرا دودہ شریک بہائی ہی حضرت نے فرمایا دیکہو۔ یعنی سوچو تمہارا بہائی کون
ہی دودہ کا ناتا تصرف بہوکہ سے ہے **ف** یعنی جس شیرخوارگی سے نکاح حرام ہوتا ہی تو اوسکا اعتبار طفلی تک ہی کہ چہوٹے
لڑکے کے بہوکہ بی دودہ نہین جاتے اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودہ پیوی تو اوسکا کچہ اعتبار نہین وہ نکاح کو نہین روکتا
اور کہتے ہین کہ مذہب حضرت عائشہ کا دوسری حدیثون کے موافق یہہ تہا کہ حرمت دودہ پینے کی بڑی عمر مین بہی حاصل ہوجاتی
ہے اور سامنے ہونا مثل محرم کے جائز ہوتا ہی **عن ابن مسعود** قال لا رضاع الا ما شد العظم وانبت اللحم فقال ابو موسی
لا تسألونا وهذا الحبر فيكم **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود نے کہا رضاعت وہی ہی جو ہڈی کو مضبوط کرے اور گوشت بڑہاوے
اوسوقت ابو موسی اشعری نے کہا مت پوچہو مجہسے جبتک یہ عالم تم مین ہی (یعنی ابن مسعود) **باب** فی من حرم به رضاعت
کبیر کے حرمت کا بیان **عن** عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم وام سلمة ان ابا حذیفة بن عتبة بن ربیعة
بن عبد الشمس کان تبنی سالما وانکحه ابنة اخیه هند بنت الولید بن عتبة بن ربیعة وهو مولی
لامرأة من الانصار كما تبنی رسول الله صلی الله علیه وسلم زیدا وكان من تبنی رجلا فی الجاهلیة دعاه
الناس الیه وورث میراثه حتی انزل الله سبحانه وتعالی فی ذلك ادعوهم لآبائهم الی قوله فاخوانكم
فی الدین ومواليكم فردوا الی آبائهم فمن لم یعلم له اب كان مولی واخا فی الدین فجاءت سهلة بنت سهیل
بن عمرو القرشی ثم العامری وهی امرأة ابی حذیفة فقالت یا رسول الله انا كنا نری سالما ولدا وكان یأوی
معی ومع ابی حذیفة فی بیت واحد ویرانی فضلا وقد انزل الله عز وجل فیهم ما قد علمت فكیف تری
فیه فقال لها النبی صلی الله علیه وسلم ارضعیه فارضعته خمس رضعات فكان بمنزلة ولدها من
الرضاعة فبذلك كانت عائشة رضی الله عنها تأمر بنات اخواتها وبنات اخوتها ان یرضعن من احبت
عائشة ان یراها ویدخل علیها وان كان كبیرا خمس رضعات ثم یدخل علیها وابت ام سلمة وسائر
ازواج النبی صلی الله علیه وسلم ان یدخلن علیهن بتلك الرضاعة احدا من الناس حتی یرضع فی المهد وقلن
لعائشة والله ما ندری لعلها كانت رخصة من النبی صلی الله علیه وسلم لسالم دون الناس **ترجمہ** حضرت
عائشہ اور ام سلمہ سے روایت ہی کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ نے متبنی کیا تہا سالم کو (یعنی بیٹا بنایا تہا لے پالک) اور اپنی بہائی
کے بیٹے کا ہندہ بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ کا نکاح اوسسے کر دیا تہا اور سالم ایک عورت انصاری کے مولی (غلام آزاد) تہے
جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو بیٹا بنایا تہا اور جاہلیت مین یہہ رسم تہی جو شخص کسی کو متبنی کرتا تو لوگ اوسکو اوسی
کے نام سے نسبت دیتے (یعنی اوسی کا بیٹا کہتے مثلا زید کو لوگ زید بن محمد کہا کرتے) اور اوسکو ترکہ دلاتے یہانتک کہ اللہ جل جلالہ
نے یہہ آیت اوتاری ادعوهم لآبائهم الی قوله فاخوانكم فی الدین ومواليكم یعنی پکارو اونکو اونکے باپون کیطرف نسبت کرکے یہ بہتر ہے
اللہ کے نزدیک اگر تم کو اونکے باپوں کے نام معلوم نہون تو وہ تمہارے دینی بہائی ہین اور مولی (غلامان آزاد) ہین اس روز سے اون لوگون کو

قالت یا ابن اختی هی الیتیمة تکون فی حجر ولیها فتشارکه فی ماله فیعجبه مالها وجمالها فیرید ولیها
ان یتزوجها بغیر ان یقسط فی صداقها فیعطیها غیره فنهوا ان ینکحوهن الا ان یقسطوا لهن ویبلغوا بهن
اعلی سنتهن من الصداق وامروا ان ینکحوا ما طاب لهم من النساء سواهن قال عروة قالت عائشة ثم ان
الناس استفتوا رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد هذه الایة فیهن فانزل الله عز وجل یستفتونک فی
النساء قل الله یفتیکم فیهن وما یتلی علیکم فی الکتاب فی یتامی النساء اللاتی لا تؤتونهن ما کتب لهن
وترغبون ان تنکحوهن قالت والذی ذکر الله انه یتلی علیهم فی الکتاب الایة الاولی التی قال سبحانه فیها و
ان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء قالت عائشة وقول الله عز وجل فی الایة
الاخرة وترغبون ان تنکحوهن رغبة احدکم عن یتیمته التی تکون فی حجره حین تکون قلیلة المال و
الجمال فنهوا ان ینکحوا ما رغبوا فی مالها وجمالها من یتامی النساء الا بالقسط من اجل رغبتهم عنهن قال یونس
وقال ربیعة فی قول الله عز وجل وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی قال یقول اترکوهن ان خفتم
فقد احللت لکم اربعا ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی انہون نی پوچہا حضرت عائشہؓ سی یہ جو اللہ جل جلالہ فرماتا ہی
وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء۔ یعنی اگر تم کو ڈر ہو اس بات کا کہ انصاف نہ کرسکو گی یتیمون مین تو
نکاح کر لو جو عورتین پسند آوین تم کو اسکا مطلب کیا ہی (ظاہر مین شرط کو جزا سی کچہ تعلق معلوم نہین ہوتا کیونکہ یتیمون
مین انصاف نہ کرنے کو عورتون کے نکاح سی کیا غرض ہے) حضرت عائشہ نے کہا اے بہانجے میرے (عروہ بہانجے تہے حضرت
عائشہ کے کیونکہ حضرت عائشہ کی بہن زبیر عروہ کے باپ کو منسوب تہین) مراد یتامی (یتیمون) سے یہ ہی کہ ایک لڑکی
یتیم اپنے ولی کے گود مین پرورش پاتی ہو (مگر ولی محرم نہو جیسے چچا کا بیٹا) اور شریک ہو اوسکے مال مین پہر اوس ولی کو اوسکا مال
اور خوبصورت ہونا بہلا معلوم ہوا اور وہ اوس سے نکاح کا ارادہ کری مگر پورا پورا مہر جتنا اور کوئی اوس سے نکاح کری تو دیوی دینا
نہ چاہی تو اوس سے نکاح نہ کری (کیونکہ اوس مین یتیمہ کا نقصان ہی) اسکی ممانعت ہوئی کہ نکاح نہ کری مگر جب انصاف کری
اور پورا مہر جو اونچی سے اونچا اوسکے لائق ہو ادا کری بلکہ حکم ہوا کہ اگر انصاف نہ کرسکی اور پورا مہر نہ دی سکی تو اور کسی عورت
سی جو پسند آوی اور اچہے معلوم ہو نکاح کری عروہ نے کہا پہر حضرت عائشہ نی کہا لوگون نی بعد اس آیت اترنے کی پہر سوال کیا
رسول اللہ سی یتیم لڑکیون کے باب مین تب یہ آیت اوتری ویستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیہن وما یتلی علیکم فی الکتاب یعنی
پوچہتے ہین تجہہ سے عورتون کے باب مین اللہ تم کو بتاتا ہی حکم عورتون کا اور جو پڑہا جاتا ہی۔ کتاب مین پڑہا جاتا ہی اسکی مراد
وہی آیت ہی وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء (جس کے معنے اوپر گزر چکی) حضرت عائشہ نی کہا یہ جو اللہ تعالی
دوسری آیت مین ارشاد فرماتا ہی وترغبون ان تنکحوہن۔ تم چاہتی ہو اون سے نکاح کرنا اوس سے یہی غرض ہی کہ تم مین سی کسی کے
پاس ایک یتیم لڑکی ہو تہوڑی مال والی اور کم حسن والی تو وہ نفرت کرتا ہی اوسکے نکاح سی پہر جب رغبت ہو اوسکے نکاح مین بوجہ مال

ولا المرأة على خالتها ولا الخالة على بنت اختها ولا تنكح الكبرى على الصغرى ولا الصغرى على
الکبری ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ نکاح کیجاوے عورت اپنی پھوپی پر اور
نہ پھوپھی بھتیجی پر اور نہ نکاح کیجاوے عورت اپنی خالہ پر اور نہ خالہ اپنی بھانجے پر اور نہ نکاح کیجاوے بڑے ناتے والی چھوٹے
ناتے والی پر اور نہ چھوٹے ناتے والی بڑے ناتے والی پر ف کیونکہ ان ناتوں میں ایک کو دوسرے سے بڑی محبت ہوتی
ہے خالہ کو بھانجے سے اور پھوپھی کو بھتیجی سے جب ایک دوسری کی سوت ہو تو یہ محبت جا کر عداوت ہونیکا خوف ہے
اسواسطے ایسی عورتوں میں جمع کرنا جائز نہیں ہوا عن ابی هريرة يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
يجمع بين المرأة وخالتها وبين المرأة وعمتها ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
کیا جمع کرنے سے خالہ اور بھانجے کے اور پھوپھی اور بھتیجی کے ف یعنے خالہ اور بھانجی یا پھوپی اور اوسکی بھتیجی کو ایک ساتھ نکاح
کرنیسے منع فرمایا ہاں اگر ایک نکاح میں آکر مر جاوے یا طلاق دیدے تو دوسرے سے نکاح کر سکتا ہے عن ابن عباس عن النبي
صلى الله عليه وسلم انه كره ان يجمع بين العمة والخالة وبين الخالتين والعمتين ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جمع کرنیسے درمیان میں پھوپھی اور خالہ کے (یعنے ایکعورت پھوپھی ہو دوسری
کی اور وہ اوسکی خالہ ہو ان دونوں سے کوئی نکاح کرے تو درست نہیں جیسے زید کا بیٹا عمرو تھا اور سلمی کے بیٹے خدیجہ تھی
زید نے خدیجہ سے نکاح کیا زینب پیدا ہوئی اور عمرو نے سلمی سے نکاح کیا کلثوم پیدا ہوئی تو زینب کلثوم کے پھوپھی ہوئی
اور کلثوم زینب کے خالہ ان دونوں سے ایک ساتھ نکاح کرنا درست نہیں) اور منع کیا جمع سے درمیان دو خالہ کے (یعنے
ہر ایک عورت دوسری کے خالہ ہو اور وہ اسکی بھانجی ہو جیسے بکر نے خالد کی بیٹی صالحہ سے نکاح کیا اور خالد نے بکر کی بیٹی
آمنہ سے نکاح کیا اب بکر کے بیٹی صالحہ کے پیٹ سے ساجدہ ہوئی اور خالد کے بیٹی آمنہ کے پیٹ سے راکعہ ہوئی ساجدہ راکعہ
کی خالہ اور وہ اوسکی بھانجی ہوئے اسیطرح راکعہ ساجدہ کے خالہ اور وہ اسکی بھانجی ہوئے اب راکعہ اور ساجدہ دونوں سے ایک ساتھ
نکاح کرنا درست نہیں) اور منع کیا آپنے جمع سے درمیان دو پھوپیوں کے) یعنے ہر ایکعورت دوسری کی پھوپھی ہو اور وہ اوسکے
بھتیجی جیسے ہشام نے مالک کے مان جمیلہ سے نکاح کیا اور مالک نے ہشام کی مان حکیمہ سے نکاح کیا اب ہشام کی بیٹی حسینہ
جمیلہ کے پیٹ سے پیدا ہوئی اور مالک کے بیٹے حمیدہ حکیمہ کے پیٹ سے پیدا ہوئی تو حسینہ اور حمیدہ ایک دوسرے کے پھوپھی
اور بھتیجی ہوئیں ان حسینہ اور حمیدہ سے ایک ساتھ نکاح کرنا درست نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا مراد اس حدیث سے یہ ہے کہ اپنی بی بی
کے ہوتے ہوئے ایسی دو عورتوں سے نکاح کرے ایک اوسکی پھوپھی ہو اور دوسرے اوسکی خالہ ہو اسیطرح اوسکے دونو خالہ سے
نکاح کرے یا دونو پھوپیوں سے مگر اس صورت میں پہلے حدیث کے سوا دوسرا کوئی نیا مضمون نہوگا اور صحیح وہی ہے جو پہلے
مثالیں ہم نے بیان کیں اور یہ حدیث ایکمشکلات میں سے ہے فقط عن عروة بن الزبير انه سال عائشة زوج النبي
صلى الله عليه وسلم عن قول الله تعالى وان خفتم الا تقسطوا في اليتامى فانكحوا ما طاب لكم من النساء

ويؤذيني ما اذاها والا فعبان في حديث احمد ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر آپ فرماتے تھے بنی ہاشم بن مغیرہ نے اجازت چاہی مجھ سے اسبات کی کہ نکاح کر دیں اپنی
بیٹی کا علی بن ابیطالب سے تو میں اجازت نہیں دیتا کبھی اجازت نہیں دیتا کبھی اجازت نہیں دیتا مگر البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ علی میری بیٹی کو طلاق دیدیں اور اونکی
بیٹی سے نکاح کر لیں میری بیٹی (فاطمہ) میرا ایک ٹکڑا ہے برا معلوم ہوتا ہے مجھکو جو برا معلوم ہوتا ہے اوسکو اور ایذا پہونچاتی
ہے مجھکو وہ چیز جو ایذا پہونچاتی ہے فاطمہ کو (آپ کو حضرت فاطمہ سے اسقدر محبت اور الفت تھی کہ اتنی بھی تکلیف کو گوارا نہ
کیا) **باب في نكاح المتعة** متعہ کا بیان (میعاد مقرر کر کے عقد کرنا) **عن** الزهري قال كنا عند عمر بن
عبد العزيز فتذاكرنا متعة النساء فقال له رجل يقال له ربيع بن سبرة اشهد على ابي انه حدث ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم نهى عنها في حجة الوداع **ترجمہ** زہری سے روایت ہے ہم عمر بن عبد العزیز پاس تھے تو ذکر آیا متعے کا ایک
شخص نے کہا جسکا نام ربیع بن سبرہ تھا میں نے اپنے باپ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا متعے سے حجۃ الوداع میں **ف**
متعہ چند بار حلال ہوا پھر آخر میں حرام ہوا بعد اوسکے اوسکی حرمت قیامت تک باقی رہی اکثر ائمہ اور علما کا یہی قول ہے اور
نہیں خلاف کیا اس میں مگر بہت کم لوگوں نے **عن** سبرة ان النبي صلى الله عليه وسلم حرم متعة النساء **ترجمہ** سبرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے متعہ کرنیکو حرام کیا **ف** پھر حلال نہیں ہوا اور صحیح یہ ہے کہ کئی بار حلال
ہوا اور کئی بار حرام ہوا اور شبہہ پڑ گیا اسکی حرمت میں ابن مسعود نے کلام اللہ میں اسطرح پڑھا ہے فما استمتعتم به منهن الى اجل
مسمى جن سے تم متعہ کرو ایک میعاد معین تک اگرچہ یہ قراءت شاذ ہے مگر صحابی جلیل القدر سے مروی ہے اور ابن عباس سے اسکی
حلت منقول ہے باوجود اسکی منسوخی سے باز رہنا بہتر ہے مگر جو شخص نکاح کی قدرت نہ رکھتا ہو اور روزوں سے اوسکی شہوت کم نہ ہو
تو ضرورتاً اگر متعہ کر لیوے تو زنا سے بہتر ہے میرے نزدیک واللہ اعلم **باب في الشغار** شغار کا بیان **ف** شغار ایک
قسم کا نکاح جاہلیت کی زمانی میں رائج تھا کہ ایک آدمی اپنی بیٹی یا بہن کو دوسرے سے بیاہ دیتا اس شرط پر کہ وہ بھی اپنی بیٹی یا
بہن کو اس سے بیاہ دے گویا یہی مہر سمجھتے تھے **عن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الشغار
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار کرنے سے منع کیا۔ یعنی کوئی شخص اپنے بیٹے سے کسیکا نکاح اس
شرط پر کر دیوے کہ وہ شخص بھی اپنی بیٹی کا نکاح اوسکے ساتھ کر دیوے یا اسیطرح بہن کا نکاح اور دونوں آپس میں کچھ مہر نہ مقرر کریں
ف شافعی کے نزدیک یہ نکاح باطل ہے اور خطابی نے احمد اور اسحاق سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور امام مالک کے نزدیک یہ نکاح
فسخ کیا جاویگا اگرچہ دخول ہو چکا ہو اور ایک روایت میں اگر دخول ہوا ہو اور ایک جماعت کے نزدیک نکاح صحیح ہو جاویگا اور
مہر مثل ہر ایک پر لازم ہوگا ابو حنیفہ کا بھی قول ہے **عن** عباس بن عبد الله بن عباس انكح عبد الرحمن بن الحكم
ابنته وانكحه عبد الرحمن ابنته وكانا جعلا صداقا فكتب معاوية الى مروان يامره بالتفريق بينهما و
قال في كتابه هذا الشغار الذي نهى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** عباس بن عبد اللہ بن عباس نے

اور جمال ... وہ ہونے کے لیکن عدل اور انصاف نہ کر سکے تو پہلے آیت کے رو سے اس سے نکاح کرے یونس نے کہا ربیعہ نے کہا
وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی اسکی خبر محذوف ہے یعنے اگر انصاف نہ کر سکو یتیم لڑکیون مین تو اون کو چھوڑ دو اور نکاح کرو اور
عورتون سے جو پسند آوین کیونکہ چار عورتون تک تم کو درست ہین عن علی بن الحسین انهم حین قدموا المدینة من
عند یزید بن معاویة مقتل الحسین بن علی رضی الله عنه لقیهم المسور بن مخرمة فقال له هل لك
الی من حاجة تأمرنی بها قال فقلت له لا قال هل انت معطی سیف رسول الله صلی الله علیه وسلم فانی
اخاف ان یغلبك القوم علیه وایم الله لئن اعطیتنیه لا یخلص الیه ابدا حتی یبلغ الی نفسی ان علی بن ابی
طالب رضی الله عنه خطب بنت ابو جهل علی فاطمة رضی الله عنه فسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم و
هو یخطب الناس فی ذلك علی منبره هذا وانا یومئذ محتلم فقال ان فاطمة منی وانا اتخوف ان تفتن فی
دینها قال ثم ذکر صهرا له من بنی عبد الشمس فاثنی علیه فی مصاهرته فاحسن قال حدثنی فصدقنی ووعدنی
فوفی لی وانی لست احرم حلالا ولا احل حراما ولکن الله لا یجتمع بنت رسول الله وبنت عدو الله مکانا واحدا

ترجمہ امام زین العابدینؓ سے روایت ہے جب وہ لوگ لوٹ کر آئے مدینے کو یزید پلید کے پاس سے جس زمانے مین حضرت امام حسینؓ
شہید ہوئے ہین تو اون سے مسور بن مخرمہ ملے اور کہا تم کو کوئی کام مجھسے ہو تو بیان کرو پھر مسور بن مخرمہ نے کہا مین نے اون سے
کہا تم مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار نہین دیتے کیونکہ مین خوف کرتا ہون کہین تم سے لوگ اوسکو چھین نہ لیوین قسم خدا
کی اگر تم وہ تلوار مجھے دیدوگے تو مجھ سے کوئی نہ لے سکیگا کبھی جبتک میری جان مین جان ہے اور حضرت علی نے پیام دیا تھا
ابو جہل کی بیٹی سے حضرت فاطمۃ الزہرا کے ہوتے ہوئے تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ خطبہ سنا رہے تھے لوگون
کو منبر پر اون دنون مین جوان ہوا تھا آپنے فرمایا فاطمہ میرا ٹکڑا ہے اور مجھے خوف ہے اس بات کا کہین وہ اونکے دین مین فساد نہ آوے
(یعنے جب دوسری سوت آوے اور وہ بشریت سے مجبور ہو کر کوئی کام ناراضی سے خلاف شرع کے نہ کرین) پھر آپ نے بیان کیا
اپنی دوسرے داماد کا حال جو بنی عبد الشمس مین سے تھا (یعنے حضرت عثمانؓ کا) اور آپ نے اون کی تعریف کے اور خوب تعریف
کی اور فرمایا جو بات مجھ سے کہی وہ سچ ہی اور جو وعدہ کیا سو پورا کیا اور مین حرام نہین کرتا حلال کو نہ حلال کرتا ہون حرام کو (یعنے
مین یہہ نہین کہتا کہ دوسرا نکاح کرنا جائز نہین ہے اللہ نے چار عورتین حلال کی ہین) لیکن قسم خدا کے یہہ نہین ہوگا کہ رسول اللہ کی بیٹی
اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایکجگہ جمع ہو جاوین۔ یعنے ابو جہل جو خدا کا دشمن تھا اوسکی بیٹی بھی فاطمہ کے ساتھ رہے جو رسول اللہ کی
بیٹی ہین دوسری حدیث مین ہے فسکت علی عن ذلك النکاح پھر چپ ہو رہے علی اس نکاح سے یعنے جب دیکھا کہ رسول خدا
ناراض ہین تو اس نکاح کا ذکر چھوڑ دیا اور نہ کیا عن مسور بن مخرمة حدثه انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم
علی المنبر یقول ان بنی هاشم بن المغیرة استاذنونی ان ینکحوا ابنتهم من علی بن ابی طالب فلا اذن ثم
لا اذن الا ان یرید ابن ابی طالب ان یطلق ابنتی وینکح ابنتهم فانما ابنتی بضعة منی یریبنی ما ارابها

کیطرف بہیجنا چاہی تو ہو سکے تو اوسکو دیکھ لیوی جس سے نکاح کا ارادہ ہی پہر نکاح کری جابر نے کہا مین نے ایک چھوکری کو پیام دیا تو چھپکر مین نے اوسکو دیکھا لیا یہانتک کہ دیکھا مین نے وہ امر جس سے رغبت ہوئی اوسکی نکاح کی پہر نکاح کیا مین نے اوس سے **ف** جس عورت سی نکاح کرنا چاہی اوسکا دیکھ لینا مستحب ہے باجماع علماء

باب فی الولی

ولی کا بیان یعنی بغیر ولی کے نکاح صحیح نہین کسی عورت کا **عن** عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایما امرأة نكحت بغير اذن مواليها فنكاحها باطل ثلاث مرات فان دخل بها فالمهر لها بما اصاب منها فان تشاجروا فالسلطان ولی من لا ولی له **ترجمہ** حضرت عائشہ سی روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا جو عورت اپنی ولی کے بے حکم اپنا نکاح کر لی تو اوسکا نکاح باطل ہے - یعنی صحیح نہین آپ نے باطل کے لفظ کو تین بار فرمایا - اور جو اوس عورت سی صحبت کیا تو عورت کا مہر دینا پڑیگا اوسکی بدلے مین جو اوس سے فائدہ حاصل کیا ہی پہر اگر ولی اختلاف کرین تو جسکا ولی نہو اوسکا ولی بادشاہ ہی **ف** اور ابو حنیفہ کے نزدیک بالغہ کیواسطے ولی کے ضرورت نہین خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ اہل حدیث کے نزدیک ضروری ہی **عن** ابی موسی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا نكاح الا بولي **ترجمہ** ابی موسی سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا بغیر ولی کی نکاح صحیح نہین یہ حدیث مطلق ہے اس سے رد ہوجاتی ہی قول اونکا جو کہتی ہین بالغہ کیلیے ولی ضرور نہین ہے) **عن** ام حبیبة انها كانت عند ابن جحش فهلك عنها وكان فيمن هاجر الى ارض الحبشة فزوجها النجاشي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهي عندهم **ترجمہ** ام حبیبہ سے روایت ہی وہ ابن جحش کی نکاح مین تہین اور ابن جحش اون لوگون مین سے تہے جو ہجرت کر گئے تہے حبش کیطرف (کافرون کے ایذا سے پہلے چند مسلمان لاچار ہو کر حبش کو چلے گئے تھی) وہان وہ مر گئے تو نجاشی بادشاہ حبش نے اونکا نکاح رسول الله صلی الله علیه وسلم سے کر دیا حالانکہ ام حبیبہ حبش ہی مین تھین

باب فی العضل

عورتون کو نکاح سی منع کرنیکا بیان **عن** معقل بن یسار قال كانت لی اخت تخطب الی فاتانی ابن عم لی فانكحتها اياه ثم طلقها طلاقا له رجعة ثم تركها حتى انقضت عدتها فلما خطبت الى اتاني يخطبها فقلت لا والله لا انكحها ابدا قال ففي نزلت هذه الآية واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلوهن ان ينكحن ازواجهن الاية قال فكفرت عن يميني فانكحتها اياه **ترجمہ** معقل بن یسار سے روایت ہی میری ایک بہن تھی پیام مجھسے لگاتا تہا پہر میرا ایک چچا کا بیٹا آیا مین نے اوس کا نکاح اوس سے کر دیا اوس نے اوسکو طلاق رجعی دیا اور چھوڑ دیا یہان تک کہ عدت گزر گئی جب پہر اوسکا پیام مجہسی لگا تو پہر وہ آیا اور پیام دینے لگا مین نے کہا قسم خدا کی اب مین کبھی اوسکا نکاح اوس سے نکرونگا تو میرے باب مین یہ آیت اوتری واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلوهن ان ينكحن ازواجهن اذا تراضوا بينهم بالمعروف یعنی جب تم طلاق دو اپنی عورتون کو پہر اونکی عدت گزر جاوی تو مت منع کرو اونکو اسبات سی کہ نکاح کرین اپنے پہلے

تو اوسیکو پھر سمجھا معاویہ نے مروان کو لکھا کہ اون دونون کا نکاح توڑوا دو اور لکھا کہ یہی شغار ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا **ف** اور شغار مین داخل ہے نکاح کرنا بھتیجی یا بہانجی یا پوپہی یا چچازاد بہن کا اسی شرط پر جیسا گا اور صورت اوسکی یون ہے ایک یہ کہے مین نے اپنے بیٹی کا نکاح تجہسے کر دیا اس شرط پر تو اپنی بیٹی کا نکاح مجہسے کر دے پھر دوسرا بھی یون ہی کہے مین نے قبول کیا اور ہر ایک دوسرے کے گھر ہو **باب فی التحلیل** حلالے کا بیان **عن** علی رضی اللہ عنہ قال اسماعیل واراہ قد رفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ المحلل والمحلل لہ **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے اسماعیل نے کہا مین سمجھتا ہون کہ شعبی نے اس حدیث کو مرفوعا روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت اللہ نے حلالہ کرنیوالے پر اور جسکے واسطے حلالہ کیا جاوے (بہانے خاوند پر) اہل حدیث کے نزدیک نکاح بہ نیت حلالہ باطل ہے اور حنفیہ کے نزدیک جائز ہے) **باب فی نکاح العبد بغیر اذن سیدہ** غلام بغیر اپنی مولے کے پوچھے نکاح کرلے **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما عبد تزوج بغیر اذن موالیہ فہو عاہر **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام اپنے مالک کے بے حکم نکاح کرے تو وہ زانی ہے۔ یعنے غلام کا نکاح اوسکے مالک کے بے حکم صحیح نہین **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نکح العبد بغیر اذن مولاہ فنکاحہ باطل **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام جب اپنے مالک کے بے حکم نکاح کرے تو وہ نکاح درست نہین ابوداؤد نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے موقوفاً صحیح ہے **باب فی کراہیۃ ان یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ** ایک آدمی اپنے بہائی مسلمان کے پیام پر پیام نہ بھیجے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ **ترجمہ** ابے ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منگنی نہ کرے آدمی اپنے بہائی مسلمان کی منگنی پر **ف** یعنے جب ایک مسلمان کے کسی جگہ شادی کی نسبت ٹہر چکی ہو تو پہر وہان اپنا پیغام دینا حلال نہین کہ اس مین دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہے اور اگر ابھی تک ٹہری نہو تو پیغام دینا مضایقہ نہین **عن** نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخطب احدکم علی خطبۃ اخیہ ولا یبیع علی بیع اخیہ الا باذنہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے منگنی نکرے اپنے بہائی مسلمان کی منگنی پر اور نہ کوئی چیز بیچے اپنے بہائی مسلمان کے بیچنے پر مگر اوسکے حکم سے **ف** یعنی جب سودے کا گاہک ٹہر جاوے تو پھر اوسکو بہکا کر اپنا سودا بیچنے کے لیے اپنے پاس نہ لاوے **باب فی الرجل ینظر الی المرأۃ وہو یرید تزویجہا** جس عورت سے نکاح کرنیکا ارادہ ہو اوسکا دیکھ لینا بہتر ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خطب احدکم المرأۃ فان استطاع ان ینظر الی ما یدعوہ الی نکاحہا فلیفعل فخطبت جاریۃ فکنت اتخبأ لہا حتی رأیت منہا ما دعانی الی نکاحہا وتزوجہا فتزوجتہا **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی اپنے نکاح کا پیغام کسی عورت

الجزو الثالث عشر

پارہ تیرہواں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اذا انکح الولیان جب دو ولی ایکعورت کا نکاح کردین **عن** سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأۃ زوجھا ولیان فھی للاول منہما وایما رجل باع بیعا من رجلین فھو للاول منہما **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اوسکا نکاح دو ولی کردین ایک ایک شخص سے دوسرا دوسرے شخص سے تو وہ عورت اوسکو ملیگی جس سے پہلے نکاح ہوا ہے اور جو شخص ایک چیز دو آدمیون کے ہاتھہ بیچی تو جسکے ہاتھہ پہلے بیچی ہے اوسی کو ملے گی **ف** کیونکہ جب ایک شخص سے نکاح ہوگیا یا ایک شخص کے ہاتھہ بک گئی اب دوسرے ولی کا تصرف دوبارہ کسی سے نکاح کرنا یا دوسرے سے بیچنا ناجائز ہوگا **باب** قولہ تعالی لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا ولا تعضلوھن آیت کا حاصل یہ ہے کہ زور زبردستی سے عورتون کے وارث مت بنو اور نہ اون کو روکو نکاح سے کہ لیلو اون سے کچھہ اپنا دیا مگر جب کہ وہ صریح بے حیائی کرین اخیر آیت تک **عن** ابن عباس قال الشیبانی وذکرہ عطاء ابو الحسن السوائی ولا اظنہ الا عن ابن عباس فی ھذہ الایۃ لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا ولا تعضلوھن قال کان الرجل اذا مات کان اولیاؤہ احق بامرأتہ من ولی نفسہا ان شاء بعضہم تزوجھا او زوجوھا وان شاؤا لم یزوجوھا فنزلت ھذہ الایۃ فی ذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے اس آیت کی تفسیر مین بیان کیا کہ خاوند جب مرجاتا تھا تو اوسکے وارث اوسکی بیوی کے زیادہ حقدار سمجھے جاتے تھے بہ نسبت عورت کے وارثون کے بعض اوسکا نکاح اپنے خود سے کرلیتے یا اگر چاہتے تو کسی اور سے کردیتے اگر چاہتے بالکل نکاح نہ کرنے دیتے تب یہ آیت اوتری **ف** اگر کوئی مرجاوے تو اوسکی عورت اپنے نکاح کی مختار ہے میت کے عزیزون کو زور زبردستی سے اپنے نکاح مین لینا نہین پہونچتا نہ اون کو نکاح سے روکنا پہونچتا ہے کہ حاضر ہوکر جو کچھہ میت نے اوسکو دیا تھا وہ پھیر دیوے البتہ خلاف شرع کے اگر کوئی کام بے حیائی کا کربیٹھین تو اوس سے روکنا پہونچتا ہے (موضح القرآن) وارث نہ بنو زبردستی یعنی عورت کے خوشی ہو تو زبردستی اسکو حاکم بن جاوے **عن** ابن عباس قال لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا ولا تعضلوھن لتذھبوا ببعض ما اتیتموھن الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ وذلک ان الرجل کان یرث امرأۃ ذی قرابتہ فیعضلھا حتی تموت او ترد الیہ صداقھا فاحکم اللہ عن ذلک ونھی عن ذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے انہون نے کہا اس آیت کا یایہا الذین آمنوا لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا ولا تعضلوھن لتذھبوا ببعض ما اتیتموھن الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ الآیۃ (جسکا ترجمہ اوپر مذکور ہوا) شان نزول یہ ہے کہ ایک مرد اپنے عزیز کی جورو کا وارث ہوتا پھر اوسکو دوسرا نکاح کرنے

خادم سے جب آپس مین دستور کے موافق راضی ہو وین پھر آیت شکر مین نے قسم کا کفارہ دیا اور اوسکا نکاح ویسے ہی کر دیا شکر خدا کا
تمام ہوا پارہ بارہوان سنن ابی داؤد کے تیس پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ تیرہوان اوسکے فضل اور انعام پر توکل کر کے الحمد للہ جل جلالہ

تم الجزء الثانی عشر ویتلوه الجزء الثالث عشر ان شاء الله تعالى

فہرست پارہ بارہوان سنن ابی داؤد

وہ لڑکی جوان ہوگی تو اوسکو اختیار ہی وہ نکاح فسخ کردیوی اور ابو حنیفہ کے نزدیک اختیار نہ ہوگا **باب** فی الثیب غیبہ
کا بیان **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایم احق بنفسہا من ولیہا والبکر تستاذن فی
نفسہا واذنہا صماتہا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثیبہ عورت تو اپنی جان
کی مختار ہے بہ نسبت اپنے ولی کے۔ یعنی ولی کا اوسپر جبر نہین پہونچتا نکاح مین اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے
اور اوسکا چپ رہنا ہی اوس کی اجازت ہی **ف** ایم سے مراد ثیبہ ہے بدلیل روایت مسلم کے اور مقابلہ باکرہ کے اور ابو حنیفہ کے نزدیک
ایم سے بے شوہر والی عورت مراد ہی **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس للولی مع الثیب امر و
الیتیمۃ تستامر وصمتہا اقرارہا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثیبہ پر ولی کو کچھ
اختیار نہین اور کنواری سی اذن لیا جاویگا اور اوسکا چپ رہنا وہی اوسکا اقرار ہے **ف** یہ دونو حدیثین شافعی کی دلیل ہین
جب ایم سی ثیبہ مراد ہو **عن** خنساء بنت خدام الانصاریۃ ان اباہا زوجہا وھی ثیب فکرھت ذلک فجاءت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فرد نکاحہا **ترجمہ** خنساء خدام انصاری کی بیٹی سے روایت ہی کہ اوسکی باپ نے
بی اجازت اوسکی اوسکا نکاح کردیا کیونکہ وہ ثیبہ تھی تو اوس نے نکاح سے ناراض ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اکر ذکر کیا حضرت
نے اوسکی نکاح کو پھیر دیا یعنے باپ کے نکاح کیے ہوئی کو جائز نہ کہا **ف** خدام ذال معجمہ سے ہے یا خدام دال مہملہ سے **باب**
فی الاکفاء کفو کا بیان رکف اور کفاءت مشہور ہی **عن** ابی ہریرۃ ان ابا ھند حجم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی
الیافوخ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی بیاضۃ انکحوا ابا ھند وانکحوا الیہ قال وان کان فی شیء مما تداوون
بہ خیر فالحجامۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی ابا ہند نے پچھنی لگائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یافوخ مین (چندیا مین) آپ نے
فرمایا ای بنی بیاضہ نکاح کردو ابا ہند سے اور پیام بھیجو اوسکو اگر تمہاری سب دواؤن مین کوئی دوا بہتر ہے تو وہی پچھنی لگانا ہی **ف**
اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کفاءت مین دین کا اعتبار ہی نہ نسب اور مال کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک کفاءت مین چھ امور کا لحاظ ہی
نسب کا اور اسلام کا اور آزادی کا اور دیانت کا اور مال کا اور پیشے کا اور غیر کفو سے نکاح ہوجاوے گا مگر ولی اوسکو فسخ کرسکتا ہی **باب**
فی تزویج من لم تولد قبل پیدایش کے نکاح کردینا **عن** سارۃ بنت مقسم انہا سمعت میمونۃ بنت کردم قالت
خرجت مع ابی فی حجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدنا الیہ ابی وھو علی
ناقۃ لہ ومعہ درۃ کدرۃ الکتاب فسمعت الاعراب والناس وھم یقولون الطبطبیۃ الطبطبیۃ
الطبطبیۃ فدنا الیہ ابی فاخذ بقدمہ فاقرلہ ووقف علیہ واستمع منہ فقال انی حضرت جیش عثران
قال ابن المثنی جیش غثران فقال طارق بن المرقع من یعطینی رمحا بثوابہ قلت وما ثوابہ قال ازوجہ اول بنت
تکون لی فاعطیتہ رمحی ثم غبت عنہ حتی علمت انہ قد ولد لہ جاریۃ وبلغت ثم جئتہ فقلت لہ اھلی
جھزھن الی فحلف ان لا یفعل حتی اصدقہ صداقا جدیدا غیر الذی کان بینی وبینہ وحلفت لا اصدق

دیتا یہانتک کہ مرجاتے یا جو مہر لیا ہی اوسکو واپس کر دیتے (مجبور ہوکر) اللہ جل جلالہ نے اس سے منع کیا کیونکہ اس مین عورتون پر محض ظلم ہوتا تہا جب اونکا خاوند مرگیا تو اونکو اختیار ہونا چاہیے خواہ دوسرا نکاح کرین یا نہ کرین **باب**

فی الاستیمار نکاح کیوقت لڑکی سے پوچھنا **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تنکح الثیب حتی تستامر ولا البکر الا باذنہا قالوا یا رسول اللہ وما اذنہا قال ان تسکت **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے بیوہ عورت کا جبتک اوس سے اجازت نہ لیجاوے اور نہ نکاح کیا جاوے کنواری عورت جبتک اوسکا اذن لیا جاوے لوگون نے کہا کہ کنواری کا اذن کسطرح ہو یعنی وہ شرم سے کا ہیکو بتلاوے گی حضرت نے فرمایا کہ اوسکا چپ رہنا بھی اذن ہی **ف** یعنی کنواری سے یون کہا جاوے کہ تیرا نکاح فلانے شخص سے ہم کرتے ہین اگر وہ اجازت دے تو بہتر ہی نہین تو اوسکا چپ رہنا بھی اجازت ہی۔ امام اعظمؒ کے نزدیک چھوٹے لڑکے کا ولی مختار ہے جہان چاہے وہان کرے خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور جوان عورت خود مختار ہی خواہ بیوہ ہو خواہ کنواری اور امام شافعی کے نزدیک بیوہ خود مختار ہے چہوٹی ہو یا جوان اور کنواری کا ولی مختار ہے چہوٹی ہو یا جوان **عن**

ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تستامر الیتیمۃ فی نفسہا فان سکتت فھو اذنہا وان ابت فلا جواز علیہا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنواری عورت جو بالغ ہو جاوے اور اوسکا باپ نہو تو وہ اپنے نکاح کرنے مین پوچہی جاوے گی اگر چپ ہو رہی تو وہی اوسکا اذن ہی اور اگر انکار کیا تو اوس پر جبر نہین دوسری روایت مین یون ہی فان بکت او سکتت فھو اذنہا یعنی اگر چپ ہو رہی یا رونے لگی تو بھی اذن اوسکا ہی ابو داؤد نے کہا بکت کی زیادتی محفوظ نہین ہے بلکہ یہ وہم ہی ابن ادریس سے جو راوی ہی اس حدیث کا **عن**

ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امروا النساء فی بناتہن وروی ابو عمرو ذکوان عن عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ ان البکر تستحیی ان تتکلم قال سکاتہا اقرارہا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ لو عورتون سے اون کی بیٹیون کے نکاح مین۔ دوسری روایت مین حضرت عائشہ سے یہ ہی مین نے کہا یا رسول اللہ کنواری لڑکی بات کرنے سے شرماتی ہی آپنے فرمایا اوسکا اقرار یہی ہی کہ خاموش ہو رہی **ف** یعنی جب اس سے کہا جاوے کہ تیرا نکاح بعوض اس مہر کے فلان شخص سے کیا تو نے قبول کیا اور وہ چپ ہو رہے تو بھی قبول سمجھا جاویگا **باب** فی البکر یزوجہا ابوہا لا یستامرہا کنواری لڑکی کا نکاح کر دے باپ اوسکو پوچھے بغیر

تو کیسا **عن** ابن عباس ان جاریۃ بکرا اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ان اباہا زوجہا وھی کارھۃ فخیرہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی کہ ایک کنواری لڑکی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر ذکر کیا کہ اوسکی باپ نے اوسکی ناراضی سے نکاح اوسکا کر دیا بنی آپ نے اوسکو اختیار دیا **ف** چاہے نکاح رکھے چاہے فسخ کر ڈال محدثین نے لکھا ہی کہ وہ لڑکی بالغہ ہوگی کیونکہ کم سن لڑکے پر باپ کو اختیار ہی کہ جبراً نکاح کر دیوے مگر جب

حضرت عائشہ نے کہا کہ آدھا اوقیہ ف اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے بارہ اوقیہ کے ۴۸۰ درم اور ایک نش کے ۲۰ درم سب
پانسو درم ہوئے جسکے ایکسو اکتیس روپے ۴ کمپنی ہوتے ہین یہی مہر آنحضرت ؐ کی سب بیبیون کا تھا سوا ام حبیبہ کے کہ اونکا
مہر چار ہزار درم یعنی ایک ہزار پچاس کمپنی کا تھا عن ابی العجفاء السلمی قال خطبنا عمر رحمہ الله فقال الا لا تغالوا بصدق
النساء فانها لو كانت مكرمة في الدنيا او تقوى عند الله لكان اولاكم بها النبي صلى الله عليه وسلم
ما اصدق رسول الله صلى الله عليه وسلم امراة من نسائه ولا اصدقت امراة من بناته اكثر من ثنتي عشر
اوقية ترجمہ ابی عجفا سلمی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رحمہ اللہ نے خطبہ پڑھ کر ہم کو کہا خبردار ہو عورتون کے مہر بھاری
مت باندھو کیونکہ اگر بھاری مہر باندھنا بزرگی کا سبب ہوتا دنیا مین یا اللہ کے نزدیک پرہیزگاری کا تو البتہ تم مین لائق
تر اوسکے ہوتے نبی ؐ سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر نہ اپنی کسی بی بی کا باندھا نہ کسی بیٹی کا
(بارہ اوقیے کے سوا سو روپے ہوئے) عن ام حبيبة انها كانت تحت عبيد الله بن جحش فمات بارض الحبشة
فزوجها النجاشي النبي صلى الله عليه وسلم وامهرها عنه اربعة الاف وبعث بها الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم مع شرحبيل بن حسنة ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے کہ وہ عبید اللہ بن جحش کے نکاح مین تھین اور عبید اللہ
حبش کے ملک مین مر گیا تو حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے اونکا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا اور ام حبیبہ کا مہر آنحضرت کی طرف
سے چار ہزار درم مقرر کرکے اونکو حسنہ کے بیٹے شرحبیل کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون
اور بیٹیون مین سب سے زیادہ انکا مہر تھا اور مہر باقی بیبیون اور صاحبزادیون کا سوا سو روپے یا ایک سو اکتیس روپے تھے لیکن مہر حضرت
فاطمہ زہرا کا سو چار مثقال چاندی کے برابر ڈیڑھ سو روپے کمپنی کے تھا عن الزهري ان النجاشي زوج ام حبيبة بنت ابي
سفيان من رسول الله صلى الله عليه وسلم على صداق اربعة الاف درهم وكتب بذلك الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقبل ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے ام حبیبہ ابی سفیان کی بیٹی کا نکاح رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا اور حضرت کی طرف چار ہزار درم مہر کے مقرر کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھ بھیجا
تو حضرت نے قبول کیا ف پھر حبش مین نکاح پڑھا گیا اور خطبہ پڑھا نجاشی بادشاہ حبش نے پھر خالد بن سعید نے بعد اوسکے
کہانا کھلایا سب حاضرین کو اور ادا کیا زر مہر نجاشی نے اپنے پاس سے یہ نکاح سنہ ہجری مین ہوا اور خالد بن سعید ام حبیبہ کے
باپ کے چچا کے بیٹے تھے یعنی ابو سفیان کے باب قلة المهر کم سے کم کتنا ہو سکتا ہے عن انس ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم راى عبد الرحمن بن عوف وعليه ردع زعفران فقال النبي صلى الله عليه وسلم مهيم فقال يا
رسول الله تزوجت امراة قال ما اصدقتها قال وزن نواة من ذهب قال اولم ولو بشاة ترجمہ انس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف کو دیکھا زعفران لگائے ہوئے آپ نے فرمایا یہ کیا ہے عبد الرحمن بن نے
کہا یا رسول اللہ مین نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے حضرت نے فرمایا اوسکا کیا مہر ٹھہرایا ہے عبد الرحمن نے کہا ایک وزن نواۃ سونا حضرت نے

غیر الذی اعطیته فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونقرن ای النساء ھی الیوم قال فرأت القتیر قال ای
ان تترکھا قال فراعنی ذلک ونظرت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رای ذلک منی قال لا تاثم ولا یاثم صاحبک

ترجمہ میمونہ بنت کردم سے روایت ہے میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کو جاتی تھی تو میں نے دیکھا
رسول اللہ صلعم کو اور میری باپ آپکے نزدیک گئے آپ ایک اونٹ پر سوار تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک دُرّہ تھا جیسے مکتب کے
معلمون کے پاس ہوتا ہے (لڑکون کے سزا دینے کیواسطے) تو مین نے سنا بدّو اور سب لوگ کہہ رہے تھی الطبطبیہ الطبطبیہ الطبطبیہ **ف**
طبطب کوڑی کی آواز ہی جو پڑنے کیوقت اوس مین سے نکلتی ہی یا لوگون کے چلنے کی آواز بہر حال مراد یہ ہے کہ طب طب کے سے آواز
اوسوقت آرہی تھی **مت** تو میری باپ رسول اللہ صلعم کے نزدیک گئے اور اونکا پانون پکڑ کر آپ کے پیغمبر ہونیکا اقرار کیا اور ٹھہرے
رہے اور آپ سے مخاطب ہوئے آپ نے کہا (بخشش) عثران یا عشران (جو جاہلیت مین ایک لشکر گیا تھا) مین تھا وہان طارق
بن المرقع نے مجھہ سے کہا کون شخص ہے جو مجھی ایک برچہہ اوسکی بدلی مین دیتا ہی مین نے کہا کیا بدلہ ہی طارق نے کہا بدلہ یہ ہے
کہ جو بیٹی میری پہلے ہوگی اوسکا نکاح اس سے کر دونگا مین نے اپنا نیزہ اوس کو دیدیا اور چلا گیا یہانتک کہ مینے سنا طارق کی بیٹی
پیدا ہوئی ہی اور اب جوان ہوگئی ہی تو مین اوسکی پاس گیا اور مین نے کہا اب میری بی بی کو رخصت کر دو اوس نے قسم کہالی مین کبھی
تجھکو اپنی بیٹی نہ دونگا جبتک تو اوسکا مہر نیا نہ مقرر کر دے سوا اوس مہر کے جسکا اقرار میرے اور اوسکی بیچ مین ہوچکا تھا اور مین نے
قسم کہالی کہ مین سوا اوسکی کچھہ مہر نہ دونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب اوس لڑکی کی عمر کیا ہی میری باپ نے کہا وہ
بوڑھی ہوچلی ہے آپ نے فرمایا تو اوسکو جانی دی (چھوڑ دی) مین اس سے گھبرایا اور مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا
جب آپنے میرا حال دیکھا تو فرمایا نہ تو گنہگار ہو نہ تیرا صاحب (طارق) گنہگار ہو **ف** اور اوس لڑکی کے لینے مین یا تجھی
قسم توڑنا پڑے گی یا طارق کو توڑنا پڑے گی دونون مین سے کوئی ضرور گنہگار ہوگا **عن** امراۃ قالت ھی مصدقۃ امراۃ

صدق قالت بینا ابی فی غزاۃ فی الجاھلیۃ اذ رمضوا فقال رجل من یعطینی نعلیہ وانکحہ اول بنت تولد
لی فخلع ابی نعلیہ فالقاھما الیہ فولدت لہ جاریۃ فبلغت وذکر نحوہ لم یذکر قصۃ القتیر **ترجمہ**
ایک عورت سے روایت ہی اوسکا نام مصدقہ تھا (صدق کی بیوی) اوس نے کہا میرا باپ ایک لڑائی مین تھا جاہلیت کے
زمانے مین یکایک لوگون کے پانون جلنے لگے (گرمی سے) ایک شخص بولا کون ہی جو اپنی جوتیان مجھے دیدی مین اوس سے نکاح
کر دونگا اپنی پہلی بیٹی کا جو میری یہان پیدا ہوئی باپ نے اپنے جوتیان اوتار کر اوسکو دیدین پھر اوسکی یہان لڑکی پیدا ہوئی
اور جوان ہوئی بعد اوسکی وہی قصہ بیان کیا جو اوپر گزرا اگر بڑہاپے کا حال نہین بیان کیا (یعنی اس روایت مین یہ نہین ہی کہ وہ لڑکی
بوڑھی ہوگئی)

باب الصداق مہر کا بیان **عن** ابی سلمۃ قال سالت عائشۃ رضی اللہ عنہا عن صداق
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ثنتا عشرۃ اوقیۃ ونش فقلت وما نش قالت نصف اوقیۃ **ترجمہ** ابی سلمہ سے
روایت ہے مینے پوچھا عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مہر کتنا تہا اونہون نے کہا بارہ اوقیہ اور ایک نش مینے کہا کہ نش کیا ہے

سے اور اگر نام مہر معجل کا ہی جو کچھ قبل نکاح کے کچھ دیا جاتا ہی مستقیم نہین کیونکہ اس حدیث مین صاف موجود ہی نکاح کردیا مین نے تیرا اوسکو ساتھہ اوس قرآن کے عوض مین اجو تجھکو یاد ہی وہ کہتے مین کہ صرف بیان تعلیم کی معنون مین نہین ہی بلکہ واسطی سببیت کے ہی یعنی نکاح کردیا مین نی تیرا اوس سے بسبب اوسکی کہ تیرے ساتھہ قرآن ہی اور یہہ تاویل بعید ہی جو ظاہر حدیث سی سمجھا نہین جا سکتی

باب فيمن تزوج ولم يسم صداقا حتى مات ایک شخص نے نکاح کیا اور مہر مقرر نہین کیا پہر مرگیا **عن** عبد الله في رجل تزوج امراة فمات عنها ولم يدخل بها ولم يفرض لها فقال لها الصداق كاملا وعليها العدة ولها الميراث فقال معقل بن سنان سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى به في بروع بنت واشق **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سی روایت ہی کہ ایک شخص نے ایک عورت سی نکاح کیا اور مرگیا نہ اوس عورت سی صحبت کیا اور نہ اوسکا مہر ٹہرایا۔ تو اس صورت مین عبد اللہ نے کہا کہ اوس عورت کا پورا مہر ثابت ہی اور وہ عورت عدت پوری کریگی اور خاوند کے مال مین میراث کی حقدار ہو گی۔ یہہ سنکر معقل بن سنان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی مینی سنا ہی کہ آپ نے بروع بنت واشق کا ایسا ہی فیصلہ کیا **ف** پورا مہر ثابت ہی یعنی مہر مثل جو اوسکی سی عورتون کا مہر ہو **عن** عبد الله بن مسعود اتى في رجل بهذا الخبر قال فاختلفوا اليه شهرا او قال مرات قال فاني اقول فيها ان لها صداقا كصداق نسائها لا وكس ولا شطط وان لها الميراث وعليها العدة فان يك صوابا فمن الله وان يك خطأ فمني ومن الشيطان والله ورسوله بريئان فقام ناس من اشجع فيهم الجراح وابو سنان فقالوا يا ابن مسعود نحن نشهد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضاها فينا في بروع بنت واشق وان زوجها هلال بن مرة الاشجعي كما قضيت قال ففرح عبد الله بن مسعود فرحا شديدا حين وافق قضاءه قضاء رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود کے پاس ایک شخص کا یہہ مقدمہ درپیش ہوا لوگون نے اوسمین اختلاف کیا ایک مہینا بھر یا کئی مرتبہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا مین تو اس مقدمہ مین یہہ کہتا ہون کہ اوس عورت کا مہر ثابت ہی جیسا اوسکی قسم کی عورتون کا مہر ہوا کرتا ہے اوس سے نہ کم نہ زیادہ اور وہ عورت میراث کی بھی مستحق ہے اور عدت بھی ادا کریگی اگر یہہ کہنا میرا شریعت کے موافق ہی تو اللہ کی عنایت ہی اور اگر اس مین میری چوک ہو تو شیطان کیطرف سی ہی اللہ و رسول اس خطا سی پاک مین پس کئی آدمی قبیلہ اشجع کے کھڑے ہوئی اون مین سے تھے جراح اور ابو سنان کہا ای ابن مسعود ہم گواہ ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فیصلہ واشق کی بیٹی بروع کا جسکا خاوند ہلال بن مرہ الاشجعی تھا اسی طرح کیا جیسا کہ تم نے یہہ فیصلہ کیا راوی نی کہا کہ عبد اللہ بن مسعود نہایت خوش ہوگئی جسوقت کہ اونکا فیصلہ کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے موافق ہوا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مجتہد کبہی غلطی بھی کرتا ہی **عن** عقبة بن عامر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لرجل اترضى ان ازوجك فلانة قال نعم وقال للمراة اترضين ان ازوجك فلانا قالت نعم فزوج احدهما صاحبه فدخل بها الرجل لم يفرض لها صداقا ولم يعطها شيئا وكان ممن شهد الحديبية له سهم بخيبر فلما حضرته الوفاة قال

فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو **ف** نواۃ پانچ درم کو کہتے ہین حاصل یہہ ہی کہ پانچ درم برابر سونا مہر مقرر کیا جسکے
پونے سولہ ماشے ہوے بعضون نے کہا نواۃ سے کہجور کے گٹہلی مراد ہے یعنی اوسکی برابر سونا مقرر کیا **عن** جابر بن عبد اللہ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعطی فی صداق امراۃ ملء کفیہ سویقا او تمرا فقد استحل **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے عورت کے مہر مین لپ بہر ستو یا کہجورین دین
تو اوس عورت کو اپنے حلال کر لیا **عن** جابر قال کنا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستمتع بالقبضۃ
من الطعام **ترجمہ** جابر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ہم متعہ کرتے تہی ایک مٹہی اناج کی دیکر
ف شاید یہ امر متعہ کی ممانعت سی پہلے ہوگا صحیح مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ ہم نے متعہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانے مین اور ابوبکر اور عمر کے زمانے مین یہانتک کہ منع کیا اوس سے عمر نے زرقانی نے کہا جواز متعہ کا ایک جماعت صحابہ
سے ثابت ہی جیسے جابر اور ابن مسعود اور ابو سعید اور معاویہ اور ابن عباس وغیرہم

باب فی التزویج علی العمل

یعنی کسی کام یا محنت کو اوپر نکاح کرنا **عن** سہل بن سعد الساعدی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءتہ امراۃ
فقالت یا رسول اللہ انی قد وہبت نفسی لک فقامت قیاما طویلا فقام رجل فقال یا رسول اللہ زوجنیہا
ان لم یکن لک بہا حاجۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل عندک من شیء تصدقہا ایاہ فقال ما عندی الا
ازاری ہذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انک ان اعطیتہا ازارک جلست ولا ازار لک فالتمس شیئا
قال فالتمس ولو خاتما من حدید فالتمس فلم یجد شیئا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہل معک
من القرآن شیء قال نعم سورۃ کذا وسورۃ کذا لسور سماہا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قد زوجتکہا بما معک من القرآن **ترجمہ** سہل بن ساعدی سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
ایک عورت نے آکر کہا کہ مین نے اپنی جان آپ کو بخشی (آپ نے کچہ جواب نہ دیا) وہ بڑی دیر تک کہڑی رہی تب ایک صحابی
نے کہڑے ہو کر کہا کہ یا حضرت اگر آپ کو اوسکی حاجت نہین تو میرا نکاح اوس سے کر دیجیے حضرت نے فرمایا کہ کچہ تیرے
پاس ہے جس سے تو اوسکا مہر ادا کرے اوس نے کہا میرے پاس کچہ بہی نہین سواے اس لنگی کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر تو اسکو دیدیگا تو بغیر لنگی کے بیٹھ رہیگا تو کوئی چیز ڈہونڈ لا آپ نے فرمایا ایک انگوٹہی ہی ڈہونڈ لا اوس نے
ڈہونڈہا تو کچہ نہ پایا تو اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجہکو قرآن کچہ یاد ہی اوس نے کہا کہ ہان مجہکو فلانی فلانی
سورت یاد ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تیرا نکاح کر دیا اوس عورت کے ساتہہ بعوض اس قرآن شریف کے
جو تجہکو یاد ہی (یعنی وہی قرآن اوس عورت کو سکہا دی یہی مہر ہے) **ف** اسی حدیث پر عمل ہی شافعی اور جمہور علما کا اون کے
نزدیک قلیل کثیر مال یا محنت مزدوری تعلیم قرآن پڑہانا مہر درست ہی اور ابوحنیفہ کے نزدیک دس درہم سے کم مہر درست نہین مگر
دلائل اونکے ضعیف ہین اس قابل نہین ہین کہ احادیث صحیحہ سے معارض ہوسکین اور ابوحنیفہ کی یہ تاویل کہ اوان حدیثون

اور تمہاری گناہ بخشدیگا اور جسنے اللہ اور اوسکے رسول کا کہا مانا تو اُسنے بڑا ہی مطلب پالیا (محمد بن سلیمان کی روایت

مین ان نہین ہی الحمد سے پہلے) **عن** ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا تشہد ذکر نحوہ وقال

بعد قولہ ورسولہ ارسلہ بالحق بشیرا ونذیرا بین یدی الساعۃ من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن

یعصہما فانہ لا یضر الا نفسہ ولا یضر اللہ شیئا **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جب خُطبہ پڑہا کرتے پھر ویسا ہی ذکر کیا لیکن بعد ورسولہ کے اتنا اور پڑہا یا ارسلہ بالحق اخیر تک۔ یعنی اوسنے اپنی رسول

کو حق کی ساتھہ خوشی سنانیوالا جنت کی اور دوزخ سی ڈرانیوالا جسنے اللہ اور اُسکے رسول کا کہا مانا ہدایت پائی اور جسنے اللہ ورسول کی نافرمانی کیا اُسنے

اپنی جان کے سوا کسیکا کچہہ نہ بگاڑا اور اللہ کا کچہہ نہ بگاڑ سکیگا (اپنا ہی نقصان کریگا) **عن** رجل من بنی سلیم قال خطبت

الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم امامۃ بنت عبد المطلب فانکحنی من غیر ان یتشہد **ترجمہ** بنی سلیم مین سے

ایک شخص سے روایت ہی (جسکا نام عباد بن سلیمان ہی) مین نے پیام دیا حضرت کی پوپھی امامہ بنت عبد المطلب سے آپ نے

اونکا نکاح مجہسی کردیا بغیر خطبی کے **باب** تزویج الصغار چہوٹے نابالغ لڑکیونکا نکاح **عن** عائشۃ قالت تزوجنی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا بنت سبع قال سلیمان او ست ودخل بی وانا بنت تسع **ترجمہ** حضرت

عائشہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میری ساتھہ نکاح کیا اوسوقت مین سات برس کے لڑکی تہی اور

جب حضرت نی مجہہ سے صحبت کی تو مین نو برس کی تہی **باب** فی المقام عند البکر باکرہ عورت سی نکاح کری تو

کے دن اوسکی پاس رہی **عن** ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما تزوج ام سلمۃ اقام عندھا ثلاثا

ثم قال لیس بک علی اہلک ہوان ان شئت سبعت لک وان سبعت لک سبعت لنسائی **ترجمہ** ام سلمہ سی

روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اونکے ساتھہ نکاح کیا تو آپ اونکی پاس تین دن تک شب باش رہی پھر آپ

نے اون سی فرمایا کہ۔ تین ہی رات کا ٹہرنا میرا تیری پاس ہے۔ تیری اور تیری لوگون کی رسوائی نہین ہی اگر تو چاہی تو مین تیری

پاس سات رات تک شب باش رہون اور اگر تیری پاس سات رات رہونگا تو اور بی بیون کی پاس بھی سات سات رات

رہونگا **ف** کیونکہ عدل ضرور ہی مگر نئی عورت کی اسیقدر رعایت ہوسکتی ہی کہ اگر ثیبہ ہو تو تین رات اوسکی پاس رہی اگر باکرہ

ہو تو سات رات **عن** انس بن مالک قال لما اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفیۃ اقام عندھا ثلاثا

ترجمہ انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صفیہ کے ساتھہ نکاح کیا تو تین رات تک آپ اونکی پاس شب باش

رہی عثمان کی روایت مین اتنا زیادہ ہی وکانت ثیبا وہ صفیہ ثیبہ تہین (ثیبہ وہ عورت جو خاوند کرچکی ہو) **عن**

انس بن مالک قال اذا تزوج البکر علی الثیب اقام عندھا سبعا واذا تزوج الثیب اقام عندھا ثلاثا ولو

قلت انہ رفعہ لصدقت ولکنہ قال السنۃ کذلک **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی کہ عورت ثیبہ نکاح مین

ہوتی ہو پہر باکرہ عورت سی نکاح کری تو باکرہ کے پاس سات رات تک رہی اور جب ثیب پر ثیب کو نکاح کری تو اوسکی پاس تین

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوجنی فلانۃ ولم افرض لہا صداقا ولم اعطہا شیئا وانی اشہدکم انی اعطیتہا من صداقہا سہمی بخیبر فاخذت سہما فباعتہ بمائۃ الف قال ابوداؤد وزاد عمر فی اول الحدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر النکاح ایسرہ **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کیا تو فلانی عورت سے نکاح کرنی پر راضی ہے اوس نے کہا ہان راضی ہون پہر آپ نے عورت سے فرمایا کیا تو فلانی شخص کے ساتہہ نکاح کرنے پر راضی ہے۔ اوس نے بھی کہا کہ ہان مین راضی ہون تب حضرت نے دونون کی خواہش پائی تو اونکا نکاح کردیا پہر اوس شخص نے اپنی اوس بیبی سے صحبت کیا اور اوسکا مہر مقرر نکیا اور نہ کوئی چیز اوسکو دی مگر وہ شخص جنگ حدیبیہ مین شریک تہا اور اوسکا حصہ خیبر مین نکلتا تہا جب وہ مرنے لگا تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نکاح فلانی عورت کے ساتہہ کردیا تہا مین نے اوسکا مہر مقرر نکیا تہا اور نہ اوس عورت کو کوئی چیز دی تھی اب مین تم کو گواہ کرتا ہون کہ مین نے اُس عورت کو اپنا وہ حصہ جو خیبر سے مجھے ملنے والا ہے دیدیا پہر اُس عورت نے وہ حصہ لیکر ایک لاکہہ درہم کو بیچا دوسرے روایت مین اتنا زیادہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر النکاح ایسرہ بہتر نکاح وہ ہے جو آسان ہو یعنی اوس مین دقت نہ کرنا پڑے مہر قلیل ہو ایک روایت مین ہے بہتر عورتین وہ ہین جنکا مہر تھوڑا ہو اس زمانے مین لوگون نے استطاعت سے زیادہ مہر بڑہا رکہا ہے یہ امر مکروہ ہے ترک کرنا چاہیے۔

باب فی خطبۃ النکاح نکاح کے خطبے کا بیان

عن عبد اللہ بن مسعود فی خطبۃ الحاجۃ فی النکاح وغیرہ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے خطبہ حاجت کا یعنی نکاح وغیرہ کا اسطرح سے مروی ہے جو آگے آتا ہے عن عبد اللہ قال علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبۃ الحاجۃ ان الحمد للہ نستعینہ ونستغفرہ ونعوذ بہ من شرور انفسنا من یہد اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ہادی لہ واشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما ولم یقل محمد بن سلیمان ان **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حاجت کا خطبہ سکہایا۔ الحمد للہ نستعینہ ونستغفرہ اخیر تک یعنی سب خوبیان اللہ ہی کو ہین ہم اوسکی مدد چاہتے ہین اور اوسی کی بخشش چاہتے ہین ہم اور اوسیکی ساتہہ پناہ پکڑتے ہین ہم اپنی جانون کی برائی سے جسکو اللہ نے راہ دکہلایا اسکو کوئی بہکانیوالا نہین اور جسکو وہ گمراہ کردے اوسکو کوئی راہ بتلانیوالا نہین مین گواہی دیتا ہون کہ سوای اللہ کے کوئی معبود نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد اوسکے بندے اور اوسکے رسول ہین اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جسکا نام لیکر وسیلے سے تم آپس مین مانگتے ہو اور ناتون کے توڑنے سے ڈرو کیونکہ اللہ تمہارا نگہبان ہے۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اوس سے ڈرنیکا حق ہے اور بغیر مسلمان ہوے تم ہرگز مت مرو اے ایمان والے لوگو اللہ سے ڈرو اور انصاف کی بات کہو تو تمہارے کام ٹہیک کردیگا

عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا رفأ الانسان اذا تزوج قال بارك الله لك و
بارك علیك وجمع بینکما فی خیر **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی آدمی
کو دعا دیتے جسوقت کہ کوئی اپنی شادی کرتا تو یہ دعا دیتے تجھکو اللہ برکت دے اور تجھپر برکت دے اور اتفاق دیوے
تم دونون کو (میان بیوی کو) نیکی مین (یعنی نیک کام مین اختلاف نہو) **باب** فی الرجل یتزوج المرأة فیجدها
حبلی (ایک شخص ایک عورت سے نکاح کرے پھر اوسکو حاملہ پاوے) **عن** سعید بن المسیب عن رجل من الانصار
قال ابن ابی السری من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ولم یقل من الانصار ثم اتفقوا یقال له بصرة قال
تزوجت امرأة بکرا فی سترها فدخلت علیها فاذا هی حبلی فقال النبی صلی الله علیه وسلم لها الصداق
بما استحللت من فرجها والولد عبد لك فاذا ولدت قال الحسن فاجلدها وقال ابن السری فاجلدوها
او قال فحدوها **ترجمہ** ایک مرد انصاری صحابی سے روایت ہی جسکا نام بصرہ تھا اونہون نے کہا مین نے ایک باکرہ
لڑکی سے جو پردہ نشین تھی نکاح کیا جب مین اوسکے پاس گیا تو اوسکو پیٹ سے پایا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے ذکر کیا آپنے فرمایا اوس عورت کو مہر ملیگا تو نے اوسکی شرمگاہ درست کرلی اور لڑکا جو پیدا ہوگا وہ تیرا غلام
ہوگا **ف** یعنی مثل غلام کے تیری حفاظت اور خدمت مین رہیگا کیونکہ آزاد عورت کا لڑکا کسیکا غلام نہین ہوسکتا یا اتفاق
علما یا مثل اپنے غلام کے سمجھکر اوسکی پرورش اور تعلیم کر **ف** جب عورت جن چکے تو اوسکو کوڑے مار یا حد
زنا کی اسواسطے کہ اوسکا حمل یقینا زنا سے ہوگا کیونکہ وہ باکرہ تھی پہلی کبھی اوسکا نکاح نہین ہوا تھا دوسری روایت مین ہی
کہ بصرہ بن اکثم نے نکاح کیا ایک عورت سے پھر یہی قصہ بیان کیا اتنا زیادہ ہی کہ آپنے جدا کردیا دونون کو **باب** فی القسم
بین النساء (عورتون کے باری باٹنے کا بیان) **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من کانت له
امرأتان فمال الی احدهما جاء یوم القیمة وشقه مائل **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس شخص کی دو بیبیان ہوون اور وہ اون مین سے ایکیطرف جھکے۔ یعنی ایک کا حق ادا کرے اور دوسرے
کا ادا نہ کرے برابر ادا نہ کرے تو قیامت کے دن آویگا اوسکا آدھا دھڑ گرا ہوا ہوگا یعنی لنجا ہوگا ایکطرف جھکا ہوا ہوگا جیسے
دنیا مین ایکطرف جھکا تھا **عن** عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقسم فیعدل ویقول اللهم
هذا قسمی فیما املك فلا تلمنی فیما تملك ولا املك یعنی القلب **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دن تقسیم کرتے تھے اپنی بی بیون مین تو عدل کرتے اور فرماتے یا اللہ یہ میرا تقسیم کرنا
اوس چیز مین ہی جسکا مین مالک ہون تو مین جسکا مالک نہین ہون اوسمین مجھکو ملامت مت کر۔ یعنی دل کے محبت
کسی سے کم ہونا کسی سے زیادہ خدا کے اختیار مین ہی مگر دنیا کا برتاو یکسان چاہیے باری باری ہر ایک پاس رہے **عن** عائشة
یا ابن اختی کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یفضل بعضنا علی بعض فی القسم من مکثه عندنا

رات تک شب باش رہی پھر سب کے پاس برابر رہا کری راوی نے کہا اگر مین کہون کہ انس نے اس حدیث کو
مرفوع کیا تو سچ ہو مگر اونہون نے کہا یہ سنت ہے **باب** فی الرجل یدخل بامرأته قبل ان ینقدها شیئا جب کسی عورت
سے نکاح کری تو صحبت سے پہلے اوسکو کچھہ دیوی **عن** ابن عباس قال لما تزوج علی فاطمة قال له رسول الله صلی الله
علیه وسلم اعطها شیئا قال ما عندی شیئ قال این درعک الحطمیة **ترجمہ** ابن عباس سی روایت ہی جب حضرت
علی نے فاطمہ کے ساتھہ نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی علی سی کہا کہ فاطمہ کو کچھہ دو علی نے کہا کہ میری پاس تو کچھ
نہین ہی تو آپ نے فرمایا تیری حطمی زرہ کہان ہی **ف** حطمی وہ زرہ جو تلوار کو توڑ دیوی یا حطمہ کوئی قبیلہ ہی جو زرہ
بنایا کرتا تھا **عن** عبد الرحمن بن ثوبان عن رجل من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ان علیا علیه السلام
لما تزوج فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم ورضی الله عنها اراد ان یدخل بها فمنعه رسول
الله صلی الله علیه وسلم حتی یعطیها شیئا فقال یا رسول الله لیس لی شیء فقال له النبی صلی الله علیه
وسلم اعطها درعک فاعطاها درعه ثم دخل بها **ترجمہ** عبد الرحمن بن ثوبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے اصحابون مین سی ایک شخص سے روایت کرتی ہین۔ کہ حضرت علی نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے ساتھہ نکاح کیا اور حضرت علی نے حضرت فاطمہؓ کے ساتھہ ہم صحبت ہونیکا ارادہ کیا تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو منع کیا جبتک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا
کو پہلے کچھہ دیوین حضرت علی نے کہا یا رسول اللہ میری پاس تو کوئی چیز نہین ہی آپ نے حضرت علی سی فرمایا اپنی زرہ حضرت
فاطمہ کو دیدو تو حضرت علیؓ نے اپنی زرہ حضرت فاطمہ کو لا دی پھر ہم صحبت ہوئی **ف** بعض لوگون کی نزدیک
یہہ امر واجب ہے کہ مہر مین سی کچھہ قبل صحبت کے ادا کردی اور بعضون کے نزدیک مستحب ہے اور استحباب ثابت ہوتا ہی
کی حدیث سے **عن** عائشة قالت امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ادخل امرأة علی زوجها قبل
ان یعطیها شیئا **ترجمہ** حضرت عائشہ سی روایت ہی کہ حکم کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکعورت کو اوسکی
خاوند پاس پہونچا دینے کا قبل اسکی کہ خاوند نے اوسکو کچھہ دیا ہو **ف** اس سے جواز صحبت کا ثابت ہوا قبل کچھہ دینے
کے واللہ اعلم **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایما امرأة نکحت
علی صداق او حباء او عدة قبل عصمة النکاح فهو لها وما کان بعد عصمة النکاح فهو لمن اعطیه
واحق ما اکرم علیه الرجل ابنته او اخته **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہی نقل کی اسنے اپنی باپ سی اوس نے
اپنی دادا سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت نے نکاح کیا ایک مہر پر یا عطا پر یا وعدہ پر خاوند کی قبل باندہنی نکاح کی تو وہ مہر یا عطا عورت
کو دینا ہوگا وہ عدہ پورا کرنا پڑیگا اور جو بعد نکاح بندہنی کی ہوگا تو جسکو ملا اوسی کا ہوگا یعنی انعام کے طور پر عورت کی ولی کو کچھہ ملا تو وہ ولی کا ہوگا اور سب سے
زیادہ اوسکا حق اوس چیز پر ہی جو بیٹی یا بہن کی وجہ سی ملا **باب** ما یقال للمتزوج دولہہ سی کیا کہنا چاہئے

جب سفر کے جانیکا ارادہ کرتے تو اپنی بی بیون مین قرعہ ڈالتے پہر قرعہ مین جسکا حصہ نکلتا اوسکو اپنے ساتھ لیجاتے **ف**
یعنی جسکا نام نکلتا اوسیکو ساتھ لیجاتے **ت** اور ہر ایک عورت کو لیے ایک دن ایک رات مقرر کرتے مگر سودہ بنت زمعہ نے
اپنا دن حضرت عائشہ کو بخشدیا تہا تو آپ اون کے پاس نہ رہتے اور اونکی باری مین بھی حضرت عائشہ پاس رہتے **باب** فی
الرجل یشترط لہا دارہا خاوند عورت کو اوسکے مکان سے نہ لیجانیکی شرط کرے **عن** عقبۃ بن عامر عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انہ قال ان احق الشروط ان توفوا بہ ما استحللتم بہ الفروج **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب شرطون مین اون شرطونکا ادا کرنا تم پر ضروری ہے جنکے سبب سے شرمگاہین تم پر حلال
ہوتی ہین **ف** یعنی نکاح کے وقت جو شرطین مقرر ہون مثلا عورت کو اوسکے مکان سے اور کہین نہ لیجانا اور وہی کی شرط کی تکلیف نہ دینا
اونکا پورا کرنا ضروری ہے **باب** فی حق الزوج علی المرأۃ خاوند کا حق عورت پر کتنا ہے **عن** قیس بن سعد قال اتیت
الحیرۃ فرأیتہم یسجدون لمرزبان لہم فقلت رسول اللہ احق ان یسجد لہ قال فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقلت انی اتیت الحیرۃ فرأیتہم یسجدون لمرزبان لہم فانت یا رسول اللہ احق ان نسجد لک قال ارأیت
لو مررت بقبری اکنت تسجد لہ قال قلت لا قال فلا تفعلوا لو کنت امر احدا ان یسجد لاحد لامرت النساء
ان یسجدن لازواجہن لما جعل اللہ لہم علیہن من الحق **ترجمہ** قیس بن سعد سے روایت ہے کہ مین حیرہ مین آیا (ایک شہر
کا نام ہے کوفہ کے پاس) وہان کے لوگون کو مینے دیکہا اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہین تو مینے کہا۔ یعنی دل مین کہ اس سے تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائق تر ہین کہ اونکو سجدہ کیا جاوے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ کر کہا کہ مین حیرہ کو گیا
تہا وہان کے لوگون کو دیکہا کہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہین تو بہ نسبت اوسکے آپ زیادہ لائق ہین کہ آپکو ہم سجدہ کرین حضرت
نے فرمایا بہلا دیکہو تو اگر تو میری قبر پر چلا جاوے تو کیا سجدہ کریگا تو اوسکو مینے کہا کہ نہین آپنے فرمایا کہ نکرو اگر مین کسی کے
واسطے سجدہ کرنیکا کسی کو حکم دیتا تو البتہ عورتون کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندونکو سجدہ کیا کرین اس سبب سے کہ مردونکا حق
عورتون پر اللہ تعالی نے مقرر کیا ہے **ف** نکرو یعنی سجدہ نہ قبر کو کبہی کرو نہ حیات مین کیسکو کرو کیونکہ اللہ تعالی نے منع فرمایا ہے
لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقہن ان کنتم ایاہ تعبدون **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اذا دعا الرجل امرأتہ الی فراشہ فابت فلم تأتہ فبات غضبان علیہا لعنتہا الملائکۃ حتی تصبح
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خاوند اپنی بی بی کو بچہونے پر اپنے بلاوے اور بی بی جانے
سے انکار کرے اور خاوند رات بہر اسی غصہ مین رہے تو اوس عورت پر فرشتے فجر تک لعنت کیا کرتے ہین **ف** کہ اپنے خاوند کی نافرمانی
کی اوسکی خواہش اور یہی کی خاوند کو اختیار ہے جس وقت اور جس طرح چاہے اپنی بی بی سے صحبت کرے **باب** فی حق المرأۃ
علی زوجہا عورت کا حق خاوند پر کیا ہے **عن** معاویۃ القشیری قال قلت یا رسول اللہ ما حق زوجۃ احدنا علیہ
قال ان تطعمہا اذا طعمت وتکسوہا اذا اکتسیت او اکتسبت ولا تضرب الوجہ ولا تقبح ولا تہجر الا فی البیت

وكان قل يوم الا وهو يطوف علينا جميعًا فيدنو من كل امراة من غير مسيس حتى يبلغ التي هو يومها فيبيت عندها ولقد قالت سودة بنت زمعة حين اسنت وفرقت ان يفارقها رسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله يومي لعائشة فقبل ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم منها قالت تقول في ذلك انزل الله تعالى وفي اشباهها اراه قال وان امراة خافت من بعلها نشوزا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا ای میری بہانجی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضیلت نہین دیتے تھے بعض بی بیون کو بعض بی بیون پر تقسیم مین یعنی ہمارے پاس رہنے مین اور ایسا دن بہت کم ہوتا جو آپ ہم پاس چکر نہ لگا دین ۔ اور ہر ایک بی بی کو نہ چہو دین مگر آپ صحبت نہ کرتے جب پہونچتے اوس بی بی کے پاس جسکی اوسدن باری ہوتی تو آپ اوسی پاس رہتے (یعنی اوس سے صحبت کرتے) سودہ بنت زمعہ جب بوڑہی ہوگئین اور ڈرین کہ ہمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکو چہوڑ نہ دیوین تو انہون نے اپنی باری حضرت عائشہ کو بخشدی آپ نے منظور کیا سو شاید اسی مقدمہ مین یا ایسے ہی مطلب مین یہ آیت اتری وان امراة خافت من بعلها الآیۃ اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے ڈرے اوسکی شرارت سے یا بیپروائی سے تو کچہ قباحت نہین کہ میان بی بی اپس مین صلح کرین اور صلح بہتر ہے **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستاذننا اذا كان في يوم المراة منا بعد ما نزلت ترجي من تشاء منهن وتؤوي اليك من تشاء قالت معاذة فقلت لها ما كنت تقولين لرسول الله صلى الله عليه وسلم قالت اقول ان كان ذلك الي لم اوثر احدا على نفسي **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اذن لیا کرتے اوس عورت سے جسکی باری ہوتی اور اوسکی باری مین آپ دوسری سے صحبت کرنا چاہتے) بعد اس آیت اترنے کی ترجي من تشاء اخیر تک یعنی جسکو تو چاہے پیچہے رکہے اور جسکو چاہے اپنے پاس جگہہ دیوے (ہر چند اس آیت سے آپکو اختیار دیدیا گیا تہا مگر تب بھی آپ باری باری سے رہتے اور جسکی باری ہوتی اوس سے اجازت لیکر دوسری کے پاس رہتے) معاذ نے کہا مین نے عائشہ سے کہا تم کیا کہتی تہین اجازت دیتے وقت انہون نے کہا مین یہ کہتی اگر میرا اختیار ہوتا تو مین اپنے سوا کسی کو نہ چاہتی **عن** عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث الى نساء تعني في مرضه فاجتمعن فقال اني لا استطيع ان ادور بينكن فان رايتن ان تاذن لي فاكون عند عائشة فعلتن فاذن له **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیون کو مرض موت مین بلوا بہیجا سب آئین آپنے فرمایا مجہے طاقت نہین کہ تم سب پاس پہرون اگر تم اجازت دو تو مین عائشہ پاس رہون انہون نے اجازت دی (آپ تا دم وفات حضرت عائشہ پاس رہے اور آپ ہی کے گود مین وفات فرمائی انا للہ وانا الیہ راجعون) **عن** عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد سفرا اقرع بين نسائه فايتهن خرج سهمها خرج بها معه وكان يقسم لكل امراة منهن يومها وليلتها غير ان سودة بنت زمعة وهبت يومها لعائشة **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جریر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینی پوچھا کہ نظر فجاءت کا کیا حکم ہی (فجاءت بیگانی عورت پر نظر پڑجانیکو نظر
فجاءۃ کہتے ہین) آپنے فرمایا کہ اپنی نظر کو پھیر لے **ف** یعنی اگر دفعۃً کسی غیر عورت پر بغیر قصد کے نظر پڑجاوی تو کچھ مواخذہ نہین
پھر اوسکیطرف نہ دیکھی بلکہ اوسطرف سی نگاہ دوسری طرف پھیر لیوی اگر دوسری بار پھر قصداً شہوت کی نظر سی دیکھیگا تو گنہگار
ہوگا دوسری حدیث مین جو آگی آتی ہی صاف مذکور ہی کہ آنکھون کی زنا دیکھنا ہی غیر محرم کو **عن** بریدۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا علی لا تتبع النظرۃ النظرۃ فان لک الاولی ولیست لک الاخرۃ **ترجمہ** بریدہ سے روایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کو فرمایا کہ ای علی نظر کے پیروی مت کر یعنی نظر کے پیچھے نظر مت ڈال جو اول نظر
ناگہان کسی اجنبیہ عورت پر جا پڑی تو دوبارہ پھر کر اوسکو نہ دیکھہ اسلیے کہ پہلی نظر تیری واسطے جائز ہے اور دوسری نظر تجھکو جائز
نہین **ف** کیونکہ پہلی نظر بغیر قصد اور اختیار کی پڑ گئی اوسمین کچھ گناہ نہین اب دوسری نظر قصداً ڈالنا گناہ کا باعث
ہوگا یہ قصور معاف نہین ہوسکتا جبتک توبہ کری **عن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تباشر المرأۃ
المرأۃ لتنعتہا لزوجہا کانما ینظر الیہا **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ننگا بدن
ایکعورت سی دوسری عورت پھر بیان کری اوسکی شکل اور صورت کو اپنی خاوند سی اسطرح کہ گویا اوسکو دیکھتا ہے **ف**
جب عورت دوسری عورت کو دیکھکر اپنی خاوند سے کہیگی تو اوسکو اوسکا شوق پیدا ہوگا پھر خدا جانی کہ کیا کیا فساد ہون
اسواسطی حضرت نے اوسکو منع فرمایا غور کیا چاہیے کہ شریعت مین کیا کیا دور اندیشی ہی چنانچہ اسیواسطی اجنبی عورت کی ساتھہ سفر
اور تنہائی شرع مین منع ہی **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای امرأۃ فدخل علی زینب بنت جحش فقضی
حاجتہ منہا ثم خرج الی اصحابہ فقال لہم ان المرأۃ تقبل فی صورۃ الشیطان فمن وجد من ذلک فلیات
اہلہ فانہ یضمر ما فی نفسہ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکعورت کو دیکھا پھر آپ زینب
بنت جحش کے پاس گئے جو آپ کی بی بی تھین آپ اون سی صحبت کرکے باہر آئی اور صحابہ سی فرمایا مقرر عورت شیطان کی
صورت مین سامنے آتی ہی تو یہہ واقعہ جسپر گزری وہ اپنی بی بی کے پاس آکر صحبت کری جو دل مین وسوسہ ہوگا وہ نکل جاویگا **ف**
عورت شیطان کیصورت مین سامنے آتی ہی اور شیطان کیصورت مین پھرتی ہی تو جو کوئی ایسی عورت کو دیکھی جس سی وسوسہ
فاسد دل مین آوین تو وہ اپنی جورو سے صحبت کرلی تاکہ دل سی اوسکا خطرہ دور ہو عورت کو شیطان کیصورت اسواسطی فرمایا کہ
جیسے شیطان آدمی کو بہکاتا ہے ویسی عورت بھی **عن** ابن عباس قال ما رایت شیئا اشبہ باللمم مما قال ابو ہریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ کتب علی ابن آدم حظہ من الزنا ادرک ذلک لا محالۃ فزنا العینین النظر وزنا
اللسان المنطق والنفس تمنی وتشتہی والفرج یصدق ذلک ویکذبہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی مینے
کوئی گناہ صغیرہ نہ دیکھا مگر جو ابوہریرہ نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اللہ جل جلالہ نے جتنا حصہ زنا کا ہر شخص کے حصے
مین لکھدیا ہی وہ اوسکو ضرور پاویگا تو آنکھون کی زنا دیکھنا (غیر محرم کو شہوت کے نظر سی عورت ہو یا امرد حسین) اور زبان کی زنا

ترجمہ معاویہ قشیری سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ ہمارے اوپر بی بی کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا جب تو کہانا کہاوے تو
اوسکو کہلا اور جب کپڑا پہنے تو اوسکو پہنا۔ اور اوسکی موہہ پر نہ مارا و۔ برا مت کہہ اور سوای گھر کے اوس سے جدا مت رہ ف
یعنی اگر تنبیہ کے لیے اوسکو جدا سلاوی تو اوسی گھر مین سلاوے مگر آپ اوس سے الگ ہووے یہ نہین کہ اپنے گھر سے اوسکو نکال دے
دوسرے گھر بہیجدے کیونکہ اس مین وہ بیچاری پریشان ہو گی عن بہز بن حکیم حدثنی ابی عن جدی قال قلت یا رسول اللہ
نساؤنا ما نأتی منہن وما نذر قال ائت حرثک انی شئت واطعمہا اذا طعمت وتکسوہا اذا اکتسیت ولا تقبح
الوجہ ولا تضرب ترجمہ معاویہ قشیری سے جو بہز بن حکیم کے دادا ہین روایت کرتے ہین مین نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنی عورتون
سے کسطرح جماع کرین اور کسطرح نہ کرین آپنے فرمایا تو اپنی کہیتی مین جسطرح سے چاہے آ اور جب تو کہانا کہاوے تو اوسکو بھی کھلا
اور جب تو کپڑا پہنے تو اوسکو بھی پہنا اور مت برا کر اوسکی منہہ کو اور مار کر یا مت برا کہہ اوسکی منہ کو مثلا یون نہ کہہ اللہ تیرا منہ کالا
کرے) اور مت مار (اوسکی منہ پر جیسے پہلی حدیث مین گزرا البتہ تنبیہ کے لیے سوا منہ کے اور جگہہ مارنا درست ہے وہ بھی خفیف نہ اسطرح
سے کہ اوسکی ہڈی ٹوٹ جاوے یا کوئی عضو بیکار ہو جاوے ورنہ سزا ہوگے باب فی ضرب النساء عورتون کو مارنیکا بیان
عن ابی حرۃ الرقاشی عن عمہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فان خفتم نشوزہن فاہجروہن فی المضاجع ترجمہ
حذیم بن حنیفہ یا عمرو بن حمزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم ڈرو اونکی شرارت سے تو چہوڑ دو اون کے ساتھہ
سونا یعنی اونکو الگ سلاؤ عن ایاس بن عبد اللہ بن ابی ذباب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تضربوا
اماء اللہ فجاء عمر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ذئرن النساء علی ازواجہن فرخص فی ضربہن فاطاف بآل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نساء کثیر یشکون ازواجہن فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد طاف بآل محمد نساء
کثیر یشکون ازواجہن لیس اولئک بخیارکم ترجمہ ایاس بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
خدا کی لونڈیون کو نہ مارو۔ یعنی بی بیون کو اتنے مین حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ عورتین اپنے
خاوندون پر دلیر ہوگئین تو آپنے اونکے مارنیکی اجازت دی پھر بہت سی عورتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کے پاس
جمع ہوئین اور اپنے خاوندون کے گلے کرنے لگین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محمد کی بی بیون کے پاس بہت سے عورتین
اپنے خاوندون کے گلے کرتے ہین تمہارے مین یہہ لوگ اچہے نہین ہین ف یعنی جو لوگ بیوجہ اپنی بی بیون کو ستاتے ہین اونسے
ذرہ سی بات مین لڑتے جہگڑتے ہین وہ اچھے اور نیک نہین ہین بلکہ نیک لوگ وہی ہین جو اپنی بی بیون کو خوش رکھتے ہین عن
عمر بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یسئل الرجل فیما ضرب امرأتہ ترجمہ عمر بن خطاب سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بی بی کے مارنے مین آدمی کو پوچھہ نہین ہے ف یعنی اگر قصور پر مارے اور جرم کے لائق اوسکو
سزا دے تو قیامت کے روز خاوند سے مواخذہ نہ ہوگا باب ما یؤمر بہ من غض البصر آنکھہ نیچے رکھنے کا حکم یعنی غیر محرم کے
طرف نظر نہ ڈالنا) عن جریر قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نظر الفجاءۃ فقال اصرف بصرک ترجمہ

لا توطأ حامل حتى تضع ولا غير ذات حمل حتى تحيض حيضة **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوطاس کے (مکہ سے تین منزل ایک جگہ کا نام ہے) قیدیوں کے حق میں کوئی عورت حاملہ صحبت نہ
کیجاوے جبتک کہ جنی نہیں اور نہ کوئی بن حمل والی صحبت کیجاوے جبتک کہ ایک حیض نہ آوے (تاکہ معلوم ہو اوسکا حاملہ نہونا) **عن**
رویفع بن ثابت الانصاری قال قام فینا خطیبا قال اما انی لا اقول لکم الا ما سمعت من رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول یوم حنین قال لا یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الآخر ان یسقی ماءہ زرع غیرہ یعنی
اتیان الحبالی ولا یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الآخر ان یقع علی امرأة من السبی حتی یستبرئها ولا
یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الآخر ان یبیع مغنما حتی یقسم **ترجمہ** رویفع ثابت انصاری کے بیٹے سے روایت ہے
خطبہ پڑھنے ہمارے بیچ میں کھڑے ہوئے کہا کہ خبردار ہو جاؤ میں تم کو نہیں کہتا ہوں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سنا حنین
کے دن آپ فرماتے تھے کہ جو اللہ تعالی اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اوسکو درست نہیں کہ اپنا پانی غیر کے کھیت کو پلاوے
یعنی جو عورت غیر کا حمل رکھتی ہو اوس عورت سے صحبت کرے اور جو اللہ تعالی اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اوسکو نہیں
درست کہ قید میں پکڑی ہوئی عورت سے صحبت کرے جبتک استبرا نکرلیوے یعنی ایک حیض نہ آجاوے یا ایک مہینہ نگزر جاوے اور جو اللہ تعالی
اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اوسکو درست نہیں کہ غنیمت کی چیز کو بیچے جبتک کہ تقسیم نہو لی (سب لوگوں میں) **عن ابن اسحق**
بهذا الحدیث قال حتی یستبرئها بحیضة زاد ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یرکب دابة من فیء المسلمین
حتی اذا اعجفها ردها فیه ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یلبس ثوبا من فیء المسلمین حتی اذا
اخلقه رده فیه **ترجمہ** دوسری روایت میں ہے جبتک استبرا نہ کرلے ایک حیض سے اتنا زیادہ ہے جو ایمان لایا ہو اللہ پر اور
پچھلے دن پر وہ غنیمت کے جانور پر چڑھ کر اوسکو دبلا کرکے پھر اوس میں نہ ملاوے اور جو ایمان لایا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر تو وہ
غنیمت کا کوئی کپڑا پہنکر پرانا کرکے پھر اوس مال میں نہ ملادے) **باب** فی جامع النکاح نکاح کے مختلف مسائل کا بیان
عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال اذا تزوج احدکم امرأة او اشتری خادما
فلیقل اللهم انی اسئلك خیرها وخیر ما جبلتها علیه واعوذ بك من شرها وشر ما جبلتها علیه واذا
اشتری بعیرا فلیأخذ بذروة سنامه ولیقل مثل ذلك **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے نکاح کرے کسی عورت سے یا کوئی لونڈی خریدے تو یوں کہے اللهم انی اسئلك
خیرها یعنی اے خدا میں اوس کی بھلائی چاہتا ہوں اور بھلائی اوسکی طبیعت کی جو تو نے بنائی اور پناہ مانگتا ہوں میں اوسکی
برائی اور برائی سے اوسکی طبیعت کی جو تو نے بنائی اور جب اونٹ خریدے تو کوہان کی بلندی پر ہاتھ رکھکر بھی کہے۔ ایک روایت میں
اتنا زیادہ ہے ثم لیأخذ بناصیتها ولیدع بالبرکة فی المرأة والخادم یعنی اُس جورو یا لونڈی کی پیشانی پکڑ کر
برکت کی دعا مانگے **عن** ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیه وسلم لو ان احدکم اذا اراد ان یاتی اهله قال باسم اللہ

بولنا (یعنی غیر محرم عورت سی باتین کرنا شہوت کی) اور نفس مین خواہش پیدا ہوتی ہی جماع کی اور شرمگاہ اسکی تصدیق یا تکذیب کرتی ہی (یعنی اگر شرمگاہ کو انتشار ہوا اور زنا کرنے لگا تو معلوم ہوا نفس مین ضرور خواہش تھی ورنہ معلوم ہوگا کہ نفس مین خواہش نہین ہی) **عن ابی ھریرۃ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل ابن آدم حظہ من الزنا بھذہ القصۃ قال والیدان تزنیان فزناھما البطش والرجلان تزنیان فزناھما المشی والفم یزنی فزناہ القبل **ترجمہ** ابو ہریرہ سے یہی روایت ہی اس مین یہہ ہے کہ ہر ایک آدمی کے لیے اوسکا حصہ مقرر ہی زنا سے اور دونون ہاتہہ بھی زنا کرتے مین (مثلاً غیر محرم کو چہوئے اوسکی اعضا کو مساس کرے یہہ ہاتہون کی زنا ہی) اون کی زنا پکڑنا ہی اور دونو پانون زنا کرتے ہین اون کی زنا چلنا ہے (زنا کیواسطے) اور منہ بھی زنا کرتا ہی اوس کے زنا بوسہ لینا ہی **ف** ان چیزون کو بھی تشدیداً و تاکیداً زنا کہا کیونکہ یہہ امور زنا کے ذریعہ مین ان سی بچنا ضرور ہی ہر چند گناہ ان مین زنا کے برابر نہین ہی **باب فی وطی السبایا** جو خاوند والیان عورتین قید ہوکر آوین **عن ابی سعید الخدری** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث یوم حنین بعثا الی اوطاس فلقوا عدوھم فقاتلوھم فظھروا علیھم واصابوا لھم سبایا فکان اناسا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحرجوا من غشیانھن من اجل ازواجھن من المشرکین فانزل اللہ تعالی فی ذلک والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم ای فھن لھم حلال اذا انقضت عدتھن **ترجمہ** ابو سعید خدری سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن کچہ لشکر اوطاس (ایکمقام کا نام ہی) کو بہیجا وہ اپنے دشمنون سی ملی اور لڑی اور اون پر غالب ہوئے اور اونکی عورتین پکڑین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ نے اون عورتون سی صحبت کرنا درست نہ جانا اسوجہ سے کہ اون کے خاوند کافر موجود تہے تب اللہ تعالی نے یہہ آیت اوتاری والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم یعنی حرام ہین تم پر خاوند والی عورتین مگر جنکے تم مالک ہوجاو یعنی جو عورتین جنگ مین پکڑ کر آوین تو اون سی صحبت درست ہی اگرچہ وہ خاوند والیان ہون جب اون کی عدت گزر جاوے یعنی ایک حیض آجاوے تا کہ معلوم ہو کہ حاملہ نہین ہے ورنہ بعد وضع حمل کے جماع کرے **عن ابی الدرداء** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی غزوۃ فرای امراۃ مجحا فقال لعل صاحبھا المّ بھا قالوا نعم فقال لقد ھممت ان العنہ لعنۃ تدخل معہ فی قبرہ کیف یورثہ وھو لا یحل لہ وکیف یستخدمہ وھو لا یحل لہ **ترجمہ** ابو الدرداء سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی مین ایکعورت کو پوری دنون سی حاملہ دیکہا تو آپ نے فرمایا شاید اسکی مالک نے اس سے جماع کیا لوگون نے کہا ہان آپ نے فرمایا مین نے چاہا اوسپر ایسی لعنت کرون جو قبر تک اوس کے ساتہہ جاوے بھلا اسکا لڑکا کیونکر اوسکا وارث ہوگا اور کیونکر وہ غیر کے اولاد کو اپنی ساتہہ ملاویگا اور کیونکر اوس سے خدمت لیگا شاید اوس سے خدمت لینا درست نہو (یعنی ہوسکتا ہی کہ وضع حمل مین دیر ہو اور لڑکا اسی کا شمار کیا جاوے حالانکہ وہ پہلے خاوند مشرک کا لڑکا ہو پھر اسکا کیون کر وارث ہوگا اسیطرح ہوسکتا ہی کہ پہلے حمل کا دہوکا ہو اور اسیکا حمل ٹہر کر لڑکا پیدا ہوگیا یہہ اوسکو غلام سمجھے اور اوس سے خدمت لیوے وہ سمجہ کر لڑکا سمجہہ) **عن ابی سعید الخدری** ورفعہ انہ قال فی سبایا اوطاس

وہ انصار یہود کی پیروی کیا کرتی تہی اور قریش لوگ اپنی عورتونکو طرح طرح سی ننگا کرتی تہی اور مختلف طریقون سی جماع کی لذت اوٹہاتی تہی کبہی آگی سی کبہی پیچہی
سی کبہی چت لٹاکر جب مہاجرین اور قریش کے لوگ مدینہ مین آئی تو ان مین سے ایک شخص نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا اور اپنی دستور
کے موافق اوس سے جماع کرنے لگا اوس نے برا مانا اور کہا کہ ہماری قوم مین ایک ہی سن پر جماع ہوتا ہے تو بہی اوسی طرح کیا کر
نہین تو مجہسی جدا ہو جا پہر یہ جہگڑا اونکا مشہور ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچا تب اللہ تعالی نے یہ آیت
اوتاری نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم عورتین تمہاری کہیتی ہین تو اپنی کہیتی مین جسطرح جی چاہے آؤ یعنی سامنی
سے یا پیچہی سے یا چت لٹاکر مگر دخول کرو اوسی مقام مین جہان سی لڑکا پیدا ہوتا ہے **ف** کیونکہ کہیتی اوسی مقام کو
کہین گے جہان سی تولد ہوتا ہی نہ دبر کو وہ تو نجاست کیجگہہ ہے عبداللہ بن عباس نے صاف بیان کردیا کہ عبداللہ بن
عمر سے اس مقام مین غلطی ہوئی ہے جو دبر مین دخول کرنا درست سمجہی یہی قول ہے ائمہ اربعہ اور جمہور علما کا ہر عصر مین اور نہین اختلاف
کیا اس مین مگر چند لوگون نے **باب** فی اتیان الحائض ومباشرتها حائضہ عورت سے مباشرت کرنا **عن** انس
بن مالک ان الیہود کانت اذا حاضت منہم امرأۃ اخرجوہا من البیت ولم یؤاکلوہا ولم یشاربوہا
ولم یجامعوہا فی البیت فسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فانزل اللہ سبحانہ یسألونک عن
المحیض قل ہو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض الی آخر الآیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامعوہن
فی البیوت واصنعوا کل شیء غیر النکاح فقالت الیہود ما یرید ہذا الرجل ان یدع شیئا من امرنا الا
خالفنا فیہ فجاء اسید بن حضیر وعباد بن بشر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالا یا رسول اللہ ان
الیہود تقول کذا وکذا افلا ننکحہن فی المحیض فتمعر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ظننا ان قد
وجد علیہما فخرجا فاستقبلتہما ہدیۃ من لبن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعث فی آثارہما
فظننا انہ لم یجد علیہما **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی یہودیون مین جب کسی عورت کو حیض آتا تو وہ اوسکو گہر سے
نکال دیتی نہ اوسکی ساتہہ کہاتے پیتے نہ ایک گہر مین رہتی تو لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اسکا سوال کیا جب اللہ نے یہ
آیت اوتاری یسئلونک عن المحیض قل ہو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض الآیۃ یعنی پوچہتی ہین تم سے حیض کو تم کہو حیض ایک
قسم کی پلیدی ہی تو جدا رہو عورتون سے حیض کیحالت مین (یعنی جماع نہ کرو) پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
عورتونکو جب حیض آوی تو اپنی ساتہہ گہرون مین اونکو رکہو اور سوا جماع کے اور سب کام کرو (یعنی ساتہہ کہلانا پلانا ایک جگہہ
سونا بیٹہنا پیار کرنا لپٹانا مساس کرنا) یہود نے کہا یہ شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) چاہتا ہی کہ کوئی بات باقی نہ رہی جسمین ہمارا
خلاف نہ کری تو اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہود ایسا کہتی ہین
کیا ہم حیض کیحالت مین جماع نہ کرین عورتون سے (یعنی یہود کی مخالفت تو ہوئی اور وہ بہی سمجہتی ہین کہ جہانتک ہو سکتا ہی ہم
اونکا خلاف کرتی ہین پہر اچہی طرح خلاف کرین اور حیض مین جماع بہی شروع کردین) یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

اللهم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا ثم قدر ان یکون بینهما ولد فی ذلک لم یضره شیطان
ابدًا ترجمہ روایت ہی ابن عباس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم مین سے اپنی بی بی سے صحبت کرنیکا ارادہ
کرے تو کہے اللہ کے نام کے ساتھہ مین شروع کرتا ہون اے اللہ ہم کو شیطان سے دور رکھہ اور شیطان کو اوس چیز سے دور رکھہ
جو تو نے ہم کو دیا ہے اگر اون دونون کے تقدیر مین بچہ ہوگا تو شیطان کبھی ضرر نکریگا اوسکو یعنی شیطان اوسپر مسلط نہوگا
اور خدا چاہے تو صالح ہوگا) عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ملعون من اتی امرأته فی دبرها
ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی بی بی کی دُبر (یعنی پاخانہ کیجگہہ) مین صحبت
کرے وہ ملعون ہے عن محمد بن المنکدر قال سمعت جابرا یقول ان الیهود یقولون اذا جامع الرجل اهله فی
فرجها من ورائها کان ولده احول فانزل الله سبحانه وتعالی نساؤکم حرث لکم فأتوا حرثکم انی شئتم ترجمہ
محمد بن منکدر سے روایت ہی مین نے جابر سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہود ایسا کہتے تھے کہ آدمی جب اپنی بی بی کے شرمگاہ مین پیچھے سے
صحبت کرتا ہے تو اوسکا بچہ ترچھا (یعنی ڈھینڈا اور بہینگا) پیدا ہوتا ہے تب اللہ تعالی سبحانہ نے یہ آیت اوتاری کہ تمہاری عورتین تو
کہیتی تمہاری ہین آؤ تم اون مین جسطرح پر چاہو ف یعنی کھڑے اور بیٹھے آگے اور پیچھے سے چت لٹا کر یا کروٹ سے بشرطیکہ دخول
ہمیشہ فرج مین ہو نہ دبر مین اور بعضون کے نزدیک انی شئتم سے مراد یہ ہے کہ جس راہ مین چاہے کرو قبل یا دبر مین خطا ہے یہ ابن جریر اور
بخاری نے ابن عمر سے ایسا ہی نقل کیا عن ابن عباس قال ان ابن عمر والله یغفر له اوهم انما کان هذا الحی من الانصار
وهم اهل وثن مع هذا الحی من یهود وهم اهل کتاب وکانوا یرون لهم فضلا علیهم فی العلم فکانوا یقتدون
بکثیر من فعلهم وکان من اهل الکتاب ان لا یأتون النساء الا علی حرف وذلک استر ما تکون المرأة فکان
هذا الحی من الانصار قد اخذوا بذلک من فعلهم وکان هذا الحی من قریش یشرحون النساء شرحًا
منکرا ویتلذذون منهن مقبلات ومدبرات ومستلقیات فلما قدم المهاجرون المدینة تزوج رجل منهم
امرأة من الانصار فذهب یصنع بها ذلک فانکرته علیه وقالت انما کنا نؤتی علی حرف فاصنع ذلک
والا فاجتنبنی حتی شری امرهما فبلغ ذلک رسول الله صلی الله علیه وسلم فانزل الله عز وجل نساؤکم حرث لکم
فأتوا حرثکم انی شئتم ای مقبلات ومدبرات ومستلقیات یعنی بذلک موضع الولد ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے کہا اللہ جل جلالہ
عبد اللہ بن عمر کو بخشے اون کو وہم ہوگیا (وہ سمجھے کہ انی شئتم سے مراد وطی کرنا ہے جسجگہہ چاہے ہو قبل یا دبر مین حالانکہ یہہ صحیح نہین ہے
بلکہ اصل قصہ یون ہے کہ ایک قبیلہ انصار کا بت پرستی کرتا تھا اون کے ساتھہ ایک قبیلہ یہود کا تھا جو اہل کتاب تھے اور وہ انصار
اونکو اپنے سے افضل جانتے تھے اسواسطے کہ اون کو علم تھا (کتاب آسمانی توراۃ وغیرہ کا) برخلاف انصار کے وہ بت پرست تھے)
تو بہت سے باتون مین انصار اونکی پیروی کرتے تھے ایک یہ بات بھی تھی کہ یہود اپنی عورتون سے جماع نہین کرتے تھے مگر ایک آسن
پر) عورت کو چت لٹا کر مرد بیٹھ کر صحبت کرتا تھا جیسے معروف ہے) اس آسن پر عورت کا ستر خوب چھپا رہتا ہے تو اسبات مین

کہ کوئی جان پیدا ہونیوالی نہین ہی جسکو اللہ پیدا نہ کرے یعنی جسکا پیدا ہونا مقدر ہی وہ ضرور پیدا ہوگا پہر عزل کرکے
اولاد سے بچاؤ کرنا محض فضول ہے ہے **عن** ابی سعید الخدری ان رجلا قال یا رسول اللہ ان لی جاریۃ وانا اعزل
عنہا وانا اکرہ ان تحمل وانا ارید ما یرید الرجال وان الیہود تحدث ان العزل موؤدۃ الصغری
قال کذبت یہود لو اراد اللہ ان یخلقہ ما استطعت ان تصرفہ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ
ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میری پاس ایک لونڈی ہی اور مین اوس سے عزل کرتا ہون کیونکہ اوس سے حمل رہنے کو مین مکروہ
جانتا ہون مگر جماع کرنا ضرور پڑتا ہے بسبب شہوت کے اور مقرر یہود کہتے ہین کہ باہر انزال کرنا جیتا گاڑ دینا ہی جہوٹا آپنے
فرمایا یہود جہوٹے ہین اگر اللہ اوسکو پیدا کرے پہر تیرے پہیرنے کی تجہکو طاقت نہین **عن** ابن محیریز قال دخلت المسجد
فرأیت ابا سعید الخدری فجلست الیہ فسالتہ عن العزل فقال ابو سعید خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی غزوۃ بنی المصطلق فاصبنا سبیا من سبی العرب فاشتہینا النساء واشتدت علینا
العزبۃ واحببنا الفداء فاردنا ان نعزل ثم قلنا نعزل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اظہرنا قبل ان
نسألہ عن ذلک فسالناہ عن ذلک فقال ما علیکم ان لا تفعلوا ما من نسمۃ کائنۃ الی یوم القیامۃ
الا وہی کائنۃ **ترجمہ** ابن محیریز سے روایت ہی کہ ہم مسجد مین داخل ہوئے وہان ابا سعید خدری کو دیکہا تو ہم انکے پاس بیٹہے
اور اون سے عزل کے باب مین مسئلہ پوچہا ابو سعید نے کہا غزوہ بنی مصطلق مین ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نکلے تو وہان
ہم نے عرب کے قیدی پائے۔ یعنی لونڈی غلام جو پکڑ آئے تہے تو ہم نے عورتون کو لینا چاہا کیونکہ مجرد رہنا ہمپر نہایت مشکل ہوا
اور حمل کے اندیشہ سے اون عورتون سے ہم نے عزل کرنا چاہا پہر ہم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مین موجود ہین تو بغیر
آپ سے پوچہے کیونکر ہم عزل کرین ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلے کو پوچہا آپ نے فرمایا کیون تم عزل نہ کرو
جو جانین قیامت تک پیدا ہونیوالی ہین وہ ضرور پیدا ہون گی **ف** اس سے عزل کا جواز ثابت ہوتا ہی بلا کراہت کے مطلقا
جیسا مذہب بعض علما کا ہی اور بعض کے نزدیک لونڈی سے بغیر اذن کے درست ہی اور آزاد سے بی اوسکی اذن کی مکروہ ہی اور بعضونکے
نزدیک ہر طرح مکروہ ہی واللہ اعلم **عن** جابر قال جاء رجل من الانصار الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان لی
جاریۃ اطوف علیہا وانا اکرہ ان تحمل فقال اعزل عنہا ان شئت فانہ سیاتیہا ما قدر لہا قال فلبث
الرجل ثم اتاہ فقال ان الجاریۃ قد حملت قال قد اخبرتک انہ سیاتیہا ما قدر **ترجمہ** جابر سے روایت ہے
کہ کہا ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ میرے پاس ایک لونڈی ہی کہ مین اوس سے صحبت کیا کرتا ہون اور
اوسکی حاملہ ہونیکو مکروہ جانتا ہون حضرت نے فرمایا تو اوس سے عزل کر اگر تیرا جی چاہے جو اوسکی قسمت مین ہوگا پیدا ہوگا
پہر وہ شخص ایکمدت کے بعد حضرت کے پاس آیا اور کہا کہ تحقیق لونڈی حاملہ ہوگئی حضرت نے فرمایا مینے تو تجہے پہلے ہی خبر دی تہی
کہ جو کچہ اوسکی تقدیر مین ہوگا وہ پیدا ہوگا **باب** ما یکرہ من ذکر الرجل ما یکون من اصابتہ اہلہ آدمی اپنی

چہرہ بدل گیا یہانتک کہ ہم سمجھی شاید آپکو اون دونون پر غصہ آیا پھر وہ نکل کر چلی گئی بعد اوسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس کہین سے تحفہ آیا دودہ کا آپنے اون کے بلانی کے لیے بہیجا جب ہم سمجھی کہ آپ اون پر غصہ نہین ہوئی تہی **ف** بلکہ یہ
غصہ یہود پر تہا جو ہر حکم کا منشا اپنی مخالفت سمجھتی تہی حالانکہ ایسا نہ تہا ہر حکم اللہ ہی کا حکم تہا جو اوسکی نبی پر اوترتا تہا دوسرے
یہ کہ یہودنے اپنی کتاب کے حکمون مین خود کمی بیشی کر رکھی تہی اپنے طرف سے حاشیے لگالیے تہے رسول اللہ صلعم کا حکم اون کی کتاب
کے موافق تہا پر اون کے رواج کی خلاف ہوتا **عن** جابر بن صبیح قال سمعت خلاسا الہجری قال سمعت عائشۃ رضی
اللہ عنہا تقول کنت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیت فی الشعار الواحد انا حائض طامث فان
اصابہ منی شیء غسل مکانہ ولم یعدہ وان اصاب تعنی ثوبہ منہ شیء غسل مکانہ ولم یعدہ وصلی
فیہ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہتی تہین مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑا اوڑہ کر رات بسر
کرتی تھی اور مین حیض سے ہوتی اگر کہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ لگ جاتا تو آپ سے مقام کو دہو ڈالتے نہ اوس سے
زیادہ اور اگر آپ کے کپڑے کو لگ جاتا تو آپ اوسیقدر دہو ڈالتے نہ اوس سے زیادہ پہر اوسی مین نماز پڑہتے **ف** اس حدیث
سے حائضہ کے ساتھ لیٹنا اور سونا اور ایک ہی لحاف اوڑہنا درست معلوم ہوتا ہے جب ناف کے نیچے سے گہٹنے تک عورت کے بدن پر
کوئی کپڑا رہے دوی **عن** میمونۃ بنت الحرث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یباشر امرأۃ من
نسائہ وھی حائض امرھا ان تتزر ثم یباشرھا **ترجمہ** میمونہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی
کسی بی بی سے صحبت کرنیکا ارادہ کرتے اور وہ حائضہ ہوتین (صحبت سے مراد اختلاط اور مساس ہے نہ جماع وہ کیونکر حیض
کیحالت مین ہوسکتا ہے) تو حکم کرتے اون کو تہبند باندہنے کا پہر آپ اون سے اختلاط اور مساس کرتے **باب** فی کفارۃ
من اتی حائضا جو شخص حیض کیحالت مین جماع کرے وہ کیا کفارہ دیوے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی الذی یاتی امرأتہ وھی حائض قال یتصدق بدینار او بنصف دینار **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حیض کیحالت مین اپنی بی بی سے جماع کرے تو وہ ایک دینار یا آدہا دینار خیرات
کرے **عن** ابن عباس قال اذا اصابہا فدینار واذا اصابہا فی انقطاع الدم فنصف دینار **ترجمہ** ابن عباس سے
(اس حدیث کی تفسیر مین) روایت ہے کہ جب اوس سے خون بہتے وقت (حیض کے شدت مین) جماع کرے تو ایک دینار دے
جب خون بند ہوتی وقت کرے تو آدہا دینار دیوے **باب** ما جاء فی العزل عزل کا بیان اور اوسکی تفسیر آگے
آتی ہے **عن** ابی سعید ذکر ذلک عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی العزل قال فلم یفعل احدکم ولم یقل
فلا یفعل احدکم فانہ لیست من نفس مخلوقۃ الا اللہ خالقھا **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عزل کا ذکر کیا گیا (معنی عزل کے یہ مین کہ مرد عورت سے صحبت کرتے اور جب انزال ہونے
لگے تو ستر اپنا عورت کے شرمگاہ مین سے نکال کر باہر انزال کرے) آپنے فرمایا کیون ایسا کرتی ہو اور یہ نہین کہا کہ مت کرو اسلیے

تشریف لائی اور دست مبارک اپنا مجھ پر کہا از شفقت سی پیار پرسی کے لیے پھر کچھ کہانے کیواسطے مجھہ سے فرمایا مین اٹھا آپ چلے
یہانتک کہ اوس جگہہ پہونچے جہان آپ نماز پڑہا کرتے تھے اور لوگون کیطرف مُنہ کیا آپ کے ساتھ دو صفین تھین ایک مردون کی
ایک عورتون کی یا دو صفین عورتون کی تہین ایک صف مردونکی تھی آپنے فرمایا اگر شیطان مجھے نماز مین بہلاوے تو مرد لوگ
تسبیح کہین اور عورتین دستک دین راوی نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی اور کہین آپ کو سہو نہین ہوا
بعد اوسکی آپنے فرمایا سب اپنی اپنی جگہہ بیٹھے رہو آپ نے اللہ جل جلالہ کی تعریف کی اور اوسکی ستایش کے پھر فرمایا بعد حمد و صلوۃ
کے تم کو معلوم ہو آپ مردون کیطرف مخاطب ہوے کیا تم مین کوئی ایسا شخص ہے جو اپنی بی بی پاس جاکر دروازہ بند کر
لیتا ہی اور پردہ ڈال لیتا ہی اور اللہ کے پردے مین چھپ جاتا ہی لوگون نے کہا ہان آپ نے فرمایا پھر بعد اسکے لوگون سے کہنے
بیٹھتا ہے مین نے یہ کیا ایسا کیا (یعنی اپنی جماع کی کیفیت اور عورت کی حالات بیان کرتا ہی) لوگ یہ سنکر چپ ہو رہے
پھر آپ عورتون کیطرف مخاطب ہوے اور فرمایا کیا تم مین کوئی ایسے عورت ہی جو ایسی باتین دوسری عورت سے کہتی ہو (یعنی
اپنے خاوند کا حال اور صحبت کرنیکا طریقہ بیان کرتی ہو) عورتین یہ سنکر چپ ہو رہین اتنے مین ایک عورت نے گھٹنے ٹیک کر اپنے تئین اونچا کیا تاکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو دیکہین اور اوسکی بات سنین پھر اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ وے بھی اسکا ذکر کرتے ہین اور عورتین بھی اسکا ذکر کرتی
ہین (یعنی مردون مین بھی ایسے لوگ ہین جو اپنی عورتون کا حال اور طریقہ جماع اوروں سے بیان کرتے ہین اور عورتون مین بھی ایسی عورتین ہین جو اسکا ذکر کرتی ہین) آپ نے فرمایا تم
جانتے ہو اسکی مثال کیا ہی اسکی مثال ایسی ہے کہ ایک شیطان نے ایک شیطان سے کسی راہ مین ملی اور اپنی حاجت روائی کی (یعنی جماع کیا) اور لوگ
دیکھ رہے ہین **ف** نووی نے کہا کہ مرد کو اپنی عورت کا حال جو جماع سے متعلق ہے اور اوسکی تفصیل بیان کرنا حرام ہے اسی
طرح عورت کو لیکن صرف جماع کا ذکر مکروہ ہے البتہ اگر ضرورت ہو تو درست ہے **ت** آگاہ ہو جاو مردون کے خوشبو یہہ ہے
کہ اوسکی بو معلوم ہو اور رنگ معلوم نہ ہو **ف** جیسے عطر مشک وغیرہ **ت** اور عورتون کے خوشبو وہ ہے جسکا رنگ معلوم ہو
اور بو معلوم نہ ہو **ف** جیسے مہندی کہ اوسکا رنگ ظاہر ہی مگر بو محسوس نہین ہوتی۔ عورتون کو ایسے خوشبو لگاکر نکلنے سے منع کیا
کہ لوگون کے دماغ تک پہونچے اور باعث مردون کے رغبت کا ہو اگر گھر مین لگاوے تو قباحت نہین ۔ فقط واللہ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفریع ابواب الطلاق

ختم ہوئی کتاب نکاح کے اور شروع ہوئے کتاب طلاق کے۔

باب فیمن خبب امراۃ علی زوجها جو شخص کسی عورت کو خاوند سے برگشتہ کردیوے **عن** ابی هریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من خبب امراۃ علی زوجها او عبدا علی سیدہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی عورت کو بدراہ کرے۔ یعنی اوسکا دل برا کردے اوسکے خاوند سے یا غلام کو اوسکے
مالک سے وہ ہم مین سے نہین ہے (یعنی طریقہ اسلام سے یہ بات بہت دور ہے) **باب** فی المراۃ تسأل زوجها طلاق

عن ابی نضرة حدثنی شیخ من طفاوة قال تثویت اباهریرة بالمدینة فلم ار رجلا من اصحاب النبی صلی
الله علیه وسلم اشد تشمیرا ولا اقوم علی ضیف منه فبینما انا عنده یوما وهو علی سریر له معه کیس
فیه حصی ونوی واسفل منه جاریة له سوداء وهو یسبح بها حتی اذا نفد ما فی الکیس القاه الیها
فجمعته فاعادته فی الکیس فدفعته الیه فقال الا احدثك عنی وعن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال
قلت بلی قال بینا انا اوعك فی المسجد اذ جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی دخل المسجد فقال من احس
الفتی الدوسی ثلاث مرات فقال رجل یا رسول الله هو ذا یوعك فی جانب المسجد فاقبل یمشی حتی انتهی
الی فوضع یده علی فقال لی معروفا فنهضت فانطلق یمشی حتی اتی مقامه الذی یصلی فیه فاقبل علیهم
ومعه صفان من رجال وصف من نساء او صفان من نساء وصف من رجال فقال ان نسانی الشیطان
شیئا من صلاتی فلیسبح القوم ولیصفق النساء قال فصلی رسول الله صلی الله علیه وسلم ولم ینس من صلاته
شیئا فقال مجالسکم مجالسکم زاد موسی ههنا ثم حمد الله واثنی علیه قال اما بعد ثم اتفقوا ثم اقبل
علی الرجال قال هل منکم الرجل اذا اتی اهله فاغلق علیه بابه والقی علیه ستره واستتر بستر الله قالوا
نعم قال ثم یجلس بعد ذلك فیقول فعلت کذا فعلت کذا قال فسکتوا قال فاقبل علی النساء فقال هل
منکن من تحدث فسکتن فجثت فتاة علی احدی رکبتیها وتطاولت لرسول الله صلی الله علیه وسلم لیراها
ویسمع کلامها فقالت یا رسول الله انهم لیتحدثون وانهن لیتحدثنه فقال هل تدرون ما مثل ذلك مثل
شیطانة لقیت شیطانا فی السکة فقضی منها حاجته والناس ینظرون الیه الا ان طیب الرجال ما
ظهر ریحه ولم یظهر لونه الا ان طیب النساء ما ظهر لونه ولم یظهر ریحه ترجمہ ابو نضرہ سے روایت ہے

مجھسے ایک شخص نے طفاوہ میں سے نقل کیا (طفاوہ ایک قبیلے کا نام ہے) مین مدینے مین ابوہریرہ پاس مہمان ہوا تو مین
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین سے کسیکو اتنا مستعد عبادت پر اور مہمان کی خاطرداری پر نہ پایا جیسا
ابوہریرہ کو دیکھا ایک دن مین اونکے پاس بیٹھا تہا اور وہ ایک تخت پر بیٹھے تھے ایک تھیلی لیے ہوئے جسمین کنکریان یا گٹھلیان
بھری تھین اور نیچے ایک لونڈی کالی رنگ کی بیٹھی تہے ابوہریرہ اون کنکریون یا گٹھلیون پر سبحان اللہ پڑہتے تھے جب
ختم ہو جاتین تو وہ لونڈی اونکو اکٹھا کرکے پہر تھیلی مین ڈالدیتی اور اوٹھا کر اونکو دیدیتی (پھر وہ پڑہنا شروع کرتے) اس
مین انہون نے مجھسے کہا کیا مین تجھسے اپنا حال اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان نکرون مین نے کہا کیون
نہین بیان کرو انہون نے کہا مین ایک دفعہ مسجد نبوی مین بخار مین لوٹ رہا تہا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین
تشریف لائے آپ نے فرمایا دوس کے جوان کو کسی نے دیکھا ہے (دوس ایک قبیلہ ہے ابوہریرہ اوسی قبیلے کے تھے آپ نے ان کا
حال پوچھا) تین بار آپ نے یہی فرمایا ایک شخص بولا یا رسول اللہ وہ یہان مسجد کے کونے مین بخار مین گرگڑاتا ہے آپ میرے پاس

مین آئے اور فرمایا کہ اوس سے کہدے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے - یعنے طلاق سے رجوع کرکے پہر اوسکو اپنی جورو بناوے اور اوس کو اپنے پاس رکھے یہانتک کہ وہ حیض سے پاک ہووے پہر اوسکو دوسرا حیض آوے پہر اوسکو پاک ہونے دے پہر صحبت کرنیسے پہلے چاہے اوسکو طلاق دیوے اور چاہے اوسکو اپنے گھر مین رکھے یہی طلاق کی عدت ہے اسد تعالی عزوجل نے جسطرح پر حکم فرمایا عن یونس بن جبیر انه سال ابن عمر فقال کم طلقت امراتک فقال واحدة ترجمہ یونس بن جبیر سے روایت ہی اونہون نے ابن عمر سے پوچہا کہ تم نے اپنی بے بے کو کئے طلاق دی اونہون نے کہا کہ ایک عن یونس بن جبیر قال سالت عبد الله بن عمر قال قلت رجل طلق امراته وهي حائض قال تعرف عبد الله بن عمر قلت نعم قال فان عبد الله بن عمر طلق امراته وهي حائض فاتى عمر النبي صلى الله عليه وسلم فساله فقال مره فليراجعها ثم ليطلقها في قبل عدتها قال قلت فيعتد بها قال فمه أرأيت ان عجز واستحمق ترجمہ یونس بن جبیر سے روایت ہی اونہون نے کہا مین نے پوچہا عبد اسد بن عمر سے اس مسئلہ کو - ایک شخص نے اپنی بی بی کو طلاق دیا جبکہ وہ حالت حیض مین تہے ابن عمر نے کہا تو پہچانتا ہے ابن عمر کو مین نے کہا ہان پہر ابن عمر نے کہا تو طلاق دیا عبد اسد بن عمر نے اپنی بی بی کو اور وہ حیض مین تہی تو عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس گئے اور اس مسئلہ کو پوچہا آپ نے فرمایا کہ اوس سے کہدے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے اور پہر اوسکو طلاق دے عدت کے شروع مین (یعنی حیض سے پاک ہوتی ہی) مین نے کہا پہلا طلاق (جو اوس نے حیض مین دیا تہا) شمار مین آویگا ابن عمر نے کہا کیون نہین بہلا اگر وہ رجعت نہ کرتا اور حماقت کرتا تو کیا وہ طلاق محسوب نہ ہوتا عن ابی الزبير انه سمع عبد الرحمن بن ايمن مولى عروة يسال ابن عمر وابو الزبير يسمع قال كيف ترى في رجل طلق امراته حائضا قال طلق عبد الله بن عمر امراته وهي حائض على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فسال عمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان عبد الله بن عمر طلق امراته وهي حائض قال عبد الله فردها علي ولم يرها شيئا وقال اذا طهرت فليطلق او ليمسك قال ابن عمر وقرا النبي صلى الله عليه وسلم يا ايها النبي اذا طلقتم النساء فطلقوهن في قبل عدتهن ترجمہ ابو الزبیر نے سنا عبد الرحمن بن ایمن سے اونہون نے پوچہا ابن عمر سے اور ابو الزبیر سن رہے تہے کیا کہتے ہو تم اوس شخص مین جو اپنی عورت کو حیض مین طلاق دے اونہون نے کہا عبد اسد بن عمر نے اپنی عورت کو حیض مین طلاق دیا تہا رسول اسد صلعم کے زمانے مین تو عمر نے رسول اسد صلعم سے ذکر کیا کہ عبد اللہ اپنی عورت کو حیض مین طلاق دیا عبد اللہ نے کہا رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم اوس عورت کو مجہ پر پہیر دیا اور اسکا طلاق کا کچہ اعتبار نہین کیا ف یعنے رجعت سے مانع نہ سمجہا یا شرعی نہ سمجہا کیونکہ اولا حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ اس طلاق کا اعتبار ہے جیساکہ بہی یونس بن جبیر کی روایت مین گزرا خطابی نے کہا اہل حدیث کے نزدیک یہ روایت ابو الزبیر کے منکر ہے ابو داؤد نے کہا اور سب حدیثین مخالف ہین ابو الزبیر کی روایت کے ف اور فرمایا جب حیض سے پاک ہو تو طلاق دے یا رکہ لیوے ف کہا ابو داؤد نے اس حدیث کو ابن عمر سے یونس بن جبیر اور انس بن

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ترجمہ ایک عورت اپنی خاوند سے طلاق دیدے ہی کہ میری سوت (سوکن) کو طلاق دیدی
صلی اللہ علیہ وسلم لا تسال المراۃ طلاق اختہا لتستفرغ صحفتہا ولتنکح فانما لہا ما قدر لہا ترجمہ ابی
ہریرہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت اپنی بہن (سوکن) کا طلاق نہ چاہی تاکہ اوسکا حصہ بہی آپ
لیوی بلکہ نکاح کرلے جو اوسکی تقدیر مین ہی وہ اوسکو ملیگا **باب فی کراہیۃ الطلاق** طلاق کے برائی کا بیان

عن محارب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احل اللہ شیئا ابغض الیہ من الطلاق ترجمہ محارب سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کے نزدیک مباح چیزون مین طلاق سی بڑھ کر مبغوض کوئی چیز نہین
ہی (یعنی ہرچند طلاق دینا درست ہی پر اللہ کو بہت ناپسند ہی) **باب طلاق السنۃ** سنت کے موافق طلاق کیونکر ہی

عن عبد اللہ بن عمر انہ طلق امراتہ وہی حائض علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسال عمر بن
الخطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرہ فلیراجعہا ثم لیمسکہا
حتی تطہر ثم تحیض ثم تطہر ثم ان شاء امسک بعد ذلک وان شاء طلق قبل ان یمس فتلک العدۃ التی
امر اللہ سبحانہ ان تطلق لہا النساء ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ انہون نے اپنی بی بی کو طلاق دیا اور وہ حالت
حیض مین تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اس مسئلے کو پوچھا
آپ نے فرمایا کہ اسکو حکم کر کہ پھر اوسکے ساتھہ رجعت کری اور اپنے پاس اوسکو رکھے جبتک کہ وہ پاک ہووی اور پھر اوسکو حیض
آوی پھر پاک ہووی پھر اگر چاہی تو اوسکو رکھہ لی اسکے بعد اور اگر چاہی تو طلاق دی ہاتھہ لگانے کے پہلے سو یہ عدت ہی کہ اللہ تعالی
نے حکم فرمایا ہے کہ اسمین عورت مین طلاق دیا وین **ف** عبد اللہ بن عمر نے اپنی جورو کو حیض مین طلاق دی عمر فاروق نے
یہ حال حضرت سی کہا حضرت خفا ہوئی پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض مین طلاق دینا بشدت مکروہ ہے
تو اوسکو طلاق دیوی صحبت سے پہلے تاکہ وہ طہر اوسکی عدت مین شمار کیا جاوی جب اس سمیت تین طہر گزر جاوین تو عدت پوری ہو جاویگی جن لوگون کے نزدیک عدت حیض
حساب ہی یا تین حیض سے عدت پوری ہو جاوی عن ابن عمر انہ طلق امراتہ وہی حائض فذکر ذلک عمر للنبی صلی
اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرہ فلیراجعہا ثم لیطلقہا اذا طہرت او وہی حامل ترجمہ
ابن عمر سی روایت ہی انہون نے طلاق دیا اپنی عورت کو حیض مین عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی بیان کیا آپ نے فرمایا اون
سے کہو رجعت کرلین پھر طلاق دین جب پاک ہو جاوی یا حاملہ ہووے **ف** اگر حاملہ ہو جاوی تو اوسکی عدت وضع حمل سے
ختم ہوگی ورنہ تین طہر یا تین حیض سی ختم ہو جاوی گی عن عبد اللہ بن عمر انہ طلق امراتہ وہی حائض فذکر ذلک
عمر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتغیظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال مرہ فلیراجعہا ثم لیمسکہا حتی
تطہر ثم تحیض فتطہر ثم ان شاء طلقہا طاہرا قبل ان یمس فذلک الطلاق للعدۃ کما امر اللہ عز وجل
ترجمہ عبد اللہ بن عمر نی حیض مین اپنے جورو کو طلاق دیا حضرت عمر نی یہ حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ غصے

ہی ابو داؤد نے کہا یہ حدیث مجہول ہی کیونکہ اسکی اسناد مین مظاہر بن اسلم ضعیف ہی) یہ حدیث حنفیہ کی دلیل ہے جو قرء
کو حیض سمجھتے ہین **باب** فی الطلاق قبل النکاح نکاح سی پہلے طلاق دینا **عن** عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال لا طلاق الا فیما تملك ولا عتق الا فیما تملك ولا بیع الا فیما تملك زاد ابن الصباح
ولا وفاء نذر الا فیما تملك **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق
نہین ہے مگر جسکا تو مالک ہے (یہ ملک نکاح تھا جنبیہ عورت کو طلاق دینا لغو ہی) اور آزاد کرنا نہین ہے مگر جہان ملک ہے (تو پرائے
غلام لونڈی کو آزاد کرنا لغو ہی) اور بیع نہین ہی مگر اپنی ملک مین اور نذر پورا کرنا لازم نہین ہی جب وہ اختیار مین نہو (یعنی
اپنی ملک مین نہو) دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی من حلف علی معصیة فلا یمین له ومن حلف علی قطیعة
رحم فلا یمین له جو شخص قسم کہاوے گناہ کے کام پر تو اوسکی قسم ہی نہین اور جو قسم کہاوے ناتا توڑنے کی تو وہ قسم ہی نہین
(یعنی لغو ہی قسم کا لحاظ نکرے اور گناہ نکرے اور ناتا نہ توڑے) **عن** عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی ھذا
الخبر زاد ولا نذر الا فیما ابتغی به وجه اللہ تعالی ذکرہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی وہی حدیث جو
اوپر گذری اتنا اس مین زیادہ ہے کہ نذر نہین درست ہی مگر اوس کام کی جس سی اللہ جل جلالہ کی رضامندی چاہی جاوی (نہ گناہ اور معصیت)
باب فی الطلاق علی الغلط غصے کی حالت مین یا زبردستی سی طلاق دینا **عن** محمد بن عبید بن ابی صالح — ن الغيظ
الذی کان یسکن ایلیاء قال خرجت مع عدی بن عدی الکندی حتی قدمنا مکة فبعثنی الی صفیة بنت شیبة
وکانت قد حفظت من عائشة قالت سمعت عائشة تقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
لا طلاق ولا عتاق فی غلاق **ترجمہ** محمد بن عبید بن ابی صالح جو ایلیا مین رہتا تہا (ایلیا ایک موضع تہا شام مین)
روایت کرتا ہی مین نکلا عدی بن عدی کندی کی ساتھ یہانتک کہ ہم لوگ مکے مین پہونچے انہون نے مجھکو صفیہ بنت شیبہ
پاس بہیجا اور صفیہ نے حضرت عائشہ سی سنا تہا وہ کہتی تہین مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا آپ فرماتی
تہی نہین طلاق اور نہ عتاق زبردستی سی **ف** یعنی جبر اور زور زبردستی سی کوئی طلاق دیدیوی تو طلاق نپڑیگا عتاق نہ
صحیح ہوگا امام مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل اور جمہور علما کا یہی مذہب ہی اور ابو حنیفہ کے نزدیک طلاق پڑجاویگا
باب فی الطلاق علی الھزل ہنسی سی طلاق دینا **عن** ابی ھریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاث
جدھن جد وھزلھن جد النکاح والطلاق والرجعة **ترجمہ** ابو ہریرہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تین چیزین ہین اونکو قصدا کری یا ہنسی سی کری وہ صحیح ہوجاوین گی۔ ایک نکاح دوسری طلاق تیسری رجعت **ف**
یعنی اگر ہنسی سے بہی ان کامونکو کریگا تو صحیح ہوجاوینگے **باب** نسخ المراجعة بعد التطلیقات الثلث تین طلاق
کے بعد رجعت نہونا **عن** ابن عباس قال طلق عبد یزید ابو رکانة واخوته ام رکانة ونکح امرأة من مزینة فجاءت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ما یغنی عنی الا کما تغنی ھذہ الشعرة لشعرة اخذتھا من راسھا ففرق بینی

سیرین اور سعید بن جبیر اور زید بن اسلم اور ابو الزبیر اور منصور وغیرہم نے نقل کیا سب مین یہ ہی کہ آپ نے رجعت کا حکم کیا
پاک ہونے تک پہر بعد پاک ہونیکے اختیار ہی چاہی طلاق دیوے چاہی رکہہ چہوڑی اور زہری کی روایت مین یہ ہی کہ رجعت کری طہر تک
پہر حائضہ ہو پہر پاک ہو پہر اختیار ہی چاہی طلاق دیوی چاہی رکہہ چہوڑے تو ایک طہر کو زیادہ ٹہرایا اسلیے کہ رجعت طلاق کے
واسطے سمجہی نہ جاوی تو ضرور ہی کہ ایک طہر بہر اپنے پاس رکہے بعضون نے کہا یہ سزا ہی اوس خطا کی کہ اوس نے طلاق دیا حیض کی حالت
مین بعضون نے کہا یہ ندبا اور استحبابا ہی شاید جورو خاوند راضی ہو جاوین اور طلاق کی نیت جاتی رہی واللہ اعلم **باب**
فی نسخ المراجعة بعد التطلیقات الثلاث تین طلاق کے بعد پہر رجعت نہین ہو سکتی **عن** مطرف بن عبد اللہ ان
عمران بن حصین سئل عن الرجل یطلق امراته ثم یقع بها ولم یشهد علی طلاقها ولا علی رجعتها فقال
طلقت لغیر سنة ورجعت لغیر سنة اشهد علی طلاقها وعلی رجعتها ولا تعد **ترجمہ** مطرف بن عبد اللہ سے
روایت ہی عمران بن حصین سے کسینے پوچہا۔ ایک شخص اپنے عورت کو طلاق دی پہر اوس سے صحبت کری (یعنی رجعت کر لی)
اور نہ طلاق دیتے وقت گواہ کیا ہو نہ رجعت کرتے وقت انہون نے کہا کہ طلاق بہی تونے خلاف سنت دیا اور رجعت بہی خلاف
سنت کے گواہ کر دی طلاق اور رجعت پر اور پہر ایسا مت کر لیکن طلاق پر گواہ کرنا واجب ہے اہل حدیث کے نزدیک اور اکثر
علما کے نزدیک مستحب ہے **عن** ابن عباس والمطلقات یتربصن بانفسهن ثلاثة قروء ولا یحل لهن ان یکتمن
ما خلق اللہ فی ارحامهن الآیة وذلك ان الرجل كان اذا طلق امراته فهو احق برجعتها وان طلقها ثلاثا
فنسخ ذلك وقال الطلاق مرتان **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی یہ جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا والمطلقات یتربصن
بانفسهن الآیة طلاق والی عورتین ٹہری رہین تین طہر یا تین حیض تک اور نہین درست ہی انکو چہپانا اوس چیز کا جو پیدا کیا
اللہ نے اون کے پیٹون مین (حمل کا) اسکا شان نزول یہ ہی جب کوئی شخص طلاق دیتا تہا اپنی عورت کو تو وہ رجعت کا
اختیار رکہتا اگرچہ تین طلاق دے چکا ہو پہر یہ حکم منسوخ ہوا۔ فرمایا طلاق دو بار ہی بعد اوسکے یا رکہنا ہی یا چہوڑ دینا ہی **باب**
فی سنة طلاق العبد غلام کی طلاق کا بیان **عن** ابا حسن مولی بنی نوفل اخبره انه استفتی ابن عباس فی
مملوك كانت تحته مملوكة فطلقها تطلیقتین ثم عتقا بعد ذلك هل یصلح له ان یخطبها قال نعم
قضی بذلك رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم **ترجمہ** ابو الحسن نے جو مولے ہی بنی نوفل کا عبد اللہ بن عباس سے پوچہا ایک
غلام تہا اوسکی نکاح مین ایک لونڈی تہی غلام نے اوسکو دو طلاق دی پہر دونون آزاد ہو گئی کیا وہ پہر اوس سے نکاح کر سکتا ہے
ابن عباس نے کہا ہان رسول اللہ صلعم نے ایسا ہی حکم کیا **ف** کیونکہ جب وہ آزاد ہو گیا تو تین طلاق کا مالک ہو گیا بعضون
نے کہا اسوجہ سے کہ دو طلاق جو اوس نے ایکبار مین دی تہی صحیح نہین ہوئی درحقیقت ایک ہی طلاق پڑا تہا **عن** عائشة عن النبی
صلی اللہ علیه وسلم قال طلاق الامة تطلیقتان وقرؤها حیضتان **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لونڈی کی طلاق دو ہین اور اوسکی قرء دو حیض ہین دوسری روایت مین وعدتها حیضتان

بن العاص سے سوال ہوا ایک شخص اپنی باکرہ بی بی کو تین طلاق دیدی سب نے کہا پھر وہ اوسکو درست نہین جبتک دوسری
خاوند سے نکاح نکرے کہا ابو داؤد نے مالک نے اس حدیث کو روایت کیا معاویہ بن ابی عیاش سے وہ اس قصے مین موجود تھے
جب محمد بن ایاس ابن زبیر اور عاصم بن عمر پاس یہہ مسئلہ پوچھنے آئے انہون نے کہا ابن عباس اور ابو ہریرہ پاس جاؤ مین انکو
حضرت عائشہ پاس چھوڑ آیا ہون آخر حدیث تک **عن** طاؤس ان رجلا یقال له ابو الصهباء كان كثير السوال
لابن عباس قال اما علمت ان الرجل كان اذا طلق امراته ثلاثا قبل ان يدخل بها جعلوها واحدة على عهد
رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر وصدرا من امارة عمر قال ابن عباس بلى كان الرجل اذا طلق امراته
ثلاثا قبل ان يدخل بها جعلوها واحدة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر وصدرا
من امارة عمر فلما راى الناس تتابعوا فيها قال اجيزوهن عليهم **ترجمہ** طاؤس سے روایت ہے ایک شخص ابو الصہبا
نامی بہت مسئلے پوچھتا تھا ابن عباس سے ایکبار اوس نے پوچھا تم تو جانتے ہو کہ جب کوئی شخص اپنی عورت کو تین طلاق دیتا
دخول سے پہلے تو وہ ایک طلاق گنا جاتا رسول اللہ صلعم کے زمانے اور ابوبکر کے زمانے مین اور شروع عمر کے زمانے مین ابن عباس
نے کہا ہان جب کوئی شخص اپنے عورت کو جماع سے پہلے تین طلاق دیدیتا تو وہ ایک ہی طلاق شمار کیا جاتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ابوبکر اور عمر کے شروع زمانے تک جب عمر نے دیکھا لوگ بہت تین طلاق دیدینے لگے تو حکم کیا تینون طلاق انپر نافذ کرینگے **ف**
مگر یہ حکم حضرت عمر کا واجب العمل نہین ہو سکتا جب حدیث صحیح سے رسول اللہ صلعم کے عہد مین تین کا ایک طلاق ہو جانا ثابت ہوتا
ہے اگرچہ قائل اس قول کے قلیل مین پر وہ لوگ علم مین بہت جلیل مین اتباع حق سب پر مقدم ہے **عن** طاؤس ان ابا الصهباء
قال لابن عباس اتعلم انما كانت الثلاث تجعل واحدة على عهد النبي صلى الله عليه وسلم وابي بكر وثلاثا
من امارة عمر قال ابن عباس نعم **ترجمہ** ابو الصہبا نے ابن عباس سے کہا تین طلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر
اور عمر کی خلافت مین تین سال تک ایک طلاق شمار کیجاتی تھی ابن عباس نے کہا ہان **ف** روایت کیا اسکو مسلم نے اپنی
صحیح مین اسی پر عمل ہے اہل حدیث اور علمای ظاہر کا **باب** فيما عني به الطلاق والنيات طلاق کنایہ کا بیان
عن علقمة بن وقاص الليثي قال سمعت عمر بن الخطاب يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما الاعمال
بالنية وانما لامرئ ما نوى فمن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله ومن كانت
هجرته لدنيا يصيبها او امراة يتزوجها فهجرته الى ما هاجر اليه **ترجمہ** علقمہ بن وقاص لیثی سے روایت ہے
عمر خطاب سے مین نے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عملون کا اعتبار نیتون سے ہے اور ہر ایک مرد
کیواسطے وہی ہے جو اوس نے نیت کی۔ یعنی کوئی عمل بدون نیت کے ٹھیک اور ثواب کے لائق نہین سو جسکی ہجرت اللہ اور رسول
کیواسطے ہوئی تو اوسکی ہجرت خدا اور رسول کیواسطے ہو چکی یعنے اوسکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کیواسطے ہوئی کہ اوسکو
پاوے یا کسی عورت کیواسطے کہ اوس سے نکاح کرے تو اوسکی ہجرت اوسیکی طرف ہوئی جسکے واسطے اوس نے ہجرت کی۔ یعنی دنیا کو

وبینه فاخذت النبی صلی اللہ علیہ وسلم حمیة فدعا برکانة واخوته ثم قال لجلسائه اترون فلانا یشبه
منه کذا وکذا قالوا نعم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعبد یزید طلقها ففعل ثم قال راجع امراتک ام
رکانة واخوته فقال انی طلقتها ثلاثا یا رسول اللہ قال قد علمت راجعها وتلا یا ایها النبی اذا طلقتم
النساء فطلقوهن لعدتهن ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی عبد یزید نے جو رکانہ اور اوسکے بہائیون کا
باپ تہا ام رکانہ (اپنی بی بی) کو طلاق دیدیا اور ایک عورت سے جو مزینہ کے قبیلے مین سے تہی نکاح کیا وہ عورت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بولی یا رسول اللہ ابو رکانہ میرے کام کا نہین مگر بال برابر اور ایک بال اوس نے اپنے سر کا پکڑا (یعنی میری
حاجت رواہی اوس سے نہین ہوسکتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر گرم ہوئی اور رکانہ اور اوسکے بہائیون کو
بلا بہیجا پہر اپنے لوگون سے فرمایا کیا تم فلان لڑکے کو دیکہتے ہو کیسا مشابہ ہی ابو رکانہ سے لوگون نے کہا ہان (غرض یہ
ہی کہ عبد یزید کی اولاد موجود ہی پہر کیونکر ہوسکتا ہی کہ وہ اس عورت کے بیان کے موافق نامرد ہو) پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ابا طلاق دیدی اس عورت کو اور رجعت کر لو ام رکانہ سے ابو رکانہ (عبد یزید) بولا یا رسول اللہ مین نے اوسکو تین
طلاق دی تہی آپ نے فرمایا مین جانتا ہون تو اوس سے رجعت کرلی اور یہ آیت پڑہی اذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن
یعنی اگر سنت کے موافق ہر طہر مین ایک ایک طلاق دیوی تو تین طلاق پڑین گی اور جو تین طلاق ایک ہی بار مین دیدے
تو ایک طلاق پڑیگا یہی مذہب ہی ہمارا یہ حدیث کا اور بہی صحیح ہی اور ائمہ اربعہ اسکے خلاف مین ہین اون کے نزدیک
تینون پڑجاوینگے بدلیل حدیث عمر کے اور وہ موقوف ہی اور ہماری طرف احادیث صحیحہ مرفوعہ موجود ہین ابو داود نے کہا یہ
حدیث کو نافع بن عجیر اور عبداللہ بن علی بن یزید بن رکانہ نے اپنی باپ سے روایت کیا انہون نے اپنے دادا سے کہ رکانہ نے
طلاق دیا اپنی عورت کو پہر رسول اللہ نے وہ عورت اوسکو دلوا دی اور یہ زیادہ صحیح ہی کیونکہ رکانہ کے گہر والے اس قصے کو خوب جانتے
ہونگے کہ رکانہ نے اپنی بی بی کو تین طلاق دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو ایک گنا عن مجاهد قال کنت عند ابن عباس فجاء رجل
فقال انه طلق امراته ثلاثا قال فسکت حتی ظننت انه رادها الیها ثم قال ینطلق احدکم فیرکب الحموقة ثم یقول یا ابن عباس
یا ابن عباس وان اللہ قال ومن یتق اللہ یجعل له مخرجا وانک لم تتق اللہ فلم اجد لک مخرجا عصیت ربک وبانت منک امراتک
وان اللہ قال یا ایها النبی اذا طلقتم النساء فطلقوهن فی قبل عدتهن ترجمہ مجاہد سے روایت ہی مین عبداللہ بن عباس کے پاس تہا اتنے مین ایک شخص
آیا اور کہا مین نے اپنی عورت کو تین طلاق دیدی ایک ہی بار مین عبداللہ بن عباس یہ سنکر چپ ہو رہے مین سمجہا شاید اوس عورت کو پہر دلوا دینگے اوس مرد کو پہر اونہون نے کہا ایک
شخص تم مین سے حماقت کرتا ہی پہر کہتا ہی اے ابن عباس اے ابن عباس کوئی نکلنے کی تدبیر بتلاؤ اللہ فرماتا ہی جو اللہ سے ڈریگا تو اوسکو نکلنے کی جگہہ ملیگی اور تو اللہ
سے نہین ڈرا (جب تو نے خلاف سنت کے تین طلاق ایک ہی دفعہ دیدی) اب مین تیرے لیے کوئی نکلنے کی جگہہ نہین پاتا تو نے نافرمانی کی اپنے پروردگار کی اور ہوگئی تیری عورت تجہہ سے اور اللہ
فرماتا ہی اے نبی جب تم طلاق دو عورتون کو تو طلاق دو شروع عدت مین یعنی طہر مین ابو داود نے کہا یہ حدیث حمید اعرج وغیرہ نے مجاہد سے اور ابن جریج نے ابن عباس سے ایسا ہی نقل کیا ہی اور حماد بن زید نے روایت کیا
ابن عباس سے ہی جب کوئی اپنی عورت کو انت طالق ثلثا ایک ہی منہ سے کہے تو ایک ہی طلاق پڑیگا عن محمد بن ایاس ان ابن عباس وابا هریرة وعبداللہ بن عمرو بن

حضرت عائشہ سے روایت ہے ہم کو اختیار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہم نے اختیار کیا آپ کو پھر آپنے ہمکو کچھ شمار نکیا یعنی طلاق نہ سمجھا اکثر علما کا یہی قول ہے کہ جب خاوند عورت کو اختیار دے اور عورت خاوند ہی کو اختیار کرے تو کچھ نہ پڑیگا اور علی اور زید بن ثابت کے نزدیک ایک طلاق پڑجاویگا باب فی امرک بیدک امرک بیدک کا بیان عن حماد بن زید

قال قلت لایوب ھل تعلم احدا قال بقول الحسن فی امرک بیدک قال لا الا شئ حدثنا قتادة عن کثیر مولی ابن سمرة عن ابی سلمة عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحوہ قال ایوب فقدم علینا کثیر فسالتہ فقال ما حدثت بھذا قط فذکرتہ لقتادة فقال بلی ولکنہ نسی ترجمہ حماد بن زید سے روایت ہے میں نے ایوب سے کہا تم جانتے ہو کسیکو حسن نے امرک بیدک میں کچھ روایت کیا ہو حسن سے انہوں نے کہا نہیں مگر روایت کی قتادہ نے کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ھریرہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایوب نے کہا پھر کثیر میرے پاس آئے میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں نے یہ حدیث کبھی بیان نہیں کی یہ سنکر میں قتادہ سے کہا انہوں نے کہا کثیر نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی تھی مگر وہ بھول گیے ف امرک بیدک کے معنی یہ ہیں تیرا کام تیرے ہاتھ ہے میں نے تجھکو اختیار دیا بعضوں کے نزدیک اس میں ایک طلاق پڑتا ہے بعضوں کے نزدیک اگر عورت تین طلاق دیوے تو تین پڑجاوینگی عن الحسن فی امرک بیدک قال ثلاث ترجمہ حسن نے کہا امرک بیدک میں تین طلاق پڑجاوینگے باب فی البتة تین طلاق کا بیان عن رکانة بن عبد یزید طلق امراتہ سھیمة البتة

فاخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلک وقال واللہ ما اردت الا واحدة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ ما اردت الا واحدة فقال رکانة واللہ ما اردت الا واحدة فردھا الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطلقھا الثانیة فی زمان عمر والثالثة فی زمان عثمان ترجمہ رکانہ عبد یزید کے بیٹے سے روایت ہے اوس نے اپنی جورو کو جسکا نام سھیمہ تھا طلاق بتہ دیا (طلاق بتہ کہتے ہیں اوس طلاق کو جسکے بعد ملاپ نہ ہوسکے وہ تین طلاق ہیں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی خبر کیا اوس نے کہا خدا کی قسم نہیں ارادہ کیا میں نے مگر ایک طلاق کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا خدا کی قسم تو نے نہیں ارادہ کیا مگر ایک کا رکانہ نے پھر کہا خدا کی قسم نہیں ارادہ کیا میں نے مگر ایک کا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی جورو اوسیکو پھر وادی رکانہ نے پھر دوسرا طلاق حضرت عمر کی خلافت کیوقت دیا اور تیسرا طلاق حضرت عثمان کی خلافت کیوقت ف اس حدیث سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ تین طلاق اکبارگی دیدے تو ایک ہی طلاق پڑیگا دوسری روایت میں ہے عن

عبد اللہ بن علی بن یزید بن رکانة عن ابیہ عن جدہ انہ طلق امراتہ البتة فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما اردت قال واحدة قال آللہ قال آللہ قال ھو علی ما اردت رکانہ نے اپنی عورت کو تین طلاق دی پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے پوچھا تیرا قصد کیا تھا بولا ایک طلاق کا آپنے فرمایا خدا کی قسم بولا خدا کی قسم آپنے فرمایا پھر تو ایک ہی طلاق پڑا باب فی الوسوسة بالطلاق دل میں طلاق کا خیال آیا تو طلاق نہیں پڑیگا عن ابی ھریرة عن

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تجاوز لامتی عما لم تتکلم او تعمل بہ وبما حدثت بہ انفسھا ترجمہ

عورت ف بعضی روایت مین آیا ہی کہ ایک شخص نے ایک عورت کیواسطی جسکا ام قیس نام تہا مدینہ کیطرف ہجرت کی لوگون نے یہہ حال حضرت سی کہا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی ایسی ہجرت کا کچہ ثواب نہین کہ نیت خالص نہین نیت ارادہ اور قصد دلی کا نام ہی زبان سی کہنی کی کچہ حاجت نہین۔ اگر مثلاً نماز کی نیت دل مین کی زبان سی نہ نکلے یا زبان سی خلاف اوسکی نکلی تو کچہ مضایقہ نہین بلکہ زبان سے نماز مین نیت کرنا ہرگز ضرور نہین لیکن اسمین اختلاف ہے کہ زبان سے کہنا درست ہی یا نہین۔ ہر چند ہجرت دین مین نہایت عمدہ عبادت ہی لیکن بدون خالص نیت کے اوسکی بہی حقیقت نہین اسیطرح علم اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے اگر محض خدا کیواسطی ہی تو سبحان اللہ ورنہ نہین تو اوسکو قالب بے روح سمجہنا چاہیے اور جب نیت پر مدار ٹہرا تو خوش نیتی سے مباحات مین ثواب ہوتا ہی جیسی کہانا اس نیت سی کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہنانا تا کہ نماز درست ہو اپنی جورو سے صحبت کرنا تاکہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سی بچی بلکہ اگر ایک عمل مین کئی طرح نیت کری تو ہر ایک نیت کا علیحدہ ثواب پاوی مثلاً مسجد مین بیٹہنا ایک عمل ہی لیکن اوس مین کئی طرح کی نیت ہو سکتی ہی ایک تو یہ کہ دوسری نماز کے انتظار کرنا دوسری یہ کہ آنکہہ اور کان کو گناہون سی روکنا تیسری اعتکاف کرنا چوتھی حضرت پر درود اور سلام کرنا پانچوین علم سیکہنا یا غیر کو سکہلانا نیک بات بتلانا بری کام سی روکنا غرض یہ کہ حدیث اخلاص اور عمل اور درستی نیت مین اصل ہی اور بدنیتی اور ریاکاری کی بیخ کن ہی اسیواسطی محدثین کا معمول ہے کہ حدیث کی کتابون مین اول اسی حدیث کو لکہتی ہین تاکہ حدیث پڑہنیوالون کی سر ہی سی نیت درست ہو جاوی خدا ہی کیواسطی علم حدیث پڑہین دنیا کا کسب ہرگز مقصود نہو کہین امام شافعی سے روایت ہی کہ اس حدیث کو دین مین ستر جگہ دخل ہی عبادات مین اور معاملات مین اور تمام محدثین سب علماء حدیث اس حدیث کی صحت مین متفق ہین اور بعضی اسکو متواتر کہتی ہین واللہ اعلم عن کعب بن مالک شان قصۃ فی تبوك حتی اذا مضت اربعون من الخمسین اذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرك ان تعتزل امراتك قال فقلت اطلقہا ام ماذا افعل قال لا بل اعتزلہا فلا تقربہا فقلت لامراتی الحقی باھلك فکونی عندہم حتی یقضی اللہ سبحانہ فی ھذا الامر ترجمہ کعب بن مالک سی روایت ہی اونہون نے قصہ تبوک کا بیان کیا جب پچاس مین چالیس دن گزر گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ وغیرہ کو جو غزوہ تبوک مین ہمراہ نہ گئی تہے یہ سزا دی تہی کہ لوگ اون سی بات نہ کرین پچاس دن تک تو رسول اللہ صلعم کا رسول آیا اور کہا رسول اللہ تم کو حکم کرتے ہین اپنی عورت سی جدا رہنی کا مین نے کہا کیا مین اوسکو طلاق دیدون یا جو کہو کرون اوس نے کہا نہین صرف اوس سی جدا رہو اور صحبت نہ کرو مین نے اوس سی کہدیا تو اپنی میکے مین چلی جا اور وہین رہ جبتک اللہ اس مقدمہ کا فیصلہ کری ف انہون نی اپنی عورت سی کہا الحقی باھلك یہ بہی ایک طلاق کنایہ کی الفاظ مین سے ہے مگر کنایہ سے اوسی صورت مین طلاق پڑیگا جب نیت کری باب فی الخیار عورت کو اختیار دینا عن عائشۃ قالت خیرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخترناہ فلم یعد ذلك شیئا ترجمہ

البياضي قال كنت امرأ اصيب من النساء ما لا يصيب غيري فلما دخل شهر رمضان خفت ان اصيب من امرأتي
شيئا يتتابع بي حتى اصبح فظاهرت منها حتى ينسلخ شهر رمضان فبينا هي تخدمني ذات ليلة اذ تكشف لي
منها شيء فلم البث ان نزوت عليها فلما اصبحت خرجت الى قومي فاخبرتهم الخبر وقلت امشوا معي الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم قالوا لا والله فانطلقت الى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرته فقال انت بذاك يا
سلمة قلت انا بذاك يا رسول الله مرتين وانا صابر لامر الله فاحكم فيّ ما اراك الله قال حرر رقبة قلت
والذي بعثك بالحق ما املك رقبة غيرها وضربت صفحة رقبتي قال فصم شهرين متتابعين قال وهل
اصبت الذي اصبت الا من الصيام قال فاطعم وسقا من تمر بين ستين مسكينا قلت والذي بعثك با
لحق لقد بتنا وحشين ما لنا طعام قال فانطلق الى صاحب صدقة بني زريق فليدفعها اليك فاطعم
ستين مسكينا وسقا من تمر وكل انت وعيالك بقيتها فرجعت الى قومي فقلت وجدت عندكم
الضيق وسوء الرأي ووجدت عند النبي صلى الله عليه وسلم السعة وحسن الرأي وقد امرني او امر لي بصدقتكم
زاد ابن العلاء قال ابن ادريس بياضة بطن من بني زريق **ترجمہ** سلمہ بن صخر بیاضی سے روایت ہے میں عورتوں سے
لگا کرتا تھا کہ کوئی نہ لگتا ہوگا (یعنی بہت کثیر الجماع اور صاحب شہوت اور قوی الباہ تھا) جب رمضان کا مہینہ آیا تو مجھ کو ڈر ہوا
ایسا نہ ہو اپنی عورت سے کچھ کر بیٹھوں جسکی برائی صبح تک نہ چھوڑے تو میں نے اوس سے ظہار کر لیا (ظہار کہتے ہیں اپنی عورت سے
یوں کہنا تو مجھ پر ایسی ہی جیسی میری ماں کی پیٹھ) رمضان کے اخیر تک ایکرات وہ میری خدمت کر رہی تھی یکایک اوسکا
کچھ بدن کھل گیا تو میں نہ رہ سکا اوسپر چڑھ بیٹھا جب صبح ہوئی تو اپنی قوم پاس گیا اور اون سے سب حال کہا اور یہ کہا تم چلو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس میرے ساتھہ اونہوں نے کہا قسم خدا کی ہم نہیں جاوینگے (انہوں نے مذمت اور خجالت کے ڈر سے آپکے
ساتھہ جانے سے انکار کیا) تو میں خود گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور آپ سے سب حال بیان کیا آپنے فرمایا کیا تو نے یہ
کام کیا ہے اے سلمہ میں نے کہا جی ہاں میں نے کیا ہے دوبارہ اور میں صابر ہوں اللہ کے حکم پر اب جو کچھ اللہ کا حکم میری نسبت
ہو وہ کیجیے آپ نے فرمایا ایک گردن (بردہ) آزاد کر میں نے کہا قسم اوس شخص کی جسنے آپکو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا سوا اپنی گردن کے میں
کسی کا مالک نہیں اور میں نے اپنی گردن پر ہاتھہ مارا آپنے فرمایا اچھا دو مہینے لگتا تار روزے رکھہ میں نے کہا یہ آفت تو مجھ پر روزون ہی
سے آئی آپ نے فرمایا اچھا ساٹھہ صاع کھجور کے ساٹھہ مسکینوں کو دے میں نے کہا قسم اس شخص کی جسنے آپکو سچا پیغمبر کر کے بھیجا
ہم رات کو دونوں مرد اور عورت بھوکے ہی رہے کھانا نہ تھا کہ کھاوین آپ نے فرمایا اچھا بنی زریق کے صدقہ دینے والے پاس جا وہ تجھے کھجورین
دیگا اوس میں سے ساٹھہ مسکینوں کو ساٹھہ صاع دے اور باقی تو کھا اور تیری بی بی کھاوے تو میں اپنی قوم پاس لوٹ کر آیا اور کہا میں
نے تمہارے پاس تنگی اور بری صلاح کو پایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس وسعت اور نیک صلاح پایا اور حکم کیا آپ نے میرے
لیے صدقے کا ابن العلاء نے زیادہ کیا ابن ادریس نے کہا بیاضہ ایک شاخ ہے بنی زریق میں سے **ف** جمہور علما کے نزدیک ظہار

ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ اللہ تعالی نے میری اُمت سے معاف کیا جو جو خطری اور خیال دل مین آیا کرتے ہین جبتک اوسکو نہ بولی یا اُسپر عمل نکری **ف** یعنی جس بُری کام کا خطرہ دل مین آوی سو معاف ہے اور اگر اوسکو موہنہ سے نکالا یا ویسا کام کیا تو گناہ ثابت ہوا

باب فی الرجل یقول لامراتہ یا اختی ایک شخص اپنے جورو کو بہن کہکر پکاری

عن ابی تمیمۃ الہجیمی ان رجلا قال لامراتہ یا اخیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختک ھی فکرہ ذلک ونھی عنہ **ترجمہ** ابو تمیمہ ہجیمی سے روایت ہی ایک شخص نے اپنی عورت سے کہا یا اخیۃ ای چہوٹی بہن میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ تیری بہن ہی آپنے اسکو برا جانا اور اس سے منع کیا **ف** اگرچہ اس کہنے سے وہ اوسکی بہن نہ ہوجاوے گی مگر بری بات کا موہنہ سے نکالنا برا ہی گو وہ اوسکی دینی بہن ہو یا رشتے مین بھی بہن ہو مثلا چچا کی بیٹی یا خالہ کی بیٹی ہو اور دوسری روایت مین ہی فنہاہ آپ نے اوسکو اس سے منع کیا

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ابراھیم صلی اللہ علیہ وسلم لم یکذب قط الا ثلاثا ثنتان فی ذات اللہ تعالی قولہ انی سقیم وقولہ بل فعلہ کبیرھم ھذا وبینما ھو یسیر فی ارض جبار من الجبابرۃ اذ نزل منزلا فاتی الجبار فقیل لہ انہ نزل ھھنا رجل معہ امراۃ ھی احسن الناس قال فارسل الیہ فسالہ عنہا فقال انہا اختی فلما رجع الیہا قال ان ھذا سالنی عنک فانباتہ انک اختی وانہ لیس الیوم مسلم غیری وغیرک وانک اختی فی کتاب اللہ فلا تکذبینی عندہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابرہیم علی نبینا وعلیہ السلام نے جھوٹ نہین کہے مگر تین بار دو بار تو خدا کیواسطی ایک انی سقیم اور دوسرے بل فعلہ کبیرھم **ف** حضرت ابرہیم علیہ السلام کی قوم کے لوگ باہر میلی مین جانے لگی ان سے بھی کہا انہون نی بہانہ کیا اور کہا مین بیمار ہون پیچھے بت توڑنے کیواسطے گیا جب وہ لوگ چلے گئے تو اونہون نی سب بتونکو کلہاڑی سے توڑ کر ڈالدیا اور وہ کلہاڑی بڑے بت کے گلے مین لٹکا دی جب وہ لوگ آئی پوچھا یہ بتون کو کس نے توڑا ابرہیم بولے بڑے بت نے توڑا اگرچہ یہ دونون قول جھوٹ تھی پر حکمت سے خالی نہ تھی خدا کی رضامندی کی واسطے تھی ایک بار وہ جارہی تھی ایک ظالم بادشاہ کے ملک مین (جو لوگون کی بی بیان چھین لیتا) ایکمقام مین اُترے وہ ظالم آگیا لوگون نی کہا یہان ایک شخص آیا ہی جسکی بی بی بہت حسین ہے اوس ظالم نے ان کو بلانے کو آدمی بھیجا انہون نی جاکر کہا وہ میری بہن ہے جب لوٹ کر آئی تو اونہون نے اپنی بی بی سے کہا اس بادشاہ نے مجھ سے تمہارا حال پوچھا مین نے کہا میری بہن ہے اور آجکی دن دنیا میں سوا میرے اور تمہارے کوئی مسلمان نہین تو تم میری دینی بہن ہو مجھے مت جھٹلانا اوس ظالم کے روبرو

عن ابن عباس ان امراۃ ثابت بن قیس اختلعت منہ فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عدتہا حیضۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی ثابت بن قیس کی بی بی نے اپنی میان سے خلع کیا (یعنی کچھ مال دیکر نکاح توڑ ڈالا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حیض تک اوسکی عدت مقرر فرمائی

عن ابن عمر قال عدۃ المختلعۃ حیضۃ **ترجمہ** ابن عمر سے جو عورت خلع کرے اوسکی عدت ایک حیض ہے

باب فی الظہار ظہار کا بیان

عن سلمۃ بن صخر قال ابن العلاء البیاضی

پندرہ صاع کی قریب ہونگی فرمایا اسکو صدقہ دی وہ بولا یا رسول اللہ دون لوگون کو دون جو مجہسے اور میری گہر کے لوگون سے بہی زیادہ
محتاج ہون آپنے فرمایا اچہا تو کہالی ان کہجورونکو اور تیری گہروالی **ف** شاید یہ امر خاص ہو اوس سے چونکہ وہ خود سب سے زیادہ
محتاج تہا تو اور کسی کو ایسا کرنا درست نہ ہوگا **عن** اوس اخی عبادة بن الصامت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہ
خمسة عشر صاعا من شعیر اطعام ستین مسکینا **ترجمہ** اوس سے جو بہائی عبادہ بن صامت کا ہی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اونکو پندرہ صاع جو کی دیدی ساٹہ مسکینونکو کہلانیکو **ف** ابوداؤد نے کہا یہ حدیث عطا نے اوس سے روایت کی ہی عطا کی ملاقات اوس سے ثابت نہین کیونکہ اوس
بدری ہی پہلے مرگیا تہا تو حدیث منقطع ہی **عن** هشام بن عروة ان جميلة كانت تحت اوس بن الصامت وكان رجلا به لمم فاذا اشتد لممه
ظاهر من امرأته فانزل الله تعالى فيه كفارة الظهار **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے روایت ہی جمیلہ اوس بن صامت کے
نکاح مین تہی اور اوس ایک دیوانہ آدمی تہا جب اسکا جنون زیادہ ہوتا تو وہ اپنی عورت سے ظہار کرلیتا اوس وقت اللہ تعالی نے کفارہ
ظہار کا اتارا **ف** اور فرمایا والذين يظاهرون منكم من نسائهم ما هن امهاتهم الآية جو لوگ ظہار کرتی ہین اپنی جورون سے
وہ اونکی مائین نہین ہین **عن** عكرمة ان رجلا ظاهر من امرأته ثم واقعها قبل ان يكفر فاتى النبي صلى
الله عليه وسلم فاخبره فقال ما حملك على ما صنعت قال رأيت بياض ساقها في القمر قال فاعتزلها حتى تكفر
عنك **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہی ایک شخص نے ظہار کیا اپنی عورت سے پہر اوس سے جماع کیا کفارہ دینے سے پہلے بعد اوسکے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپنے پوچہا تونے ایسا کیون کیا بولا یا رسول اللہ مینے اوسکی پنڈلی کی
سفیدی چاندنی مین دیکہی (مجہسے نہ رہا گیا) آپنے فرمایا اب جدا رہ جبتک کفارہ نہ دے **ف** یعنی پہر دوبارہ ایسا نہ کر اور
کوئی کفارہ اسکا نہ فرمایا سوا اس کے کہ توبہ اور استغفار کری **باب** فی الخلع خلع کا بیان **عن** ثوبان قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ايما امرأة سألت زوجها طلاقا في غير ما بأس فحرام عليها رائحة الجنة **ترجمہ** ثوبان سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت بلا ضرورت اپنے خاوند سے طلاق مانگی تو اوسپر جنت کی خوشبو حرام ہی یعنی
جبکہ مقربون اور محبوبون کو موقف مین جنت کی خوشبو پہنچیگی تو یہ محروم رہین گی **عن** حبيبة بنت سهل الانصارية
انها كانت تحت ثابت بن قيس بن الشماس وان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج الى الصبح فوجد حبيبة
بنت سهل عند بابه في الغلس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذه فقالت انا حبيبة بنت سهل قال
ما شانك قالت لا انا ولا ثابت بن قيس لزوجها فلما جاء ثابت بن قيس قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم
هذه حبيبة بنت سهل وذكرت ما شاء الله ان تذكر وقالت حبيبة يا رسول الله كل ما اعطاني عندي فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لثابت بن قيس خذ منها فاخذ منها وجلست في اهلها **ترجمہ** حبیبہ سہل کی
بیٹی انصاریہ سے روایت ہی وہ ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح مین تہین ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز
کو نکلے دیکہا تو حبیبہ بنت سہل آپ کے دروازے پر کہڑی ہی اندہیری مین آپنے فرمایا کون ہی یہ وہ بولی مین حبیبہ بنت سہل

ہین جو عورت نہین کہ اپنی مان ہی سے تشبیہ دیوی بلکہ بہن یا خالہ یا اور کسی محرم کے کسی عضو سے تشبیہ دیوی تو بھی ظہار ہوجاتا ہے
مگر یہ قیاس ہی اور قیاس ایسے مقام مین قبول کے لائق نہین ہے اور ظہار ایک موبد ہوتا ہے جسمین ہمیشہ وقت بیان نہین بغیر کفارہ
دیے جماع نہین کرسکتا اور ایک موقت جیسے اس حدیث مین ہے بیان قبل وقت کے اوس نے جماع کیا اسلیئے کفارہ واجب ہوا ۔ عن
خویلة بنت مالک بن ثعلبة قالت ظاهر منی زوجی اوس بن الصامت فجئت رسول الله صلی الله علیه وسلم
اشکو الیه ورسول الله صلی الله علیه وسلم یجادلنی فیه ویقول اتقی الله فانه ابن عمک فما برحت حتی
نزل القرآن قد سمع الله قول التی تجادلک فی زوجها الی الفرض فقال یعتق رقبة قالت لا یجد قال فیصوم
شهرین متتابعین قالت یا رسول الله انه شیخ کبیر ما به من صیام قال فلیطعم ستین مسکینا قالت
ما عنده من شیء یتصدق به قال فاتی ساعتئذ بعرق من تمر قلت یا رسول الله وانا اعینه بعرق
آخر قال قد احسنت اذهبی فاطعمی بها عنه ستین مسکینا وارجعی الی ابن عمک قالت والعرق ستون صاعا
ترجمہ خویلہ بنت مالک سے روایت ہے مجھ سے ظہار کیا میرے خاوند اوس بن صامت نے تو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آئی شکایت کرنیکو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے جھگڑنے لگے میرے خاوند کے بارہ مین اور فرماتے تھے ڈر اللہ سے وہ
تیرے چچا کا بیٹا ہے (جاہلیت مین ظہار طلاق ہوتا تھا اسلام مین یہ امر منسوخ ہوگیا) یہانتک کہ قرآن اوترا قد سمع اللہ قول
التی تجادلک فی زوجہا سنا اللہ نے اوس عورت کے بات کو جو جھگڑتی تھی تجھ سے اپنے خاوند کے بارے مین اور فریاد کرتی تھی کہ
اپنے خاوند پاس سے اور تو کہتا تھا کہ حرام ہوگئی تو اوس پر) جب آپ نے فرمایا ایک بردہ آزاد کرے خویلہ نے کہا اسکی طاقت نہین
آپنے فرمایا دو مہینے پے درپے روزے رکھے خویلہ نے کہا یا رسول اللہ وہ بڈہا ہے روزے کی طاقت نہین رکھتا آپنے فرمایا اچھا تو ساٹھ
مسکینونکو کھانا کھلاوے خویلہ نے کہا اوسکے پاس کچھ نہین جو صدقہ دیوے اتنے مین ایک تھیلا کھجور کا آیا خویلہ نے کہا
یا رسول اللہ ایک تھیلا کھجور کا مین دونگی اوسکو دوسرا آپنے فرمایا بہت اچھا جا لیجا اور اوسکی طرف سے ساٹھ مسکینونکو کھلا پھر اپنے
چچا کے بیٹے کے پاس رہ راوی نے کہا وہ تھیلا جسکو عربی مین عرق کہتے ہین ساٹھ صاع کا ہوتا ہے ۔ ابو داؤد نے کہا یہ عورت نے
خاوند کیطرف سے کفارہ دیا بغیر اوس سے پوچھے ہوئے بظاہر حدیث سے یہ درست معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم) دوسری روایت مین ہے
والعرق مکتل یسع ثلاثین صاعا عرق ایک پیمانہ ہے جس مین تیس صاع آتے ہین ابو داؤد نے کہا یہ صحیح زیادہ ہے پہلی روایت
سے عن ابی سلمة بن عبد الرحمن قال یعنی بالعرق زنبیلا یاخذ خمسة عشر صاعا ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن
نے کہا عرق سے وہ زنبیل مراد ہے جسمین پندرہ صاع کھجور کے آتے ہین عن سلیمان بن یسار بهذا الخبر قال فاتی
رسول الله صلی الله علیه وسلم بتمر فاعطاه ایاه وهو قریب من خمسة عشر صاعا قال تصدق بهذا قال
فقال یا رسول الله علی افقر منی ومن اهلی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کله انت واهلک ترجمہ سلیمان
بن یسار سے بھی یہ حدیث مروی ہے اوس مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھجورین آئین آپنے اوسکو وہ کھجورین دیدین اور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فی المملوكة تعتق وهی تحت حر او عبد

لونڈی غلام یا آزاد کے نکاح میں ہو پھر آزاد ہو جاوے عن ابن عباس ان مغیثا كان عبدا فقال یا رسول اللہ اشفع
الیها فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بریرة اتقی اللہ فانه زوجك وابو ولدك فقالت یا رسول
اللہ تامرنی بذلك قال انما انا شافع فكان دموعه تسیل علی خده فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
للعباس الا تعجب من حب مغیث بریرة وبغضها ایاه **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ مغیث بریرہ کا خاوند
غلام تھا وہ بولا یا رسول اللہ میری سفارش کیجیے بریرہ سے (تاکہ مجھے نہ چھوڑے کیونکہ بریرہ آزاد ہو گئی تھی اور لونڈی جب غلام کے نکاح میں ہو
پھر آزاد ہو جاوے تو اسکو اختیار ہوتا ہے نکاح رکھنے یا توڑ ڈالنے کا اور جو آزاد کے نکاح میں ہو تو اختیار نہ ہوگا نزدیک جمہور
علما کے اور ابو حنیفہ کے نزدیک ہوگا) آپ نے فرمایا ای بریرہ ڈر اللہ سے وہ تیرا خاوند ہے تیرے بچے کا باپ ہے بریرہ بولی
یا رسول اللہ کیا آپ مجھے حکم کرتے ہیں اس سے ملے رہنے کا آپ نے فرمایا نہیں میں سفارش کرتا ہوں تو مغیث کے آنسو مارے رنج کے
گالوں پر بہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے کہا تمہیں تعجب نہیں آتا مغیث کی محبت بریرہ کے ساتھ اور بریرہ
کی عداوت مغیث کے ساتھ۔ عن ابن عباس ان زوج بریرة كان عبدا اسود یسمی مغیثا فخیرها یعنی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم وامرها ان تعتد **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ بریرہ کا خاوند ایک کالی رنگ کا غلام تھا جس کا نام مغیث
تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا اپنے خاوند کے پاس رہنے کا یا چھوڑ دینے کا (اوس نے چھوڑ دیا) آپ نے اوسکو
حکم کیا عدت کرنیکا۔ عن عائشة فی قصة بریرة قال كان زوجها عبدا فخیرها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاختارت نفسها ولو كان حرا لم یخیرها **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے بریرہ کے قصے میں اون کا خاوند غلام تھا
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اختیار دیا اوس نے اپنے تئیں اختیار کر لیا (خاوند کو اختیار نہ کیا) اگر آزاد ہوتا تو آپ بریرہ
کو اختیار نہ دیتے۔ عن عائشة ان بریرة خیرها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وكان زوجها عبدا
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ بریرہ کو اختیار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اوسکا خاوند غلام تھا **باب من قال**
كان حرا جسنے کہا بریرہ کا خاوند آزاد تھا عن عائشة ان زوج بریرة كان حرا حین اعتقت وانها خیرت
فقالت ما احب ان اكون معه وان لی كذا وكذا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے بریرہ کا خاوند آزاد تھا جب
آزاد ہوئی اور بریرہ کو جب اختیار دیا گیا وہ بولی مجھے اوسکے ساتھ رہنا منظور نہیں اگرچہ اتنا اتنا مال ملے (ابو حنیفہ کی یہی حدیث
دلیل ہے مگر حضرت عائشہ سے اسکی خلاف ہے ثابت ہے) عن عائشة ان بریرة اعتقت وهی عند مغیث عبد لآل ابی

ہون آپ نے فرمایا کیون کیا حال ہے تیرا بولی یا مین نہین یا ثابت بن قیس اپنے خاوند کو کہا وہ نہین رکیونکہ ثابت بن قیس غصیلا آدمی تہا اوسنے مارا تہا حبیبہ کو) جب ثابت بن قیس آیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا یہ حبیبہ بنت سہل ہے جو کچھ اللہ کو منظور تہا اسنے مجھسے بیان کیا حبیبہ نے کہا یا رسول اللہ ثابت نے جو کچھ مجھکو دیا ہے وہ میرے پاس موجود ہے آپنے ثابت بن قیس سے کہا اچھا اس سے تم لے لو جو کچھ تمنے دیا ہے ثابت نے وہ لے لیا پھر حبیبہ اپنے لوگون مین بیٹھ رہین ف اونکا نکاح فسخ ہو گیا کیونکہ خلع سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے یہ اول خلع تہا جو اسلام مین ہوا اور بعضونکے نزدیک خلع سے ایک طلاق پڑجاتی ہے عورت پر اسواسطے عدت اوسکی مثل عدت طلاق کے تین حیض مین مگر یہ مذہب قوی نہین صحیح یہ ہے کہ خلع فسخ نکاح ہے اور عدت اسکی ایک حیض ہے جیسا اوپر ابن عباس کی روایت مین گزرا

عن عائشة ان حبيبة بنت سهل كانت عند ثابت بن قيس ابن شماس فضربها فكسر بعضها فاتت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الصبح فدعا النبي صلى الله عليه وسلم ثابتا فقال خذ بعض مالها وفارقها فقال ويصلح ذلك يا رسول الله قال نعم قال فاني اصدقتها حديقتين وهما بيدها فقال النبي صلى الله عليه وسلم خذهما وفارقها ففعل

ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے مروی ہے کہ حبیبہ بنت سہل ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح مین تھین ثابت نے انکو مارا یہانتک کہ انکا کوئی عضو ٹوٹ گیا (نسائی اور طبرانی کی روایت مین ہے کہ اونکا ہاتھ ٹوٹ گیا) وہ رسول اللہ صلعم پاس آئین صبح کو بعد آپنے ثابت کو بلایا اور فرمایا کچھ مال لیکر اوسکو چھوڑ دے اوسنے کہا یا رسول اللہ کیا یہ درست ہے آپنے فرمایا ہان بولا یا رسول اللہ مینے اوسکو دو باغچے دیے مین وہ اوسی پاس ہین آپ نے فرمایا اونکو لے لے اور چھوڑ دے ثابت نے ایسا ہی کیا۔ الحمد للہ تمام ہوا پارہ تیرہوان سنن ابی داؤد کا جسمین پارہ ہین سے ابتک شروع ہوتا ہے پارہ چودہوان اوسکی تائید اور اعانت اللہ تو فیق ہے پہر ساری کر دی ذکر اوسی تو فیق

تم الجزء الثالث عشر ويتلوه الجزء الرابع عشر انشاء الله تعالى

فہرست پارہ تیرہوان سنن ابی داؤد

[illegible]

نساء اکثر من اربع جو شخص مسلمان ہووی اور اوسکی پاس چار سی زیادہ عورتین ہون عن الحارث بن قیس الاسدی قال اسلمت
وعندی ثمان نسوة فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اختر منهن
اربعا ترجمہ حارث بن قیس اسدی سی روایت ہی مین مسلمان ہوا اور میری پاس آٹھ عورتین تہین تو مین نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سی بیان کیا آپ نے فرمایا چار اون مین سی چن لے اور باقی کو چھوڑ دی یہ آٹھ عورتین زمانہ کفر کی نکاح کی ہوئی
تہین یہ ضرور نہین کہ اون سب سے ایک ساتھ نکاح کیا ہو عن فیروز قال قلت یا رسول اللہ انی اسلمت وتحتی
اختان قال طلق ایتهما شئت ترجمہ فیروز نے کہا یا رسول اللہ مین مسلمان ہوا ہون اور میری نکاح مین دو بہنین
ہین آپ نے فرمایا اون مین سے ایک کو طلاق دیدی باب اذا اسلم احد الابوین مع من یکون الولد جب ماں باپ
مسلمان ہو تو اولاد کس کے پاس رہے عن رافع بن سنان انه اسلم وابت امرأته ان تسلم فاتت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقالت ابنتی وهی فطیم او شبهه وقال رافع ابنتی فقال له النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقعد ناحیة وقال
لها اقعدی ناحیة قال واقعد الصبیة بینهما ثم قال ادعواها فمالت الصبیة الی امها فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اللهم اهدها فمالت الصبیة الی ابیها فاخذها ترجمہ رافع بن سنان سے روایت ہی وہ
مسلمان ہوئے اور اونکی بی بی نے مسلمان ہونیسے انکار کیا وہ رسول اللہ صلعم پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ میری لڑکی مجھکو
دلائیے اوسکا دودھ چھٹ چکا تہا یا چھٹنے والا تہا اور رافع نے کہا میری لڑکی مجھکو دلائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رافع سی کہا تو ایک
کونے مین بیٹھ اور عورت سے کہا تو ایک کونے مین بیٹھ اور لڑکی کو اون دونون کی بیچ مین بٹھایا بعد اوسکے دونون نے کہا بلاؤ اوس
لڑکی کو وہ لڑکی اپنی ماں کیطرف جہکنی لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اوسکو ہدایت کر پہر وہ اپنی باپ کیطرف چلی
آئی باپ نے اوسکو لیلیا ف یہ آپکا معجزہ تہا بعضونکے نزدیک اب بہی یہی حکم ہی بعضون کے نزدیک جو مسلمان ہوگا اوسکو
اولاد دیںگی باب فی اللعان لعان کا بیان عن سهل بن سعد الساعدی ان عویمر بن اشقر العجلانی جاء الی عاصم بن
عدی فقال له یا عاصم ارأیت رجلا وجد مع امرأته رجلا ایقتله فتقتلونه ام کیف یفعل سل لی یا
عاصم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فسال عاصم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکره رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم المسائل وعابها حتی کبر علی عاصم ما سمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رجع عاصم الی اهله جاءه عویمر
فقال له یا عاصم ماذا قال لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عاصم لم تاتنی بخیر قد کره رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم المسئلة التی سالته عنها فقال عویمر واللہ لا انتهی حتی اساله عنها فاقبل عویمر حتی اتی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو وسط الناس فقال یا رسول اللہ ارأیت رجلا وجد مع امرأته رجلا
ایقتله فتقتلونه ام کیف یفعل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انزل فیک وفی صاحبتک
فاذهب فات بها قال سهل فتلاعنا وانا مع الناس عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما فرغا

فخیرها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال لها ان قربك فلا خیار لك **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ بریرہ جب آزاد ہوئی تو مغیث کی نکاح میں تھی اور مغیث غلام تہا ابو احمد کی اولاد کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ
کو اختیار دیا اور فرمایا اگر مغیث نے تجھسے صحبت کر لی تو پھر تجھے اختیار نہ ہوگا **ف** اب حدیث ابن عباس کے اختیار کرنا بہتر
ہے جسمین اختلاف نہیں **باب** فی المملوکین یعتقان معا هل تخیر امراته جب خاوند اور جورو ایک ساتھ آزاد
ہو جاویں تو عورت کو اختیار نہ ہوگا **عن** عائشة انها ارادت ان تعتق مملوکین لها زوج قال فسالت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرها ان تبدا بالرجل قبل المراة **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے انہوں نے قصد کیا اپنی
غلام لونڈی کے آزاد کرنیکا جو خاوند جورو تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا پہلے خاوند کو آزاد کرنا (تاکہ عورت
کو نکاح کے فسخ کا اختیار نہ ہو جاوے) **باب** اذا اسلم احد الزوجین جب خاوند یا جورو مسلمان ہو جاوے **عن**
ابن عباس ان رجلا جاء مسلما علی عهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاءت امراته مسلمة بعده فقال یا رسو
انها قد کانت اسلمت معی فردها علیه **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص مسلمان ہو کر آیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانی میں بعد اوسکی اوسکی عورت مسلمان ہو کر آئی مرد نے کہا یا رسول اللہ وہ میری ساتھ مسلمان ہوئی تھی
آپ نے عورت اوسی کو دلوا دی **ف** کیونکہ جب ایک ساتھ مسلمان ہوئی تو نکاح فسخ نہیں ہوا **عن** ابن عباس قال اسلمت
امراة علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتزوجت فجاء زوجها الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول
اللہ انی قد کنت اسلمت وعلمت باسلامی فانتزعها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زوجها الاخر وردها الی
زوجها الاول **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک عورت مسلمان ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی میں اور
اوس نے نکاح کر لیا (ایک مسلمان سے) بعد اوسکے اوسکا خاوند آیا اور بولا یا رسول اللہ میں بھی مسلمان ہو چکا تہا اور وہ جانتی تھی
میری اسلام کو (با وجود اسکے اوسنے شرارت سے دوسرا نکاح کر لیا) آپ نے اوس عورت کو دوسری خاوند سے چہین کے پہلے خاوند کو
دلا دی **ف** جب عورت خاوند سے پہلے مسلمان ہو تو بعضون کے نزدیک اوسی وقت نکاح فسخ ہو جاویگا بعضون کے نزدیک
عدت تک انتظار ہوگا بعضون کے نزدیک خاوند سے کہا جاویگا مسلمان ہو اگر ہو گیا تو بہتر ورنہ نکاح فسخ کیا جاویگا **باب**
الی متی ترد علیه امراته اذا اسلم بعدها جب عورت کے بعد مسلمان ہو تو کب تک وہ عورت اوسکو مل سکتی ہے **عن**
ابن عباس قال رد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنته زینب علی ابی العاص بالنکاح الاول لم یحدث شیئا
قال محمد بن عمرو فی حدیثه بعد ست سنین وقال الحسن بن علی بعد سنتین **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی زینب کو رد کیا ابو العاص پر پہلے نکاح سے کوئی نئی بات نہیں کی چھ برس کے بعد
یا دو برس کے بعد یا کئی برس کے بعد **ف** ابو العاص پہلے شوہر کا نام ہے حضرت زینب کے اونکی خاوند پہلے کافر تھے بعد کئی
سال کے مسلمان ہو کر آنحضرت کے پاس آئے آپ نے اون کی بی بی زینب کو اون سے ملا دیا **باب** فی من اسلم وعنده ...

العينين عظيم الاليتين فلا اراه الا قد صدق وان جاءت به احيمر كانه وحرة فلا اراه الا كاذبا
قال فجاءت به على النعت المكروه ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے اسی لعان کی حدیث میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا اگر یہ عورت ایسا بچہ لاوے۔ یعنی جسکی سیاہ رنگ بہت کالی آنکھیں ہوں اور کولے بڑے ہوں تو میں عویمر کو
جھوٹا نہیں سمجھا جاونگا اور جو سرخ رنگ گیری کیطرح ہو تو عویمر جھوٹا ہے پھر اوسکا بچہ بری طرح پیدا ہوا عن سہل بن
سعد الساعدی بھذا الخبر قال فکان یدعی یعنی الولد لامه ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے اسی حدیث
میں پھر اوسکے بچے کو اوسکی ماں کیطرف نسبت دیکر پکارتے تھے عن سہل بن سعد فی ھذا الخبر قال فطلقھا ثلاث
تطلیقات عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانفذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان ما صنع
عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم سنة قال سهل حضرت هذا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فمضت السنة
بعد فی المتلاعنین ان یفرق بینهما ثم لا یجتمعان ابدا ترجمہ سہل بن سعد سے اسی حدیث میں روایت ہے عویمر نے
اُس عورت کو تین طلاق دیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپنے اوسکو جاری کر دیا اور جو چیز رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے کیجاوے وہ سنت ہوتی ہے (تو معلوم ہوا کہ تین طلاق ایک ہی بار دیدے تو تینوں پڑ جاتے ہیں جیسے جمہور
علما کا قول ہے مگر یہ استدلال اس حدیث سے نادرست ہے اس لیے کہ لعان سے خود فرقت ہو جاتی ہے اوس کا طلاق دینا بیکار تھا
اسلیے رسول اللہ صلعم چپ ہو رہے) سہل نے کہا میں اوسوقت موجود تھا پھر یہی طریقہ ہو گیا لعان کرنیوالونکا کہ اون
میں تفریق کیجاوے گی اور کبھی وہ مل نہ سکینگے عن سہل بن سعد قال مسدد قال شهدت المتلاعنين على
عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا ابن خمس عشرة ففرق بینهما رسول الله صلی الله علیه وسلم حین
تلاعنا وتم حدیث مسدد وقال الآخرون انه شهد النبی صلی الله علیه وسلم فرق بین المتلاعنین فقال
الرجل كذبت عليها يا رسول الله ان امسكتها لم يقل بعضهم عليها ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے مسدد نے
یوں نقل کیا سہل بن سعد نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس موجود تھا لعان کیوقت میں پندرہ برس کا تھا آپنے
اون دونوں میں تفریق کردی دوسروں نے اسطرح روایت کیا کہ سہل بن سعد موجود تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے تفریق
کی لعان کرنیوالوں میں جب بولا کہ میں پھر اس عورت کو رکھوں تو گویا میں نے جھوٹ بولا اوس ف مالک اور شافعی کا
قول یہ ہے کہ لعان سے خود بخود فرقت ہو جاتی ہے جب عورت لعان سے فارغ ہو اور بعضوں نے کہا جب مرد فارغ ہوا اور ابو حنیفہ
اور ثوری کے نزدیک حاکم کو تفریق کرنا ضروری ہے عن سہل بن سعد فی ھذا الحدیث وکانت حاملا فانکر حملھا
فکان ابنها یدعی الیها ثم جرت السنة فی المیراث ان یرثها وترث منه ما فرض الله عز وجل لها ترجمہ
سہل بن سعد سے روایت ہے اسی حدیث میں وہ عورت حاملہ تھی عویمر نے اوسکے حمل کا اپنے سے انکار کیا پھر اوسکا لڑکا ماں کے
نام سے پکارا جاتا بعد اوسکے سنت میراث میں یوں جاری ہوئی کہ وہ لڑکا اپنی ماں کا وارث ہوگا اور ماں اوس لڑکے کی وارث

قال عویمر کذبت علیہا یا رسول اللہ ان امسکتہا فطلقہا عویمر ثلاثا قبل ان یامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال ابن الشہاب فکانت تلک سنۃ المتلاعنین **ترجمہ** سہل بن سا عدی سے روایت ہے کہ عویمر بن اشقر عجلانی
عاصم بن عدی پاس آیا اور بولا اے عاصم اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے پاس اکیلا اجنبی دیکھے پھر وہ اوسکو مار ڈالے تو لوگ
اوسکو مار ڈالینگے اگر نہ مارے تو کیا کرے تم یہ مسئلہ میرے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو عاصم نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے اس سوال کو برا جانا (کیونکہ آپ سوال کو بلا ضرورت مکروہ جانتے تھے آپ یہ سمجھے کہ اس
مسئلے کی ضرورت نہین پھر بغیر ضرورت کے ایسی مکروہ باتون کا ذکر لانا کیا ضرور ہے) اور معیوب سمجھا عاصم پر یہ امر بہت
گران گزرا اسوجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے جب عاصم اپنے گھر مین لوٹ کر آئے تو عویمر اون کے
پاس آیا اور پوچھا اے عاصم کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم نے کہا کہ تم سے بھلائی مجھکو نہین پہونچی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس سوال کو برا جانا جو مین نے آپ سے کیا عویمر نے کہا قسم خدا کی مین تو کبھی باز نہین آؤنگا جبتک
یہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھون گا بعد اوسکے عویمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ لوگون کے بیچ مین
بیٹھے ہوئے تھے (یعنی سب لوگ آپ کے آس پاس تھے آپ بیچ مین تھے) عویمر نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھکو خبر دیجیے اوس شخص کے
حکم سے کہ وہ اپنی عورت کے ساتھ کسی اجنبی شخص کو پاوے (جو اوس عورت کا محرم نہ ہو) تو کیا اوسکو قتل کرے یعنی کیا
قتل اوسکا جائز ہے مگر مقتول کی وارث اوسکے عوض مین قاتل کو بھی قتل کرینگے یا کیا صورت کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تیری اور تیری عورت کے مقدمہ مین وحی اوتاری گئی ہے تو اپنی عورت کو جا کر بلا لا سہل نے کہا کہ دونون نے لعان
کیا اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اور آدمیون کے جب کہ دونو لعان سے فارغ ہوئے تو عویمر نے کہا یا
رسول اللہ مین نے اوسپر جھوٹ بولا اگر مین اوسکو پھر اپنے پاس رکھون پھر عویمر نے اوسکو تین طلاق دیے بغیر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھے ہوئے ابن شہاب نے کہا پھر یہی طریقہ لعان کرنیوالون کا ہو گیا **ف** جب مرد اور عورت دونو لعان
سے فارغ ہون تو قاضی اون دونون مین تفریق کر دے پھر وہ عورت قیامت تک اوس مرد سے نہ مل سکیگی اور اولاد کا نسب
اپنی مان سے رہیگا اگر مرد اولاد سے بھی انکار کرے **عن** سہل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العاصم بن عدی لمسک
المراۃ عندک حتی تلد **ترجمہ** سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم بن عدی سے
کہا تم عورت کو اپنے پاس رکھو جبتک وہ جنے دوسری روایت مین ہے عن سہل بن سعد الساعدی قال حضرت لعانہما
عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابن خمس عشرۃ سنۃ وساق الحدیث قال فیہ ثم خرجت حاملا
فکان الولد یدعی الی امہ سہل بن سعد ساعدی نے کہا مین ان دونون کے لعان کے وقت موجود تھا جب میرا سن پندرہ برس
کا تھا بعد اوسکے وہ عورت پیٹ سے نکلی تو لڑکی کو مان کیطرف نسبت کرکے پکارتی تھی (کیونکہ باپ اوسکا معلوم نہ تھا) **عن**
سہل بن سعد فی خبر المتلاعنین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابصروھا فان جاءت بہ ادعج

يقول الله يعلم ان احدكما كاذب فهل منكما من تائب ثم قامت فشهدت فلما كان عند الخامسة ان غضب الله عليها ان كان من الصادقين وقالوا لها انها موجبة قال ابن عباس فتلكأت ونكصت حتى ظننا انها سترجع فقالت لا افضح قومي سائر اليوم فمضت فقال النبي صلى الله عليه وسلم ابصروها فان جاءت به اكحل العينين سابغ الاليتين خدلج الساقين فهو لشريك بن سحماء فجاءت به كذلك فقال النبي صلى الله عليه وسلم لولا ما مضى من كتاب الله لكان لي ولها شان **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے ہلال بن امیہ نے اپنی عورت پر زنا کی تہمت لگایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو شریک بن سحماء سے ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلال سے فرمایا کہ گواہ لا نہیں تو تہمت کی حد تیری پیٹھہ پر ماری جاوے گی ہلال نے کہا یا رسول اللہ کیا جب ہم مین سے کوئی شخص اپنی بے پر کسی شخص کو دیکھہ لیوے تو گواہ ڈہونڈھنے کو جاوے اور یہ کیا جائے گواہ کریگی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے تھے کہ گواہ قائم کر نہیں تو تیری پیٹھہ پر تہمت کی حد لگے گی ہلال نے کہا قسم ہے اوس پاک ذات کی جسنے آپ کو حق کے ساتھہ بھیجا ہے مین بتحقیق سچا ہون البتہ اللہ تعالی ایسا حکم اوتاریگا کہ میری پیٹھہ کو تہمت کی حد مارنے سے بچا لیگا اتنے مین اللہ تعالے کے پاس سے یہ آیتین اوتریں اور جو لوگ اپنی بی بیون پر تہمت لگاتے ہین اور اونکے لیے کوئی گواہ نہین ہے سوائے اون کی ذات کے حضرت نے ان آیتون کو صادقین تک پڑہا یعنی والخامسة ان غضب الله عليها ان كان من الصادقين تک بعد اوسکے ہلال بن امیہ اور اوسکی جورو کو بلا بھیجا دونون آئے پہلے ہلال بن امیہ کہڑے ہوئے اور گواہیان دین اور رسول اللہ صلعم فرماتے جاتے تھے دیکھو بیشک اللہ جانتا ہے کہ تم مین سے ایک ضرور جھوٹا ہے کیا کوئی تم مین سے توبہ کرتا ہے پہر وہ عورت کہڑی ہوئی اوس نے گواہیان دین جب پانچوین شہادت آئی کہ غضب اللہ کا اوسپر ہو اگر خاوند سچا ہو اور لوگون نے کہا اللہ کا غضب ضرور پڑیگا تو وہ عورت گہبرائی اور الٹی لوٹی یہانتک کہ ہم سمجھے وہ اپنے بیان سے پھر جاوے گی پھر وہ بولی مین اپنی قوم کو رسوا نکرونگی زمانے مین اور گئی (اور گواہی دی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اگر اسکا لڑکا کالی آنکہون والا بڑی سرین والا موٹی پنڈلیون والا پیدا ہو تو وہ شریک بن سحماء کا ہے پھر ایسا ہی لڑکا پیدا ہوا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ کا حکم اس باب مین نہ ہو چکتا تو مین اوس عورت سے کچھہ کرتا (یعنی اوسکو سزا دیتا زنا کی حد لگاتا) ابو داؤد نے کہا اس حدیث سے متفرد ہوئے اہل مدینہ (یعنی انہون ہی نے روایت کیا ابن بشار کی حدیث کو ابن ابی عدی سے انہون نے ہشام بن حسان سے **عن** ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم امر رجلا حين امر المتلاعنين ان يتلاعنا ان يضع يده على فيه عند الخامسة يقول انها موجبة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا جب لعان کرنیوالون کو لعان کے لیے کہا کہ پانچوین بار مین اوسکے موںھہ پر اپنا ہاتہہ رکھے اور فرمایا کہ مقررہ عذاب کا باعث ہے **ف** یعنی اگر نفس الامر مین وہ جہوٹا ہے یا عورت جہوٹی ہے تو اسکا عذاب جہوٹے پر اوتریگا **عن** ابن عباس قال جاء هلال بن امية وهو احد الثلاثة الذين تاب الله عليهم فجاء من ارضه عشيا فوجد عند اهله رجلا فراى

ہوئی فرایض کے موانع عن عبد الله قال انا لليلة جمعة في المسجد اذ دخل رجل من الانصار المسجد فقال لو
ان رجلا وجد مع امراته رجلا فتكلم به جلدتموه وقتل قتلتموه فان سكت سكت على غيظ والله
لاسئلن عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما كان من الغد اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فساله فقال
لو ان رجلا وجد مع امراته رجلا فتكلم به جلدتموه او قتل قتلتموه او سكت سكت على غيظ فقال
اللهم افتح وجعل يدعو فنزلت اية اللعان والذين يرمون ازواجهم ولم يكن لهم شهداء الا انفسهم هذه
الاية فابتلى به ذلك الرجل من بين الناس فجاء هو وامراته الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلاعنا فشهد
الرجل اربع شهادات بالله انه لمن الصادقين ثم لعن الخامسة عليه ان كان من الكاذبين قال فذهبت لتلعن فقال
لها النبي صلى الله عليه وسلم مه فابت ففعلت فلما ادبرا قال لعلها ان تجيء به اسود جعدا فجاءت به اسود
جعدا۔ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے رض روایت ہے میں جمعہ کی رات کو مسجد میں بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص انصاری مسجد میں آیا
اور کہنے لگا اگر کوئی شخص اپنے عورت کے ساتھ کسیکو پاوے پھر اوسکو بیان کرے (یعنی کہے کہ میری بی بی نے زنا کیا) تو تم اوسکو کوڑے
مارو (حد قذف لگاؤ) اگر مار ڈالے تو تم بھی اوسکو مار ڈالو (قصاص میں) اگر چپ رہے تو غصہ پی کر چپ ہو رہے قسم خدا کی میں یہ
مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھونگا جب صبح ہوئی دوسرے دن تو وہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور یہی پوچھا اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے ساتھ کسی مرد کو پاوے
پھر اوسکا ذکر کرے تو تم اوسکو کوڑے مارو اگر مار ڈالے تو تم اوسکو بھی مار ڈالو اگر چپ ہو جاوے تو غصہ کھا کر چپ رہے آپ نے فرمایا یا اللہ اس مشکل کو کھول (یعنی
اس باب میں کوئی حکم اتار) تب آیت لعان کی اتری والذین یرمون ازواجہم الآیۃ جو لوگ تہمت زنا کی لگاویں اپنی عورتوں
کو اور اونکے پاس گواہ نہ ہوں آخر آیت تک سب سے پہلے وہی شخص اس بلا میں مبتلا ہوا وہ آیا اور اوسکی بی بی بھی آئی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم پاس دونوں نے لعان کیا پہلے مرد نے گواہی دی چار بار اللہ کا نام لیکر کہ وہ سچا ہے پھر پانچویں بار میں کہا لعنت
خدا کی اوسپر اگر جھوٹا ہو بعد اوسکی عورت نے لعان کرنا چاہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو جھڑکا اس لیے کہ اگر خاوند کا بیان سچا ہو تو
آخرت کی رسوائی سے ڈر کر اقرار کرے حد قبول کرے) مگر اوس عورت نے نہ مانا اور لعان کیا (یعنی چار بار اللہ کا نام لیکر گواہی دی کہ خاوند
جھوٹا ہے پھر پانچویں بار میں کہا اگر خاوند سچا ہو تو مجھپر اللہ کا غضب اترے) جب دونوں چلے تو آپ نے فرمایا شاید اس عورت کا
بچہ کالا گھونگر بال والا پیدا ہوگا پھر ویسا ہی بچہ پیدا ہوا (کالا گھونگر بال والا پیدا ہوا) عن ابن عباس ان هلال بن امية
قذف امراته عند رسول الله صلى الله عليه وسلم بشريك بن سحماء فقال النبي صلى الله عليه وسلم البينة او حد
في ظهرك قال يا رسول الله اذا راى احدنا رجلا على امراته يلتمس البينة فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يقول
البينة والا حد في ظهرك فقال هلال والذي بعثك بالحق اني لصادق ولينزلن الله في امري ما يبرئ
ظهري من الحد فنزلت والذين يرمون ازواجهم ولم يكن لهم شهداء الا انفسهم فقرا حتى بلغ من الصادقين
فانصرف النبي صلى الله عليه وسلم فارسل اليهما فجاءا فقام هلال بن امية فشهد والنبي صلى الله عليه وسلم

تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلا بھیجو اوس عورت کو وہ آئی اپنی اون دونون میان بیوی کو یہی آیت پڑھ کر سنائی اور نصیحت کی
اور بیان کیا اون سے کہ اللہ کا عذاب دنیا کی تکلیف سے زیادہ سخت ہی ہلال نے کہا قسم خدا کی مین نے سچ کہا اس عورت کا حال عورت
نی کہا جھوٹھ بولتا ہی آپ نے اپنی اصحاب کو حکم فرمایا کہ اون دونون کو لعان کراؤ پہلے ہلال سے کہا گیا گواہیان دو اوس نے چار
گواہیان اسطرح دین اللہ کا نام لیکر کہ مین سچ کہتا ہون جب پانچوان بار ہوا تو ہلال سے کہا گیا ای ہلال ڈر اللہ کے عذاب سے کیونکہ
دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت آسان ہی اور یہی اخیر گواہی ہی جو عذاب کو تیری اوپر واجب کر دے گی (اگر تو جھوٹھا
ہی) ہلال بولا قسم اللہ کی اللہ کبھی عذاب نہین کریگا مجھکو اوس عورت جیسی اللہ نے کوڑی نہین ماری مجھکو اوسپر تہمت کرنی
ف یعنی اگر یہہ آیت نہ اوترتی تو مجھپر عوض اس تہمت کے حد قذف پڑتی مگر اللہ جل جلالہ نے میری سچائی کے باعث
سے مجھکو کوڑون سی بچایا اسیطرح میری سچائی کے وجہ سی جہنم کے عذاب سے بھی بچاوی گا ت پھر بعد اوسکے عورت سے کہا گیا اب تو
گواہیان دی اوس نے چار گواہیان دین اللہ کا نام لیکر کہ خاوند میرا جھوٹھ بولتا ہی جب پانچوان بار ہوا لوگون نی اوس سے
کہا دیکھہ ڈر اللہ سے دنیا کا عذاب سہل ہے آخرت کے عذاب سے اور یہی پانچوین گواہی ہے جو اللہ کا عذاب تجھپر واجب کر دے گی یہہ سنکر ایک ساعت
تک وہ عورت چپ ہو رہی پھر بولی قسم خدا کی مین اپنی قوم کو رسوا نہ کرونگی اور پانچوین گواہی بھی دیدی کہ اللہ کا غضب مجھپر اوترے
اگر خاوند سچ کہتا ہو بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونون مین جدائی کر دی اور یہہ فیصلہ کیا کہ اسکے پیٹ سے
جو لڑکا پیدا ہوگا اوسکو باپ کیطرف نسبت نہ کیجاوی لیکن اس عورت کو زنا کی تہمت نہ لگائی جاوی نہ اس کے لڑکے کو جو اسکو
یا اسکے لڑکے کو زنا کی تہمت لگاوی اوسپر حد قذف پڑیگی اور یہہ بھی فیصلہ کیا کہ خاوند پر اسکو رہنے کیجگہہ دینا (گھر) یا خرچ
دینا واجب نہین کیونکہ یہہ دونو جدا ہوتے ہین بغیر طلاق کے اور وفات کی اور فرمایا اگر لڑکا بھوری بال والا دبلی پتلی سرین والا
چوڑی پیٹ والا باریک پنڈلیون والا پیدا ہو تو ہلال کا نطفہ ہے اور اگر گندمی رنگ گھونگرو بال والا موٹا بھاری پنڈلیون والا
بھاری سرین والا تو اوس شخص کا نطفہ ہی جسکی ساتھہ اونکو تہمت لگائی گئی (زنا کی) ف یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قیافے
کے رو سے فرمایا ان حدیثون سی ثابت ہوتا ہی کہ علم قیافہ ایک بہتر علم ہی مگر اوسکی اوپر کوئی حکم یقین سے نہین کر سکتے اگرچہ ظن غالب
ہو جاتا ہے ت پھر اوس عورت کا بچہ گندم گون گھونگر بال والا موٹی پنڈلیون والا بھاری سرین والا پیدا ہوا۔ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر پہلے گواہیان نہ ہو چکی ہوتین تو مین اوس عورت کو کچھ کرتا (یعنی سزا دیتا تاکہ اورون کو عبرت ہووے)
عکرمہ نے کہا پھر وہ لڑکا امیر ہوگیا مصر کا لیکن باپ کا نام لیکر نہ بلایا جاتا ف نووی نے کہا اختلاف ہے کہ آیت لعان ہلال
بن امیہ کے لیے اوتری یا عویمر عجلانی کے لیے جمہور علما کے نزدیک نزول اس آیہ شریفہ کا ہلال کے لیے ہے اور ہلال کا لعان سب سے
پہلے تھا اسلام مین اور بعضون نی کہا شاید دونون کے حق مین اوتری ہو اسطرح کہ دونون اس مسئلے کو پوچھہ چکی ہون پھر یہہ آیت
اوتری واللہ اعلم

عن سعید بن جبیر یقول سمعت ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للمتلاعنین
حسابکما علی اللہ احدکما کاذب لا سبیل لک علیها قال یا رسول اللہ مالی قال لا مال لک ان کنت

بعينه وسمع باذنه فلم يهجه حتى اصبح ثم غدا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انى جئت اهلى عشاء فوجدت عندهم رجلا فرايت بعينى وسمعت باذنى فكره رسول الله صلى الله عليه وسلم ما جاء به واشتدت عليه فنزلت والذين يرمون ازواجهم ولم يكن لهم شهداء الا انفسهم فشهادة احدهم الايتين كلتيهما فسرى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابشر يا هلال فقد جعل الله عز وجل لك فرجا ومخرجا قال هلال قد كنت ارجو ذلك من ربى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسلوا اليها فجاءت فتلا عليهما رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكرهما واخبرهما ان عذاب الاخرة اشد من عذاب الدنيا فقال هلال والله لقد صدقت عليها فقالت كذب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاعنوا بينهما فقيل لهلال اشهد فشهد اربع شهادات بالله انه لمن الصادقين فلما كانت الخامسة قيل يا هلال اتق الله فان عذاب الدنيا اهون من العذاب الاخرة وان هذه الموجبة التى توجب عليك العذاب فقال والله لا يعذبنى الله عليها كما لم يجلدنى عليها فشهد الخامسة ان لعنة الله عليه ان كان من الكاذبين ثم قيل لها اشهدى فشهدت اربع شهادات بالله انه لمن الكاذبين فلما كانت الخامسة قيل لها اتقى الله فان عذاب الدنيا اهون من عذاب الاخرة وان هذه الموجبة التى توجب عليك العذاب فتلكات ساعة ثم قالت والله لا افضح قومى فشهدت الخامسة ان غضب الله عليها ان كان من الصادقين ففرق رسول الله صلى الله عليه وسلم بينهما وقضى ان لا يدعى ولدها لاب ولا ترمى ولا يرمى ولدها ومن رمى او رمى ولدها فعليه الحد وقضى ان لا بيت لها عليه ولا قوت من اجل انهما يتفرقان من غير طلاق ولا متوفى عنها وقال ان جاءت به اصيهب اريصح اثيبج حمش الساقين فهو لهلال وان جاءت به اورق جعدا جماليا خدلج الساقين سابغ الاليتين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولا الايمان لكان لى ولها شان قال عكرمة فكان بعد ذلك اميرا على مصر وما يدعى لاب ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ ہلال بن امیہ اون تین لوگون مین سے تھے جنکا اللہ نے قصور معاف کیا تہا غزوہ تبوک مین رجب کے لوگ جہاد سے رہ گئی تھے) تو ہلال بن امیہ اپنی زمین مین سے رات کو آئی اپنی بی بی پاس ایک شخص دیکھا اپنی آنکھون سے دیکھا اور اپنی کانون سے سنا ہلال نے اوسکو ڈانٹا نہ دہمکایا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین شام کو اپنے گھر مین گیا تو بی بی کے پاس ایک شخص دیکھا مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا اور کانون سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہلال کا یہہ کہنا برا معلوم ہوا ہلال پر یہہ امر سخت گزرا تب یہہ آیت اوتری والذین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم فشہادۃ احدہم الآیۃ (جسکے معنی اوپر گزر چکے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سے وحی کی شدت جاتی رہی آپنے فرمایا ای ہلال خوش ہوجا اللہ جل جلالہ نے تیری واسطے کشایش کی اور رستہ نکالا ہلال نے کہا مجھی اپنے رب سے یہی امید

کہ کالا اونٹ کہاں سے ہوگیا وہ بولا شاید کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہو آپ نے فرمایا شاید تیرے لڑکے کا بھی رنگ کسی رگ نے کھینچ لیا ہو **ف** یعنے اوس وقت کسی رگ میں سے جسمیں یہ سوادیت زیادہ تھی نطفہ میں سوادیادہ ملگیا اور اوسکی وجہ سے لڑکا کالا ہوا تو ایسے اختلاف سے دلمیں شبہہ کرنا لغو ہے

باب التغليظ في الانتفاد لڑکے کی نسبت سے انکار کرنا کیسا ہے **عن ابی هريرة** انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول حين نزلت اية المتلاعنين ايما امراة ادخلت على قوم من ليس منهم فليست من الله في شيء ولن يدخلها الله جنته وايما رجل جحد ولده وهو ينظر اليه احتجب الله منه وفضحه على رؤس الاولين والآخرين **ترجمه** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جب آیت لعان کے باب میں اوتری جسعورت نے اپنے لڑکیکو غیر قوم میں داخل کیا جس قوم میں سے وہ نہ تھا یعنے عورت نے زنا کر کر بچہ جنا اور اوسکو اپنے خاوند کیطرف نسبت کیا کہ اوسکی اولاد ہے تو وہ عورت اللہ کی رحمت سے کسی چیز میں داخل نہیں ہے اور اللہ اوس عورت کو ہرگز اپنی جنت میں داخل کریگا اور جو کوئی مرد ایسا ہو کہ اپنی اولاد سے انکار کرے جان بوجھ کر یعنے دیدہ و دانستہ اپنی اولاد کو حرام کا بچہ کہتا ہو اوسکو اللہ تعالی کا دیدار نہ ہوگا قیامت کو اور اللہ تعالی اوسکو تمام اگلے پچھلے مخلوق کے روبرو رسوا کریگا **ف** حاصل یہ کہ نہ عورت کو چاہیے کہ حرام کا بچہ کسی سے جنکر اوسکو اپنے خاوند کیطرف نسبت کرے اور نہ مرد کو چاہیے کہ دیدہ دانستہ اپنے بچے کا انکار کرے اور عورت پر زنا کی تہمت رکھے

باب في ادعاء ولد الزنا ولد الزنا کو کوئی اپنا لڑکا کہے **عن ابن عباس** انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا مساعاة في الاسلام من ساعى في الجاهلية فقد لحق بعصبته ومن ادعى ولدا من غير رشدة فلا يرث ولا يورث **ترجمه** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام میں خرچی کمانا نہیں ہے (جیسے جاہلیت میں لوگ اپنی لونڈیوں کو خرچی پر چلاتے تھے) اور جس نے خرچی کمائی جاہلیت میں پھر اوس عورت کا لڑکا ہوا تو اوسکا نسب اوسکے مولے سے ملگیا اب جو شخص دعوی کریگا کسے بچے کی نسب کا بغیر نکاح یا ملک کے تو نہ بچہ اوسکا وارث ہوگا نہ وہ بچے کا۔

عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى ان كل مستلحق استلحق بعد ابيه الذي يدعى له ادعاه ورثته فقضى ان كل من كان من امة يملكها يوم اصابها فقد لحق بمن استلحقه وليس له مما قسم قبله من الميراث شيء وما ادرك من ميراث لم يقسم فله نصيبه ولا يلحق اذا كان ابوه الذي يدعى له انكره وان كان من امة لم يملكها او من حرة عاهر بها فانه لا يلحق ولا يرث وان كان الذي يدعى له هو ادعاه فهو ولد زنية من حرة كان او امة **ترجمه** عمرو بن شعیب سے روایت ہے اوس نے اپنے باپ سے نقل کیا اوسنے اپنے دادا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا یعنے ارادہ حکم فرمانیکا کیا جو لڑکا اپنے باپ کے مرجانے کے بعد اوس سے ملایا جاوے یعنے اوس باپ سے جسکے نام سے پکارا جاتا ہے اور باپ کے وارث اوسکو ملانا چاہیں تو آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر وہ لڑکا لونڈی سے ہے جسکا مالک تھا اوسکا باپ جماع کیوقت لیکن جو ترکہ اوسکی ملائی جانے سے پیشتر تقسیم ہوگیا

صدقت علیہا فہو بما استحللت من فرجہا وان کنت کذبت علیہا فذاک ابعد لک **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ مین نے ابن عمر سے سنا ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعان کرنیوالونکو تم دونو کا حساب خدا پر ہے تم دونون مین ایک ضرور جھوٹا ہے مرد سے فرمایا تجھکو اوس عورت پر کچھ قابو نہین - اوس نے کہا یا رسول اللہ میرا مال آپنے فرمایا اگر تونے اوسپر سچ کہا ہے تو وہ تیرا مال اوسکی بدلی مین گیا کہ تو نے اوسکی شرمگاہ کو اپنے پر حلال کیا اور اگر تونے اوسپر جھوٹ باندھا تو وہ پھر پھر مانگنا تیری لیاقت سے بہت بعید ہے **ف** ایک شخص نے اپنی جورو کو بدکاری کا عیب لگایا اوس نے انکار کیا دونون نے آپس مین قسم کہائے جھوٹے کو بددعا کرکے جدا ہوگئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے دونون مین ایک ضرور جھوٹا ہے اگرچہ شرع مین کسی پر جھوٹھ نہ ثابت ہو لیکن قیامت مین خدا حساب کریگا پھر مرد نے اپنا مال مانگا جو جورو کو دیا تھا حضرت نے فرمایا تجھکو اب اوسکے دیے مال پر قابو اور اختیار نہین اگر تو سچا ہے تو وہ مال صحبت داریکی بدلے گیا اور اگر عورت سچی ہے تو مال کا لینا اور بہت سے بعید ہے **عن** سعید بن جبیر قال قلت لابن عمر

رجل قذف امرأته قال فرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اخوی بنی العجلان وقال اللہ یعلم ان احدکما کاذب فہل منکما تائب یرددہا ثلاث مرات فابیا ففرق بینہما **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے مین نے ابن عمر سے کہا اگر کوئی شخص اپنی عورت کو زنا کی تہمت کرے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جدا کر دیا عجلان کے بھائی بہن کو (یعنی عویمر اور اوسکے بی بی کو) آپنے فرمایا اللہ جانتا ہے جو کوئی تم مین جھوٹا ہے پھر کیا تم مین سے کوئی توبہ کرتا ہے تین بار آپنے اسیطرح فرمایا گر مرد اور عورت دونون مین سے کسینے نہ سنا آپنے اون دونون مین جدائی کر دی **عن**

ابن عمر ان رجلا لاعن امرأته فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانتفی من ولدہا ففرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینہما والحق الولد بالمرأۃ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک شخص نے لعان کیا اپنی عورت سے اور اوسکی لڑکی کے نسب کو نفی کیا (یعنی یہ کہا کہ یہ لڑکا میرا نہین ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جدائی کر دی اوسکے اور عورت کی درمیان مین - ابو داؤد نے کہا اس حدیث کو مالک نے فقط روایت کیا) اور ملا دیا لڑکے کو عورت سے (یعنی اوسکا نسب صرف مان سے رہا) ایک روایت مین ہے انکر حملہا فکان ابنہا یدعی الیہا انکار کیا مرد نے اوسکی حمل کا تو لڑکا مان کے نام سے بلایا جاتا

باب اذا شک فی الولد جب لڑکے مین شک ہو تو کیا حکم ہے **عن** ابی ہریرۃ قال

جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من بنی فزارۃ فقال ان امرأتی جاءت بولد اسود فقال ہل لک من ابل

قال نعم قال ما الوانہا قال حمر قال فہل فیہا من اورق قال ان فیہا لورقا قال فانی تراہ قال عسی ان یکون نزعہ عرق قال وہذا عسی ان یکون نزعہ عرق **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میری عورت نے ایک لڑکا سیاہ رنگ کا جنا ہے آپ نے فرمایا کیا تیری پاس کچھ اونٹ بھی مین اوسنے کہا کہ ہان پھر آپنے پوچھا اون اونٹونکا رنگ کیسا ہے وہ بولا سرخ ہے آپنے فرمایا کیا اوس مین کوئی خاکی رنگ کا بھی اونٹ ہے وہ بولا ہان ہے آپنے فرمایا کہ پھر

عنہ بثلاثۃ وھو بالیمن وقعوا علی امرأۃ فی طھر واحد فسال اثنین اتقران لھذا بالولد قالا لا حتی سالھم جمیعاً فجعل کلما سال اثنین قالا لا فاقرع بینھم فالحق الولد بالذی صارت علیہ القرعۃ وجعل علیہ ثلثی الدیۃ قال فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فضحک حتی بدت نواجذہ ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے حضرت علی پاس تین آدمی آئے یمن میں جنھوں نے ایک عورت سے جماع کیا تہا ایک ہی طہر میں تو آپنے دو دو کو الگ کرکے پوچھا کہ تم تیسری کے لیے اس لڑکے کا اقرار کرو انھوں نے نہ مانا اسی طرح تینوں سے پوچھ لیا (تین بار میں) پھر قرعہ ڈالا جسکا نام قرعہ نکلا لڑکے کو اوس سے دلا دیا اور ایک ایک ثلث دیت اُس سے اون دونوں کو دلوایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر ہنسے یہانتک کہ داڑھیں آپکے کہل گئیں ھ قیافہ شناس کو بلائیں گے اوسکے قول پر فیصلہ کرینگے بعضوں کے ... جاوے اوسکو اختیار ہے جس سے چاہے ملحق کر دے بعضوں کے نزدیک سب سے اوسکا نسب ملیگا

النکاح التی کان ینکح بھا اھل الجاھلیۃ جاہلیت کے نکاحوں کا بیان کس طرح ہوتے تہے عن عائشۃ ان النکاح کان فی الجاھلیۃ علی اربعۃ انحاء فکان منھا نکاح الناس الیوم یخطب الرجل الی الرجل ولیتہ فیصدقھا ثم ینکحھا ونکاح آخر کان الرجل یقول لامرأتہ اذا طھرت من طمثھا ارسلی الی فلان فاستبضعی منہ ویعتزلھا زوجھا ولا یمسھا ابدا حتی یتبین حملھا من ذلک الرجل الذی یستبضع منہ فاذا تبین حملھا اصابھا زوجھا اذا احب وانما یفعل رغبۃ فی نجابۃ الولد فکان ھذا النکاح یسمی نکاح الاستبضاع ونکاح آخر یجتمع الرھط دون العشرۃ فیدخلون علی المرأۃ کلھم یصیبھا فاذا حملت ووضعت ومر لیال بعد ان تضع حملھا ارسلت الیھم فلم یستطع رجل منھم ان یمتنع حتی یجتمعوا عندھا فتقول لھم قد عرفتم الذی کان من امرکم وقد ولدت وھو ابنک یا فلان فتسمی من احبت منھم باسمہ فیلحق بہ ولدھا ونکاح رابع یجتمع الناس الکثیر لا تمتنع ممن جاءھا وھن البغایا کن ینصبن علی ابوابھن رایات یکن علما لمن ارادھن دخل علیھن فاذا حملت فوضعت حملھا جمعوا لھا ودعوا لھم القافۃ ثم الحقوا ولدھا بالذی یرون فالتاطہ ودعی ابنہ لا یمتنع من ذلک فلما بعث اللہ محمدا صلی اللہ علیہ وسلم ھدم نکاح اھل الجاھلیۃ کلہ الا نکاح اھل الاسلام ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ جاہلیت کے زمانے میں نکاح چار طرح ہوتا تہا۔ ایک تو ایسا ہی جیسے اس زمانے میں ہے ... کی بیٹی یا بہن سے پیام دیتا وہ مہر مقرر کرکے اوس سے نکاح کر دیتا۔ دوسرا یہ کہ جب عورت حیض سے ... ہوتی تو شوہر کہتا فلان شخص کو بلا بھیج اور اوس سے جماع کروا پھر خاوند اس سے الگ رہتا کبھی جماع نہ کرتا جبتک اسکو معلوم نہو جاتا کہ حاملہ ہوگئی ہے اُس شخص سے جب معلوم ہو جاتا کہ حاملہ ہوگئی ہے اُس وقت اگر خاوند چاہتا تو اس سے جماع کرتا اور یہ اسواسطے کرتے کہ لڑکا عمدہ قوی اور حسین پیدا ہو (تو کسی شریف اور حسین مرد یا سن خوشخان ال امد نجیب ہوتا اپنی عورت

اس مین اوسکا حصہ نہ ہوگا البتہ جو ترکہ تقسیم نہین ہوا اوس مین وسکا بھی حصہ ہوگا مگر جب باپ جسکے اوسکا نسب ملایا جاتا ہے اپنی زندگی مین اسکی نسب کا انکار کرتا ہو تو وارثون کے ملانے سے نہین ملیگا۔ اگر وہ لڑکا ایسے لونڈی سے ہو جسکا مالک اوسکا باپ نہ تھا یا وہ لڑکا آزاد عورت کے پیٹ سے ہو جس سے اوسکی باپ نے زناکی تھی تو اوس کا نسب نہ ملیگا نہ وہ وسکا وارث ہوگا اگرچہ اوسکے باپ نے اپنی زندگی مین اوس کا دعوی کیا ہو کہ یہ میرا بچہ ہے کیونکہ وہ ولدالزنا ہے آزاد کے پیٹ سے ہو یا لونڈی کے پیٹ سے اور ولدالزنا کا نسب ثابت نہین ہوسکتا اگرچہ اوسی کا نطفہ ہو) دوسری روایت مین زنا دیا وہ ہے

وھو ولد زنا لاھلہ من کانوا حرۃ اوامۃ وذلک فیما استلحق فی اول الاسلام فما اقتسم من مال قبل الاسلام فقد مضی یعنی وہ لڑکا ولدالزنا اپنی ماں کے لوگون سے ملجاویگا اور یہ حکم اوس مال مین ہے جو اسلام کے شروع مین تقسیم ہوا ہو اور جو اسلام سے پہلے تقسیم ہو چکا وہ گزر گیا اوسکا کچھ ذکر نہین **باب** فی القافۃ قیافہ جاننے والے کا بیان عن عائشۃ قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مسدد وابن السرح یوما مسرورا وقال عثمان یعرف اساریر وجہہ فقال ای عائشۃ الم تری ان مجززا المدلجی رای زیدا واسامۃ قد غطیا رؤسھما بقطیفۃ وبدت اقدامھما فقال ان ھذہ الاقدام بعضھا من بعض **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے ایکدن خوش خوش عثمان نے کہا آپ کے روے شریف مین خوشی کی لکیرین معلوم ہوتین تہین آپ نے فرمایا اے عائشہ تمکو خبر نہین مجزز مدلجی (ایک قیافہ شناس کا نام ہے) نے زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کو دیکھا دونون نے اپنا سر چادر سے چھپا لیا تھا اور پاؤن کہلے تہے اور کہا یہ پاؤن ایک سے ایک ملتے ہین تو آپ کو خوشی ہوئی کیونکہ اسامہ کالی تھی اور زید گورے اسواسطے عرب اونکے صحت نسب مین گفتگو کرتے تہے قیافہ شناس کے قول سے اونکا خیال دور ہو گیا اسی واسطے امام ثلاثہ کے نزدیک قیافہ شناس کا قول معتبر ہے احکام مین **باب** من قال بالقرعۃ اذا تنازعوا فی الولد جب ایک لڑکے کئی مدعی ہون تو قرعہ ڈالا جاوے عن زید بن ارقم قال کنت جالسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رجل من الیمن فقال ان ثلاثۃ نفر من اھل الیمن اتوا علیا یختصمون الیہ فی ولد وقد وقعوا علی امرأۃ فی طھر واحد فقال لاثنین طیبا بالولد لھذا فغلیا ثم قال لاثنین طیبا بالولد لھذا فغلیا ثم قال لاثنین طیبا بالولد لھذا فغلیا فقال انتم شرکاء متشاکسون انی مقرع بینکم فمن قرع فلہ الولد وعلیہ لصاحبیہ ثلثا الدیۃ فاقرع بینھم فجعلہ لمن قرع فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت اضراسہ او نواجذہ **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہم بیٹھے تھے اتنے مین ایک مرد آیا یمن سے اور بولا کہ یمن مین تین آدمی حضرت علی رض پاس جھگڑتے ہوئے آئے ایک لڑکے مین اور اون تینون نے جماع کیا تھا ایک عورت سے ایک ہی طہر مین آپ نے اون مین سے دو کو الگ کرکے کہا تم دونون اس لڑکے کو تیسرے شخص کو دیدو انہون نے نہ مانا پھر دو کو الگ کرکے اسی طرح کہا انہون نے نہ مانا اور پکارنے چلائے حضرت علی نے کہا تم جھگڑنیوالے شریک ہو مین قرعہ ڈالونگا جس کے نام پر قرعہ نکلے وہ لڑکا لے لے اور اپنے دونو ساتھیون کو ایک ایک تہائی دیت ادا کرے پھر آپ نے قرعہ ڈالا اور جسکے نام پر قرعہ نکلا لڑکا اوسکو دلوادیا یہہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہانتک کہ آپکی کچلیان یا ڈاڑہین کھل گئین عن زید بن ارقم قال اتی علی رضی اللہ

رباح قال زوجني اهلي امة لهم رومية فوقعت عليها فولدت غلاما اسود مثلي فسميته عبد الله ثم وقعت عليها فولدت غلاما اسود مثلي فسميته عبيد الله ثم طبن لها غلام لاهلي رومي يقال له يوحنه فراطنها بلسانه فولدت غلاما كانه وزغة من الوزغات فقلت لها ما هذا فقالت هذا ليوحنه فرفعنا الى عثمان احسبه قال مهدي قال فسالهما فاعترفا فقال لهما اترضيان ان اقضي بينكما بقضاء رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى ان الولد للفراش واحسبه قال فجلدها وجلده وكانا مملوكين ترجمہ رباح سی روایت ہی میری گھر کے لوگون نے میرا نکاح اپنی ایک رومیہ لونڈی سے کردیا مین نے اوس سے جماع کیا تو ایک سانولا لڑکا میرا سا پیدا ہوا مین نے اوسکا نام عبد اللہ رکھا پھر مین نے اوس سے جماع کیا پہر ایک سانولا سا لڑکا میرا سا پیدا ہوا مین نے اوسکا نام عبید اللہ رکھا پھر اسکو ایک غلام نے جو میری گھر کے لوگون کا تھا پھانس لیا وہ بھی رومی تہا اوسکا نام یوحنہ تہا اوس نے اپنی زبان مین اوس سے کچھ باتین کین پھر ایک اور لڑکا پیدا ہوا گویا ایک گرگٹ تہا گرگٹون مین سی (یعنی سرخ تہا رومیون کے رنگ پر) مین نی کہا یہ کیسا اوس نے کہا یوحنہ کا ہی ہم نے یہ مقدمہ حضرت عثمان پاس پیش کیا انہون نے غلام اور لونڈی کو بلاکر پوچھا دونون نے اقبال کیا تب انہون نی کہا تم راضی ہو مین تمہارا اوسطرح فیصلہ کردون جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا لڑکا صاحب فراش کا ہے ۔ راوی نے کہا مجھی گمان ہی پہر حضرت عثمان نے غلام اور لونڈی دونونکو کوڑی مارے **باب** من احق بالولد لڑکے کی پرورش کا حقدار کون ہی عن عبد الله بن عمرو ان امراة قالت يا رسول الله ان ابني هذا كان بطني له وعاء وثديي له سقاء وحجري له حواء وان اباه طلقني واراد ان ينتزعه مني فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم انت احق به ما لم تنكحي ترجمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا بیٹا ہی میرا پیٹ اوسکا غلاف تہا اور میری چھاتی اوسکے پینے کا برتن تھی اور میری گود اسکا گھر تھی اب اسکے باپ نے مجھے طلاق دیدی ہی اور چاہتا ہی کہ لڑکا مجھ سے چھین لے آپ نے فرمایا تو اوسکی حقدار ہی جبتک نکاح نکری کسی اور سے عن هلال بن اسامة ان ابا ميمونة سلمى مولى من اهل المدينة رجل صدق قال بينما انا جالس مع ابي هريرة جاءته امراة فارسية معها ابن لها فادعياه وقد طلقها زوجها فقالت يا ابا هريرة ورطنت بالفارسية زوجي يريد ان يذهب بابني فقال ابو هريرة استهما عليه ورطن لها بذلك فجاء زوجها فقال من يحاقني في ولدي فقال ابو هريرة اللهم اني لا اقول هذا الا اني سمعت امراة جاءت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا قاعد عنده فقالت يا رسول الله ان زوجي يريد ان يذهب بابني وقد سقاني من بئر ابي عنبة وقد نفعني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم استهما عليه فقال زوجها من يحاقني في ولدي فقال النبي صلى الله عليه وسلم هذا ابوك وهذا امك

کہو بلانے کی اجازت دیتی تاکہ اوسکا نطفہ حاصل کرین اور اپنے خاندان مین بھی ویسی اولاد ہونے لگے یہہ فعل مشرکون کا درحقیقت مرغ یا کبوتر کے انڈے لینے سے کم نہ تہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ) اس نکاح کو نکاح الاستبضاع کہتی تہی اور ایک تیسرا نکاح تہا وہ یہ کہ آٹھہ دس آدمی ایک عورت کے پاس آیا جایا کرتے ہر ایک اوس سے صحبت کرتا جب وہ حاملہ ہو جاتی اور جنتی تو جننے کی بعد چند روز اون سب کو بلا بہیجتی پہر نہ ہو سکتا کہ کوئی نہ آوے سب آکر اوسکے پاس جمع ہوتے وہ اون سے کہتی تم اپنا حال جانتے ہو اب مین جنی ہون اور وہ لڑکا تم مین سے فلانی کا ہے جسکا چاہتی نام لے دیتی پہر وہ لڑکا اوسی کا ہو جاتا [illegible] چوتھی قسم کا نکاح وہ یہہ تہا کہ بہت سے آدمی ایک عورت پاس آتے جاتے وہ کسی کو نہ روکتی اور ایسی عورتون کو بغایا [illegible] کہتے وہ عورت جو زانیہ ہو جسکو کنچنی اور کسبی اور رنڈی کہتے ہین) اون کے دروازون پر جھنڈی ہوتی تھی جو چاہتا ان کے پاس جاتا جب وہ حاملہ ہوتی اور جنتی تو اوسکے سب آشنا جمع ہوتے اور قیافہ شناسونکو بلاتی بعد [illegible] کا لڑکا کہتے جسے اوس لڑکے کو ملا دیتے وہ کچھہ نہ کہہ سکتا جب اللہ جل جلالہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بہیجا [illegible] آپ نے جاہلیت کی نکاحون کو باطل کر دیا اور ڈہا دیا اور وہی نکاح رہ گیا جو آج کل اہل اسلام مین مروج ہے (یعنی [illegible] مین موقوف ہوئین)

باب الولد للفراش لڑکا اوسی کا ہوگا جسکی بی بی یا لونڈی ہے **عن** [illegible] ابی وقاص و عبد بن زمعة الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ابن امة زمعة فقال [illegible] عتبة اذا قدمت مكة ان انظر الی ابن امة زمعة فاقبضه فانه ابنه وقال عبد بن [illegible] امة ابی ولد علی فراش ابی فرای رسول الله صلی الله علیه وسلم شبها بینا بعتبة فقال الولد للفراش واحتجبی منه یا سودة زاد مسدد فی حدیثه وقال هو اخوك یا عبد **ترجمہ** حضرت عائشہ [illegible] وقاص اور عبد بن زمعہ نے جہگڑا کیا زمعہ کی لونڈی کے لڑکے مین سعد نے کہا میرے بہائی عتبہ نے مجہکو [illegible] مکہ مین آؤن تو اوس لونڈی کے لڑکے کو لیلون کیونکہ وہ میرا لڑکا ہے عبد بن زمعہ نے کہا وہ میرا بہائی [illegible] پیدا ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس لڑکے کو دیکھا تو کھلم کھلا مشابہ تہا عتبہ سے آپنے فرمایا [illegible] (یعنی صاحب فراش کا [illegible] فراش بچھونے کو کہتے ہین عورت مرد کو بچھونا ہے) اور زنا کرنیوالی کے لیے پتھر مین (یعنی [illegible] فرمایا اے سودہ تو اوس سے پردہ کیا کر ہر چند کہ قاعدہ شرع کی بموجب وہ زمعہ کا لڑکا کیا گیا تو سودہ بنت [illegible] عتبہ کا نطفہ تہا آپ نے پردے کو فرمایا اور عبد بن زمعہ سے کہا وہ تیرا بہائی ہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده [illegible] یا رسول الله ان فلانا ابنی عاهرت بامه فی الجاهلیة فقال رسول الله صلی الله [illegible] فی الاسلام ذهب امر الجاهلیة الولد للفراش وللعاهر الحجر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے [illegible] ہوا اور بولا یا رسول اللہ فلانا شخص میرا بیٹا ہے مین نے اوسکی ماں سے جاہلیت مین زنا کی تہی آپ نے فرمایا اب [illegible] نہین ہو سکتا جاہلیت کی رسم مٹ گئی اب تو لڑکا صاحب فراش کا ہے اور زنا کرنے والی کیواسطے پتہر ہین **عن**

دونک بنت عمک فحملتها فاختصر الخبر قال و قال جعفر ابنة عمی و خالتها تحتی فقضی بها النبی صلی
الله علیه وسلم لخالتها و قال الخالة بمنزلة الام ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے جب ہم مکہ سے نکلے تو ہمارے پیچھے ہو گئے
حمزہ کی بیٹی پکارنے لگی چچا چچا سو علی رض نے اوسکو اوٹھا لیا اور ہاتھ پکڑ کر حضرت فاطمہ رض کو دیا اور کہا لو اپنی چچا کی بیٹی کو حضرت
فاطمہ کو اوسکو اپنے ساتھ بٹھا لیا بعد اوسکے بھی قصہ بیان کیا جعفر نے کہا وہ میری چچا کی بیٹی ہے اور اوسکی خالہ میرے نکاح مین
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی خالہ کو دلا دی اور فرمایا خالہ مثل ماں کی ہے **باب فی عدة المطلقة** مطلقہ
کی عدت کا بیان عن اسماء بنت یزید بن السکن الانصاریة انها طلقت علی عهد رسول الله صلی الله علیه
وسلم ولم یکن للمطلقة عدة فانزل الله عز وجل حین طلقت اسماء بالعدة للطلاق فکانت اول من
انزلت فیها العدة للمطلقات ترجمہ اسماء بنت یزید سے روایت ہے اونکو طلاق دیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانے مین اوس وقت مطلقہ کی کوئی عدت نہ تھی تب اللہ تعالی نے عدت کی آیت اوتاری والمطلقات یتربصن بانفسهن
ثلثة قروء یعنی طلاق والیان اپنی تئین روکے رکہین تین طہر یا تین حیض تک تو اسماء وہ عورت ہے جسکی شان مین سب سے
پہلے یہ آیت طلاق کی عدت کی اوتری **باب فی نسخ ما استثنی به من عدة المطلقات** طلاق کی عدت کے
آیت مین سے جو منسوخ ہوا عن ابن عباس قال والمطلقات یتربصن بانفسهن ثلثة قروء وقال واللائی
یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم فعدتهن ثلاثة اشهر فنسخ من ذلک وقال وان طلقتموهن من قبل
ان تمسوهن فما لکم علیهن من عدة تعتدونها ترجمہ ابن عباس نے کہا اللہ نے جو فرمایا طلاق والیان روکے
رکہین اپنی تئین تین طہر یا تین حیض تک اسمین سے وہ عورتین نکالی گئین جو حیض سے مایوس ہو جاوین فرمایا جو عورتین نا امید
ہون حیض سے اونکی عدت تین مہینے ہین (اسیطرح جنکو حیض نہ آیا ہو یا حاملہ ہون تو اونکی عدت وضع حمل ہے) اور وہ عورتین بھی
نکالی گئین جنکو قبل جماع کے طلاق دیا جاوے ایسی عورتون کے لیے فرمایا اون پر کچھ عدت نہین ہے **باب فی المراجعة**
رجعت کا بیان عن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم طلق حفصة ثم راجعها ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حفصہ کو طلاق دیا پھر اون سے رجعت کی **باب فی نفقة المبتوتة**
جس عورت کو تین طلاق دی جاوین اوسکی نفقہ کا بیان عن فاطمة بنت قیس ان ابا عمرو بن حفص طلقها البتة وهو
غائب فارسل الیها وکیله بشعیر فتسخطته فقال والله ما لک علینا من شیء فجاءت رسول الله
صلی الله علیه وسلم فذکرت ذلک له فقال لها لیس لک علیه نفقة وامرها ان تعتد فی بیت ام شریک
ثم قال ان تلک امراة یغشاها اصحابی اعتدی فی بیت ابن ام مکتوم فانه رجل اعمی تضعین ثیابک واذا
حللت فاذنینی قالت فلما حللت ذکرت له ان معاویة بن ابی سفیان وابا جهم خطبانی فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم اما ابو جهم فلا یضع عصاه عن عاتقه واما معاویة فصعلوک لا مال له انکحی اسامة

نذ بیدہ ایہما شئت فاخذ بید امہ فانطلقت بہ **ترجمہ** ہلال بن اسامہ سے روایت ہی کہ ابا میمونہ جسکا نام
سلمی تہا اہل مدینہ کا مولے بولا اور وہ سچا آدمی تہا کہ مین ابوہریرہ رضہ کے ساتہہ بیٹہا ہوا تہا اتنی مین ایک فارسی عورت
آئی اوسکی ساتہہ ایک لڑکا تہا عورت چاہتی تھی وہ لڑکا میری پاس رہی اور اوسکا خاوند چاہتا تہا میری پاس رہی اور خاوند نے
اوسکو طلاق دیدیا تہا وہ بولی ای ابا ہریرہ فارسی مین گفتگو کی میرا خاوند چاہتا ہی کہ مجہسی میری بیٹے کو لیلی ابوہریرہ نے
کہا دونوا وسپر قرعہ ڈالو اور فارسے مین اوسکو سمجہا دیا پہر اوسکا خاوند آیا وہ کہنی لگا کون جہگڑتا ہے مجہسے میری لڑکی مین ابوہریرہ
نی کہا یا اللہ مین نہین کہتا یہ مگر اس وجہ سے کہ مین سنتا تہا ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور مین آپکے پاس
بیٹہا تہا بولی یا رسول اللہ میرا خاوند چاہتا ہی کہ میری بیٹے کو مجہہ سے چہین لے حالانکہ وہ مجہکو پانی پلاتا ہے کنوئین سی ابو عنبہ کے
سی لاکر اور نفع پہونچاتا ہی مجہکو یعنی اس عمر کو پہونچا پال پوس کر بڑا کیا اب خاوند چہیننا چاہتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونون
قرعہ ڈالو وسپر خاوند نی کہا کون جہگڑتا ہی مجہہ سے میری لڑکے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی لڑکی سی فرمایا یہ تیرا باپ ہے
اور یہ تیری ماں ہی تجہے اختیار ہی جسکا چاہی ہاتہہ پکڑلے اوس نے اپنی ماں کا ہاتہہ پکڑلیا وہ لیکر چلی گئی **ف** امام شافعی کی
یہی حدیث دلیل ہی اونکے نزدیک لڑکے کو اختیار دینا چاہیے جہاں اوسکا جی چاہے رہی اور ابوحنیفہ کے نزدیک جبتک لڑکا
کمسن ہے تو ماں کے پاس رہے جب آپ کہانی پینے پہننے استنجا کرنے لگے تو باپ کے پاس رہی **عن علی رضی اللہ عنہ قال خرج**
زید بن حارثۃ الی مکۃ فقدم بابنۃ حمزۃ فقال جعفر انا اخذہا انا احق بہا ابنۃ عمی وعندی خالتہا وانما الخالۃ ام فقال علی انا احق بہا ابنۃ عمی وعندی ابنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی احق بہا فقال زید انا احق بہا انا خرجت الیہا وسافرت وقدمت بہا فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر حدیثا قال واما الجاریۃ فاقضی بہا لجعفر تکون مع خالتہا وانما الخالۃ ام **ترجمہ** حضرت علی رضہ سے روایت ہی زید بن
حارثہ مکہ کو گئی وہاں سی حضرت حمزہ رضہ کی بیٹی کو لائی جعفر بن ابیطالب نے کہا مین اسکو لونگا مین اسکا حقدار ہون میری چچا کی بیٹی
ہی اور میرے پاس اسکی خالہ ہی خالہ مثل ماں کے ہوتی ہی پہر حضرت علی نے کہا مین اس لڑکے کا زیادہ حقدار ہون کیونکہ میری چچا کے
بیٹی ہی اور میری پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹی ہین اور وہ اسکی حقدار ہین رکیونکہ اون کی بہن ہی ہے اس لیے کہ حضرت
حمزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دودہ بہائی بہی تہی اور پہپہی بہی ہی) زید نے کہا مین اسکا حقدار ہون اسواسطے کہ مین مکے گیا
اور سفر کیا اور اسکو لیکر آیا (دوسری یہ کہ زید اور حمزہ کو آنحضرت نی بہائی بنا دیا تہا تو بہائی کی بیٹی ہی) پہر رسول اللہ صلعم نکلے اور
فرمایا یہ لڑکی جعفر پاس رہیگی اپنی خالہ کی پرورش مین کیونکہ خالہ مثل ماں کی ہی (تو بعد ماں کے خالہ کو حق ہے) **عن عبد الرحمن**
بن ابی لیلی بہذا الخبر ولیس بتمامہ قال وقضی بہا لجعفر وقال ان خالتہا عندہ **ترجمہ** دوسری روایت مین
یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ لڑکی جعفر کے پاس رہے کیونکہ اون کے نکاح مین اوسکی خالہ ہے اور خالہ مثل ماں کے
ہی **عن علی قال لما خرجنا من مکۃ تبعتنا بنت حمزۃ تنادی یا عم یا عم فتناولہا علی فاخذ بیدہا وقال**

عن فاطمة بنت قيس قال كنت عند رجل من بني مخزوم فطلقني البتة ثم ساق نحو حديث مالك قال فيه ولا تفوتيني بنفسك ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہی مین ایک شخص کے پاس تھی بنی مخزوم مین سے اوس نے مجھے طلاق دیا پھر بھی قصہ بیان کیا پھر بھی حدیث بیان کی آنحضرت صلعم نے فرمایا مت کھو دیجیو اپنی تئین مجھسی یعنی ایسا نہ کیجیو کہ عدت گذرنے کے بعد بغیر مجھسے پوچھے نکاح کر لے) عن فاطمة بنت قيس ان زوجها طلقها ثلاثا ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہی اون کے خاوند نی اونکو تین طلاق دیے تھے عن فاطمة بنت قيس ان زوجها طلقها ثلاثا فلم يجعل لها النبي صلى الله عليه وسلم نفقة ولا سكنى ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہی اونکے خاوند نی اونکو طلاق دیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو خرچ دلایا نہ مکان رہنے کو عن فاطمة بنت قيس انها كانت عند ابي حفص بن المغيرة وان ابا حفص بن المغيرة طلقها اخر ثلاث تطليقات فزعمت انها جاءت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستفتته في خروجها من بيتها فامرها ان تنتقل الى ابن ام مكتوم الاعمى فابى مروان ان يصدق حديث فاطمة في خروج المطلقة من بيتها قال عروة انكرت عائشة رضي الله عنها على فاطمة بنت قيس ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہی وہ ابا حفص بن المغیرہ کے نکاح مین تھی اُنھون نے اوسکو تین طلاق مین سے آخری طلاق یعنی تیسرا طلاق دیا فاطمہ نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئی اور آپ سے پوچھا اوس گھر سے نکلنے کو آپ نے فرمایا ابن ام مکتوم اندھے کے گھر مین جا کر رہ مروان بن الحکم نے جب یہ حدیث سنی تو اوس نے انکار کیا کہ تصدیق کرے فاطمہ بنت قیس کی مطلقہ کے گھر سے نکلنے کے باب مین ف مطلقہ کو عدت کے گھر سے نکل کر اور جگہہ رہنا درست نہین مگر جب کوئی سخت ضرورت لاحق ہو مثلاً کرایہ نہ ہو یا مکان گر پڑے یا مالک مکان جبراً نکال دے تو یہان بھی لوگ کہتے ہین کہ ضرورت تھی فاطمہ بنت قیس بد زبان تھین اپنے پہلے گھر مین لوگ انکا رہنا گوارا نہ کرتے تھے سو وہ نکی یہا حضرت عائشہ نے فاطمہ بنت قیس کے حدیث کا انکار کیا عن عبيد الله قال ارسل مروان الى فاطمة فسألها فاخبرته انها كانت عند ابي حفص وكان النبي صلى الله عليه وسلم امر علي بن ابي طالب يعني على بعض اليمن فخرج معه زوجها فبعث اليها بتطليقة كانت بقيت لها وامر عياش بن ابي ربيعة والحرث بن هشام ان ينفقا عليها فقالا والله ما لها نفقة الا ان تكون حاملا فاتت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا نفقة لك الا ان تكوني حاملا واستاذنته في الانتقال فاذن لها فقالت اين انتقل يا رسول الله قال عند ابن ام مكتوم وكان اعمى تضع ثيابها عنده ولا يبصرها فلم تزل هناك حتى مضت عدتها فانكحها النبي صلى الله عليه وسلم اسامة فرجع قبيصة الى مروان فاخبره بذلك فقال مروان لم نسمع هذا الحديث الا من امرأة فسنأخذ بالعصمة التي وجدنا الناس عليها فقالت فاطمة حين بلغها ذلك بيني وبينكم كتاب الله قال الله تعالى فطلقوهن لعدتهن حتى لا تدري لعل الله يحدث بعد ذلك

بن زید قالت فکرهته ثم قال انکحی اسامة بن زید فنکحته فجعل الله فیه خیرا کثیرا واغتبطت

ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہی کہ ابو عمرو بن حفص نے اوسکو تین طلاق دی اور وہ کہین گئی ہوئے تہے اون کی وکیل نی اوسکو جو بھیجی کہانے کو فاطمہ نے اوسکو ناپسند کیا وہ بولا قسم خدا کی تمہارا کچہ ہم کو دینا نہین آتا فاطمہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور آپسے بیان کیا آپ نے فرمایا بیشک تیرا خرچ اوسپر نہین ہی اور حکم کیا فاطمہ کو عدت کرنیکا ام شریک کے گہر مین پہر آپ نے کہا وہان اکثر میرے اصحاب آیا جایا کرتی ہین تو عبد اللہ بن ام مکتوم کے گہر مین عدت کر کیونکہ وہ اندہا ہی اگر تو کپڑے اوتار ہی گی تو پردہ کی حاجت نہوگی جب تیری عدت پوری ہوجاوی تو مجہہ سے خبر کرنا جب میری عدت پوری ہوئی مین نے آپسے بیان کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم نے مجہہ سے پیام دیاہی نکاح کا حضرت نے فرمایا کہ ابو جہم تو اپنی لاٹھے کندہی سے نہین اوتارتا۔ یعنی بہت مارا کرتا ہی اور معاویہ تو مفلس قلاش ہے کہ اوسکے پاس کچہہ مال نہین تو اسامہ سے نکاح کر **ف** یہہ حضرت فاطمہ بنت قیس سے کہا جب کہ اوسکی خاوند ابو عمرو بن حفص نے اوسکو تین بار طلاق دی تو ابو جہم اور معاویہ بن سفیان نے اوسکو نکاح کا پیغام دیا فاطمہ بنت قیس نے حضرت سے صلاح پوچہی کہ مین ابو جہم سے نکاح کرون یا معاویہ سے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلاح دینے مین کسیکا عیب بیان کرنا درست ہی کہ مشورہ پوچہنے والا دہوکا نکہاوی یہہ غیبت مین داخل نہین **ت** مین نے اسامہ کو ناپسند کیا پہر آپ نے فرمایا اسامہ سے نکاح کر مین نے اون سے نکاح کیا اللہ نے بہت بہتر کیا اور لوگ مجہہ پر رشک کرنے لگے

عن فاطمة بنت قیس ان ابا حفص بن المغیرة طلقها ثلاثا وساق الحدیث فیه وان خالد بن الولید ونفرا من بنی مخزوم اتوا النبی صلی الله علیه وسلم فقالوا یا نبی الله ان ابا حفص بن المغیرة طلق امراته ثلاثا وانه ترك لها نفقة یسیرة فقال لا نفقة لها وساق الحدیث وحدیث مالك اتم

ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہی کہ ابا حفص بن المغیرہ نے اونکو تین طلاق دی پہر یہی حدیث بیان کی خالد بن الولید اور چند لوگون نے بنی مخزوم مین سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر یا رسول اللہ ابا حفص بن المغیرہ نے اپنی بی بی کو تین طلاق دی اور خرچ ذرا سا چہوڑا سا آپ نے فرمایا اوسکی واسطے نفقہ نہین ہے **ف** امام احمد کے نزدیک مطلقہ ثلاث کو جو حاملہ نہو نفقہ ہے نہ سکنی ہے حدیث سی اور مالک اور شافعی کی نزدیک سکنی ہے مگر نفقہ نہین ہی اور ابو حنیفہ کے نزدیک نفقہ اور سکنی دونون ہیں دلیل اون کی حضرت عمر کا قول ہی جو صحابی کے سامنی تہا

عن فاطمة بنت قیس ان ابا عمرو بن حفص المخزومی طلقها ثلاثا وساق الحدیث وخبر خالد بن الولید قال فقال النبی صلی الله علیه وسلم لیست لها نفقة ولا مسکن قال فیه وارسل الیها النبی صلی الله علیه وسلم ان لا تسبقینی بنفسك ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہی ابا حفص مخزومی نے اون کو تین طلاق دی پہر یہی حدیث بیان کی اور خالد بن الولید کا حال بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اوسکی واسطے نفقہ ہے نہ سکنی رہنی کی جگہہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو کہلا بہیجا کہ بن پوچہے مجہسے کسی سے نکاح نہ کر بیٹہیو **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا ہی کہ مطلقہ ثلاث کو نہ نفقہ ہی نہ سکنی

فی مکان وحش فخیف علی ناحیتها فلذلک ارخص لها رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ عروہ سے روایت ہے ام المومنین
عائشہ رض فاطمہ بنت قیس کی حدیث پر بہت اعتراض کرتے تہین اور کہتی تھین کہ فاطمہ کو جو اوسکے گہر سے اوٹھنے کی اجازت ہوئی
تو اسوجہ سے کہ وہ ایک ڈہنڈا کہنڈر مکان مین تہین وہان ڈر معلوم ہوتا تہا اسواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو
اوٹہنے کی اجازت دی عن عروة بن الزبیر انه قیل لعائشة الم تری الی قول فاطمة قالت اما انه لا خیر لها
فی ذلک ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے لوگون نے حضرت عائشہ رض سے کہا آپ نہین دیکہتین فاطمہ بنت قیس کی حدیث
کو انہون نے کہا یہ بات اوسکے لیے اچھی نہین کہ لوگون کو اسطرح حدیث بیان کرے جس سے مغالطہ ہو) عن سلیمان بن یسار
فی خروج فاطمة قال انما کان ذلک من سوء الخلق ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ فاطمہ اوس گھر سے اس
لیے نکلین کہ بدزبان تہین عن القاسم بن محمد و سلیمان بن یسار انه سمعهما یذکران ان یحیی بن سعید بن العاص
طلق بنت عبد الرحمن بن الحکم البتة فانتقلها عبد الرحمن فارسلت عائشة رضی الله عنها الی مروان بن الحکم
وهو امیر المدینة فقالت له اتق الله واردد المرأة الی بیتها فقال مروان فی حدیث سلیمان ان عبد الرحمن
غلبنی وقال مروان فی حدیث القاسم او ما بلغک شان فاطمة بنت قیس فقالت عائشة لا یضرک
ان لا تذکر حدیث فاطمة فقال مروان ان کان بک الشر فحسبک ما کان بین هذین من الشر ترجمہ قاسم بن محمد
اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ یحیی بن سعید بن عاص نے تین طلاق دیے عبد الرحمن بن حکم کی بیٹی کو (مروان کی بہتیجی کو)
عبد الرحمن نے اوس گھر سے اپنی بیٹی کو اوٹہا لیا حضرت عائشہ نے ایک آدمی کو مروان بن حکم پاس بھیجا اور وہ اون دنون
حاکم تہا مدینے کا اور کہلا بہیجا کہ اللہ سے ڈر اور عورت کو اپنے پہلے مکان بہیجدے (کیونکہ عدت کے مکان سے عدت ختم ہونے تک
اوٹھنا نہ چاہیے) تو ایک روایت مین ہے مروان نے جواب دیا کہ عبد الرحمن نے مجھکو مجبور کر دیا دوسری روایت مین ہے مروان
نے کہا کیا آپ کو حدیث فاطمہ بنت قیس کی نہین پہونچی (انکو حضرت صلعم نے گہر بدلنے کی اجازت دی) حضرت عائشہ نے
کہا اگر تو فاطمہ کی حدیث بیان نہ کرتا تو کیا نقصان تہا (یعنی وہان تو ایک مجبوری تھی اسوجہ سے آپ نے اوٹھنے کی اجازت دی)
مروان نے کہا اگر تم بھی کہو کہ وہان شر کا خوف تہا تو یہان بھی وہی شر ہے یحیی مین اور اون کی بی بی مین (پھر مکان بدلنا
کیا مضایقہ ہے) عن میمون بن مهران قال قدمت المدینة فدفعت الی سعید بن المسیب فقلت فاطمة بنت
قیس طلقت فخرجت من بیتها فقال سعید تلک امرأة فتنت الناس انها کانت لسنة فوضعت علی
یدی ابن ام مکتوم ترجمہ میمون بن مهران سے روایت ہے مین مدینے مین آیا تو سعید بن المسیب پاس گیا اور کہا فاطمہ بنت
قیس کو طلاق دیا گیا تہا اور وہ اپنے گہر سے نکل گئی تہی سعید نے کہا فاطمہ بنت قیس ایک عورت ہے جسنے لوگون کو فتنے مین ڈال دیا
اصل حقیقت یہ تھی کہ وہ بدزبان تھی تو عبد اللہ بن ام مکتوم کے گھر مین رکھی گئی (اسواسطے پہلے گہر سے اوٹھائی گئی)

باب فی المبتوتة تخرج بالنهار جس عورت کو تین طلاق دیے جاوین وہ دن کو نکلا کرے عن جابر قال طلقت خالتی

امرا قالت فاى امر يحدث بعد ذلك امرا قالت فاى امر يحدث بعد الثلاث ترجمہ عبید اللہ سے روایت ہے کہ مروان نے فاطمہ پاس کسیکو بھیجا پوچھنے کو اوسنے بیان کیا کہ مین ابو حفص کے نکاح مین تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابیطالب کو امیر بنا کر یمن بھیجا تھا اونکے ساتھ میرا خاوند بھی گیا تھا اوسنے ایک طلاق جو باقی رہ گیا تھا (تین مین) مجھے کہلا بھیجا اور حکم کیا عیاش بن ابی ربیعہ اور حارث بن ہشام کو خرچ دینے کا میرے واسطے اون دونوں نے کہا قسم خدا کی اوس کے واسطے خرچ نہیں ہے البتہ اگر حاملہ ہوتے تو اوسکو خرچ ملتا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا بیشک تیرے واسطے خرچ نہیں ہے مگر یہ کہ تو پیٹ سے ہوتے اور مین نے آپ سے اجازت چاہی اوس مکان سے اوٹھنے کی آپنے اجازت دی تو مین نے پوچھا کہاں ہوں یا رسول اللہ آپنے فرمایا عبد اللہ بن ام مکتوم پاس وہ اندھا ہے فاطمہ کپڑے اپنے اوتار ڈالتی اوسکو دکھائی نہ دیتا تھا وہین رہے عدت گزرنے تک بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا نکاح اسامہ سے کر دیا قبیصہ نے لوٹ کر یہ حال مروان سے کہا مروان نے کہا ہم نے اس حدیث کو نہیں سنا مگر ایک عورت کے منہ سے تو ہم اوسی کے پیروی کرینگے جسپر لوگ ہوں گے فاطمہ بنت قیس کو جب اسکی خبر پہونچی اوسنے کہا ہمارے تمہارے بیچ مین اللہ کے کتاب ہے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء الآیۃ جب تم طلاق دو عورتوں کو تو طلاق دو عدت کی شروع ہوتے ہی یعنے طہر مین اور شمار کرو عدت کو اور ڈرو اللہ سے اور مت نکالو اونکو اپنے گھروں سے نہ وہ نکلین مگر یہ کہ صریح بیحیائی کا کام کرین یہ اللہ کے حدین ہین جو اللہ کے حدون سے بڑھ جاوے اوسنے اپنی جان پر ظلم کیا وہ نہیں جانتا اللہ بعد اسکے شاید کوئی نئی بات نکالی یعنے خاوند کا دل پھر جاوے اور طلاق سے رجعت کر لے) تو تین طلاق کے بعد کیا نئی بات ہوگی پس معلوم ہوا کہ گھر سے نہ نکالنا اور نہ نکلنا ایک یا دو طلاق کے بعد ہے) عن الزهرى ان قبيصة بن ذويب حدثه بمعنى دل على خبر عبيد الله بن عبد الله حين قال فرجع قبيصة الى مروان فاخبره بذلك ترجمہ زہری نے قبیصہ بن ذویب سے ایسا ہی نقل کیا جیسے عبید اللہ کی حدیث اوپر گزری بعد اوسکے قبیصہ مروان بن الحکم پاس آئے اور اوس سے بیان کیا جو فاطمہ بنت قیس نے کہا

باب من انکر ذلک علی فاطمة

جس نے فاطمہ بنت قیس کے حدیث کو نہ مانا عن ابى اسحاق قال كنت فى المسجد الجامع مع الاسود فقال اتت فاطمة بنت قيس عمر بن الخطاب رضى الله عنه فقال ما كنا لندع كتاب ربنا وسنة نبينا صلى الله عليه وسلم لقول امرأة لا ندرى احفظت ام لا ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے مین جامع مسجد مین اسود کے ساتھ بیٹھا تھا انہوں نے کہا فاطمہ بنت قیس حضرت عمر بن الخطاب رض کے پاس آئے اور یہی حدیث بیان کی حضرت عمر نے کہا ہم ایسے نہیں جو اللہ کی کتاب کو اور اپنے پیغمبر کی سنت کو ایک عورت کے کہنے سے چھوڑ دین معلوم نہیں اوس عورت کو یاد رہا یا نہ رہا (کتاب اللہ سے مراد وہی آیت ہے جو اوپر گزری اور سنت سے مراد وہ حدیث ہے جسکو عمر نے روایت کیا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مطلقہ ثلاث کو سکنی اور نفقہ ملیگا۔ مگر یہ روایت محفوظ نہیں ہے) عن عروة قال لقد عابت ذلك عائشة رضى الله عنها اشد العيب يعنى حديث فاطمة بنت قيس وقالت ان فاطمة كانت

کے خوشبو کی حاجت نہین مگر مینے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے حلال نہین اوس عورت کو جو خدا اور قیامت
کو مانتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسی مردے کے غم مین سوگ کرے اور اپنا سنگار چھوڑ دے مگر اپنے خاوند کے موت پر چار مہینے اور
دس دن سوگ کرے پھر زینب نے کہا مین زینب بنت جحش پاس گئی جب اون کے بھائی مر گئے (عبید اللہ بن جحش) انہون نے
خوشبو منگا کر لگائی بعد اوسکے کہا قسم خدا کی مجھے خوشبو کی احتیاج نہین ہے مگر مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپ فرماتے تھے منبر پر نہین درست ہے اوس عورت کو جو ایمان لاوے اللہ پر اور پچھلے دن پر سوگ کرنا کسی مردے پر تین دن سے زیادہ مگر
خاوند پر چار مہینے دس دن تک کہا زینب نے مین نے اپنی مان ام سلمہ سے سنا وہ کہتی تھین ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئی اور بولی یا رسول اللہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا اور اوسکی آنکھین دکھتی ہین کیا سرمہ لگا دین آپ نے فرمایا نہین دو بار فرمایا یا تین
بار فرمایا ہر بار یہی کہا کہ نہین (یعنی سرمہ لگانیکی اجازت نہ دی مگر دوسری حدیث مین اجازت ہے رات کو لگا لے دن کو پونچھ ڈالے)
اور فرمایا کہ اب تو مدت صرف چار مہینے دس دن ہین اور جاہلیت مین تم مین سے ایک سال کے بعد مینگنی پھینکتی حمید راوی نے کہا مین
نے زینب سے پوچھا مینگنی پھینکنی سے کیا مراد ہے انہون نے کہا جاہلیت کے زمانے مین جب عورت کا خاوند مر جاتا تو ایک گھونسلے مین
گھس جاتی اور بری (یعنی پرانے گلے سڑے) کپڑے پہن لیتی نہ خوشبو لگاتی نہ کچھ یہانتک کہ ایک سال پورا ہوتا پھر ایک جانور لایا جاتا
گدھا یا بکری یا پرندہ وہ اوسکو اپنے بدن سے ملتی کم ایسا ہوتا کہ وہ جانور زندہ رہتا بلکہ اکثر مر جاتا بعد اوسکے ایک مینگنی اوسکو دیتی وہ
اوسکو پھینکتی پھر عدت سے باہر آتی اب جو چاہے خوشبو وغیرہ لگاتی **ف** یعنی جاہلیت مین ایسے ایسے سخت تکلیفین اوٹھاتی تھین
میعاد بھی بہت تھی پھر جب کیونکر بسر کرتین تھین۔ اب تو کوئی تکلیف نہین رہی میعاد بھی بہت کم ہو گئی چار مہینے دس دن رہ گئے
وہ جانور مر جاتا تھا اس لیے کہ بہت زور سے ملا جاتا ہوگا یا شیاطین کا فریب ہوگا اون کے گمراہ کرنیکے لیے تاکہ وہ جانین کہ ہماری
بلا اس جانور کے سر پڑی جیسے اب بھی بعض جاہلون کا یہی اعتقاد ہوتا ہے **باب** فی المتوفی عنہا تنتقل جس
عورت کا خاوند مر جاوے وہ بھی عدت تک اوس گھر سے نہ اوٹھے **عن** زینب بنت کعب بن عجرة ان الفريعة بنت مالك
بن سنان وهي اخت ابي سعيد الخدري انها جاءت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم تسأله ان ترجع
الى اهلها في بني خدرة فان زوجها خرج في طلب اعبد له ابقوا حتى اذا كان بطرف القدوم لحقهم
فقتلوه فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ارجع الى اهلي فاني لم يتركني في مسكن يملكه ولا
نفقة قالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم قالت فخرجت حتى اذا كنت في الحجرة او في
المسجد دعاني او امر بي فدعيت له فقال كيف قلت فرددت عليه القصة التي ذكرت من شأن زوجي
قالت فقال امكثي في بيتك حتى يبلغ الكتاب اجله قالت فاعتددت فيه اربعة اشهر وعشرا قالت فلما كان
عثمان بن عفان ارسل الي فسألني عن ذلك فاخبرته فاتبعه وقضى به **ترجمہ** زینب بنت کعب بن عجرہ سے
روایت ہے کہ فریعہ مالک بن سنان کی بیٹی جو ابی سعید خدری کی بہن ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور

ثلاثا فخرجت تجد نخلا لها فلقيها رجل فنهاها فاتت النبي صلی الله علیه وسلم فذكرت ذلك له فقال
لها اخرجي فجدي نخلك لعلك ان تصدقي منه او تفعلي خيرا ترجمہ جابر سے روایت ہے میری خالہ کو تین طلاق دیے
گئے وہ اپنی کھجور کاٹنے نکلے راستے میں ایک شخص بولا اوس نے منع کیا نکلنے کو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے
پوچھا آپ نے کہا نکلا کرو اور اپنی کھجوریں کاٹا کرو شاید تو اوس میں سے صدقہ دیوے یا اور کوئی نیک کام کرے مگر کام سے فراغت
کرکے رات کو گھر میں آ رہا ہے باب نسخ متاع المتوفى عنها بما فرض لها من الميراث جس عورت کا خاوند مر جاوے
اوسکو ایک سال کا خرچ دینا منسوخ ہو گیا میراث کی آیت سے عن ابن عباس والذين يتوفون منكم ويذرون ازواجا
وصية لازواجهم متاعا الى الحول غير اخراج فنسخ ذلك باية الميراث بما فرض لهن من الربع والثمن
ونسخ اجل الحول بان جعل اجلها اربعة اشهر وعشرا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے فرمایا
والذين يتوفون منكم الآية جو لوگ تم میں سے مرنے لگیں اور بی بیاں چھوڑ جاویں تو ایک سال کے خرچ کی اون کے لیے وصیت کریں
اور نہ نکالنے کے یہ آیت منسوخ ہو گئی میراث کی آیت سے جب خاوند کی اولاد ہو تو اون کو آٹھواں ملیگا جب اولاد نہ ہو تو ربع ملیگا اور
ایک سال تک نہ نکلنا منسوخ ہو گیا دوسری آیت سے جس میں اونکی عدت چار مہینے اور دس دن اللہ جل جلالہ نے مقرر کیے باب
احداد المتوفى عنها زوجها جس عورت کا خاوند مر جاوے اوسکی عدت کا بیان عن زينب دخلت على ام حبيبة
حين توفي ابوها ابو سفيان فدعت بطيب فيه صفرة خلوق او غيره فدهنت منه جارية ثم مست
بعارضيها ثم قالت والله ما لي بالطيب من حاجة غير اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحل
لامراة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تحد على ميت فوق ثلاث ليال الا على زوج اربعة اشهر وعشرا قالت زينب
بنت جحش حين توفي اخوها فدعت بطيب فمست منه ثم قالت والله ما لي بالطيب من حاجة غير اني سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وهو على المنبر لا يحل لامراة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تحد على
ميت فوق ثلاث ليال الا على زوج اربعة اشهر وعشرا قالت زينب وسمعت امي ام سلمة تقول جاءت امراة
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان ابنتي توفي عنها زوجها وقد اشتكت عينها
افنكحلها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا مرتين او ثلاثا كل ذلك يقول لا ثم قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم انما هي اربعة اشهر وعشرا وقد كانت احداكن في الجاهلية ترمي بالبعرة على راس الحول قال حميد
فقالت زينب كانت المراة اذا توفي عنها زوجها دخلت حفشا ولبست شر ثيابها ولم تمس طيبا ولا
شيئا حتى تمر بها سنة ثم تؤتى بدابة حمار او شاة او طائر فتفتض به فقلما تفتض بشيء الا مات ثم
تخرج فتعطى بعرة فترمي بها ثم تراجع بعد ما شاءت من طيب او غيره ترجمہ زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے میں
ام حبیبہ پاس گئی جب اون کا باپ ابو سفیان مر گیا انہوں نے خوشبو منگا کر ایک لڑکی کو لگائی پھر اپنے گالوں پر لگائی اور کہا مجھ کو قسم خدا

کپڑا نہ پہنے مگر دہویا ہوا یعقوب کی روایت مین ہی مہندی بھی نہ لگاوی **عن** ام عطیة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بهذا
الحدیث ولیس فی تمام حدیثهما قال المسمعی قال یزید ولا اعلمه الا قال فیه ولا تختضب وزاد فیه
هارون ولا تلبس ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب **ترجمہ** اس روایت مین وہی ہی ہارون نے زیادہ کیا مت پہنے رنگا
ہوا کپڑا مگر یمن کا سیاہ **ف** مخلوط کپڑا جسمین سفید اور رنگین دونون وضع کی دہاریان ہوتی ہین امام مالک کے نزدیک یہہ
کپڑا بھی نہ پہنا چاہیے اگر باریک ہو امام احمد سے مختلف روایتین ہین شافعی کا عمل اسی حدیث پر ہی **عن** ام سلمة زوج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال المتوفی عنها زوجها لا تلبس المعصفر من الثیاب
ولا الممشقة ولا الحلی ولا تختضب ولا تکتحل **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس عورت کا خاوند مرجاوی وہ عورت نہ کسنبہ کے رنگ کا کپڑا پہنے اور نہ گیرو کا کپڑا پہنے اور نہ زیور پہنے اور نہ ہاتھ پاؤن بالون
کو مہندی لگاوے اور نہ سرمہ لگاوی **ف** کیونکہ یہہ سب کام زینت اور بناؤ کے ہین عدت مین انسے احتراز کرنا ضرور
ہی **عن** ام حکیم بنت اسید عن امها ان زوجها توفی وکانت تشتکی عینیها فتکتحل بالجلاء قال
احمد الصواب بکحل الجلاء فارسلت مولاة لها الی ام سلمة فسألتها عن کحل الجلاء فقالت لا تکتحلی
به الا من امر لا بد منه یشتد علیک فتکتحلین باللیل وتمسحینه بالنهار ثم قالت عند ذلک ام سلمة
دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی ابو سلمة وقد جعلت علی عینی صبرا فقال ما هذا
یا ام سلمة فقلت انما هو صبر یا رسول اللہ لیس فیه طیب قال انه یشب الوجه فلا تجعلیه الا باللیل و
تنزعیه بالنهار ولا تمتشطی بالطیب ولا بالحناء فانه خضاب قالت قلت بای شیء امتشط یا رسول
اللہ قال بالسدر تغلفین به رأسک **ترجمہ** ام حکیم بنت اسید اپنی ماں سے روایت ہی کہ اونکے خاوند مرگئے اور اونکی
آنکھین درد کرتی تہین تو وہ آنکھ مین جلا لگاتی تہین (جلا ایک قسم کا سرمہ ہی) انہون نے اپنی لونڈی کو ام سلمہ پاس بھیجا
پوچھنے کو کہ یہہ سرمہ لگاوین یا نہ انہون نے کہا نہین مگر بہت ضرورت ہو تو رات کو لگا دن کو پونچھ ڈال ام سلمہ نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری پاس آئے جس وقت ابو سلمہ مرگئے۔ یعنی اون کے خاوند جو حضرت سے پہلے تہے) اور اوس وقت مین نے
اپنی آنکھہ پر ایلوہ لگایا تھا حضرت نے مجھہ سے فرمایا یہہ کیا ہی۔ یعنی عدت مین تو نے یہہ کیا لگایا ہے مینے کہا کچھہ نہین یہہ ایلوہ
ہے یا رسول اللہ اسمین تو خوشبو نہین ہی آپنے فرمایا یہہ تو چہرے کو جوان کر دیتا ہی اسکو سوا رات کے نہ لگایا کر اور اگر
ہووے تو دنکو نکال ڈالا کر اور خوشبو یا مہندی لگا کر کنگھی نہ کیا کر کیونکہ وہ خضاب ہے مینے کہا یا رسول اللہ پھر مین اپنا سر کاہے سے دہوون
آپنے فرمایا بیری کے پتے سے لتہیڑ کر (یعنی بیری کا پتہ پانی مین جوش کر کے سر دہویا کر) **باب** فی عدة الحامل حاملہ عورت
کی عدت کا بیان **عن** عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبة ان اباه کتب الی عمر بن عبد اللہ بن الارقم الزهری
یأمره ان یدخل علی سبیعة بنت الحارث الاسلمیة فیسألها عن حدیثها وعما قال لها رسول اللہ صلی اللہ

حضرت سے پوچھنے لگی کہ کیا مین اپنے کنبے مین چلی جاؤن جو قبیلہ بنی خدرہ مین ہے اسلیے کہ خاوند اوسکا اپنے بہاگے ہوے غلامون کو
ڈہونڈہنے نکلا تہا غلامون نے اسیکو مار ڈالا قدوم مین (ایک جگہہ کا نام ہے) فریعہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے پوچھا کہ میرے خاوند
تو میرے واسطے کوئی مکان اپنے ذات کا نہین چھوڑا اور نہ نان ونفقہ بھی (یعنے جس مکان مین رہتی ہون وہ مکان دوسرے کا ہے میرے
خاوند کی ملک نہین اور نہ روٹی کپڑا کچہ اوسنے چھوڑا تو اب مین عدة اپنی کیونکر اوس مکان مین پوری کرون اس صورت
مین اپنے کنبے کے لوگون مین چلی جاؤن فریعہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان چلی جا اپنے کنبے مین فریعہ نے کہا
کہ پھر مین وہان سے نکلکر مسجد مین آئی یا حجرہ مین تو حضرت نے مجھکو بلایا اور فرمایا کیونکر تو نے بیان کیا مین نے پھر سب قصہ
اپنے شوہر کے مارے جانیکا اور مکان نان ونفقہ نہ چھوڑنے کا بیان کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسی گھر مین رہ
جبتک عدت پوری ہو فریعہ نے کہا پھر مین نے اوسی مکان مین چار مہینے دس دن پورے کئے جب عثمان بن عفان کی خلافت
ہوئی انہون نے میرے پاس آدمی بھیجا اور مجھہ سے پوچھا اس مسئلہ کو مین نے بیان کیا (جیسا آنحضرت نے مجھکو حکم کیا تہا) حضرت عثمان
نے اوسکی پیروی کی اور ویسا ہی حکم کیا **باب** من رای التحول جس نے نقل مکان درست کہا ہے **عن** ابن ابی نجیح

قال قال عطاء قال ابن عباس نسخت هذه الاية عدتها عند اهله فتعتد حيث شاءت وهو
قول الله تعالى غير اخراج قال عطاء ان شاءت اعتدت عند اهله وسكنت في وصيتها وان شاءت خرجت
لقول الله تعالى فان خرجن فلا جناح عليكم فيما فعلن قال عطاء ثم جاء الميراث فنسخ السكنى تعتد حيث
شاءت **ترجمہ** عطاء نے کہا کہ ابن عباس نے کہا یہ آیت جو تھی والذين يتوفون منكم ويذرون ازواجا وصية لازواجهم
متاعا الى الحول غير اخراج منسوخ ہوگئی اب اختیار ہے عورت کو جہان چاہے عدت کرے۔ عطاء نے کہا اگر چاہے اپنی خاوند کے لوگون
پاس عدت کرے وصیت کے گھر مین چاہے نکلجاوے۔ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے فان خرجن فلا جناح عليكم فيما فعلن۔ اگر نکل
جاوین تو تمپر کچھہ گناہ نہین ہے۔ عطاء نے کہا آیت میراث نے اسکو منسوخ کیا جیسے الی الحول کا خرچ دنیا منسوخ ہوگیا ویسے ہی اوس مکان
مین رہنا منسوخ ہوگیا اب اختیار ہے جہان عورت کو منظور ہو وہان عدت کرے **باب** فيما تجتنبه المعتدة

في عدتها معتدہ عدت مین کن باتون سے بچے **عن** ام عطية ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تحد المراة فوق
ثلاث الا على زوج فانها تحد عليه اربعة اشهر وعشرا ولا تلبس ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب ولا تكتحل
ولا تمس طيبا الا ادنى طهرتها اذا طهرت من محيضها بنبذة من قسط واظفار قال يعقوب مكان
عصب الا مغسولا وزاد يعقوب ولا تختضب **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی
عورت کسیکی مرنے کے بعد تین دن سے زیادہ اوسکے غم مین سوگ نکرے مگر عورت کو خاوند کے مرنیکے بعد چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا
چاہیے اور سوگ کی مدت مین رنگین کپڑا نہ پہنے مگر یمن کا کپڑا سیاہوا۔ اور نہ سرمہ لگاوے اور نہ خوشبو لگاوے مگر حیض سے
پاک ہو تو ذرے سے قسط اور اظفار لگالیوے (دونون خوشبو کا نام ہین بدبو دور کرنیکے واسطے) دوسری روایت مین رنگین

تو اوسکی ناسخ ہوگی) **باب** فی عدۃ ام الولد ام ولد کی عدت کا بیان **عن** عمرو بن العاص قال لا تلبسوا
علینا سنتہ قال ابن مثنی سنۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم عدۃ المتوفی عنہا اربعۃ اشہر وعشر یعنی ام
الولد **ترجمہ** عمرو بن العاص سے روایت ہے کہا ہم پر سنت مت چھپاؤ ابن مثنی نے کہا ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
سنت یہہ ہے کہ جب لڑکے والی باندی کا خاوند مرجاوے تو عدت اوسکی ۱۰ دن اور چار مہینے ہین **ف** کیونکہ وہ آزاد ہوجاتی ہے
اپنے خاوند کے موت کے بعد **باب** المبتوتۃ لا یرجع الیہا زوجہا حتی تنکح زوجا غیرہ تین طلاق جس عورت کو دیجاوین
وہ پہر اپنی خاوند سے مل نہین سکتی بغیر دوسرے سے نکاح کیے ہوئے **عن** عائشۃ قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم عن رجل طلق امراتہ فتزوجت زوجا غیرہ فدخل بہا ثم طلقہا قبل ان یواقعہا اتحل لزوجہ
الاول قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل للاول حتی تذوق عسیلۃ الاخر ویذوق عسیلتہا
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ مسئلہ پوچھا گیا ایک شخص نے اپنی جورو کو تین طلاق دی اوس
عورت نے دوسرے شخص کے ساتھہ نکاح کرلیا وہ اس پاس گیا لیکن اس شخص نے جماع کرنیسے پہلے اس عورت کو طلاق دیدیا تو کیا
وہ عورت اپنے اگلی خاوند کے لیے درست ہوجاویگی کہا عائشہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے خاوند پر وہ عورت
حلال نہ ہوگی جبتک کہ دوسرا خاوند اوس عورت سے لذت جماع کی حاصل نکرے **ف** یعنی صرف نکاح سے حلالہ نہ ہوگا جبتک
جماع نہ کرے اکثر علما کا یہی قول ہے **باب** فی تعظیم الزناء زنا بہت بڑا گناہ ہے **عن** عبد اللہ قال قلت یا رسول
اللہ ای الذنب اعظم قال ان تجعل للہ ندا وہو خلقک قال قلت ثم ای قال ان تقتل ولدک مخافۃ
ان یاکل معک قال قلت ثم ای قال ان تزنی حلیلۃ جارک قال وانزل اللہ تعالی تصدیق قول النبی صلی اللہ
علیہ وسلم والذین لا یدعون مع اللہ الہا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون الآیۃ **ترجمہ**
عبد اللہ سے روایت ہے مینے پوچھا یا رسول اللہ بہت بڑا گناہ کونسا ہے آپنے فرمایا بہت بڑا گناہ یہہ ہے کہ تو اللہ کے ساتھہ کسی کو
شریک کرے حالانکہ تجھے اللہ نے پیدا کیا ہے (یعنی ہمین اپنے خالق کے برابر کسیکو کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا) مینے کہا پھر کون سا گناہ آپ
نے فرمایا اپنے بچے کو مار ڈالنا اس ڈر سے کہ کھلانا پڑیگا مین نے کہا پھر کونسا گناہ آپنے فرمایا زنا کرنا اپنے ہمسایہ کی بی بی سے راوی
نے کہا پھر جو آپنے فرمایا اوسی کی تصدیق مین یہ آیت اوتری والذین لا یدعون الآیۃ جو لوگ اللہ کے سوا کسی دوسرے خدا کو
نہین پکارتے نہ قتل کرتے ہین محرم نفس کو ناحق نہ زنا کرتے ہین اخیر آیت تک **عن** جابر بن عبد اللہ ان جاریۃ مسیکۃ
لبعض الانصار فقالت ان سیدی یکرہنی علی البغاء فنزل فی ذلک ولا تکرہوا فتیاتکم علی البغاء **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے مسیکہ لونڈی تھی کسی انصاری کی وہ آئی اور بولی میرا مولی زبردستی مجھسے کہتا ہے زنا کرا اور خرچی لا
تب یہ آیت اوتری ولا تکرہوا فتیاتکم علی البغاء ان اردن تحصنا الآیۃ **عن** معتمر عن ابیہ ومن یکرہہن فان اللہ بعد
اکراہہن غفور رحیم قال قال سعید بن ابی الحسن غفور لہن المکرہات **ترجمہ** یہہ جو آپنے فرمایا جو اون پر زبردستی

اليه وسلم حين استفتته فكتب عمر بن عبد الله الى عبد الله بن عتبة يخبره ان سبيعة اخبرته انها كانت
تحت سعد بن خولة وهو من بني عامر بن لوي وهو ممن شهد بدرا فتوفي عنها في حجة الوداع وهي حامل
فلم تنشب ان وضعت حملها بعد وفاته فلما تعلت من نفاسها تجملت للخطاب فدخل عليها ابو السنابل
بن بعكك رجل من بني عبد الدار فقال لها ما لي اراك متجملة لعلك ترجين النكاح انك والله ما
انت بناكح حتى تمر عليك اربعة اشهر وعشر قالت سبيعة فلما قال لي ذلك جمعت علي ثيابي حين امسيت
فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فسالته عن ذلك فافتاني باني قد حللت حين امسيت فاتيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم فسالته عن ذلك فافتاني باني قد حللت حين وضعت حملي وامرني بالتزوج
ان بدا لي قال ابن شهاب ولا ارى باسا ان تزوج حين وضعت وان كانت في دمها غير انه لا يقربها
زوجها حتى تطهر **ترجمہ** عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے اون کے باپ نے عمر بن عبد اللہ بن ارقم
زہری کو لکھا تم جاؤ سبیعہ اسلمیہ پاس اور اون سے حدیث پوچھو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو بتائی تھی جب انہون نے
مسئلہ پوچھا تہا آپ سے عمر بن عبد اللہ نے عبد اللہ بن عتبہ کو جواب لکھا کہ سبیعہ نے مجھسے بیان کیا مین سعد بن خولہ
کی نکاح مین تھی جو بنی عامر بن لوی مین سے تھا اور جنگ بدر مین حاضر تھا پھر حجۃ الوداع مین اونکا انتقال ہوا اور مین حاملہ
تھی تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ مین جنی اوسکے مرنیکے بعد جب اپنے نفاس سے پاک ہوئی تو مین نے بناؤ کیا پیام دینے والون کے
واسطے میرے پاس ابو السنابل بن بعکک (یہ شخص تھا بنی عبد الدار مین سے) آیا اور بولا کیا وجہ ہے جو تم نے بناؤ کیا ہے شاید
تمھین امید ہے نکاح کی قسم خدا کی تم نکاح نہین کر سکتین جبتک چار مہینے دس دن نہ گزرین سبیعہ نے کہا جب مین نے یہ سنا
تو اپنے کپڑے شام کو اکٹھا کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو حلال ہو گئی جب جنے
(یعنی نکاح تجھے درست ہو گیا) اور حکم کیا مجھکو نکاح کر لینے کا اگر مین چاہون ابن شہاب نے کہا مجھے کچھ قباحت معلوم نہین ہوتی
اگر عورت جنتے ہی نکاح کرے مگر یہ ضرور ہے کہ خاوند اوس سے صحبت نکرے جبتک نفاس سے پاک نہو **ف** پہلے یہ آیت
اوتری تھی والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسہن اربعۃ اشہر وعشرا یہ آیت سورہ بقرہ مین ہے یعنی جو لوگ
مر جاوین اور بیبیان چھوڑ جاوین تو وہ اپنے تئین روک رکھین چار مہینے دس دن تک اس مین حاملہ اور غیر حاملہ سب داخل تھین
پھر سورہ طلاق مین یہ آیت اوتری واولات الاحمال اجلہن ان یضعن حملہن یعنے حمل والی عورتین اونکی عدت یہ ہے کہ حمل سے
جنین تو حاملہ عورتون کی عدت وضع حمل مقرر ہوئی نہ چار مہینے دس دن البتہ غیر حاملہ کی چار مہینے دس دن عدت پہلی آیت کے
موافق باقی رہی اکثر علما کا یہی مذہب ہے اور بعض علما کا یہ قول ہے کہ توجہ تعارض دونون آیتون کی دونو مدتون مین سے جو دور
ہو عورت اوسکو اختیار کرے **عن** عبد الله قال من شاء لاعنته لانزلت سورة النساء القصرى بعد الاربعة الاشهر
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہتے تھے جو چاہے مجھسے لعان کر لے چھوٹی سورہ نسا یعنی سورہ طلاق اربعۃ اشہر وعشرا کے بعد اوتری

پهر ہم مین سے جسکا جی چاہتا روزہ ترک کرتا اور فدیہ دیتا یہانتک کہ اوس کے بعد کی آیت اوتری فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ اور یہ
اختیار جو پہلے تہا منسوخ ہوگیا روزہ رکہنا پڑا عن ابن عباس وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین فکان من
شاء منہم ان یفتدی بطعام مسکین افتدی وتم لہ صومہ فقال فمن تطوع خیرا فہو خیر لہ وان تصوموا
خیر لکم وقال فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ ومن کان مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر ترجمہ عبداللہ
بن عباس سے روایت ہے وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین جب یہ آیت اوتری تو جسکا جی چاہتا ایک مسکین کا کہانا فدیہ دیتا
اور روزہ لیکا ثواب کامل لیتا مگر پهر فرمایا اللہ تعالی نے جو شخص نیکی مین رغبت کریگا تو بہتر ہے اوسکے لیے اور روزہ رکہنا بہتر ہے تمہارے لیے
پهر فرمایا فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ جو شخص تم مین سے ماہ رمضان پاوے تو اوسمین ضرور روزے رکہے اب فدیہ جاتا رہا البتہ مریض اور
مسافر کو بہی رخصت باقی ہے اسکے بعد فرمایا ومن کان مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر جو بیمار ہو یا مسافر ہو تو اور دنون مین رکھ
لے **باب** من قال ہی مثبتۃ للشیخ والحبلی بعضون نے کہا وعلی الذین یطیقونہ منسوخ نہین ہوا عن ابن عباس قال
اثبتت للحبلی والمرضع ابن عباس نے کہا یہ آیت باقی ہے حاملہ اور بوڑہی کے حق مین جنسے روزہ نرکہا جاوے یا روزہ رکہنا ضرر کرے
عن ابن عباس وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین قال کانت رخصۃ للشیخ الکبیر والمرأۃ الکبیرۃ وہما
یطیقان الصیام ان یفطرا ویطعما مکان کل یوم مسکینا والحبلی والمرضع اذا خافتا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے
روایت ہے وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین یہ رخصت تہی بوڑہے مرد اور عورت کے لیے جو طاقت رکہتے ہین روزے کی اون کو حکم تہا
کہ روزہ چاہین تو نہ رکہین اور ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کہانا کہلاوین اسی طرح اگر حاملہ عورت ہو یا دودہ پلانیوالی بچے کی نقصان
کا خوف کرین تو روزہ نہ رکہین فدیہ دین **باب** الشہر یکون تسعا وعشرین کبہی مہینہ اونتیس دنکا ہوتا ہے عن ابن عمر قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب الشہر ہکذا وہکذا وہکذا وخنس ابہامہ
اصبعہ فی الثالثۃ یعنی تسعا وعشرین وثلاثین ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہم امی ہین یعنی ان پڑہ لوگ
ہین حساب وکتاب نہین جانتے مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا تین دفعہ دونون ہاتون کی انگلیون سے بتایا تو دس دس تیس ہوے اور ایکبار تیسری
دفعہ مین ایک اونگلی بند کر لی یعنی کبہی اونتیس کا بہی ہوتا ہے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہر تسع
وعشرون فلا تصوموا حتی تروہ ولا تفطروا حتی تروہ فان غم علیکم فاقدروا لہ قال فکان ابن عمر اذا کان
شعبان تسعا وعشرین نظر لہ فان رئی فذاک وان لم   سحاب ولا قترۃ اصبح صائما
قال فکان ابن عمر یفطر مع الناس ولا یأخذ بہذا الحساب ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبہی مہینا
اونتیس روز کا ہوتا ہے تو روزہ نہ رکہو جبتک چاند نہ دیکہو اور روزہ موقوف نکرو جبتک چاند نہ دیکہو لیکن اگر ابر ہووے تو شمار کر لو ف
یعنی تیس دن پورے کر لو جب ابر ہو تو رمضان کے چاند کیواسطے ایک گواہ عادل یا دو گواہ کافی ہین اور شوال کے چاند کیواسطے دو گواہ ضرور
ہین یہ ابوحنیفہ اور شافعی کا قول ہے اور امام احمد اور مالک کے نزدیک رمضان کے چاند کیواسطے بہی دو گواہ ضرور ہین ت راوی نے

کو بگا تو اسد اون کے زبردستی کے بعد بخشنیوالا ہی یعنی بخشدیگا لونڈیون کو کیونکہ انہون نے اپنی مالکون کی جبر سے زنا کرایا وہ انکی اختیار مین نہین مگر مالک قیامت کے دن پکڑے جاوینگے اونکو سزا ہوگی

کتاب الصوم

کتاب روزے کی

باب مبدء فرض الصیام روزہ کیونکر فرض ہوا **عن** ابن عباس یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم فکان الناس علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلوا العتمۃ حرم علیہم الطعام والشراب والنساء وصاموا الی القابلۃ فاختان رجل نفسہ فجامع امرأتہ وقد صلی العشاء ولم یفطر فاراد اللہ عز وجل ان یجعل ذلک یسرا لمن بقی ورخصۃ ومنفعۃ فقال سبحانہ علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم وکان ھذا مما نفع اللہ بہ الناس ورخص لھم ویسر **ترجمہ** ابن عباس نے کہا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے اے ایمان والو فرض کیا گیا تم پر روزہ جیسے فرض کیا گیا اون لوگون پر جو تم سے پہلے تہے تو لوگ انحضرت کی زمانے مین جب نماز پڑہ چلتے عشا کی حرام ہوجاتا اون پر کہانا پینا جماع کرنا عورتون سے دوسرے شب تک ایک شخص نے چوری کی تو وہن نے جماع کیا اپنی عورت سے حالانکہ عشا کے نماز پڑہ چکا تہا لیکن روزہ افطار نہین کیا تہا تب اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اوتاری اور چاہا کہ لوگون پر آسانی ہوا ور رخصت ہو اور فائدہ ہو تو فرمایا علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم فالان باشروہن الآیۃ یعنی جان لیا اللہ نے تمہاری دلون کی چوری کو پہر معاف کردیا قصور تمہارا اور درگذر کی تم سے اب جماع کرو عورتون سے اور کہاؤ پیو جبتک سفید دہاری سیاہ دہاری سے تم کو کہلجاوے یعنی فجر ہوجاوے **عن** البراء قال کان الرجل اذا صام فنام لم یاکل الی مثلھا وان صرمۃ بن قیس الانصاری اتی امراتہ وکان صائما فقال عندک شیء قالت لا لعلی اذھب فاطلب لک فذھبت وغلبتہ عینہ فجاءت فقالت خیبۃ لک فلم ینتصف النہار حتی غشی علیہ وکان یعمل یومہ فی ارضہ فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم قرأ الی قولہ من الفجر **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے کہ پہلے جب کوئی سو جاتا بعد غروب آفتاب کے بعد تو پہر اوسکو کہانا درست نہ ہوتا دوسری روزے کے افطار تک ایکبار صرمہ بن قیس انصاری اپنی عورت پاس آئے اور روزے سے تہے پوچہا تیرے پاس کچہ کہانے کو ہے وہ بولی نہین مگر مین جاتی ہون کچہ ڈہونڈہ کر لاتی ہون وہ گئے اور انکی آنکہون مین نیند بہر گئی یہ سو گئے جب آئی تو کہنے لگی محروم ہوا تو کہانے سے پہر دوسرے دن دوپہر نہین ہوئی تہی کہ انکو غش آگیا (بہوک کی شدت سے پہلے دن کے بہوکے تہے پہر دوسرا دن بہی یون ہی گذرا) حالانکہ دن بہر محنت کرتے تہے انحضرت سے اسکا ذکر ہوا اوسوقت یہ آیت اوتری حلال ہوا تمہارے لیے راتون کو جماع کرنا اپنی عورتون سے **باب** نسخ قولہ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ یطیقونہ کا منسوخ ہونا **عن** سلمۃ بن الاکوع لما نزلت ھذہ الآیۃ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین کان من اراد منا ان یفطر ویفتدی فعل حتی نزلت الآیۃ التی بعدھا فنسختھا **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے جب یہ آیت اوتری وعلی الذین یطیقونہ الآیۃ یعنی جو لوگ طاقت رکہتے ہین روزے کی (مگر مالدار ہین) تو فدیہ دیدین ایک مسکین کا کہانا

باب من قال فان غم عليكم فصوموا ثلاثين اگر شوال کی انتیسوین کو ابر ہو تو تیس روزے رکھے عن ابن عباس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقدموا الشهر بصيام يوم ولا يومين الا ان يكون شيء يصومه احدكم
ولا تصوموا حتى تروه ثم صوموا حتى تروه فان حال دونه غمامة فاتموا العدة ثلاثين ثم افطروا والشهر
تسع وعشرون ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا استقبال نہ کرو اوس سے پہلے
ایک یا دو روزے رکھ کر مگر جب اون دنون کوئی تم مین سے روزہ رکھا کرتا ہو (یعنی عادت کی وفق اگر اتفاق سے وہی دن آن جاوے تو
روزہ رکھنا مضایقہ نہین) اور روزہ مت رکھو جبتک چاند نہ دیکھو پھر روزے رکھے جاؤ جبتک شوال کا چاند نہ دیکھو اگر
اوس دن ابر آجاوے تو تیس روزے پورے کر لو پھر افطار کر لو اور مہینہ کبھی انتیس روز کا بھی ہوا کرتا ہے باب فی التقدم
رمضان کا استقبال کرنا عن عمران بن حصين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لرجل هل صمت من سرر
شعبان شيئا قال لا قال فاذا افطرت فصم يوما وقال احدهما يومين ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کیا تو نے شعبان کے اخیر مین روزے رکھے وہ بولا نہین آپ نے فرمایا جب رمضان
کے روزے ہو چکین تو ایک روزہ اور رکھ یا دو اور رکھ (یہ حکم استحبابا ہے نہ وجوبا) عن ابی الازهر المغيرة بن فروة قال قام
معاوية في الناس بدير مسحل الذي على باب حمص فقال يا ايها الناس انا قد راينا الهلال يوم كذا وكذا و
انا متقدم بالصيام فمن احب ان يفعله فليفعله قال فقام اليه مالك بن هبيرة السبائي فقال يا معاوية
اشيء سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم ام شيء من رايك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول صوموا الشهر وسره ترجمہ مغیرہ بن فروہ سے روایت ہے معاویہؓ لوگون مین کھڑے ہوئے دیر مسحل پر جو باب
حمص پر ہے اور کہا اے لوگو ہم نے چاند فلان دن دیکھا ہم تو پہلے سے روزہ رکھین گے جو شخص چاہے وہ بھی رکھے مالک بن
ہبیرہ نے کہا یا معاویہ یہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے یا اپنے دل سے کہتے ہو انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
فرماتے تھے روزہ رکھو شروع رمضان مین اور آخر شعبان مین ف سر کے معنی آخر مین باعتبار لغت کے مگر ابو داؤد نے اوزاعی
اور سعید بن عبد العزیز سے نقل کیا وہ کہتے تھے سرہ اوس کے شروع کو کہتے ہین اس صورت مین معاویہ کا مطلب حدیث سے نکلنا مشکل ہے کیونکہ
ہو سکتا ہے مراد یہ ہو رمضان کے روزے رکھو اور اوسکے آخر مین بھی روزے رکھو ناغہ نہ کرو یا شروع مین رکھو یا شعبان کے شروع مین رکھو
باب اذا رؤي الهلال في بلد قبل الاخرين بليلة اگر ایک شہر مین دوسرے شہر سے ایک رات پہلے چاند دکھلائی دیوے
عن كريب ان ام الفضل ابنة الحارث بعثته الى معاوية بالشام قال فقدمت الشام فقضيت حاجتها
فاستهل رمضان وانا بالشام فراينا الهلال ليلة الجمعة ثم قدمت المدينة في اخر الشهر فسالني ابن عباس
ثم ذكر الهلال فقال متى رايتم الهلال فقلت رايته ليلة الجمعة قال انت رايته قلت نعم وراه الناس
وصاموا وصام معاوية قال لكنا رايناه ليلة السبت فلا نزال نصومه حتى نكمل ثلاثين او نراه فقلت افلا

کہا ابن عمر شعبان کی انتیسوین تاریخ چاند کو دیکھتے اگر دکھائی دیا تو بہتر نہین تو اگر مطلع صاف ہوتا ابر نہوتا نہ تیرگی ہوتی تو
دوسرے دن روزہ نہ رکھتے اور جو مطلع پر ابر یا غبار ہوتا تو دوسرے دن روزہ رکھتے (یہ یوم الشک ہے جسکی روزے مین بڑا اختلاف ہے)
مگر افطار لوگون کے ساتھہ ہی کرتے اپنے حساب کا خیال نکرتے ف کیونکہ عید اور بقرعید سب مسلمانون کے ساتھہ کرنا چاہیے علیحدہ کرنا
درست نہین دوسری حدیث مین ہے عید فطر اوسی دن ہے جسدن تم افطار کرو اور عید قربان اوسی دن ہے جسدن تم قربانی کرو عن
عمر بن عبد العزیز کتب الی اهل البصرة بلغنا عن رسول الله صلی الله علیه وسلم نحو حدیث ابن عمر عن النبی صلی الله
علیه وسلم زاد وان احسن ما یقدر له اذا رأینا هلال شعبان لكذا وكذا فالصوم ان شاء الله لكذا وكذا الا ان تروا
الهلال قبل ذلك ترجمہ عمر بن عبد العزیز نے اہل بصرہ کو ایسا ہی لکھا جیسا ابھی ابن عمر کی حدیث مین گزرا اتنا زیادہ ہے کہ بہتر
اندازہ یہ ہے کہ جب ہم شعبان کا چاند دیکھین فلان فلان روز تو روزہ فلان فلان دن ہوگا مگر جب چاند اوس سے پہلے دکھائی دیوے
تو چاند ہی سے روزے رکھے (کیونکہ شرع مین رویت کا اعتبار ہے اندازونکا ٹھیک نہین ہے) عن ابن مسعود قال لما صمنا مع النبی
صلی الله علیه وسلم تسعا وعشرین اکثر مما صمنا معه ثلاثین ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے ہمارے رمضان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے ساتھہ انتیس تیس سے زیادہ گزرے یعنی اکثر انتیس انتیس روزے آپکے ساتھہ رکھے عن ابی بکرة عن النبی صلی الله علیه وسلم
قال شهرا عید لا ینقصان رمضان و ذو الحجة ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے فرمایا حضرت نے دونو مہینے عید کے یعنی رمضان و ذو الحجہ
نہین گھٹتے (یعنی دونو ایکسال مین انتیس نہین ہوتے یا ثواب مین کم نہین ہوتے) باب اذا اخطأ القوم الهلال جب چاند
دیکھنے مین لوگون سے غلطی ہوجاوے عن ابی هریرة ذکر النبی صلی الله علیه وسلم فیه قال وفطرکم یوم تفطرون واضحاکم
یوم تضحون وکل عرفة موقف وکل منی منحر وکل فجاج مکة منحر وکل جمع موقف ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اوسدن ہے جسدن افطار کرو اور عید قربان اوسدن ہے جسدن قربانی کرو اور سارا عرفات
وقوف کے جگہہ ہے اور ساری منا نحر کے جگہہ ہے اور جتنے راستے مکہ مین ہین سب نحر کیجگہہ ہین اور سارا مزدلفہ وقوف کی جگہہ ہے
باب اذا غمی الشهر جب رمضان کے چاند پر ابر ہو عن عبد الله بن ابی قیس قال سمعت عائشة رضی الله عنها تقول
کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یتحفظ من شعبان ما لا یتحفظ من غیره ثم یصوم لرؤیة رمضان فان غم علیه
عد ثلاثین یوما ثم صام ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کی تاریخون کو
اچھی طرح یاد رکھتے اس طرح اور مہینون کے یاد نہ رکھتے پھر رمضان کا چاند دیکھکر روزے شروع کرتے اگر اوسدن ابر ہوتا تو شعبان کے
تیس دن پورے کر لیتے پھر روزے رکھنا شروع کرتے ف یعنی یوم الشک مین روزہ رکھتے عن حذیفة قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم لا تقدموا الشهر حتی تروا الهلال او تکملوا العدة ثم صوموا حتی تروا الهلال او تکملوا العدة
ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت استقبال کرو رمضان کا (یعنی ماہ رمضان کو شروع ہونے سے پہلے
ہی روزے شروع نکیا کرو) جبتک چاند نہ دیکھو یا شعبان کے تیس دن پورے نکر لو پھر روزے رکھے جاو جبتک چاند دیکھو یا تیس روزے پورے کرلو

من جديلة قيس ان امير مكة خطب ثم قال عهد الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ننسك للرؤية
فان لم نره وشهد شاهدا عدل نسكنا بشهادتهما فسألت الحسين بن الحارث من امير مكة قال لا
ادري ثم لقيني بعد فقال هو الحارث بن حاطب اخو محمد بن حاطب ثم قال الامير ان فيكم من هو اعلم
بالله ورسوله مني وشهد هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم واومأ بيده الى رجل قال الحسين
فقلت لشيخ الى جنبي من هذا الذي اومأ اليه الامير قال هذا عبد الله بن عمر وصدق كان اعلم بالله
منه فقال بذلك امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ حسین بن حارث جدلی سے روایت ہے کہ مکہ کے امیر نے
خطبہ پڑھا پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا کہ ہم حج کو ادا کریں چاند دیکھ کر ادا کریں اگر ہم چاند نہ دیکھیں اور
دو معتبر عادل آدمی گواہی دیں تو ان کی گواہی پر ارکان ادا کریں ابو مالک نے کہا میں نے حسین بن حارث سے کہا وہ مکہ کا امیر کون
تھا انہوں نے کہا مجھ کو نہیں معلوم پھر حسین نے مجھ سے ملکر کہا وہ امیر حارث بن حاطب تھے محمد بن حاطب کے بھائی پھر امیر نے کہا تم
میں وہ شخص موجود ہے جو اللہ اور رسول کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور اس نے گواہی دی اس بات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اشارہ کیا
اس شخص کیطرف اشارہ کیا حسین نے کہا میں نے ایک شخص سے پوچھا جو میری بازو کھڑا تھا یہ کون شخص ہے جسکی طرف امیر نے اشارہ کیا
وہ شخص بولا یہ عبداللہ بن عمر ہیں اور سچ کہا امیر نے بیشک عبداللہ بن عمر کو زیادہ جانتے ہیں امیر سے عبداللہ نے کہا ہم کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم کیا عن ربعي بن حراش عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال اختلف الناس
في آخر يوم من رمضان فقدم اعرابيان فشهدا عند النبي صلى الله عليه وسلم بالله لاهلا الهلال امس عشية
فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس ان يفطروا زاد خلف في حديثه وان يغدوا الى مصلاهم ترجمہ ربعی بن
حراش سے روایت ہے وہ سنے ایک شخص سے سنا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھا لوگوں نے اختلاف کیا
رمضان کے آخری روز میں دو اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے انہوں نے گواہی دی اللہ کا نام لیکر کہ ہم نے کل چاند شام کو دیکھا رسول
اللہ صلعم نے لوگوں کو حکم کیا روزہ کھول ڈالنے کا خلف کے روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے یہ بھی حکم کیا کہ دوسرے دن صبح کو سب لوگ
عیدگاہ کو چلیں **باب في الشهادة الواحد على رؤية هلال رمضان** اگر رمضان کے چاند پر ایک ہی گواہی گزرے
تو روزہ رکھیں عن ابن عباس قال جاء اعرابي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني رأيت الهلال قال الحسن في
حديثه يعني رمضان اتشهد ان لا اله الا الله قال نعم قال اتشهد ان محمدا رسول الله قال نعم قال يا
بلال اذن في الناس فليصوموا غدا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا
یا رسول اللہ میں نے چاند رمضان کا دیکھا آپ نے فرمایا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی سچا معبود نہیں بولا ہاں پھر آپ نے
پوچھا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں بولا ہاں آپ نے فرمایا بلال سے پکار دے لوگوں میں کل سے روزہ رکھیں
عن عكرمة انهم شكوا في هلال رمضان مرة فارادوا ان لا يقوموا ولا يصوموا فجاء اعرابي من الحرة فشهد

تغی برؤیۃ معاویۃ وصیامہ قال لا ھکذا امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ کریب سے روایت ہی کہ ام الفضل بنت الحارث نی اونکو بہیجا شام مین معاویہ پاس کریب نے کہا مین شام مین پہونچا اور ام الفضل کا کام پورا کیا پہر رمضان کا چاند ہوگیا اور مین وہین تہا تو ہم نے چاند جمعہ کی رات کو شام مین دیکہا تہا جب مین رمضان کی اخیر مین مدینے آیا تو ابن عباس نے مجہسے چاند کو پوچہا اور کہا تم نے کب چاند دیکہا مین نے کہا ہم نے جمعہ کی رات کو دیکہا ابن عباس نے کہا تم نے اپنی آنکہ سے دیکہا مین نے کہا ہان مین نے دیکہا اور لوگون نے بہی دیکہا اور سب نے روزے رکہے معاویہ رض نے بہی روزہ رکہا ابن عباس نے کہا ہم نے تو اس کو ہفتہ کی رات کو دیکہا ہم اوسی دن سے روزہ رکہہ رہے ہین اور رکہے جاوینگے جبتک تیس روزے پورے ہون یا شوال کا چاند دکہلائے دیوے مین نے کہا تم معاویہ کی رویت پر اور ان کے روزے پر اعتبار نہین کرسکتے انہون نے کہا نہین ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم کیا (رویت پر عمل کرنیکا) **باب کراھیۃ صوم یوم الشک** یوم الشک کو روزہ مکروہ ہی **عن** صلۃ قال کنا عند عمار فی الیوم الذی یشک فیہ فاتی بشاۃ فتنحی بعض القوم فقال عمار من صام ھذا الیوم فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** صلہ سے روایت ہی ہم عمار کے پاس تہے شک کے روز ایک بکری کا گوشت آیا بعضے لوگون نے کہانے سے پرہیز کیا عمار نے کہا جس نے اس روز روزہ رکہا اوس نے نافرمانی کی ابو القاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی **باب فیمن یصل شعبان برمضان** جو شخص شعبان مین روزے رکہہ کر رمضان سے ملاوے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقدموا صوم رمضان بیوم ولا یومین الا ان یکون صوما یصومہ رجل فلیصم ذلک الصوم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے رمضان کے آگے ایک روزہ یا دو روزے نہ رکہے لیکن جسکو عادت ہو روزہ رکہنے کی وہ روزہ رکہہ لیوے **ف** جو شخص پہلے سے نفل روزہ رکہنے کی عادت رکہتا ہو مثلا پیر جمعرات کے دن روزہ رکہتا ہو اور اتفاقا پہلے رمضان کے وہی دن واقع ہوا تو اوسکو منع نہین اور جسکو عادت نہو تو وہ نہ رکہے **عن** ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لم یکن یصوم من السنۃ شھرا تاما الا شعبان یصلہ برمضان **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوا رمضان کے کسی مہینے پورے مہینہ بہر روزے نہ رکہتے البتہ شعبان بہر رکہتے اور رمضان سے ملادیتے **باب فی کراھیۃ ذلک** رمضان کے ملانا مکروہ ہی **عن** عبد العزیز بن محمد قال قدم عباد بن کثیر المدینۃ فمال الی مجلس العلاء فاخذ بیدہ فاقامہ ثم قال اللھم ان ھذا یحدث عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انتصف الشعبان فلا تصوموا فقال العلاء اللھم ان ابی حدثنی عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عباد بن کثیر مدینے مین آئے تو علاء کے پاس گئے اور اونکا ہاتہہ پکڑکر کہڑا کیا بعد اوسکے کہا اے پروردگار یہ حدیث بیان کرتا ہی اپنے باپ سے اونہون نے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شعبان آدہا گذرجاوے توپہر روزے نہ رکہو جبتک رمضان نہ آوے) علاء نے کہا اے پروردگار بیشک میرے باپ نے ابوہریرہ سے یہ حدیث نقل کی انہون نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب شہادۃ رجلین علی رؤیۃ ھلال شوال** دو آدمی گواہی دین شوال کے چاند دیکہنے کی تو صحیح ہی **عن** حسین بن الحرث الجدلی

الجزء الخامس عشر

پارہ پندرہواں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب وقت السحور سحری کہانیکا وقت **عن** سمرة بن جندب يخطب وهو يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمنعن من سحوركم اذان بلال ولا بياض الافق الذي هكذا حتى يستطير **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہی کہ وہ خطبہ مین کہتے تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کے اذان تم کو سحری کہانے سے نہ روکے نہ وہ صبح صادق سے پہلے اذان دیا کرتے اور نہ وہ سفیدی جو آسمان کے کنارہ مین ظاہر ہو کر پہیل جاتی ہی یعنی صبح کاذب **ف** یعنی صبح دو قسم ہی ایک صبح کاذب جسکی لنبی روشنی ہوتی ہی اوسوقت تک روزہ دار کو کہانا اور پینا حرام نہین اور فجر کے نماز اوسوقت درست نہین دوسری صبح صادق جسکی روشنی چوڑی کہلی ہوتے ہی اوسوقت روزہ دار کو کہانا پینا حرام ہی **عن** عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمنعن احدكم اذان بلال من سحوره فانه يؤذن او قال ينادي ليرجع قائمكم ولينبه نائمكم وليس الفجر ان يقول هكذا قال مسدد وجمع يحيى كفيه حتى يقول هكذا ومد يحيى باصبعيه السبابتين **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ روکے کسیکو بلال کے اذان اوسکی سحری کہانیسے اسوسطے کہ بلال اذان دیتا ہے یا راوی نے کہا بانگ دیتا ہی رات سے تاکہ تم مین سے جو نماز تہجد پڑہتا ہو وہ آرام کرلے اور جو سوتا ہو وہ نماز اور سحری کہانیکو اسوسطے جاگی اور فجر کا وقت وہ نہین جو اسطرح اشارہ کری اور بعضے اس حدیث کی راوی نے اپنے دونو ہتہیلیان ملا کر اونچا کرکے دکہلایا یعنی جو لنبی اور اونچی روشنی اول ہوتی ہی اوسکا نام صبح نہین حضرت نے فرمایا جبتک اسطرح نہ اشارہ کری اور حضرت نے اپنی کلمے کے دو انگلیون کو ملاکر پہیلا دہنی اور بائین یعنے صبح وہ ہی جسکی روشنی چوڑی ہو **عن** طلق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلوا واشربوا لا يهيدنكم الساطع المصعد فكلوا واشربوا حتى يعترض لكم الاحمر **ترجمہ** طلق سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاؤ اور پیؤ مت روکی تم کو کہانی اور پینی سے وہ روشنی جو چڑہتی چلی آتی ہی صبح کاذب بلکہ کہاؤ اور پیؤ جبتک سرخ فجر نہ نکلے یعنی سفیدی مین سرخی نہ آجاوی مراد یہ ہی کہ اچہی طرح روشنی ہو جاوی **عن** عدی بن حاتم قال لما نزلت هذه الآية حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود قال اخذت عقالا ابيض وعقالا اسود فوضعتهما تحت وسادتي فنظرت فلم اتبين فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فضحك فقال ان وسادك اذا لعريض طويل انما هو الليل والنهار وقال عثمان انما هو سواد الليل وبياض النهار **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہی کہ جب قرآن کی یہ آیت اتری کہ رمضان مین کہایا پیا کرو جبتک کہ سفید ڈورا سیاہ ڈورے سے نمودار ہو تو مینے اونٹ باندہنی کی رسے ایک سیاہ دوسرے سفید اپنے تکیے کی نیچے رکہی پہر آخر رات

رای الهلال فاتی به النبی صلی الله علیه وسلم فقال تشهد ان لا اله الا الله وانی رسول الله قال نعم وشهد انه رای الهلال فامر بلالا فنادی فی الناس ان یقوموا وان یصوموا ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے لوگون نے ایکبار رمضان کے چاند مین شک کیا اونکا قصد ہوا کہ نہ رات کو تراویح پڑہین نہ دن کو روزہ رکھین پھر ایک اعرابی حرہ (ایک میدان ہے مدینے کے پاس) سے آیا اور اوسنے گواہی دی چاند دیکھنے کی وہ لایا گیا رسول اللہ صلعم پاس آپ نے پوچھا تو ہن بات کی گواہی دیتا ہے کوئی سچا معبود نہین سوا خدا کے اور مین اللہ کا رسول ہون بولا ہان اور گواہی دی اوسنے کہ مین نے چاند دیکھا آپ نے بلال کو حکم کیا کہ لوگون مین پکارا دین تراویح پڑہین اور روزے رکھین عن ابن عمر قال ترای الناس الهلال فاخبرت رسول الله صلی الله علیه وسلم انی رایته فصامه وامر الناس بصیامه ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے لوگون نے چاند دیکھا مگر دکھلائی نہ دیا مین نے رسول اللہ سے بیان کیا کہ مین نے چاند دیکھا آپ نے روزہ رکھا اور لوگون کو بھی روزہ رکھنے کا حکم کیا

باب فی توکید السحور سحری کہانے کی تاکید عن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان فصل ما بین صیامنا وصیام اهل الکتاب اکلة السحر ترجمہ عمرو بن العاص سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے ہمارے روزون اور اہل کتاب کے روزون مین فرق سحری کا ہے وہ سحری نہین کہاتے اور ہم سحری کہاتے ہین (اس حدیث سے سحری کہانیکی بہت تاکید ثابت ہوئی) **باب من سمی السحور الغداء** رمضان مین سحری صبح کا کہانا ہے عن العرباض بن ساریة قال دعانی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی السحور فی رمضان فقال هلم الی الغداء المبارك ترجمہ عرباض بن ساریہ سے روایت ہے مجھکو رسول اللہ صلعم نے بلایا سحری کہانے کو رمضان مین اور فرمایا آؤ صبح کا کہانا کہانے کو جو برکت دیا گیا ہے الحمد للہ تمام ہوا پارہ چہاردہم سنن ابی داود کی شرح کا اب شروع ہوگا پارہ پانزدہم اوسکے فضل اور انعام سے

تم الجزء الرابع عشر ویتلوه الجزء الخامس عشر ان شاء الله تعالی

فہرست پارہ چہاردہم سنن ابی داود علیہ الرحمۃ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ دین غالب رہیگا جبتک لوگ روزہ جلدی کہولا کرینگے کیونکہ یہود اور نصاری روزہ
کہولنے مین دیر کیا کرتے ہین **ف** سورج ڈوبتے ہی اول وقت روزہ کہولنا مستحب ہے اور سبب قیام دین وخیر ہے کہ حضرت کی
سنت ہی اور دیر کرنا یہود اور نصاری کے عادت ہی بعضی ناواقف جہالت اور شیعون کی صحبت کے سبب سے دیر کرتی ہین
یہہ مکروہ ہی **عن** ابی عطیۃ قال دخلت علی عائشۃ رضی اللہ عنہا انا ومسروق فقلنا یا ام المؤمنین رجلان من
اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم احدہما یعجل الافطار ویعجل الصلوۃ والاخر یؤخر الافطار ویؤخر
الصلوۃ قالت ایہما یعجل الافطار ویعجل الصلوۃ قلنا عبد اللہ قالت کذلک کان یصنع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابے عطیہ سے روایت ہی کہ مسروق اور مین حضرت عائشہ پاس گئے اور ہم نی کہا ای مؤمنون کی
مان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے دو شخص ایسے ہین کہ ایک اون مین سے روزہ جلدی افطار کرتا ہی اور نماز بھی
جلدی پڑہتا ہی۔ یعنے اول وقت اور دوسرا روزہ دیر سے کہولتا ہی اور نماز دیر کر پڑہتا ہی حضرت عائشہ نی کہا جو جلدی افطار
کرتا ہی اور نماز جلدی پڑہتا ہی وہ کون ہی ہم نے کہا عبد اللہ بن مسعود حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسیطرح
کیا کرتی تھی **ف** عبد اللہ ابن مسعود بڑے عالم اور فقیہہ تہے اونہون نے سنت پر عمل کیا اور ابو موسے بھی بڑے صحابی تھے اونہون نے
جواز پر عمل کیا یا اونکو کچہ عذر ہوگا اور یا شاید کبھی کبھی کرتے ہون گے **باب** ما یفطر علیہ کس چیز پر روزہ افطار کرے
عن سلمان بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان احدکم صائما فلیفطر علی التمر فان لم
یجد التمر فعلی الماء فان الماء طہور **ترجمہ** سلمان بن عامر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب تم
مین سے کوئی روزہ دار ہووے تو چاہیے کہ کہجور سے روزہ کہولے اور جو کہجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرلے کیونکہ پانی پاک کرنیوالا ہی **ف**
یہہ امر استحباب کے لیے فرمایا نہ وجوب کے واسطے اور چیزون پر بھی روزہ کہولنا درست ہی **باب** القول عند الافطار
افطار کے وقت کیا کہی **عن** ابن سالم المقفع رأیت ابن عمر یقبض علی لحیتہ فیقطع ما زاد علی الکف وقال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر قال ذہب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ **ترجمہ**
ابن سالم المقفع سے روایت ہی کہ ابن عمر کو مینے دیکہا کہ اپنی ڈاڑہی مٹھی مین پکڑ کر جو زیادہ ہوتی اوسکو کتر دیتے اور کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتی تو فرماتے پیاس گئی اور رگین تروتازہ ہوگئین اور ثواب ثابت ہوا اگر اللہ تعالی نے
چاہا **ف** یعنے اگر خدا نے روزہ قبول کیا تو ثواب ثابت ہوگیا **عن** معاذ بن زہرۃ انہ بلغہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان اذا افطر قال اللہم لک صمت وعلی رزقک افطرت **ترجمہ** معاذ بن زہرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتی تو فرماتی ای اللہ تیری ہی لیے مینے روزہ رکہا اور تیری ہی رزق پر مینے افطار کیا **ف** ابن ملک
نی کہا کہ حضرت یہہ دعا بعد افطار کی پڑہتے تہے اور بعد لک صمت کے جو لوگون نے وبک امنت وعلیک توکلت زیادہ کرلیا ہی
اسکی کچہہ اصل نہین اگرچہ معنے صحیح ہین اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہی کہ افطار کے نزدیک روزہ دار کیواسطے ایک دعا ہی کہ رد نہیں

ہین مینی اوسکو دیکھا مجھکو کچھ صاف نظر نہ آئے صبح کو مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تب آپنے ہنسکر فرمایا تیرا
تکیہ بہت لنبا چوڑا ہی یعنی تو احمق ہے خدا کا مطلب سیاہ اور سفید ڈوری سی رات کے سیاہی اور دن کی سفیدی ہے
ف تیرا تکیہ بہت چوڑا لنبا ہی جب تو رات کے اور دن کے ڈوری اوسکے تلی آگئے یہہ آپنے ہنسی سی فرمایا **باب** الرجل
یسمع النداء والاناء علی یدہ کوئی شخص فجر کی اذان سنے اور کہانا اوسکے سامنی ہو **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع احدکم النداء والاناء علی یدہ فلا یضعہ حتی یقضی حاجتہ منہ **ترجمہ**
ابی ھریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سی کوئی اذان سنے یعنی صبح کی اور باسن اوسکے ہاتھہ مین ہو
یعنی کچہ کہانا پینے کا ارادہ رکہتا ہو تو جبتک اپنی حاجت روائی نہ کر لیوی اوس برتن کو نہ رکھے **ف** شاید مراد اذان سے
وہ اذان ہی جو قبل طلوع فجر کے بلال دیا کرتی تھی۔ مگر اس صورت مین برتن ہاتھہ مین ہونے کے قید کیا ضرور تھی پس مطلب ہوگا
کہ اگر اذان فجر کی ہو جاوی لیکن کہانا سامنے ہو تو کچہ کھا لیوی تا کہ تکلیف مالایطاق نہ اوٹھاوی **باب** وقت فطر الصائم
روزہ کسوقت افطار کری **عن** عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء اللیل من ھھنا وذھب النھار من ھھنا
یعنی المشرق وغابت الشمس فقد افطر الصائم **ترجمہ** حضرت عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب
پورب کیطرف سے رات کی سیاہی آوی اور جاوی دن پچہم کو اور ڈوبے سورج تو روزہ دار روزہ کہولے **عن** عبد اللہ بن ابی اوفی
یقول سرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو صائم فلما غربت الشمس قال یا بلال انزل فاجدح لنا
قال یا رسول اللہ لو امسیت قال انزل فاجدح لنا قال یا رسول اللہ ان علیک النھار قال انزل فاجدح
لنا فنزل فجدح فشرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال اذا رایتم اللیل قد اقبل من ھھنا فقد افطر
الصائم واشار باصبعہ قبل المشرق **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
گئے اور وہ روزہ دار تھی جسوقت کہ سورج ڈوب گیا تو آپنے فرمایا ای بلال اوتر کر ہماری واسطی ستو گہول بلال نے کہا یا رسول اللہ کاش
کہ آپ شام کرتے یعنی شام ہو جانی دیتی آپنے فرمایا اوتر کر ہماری واسطی ستو گہول بلال نے کہا یا رسول اللہ آپکے اوپر تو دن ہی یعنی
آپ روزہ دار ہین اور دن ابھی باقی ہی حضرت نی فرمایا اوترا اور ہماری واسطی ستو گہول پھر وہ اوترا اور ستو گہولی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ستو پیا پھر فرمایا جسوقت تم دیکھو کہ رات ادہر سے آوی یعنی سیاہی پورب سے نمودار ہو تو روزہ دار کے روزہ کہولنی
کا وقت آیا **ف** راوی سی روایت ہی کہ ہم رمضان مین حضرت کی ساتھہ سفر مین تھی جب آفتاب ڈوبا تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی
اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت اول وقت بہت جلد روزہ کہولتی تھی کہ بعضی لوگونکو شبہ رہتا تہا کہ شاید ابھی دن باقی ہے اور ثابت
ہوا کہ جب آفتاب غروب ہوا اور پورب کیطرف سیاہی چہہی وہی وقت ہی روزہ کہولنیکا یہ ضرور نہین کہ تارے نکل آوین اور خوب اندھیرا
ہو جاوے **باب** ما یستحب من تعجیل الفطر روزہ جلدی کہولنا مستحب ہے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا یزال الدین ظاھرا ما عجل الناس الفطر لان الیھود والنصاری یوخرون **ترجمہ** ابی ھریرہ سے روایت

جیسے ڈھال لڑائی مین صدمون سے بچاتی ہے اسیطرح روزہ گناہون سے بچاتا ہے کیونکہ شہوت کو کم کرتا ہے **باب**
السواک للصائم روزے مین مسواک کرنا **عن** ربیعة قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یستاک
وهو صائم زاد مسدد ما لا اعد ولا احصی **ترجمہ** ربیعہ سے روایت ہے مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کو روزہ مین مسواک کرتی ہوئی مسدد نے زیادہ کیا سیکڑون مرتبہ کہ مین شمار نہین کر سکتا **باب الصائم**
یصب علیه الماء من العطش ویبالغ فی الاستنشاق روزہ دار کے سر پر پیاس کیوجہ سے پانی ڈالنا اور ناک مین پانی
زور سے نہ ڈالنا روزے مین **عن** ابی بکر بن عبد الرحمن عن بعض اصحاب النبی صلی الله علیه واله وسلم قال رأیت
رسول الله صلی الله علیه وسلم امر الناس فی سفره عام الفتح بالفطر وقال تقووا لعدوکم وصام رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال ابو بکر قال الذی حدثنی لقد رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم
بالعرج یصب علی رأسه الماء وهو صائم من العطش او من الحر **ترجمہ** ابی بکر بن عبد الرحمن نے بعض اصحاب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپنے لوگونکو حکم دیا روزہ افطار
کرنیکا سفر مین جس سال مکہ فتح ہوا اور فرمایا آپنے قوت حاصل کرو اپنے دشمنون کیواسطے (یعنی جہاد کا وقت ہے) ایسا نہ ہو
روزے سے ضعف ہو جاوے ابو بکر نے کہا اوسی صحابی نے مجھسے بیان کیا کہ مقرر مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
روزہ مین اپنے سر پر پانی ڈالتے تھے عرج مین (نام ایک جگہہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے) اسلیے کہ گرمی اور پیاس کے
سختی کم ہو جاوے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ دار کو ٹھنڈک کیواسطے سر پر پانی ڈالنا یا نہانا یا بھیگا کپڑا
وغیرہ بدن پر لپیٹنا شدت گرمی مین مکروہ نہین ہے **عن** صبرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بالغ فی
الاستنشاق الا ان تکون صائما **ترجمہ** صبرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی کے ناک کے اندر سے
ڈالنے مین مبالغہ کیا کر مگر جب روزہ دار ہو تو مبالغہ نکیا کر (شاید پانی دماغ مین نہ چلا جاوے) **باب فی الصائم یحتجم**
روزہ دار پچھنے لگاوے تو کیسا **عن** ثوبان عن النبی صلی الله علیه وسلم قال افطر الحاجم والمحجوم **ترجمہ**
ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ توڑا سینگی لگانیوالے نے اور جسکو سینگی لگائی گئی **ف**
دونون کا روزہ ٹوٹ گیا یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور اکثر ائمہ کے نزدیک مطلب یہ ہے کہ روزہ ٹوٹنے کی قریب ہو گیا کیونکہ
پچھنے لگانیوالے کے منہ مین خون جانیکا خوف ہے اور جسکے لگائی اوسکو خوف ہے کہ ضعف ہو جاوے اور روزہ توڑنا پڑے **عن**
شداد بن اوس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اتی علی رجل بالبقیع وهو یحتجم وهو اخذ بیدی
لثمان عشرة خلت من رمضان فقال افطر الحاجم والمحجوم **ترجمہ** شداد بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بقیع (ایک جگہہ کا نام ہے) مین ایک شخص کے پاس آئے وہ سینگی لگوا رہا تھا اور حضرت میرا ہاتھ پکڑے ہوئے
تھے رمضان کی اٹھارہوین تاریخ آپنے فرمایا روزہ توڑا سینگی لگانیوالے نے اور جسکو سینگی لگائی گئی **ف** بعضون نے اس حدیث

کیجاتی تہی اور یہہ بھی وارد ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے تھی یا واسع الفضل اغفر لی اور یہہ بھی پڑہتے تہے الحمد للہ الذی
اعانی فصمت ورزقنی فافطرت **باب** الفطر قبل غروب الشمس اگر آفتاب ڈوبنے سے پہلے روزہ کہول لے **عن** اسماء
بنت ابی بکر قالت افطرنا یوما فی رمضان فی غیم فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم طلعت الشمس
قال ابو اسامہ قلت لہشام امروا بالقضاء قال وبد من ذلک **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہی کہ رمضان
مین ایکدن ہمنے افطار کیا بدلی اور ابر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین پہر سورج نکل آیا ابو اسامہ نے کہا مین نے
ہشام سے کہا پہر قضا کا حکم ہوا ہوگا انہون نے کہا قضا تو ضرور ہی **باب** فی الوصال تہ کے روزونکا بیان **عن** ابن عمر
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الوصال قالوا فانک تواصل یا رسول اللہ قال انی لست کہیئتکم
انی اطعم واسقی **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی تہ کے روزہ رکہنے سے منع کیا یعنی دو روز
یا زیادہ برابر روزہ رکہنا اور رات کو بھی نکہانا صحابہ نے حضرت سے پوچہا کہ آپ جو تہ کا روزہ رکہتے ہین اسکا کیا سبب ہے آپنے
فرمایا کہ مقرر مین تمہاری طرح نہین ہون مجہکو دن مین کہانا پانی ملتا ہی یعنی جسطرح آدمی کو کہانے پینے سے طاقت ہوتی ہی مجہکو
بدون اسکی خدا طاقت دیدیتا ہی یا سچ مچ خدا حضرت کو کہانا کہلاتا ہو یہہ حضرت ہی کو خاص تہا دوسرے کو اس روزہ رکہنے سے
منع فرمایا) **عن** ابی سعید الخدری انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تواصلوا فایکم
اراد ان یواصل فلیواصل حتی السحر قالوا فانک تواصل قال انی لست کہیئتکم انی لی مطعم یطعمنی
وساق یسقینی **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہی سنا انہون نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تہی کہ تہ کا روزہ
نرکہو سو جو تہ کیا چاہی اور روزہ ملانیکا ارادہ کری وہ سحری کے وقت تک ملاوی۔ یعنی اگر روزہ دار شام کیوقت نکہاوی اور سحر سے
کہاوی تو البتہ درست ہی اور اگر چاہی برابر دو یا تین روز روزے رکھے اور رات کو کچہ نکہاوی یہہ نہین درست ہی) صحابہ نی کہا
یا رسول اللہ آپ جو تہ کا روزہ رکہتی ہین آپنے فرمایا کہ مین تمہاری طرح نہین ہون مقرر میری لیے کہلانیوالا ہے کہ وہ کہلا دیتا ہے
اور پلانیوالا ہے کہ وہ پلا دیتا ہی **ف** یعنی خداوند کریم یہہ غذا بھی روحانی ہوگے **باب** الغیبۃ للصائم روزے
مین غیبت کرنا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ
حاجۃ ان یدع طعامہ وشرابہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص بیہودہ باتین بولنا
اور بری کام کرنا نہ چہوڑی۔ یعنی روزہ مین تو اللہ کو اوسکی کہانا پانی چہوڑ دینی کی کچہ حاجت نہین **ف** یعنی صرف فاقہ کرنیسے اللہ
خوش نہین ہوتا جبتک بُرے کامون کو بھی نہ چہوڑی **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصیام جنۃ
اذا کان احدکم صائما فلا یرفث ولا یجہل فان امرؤ قاتلہ او شاتمہ فلیقل انی صائم انی صائم **ترجمہ** ابی ہریرہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈہال ہی تو جب تم مین سے کوئی روزہ دار ہو تو چاہیے کہ بیہودہ نبکے اور جہالت
کری اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا گالیان بکے تو کہدی مین روزہ دار ہون مین روزہ دار ہون **ف** روزہ کو ڈہال اسلیے کہا

واز استقاء فلیقض ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر قے غلبہ کرے روزہ میں اوس پر روزہ کی قضا نہیں اور جس نے از خود قے کیا اوس پر قضا ہے ف یعنے جسکو خود بخود روزہ میں قے آجاوے تو اوسکا روزہ نہیں ٹوٹتا اور اگر جانکر کوئی شخص قے کرے تو اوسکا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اکثر علما کے نزدیک اوس روزہ کی قضا اوس پر لازم ہے کفارہ نہیں خواہ قے تھوڑی ہو یا بہت عن ابی الدرداء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطر قال معدان فلقیت ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مسجد دمشق فقلت ان ابا الدرداء حدثنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطر قال صدق وانا صببت له وضوءه صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ معدان بن طلحہ نے ابی الدرداء سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور روزہ کو توڑ ڈالا پھر مجھسے ثوبان جو مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں یعنے حضرت کے آزاد کیے ہوئے غلام دمشق کی مسجد میں ملے تو میں نے ان سے پوچھا کہ ابی الدرداء نے مجھسے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور روزہ توڑ دیا ثوبان نے کہا کہ ابی الدرداء نے سچ کہا ہے میں نے اوس وقت وضو کا پانی ڈالا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر (یعنے میں پانی ڈالتا جاتا تھا آپ وضو کرتے تھے) -

باب القبلة للصائم روزہ دار بوسہ لیوے تو کیسا

عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل وهو صائم ویباشر وهو صائم ولکنه کان املك لاربه ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ میں بوسہ لیتے تھے اور مباشرت کرتے تھے ف مباشرت عورت سے بدن ملانیکو کہتے ہیں اور لپٹنے کو بغیر جماع کیے ت ولیکن آپ بہت اختیار رکھتے تھے اپنی حاجت کا (یعنے آپکو اپنے نفس پر بہت قدرت تھی شہوت بخوبی روک سکتے تھے تو اور کوئی ایسا نہ کرے اگر شہوت کو روک نہ سکتا ہو) عن عائشة قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقبل فی شهر الصوم ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں بوسہ لیتے تھے (اپنی بی بیوں کا) عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلنی وهو صائم وانا صائمة ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا بوسہ لیتے تھے اور آپ اور میں دونوں روزہ دار ہوتی تھے عن جابر بن عبد اللہ قال قال عمر بن الخطاب هششت فقبلت وانا صائم فقلت یا رسول اللہ صنعت الیوم امرا عظیما قبلت وانا صائم قال ارأیت لو مضمضت من الماء وانا صائم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے کہا میں خوش ہوا اور میں نے بوسہ لیا روزہ میں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ آج میں نے بہت بڑا قصور کیا بوسہ لیا میں نے روزہ میں آپنے فرمایا اگر تو کلے کرے روزہ میں عیسی بن حماد کی حدیث میں ہے میں نے کہا کچھ ڈر نہیں صلی اللہ علیہ وسلم

یہ معنی کہی ہین کہ جسکو سینگی لگانا یا لگوانا منظور ہو تو وہ افطار کرے یعنی روزہ نہ رکھی اسلیے کہ روزہ ٹوٹ جانیکا خوف ہی پھر رکھکر
توڑنے سے کفارہ کیون دے **باب فی الرخصة فی ذلک** روزے مین پچھنے کے اجازت **عن ابن عباس ان رسول الله**
صلی الله علیه وسلم احتجم وهو صائم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ مین سینگی
لگوائی (پچھنی لگوائی) یہ حدیث دلیل ہے ابو حنیفہ اور شافعی کے **عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم**
احتجم وهو صائم محرم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی روزہ مین حالت
احرام مین (یعنی آپ روزہ دار بھی تھے اور احرام بھی باندھے ہوئے تھے) **عن رجل من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم**
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن الحجامة والمواصلة ولم یحرمهما ابقاء علی اصحابه فقیل
له یا رسول الله انك تواصل الی السحر فقال انی اواصل الی السحر وربی یطعمنی ویسقینی ترجمہ ایک
شخص صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سینگی لگوانے اور تہ کا
روزہ رکھنے سے لیکن انکو حرام نہ کیا باقی رکھنے کے لیے اپنے اصحاب پر (کہ اگر کسیکو طاقت ہو وہ کر سکتا ہے) لوگون نے کہا یا رسول
اللہ آپ روزہ ملاتے ہین سحر تک آپ نے فرمایا مین روزہ ملاتا ہون سحر تک مجھکو میرا رب کھانا کھلاتا ہے اور پانی پلاتا ہے **عن**
ثابت قال قال انس ما کنا ندع الحجامة للصائم الا کراهیة الجهد ترجمہ ثابت سے روایت ہے کہ انس نے کہا ہم
پچھنے نہین لگانے دیتے تھے روزہ دار کو اس خیال سے کہ کہین ضعف نہ ہو جاوے (نہ اس لحاظ سے کہ روزہ ٹوٹ جاویگا) **باب**
فی الصائم یحتلم نهارا فی شهر رمضان جو شخص رمضان مین صبح کو اوٹھے احتلام کی حالت مین **عن رجل من اصحاب**
النبی صلی الله علیه وسلم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یفطر من قاء ولا من احتلم ولا من احتجم
ترجمہ ایک شخص اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین روزہ ٹوٹتا اوسکا
جسنے قے کی یا احتلام کیا یا پچھنے لگائے (یعنے روزہ مین ان چیزون کے ہونے سے روزہ نہین ٹوٹتا) **باب فی الکحل**
عند النوم سوتے وقت سرمہ لگانا **عن النعمان عن النبی صلی الله علیه وسلم انه امر بالاثمد المروح عند النوم**
وقال لیتقه الصائم ترجمہ نعمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مشک ملا ہوا سرمہ لگانے کا سوتے
وقت اور فرمایا روزہ دار اوس سے بچے (استحبابا نہ وجوبا تو سرمہ لگانا مکروہ ہے) **عن انس بن مالك انه کان یکتحل و**
هو صائم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ وہ روزہ مین سرمہ لگاتے تھے **عن الاعمش قال ما رایت احدا**
من اصحابنا یکره الکحل للصائم وکان ابراهیم یرخص ان یکتحل الصائم بالصبر ترجمہ اعمش سے روایت ہے
کہ مینے نہین دیکھا کسیکو اپنے یارون مین سے کہ وہ روزہ دار کے سرمہ لگانے کو برا جانتا ہو اور ابراہیم نے رخصت دی تھے
روزہ دار کو سرمہ لگانے کی ساتھ صبر کے (وہ ایک قسم ہے سرمہ کی) **باب الصائم یستقی عامدا** روزہ دار قصداً قے
کرے **عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ذرعه القی وهو صائم فلیس علیه قضاء**

من اکل ناسیگا جو شخص روزے مین بہولکر کہاپی لے عن ابی هريرة قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم
فقال يا رسول الله انى اكلت وشربت ناسيا وانا صائم فقال اطعمك الله وسقاك ترجمہ ابو ہریرہ
سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ مین نے بہولکر کہاپی لیا روزی مین
آپنے فرمایا اللہ نے تجہی کہلایا اور پلایا (یعنی روزہ نہین گیا) باب تاخير قضاء رمضان رمضان کی قضا رکہنے
مین دیر کرنا عن عائشة تقول ان كان ليكون على الصوم من رمضان فما استطيع اقضيه حتى
ياتي شعبان ترجمہ حضرت عائشہ کہتی ہین مجہپر روزی ہوتی تہی رمضان کے (قضا رکہنے کے) پہر مین اونکو رکہہ نہ سکتی
یہان تک کہ شعبان آ جاتا ف توشعبان مین رکہہ لیتی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے ساتھہ بہت
متوجہ رہتی آپ کو تکلیف ہوگی اس خیال سے حضرت عائشہ قضا نہ رکہتین جب شعبان آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہی روزے
رکہتے حضرت عائشہ بہی رکھہ لیتین۔ اگر رمضان مین روزے قضا ہوجاوین اور دوسرا رمضان آجاوے تو رمضان کی روزے
رکھکر پہر قضا کے روزی رکہے اور ہر روزی کے ساتھہ ایک ایک مد غلہ مسکین کو دیوے اور ابوحنیفہ کے نزدیک غلہ دینا ضرور
نہین صرف قضا کرلی باب فيمن مات وعليه صيام جو شخص مرجاوے اور اوسکے ذمے پر روزہ ہون عن
عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من مات وعليه صيام صام عنه وليه ترجمہ حضرت عائشہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مرجاوے اور اوسپر روزے ہون تو اوسکی طرف سے اوسکا ولی روزے
رکہے ف یہی قول ہے امام احمد اور اصحاب حدیث کا اور ائمہ ثلثہ کے نزدیک کوئی دوسری کیطرف سے روزی رکہہ نہین
سکتا عن ابن عباس قال اذا مرض الرجل في رمضان ثم مات ولم يصم اطعم عنه ولم يكن عليه قضاء
وان نذر قضى عنه وليه ترجمہ عبداللہ بن عباس نے کہا جب کوئی شخص بیمار ہوجاوی رمضان مین پہر مرجاوے
اور اچہا نہ ہو تو اوسکی طرف سے مسکینون کو کہانا دیا جاویگا اور قضا اوسکی ذمی واجب نہ ہوگی (کیونکہ اوس نے مرض
سے صحت ہی نہین پائی) اگر وہ نذر کریگا تو ولی اوسکی طرف سے ادا کری باب الصوم في السفر سفر مین روزہ
رکہنے کا بیان عن عائشة ان حمزة الاسلمي سال النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انى
اسرد الصوم افاصوم في السفر قال صم ان شئت وافطر ان شئت ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے
حمزہ اسلمی نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ مین پے درپے روزے رکہا کرتا ہون کیا سفر مین بہی روزے
رکہون آپنے فرمایا چاہے روزی رکہہ چاہے افطار کر ف یعنی اختیار ہی مگر روزہ رکہنا بہتر ہے اگر تکلیف اور مشقت
نہ ہو اور ضعف کا خوف نہ ہو اور جو یہ باتین ہون تو افطار افضل ہے یہی مذہب ہی محققین اہل حدیث کا اور امام احمد اور
اوزاعی کے نزدیک ہر حال مین روزہ نہ رکہنا افضل ہے اور احادیث اسباب مین مختلف ہین عن حمزة الاسلمي قال
قلت يا رسول الله انى صاحب ظهر اعالجه اسافر عليه واكريه وانه ربما صادفني هذا الشهر

اهلیابه وقال له کله ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی ایک شخص نے افطار کیا رمضان مین (روزہ توڑ ڈالا) رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حکم کیا ایک بردہ آزاد کرنیکا یا دو مہینے پے در پے روزی رکہنے کا یا ساٹھ مسکینونکو کہانا
کہلانے کا وہ بولا مجھسے یہ نہین ہوسکتا (یعنے ان تینون کامون مین سے کوئی بھی نہین ہوسکتا) رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اچھا بیٹھ اتنے مین ایک ٹوکرا کھجورون کا آپ پاس آیا آپنے فرمایا اسکو لے اور صدقہ کر
وہ بولا مجھسے زیادہ کوئی مفلس نہین آپ ہنسنے لگے یہانتک کہ آپ کی کچلیان کہل گئین آپنے فرمایا تو ہی کہالے اسکو
دوسری روایت مین یون ہے فاتی بعرق فیه تمر قدر خمسة عشر صاعا وقال فیه کله انت و
اهل بیتك وصم یوما واستغفر الله ترجمہ آپ پاس ایک تہیلا کہجورونکا آیا جسمین پندرہ صاع کہجورہون
گی۔ اس روایت مین یہہ ہے آپ نے فرمایا تو کہا اوسکو اور تیری گھر کے لوگ کہاوین اور ایک روز روزہ رکھ لے
(قضا کا) اور استغفار کر اللہ سی عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم تقول اتی رجل النبی صلی
الله علیه وسلم فی المسجد فی رمضان فقال یا رسول الله احترقت فسأله النبی صلی الله علیه
علیه وسلم ما شانه فقال اصبت اهلی قال تصدق قال والله مالی شئ ولا اقدر علیه قال
اجلس فجلس فبینما هو علی ذلك اقبل رجل یسوق حمارا علیه طعام فقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم این المحترق آنفا فقام الرجل فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم تصدق بهذا فقال
یا رسول الله اعلی غیرنا فوالله انا لجیاع ما لنا شئ قال کلوه ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت
ہے وہ کہتی تہین ایک شخص مسجد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا رمضان مین اور بولا یا رسول اللہ مین جل گیا
(یعنے جہنم مین جل گیا مطلب یہہ ہی کہ آیندہ جلونگا) آپ نے پوچھا کیون کیا حال ہی وہ بولا مین نے جماع کیا اپنی بی بی سے
(روزی مین) آپ نے فرمایا صدقہ دے وہ بولا قسم خدا کی میری پاس کچھ نہین نہ مجھو طاقت ہی آپ نے فرمایا بیٹھ وہ
بیٹھ رہا اتنے مین ایک شخص گدہی پر غلہ لادی ہوئے ہانکتا ہوا آیا آپنے پکار کر فرمایا کہان ہی جلنے والا اب وہ کہڑا ہوا آپ
نے فرمایا لے اسکو صدقہ کر وہ بولا یا رسول اللہ کیا کسی اور کو دون قسم خدا کی ہم خود بہوکے ہین ہماری پاس کچھ نہین ہے آپ
نے فرمایا کہاؤ اوسکو۔ دوسری روایت مین ہے فاتی بعرق فیه عشرون صاعا آپ پاس ایک تہیلا آیا جس مین بیس
صاع تہے باب التغلیظ فیمن افطر عمدا جو شخص قصدا روزہ توڑ والی اوسکی سزا عن ابی هریرة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم من افطر یوما من رمضان فی غیر رخصة رخصها الله له لم یقض
عنه صیام الدهر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایک روزہ رمضان کا
نہ رکہے بغیر رخصت کے جس مین اللہ نے رخصت دی (جیسے بیماری یا سفر) تو ساری عمر کے روزی اوسکو پورا نہ کرسکین
گے (یعنے اگر قیامت تک روزے رکہے گا تو وہ ثواب جو ایک روزے مین رمضان کے حاصل ہوتا نہ ہوگا) باب

قوت کا باعث ہوگا پہر دوسری دن بعضون نے ہم مین سے روزہ رکہا بعضون نے نہ رکہا پہر ہم چلے ایک اور منزل
مین اترے آپنے فرمایا صبح کو تم دشمن سے ملوگے اب روزہ نہ رکہنا قوت کا باعث ہی پہر سبنے افطار کیا یہی بہتر ہوگیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے ابوسعید نے کہا مین نے اس سے پہلے اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتہ روزی رکہی **باب** اختیار الفطر سفر مین روزہ نہ رکہنا بہتر ہے **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یظل علیہ والزحام علیہ فقال لیس من البر الصیام فی السفر **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکہا کہ اوسپر سایہ کیا گیا ہے اور لوگون کا مجمع
ہے آپ نے فرمایا کہ سفر مین روزہ رکہنا نیکی نہین ہے **ف** یعنی سفر مین روزہ سے جب ایسی حالت ہوجاوی تو روزہ رکہنا
خوب نہین افطار ہی افضل ہے **عن** انس بن مالک رجل من بنے عبد اللہ اخوۃ بنی قشیر اغارت علینا
خیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانتہیت او قال فانطلقت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وھو یاکل فقال اجلس فاصب من طعامنا ھذا فقلت انی صائم قال اجلس احدثک عن
الصلوۃ وعن الصیام ان اللہ وضع شطر الصلوۃ او نصف الصلوۃ والصوم عن المسافر وعن المرضع
او الحبلی واللہ لقد قالھما جمیعا او احدھما قال فتلھفت نفسی ان لا اکون اکلت من طعام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** انس بن مالک سے جو ایک شخص ہین بنی عبد اللہ بن کعب مین سے (سوا ان انس
بن مالک کے جو خادم تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مشہور صحابی ہین) روایت ہی کہ لوٹنے کو آئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سوار مین نکلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ کہانا کہا رہے تہے آپ نے فرمایا بیٹہ اور کچہہ
کہا ہماری کہانے مین سی مین نے کہا مین روزہ دار ہون آپنے فرمایا بیٹہہ مین تجہے بتاتا ہون نماز اور روزی کا حال اللہ جل جلالہ
نے معاف کردی آدہی نماز اور روزہ مسافر کو اور معاف کردیا روزہ دودہ پلانی والی اور حاملہ عورت کو قسم خدا کی آپنے دونو
کا نام لیا (حاملہ اور دودہ پلانی والی کا) یا ایک کا ذکر کیا۔ انس نے کہا مجہی برا افسوس ہوا بعد کو کہ مین نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے کہانی مین سے نہ کہایا (یعنی روزہ تو نفل تہا پہر رکہہ سکتی تہی مگر یہ برکت اور سعادت پہر ملنا مشکل ہوا۔
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ بیٹہہ کر آپ کے کہانے مین سے کہانا کہاوین **باب** من اختار الصیام
بعضون نے کہا سفر مین روزہ رکہنا افضل ہے **عن** ابی الدرداء قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی بعض غزواتہ فی حر شدید حتی ان احدنا لیضع یدہ علی راسہ او کفہ علی راسہ
من شدۃ الحر ما فینا صائم الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعبد اللہ بن رواحۃ **ترجمہ** ابی
الدرداء سے روایت ہی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نکلے بعضی غزوات (لڑائیون) مین نہایت گرمی
کے دنون مین یہان تک کہ ہر ایک شخص ہم مین سے دہوپ کی سختی سے اپنے سر پر ہاتہہ یا ہتہیلی رکہہ لیتا تہا اور سوا رسول

يعني رمضان وانا اجد القوة وانا شاب فاجد بان اصوم يا رسول الله اهون علی من ان اوخره
فيكون دينا افاصوم يا رسول الله اعظم لاجری او افطر قال ای ذلك شئت يا حمزة ترجمہ
حمزہ اسلمی سے روایت ہی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین جانور والا ہون (یعنی سواریون والا) اونکو لیجایا
کرتا ہون سفر کرتا ہون کرایہ دیتا ہون کبھی سفر مین رمضان کا مہینہ آجاتا ہے مجھہ مین طاقت ہے مین جوان ہون تو
روزے رکھہ لینا مجھے آسان معلوم ہوتا ہی قضا کرنے سے اور قرض کیطرح سر پر رکھنے سے کیا مین روزے رکھہ لیا کرون
اسمین زیادہ ثواب ہے یا نہ رکھون آپ نے فرمایا جیسا تیرا جی چاہے ای حمزہ عن ابن عباس قال خرج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم من المدينة الی مكة حتی بلغ عسفان ثم دعا باناء فرفعه الی فيه ليريه
الناس وذلك فی رمضان فكان ابن عباس يقول قد صام النبی صلی اللہ علیہ وسلم وافطر
فمن شاء صام ومن شاء افطر ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے
مکے کو چلے جب عسفان مین پہونچے (ایک منزل کا نام ہے) آپ نے ایک برتن منگوایا اور اپنے منہ تک اوسکو بلند کیا
تا کہ لوگ دیکھہ لین رمضان مین ابن عباس کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر مین روزہ رکھا ہے اور افطار
بھی کیا ہے جسکا جی چاہے روزے رکھے جسکا جی چاہے افطار کرے عن انس قال سافرنا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی رمضان فصام بعضنا وافطر بعضنا فلم يعب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم
ترجمہ انس سے روایت ہی ہم نے سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان مین بعضون نے ہم مین سے روزہ
رکھا بعضون نے نہ رکھا تو روزہ وارنی نہ رکھنے والے پر عیب نہین کیا نہ بےروزہ وار نے روزہ دار پر عیب کیا عن
قزعة قال اتيت ابا سعيد الخدری وهو يفتی الناس وهم مكبون عليه فانتظرت خلوته فلما
خلا سالته عن صيام رمضان فی السفر فقال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان
عام الفتح فكان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يصوم ونصوم حتی بلغ منزلا من المنازل فقال انكم
قد دنوتم من عدوكم والفطر اقوی لكم فاصبحنا منا الصائم ومنا المفطر قال ثم سرنا فنزلنا
منزلا فقال انكم تصبحون عدوكم والفطر اقوی لكم فافطروا فكانت عزيمة من رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال ابو سعيد ثم لقد رايتنی اصوم مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل ذلك و
بعد ذلك ترجمہ قزعہ سے روایت ہی مین ابو سعید خدری پاس آیا وہ لوگون کو فتوی دیرہے تھے اور لوگ اون پر
جھکے ہوئے تھے مین فرصت کا منتظر رہا کہ اکیلے ہون تو پوچھون جب اکیلے ہوئے مین نے پوچھا سفر مین رمضان کے روزے
رکھنا کیسا ہے انھون نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جس سال مکہ فتح ہوا تو آپ بھی روزہ رکھتے تھے ہم
بھی روزے رکھتے تھے یہانتک کہ ایک منزل مین آپ پہونچے تو آپ نے فرمایا اب تم اپنے دشمن سے قریب ہوگئے اب روزہ نہ رکھنا بہتر ہے

علیہ وسلم کی سنت پر عمل چھوڑ دیا اور اوسکے خلاف کرنا بہتر سمجھے **باب** من یقول صمت رمضان کلہ یہ کہنا
نہ چاہیے میں نے پوری رمضان بہر روزے رکھے **عن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا
یقولن احد کم انی صمت رمضان کلہ وقمتہ فلا ادری اکرہ التزکیۃ وقال لابد من نومۃ او
رقدۃ **ترجمہ** ابی بکرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یہہ نہ کہے میں نے
رمضان بہر روزے رکہے اور عبادت کی کیونکہ آخر کچہ سویا ہی ہوگا (راوی نے کہا آپ نے برا جانا اپنی خوبی بیان
کرنا دوسرے یہ کہ اس میں تفاخر اور کبر ہے شاید وہ روزے اور عبادت قبول نہ ہوئی ہو تو دعوی کرنا بیکار ہے دوسرے
یہہ کہ غلط بھی ہے اس لیے کہ رمضان بہر عبادت اور روزے غیر ممکن ہے آخر کچہ سویا لیٹا آرام بھی کیا ہوگا) **باب**
فی صوم العیدین عید الفطر اور اضحی کے دن روزہ رکہنا **عن** ابی عبید قال شہدت العید مع عمر بن الخطاب
فبدأ بالصلوۃ قبل الخطبۃ ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن صیام ہذین الیومین قال
اما یوم الاضحی فتاکلون من لحم نسککم واما یوم الفطر ففطرکم من صیامکم **ترجمہ** ابی عبید سے
روایت ہی میں عید میں حضرت عمر کے ساتھہ حاضر ہوا تو خطبہ سے پہلے نماز عید کی پڑہی پہر حضرت عمر نے کہا کہ منع کیا ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو دن کے روزہ رکہنے سے (یعنی ایک بقرعید کے دن دوسرے رمضان کی عید کے
دن) لیکن بقرعید کا دن تو قربانی کے گوشت کہانیکا دن ہی اور فطرہ کا دن روزوں سے افطار کا دن ہے **ف** ان
دو دن میں روزہ رکہنا حرام ہے اسیطرح ایام تشریق یعنی ۔ ۱۱ ۔ ۱۲ ۔ ۱۳ ۔ ذیحجہ کو روزہ رکہنا جائز نہیں ہی ۔ اور بعضے
علما کے نزدیک صوم الدہر یعنے سدا روزہ رکہنا مکروہ ہے بلکہ ایک دن روزہ رکہنا اور ایک دن افطار کرنا جسکو صوم
داودی کہتے ہین افضل ہے **عن** ابی سعید الخدری قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صیام
یومین یوم الفطر ویوم الاضحی وعن لبستین الصماء وان یحتبی الرجل فی الثوب الواحد وعن الصلوۃ
فی ساعتین بعد الصبح وبعد العصر **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا دو دن کے روزہ رکہنے سے ایک تو عید الفطر کے دن اور ایک عید قربان کے دن اور کپڑا ایسا لپیٹ کر اوڑہنے
سے کہ ہاتہہ نکالنے کی گنجائش نہ رہی اور ایک کپڑا پہنکر گوٹ مار بیٹہنے سے (کیونکہ اس میں ستر کہلنے کا خوف ہے) اور دو وقت
نماز پڑہنے سے ایک فجر کی بعد (جبتک آفتاب نہ نکلے) دوسرے عصر کے بعد (جب تک آفتاب غروب نہو) **باب**
صیام ایام التشریق ایام تشریق ۔ ۱۱ ۔ ۱۲ ۔ ۱۳ ۔ ذیحجہ کو روزہ رکہنا **عن** ابی المرۃ مولی ام ہانی انہ دخل
مع عبد اللہ بن عمرو علی ابیہ عمرو بن العاص فقرب الیہما طعاما فقال کل قال انی صائم فقال عمرو
کل فہذہ الایام التی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا بافطارنا وینہی عن صیامہا
قال مالک وہی ایام التشریق **ترجمہ** ابی مرہ سے روایت ہی جو مولی (یعنی آزاد کیے ہوے غلام) ام ہانی کے ہین وہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عبداللہ بن رواحہ کے ہماری مین کوئی روزہ دار نہ تہا- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر طاقت ہو تو روزہ رکہنا افضل ہے عن سلمة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كانت له حمولة یاوی الی شبع فلیصم رمضان حیث ادرکه ترجمہ سلمہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکی پاس سواری ہو کہ آسانی سے خاطر خواہ منزل کو پہونچا دیوے اور وہ پیٹ بہر کر کہانا ملتا ہو تو اوسکو چاہیے کہ جہان رمضان کا مہینا آجاوے وہین روزہ رکہے ف یہہ حکم استحباب اور فضیلت کے لیے ہی ورنہ افطار جائز ہے سب علما کے نزدیک سفر مین افطار کرنا اگرچہ مشقت نہو راحت ہو کیونکہ اللہ تعالی کا کلام مطلق ہے فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر

باب متی یفطر المسافر اذا خرج جب مسافر سفر کو نکلے تو کہان سے افطار کرے عن عبید قال جعفر بن جبر قال کنت مع ابی بصرۃ الغفاری صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم فی سفینة من الفسطاط فی رمضان فرفع ثم قرب غداءہ قال جعفر فی حدیثه فلم یجاوز البیوت قال ابو بصرۃ اترغب عن سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال جعفر فی حدیثه اکل ترجمہ جعفر بن جبر سے روایت ہی مین ابو بصرہ غفاری کے ساتہہ تہا جو صحابی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کشتی مین جب فسطاط سے نکلے (فسطاط اوس شہر کو کہتے ہین جہان لوگون کا ہجوم ہو) رمضان کے مہینے مین جب وہ کشتی پر بیٹہے تو صبح کا کہانا آیا ابہی شہر کے گہرون سے آگے نہین بڑہے تہے کہ انہون نے دسترخوان منگوایا اور مجہسے بہی کہا آؤ کہا و مین نے کہا تم شہر کے گہرون کو نہین دیکہتے ابو بصرہ نے کہا کیا تو نفرت کرتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے پہر انہون نے کہایا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب سفر کو نکلے تو قصر اور افطار شروع کردے اگرچہ بالکل شہر کی آبادی سے پار نہ ہوا ہو باب مسیرۃ ما یفطر فیه کتنی مسافت مین روزہ افطار کرے عن منصور الکلبی ان دحیة بن خلیفة خرج من قریة من دمشق مرۃ الی قدر قریة عقبة من فسطاط وذلک ثلثة امیال فی رمضان ثم انه افطر وافطر معه ناس وکره اخرون ان یفطروا فلما رجع الی قریته قال والله لقد رأیت الیوم امرا ما کنت اظن انی اراہ ان قوما رغبوا عن هدی رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه یقول ذلک للذین صاموا ثم قال عند ذلک اللهم اقبضنی الیک ترجمہ منصور کلبی سے روایت ہی کہ دحیہ بن خلیفہ ایک بار دمشق کے گانون سے اتنی دور گئے جیسے عقبہ فسطاط سے (اور یہ تین میل ہے) رمضان مین تو انہون نے افطار کیا اور اون کے ساتہہ اور لوگون نے بہی افطار کیا مگر بہت سے لوگون نے (اتنی کم مسافت مین) افطار کو برا جانا جب دحیہ اپنے گانون کو لوٹ کر آئے انہون نے کہا قسم خدا کی مین نے آج وہ بات دیکہی جسکا مجہے دیکہنے کا گمان نہ تہا کچہہ لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق سے نفرت کی اور اون کے اصحاب کے طریقے سے مراد وہ لوگ تہے جنہون نے روزہ رکہا تہا بعد اوسکے کہا یا اللہ اب تو مجہکو اپنے پاس بلالے (اوس زمانے سے پناہ مانگی جس مین لوگون نے رسول اللہ صلی

ہے جب اون سے کوئی کہتا کہ ہفتے کے دن روزہ منع ہے وہ کہتی تھی یہ حدیث حمصی ہے یعنے ضعیف ہے اہل مدینہ اسکو نہین جانتے ؏ عن الاوزاعی قال مازلت لہ کاتما حتی رایتہ انتشر یعنی حدیث ابن بسر ھذا فی صوم یوم السبت ترجمہ اوزاعی سے روایت ہی وہ کہتے تھے مین عبد اللہ بن بسر کی حدیث کو چھپاتا رہا یہان تک کہ مین نے دیکہا وہ مشہور ہو گئی ۔ مالک نے کہا یہ حدیث جھوٹ ہے باب فی صوم الدھر ہمیشہ روزہ رکہنا کیسا ہے عن ابی قتادۃ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف تصوم فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قولہ فلما رای ذلک عمر قال رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا نعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ فلم یزل عمر یرددھا حتی سکن غضب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف بمن یصوم الدھر کلہ قال لا صام ولا افطر قال مسدد لم یصم ولم یفطر او ما صام ولا افطر شک غیلان قال یا رسول اللہ کیف بمن یصوم یومین ویفطر یوما قال او یطیق ذلک احد قال یا رسول اللہ فکیف بمن یصوم یوما ویفطر یوما قال ذلک صوم داؤد قال یا رسول اللہ فکیف بمن یصوم یوما ویفطر یومین قال وددت انی طوقت ذلک ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث من کل شھر ورمضان الی رمضان فھذا صیام الدھر کلہ وصیام عرفۃ انی احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ التی قبلہ والسنۃ التی بعدہ وصوم یوم عاشوراء انی احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ التی قبلہ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہی کہ حضرت کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ تم کسطرح روزہ رکہا کرتے ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے اس کہنے سے غصہ ہوئے حضرت عمر نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غصہ کو دیکہا تو کہا کہ راضی ہوئے ہم اللہ کے ساتھ اوسکو رب ہونے پر اور اسلام کے ساتھ دین ہونے پر اور محمد کے ساتھ نبی ہونے پر اور ہم پناہ مانگتے ہین اللہ کے ساتھ اللہ کے غضب سے اور اوسکے رسول کے غضب سے پھر کہتے ہے عمر یہ بار بار اسی کلمے کو یہان تک کہ حضرت کا غصہ ٹھہر گیا پھر حضرت عمر نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اس شخص کا کیا حال ہی جو ہمیشہ روزہ رکہے آپ نے فرمایا اس شخص نے نہ افطار کیا نہ روزہ رکہا مسدد کی روایت مین لم یصم ولم یفطر ہے جسکے معنے بھی یہی ہین) پھر حضرت عمر نے کہا کہ یا رسول اللہ اوس شخص کا کیا حال ہی کہ دو دن روزہ رکھے اور ایکدن افطار کرے حضرت نے فرمایا کیا کوئی اسکی طاقت رکہتا ہی عمر نے کہا یا رسول اللہ اوس شخص کا کیا حال ہی جو ایک دن روزہ رکہے اور ایک دن افطار کرے آپ نے فرمایا یہ روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا ہی پھر عمر نے کہا کہ یا رسول اللہ اس شخص کا کیا حال ہی کہ ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے آپ نے فرمایا مین اسکو چاہتا ہون کہ اسکو مین بھی طاقت دیا جاؤن اور آپ نے فرمایا کہ ہر مہینے کے تین روزے اور رمضان سے رمضان تک یہہ ہمیشہ کے روزے ہین یعنی ثواب انکا ایسا ہوتا ہے جیسے ہمیشہ روزہ رکہنیکا اور عرفہ کے دنکا روزہ ۔ یعنے نوین تاریخ ذی الحجہ کے واسطے مین اللہ سے امید رکہتا ہون کہ اوسکو ایک برس پہلے کے اور ایک برس

عبداللہ بن عمرو کے ساتھ اون کے باپ عمرو بن العاص کے پاس گئے اونہون نے کہانا سامنے کیا اور عبداللہ بن عمرو سے
کہا کہاؤ اونہون نے کہا مین روزہ دار ہون عمرو بن العاص نے کہا کہ کہاؤ کیونکہ ایسے دن مین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ان دنون ہم کو روزہ توڑنیکا حکم فرمایا اور ان دنون مین روزہ رکہنے سے منع کیا۔ امام مالک نے کہا مراد ان
دنون سے ایام تشریق مین یعنے گیارہوین بارہوین تیرہوین تاریخ ذیحجہ کی عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم یوم عرفة ویوم نحر وایام التشریق عیدنا اهل الاسلام وهی ایام اکل وشرب
ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفے کا دن اور نحر کا عید کا دن اور ایام تشریق
ہمارے عید کے دن ہین اور یہہ دن کہانے پینے کے ہین ف تو ایام تشریق مین اختلاف ہے بعضون کے نزدیک
باب متی یفطر ہے گا درست ہی نہ ہوگا اور یہی قول جدید ہی شافعی کا اور ابوحنیفہ کا اور بعضون کے نزدیک درست
بن جبیر قال کذا
باب النهی ان یخص یوم الجمعة بصوم اکیلے جمعے کے روز روزہ رکہنا کیسا ہی عن ابی هریرة قال
فی رمضان
رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یصم احدکم یوم الجمعة الا ان یصوم قبله بیوم او بعده
ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی اکیلے جمعے کے دن کو خاص
کرکے روزہ نہ رکہے بلکہ اوسکے ساتھ جمعہ کے اگلے دن کو یا اوسکے پچھلے دن کو بھی ملا لیوے (یعنی جمعہ کے ساتھ جمعرات کا یا ہفتے
کا بھی رکہہ لیوے اکیلا ایک روز جمعہ کا نہ رکہے) یہ مکروہ ہی باب النهی ان یخص یوم السبت بصوم ہفتے کے
دن روزہ نہ رکہنا عن عبد الله بن بسر السلمی عن اخته وقال یزید الصماء ان النبی صلی الله علیه وسلم قال
لا تصوموا یوم السبت الا فیما افترض علیکم وان لم یجد احدکم الا لحاء عنب او عود
شجرة فلیمضغه ترجمہ عبداللہ بن بسر سے روایت ہی اونہون نے اپنی بہن صماء سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مت روزہ رکہو ہفتے کے روز مگر فرض روزہ اور اگر تم مین سے کسیکو ہفتے کے دن کچہہ نہ ملے مگر چہلکا انگور کا یا لکڑی
درخت کی تو اوسی کو چبا لیوے اور روزہ افطار کرے) ابوداؤد نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے (جویریہ کی حدیث سے جو
آگے آتی ہے امام مالک نے کہا یہ حدیث غلط ہی اور کذب ہے مگر ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہی باب الرخصة
فی ذلك ہفتے کے دن روزہ رکہنے کی اجازت عن جویریة بنت الحارث ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل
علیها یوم الجمعة وهی صائمة قال اصمت امس قالت لا قال تریدین ان تصومی غدا قالت لا قال
فافطری ترجمہ جویریہ بنت الحارث سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس جمعہ کے دن آئے اور وہ روزہ
دار تہین آپ نے جویریہ سے فرمایا کیا تو نے روزہ کل بھی رکہا تہا اوسنے کہا نہین آپ نے فرمایا کیا تو کل کو روزہ رکہنا چاہتی
ہے اوسنے کہا نہین آپ نے فرمایا پہر تو روزہ افطار کر ڈال (اس سے ہفتے کا روزہ درست ہوا) عن ابن شهاب انه كان
اذا ذكر له انه نهی عن الصیام یوم السبت یقول ابن شهاب هذا حدیث حمصی ترجمہ ابن شہاب سے روایت

حالته وهيئته فقال يا رسول الله اما تعرفني قال ومن انت قال انا الباهلي الذي جئتك عام الاول قال فما غيرك وقد كنت حسن الهيئة قال ما اكلت طعاما الا بليل منذ فارقتك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم عذبت نفسك ثم قال صم شهر الصبر ويوما من كل شهر قال زدني قال صم من الحرم واترك صم من الحرم واترك وقال باصابعه الثلاثة فضمها ثم ارسلها **ترجمہ** مجیبہ نے اپنے باپ یا چچا سے روایت کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے (اور باپ یا چچا کا نام معلوم نہیں اور اسمیں بھی اختلاف ہی کہ مجیبہ مرد ہی یا عورت) پھر چلے گئے بعد اوسکے ایک برس پھر آئے اور انکا حال بدل گیا تھا شکل اور ہو گئی تھی انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھکو پہچانتے ہیں آپ نے فرمایا تم کون ہو انہوں نے کہا میں وہی باہلی ہوں جو آپ پاس اگلے سال آیا تھا آپ نے فرمایا تمہاری شکل کیوں بدل گئی اس وقت تو اچھی تھی انہوں نے کہا میں جب سے آپ پاس سے گیا رات ہی کو کھانا کھایا کیا (یعنی برابر روزے رکھے) آپ نے فرمایا کیوں تو نے عذاب میں ڈالا اپنی جان کو بعد اوسکے فرمایا رمضان بھر روزے رکھ پھر ہر مہینے میں ایک روزہ رکھا کر انہوں نے کہا اس سے زیادہ کیجیے مجھے طاقت ہے آپ نے فرمایا ہر مہینے میں دو دن انہوں نے کہا اس سے بھی زیادہ کیجیے آپ نے فرمایا ہر مہینے میں تین دن انہوں نے کہا اس سے زیادہ کیجیے آپ نے فرمایا حرام مہینوں میں (ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب) روزے رکھا کر اور چھوڑ دیا کر تین انگلیوں سے اشارہ کیا آپ نے پہلے انکو بند کیا پھر کھولا (یعنی تین دن روزہ رکھ پھر تین دن افطار کر اسی طرح)

باب في صوم المحرم محرم کے مہینے میں روزہ رکھنا

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الصيام بعد شهر رمضان شهر الله المحرم وان افضل الصلوة بعد المفروضة صلاة من الليل لم يقل قتيبة شهر قال رمضان **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعد رمضان کے روزوں کے بہترین روزے اللہ کے مہینے کے ہیں کہ وہ مہینہ محرم کا ہی اور بعد نماز فرض کے بہترین نماز رات کی نماز ہے **ف** جسکو تہجد کہتے ہیں محرم میں جن جن تاریخوں میں چاہے روزہ رکھے دسویں تاریخ عاشوری کا روزہ افضل ہی

عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصوم حتى نقول لا يفطر ويفطر حتى نقول لا يصوم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسقدر روزے رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب آپ افطار ہی نکرینگے یعنی ہمیشہ روزے ہی رکھا کرینگے اور کبھی آپ روزے رکھنا چھوڑ دیتے تو اسقدر ہم کہتے کہ اب آپ روزے نہ رکھینگے **ف** یعنی نفس سے مشقت بھی لیتے اور اوسکو آرام بھی دیتے تاکہ مشقت کی عادت نہ ہو جاوے

باب في صوم شعبان شعبان میں روزے رکھنا

عن عائشة تقول كان احب الشهور الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يصومه شعبان ثم يصله برمضان **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی روزے رکھنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے مہینے کو

ع فارجعت فزده قال صم يومين قال زدني قال صم ثلثة ايام وقال زدني

پچھلے کے گناہ جھاڑ دی - یعنی گناہ کرنے سے اوس سال مین بچا وے یا اگر گناہ ہو جاوین تو بخشے جاوین اور عاشورہ کے دن
کا روزہ رکھنا اللہ سے اُمید رکھتا ہون کہ ایک برس پہلے کے گناہ جھاڑ دی **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس شخص
غصہ ہوئے کہ اوس نے اپنی لیاقت سی بڑھ کر سوال کیا اوسکو چاہیے تھا یہ پوچھنا کہ یا رسول اللہ مین کیونکر روزے رکھون اور
یہ جو حضرت نے فرمایا کہ نہ اوس نے روزے رکھے نہ افطار کیا مطلب اسکا یہ ہے کہ نہ روزونکا ثواب اوسے حاصل ہوا نہ افطار
کا مزا مگر مراد اس سے یہی ہے کہ سال بہر روزے رکھے عیدین اور ایام تشریق مین بھی افطار نہ کرے اور جو ایام ممنوعہ مین افطار
کرے تو کچھ قباحت نہین اور بعضون کے نزدیک جب بھی مکروہ ہے **عن** ابی قتادة بهذا الحديث زاد قال يا رسول
الله ارأيت صوم يوم الاثنين والخميس قال فيه ولدت وانزل علي القرآن **ترجمہ** ابو قتادہ سے دوسری
روایت مین اتنا زیادہ ہے حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ کیا پیر کے اور جمعرات کے دن روزہ رکھنا کیسا ہی آپنے فرمایا پیر ہی
کو تو مین پیدا ہوا اور اوسدن مجھپر قرآن اوترا **ف** تو آپ نے پیر کے دن روزہ رکھنا بہتر جانا کیونکہ وہ دن مبارک ہے
یعنی ولادت باسعادت کا روز ہی **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص قال لقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
الم احدث انك تقول لاقومن الليل ولاصومن النهار قال احسبه قال نعم يا رسول الله قد قلت
ذالك قال قم ونم وصم وافطر وصم من كل شهر ثلاثة ايام وذالك مثل صيام الدهر قال قلت يا رسول
الله اني اطيق افضل من ذالك قال فصم يوما وافطر يومين قال فقلت اني اطيق افضل من ذالك قال فصم
يوما وافطر يوما وهو اعدل الصيام وهو صيام داود قلت اني اطيق افضل من ذالك فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا افضل من ذالك **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مجھسے ملے اور فرمایا مجھکو خبر ملی ہے تم کہتے ہو مین رات بھر عبادت کرونگا اور دن بھر روزہ رکھونگا عبد اللہ نے
کہا ہان بیشک یا رسول اللہ مین نے یہ کہا آپنے فرمایا عبادت بھی کر اور سو بھی اور روزہ رکھہ اور افطار بھی کر ہر مہینے مین
تین دن روزے رکھا کر (تیرھوین چودھوین پندرھوین کو بھی ایام بیض کہلاتے مین) اور اسکا ثواب ہمیشہ روزے رکھنے کے
برابر ہے مین نے کہا یا رسول اللہ مین اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہون آپ نے فرمایا اچھا ایک دن روزہ رکھہ اور دو دن
افطار کر مین نے کہا مین اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہون آپنے فرمایا اچھا ایک دن روزہ رکھہ اور ایک دن افطار کر
اور یہ عمدہ روزہ ہے حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ السلام کا مین نے کہا مین اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہون آپ نے فرمایا
اس سے بہتر کچھ نہین ہے **ف** یعنی یہ برابر روزہ رکھے جانے سے بھی بہتر ہے اور دو دو دن روزہ اور ایک دن افطار کرنیسی بھی بہتر
ہے کیونکہ اسمین نفس کو نہ روزے کی عادت ہوتی ہے نہ افطار کی تو روزے مین سختی ہوتی ہے نفس پر اور جسقدر عبادت مین
سختی ہو اوسی قدر ثواب ہے **باب** فی صوم اشهر الحرم حرام مہینون مین روزہ رکھنا **عن** مجيبة الباهلية
عن ابيها او عمها انه اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم انطلق فاتاه بعد سنة وقد تغيرت

کہتے کہ روزے رکھینگے عن ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه زاد كان يصومه الا قليلا بل كان يصومه كله ترجمہ ابوہریرہ سے ایسا ہی مروی ہے جیسے عائشہ رض کی حدیث مین ہے اتنا زیادہ ہے کہ آپ شعبان مین اکثر دنون مین روزے رکھتے تھے اور بہت کم ناغہ کرتے تھے بلکہ بسا اوقات سارے شعبان مین روزے رکھتے تھے باب فی صوم الاثنين والخميس پیر اور جمعرات کا روزہ عن مولى اسامة بن زيد انه انطلق مع اسامة الى وادي القرى في طلب مال له فكان يصوم يوم الاثنين ويوم الخميس فقال له مولاه لم تصوم يوم الاثنين ويوم الخميس وانت شيخ كبير فقال ان نبي الله صلى الله عليه وسلم كان يصوم يوم الاثنين ويوم الخميس وسئل عن ذلك فقال ان اعمال العباد تعرض يوم الاثنين ويوم الخميس ترجمہ اسامہ بن زید کے مولے سے روایت ہے وہ اسامہ کے ساتھ گئے وادی القری تک اون کے اونٹ ڈہونڈہنے کو تو اسامہ پیر اور جمعرات کو روزہ رکہتے اون کے مولانے کہا تم کیون ان دنون مین روزہ رکھتے ہو بوڑھے ضعیف ہوکر انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے پیر اور جمعرات کو کیبار لوگون نے آپ سے پوچھا اسکا باعث آپ نے فرمایا کہ بندون کے اعمال ان دنون مین سامنے لائے جاتے ہین ف پیش کیے جاتے ہین خداوند کریم کے سامنے تو بہتر ہے کہ ان دنون مین نیک عمل خدا کے سامنے جاوین دوسری حدیث مین ہے کہ رات کے عمل صبح کے عملون سے پہلے اور صبح کے عمل شام کے عملون سے پہلے اوسکے سامنے پیش کیے جاتے ہین ممکن ہے کہ یہ ہفتہ واری پیشی ہو روزانہ کے بعد اور شعبان مین سالانہ پیشی ہو باب فی صوم العشر ذیحجہ کے دسوین تاریخ تک روزے رکہنا عن بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم تسع ذي الحجة ويوم عاشوراء وثلاثة ايام من كل شهر اول اثنين من الشهر والخميس ترجمہ بعضے بی بیون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے نو دن شروع ذیحجہ کے اور عاشورا کے دن اور ہر مہینے کے تین دن لو چندی پیر اور جمعرات کو ف احمد اور نسائی کی روایت مین ہے کہ لوچندی پیر اور دو جمعراتون مین تاکہ تین روزے پورے ہون یا ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخ عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ايام العمل الصالح فيها احب الى الله من هذه الايام يعني ايام العشر قالوا يا رسول الله ولا الجهاد في سبيل الله قال ولا الجهاد في سبيل الله الا رجل خرج بنفسه وماله فلم يرجع من ذلك بشئ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نیک عمل کسی دن مین اتنا اللہ جل جلالہ کو پسند نہین ہے جتنا ان دنون مین پسند ہے یعنی ذیحجہ کے دس دنون مین (شروع سے دسوین تاریخ تک) لوگون نے کہا یا رسول اللہ جہاد بھی نہین آپ نے فرمایا جہاد بھی نہین مگر وہ جہاد جسمین آدمی اپنا مال اور جان لیکر نکلے پھر کچھ پھیر کر نہ لاوے (وہین شہید ہو جاوے مال بھی لٹ جاوے) تو البتہ ان دنون کی عبادت کے برابر ہوگا اسی واسطے لوگون نے کہا ہے جو آدمی

بہت دوست رکہتی تہے پھر شعبان کو آپ رمضان سے ملا دیتے **ف** یہ نہ کرتے کہ ایک دو دن پہلے رمضان سے
شروع کرتے **عن** عبید اللہ بن مسلم القرشی عن ابیہ قال سئلت او سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عن صیام الدھر فقال ان لاھلک علیک حقا صم رمضان والذی یلیہ وکل اربعاء وخمیس
فاذا انت قد صمت الدھر **ترجمہ** عبید اللہ بن مسلم القرشی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ پوچھا مین نے
یا پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے روزہ رکہنے سے تو آپ نے فرمایا کہ مقرر تجہپر تیرے عیال کا حق
ہے تو رمضان کے روزے رکہہ اور جو دن کہ رمضان سے متصل ہین یعنے شعبان کے اور ہر بدہ اور جمعرات کو تو اوس وقت
تو نے گویا ہمیشہ روزے رکہے **ف** بعضون نے رمضان سے متصل کے معنے یہ کہے ہین کہ شوال مین روزے رکہے جسکو
شش عید کہتے ہین۔ **باب** فی ستۃ ایام من شوال شش عید کے روزے رکہنے کا بیان **عن** ابی ایوب صاحب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعہ بست من شوال فکانما صام الدھر
ترجمہ ابی ایوب صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت ہے جسنے رمضان کے روزے رکہے اور اوسکی بعد
چہہ روزے شوال کے رکہے گویا اوس نے ہمیشہ روزے رکہے **ف** امام نووی نے صحیح مسلم کی شرح مین کہا ہے کہ مذہب
شافعی اور احمد اور داؤد اور اونکے موافقون کا یہی ہے کہ یہہ چہہ روزے رکہنا مستحب ہے اور دلیل اونکی یہی حدیث ہے
اور ان چہہ روزون سے برس دن کے روزونکا ثواب ملنے کا یہہ سبب ہے کہ برس کے تین سو ساٹہہ دن ہوتے ہین اور شرع مین
ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے تو تیس دن رمضان کے اور چہہ دن یہہ شوال کے سب چہتیس دن ہوئے اور چہتیس دن کے
تین سو ساٹہہ دن ہوئے پس اس حساب سے بعد رمضان کے شوال کے مہینے مین جو شخص چہہ روزے رکہیگا اوسکو برس دن کے
روزونکا ثواب حاصل ہوگا **ف** امام مالک نے جو ان روزون کا انکار کیا ہے تو اس سبب سے کہ اونکو یہہ حدیث نہین پہنچی
ورنہ کبھی انکار نہ کرتے اہل حدیث کے نزدیک مستحب ہین **باب** کیف کان یصوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر روزے رکہتے تہے اسکا بیان **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم وما رایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استکمل صیام شہر قط الا رمضان وما رایتہ فی شہر اکثر صیاما
منہ فی شعبان **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے یہان تک رکہتے کہ ہم
کہتے نہ افطار کرینگے اور افطار کرتے تو یہانتک کہ ہم کہتے روزے نہ رکہینگے اور کبھی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین
دیکھا کہ آپ نے سوائے رمضان کے مہینا بہر کسی مہینے کے روزے رکہے ہون اور یہہ بھی مین نے کبھی نہین دیکھا کہ آپ نے شعبان
کے سوا کسی مہینے مین اوس سے زیادہ روزے رکہے ہون **ف** نفل روزون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ عادت
تھی کہ کبھی کتنے دنون تک متصل روزے رکہتے حتے کہ لوگونکو گمان ہوتا کہ اب آپ افطار نکرینگے اور کبھی اتنا افطار کرتے کہ لوگ یہہ

عن ابن عمر قال کان یوم عاشوراء نصومه فی الجاهلیة فلما نزل رمضان قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم هذا یوم من ایام الله فمن شاء صامه ومن شاء ترکه ترجمہ ابن عمر سے روایت
ہے کہ ایام جاہلیت مین عاشورہ کے دن ہم روزہ رکھتے تھے پھر جب رمضان فرض ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا یہہ دن اللہ کے دنون مین ایک دن ہے جو چاہے اسمین روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے (یعنی عاشورے
مین) عن ابن عباس قال لما قدم النبی صلی الله علیه وسلم المدینة وجد الیهود یصومون
عاشوراء فسئلوا عن ذلك فقالوا هذا الیوم الذی اظهر الله فیه موسی علی فرعون نحن
نصومه تعظیما له فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم نحن اولی بموسی منکم وامر بصیامه
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین آئے تو عاشورا کے دن یہودیون کو روزہ رکھے
ہوئے پایا تو آپ نے یہودیون سے اوسدن کے روزے کا سبب پوچھا تو یہود نے کہا اسدن مین اللہ نے موسے کو فتح دیا فرعون
پر اور ہم روزہ رکھتے ہین اُسکی تعظیم کیواسطے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم تم سے زیادہ نزدیک تر ہین موسے
کے ساتھ اور حکم فرمایا روزہ رکھنیکا اُس روز عن عبد الله بن عباس یقول حین صام النبی صلی الله علیه
وسلم یوم عاشوراء وامر بصیامه قالوا یا رسول الله انه یوم تعظمه الیهود والنصارے
فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا کان العام المقبل صمنا یوم التاسع فلم یات العام
المقبل حتی توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے جسوقت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا عاشورے کے دن اور ہم کو حکم کیا اوسدن کے روزہ رکھنیکا صحابہ نے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ یہہ تو وہ روز ہے کہ جسکی تعظیم یہود اور نصاری کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مین
سال آیندہ تک زندہ رہا تو اگلے سال نوین کو روزہ رکھونگا پھر سال آیندہ آنے سے پیشتر آپ کے وفات ہوگئی ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عاشورا کا روزہ نوین تاریخ محرم کے چاہیے عن الحکم بن الاعرج قال اتیت ابن عباس
وهو متوسد رداءه فی المسجد الحرام فسالته عن صوم یوم عاشوراء فقال اذا رایت هلال المحرم
فاعدد فاذا کان یوم التاسع فاصبح صائما فقلت کذا کان محمد صلی الله علیه وسلم یصوم
فقال کذلك کان محمد صلی الله علیه وسلم یصوم ترجمہ حکم بن اعرج سے روایت ہے مین ابن عباس پاس
آیا وہ اپنی چادر پر تکیہ لگائے ہوئے مسجد حرام مین بیٹھے تھے مین نے اون سے عاشورے کے روزے کو پوچھا انہون نے کہا جب
تو محرم کا چاند دیکھے تو شمار کرنا شروع کر جب نوین تاریخ ہو تو روزہ رکھ مین نے کہا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسیدن روزہ
رکھتے تھے انہون نے کہا ہان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسیدن روزہ رکھتے تھے ف اگرچہ حدیث پہلے روایت کے خلاف
ہے اسی واسطے جمہور صحابہ اور تابعین کے نزدیک عاشورا محرم کی دسوین تاریخ ہے باب فی فضل صوم عاشورا

بہا دے عاجز ہو وہ حج کرے واللہ اعلم **باب** فی فطر العشر ذیحجہ کے دس دنون مین روزے نہ رکھنا **عن** عائشۃ قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائما العشر قط **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی مین نے نہین دیکھا کہ تقرعید کے دس دن آپ نے برابر روزہ رکھا ہو **ف** مراد اس سے دن اول تقرعید کے ہین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ روزہ رکھنا ہر روز ان دس دنون مین یعنی سوائے دسوین کے نو یوم تک ثواب ہے برابر روزہ برس کے اور قیام کرنا اوس کے ہر شب مین برابر ہے قیام شب قدر کے پس مراد حضرت عائشہ کی اس حدیث سے یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے اپنے علم کی نفی کی کہ مین نے نہین دیکھا نہ دیکھنا حضرت عائشہ کا دلیل نہین اسپر کہ حضرت نے نہ رکھا ہو اور یا یہہ احتمال ہے کہ حضرت نے ثواب روزہ رکھنے ان دنون کا فرمایا اور آپ کو اتفاق روزہ رکھنے کا نہین ہوا **باب** فی صوم عرفۃ بعرفۃ عرفے کے دن عرفات مین روزہ نہ رکھنا **عن** عکرمۃ قال کنا عند ابی ھریرۃ فی بیتہ فحدثنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن صوم یوم عرفۃ بعرفۃ **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے کہ ہم ابی ہریرہ کے گہر مین بیٹھے تھے اونکے پاس تو ابی ہریرہ نے ہم سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے عرفات مین **ف** اسلیے کہ ضعف سے وہان کے افعال مین قصور ہوگا **عن** ام الفضل بنت الحرث ان ناسا تماروا عندھا یوم عرفۃ فی صوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بعضھم ھو صائم وقال بعضھم لیس بصائم فارسلت الیہ بقدح لبن وھو واقف علی بعیرہ بعرفۃ فشرب **ترجمہ** ام الفضل بنت الحرث سے روایت ہے کہ لوگ اونکے پاس جھگڑنے لگے عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ کی مقدمہ مین تو بعضون نے کہا کہ حضرت روزے سے ہین اور بعضون نے کہا کہ نہین مین نے ایک دودہ کا پیالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہیجا اور آپ اپنے اونٹ پر کھڑے تھے عرفات مین تو آپ نے دودہ پی لیا معلوم ہوا آپ روزے سے نہ تھے **باب** فی صوم یوم عاشورا عاشورا کے دن روزہ رکھنا **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان یوم عاشوراء یوما یصومہ قریش فی الجاھلیۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصومہ فی الجاھلیۃ فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ صامہ وامر بصیامہ فلما فرض رمضان کان ھو الفریضۃ وترک عاشوراء فمن شاء صامہ ومن شاء ترکہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے انہون نے کہا عاشورا (دسوین تاریخ محرم بقول مشہور اور صحیح اور بعضون نے کہا نوین تاریخ بعضون نے کہا گیارہوین) وہ دن تہا جس مین لوگ روزہ رکھتے تھے جاہلیت مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی زمانہ جاہلیت مین اسدن روزہ رکھتے جب آپ مدینے مین تشریف لائے تو آپ نے عاشورا کے دن روزہ رکھا اور لوگون کو اوسدن روزہ رکھنے کا حکم کیا پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو فرض روزے رمضان کے رہے اور عاشورا چھوڑ دیا گیا اب جسکا جی چاہے عاشورا کے دن روزہ رکھے جسکا جی چاہے نہ رکھے **ف** مگر رکھنا مسنون یا مستحب ہے باجماع علمای اہل سنت رحمہم اللہ

اون مین پیر کا دن یا جمعرات کا ہو **ف** یعنی نوچندی جمعرات اور نوچندی پیر کو روزے رکہے تو بہتر اور رکہے **باب**
من قال لا يبالي من اى الشهر جس نے کہا مہینے مین تین روزے جن دنون مین چاہے رکہے **عن معاذة قالت قلت**
لعائشة اكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم من كل شهر ثلاثة ايام قالت نعم قلت من اى
شهر كان يصوم قالت ما كان يبالي من اى ايام الشهر كان يصوم **ترجمہ** معاذہ سے روایت ہے کہ اونہون نے حضرت
عائشہ سے پوچہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے مین تین دن روزہ رکہا کرتے تہے اونہون نے کہا کہ ہان پہر مین نے
پوچہا کہ مہینے مین کون سے دنون مین رکہتے تہے حضرت عائشہ نے کہا کسی دن کی پروا نکرتے تہے مہینے مین جسدن چاہتے
رکہہ لیتے (یعنی کوئی ایام خاص مقرر نہ تہے) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر مہینے مین تین روزے کافی ہین جب چاہے
رکہے کچہ قید تیرہوین چودہوین پندرہوین کی نہین لیکن اکثر حدیثین اور آثار اون مین بہی واقع ہوئے ہین پس وہ
افضل ہین اور اور بہی کتنی طرحین آئی ہین جو اوپر بیان ہو چکین اب رکہنے والے کو اختیار ہے جسپر چاہے عمل کرے **باب**
النية في الصيام روزے مین نیت کرنا ضرور ہے **عن حفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان رسول الله**
صلى الله عليه وسلم قال من لم يجمع الصيام قبل الفجر فلا صيام له **ترجمہ** ام المومنین حفصہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے فجر ہونے سے پہلے روزے کی نیت نہ کی اوسکا روزہ درست نہوگا
ف یہ فرض روزے مین ہے **باب** في الرخصة ذلك روزے مین نیت ضرور نہ ہونا **عن عائشة رضي الله عنها**
قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل علي قال هل عندكم طعام فاذا قلنا لا قال اني
صائم زاد وكيع فدخل علينا يوما آخر فقلنا يا رسول الله اهدي لنا حيس فحبسناه لك فقال
ادنيه قال طلحة فاصبح صائما وافطر **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
میرے پاس آتے تو پوچہتے کیا تمہارے پاس کچہ کہانیکی چیز ہے جب ہم کہتے کچہ نہین تو آپ فرماتے مین روزے سے ہون وکیع نے
زیادہ کیا ایک دن آپ ہمارے پاس آئے ہم نے کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس تحفہ آیا حیس کا (حیس ایک کہانا ہے عرب مین کہجور
اور گہی اور پنیر ملا کر بناتے ہین) تو ہم نے رکہہ چہوڑی آپ کیواسطے آپ نے فرمایا کہان ہے لاؤ طلحہ نے کہا آپ صبح کو روزے
کی نیت کر چکے تہے لیکن آپ نے روزہ توڑ ڈالا (کیونکہ نفل تہا) **عن ام هانئ قالت لما كان يوم الفتح فتح مكة**
جاءت فاطمة فجلست على يسار رسول الله صلى الله عليه وسلم وام هانئ عن يمينه قالت فجاءت
الوليدة باناء فيه شراب فناولته فشرب منه ثم ناوله ام هانئ فشربت منه فقالت يا رسول الله
لقد افطرت وكنت صائمة فقال لها اكنت تقضين شيئا قالت لا قال فلا يضرك ان كان تطوعا
ترجمہ ام ہانی سے روایت ہے کہ جب فتح مکہ کا دن ہوا تو حضرت فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائین طرف آکر
بیٹہین اور ام ہانی حضرت کے داہنی طرف تہین پس ایک لونڈی ایک برتن لیکر آئی اوس مین کچہ پینیکی چیز تہی لونڈی

حضرت علی کی بہن

کے روزی کی تاکید عن عبد الرحمن بن مسلمة عن عمه ان اسلم اتت النبی صلی الله علیه وسلم فقال صمتم یومکم هذا قالوا لا قال فاتموا بقیة یومکم واقضوه ترجمہ عبد الرحمن بن سلمہ نے اپنے چچا سے روایت کیا کہ قبیلہ اسلم کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے پوچھا تم نے اس دن (عاشورا) روزہ رکہا انہون نے کہا نہین آپ نے فرمایا اچہا جسقدر دن باقی ہے اوسکو پورا کرو پہر اسکی قضا کرو (شاید یہ جب حکم دیا کہ عاشورا کا روزہ فرض تہا)

باب فی صوم یوم وفطر یوم ایک دن روزہ رکہنا اور ایک دن افطار کرنا

عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم احب الصیام الی الله تعالی صیام داؤد واحب الصلوة الی الله تعالی صلاة داؤد کان ینام نصفه ویقوم ثلثه وینام سدسه وکان یفطر ویصوم یوما ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے فرمایا سب روزون مین اللہ کے نزدیک حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ السلام کے روزے پسند ہین اور سب نمازون مین اون کی نماز اللہ کو زیادہ پسند وہ پہلی آدہی رات تک سوتے تہے پہر تہائی رات عبادت کرتے تہے پہر چہٹا حصہ رات سوتے تہے اور ایک دن روزہ رکہتے اور ایک دن افطار کرتے (اسی کو صوم داؤدی کہتے ہین)

باب فی صوم الثلاث من کل شهر ہر مہینے مین تین روزے رکہنا

ف تیرہوین چودہوین پندرہوین جنکو ایام بیض کہتے ہین یا شروع مہینے پہلے دوسری تیسری کو

عن ملحان القیسی قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یامرنا ان نصوم البیض ثلاث عشرة واربع عشرة وخمس عشرة قال وقال هن کهیئة الدهر ترجمہ ملحان القیسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم کرتے تہے کہ ایام بیض کے روزے رکہین – ۱۳ تیرہوین ۱۴ چودہوین – ۱۵ – پندرہوین – آپ نے فرمایا یہ ہمیشہ روزے رکہنے کے برابر ہے (بیض جمع ابیض کی ان دنون مین رات کو چاندنی کی سفیدی ہوتی ہے اسواسطے انکو ایام بیض کہتے ہین) عن عبد الله قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصوم یعنی من غرة کل شهر ثلاثة ایام ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے شروع سے تین روزے رکہتے (یعنے پہلی دوسری تیسری تاریخ کو)

باب من قال الاثنین والخمیس پیر اور جمعرات کو روزے رکہنے کا بیان

عن حفصة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصوم ثلاثة ایام من الشهر الاثنین والخمیس والاثنین من الجمعة الاخری ترجمہ ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینے مین تین روزے رکہتے تہے ایک تو پہلے پیر اور پہلی جمعرات مین پہر ایک اور پیر مین دوسرے ہفتے کے (سب تین روزے ہوئے) عن هنیدة الخزاعی عن امه قالت دخلت علی ام سلمة فسالتها عن الصیام فقالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یامرنی ان اصوم ثلاثة ایام من کل شهر اولها الاثنین والخمیس ترجمہ ہنیدہ خزاعی نے اپنی ماں سے روایت کیا ہے اوس نے کہا کہ مین ام سلمہ کے پاس گئی اور ان سے روزون کو پوچھا تو اونہون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجہکو حکم کرتے تہے کہ ہر مہینے مین تین دن روزے رکہون پہلا

النبي صلى الله عليه وسلم ونحن عنده فقالت يا رسول الله ان زوجي صفوان بن معطل يضربني اذا صليت ويفطرني اذا صمت ولا يصلي صلاة الفجر حتى تطلع الشمس قال وصفوان عنده قال فسأله عما قالت فقال يا رسول الله اما قولها يضربني اذا صليت فانها تقرأ بسورتين وقد نهيتها قال فقال لو كانت سورة واحدة لكفت الناس واما قولها يفطرني فانها تنطلق فتصوم وانا رجل شاب فلا اصبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تصوم امرأة الا باذن زوجها واما قولها اني لا اصلي حتى تطلع الشمس فانا اهل بيت قد عرف لنا ذاك لا نكاد نستيقظ حتى تطلع الشمس قال فاذا استيقظت فصل **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ہم آپکے پاس بیٹھے تھے وہ بولی یا رسول اللہ میرا خاوند صفوان بن معطل مارتا ہے مجھکو جب مین نماز پڑہتی ہون اور روزہ توڑ ڈالتا ہے میرا جب مین روزہ رکھتی ہون اور نماز فجر کی نہین پڑہتا یہان تک کہ آفتاب نکل آتا ہے یعنے ہر روز نماز مین دیر کرتا ہے اپنی وقت سے اگرچہ یہ تیسرا امر عورت کے حق سے متعلق نہ تھا جیسے پہلے دو امر متعلق تھے مگر شاید اس سے یہ مقصود ہو کہ میرا مرد خود بھی ایسا فاسق ہے اس سبب سے وہ میری روزی نماز مین بھی خلل ڈالتا ہے اور صفوان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا عورت تمہاری کیا کہتی ہے صفوان نے کہا یہ جو وہ کہتی ہے نماز پر مجھے مارتا ہے تو اوسکی حقیقت یہ ہے یا رسول اللہ وہ دو دو سورتین نماز مین پڑہتی ہے مین نے اوسکو منع کیا وہ نہین سنتی (اسوجہ سے نماز پر مارتا ہون) آپ نے فرمایا اگر ایک سورت پڑہی جاوے تو کفایت کرتی ہے لوگون کو اور یہ جو وہ کہتی ہے میرا روزہ توڑ ڈالتا ہے تو وہ روزے رکہتی چلی جاتی ہے مین جوان آدمی ہون مجھسے صبر نہین ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسدن سے منع کر دیا کوئی عورت روزہ نہ رکہے بغیر خاوند سے پوچھے ہوئے (یعنے نفل روزہ) اور یہ جو وہ کہتی ہے مین فجر کی نماز نہین پڑہتا یہانتک کہ آفتاب نکل آتا ہے اسکی حقیقت یہ ہے کہ مین محنت کرنے والا آدمی ہون سب جانتے ہین (رات کو پانی بھرتا تھا) پہر آنکہ نہین کہلتی یہان تک کہ آفتاب نکل آتا ہے آپ نے فرمایا جب تیری آنکہ کہلے تو نماز پڑہ لیا کر **ف** کیونکہ سونے والے پر کچہ مواخذہ نہین ہے البتہ جاگنے کے بعد پہر دیر نہ کرے آنکہ کہلتے ہی وضو کرکے نماز پڑہے تو وہ نماز ادا ہوگی نہ قضا

باب

في الصائم يدعى الى وليمة روزہ دار کی دعوت ولیمہ ہووے **عن ابي هريرة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دعي احدكم فليجب فان كان مفطرا فليطعم وان كان صائما فليصل **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی کہانے کیواسطے بلایا جاوے تو قبول کرنا چاہیے اگر روزہ دار نہ ہو تو کہانا کہا لیوے اور اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنیوالے کے لیے نیک دعا کرے **ف** یعنے دعوت کا رد کرنا حرام ہے کہانا نہین اگر عذر ہو تو مختار ہے اور اگر دعوت مین کچہ بدعت ہو جیسے ناچ اور راگ اگر اسکی جانے سے موقوف ہو جاوے تو ضرور جاوے اور اگر نہ موقوف ہو سکے تو نجاوے ایسی دعوت کا رد کرنا درست ہے اگرچہ شخص مقتدی ہو اور

وہ برتن حضرت کو دیا حضرت نے اوسمین سے پیا اور وہ برتن حضرت نے ام ہانیکو دیا تو ام ہانی نے بھی اوسمین سے پیا اور کہا یا رسول اللہ مین نے افطار کیا کیونکہ مین روزہ دار تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو کچھ قضا کرتی تھی (یعنی کیا روزہ قضا رمضان کا یا نذر کا تھا) کہا کہ نہین آپنے فرمایا اگر روزہ نفل ہو تو تجھکو کچھ ضرر نہین کرتا **ف** یعنی کچھ گناہ نہین ہے اب اختلاف ہے کہ قضا نفل روزی کی جب اوسکو توڑ ڈالی کرنا ضرور ہے یا نہین اکثر کے نزدیک قضا ضرور ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ دوسری حدیث مین ہے اسکی عوض مین ایک روزہ رکھو **باب** من رای علیہ القضاء جن لوگون کے نزدیک نفل روزہ توڑنیسے قضا واجب ہوگی اون کی دلیل **عن عائشة** قالت اهدی لی ولحفصة طعاما وکنا صائمتين فافطرنا ثم دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلنا له یا رسول الله انا اهديت لنا هدية فاشتهيناها فافطرنا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا علیکما صوما مکانه یوما اٰخر **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میری اور حفصہ کے واسطے کہانیکا حصہ آیا اور ہم دونون روزہ دار تھے تو ہمنے روزہ کہولڈالا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو ہم نے کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس ہدیہ آیا اوسکو کہانے کو ہمارا جی چاہا تو ہم نے روزہ توڑ ڈالا آپنے فرمایا کچھ قباحت نہین اسکے بدلے ایک روزہ رکھ لینا **ف** یعنی روزہ توڑنے مین تمہیر گناہ نہین ہے اب اوسکا تدارک یہہ ہے کہ اوس روزی کی قضا کر لینا یہ قول ابو حنیفہ اور مالک اور اہل حدیث کا ہے اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک قضا واجب نہین بلکہ مستحب ہے چاہی قضا کری چاہی نہ کرے کیونکہ دوسری حدیث مین ہے کہ نفل روزہ رکھنیوالا اپنی نفس کا مختار ہے یعنی چاہے روزہ قائم رکھے چاہے توڑ ڈالے امام مالک اور ابو حنیفہ یہ جواب دیتے ہین کہ یہ حدیث ہمارے مذہب کے منافی نہین کیونکہ مختار ہونے کے یہ معنی ہین کہ روزہ رکھنے یا توڑ ڈالنے مین اوسکو اختیار ہے اور اس سے یہ نہین نکلتا کہ اوسپر قضا نہ آوے گی بالجملہ قضا رکھ لینا بالاتفاق بہتر اور موجب احتیاط ہے

باب المراة تصوم بغير اذن زوجها عورت کو نفل روزہ بغیر اپنے خاوند سے پوچھے درست نہین **عن ابی هريرة** يقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تصوم المراة وبعلها شاهد الا باذنه غير رمضان ولا تاذن فی بيته وهو شاهد الا باذنه **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت روزہ نہ رکھے (یعنی نفل) جب خاوند اوسکا موجود ہو بغیر اوسکے حکم کے سواے روزہ رمضان کے اور بغیر اپنے خاوند کی پروانگی کے جب وہ موجود ہو کسی کو اپنے گھر مین آنے کی اجازت نہ دے **ف** یعنی جس عورت کا خاوند موجود ہو اوسکے پاس اوسکو نفل روزہ رکھنا درست نہین بغیر خاوند کے اذن کے خواہ اذن صراحتاً ہو یا دلالتہً اسلیے کہ تکلیف ہوگی اوسکو صحبت کرنیکی طرف سے اور حدیث سے تو مطلق روزہ رکھنا منع معلوم ہوتا ہے پس یہہ حجت ہے شافعیہ پر کہ اونہون نے استثنا کیا ہے عرفہ اور عاشورے کی روزونکو۔ اور نہین درست عورت کو کہ اذن دے کسیکو گھر مین آنیکا بغیر اذن خاوند کے آنیوالا اخوان قرابتی ہو یا غیر سب ایک ہے کہ عورت کو بھی بغیر اجازت خاوند کے نہ اذن دے **عن ابی سعيد** قال جاءت امراة الی

کی نہ کوئی شرط ہے نہ کوئی مدت مقرر ہی)۔ **باب** این یکون الاعتکاف اعتکاف کہان اور کسجگہہ کرنا چاہیے
عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان قال وقد ارانی
عبد اللہ المکان الذی کان یعتکف فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المسجد **ترجمہ** ابن
عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتی تہے رمضان کے اخیر دہے مین نافع نے کہا عبد اللہ نے
مجھے وہ مقام بتلایا جہان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تہے مسجد نبوی مین **ف** اس سے معلوم
ہوا کہ اعتکاف مسجد مین چاہیے **عن** ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف کل رمضان
عشرۃ ایام فلما کان العام الذی قبض فیہ اعتکف عشرین یوما **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان کے مہینے مین دس دن اعتکاف کیا کرتی تہے پہر جب وہ سال آیا جس مین آپ
کی قبض روح ہوئی تو آپ نے اوس سال کے رمضان مین بیس دن تک اعتکاف کیا **باب** المعتکف یدخل
البیت لحاجتہ معتکف گہر مین پاخانہ یا پیشاب کے لیے جاوی **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا اعتکف یدنی الی راسہ فارجلہ وکان لا یدخل البیت الا لحاجۃ الانسان **ترجمہ**
حضرت عائشہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتی تو میری طرف اپنا سر نزدیک کرتے اور
آپ مسجد مین ہوتے تو مین آپ کے سر مین کنگہی کر دیتی اور آپ سوائے حاجت انسانی (پیشاب پاخانہ) کے گہر مین نہ آتے **ف** یہہ دلیل ہی
اسپر کہ اگر معتکف نکالے کوئی عضو اپنا مسجد سے تو درست ہی اوسکا اعتکاف باطل نہین ہوتا اور کنگہی کرنا بہی درست
ہے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون معتکفا فیناولنی راسہ من خلل
الحجرۃ فاغسل راسہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تہے تو
اپنا سر حجرہ کے سوراخون سی اندر کر دیتے مین آپکا سر دہو دیتی دوسری روایت مین ہی فارجلہ وانا حائض مین
کنگہی کر دیتی آپ کے سر مین حالانکہ مین حائضہ ہوتی **عن** صفیۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معتکفا
فاتیتہ ازورہ لیلا فحدثتہ ثم قمت فانقلبت فقام معی لیقلبنی وکان مسکنہا فی دار اسامۃ
بن زید فمر رجلان من الانصار فلما رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسرعا فقال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم علی رسلکما انہا صفیۃ بنت حیی قالا سبحان اللہ یا رسول اللہ قال ان الشیطان یجری
من الانسان مجری الدم فخشیت ان یقذف فی قلوبکما شیئا او قال شرا **ترجمہ** صفیہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف مین تہی مین اون کے پاس گئی ملاقات کو رات کیوقت اور مین نے آپ سے
باتین کین بعد اوسکے مین اوٹہی اور لوٹی آپ بہی میری ساتہہ اوٹہے میرے پہونچانے کو (اور صفیہ کا گہر اون دنون مین
اسامہ بن زید کے مکان مین تہا) راہ مین دو آدمی انصاری ملے انہون نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا

یعنی اہلی لوگ پیروی کرتی ہون اور پہلی جماعت تابعین ... باب ما یقول الصائم اذا دعی الی الطعام جب روزہ دار کہانیکو بلایا جاوے

تو کیا کہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعی احدکم الی طعام وھو صائم فلیقل انی صائم ترجمہ ابوہریرہ سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کہانیکے واسطے بلایا جاوے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہیے کہ یون کہے مین روزہ دار ہون ف یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہے

لیکن دعوت مین اظہار کرے یعنی روزہ کی عذر سے مین معذور ہون نہیں تو کہانا کہاتا تاکہ اوسکو رنج نہو باب الاعتکاف اعتکاف کا بیان عن عائشۃ ان النبی صلی

اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی قبضہ اللہ ثم اعتکف ازواجہ

من بعدہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے رمضان کے آخر

دہے مین یہان تک کہ اون کی روح کو قبض کیا اللہ تعالی نے پہر اعتکاف کیا اون کی بی بیون نے اونکے پیچھے

ف پہر اعتکاف کیا حضرت کی بی بیون نے یعنے اپنی گہرون مین اسلیے فقہا نے کہا ہے کہ مستحب ہے عورتون کو کہ

اعتکاف کرین مسجد البیت مین اور اگر مسجد البیت نہو تو ایک جگہہ کو گہر مین مسجد ٹہرا کر اوس مین اعتکاف کرین اور

وہ اونکے حق مین حکم مسجد کا رکہتی ہے بلا ضرورۃ اوس مین سے نہ نکلین عن ابی بن کعب ان النبی صلی اللہ علیہ

وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان فلم یعتکف عاما فلما کان العام المقبل اعتکف

عشرین لیلۃ ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے رمضان کے اخیر کے دس دن

مین پہر ایک سال اعتکاف نکیا یعنی شاید سبب کسی عذر کے پہر جب اگلا سال آیا تو آپ نے بیس رات تک اعتکاف کیا

عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی الفجر ثم دخل

معتکفہ قالت وانہ اراد مرۃ ان یعتکف فی العشر الاواخر من رمضان قالت فامر ببنائہ فضرب

فلما رایت ذلک امرت ببنائی فضرب قالت وامر غیری من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ببنائہ فضرب فلما صلی الفجر نظر الی الابنیۃ فقال ما ھذہ البر تردن قالت فامر ببنائہ

فقوض وامر ازواجہ بابنیتہن فقوضت ثم اخر الاعتکاف الی العشر الاول یعنی من شوال

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ اعتکاف کرنیکا کرتے تو فجر کی نماز پڑہ

کر اپنے اعتکاف کی جگہہ مین داخل ہوتے ایکبار آپ نے قصد کیا رمضان کے اخیر دہے مین اعتکاف کرنیکا اور حکم کیا خیمہ لگانے

کا تو خیمہ لگایا گیا جب مین نے یہ دیکہا تو مین نے بہی حکم کیا خیمہ لگانے کا میرا بہی خیمہ لگایا گیا آپ نے جب نماز فجر کی پڑہی تو

دیکہا کہ خیمے لگے ہوئے ہین آپ نے پوچہا یہ کیا ہے کہا انہون نے نیکی کیواسطے یہ کیا ہے (آپ نے اپنی بی بیون کو فرمایا کہ انہون

نے خیمہ اعتکاف کے لیے خلوص نیت سے لگائے ہین یا میری دیکہا دیکہی ہر ایک نے دوسری کی حرص کی) پہر آپ

نے حکم کیا آپ کا خیمہ توڑا گیا اور اپنی بی بیون کے بہی خیمے اوکہڑوا ڈالے اور اعتکاف نہ کیا جب شوال کا مہینا آیا تو اوسکے پہلے دہے

مین اعتکاف کیا دوسری روایت مین ہے اعتکف عشرین من شوال شوال کی بیس راتون مین اعتکاف کیا۔ اعتکاف

اعتکاف مین تہے یکایک لوگون نے تکبیر کہی عمر نے عبداللہ سے پوچہا یہ کیا ہے ای عبداللہ عبداللہ نے کہا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوازن کے قیدیون کو آزاد کر دیا آپ نے فرمایا اس لونڈی کو بھی پہر اوسکو بہی اون کے
ساتہہ کر دیا **باب** المستحاضة تعتکف مستحاضہ اعتکاف کرسکتی ہے **عن** عائشة رضی اللہ عنہا
قالت اعتکفت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم امراة من ازواجہ فکانت تری الصفرة والحمرة
فربما وضعنا الطست تحتہا وھی تصلی **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے کہ ایک
عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون مین سے آپ کے ساتہہ اعتکاف کیا اون کو زردی یا سرخی آتی
تہی (استحاضہ سے) تو کبہی ہم اون کے تلے طشت رکہہ دیتے اور وہ نماز پڑہا کرتین فقط اعتکاف پورا ہوا

اوّل کتاب الجھاد

جہاد کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ما جاء فی الھجرة ہجرت کا بیان **عن** ابی سعید الخدری ان اعرابیا سال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم عن الھجرة فقال ویحك ان شان الھجرة شدید فھل لك من ابل قال نعم
قال فھل تؤدی صدقتہا قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فان اللہ لن یترك من عملك
شیئا **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے ایک اعرابی نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کو
آپ نے فرمایا ہائی ہجرت بہت مشکل ہے تیری پاس کچہ اونٹ ہین بولا ہان آپ نے فرمایا تو اون کی زکوة ادا کرتا
ہے بولا ہان آپ نے فرمایا پہر کہین بھی دریاؤن کے اوس پار رہ کر تو عمل کر اللہ تعالی تیری عمل مین سے کچہ کم نکریگا
ف یعنی ہجرت اسکا نام تہوڑی ہے کہ فقط اپنا ملک چہوڑ دی بلکہ سب گناہون کو چہوڑنا ضرور ہے **عن**
شریح قال سالت عائشة رضی اللہ عنہا عن البداوة فقالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یبدو الی ھذہ التلاع وانہ اراد البداوة مرة فارسل الی ناقة محرمة من ابل الصدقة
فقال لی یا عائشة ارفقی فان الرفق لم یکن فی شیء قط الا زانہ ولا نزع من شیء قط الا
شانہ **ترجمہ** شریح سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے پوچہا بداوت کو (بداوت جنگل مین رہنا آبادی سے چلے
جانا خلوت اور عبادت کیواسطے) انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگل مین جاتے تہے ان بہاؤن کیطرف (یعنی
پانی کے بہاؤ جو پہاڑون کے اوپر سے ہوتے ہین نیچے کو) ایکبار آپ نے جنگل جانے کا ارادہ کیا تو میری پاس ایک اونٹ
بہیجا جسپر سواری نہین ہوئی تہی (یعنی نیا یا اٹہا) صدقے کے اونٹون سے اور آپ نے فرمایا ای عائشہ نرمی کر جہان
نرمی ہو وہ چیز عمدہ ہو جاتی ہے اور جس مین سے نرمی نکل جاوی وہ عیب دار ہو جاتی ہے **باب** فی الھجرة

تو جلد چلنے لگے آپ نے فرمایا اپنی چال سے چلو (جلدی نہ کرو) یہ صفیہ بنت حیی ہے (یعنے تم دونون اپنے دل مین کچہ گمان فاسد نہ کرو کہ رسول اس وقت اندہیری رات مین ایک عورت کے ساتہہ جا رہے ہین یہ عورت غیر نہین ہے بلکہ میری بیوی ہے) اون دونون نے یہ سنکر کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ (یعنی ہمارا ہرگز ایسا گمان آپ کی نسبت نہین ہو سکتا آپ اللہ کے رسول ہین تمام برائیون اور گناہون سے معصوم اور پاک ہین) آپ نے فرمایا نہین شیطان مثل خون کی آدمی کے ہر رگ مین حرکت کرتا ہے تو مجہے خوف ہوا کہین تمہاری دل مین بری بات نہ ڈالی (یعنے بدگمانی میری نسبت تمہاری دل مین نہ جماوے)

باب المعتکف یعود المریض معتکف بیمار پرسی کو نجاوے

عن عائشة قال النفیلی قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمر بالمریض وھو معتکف فیمر کما ھو ولا یعرج یسال عنه وقال ابن عیسی قالت ان کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعود المریض وھو معتکف **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پر گزرتے اور آپ اعتکاف مین ہوتے پس گزرتے جسطرح کہ ہوتے یعنے نہ ٹھہرتے نہ پوچہتے اوس کا حال ابن عیسی کی روایت مین ہے کہ آپ بیمار پرسی کرتے تہے حالت اعتکاف مین **ف** یعنی بیمار پرسی کو جاتے نہ تھے مگر اگر راہ مین چلتے چلتے کوئی مریض مل گیا تو اوسکا حال پوچہہ لیتے اس مین کچہ قباحت نہین ہے

عن عائشة انها قالت السنة علی المعتکف ان لا یعود مریضا ولا یشهد جنازة ولا یمس امراة ولا یباشرها ولا یخرج لحاجة الا لما لا بد منه ولا اعتکاف الا بصوم ولا اعتکاف الا فی مسجد جامع **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے اعتکاف کرنے والے کو یہ سنت ہے کہ عیادت نہ کرے مریض کی اور نہ جنازہ کی نماز کے واسطے حاضر ہو (یعنے باہر مسجد کے) اور نہ عورت کو چہووے اور نہ عورت سے مباشرت کرے اور نہ کسی کام کیواسطے نکلے سوائے ضرورت کے کام کے (یعنے پیشاب و پاخانہ وغیرہ کے لیے) اور بغیر روزہ کے اعتکاف درست نہین ہوتا اور نہ بغیر جامع مسجد کے **ف** مراد مس سے مجامعت ہے اور وہ اعتکاف کو باطل کرتا ہے ساتہہ اتفاق کے اور نہین ہے مراد مس سے یہان ہاتہہ لگانا کیونکہ ہاتہہ لگانے سے اعتکاف باطل نہین ہوتا اور بعضون کے نزدیک اگر شہوت سے ہاتہہ لگاوے تو اعتکاف باطل ہوگا (اور مسجد جامع کی قید مالک اور شافعی کے نزدیک نہین ہے ہر مسجد مین درست ہے)

عن ابن عمر ان عمر رضی اللہ عنه جعل علیه ان یعتکف فی الجاھلیة لیلة او یوما عند الکعبة فسال النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال اعتکف وصم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ عمرؓ نے جاہلیت کے زمانے مین نذر کی تہی ایک رات یا ایک دن اعتکاف کرنیکی کعبے کے پاس انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا آپنے فرمایا اعتکاف کر اور روزہ رکہہ

عن عبد اللہ بن بدیل باسناده نحوه قال فبینما ھو معتکف اذ کبر الناس فقال ما ھذا یا عبد اللہ قال سبی ھوازن اعتقهم النبی صلی اللہ علیه وسلم قال وتلك الجاریة فارسلها معهم **ترجمہ** دوسری روایت مین بھی ایسا ہی ہے اتنا زیادہ ہے

اوسکا رسول خوب جانتا ہے - اس حدیث سے ملک شام کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی عن ابن حوالة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سیصیر الامر الی ان تکونوا جنودا مجندة جند بالشام وجند بالیمن وجند بالعراق قال ابن حوالة خر لی یا رسول الله ان ادرکت ذلک فقال علیک بالشام فانها خیرة الله من ارضه یجتبی الیها خیرته من عباده فاما اذا ابیتم فعلیکم بیمنکم واسقوا من غدرکم فان الله توکل لی بالشام واهله ترجمہ ابن حوالہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے ایسا وقت آویگا تمہاری لشکر جدا جدا ہونگے ایک لشکر شام میں ایک یمن میں ایک عراق میں ابن حوالہ نے کہا یا رسول اللہ مجھے بتائیے میں کس لشکر میں ہوں اگر یہ زمانہ پاؤں آپ نے فرمایا لازم شام کو کیونکہ شام کا ملک بہتر زمین ہے پروردگار کی (اخیر زمانی میں) جمع کریگا اللہ اوس ملک میں اپنے نیک بندوں کو اگر نہ مانو تم شام کا رہنا تو یمن میں رہو اور اپنے حوضوں سے پانی پلاؤ کیونکہ اللہ نے کفالت کی ہے میری لیے شام کے ملک اور وہاں کے رہنے والوں کی یعنی بچا دیگا اللہ اوس ملک کو اور وہاں کے رہنے والوں کو کافروں کے غلبے اور شر سے باب فی دوام الجہاد جہاد ہمیشہ رہے گا عن عمران بن حصین قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تزال طایفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین علی من ناواهم حتی یقاتل اخرهم المسیح الدجال ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک گروہ میری اُمت کا حق پر لڑتا ہوا رہے گا اپنی دشمن سے یہاں تک کہ آخری اُمت میری دجال سے لڑیگی ف امام مہدی یا عیسی علیہ السلام کے ساتھ ہوکر باب فی ثواب الجہاد جہاد کا ثواب عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم انه سئل ای المؤمنین اکمل ایمانا قال رجل یجاهد فی سبیل الله بنفسه وماله ورجل یعبد الله فی شعب من الشعاب قد کفی الناس شره ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کس مومن کا ایمان کامل ہے آپ نے فرمایا اوس شخص کا جو جہاد کرتا ہے اللہ کی راہ میں جان اور مال سے اور اوس شخص کا جو اللہ کی عبادت کرتا ہے کسی پہاڑ کی گھاٹی میں کسی شخص کو برائی اوس سے نہیں پہونچتی باب فی النهی عن السیاحة سیاحی کی ممانعت عن ابی امامة ان رجلا قال یا رسول الله ائذن لی بالسیاحة قال النبی صلی الله علیه وسلم ان سیاحة امتی الجهاد فی سبیل الله عز وجل ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مجھی اجازت دیجیے سیر سیاحت کی آپ نے فرمایا میری اُمت کی سیاحت جہاد کرنا ہے اللہ کی راہ میں ف تو جو سیاحت کافروں کا ملک فتح کرنیکو وسطی ہو اور وہاں کے حالات اور اون کی طاقتیں پہچانیں کو وہ بہتر ہے بیکار سیاحت منع ہے باب فی فضل القفل فی الغزو ترجمہ جہاد سے جب فارغ ہوکر لوٹے اوسکا ثواب یا لوٹتی وقت پھر کافروں کا پیچھا کریں تو اوسکا ثواب اسکو قفل اور قفلہ کہتے ہیں عن عبد الله بن عمرو عن النبی صلی الله علیه وسلم قال قفلة کغزوة

ھل انقطعت کیا ہجرت ختم ہو گئی نہین ہرگز نہین عن معاویۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول لاتنقطع الھجرۃ حتی تنقطع التوبۃ ولاتنقطع التوبۃ حتی تطلع الشمس من مغربھا
ترجمہ معاویہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہجرت کبھی ختم نہ ہو گی جبتک
توبہ ختم نہ ہوگی اور توبہ ختم نہ ہوگی جب تک آفتاب پچھم کیطرف سے نہ نکلیگا ف تو ہمیشہ دار الکفر اور دار المعاصی سے
ہجرت کرنا دار الاسلام اور دار الصلاح کیطرف بہتر ہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوم الفتح فتح مکۃ لاھجرۃ ولکن جھاد ونیۃ واذا استنفرتم فانفروا ترجمہ عبد اسد بن عباس
سے روایت ہے فرمایا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے جسدن مکہ فتح ہوا اب ہجرت نہین ہے (کیونکہ مکہ خود دار الاسلام
ہو گیا) لیکن جہاد اور نیت کا ثواب باقی ہے جب تم کو حکم جہاد کے لیئے نکلنے کا تو نکلو عن عامر قال اتی رجل عبد اللہ
بن عمرو وعندہ القوم حتی جلس عندہ فقال اخبرنی بشیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و
یدہ والمھاجر من ھجر مانھی اللہ عنہ ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے ایک شخص عبد اسد بن عمرو پاس آیا اور
اون کے پاس لوگ بیٹھے تھے وہ بھی بیٹھ گیا اور کہا بتاؤ مجھکو کچھ اوس مین سے جو تم نے سنا رسول اسد صلی اسد علیہ و
سلم سے اُنہون نے کہا مین نے سنا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ
سے مسلمان بچے رہین (زبان سے بُرا نہ کہے ہاتھ سے تکلیف نہ دیوے) اور مہاجر وہ ہے جو چھوڑ دے اون چیزون کو جن سے
اسد نے منع کیا ہے (نہ وہ جو صرف اپنا ملک چھوڑ دیوے) باب فی سکنی الشام شام مین رہنے کی فضیلت عن
عبد اللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستکون ھجرۃ بعد ھجرۃ فخیار
اھل الارض الزمھم مھاجر ابراھیم ویبقی فی الارض شرار اھلھا تلفظھم ارضوھم تقذرھم
نفس اللہ وتحشرھم النار مع القردۃ والخنازیر ترجمہ عبد اسد بن عمرو سے روایت ہے مین نے سنا رسول
اسد صلی اسد علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قریب ہے کہ اس ہجرت کے بعد (یہ جو رسول اللہ اور صحابہ نے مکے سے مدینے کو ہجرت
کی) ایک اور ہجرت ہوگی (قیامت کے قریب) اوس وقت مین بہتر وہ لوگ ہون گے جو ابراہیم علیہ السلام کے مہجر کو لازم
پکڑینگے (یعنی شام مین رہنا اختیار کرین گے کیونکہ ابراہیم علیہ السلام نے عراق سے شام کیطرف ہجرت کی تھی) اور زمین مین
وہ لوگ رہ جاوین گے جو بدترین ہین زمین کے رہنے والی والون مین سے پھینک دیگی اونکو اون کی زمین (یعنی ایک ملک سے
دوسرے ملک جاوین گے بھاگے پھرینگے) بُرا جانے گا اونکو اسد جل جلالہ اور اکھٹا کریگی اون کو آگ بندرون اور سورون کے ساتھ
ف شاید آگ سے مراد وہ آگ ہے جو قیامت کے قریب نکلیگی اور لوگون کو ہانکیگا کر شام کو لیجاویگی یا مراد جہنم کی آگ ہے
بندر سور خود وہ لوگ ہین جنمین طمع اور حرص اور بیحیائی بھری ہوئی ہوگی یا حشر انکا ان جانورون کے ساتھ ہوگا اسد اوس

جو اس دریا پر سوار ہو رہی ہین جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھتی ہین (بڑی شان اور شوکت سے) ام حرام نے کہا یا رسول
اللہ دعا کیجیے اللہ مجھکو ان لوگون مین سے کرے آپ نے فرمایا تو اونھی مین سے ہے پھر آپ سو گئے پھر ہنستی ہوئے جاگے ام حرام نے
کہا یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین آپ نے وہی فرمایا ام حرام نے کہا یا رسول اللہ آپ دعا کیجیے کہ اللہ مجھکو اون مین سے کرے
آپ نے فرمایا تو پہلے لوگون مین سے ہے جکی انس نے کہا ام حرام سے عبادہ بن صامت نے نکاح کیا پھر انہون نے جہاد کیا دریا مین
(حضرت عثمان کی خلافت مین کفار روم سے) تو ام حرام کو بھی لیگئے جب لوٹی تو ایک خچر آیا اون کی سواری کے لیے اور
خچر نے ام حرام کو گرا دیا اون کی گردن ٹوٹ گئی وہ مر گئین (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی سچ ہوئی) عن
انس بن مالک انہ سمعہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذھب الی قباء یدخل علی
ام حرام بنت ملحان وکانت تحت عبادۃ بن الصامت فدخل علیہا یوما فاطعمتہ وجلست
تفلی راسہ وساق ھذا الحدیث ترجمہ دوسری روایت مین یون ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قبا کو جاتے
تو ام حرام بنت ملحان کے یہان جاتے وہ عبادہ بن صامت کے نکاح مین تہین ایک دن آپ اون کے پاس گئے آپ کو انہون نے کہانا
کہلایا اور بیٹھ کر آپ کے سر کے جوئین دیکھنے لگین پھر یہی حدیث بیان کی تیسری روایت مین یون ہے عن اخت ام
سلیم الرمیصاء قالت نام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستیقظ وکانت تغسل راسہا فاستیقظ وھو
یضحک فقالت یا رسول اللہ اتضحک من راسی قال لا وساق ھذا الخبر یزید وینقص ترجمہ ام سلیم
کی بہن (ام حرام) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے پھر جاگے وہ اپنا سر دہو رہی تہین تو آپ جاگے ہنستے
ہوئے انہون نے پوچھا کیا آپ میرے سر پر ہنستے ہین آپ نے فرمایا نہین پھر یہی حدیث بیان کی کم وبیش (ام حرام آنحضرت
کی خالہ رضاعی تہین یا آپ کے والد کی خالہ تہین بہرحال آپ کی محرم تہین) عن ام حرام عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال المائد فی البحر الذی ۔۔۔ ۱۷ ۔۔۔ ۱۸ القی لہ اجر شہید والغرق لہ اجر شہیدین ترجمہ ام حرام
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ ریا مین سوار ہو (حج یا جہاد کے لیے) پہر اوس کا سر گہومے اور قے کرے
تو اوسکو ایک شہید کا ثواب ہے اور جو ڈوب جاوے تو دو شہیدون کا ثواب ہے عن ابی امامۃ الباھلی عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال ثلثۃ کلہم ضامن علی اللہ عز وجل رجل خرج غازیا فی سبیل اللہ عز وجل فہو ضامن
علی اللہ حتی یتوفاہ فیدخلہ الجنۃ او یردہ بما نال من اجر وغنیمۃ ورجل راح الی المسجد فہو ضامن
علی اللہ حتی یتوفاہ فیدخلہ الجنۃ او یردہ بما نال من اجر وغنیمۃ ورجل دخل بیتہ بسلام فہو
ضامن علی اللہ عز وجل ترجمہ ابو امامہ باہلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ہین جنکا
اللہ ضامن ہے ایک وہ جو اللہ کے راہ مین جہاد کو نکلے اللہ اوسکا ضامن ہے یا اوسکو مار کر جنت مین داخل کریگا یا زندہ گہر کو
پہیریگا ثواب اور مال غنیمت دلوا کر دوسرے وہ شخص جو مسجد کو چلے اللہ اوسکا ضامن ہے اگر مر جاویگا تو جنت مین جاویگا

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قفلہ مثل جہاد کی ہے ثواب مین **باب**
في فضل قتال الروم على غيرهم من الامم روم سے لڑنا بہت ثواب ہے عن قيس بن شماس قال جاءت امرأة الى النبي
صلى الله عليه وسلم يقال لها ام خلاد وهي متنقبة تسال عن ابنها وهو مقتول فقال لها
بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم جئت تسألين عن ابنك وانت متنقبة فقالت ان ارزأ
ابني فلم ارزأ حيائي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابنك له اجر شهيدين قالت ولم
ذاك يا رسول الله قال لانه قتله اهل الكتاب ترجمہ قیس بن شماس سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جسکا نام ام خلاد تھا نقاب ڈالی ہوئی اپنے بیٹے کو ڈھونڈھتی ہوئی (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ جہاد کو گیا تھا) ایک صحابی نے کہا تو بیٹے کو تو ڈھونڈھنے نکلی ہے اور نقاب ڈالی ہے (یعنی ایسی مصیبت کیوقت
مین پردہ پوشی کیسی) وہ بولی میرا لڑکا جاتا رہا تو مین اپنی حیا بھی کھودون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری بیٹے
کو دو شہیدونکا ثواب ہے وہ بولی کیون یا رسول اللہ آپنے فرمایا اوسکو اہل کتاب نے مارا (معلوم ہوا کہ اہل کتاب سے
لڑنا بہ نسبت اور قومون کے زیادہ ثواب ہے) **باب** في ركوب البحر في الغزو جہاد کے لیے دریا مین سوار ہونا
عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يركب البحر الا حاج او معتمر او غاز
في سبيل الله فان تحت البحر نارا وتحت النار بحرا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے نہ سوار ہو دریا مین مگر حج یا عمرہ کی نیت سے یا جہاد کی نیت سے (یہ بھی احتیاطی اور تنزیہی ہے ورنہ تجارت
اور سوداگری اور ملاقات احباب کے لیے جہاز مین سوار ہونا درست ہے) کیونکہ سمندر کے تلے آگ ہے اور آگ کے تلے
سمندر ہے (یعنی آفت پر آفت ہے خوف کا مقام ہے) عن انس بن مالك قال حدثتني ام حرام بنت
ملحان اخت ام سليم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عندهم فاستيقظ وهو يضحك
قالت فقلت يا رسول الله ما اضحكك قال رأيت قوما ممن يركب ظهر هذا البحر
كالملوك على الاسرة قالت قلت يا رسول الله ادع الله ان يجعلني منهم قال فانك منهم
قالت ثم نام فاستيقظ وهو يضحك قالت فقلت يا رسول الله ما اضحكك فقال
مثل مقالته قالت قلت يا رسول الله ادع الله ان يجعلني منهم قال انت من الاولين قال
فتزوجها عبادة بن الصامت فغزا في البحر فحملها معه فلما رجع قربت لها بغلة لتركبها
فصرعتها فاندقت عنقها فماتت ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے مجھسے حدیث بیان کی ام حرام بنت
ملحان (انس کی خالہ نے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس دن کو سوئے پھر آپ جاگے ہنستے ہوے
ام حرام نے کہا مین نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے مین آپ نے فرمایا مین نے چند لوگونکو اپنی امت مین سے دیکھا

الجزء السادس عشر

پارہ سولہوان

بسم الله الرحمن الرحيم

باب فی فضل من قتل کافرا جو شخص کسی کافر کو مارے تو کتنا ثواب ہوگا **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا يجتمع في النار كافر وقاتله ابدا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمع نہوگا کافر اور اوسکا قتل کرنیوالا مسلمان دوزخ مین **ف** جس مسلمان نے کافر کو جہاد مین مارا وہ خلود دوزخ سے بچا **باب** فی حرمة نساء المجاهدين على القاعدين جہاد کرنیوالونکی عورتونکے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیے **عن** بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حرمة نساء المجاهدين على القاعدين كحرمة امهاتهم وما من رجل من القاعدين يخلف رجلا من المجاهدين في اهله الا نصب له يوم القيمة فقيل له هذا قد خلفك في اهلك فخذ من حسناته ما شئت فالتفت الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما ظنكم كان قعنب رجلا صالحا وكان ابن ابي ليلى اراد قعنبا على القضاء فابى عليه وقال انا اريد الحاجة بدرهم فاستعين عليها برجل قال وابنا لا يستعين في حاجته قال اخرجوني حتى انظر فاخرج فتوارى قال سفيان بينما هو متوار اذ وقع عليه البيت فمات **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غازیون کی بی بیون کی حرمت خانہ نشین لوگون پر ایسی ہے جیسا اون کی ماؤن کی حرمت ہے اور جو خانہ نشین مرد کسی مجاہدین مرد کے گھر بار کی خدمت مین ہو پھر اون کے اہل مین خیانت کرے یعنے اونکی بی بیون سے برا کام کرے یا اون پر بد نظر ڈالے) تو قیامت کے روز وہ شخص کھڑا کیا جاویگا اور مجاہد سے کہا جاویگا کہ اس شخص نے خیانت کی تیری بی بی کے مقدمہ مین اب تو اسکی نیکیان جتنی چاہی لے لے بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا پھر تم کیا سمجھتے ہو **ف** یعنی جب مجاہد کو اختیار دیا جاویگا خائن کی نیکیان لے لینے کا تو وہ کہان تک لیگا یعنی سب لے لیگا کچھ نہ چھوڑیگا (قعنب اس حدیث کا راوی ایک مرد صالح تھا ابن ابی لیلے نے اوسکو قاضی بنانا چاہا قعنب نے انکار کیا اور کہا مین ایک درم کا سوال کرتا ہون تو دوسرے کی مدد سے انہون نے کہا کون ہم مین ایسا ہی جو دوسرے کی مدد کا محتاج نہو پھر وہ ایک مکان مین چھپ گئے اور مکان گر کر مرگئے **باب** السرية تخفق جن مجاہدین کو مال غنیمت نہ ملے **عن** عبد الله بن عمرو يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من غازية تغزو في سبيل الله فيصيبون غنيمة الا تعجلوا ثلثي اجرهم من الاخرة ويبقى لهم الثلث فان لم يصيبوا غنيمة تم لهم اجرهم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جماعت غازیون کی اللہ کے راہ مین کافرون سے لڑے اوسکا فرونکا مال لوٹے تو اون لوگون نے دو تہائیان اپنے

نہیں تو اجر اور ثواب کما کر پھر آویگا تیسری وہ شخص جو اپنے گھر میں السلام علیکم کر کے جاوے اسکا اللہ ضامن ہے۔ تمام ہوا پارہ پندرہواں سنن ابی داؤد کی شرح کا پارہ ختم اللہ کی توفیق سے

تم الجزء الخامس عشر ویتلوه الجزء السادس عشر ان شاء اللہ تعالیٰ

فہرست پارہ پانزدہم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

تمت

فركب فرساله فجاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم استقبل
هذا الشعب حتى تكون فى اعلاه ولا يغرن من قبلك الليلة فلما اصبحنا خرج رسول الله صلى الله
عليه وسلم الى مصلاه فركع ركعتين ثم قال هل احسستم فارسكم قالوا يا رسول الله ما احسسناه
فثوب بالصلاة فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلى يلتفت الى الشعب حتى اذا قضى
صلاته وسلم قال ابشروا فقد جاءكم فارسكم فجعلنا ننظر الى خلال الشجر فى الشعب فاذا هو قد
جاء حتى وقف على رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم فقال انى انطلقت حتى كنت فى اعلى
هذا الشعب حيث امرنى رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما اصبحت حتى طلعت الشعبين كليهما
فنظرت فلم ار احدا فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم هل نزلت الليلة قال لا الا مصليا
او قاضيا حاجة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اوجبت فلا عليك ان لا تعمل بعدها

ترجمہ سہل بن الحنظلیہ سے روایت ہی وہ ساتھہ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ حنین مین اور بہت لنبی راہ
کی جب تیسرا پہر ہوا تو سہل نے کہا نماز کا وقت آگیا اور مین شریک ہوا نماز مین آپ کے ساتھہ اتنے مین ایک سوار آیا اور بولا
یارسول اللہ مین آپکے پاس سے گیا جاتے جاتے ایک پہاڑ پر چڑہا قبیلہ ہوازن کے لوگون کو دیکہا سب ایک جگہہ جمع ہین
اپنی عورتون اور اونٹون اور بکریون کو لیے ہوئے آپ نے یہہ سنکر تبسم فرمایا اور کہا وہ سب مسلمانون کی غنیمت ہونگے
اگر خدا چاہے پہر آپ نے فرمایا رات کو ہمارا پہرہ کون دیگا انس بن ابی مرثد نے کہا مین دونگا یارسول اللہ آپ نے فرمایا
سوار ہوجا وہ اپنے گہوڑے پر سوار ہوگیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے فرمایا جا اس گہاٹی مین یہان
تک کہ اوسکی بلندی پر پہونچ جاوی مگر ایسا نہ کرنا کہ تمہاری جہ سے ہم دہوکہا کہاوین رات کو اور دشمن آجاوے (یعنی اچھی
طرح ہوشیاری سی پہرہ دینا یہہ نہ کرنا کہ غافل ہوجاؤ اور دشمن بیخبری کیحالت مین ادہر سے چلا آوی) جب صبح ہوئی تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو نکلے اور دو رکعتین آپ نے پڑہین پہر فرمایا تم نے اپنے سوار کو بھی دیکہا لوگون نے عرض
کیا یارسول اللہ ہم نے اوسکو نہین دیکہا پہر تکبیر ہوئی آپ نماز پڑہنے لگے لیکن نماز پڑہنے مین کنکیون سی گہاٹی کیطرف دیکہہ
رہے تہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ التفات ادہر اودہر نماز مین درست ہی بیان اسکا کتاب الصلوة مین گزر چکا
ت جب آپ نماز پڑہ چکے اور سلام پہیرا تو فرمایا خوش ہوجاؤ تمہارا سوار آگیا ہم دیکہنے لگے درختون کی بیچ مین جو گہاٹی
مین تھی یکایک وہی سوار آگیا (یعنی انس بن ابی مرثد) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہڑا ہوا اور سلام کیا بعد
اوسکے عرض کیا یارسول اللہ مین چلا گیا یہان تک کہ گہاٹی کی بلندی پر پہونچ گیا جہان آپ نے حکم کیا تہا جب صبح ہوئی
تو مین نے دونو گہاٹیونکو دیکہا کسی کو نہ پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو رات کو گہوڑی پر سے اوترا تہا
وہ بولا نہین مگر نماز پڑہنے یا پاخانے پیشاب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے واجب کیا اپنے واسطے جنت کو اب تجہے

مزدوری ملتی کی پامین اور ایک تہائی آخرت کیواسطے رہی اگر اون کو مال غنیمت نہ ملے تو اونکا پورا بدلہ آخرت کیواسطے رہیگا
ف کیونکہ دنیا مین کچھ لوٹ کا مال اونکو نہ ملا کل ثواب آخرت پر رہا **باب** تضعیف الذکر فی سبیل اللہ تعالیٰ
جہاد مین نماز اور روزی اور ذکر الٰہی کا ثواب **عن** معاذ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصلاۃ و
الصیام والذکر تضاعف علی النفقۃ فی سبیل اللہ بسبعمائۃ ضعف **ترجمہ** معاذ سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک نماز اور روزہ اور ذکر الٰہی اللہ کے راہ مین خرچ کرنے پر سات سو حصے تک بڑھتا ہے
ف یعنی ایک روزی کا ثواب سات سو روزی کے برابر ہوتا ہے یا سات سو بار دوچند کرتے ہوئے جو حاصل ہو **باب**
فیمن مات غازیا جو شخص جہاد کو نکل کر مرجاوے **عن** ابی مالک الاشعری قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول من فصل فی سبیل اللہ فمات او قتل فھو شہید او وقصہ فرسہ او بعیرہ
او لدغتہ ھامۃ او مات علی فراشہ بای حتف شاء اللہ فانہ شہید وان لہ الجنۃ **ترجمہ**
ابا مالک اشعری سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کے راہ مین
نکلا (یعنے جہاد کے لیے اور مانند اوسکی) پس مرگیا یا مارا گیا تو وہ شہید ہے یا اوسکے گھوڑے نے اوسکو کچلا یا اوسکی اونٹ
نے یا اوسکو کسی زہریلے جانور نے کاٹا (یعنی سانپ وغیرہ نے) یا وہ اپنے بچھونے پر مرگیا کسی موت کے ساتھ جو اللہ نے
چاہا تو مقررہ وہ شہید ہے اور اوسکے لیے بہشت ہے **ف** ہر طرح سے شہادت کا ثواب ہے جب خدا کیواسطے نکل چکا
اگرچہ اپنی موت سے مرجاوے **باب** فی فضل الرباط دشمن کے مقابلے مین مورچہ بندی کرنا **عن** فضالۃ
بن عبید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل المیت یختم علی عملہ الا المرابط فانہ ینمو لہ
عملہ الی یوم القیمۃ ویؤمن من فتان القبر **ترجمہ** فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا ہر میت کا ختم کیا جاتا ہے (یعنی عمل اوسکا زندگی تک ہے بعد مرنے کے عمل نہین ہوتا یعنی اوسکی لیے ثواب جدید
نہین لکھا جاتا) مگر جو کہ مرابط کہ بڑھایا جاتا ہے اوسکیواسطے عمل اوسکا قیامت تک اور قبر کے فتنے سے امن مین رہتا ہے
ف یعنی خدا کی راہ مین دشمن سے لڑنے کیواسطے جو مورچے مین تیاری کریے مستعد رہے تو اس عمل کا ثواب ہمیشہ بڑھتا
جاویگا **باب** فی فضل الحرس فی سبیل اللہ تعالیٰ خدا کی راہ مین چوکی پہرہ دینا کتنا ثواب ہے **عن** سہل
بن الحنظلیۃ انھم ساروا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فاطنبوا السیر حتی کانت عشیۃ
فحضرت الصلاۃ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رجل فارس فقال یا رسول اللہ انی انطلقت
بین ایدیکم حتی طلعت جبل کذا وکذا فاذا انا بھوازن علی بکرۃ ابائھم بظعنھم ونعمھم
وشائھم اجتمعوا الی حنین فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال تلک غنیمۃ المسلمین
غدا ان شاء اللہ ثم قال من یحرسنا اللیلۃ قال انس بن ابی مرثد الغنوی انا یا رسول اللہ قال فارکب

دکھہ کا اور مدینہ والون کو نہ چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چہوڑ کر پیچھے رہ جاوین (یعنی سب آپ کے ساتھ جہاد کو نکلا کرین) منسوخ ہوگیا اس آیت سے مسلمان سب نہین نکل سکتے ایکوقت مین عن نجدة بن نفیع قال سالت ابن عباس عن هذه الآية الا تنفروا يعذبكم عذابا اليما قال فامسك عنهم المطر وكان عذابهم ترجمہ نجدہ بن نفیع سے روایت ہے مین نے ابن عباس سے پوچھا اس آیت کو اگر تم نہ نکلوگے جہاد کو تو اللہ تم کو عذاب کریگا دکھہ کا کیا عذاب ہو ابن عباس نے کہا عذاب یہی تہا کہ بارش رک گئی اون سے اور قحط ہو گیا گرانی ہوگئی لوگ بہوکون کے مارے مرنے لگے **باب** فی الرخصة فی القعود من العذر اگر کسیکو عذر ہو تو جہاد کو نہ جانا درست ہے عن زید بن ثابت قال كنت الى جنب رسول الله صلى الله عليه وسلم فغشيته السكينة فوقعت فخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم على فخذي فما وجدت ثقل شيء اثقل من فخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم سري عنه فقال اكتب فكتبت في كتف لا يستوي القاعدون من المؤمنين والمجاهدون في سبيل الله الى اخر الآية فقام ابن ام مكتوم وكان رجلا اعمى لما سمع فضيلة المجاهدين فقال يا رسول الله فكيف بمن لا يستطيع الجهاد من المؤمنين فلما قضى كلامه غشيت رسول الله صلى الله عليه وسلم السكينة فوقعت فخذه على فخذي ووجدت من ثقلها في المرة الثانية كما وجدت في المرة الاولى ثم سري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اقرا يا زيد فقرأت لا يستوي القاعدون من المؤمنين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم غير اولي الضرر الآية كلها قال زيد فانزلها الله وحدها فالحقتها والذي نفسي بيده لكاني انظر الى ملحقها عند صدع في كتف ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو مین بیٹہا تہا ناگاہ آپ پر وحی اوترنے لگی آپ کے ران میری ران پر گری مجہے کبہی اتنا بوجہہ معلوم نہین ہوا جتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کا بوجہہ معلوم ہوا **ف** شاید وحی کیوقت اعضا آپ کے گران ہو جاتے تھے اور عرق آپ کی پیشانی پر آجاتا تہا بوجہ شدت اور سختی کے جو وحی آنے کے وقت ہوتی **ت** پہر یہ حالت آپ کی جاتی رہی (یعنی وحی اوترنا موقوف ہوا) تو آپ نے فرمایا لکہہ مین نے بکری کی شانے پر لکہا لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاہدون فی سبیل اللہ اخیر آیت تک یعنی نہین برابر ہوسکتے بیٹہنے والے اور جہاد کرنیوالے اللہ کے راہ مین درجے مین یعنی جہاد کرنیوالون کا درجہ گہر مین بیٹھنے والون سے زیادہ ہے) عبد اللہ بن ام مکتوم اندہے تھے اونہون نے جب مجاہدین کی فضیلت سنی تو عرض کیا یا رسول اللہ جو مومنین جہاد کی طاقت نہین رکہتے (مثلاً معذور مین جیسے اندہے لولے لنگڑے) اتنا کہنا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر وحی کی حالت طاری ہوگئی اور آپ کی ران مبارک میری ران پر گری مین نے پہر اوتنا ہی بوجہہ پایا جیسا پہلے پایا تہا بعد اوسکے وحی اوترنا موقوف ہوا اور آپ نے فرمایا پڑہ اے زید مین نے پڑہا لا یستوی القاعدون من المؤمنین آپ نے فرمایا غیر اولی الضرر پہر اخیر آیت تک وہی آیت رہی تو غیر اولی الضرر علیحدہ اوترا لیکن مین نے اوسکو اپنی مقام

کچھ ضرر نہ کریگا اگر بعد اسکے کچھ عمل نہ کرے **ف** یہ عمل قبول ہو گیا اور اسکے بدلے جنت تیری لیے قرار پا گئی اب اگر کوئی اور عمل نیک تجھسے سرزد نہ ہو جب بھی جنت تجھے ملے گی اور جو اور بھی نیک کام کرے تو بطریق اولے جنت ملے گی یہ آپ نے خوشی اور بشارت کے طور پر فرمایا یہہ غرض نہین کہ اور فرائض تجھسے معاف ہو گئے اس حدیث سے خدا کی راہ مین پہرہ چوکی دینے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔ خیال کرنا چاہیے کہ جب جہاد مین ایسے خفیف خدمتون کا اتنا بڑا ثواب اور درجہ ہے تو لڑکر شہید ہونے کا کیا کچھ ثواب اور مرتبہ ہوگا

باب

کراهية ترك الغزو جہاد نہ کرنے کی مذمت **عن** ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من مات ولم يغز ولم يحدث نفسه بالغزو مات على شعبة من نفاق **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مر گیا اسطرح پر کہ کبھی اوس نے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا مین اوس نے لڑنیکی نیت کی اپنے دل مین تو وہ منافق کے ڈیری پر مرا **ف** یعنی جو مسلمان سچا ہوگا وہ دین محمدی کا غلبہ چاہیگا کافرون سے اللہ کیواسطے لڑیگا اور اگر سامان نہ ہوگا تو دل مین البتہ اوسکا قصد رکھیگا اور جو دل مین بھی جہاد کا کبھی خیال نہ کریگا تو معلوم ہوا کہ منافقون کیطرح اوسکا ایمان زبانی ہی **عن** ابی امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من لم يغز او يجهز غازيا او يخلف غازيا في اهله بخير اصابه الله بقارعة قال يزيد بن عبد ربه في حديثه قبل يوم القيمة **ترجمہ** ابی امامہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جہاد نہین کیا یا کسی غازی کا سامان بھی درست نکیا یا کسی غازی کی نیابت بھی نہ کی یعنے اوسکے پیچھے اوسکے گھر والون کی خبر گیری بھلائی کے ساتھہ نہ کی تو اللہ تعالی اوسکو کوئی مصیبت سخت پہنچا دیگا قیامت سے پہلے (دنیا مین) اور آخرت مین سخت عذاب ہے) **عن** انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال جاهدوا المشركين باموالكم وانفسكم والسنتكم **ترجمہ** انس کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکون سے جہاد کرو تم اپنے مالون کے ساتھہ اور اپنے جانون کے ساتھہ اور اپنی زبانون کے ساتھہ **ف** جہاد کرنا مال اور جان کے ساتھہ یہہ ہی کہ خرچ کرے اپنا مال جہاد مین اور اپنی جان سر مین فدا کرے اور زخمی ہو اور زبان کا جہاد یہہ ہی کہ مذمت کرے اون کے بتون کی اور دین باطل کی اور بد دعا کرے اون پر کہ وہ ذلیل ہون اور شکست پاوین اور ڈراوے اونکو قتل اور قید کرنے کے ساتھہ اور مانند اون کے اور دعا کرے مسلمانون کی فتح کی اور غنیمت ہاتھہ لگنے کی اور رغبت دلاوے لوگون کو جہاد کی

باب

في نسخ نفير العامة بالخاصة سب آدمیون کا جہاد کے لیے نکلنا منسوخ ہو گیا **عن** ابن عباس قال الا تنفروا يعذبكم عذابا اليما وما كان لاهل المدينة الى قوله يعملون نسختها الآية التي تليها وما كان المؤمنون لينفروا كافة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی یہہ جو اللہ نے فرمایا اگر تم نہ نکلوگے جہاد کیواسطے (رب کے سب) تو تم کو عذاب کریگا

فقال الناس مه مه لا اله الا الله یلقی بیدہ الی التہلکۃ فقال ابوایوب انما نزلت ھذہ الایۃ فینا
معشر الانصار لما نصر اللہ نبیہ واظہر الاسلام قلنا ھلم نقیم فی اموالنا ونصلحھا فانزل اللہ
تعالی وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ فالالقاء بالایدی الی التہلکۃ
ان نقیم فی اموالنا ونصلحھا وندع الجہاد قال ابوعمران فلم یزل ابوایوب یجاھد فی سبیل
اللہ حتی دفن بالقسطنطینیۃ **ترجمہ** اسلم ابوعمران سے روایت ہی ہم نے جہاد کیا مدینے سی قسطنطنیہ کا
قصد رکھتی تھی (جو دارالسلطنت تہا روم کا اور اب تک دارالخلافت ہی سلطان روم کا اوسکو استنبول۔ اور
اسلامبول بھی کہتی مین) اور جماعت اسلام کی سردار عبدالرحمن بن خالد بن ولید تہے اور کفار روم اپنی پشت لگائے
ہوئی تہے شہر کی دیوار سے (یعنی منتظر کھڑی تہے ہماری آنے کے اور حملہ کرنے کے اتنی مین ایک شخص نے ہم مین سے
دشمن پر ہتہیار اوٹہانا چاہا لوگون نے کہا ہا مین ہا مین لا الہ الا اللہ اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالتا ہے اوسوقت ابوایوب
نے کہا یہ آیت تو ہماری قوم انصار کے شان مین اوتری ہے جب اللہ تعالی نی اپنی پیغمبر کو مدد دی اور اسلام کو غالب
کیا تو ہم نے اپنے دلون مین کہا اب جہاد کی کیا ضرورت ہی اپنی مالون مین رہین (اونٹون اور باغون مین) اور انکو
درست کرین جہاد چہوڑ دین تب اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اوتاری وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ
خرچ کرو اللہ کی راہ مین اور مت ڈالو اپنی جانون کو ہلاکت مین تو ہلاکت مین جانون کو ڈالنا یہ ہے کہ اپنی مالون مین مصروف
رہین اون کی فکر کرین جہاد چہوڑ دین (نہ یہ کہ جہاد کرنا ہلاکت ہی یہ توحیات ابدی ہی) ابوعمران نے کہا پہر ابوایوب جہاد
کرتے رہے اللہ جل جلالہ کی راہ مین یہانتک کہ دفن ہوئی قسطنطنیہ مین **باب فی الرمی** تیر مارنیکا بیان عن
عقبۃ بن عامر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عزوجل یدخل بالسہم الواحد
ثلثۃ نفر الجنۃ صانعہ یحتسب فی صنعتہ الخیر والرامی بہ ومنبلہ وارموا وارکبوا وان ترموا
احب الی من ان ترکبوا لیس من اللہو الا ثلاث تادیب الرجل فرسہ وملاعبتہ اھلہ ورمیہ
بقوسہ ونبلہ ومن ترک الرمی بعد ما علمہ رغبۃ عنہ فانھا نعمۃ ترکھا او قال کفرھا **ترجمہ** عقبہ
بن عامر سے روایت ہی کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تہے تحقیق اللہ عزوجل داخل کرتا ہی ایک
تیر کے سبب سے (یعنی کفار کیطرف پہینکنے کے سبب سے) تین شخصون کو بہشت مین ایک تو اوسکی بنانے والے کو جو اپنی
پیشہ مین ثواب کی امید رکھی (یعنی اس نیت سی بناوی کہ جہاد مین کام آوے دوسری تیر پہینکنی والیکو (یعنی جہاد مین) اور
تیسری تیر دینی والیکو تیر انداز کے ہاتہہ مین خواہ اپنا تیر دی خواہ اوسکا خواہ نیا تیر دے یا نشانے پرسی اوٹہا کر لا دے پس تیر
اندازی کرو اور گہوڑون پر سواری کرو یعنی سیکہو تیر اندازی اور سواری لیکن بہت پیاری ہی مجھکو تیر اندازی سواری
سی (کیونکہ تیر اندازی پیادہ بھی کر سکتا ہی) ہماری دین مین کوئی کہیل نہین مگر تین۔ ایک ادب سکہانا آدمی کا اپنی گہوڑیکو

پر لگا دیا قسم خدا کی گویا مین اب دیکھہ رہا ہون اوس ہڈی کے درار پر جہان مین نے اس کو لگایا تہا **ف** یعنی وہ ہڈی
پہٹی ہوئی تھی اوسکی شگاف پر یہ لفظ بڑہا ہا تہا غیر اولی الضرر یعنی وہ لوگ جو معذور ہین اس سے مستثنی ہین یعنے انکو
درجہ مجاہدین کے برابر ہوگا کیونکہ وہ عذر کے سبب سے جہاد کو جا نہین سکتے برخلاف اون لوگون کی جو تندرست
اور صحیح ہوکر نہین جاتے **عن** انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لقد تركتم
بالمدينة اقواما ما سرتم مسيرا ولا انفقتم من نفقة ولا قطعتم من واد الا وهم معكم
فيه قالوا يا رسول الله وكيف يكونون معنا وهم بالمدينة فقال حبسهم العذر **ترجمہ** انس
بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک جہاد مین) فرمایا تم مدینے مین ایسے لوگون کو
چہوڑ آئے ہو جو تمہارے ساتھہ ہین چلنے مین اور خرچ کرنے مین اور جنگل کاٹنے مین لوگون نے کہا یا رسول اللہ بہلا وہ
ہمارے ساتھہ کیونکر ہو سکتے ہین ان کامون مین حالانکہ وہ مدینے مین ہین آپنے فرمایا وہ عذر کے سبب سے
رک گئے (تو گویا شریک ہین) **باب** ما يجزئ من الغزو مجاہدین کی خدمت بھی جہاد ہے **عن** زيد بن
خالد الجهني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من جهز غازيا في سبيل الله فقد غزا ومن
خلفه في اهله بخير فقد غزا **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو راہ خدا مین لڑنیوالے کا سامان درست کردے تو بیشک وہ بھی غازی ہوا اور جو غازی کے پیچہے اوس کے
گہر کی اچھی طرح خبر لیا کرے تو وہ بھی مثل غازی ہوا (یعنے غازی کے برابر ثواب پاویگا) **عن** ابي سعيد الخدري
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث الى بني لحيان وقال ليخرج من كل رجلين رجل ثم قال
للقاعد ايكم خلف الخارج في اهله وماله بخير كان له مثل نصف اجر الخارج **ترجمہ** ابی
سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کیطرف ایک لشکر کو بہیجا - اور فرمایا کہ ہر دو
شخصون مین سے ایک نکلے (یعنے ہر قبیلے مین سے آدہے رہ جاوین اور پس ماندون کی اہل و عیال وغیرہ کی خبر گیری
کرین) پہر آپنے فرمایا رہ جانیوالے سے اگر وہ نکلنے والے کی گہر بار کی اچھی طرح خبر گیری کریگا تو اوسکو نکلنے والے
کا آدہا ثواب ملیگا **عن** ابي هريرة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول شر ما في رجل
شح هالع وجبن خالع **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
تہے سب سے بری آدمی مین دو خصلتین ہین - ایک تو بخیلی رولانے والی دوسری نامردی خالی کرانیوالی **باب**
في قوله تعالى ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة یہ جو اللہ نے فرمایا مت ڈالو اپنی جانون کو ہلاکت مین
اسکی کیا معنے ہین **عن** اسلم ابي عمران قال غزونا من المدينة نريد القسطنطينية وعلى الجماعة عبد
الرحمن بن خالد بن الوليد والروم ملصقو ظهورهم بحائط المدينة فحمل رجل على العدو

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو کچھ ثواب نہ ہوگا تو لوگون نے یہہ بڑی بات سمجھی اور دوبارہ اُس شخص سے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو پھر پوچھہ شاید کہ تو اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی طرح سمجھا نسکا تو پھر اوس نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص اللہ کے راہ مین جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہی اور وہ اوس سے دنیا کی مال و اسباب چاہتا ہی پھر آپ نے فرمایا اسکو کچھ ثواب نہ ہوگا پھر تیسری بار لوگون نے اوس شخص سے کہا تو پھر اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھہ تو اوسنے تیسری بار پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپنے فرمایا اوسکو کچھ ثواب نہ ہوگا ف اسلیے کہ اوس نے جہاد اللہ کے راہ مین نکیا بلکہ مقصود مال و متاع دنیا ہی کا تہا اور اگر جہاد اللہ کے لیے کری اور مقصود غنیمت کا حاصل ہونا بھی ہو تو ثواب پاتا ہے لیکن اُس سے کم جو محض اللہ ہی کے لیے جہاد کری اور اوسکو غنیمت مقصود نہ ہو۔

عن ابی موسیٰ ان اعرابیا جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الرجل یقاتل للذکر ویقاتل لیحمد ویقاتل لیغنم ویقاتل لیری مکانہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قاتل حتی تکون کلمۃ اللہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللہ عزوجل ترجمہ ابی موسے سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا ایک شخص لڑتا ہی ذکر کیواسطے یعنے آوازہ اور شہرت کیواسطے جسکو سمعہ کہتی مین اور ایک شخص لڑتا ہے اپنی تعریف اور نام آوری کیواسطے اور ایک شخص لڑتا ہی غنیمت ہاتھہ لگنے کیواسطے اور ایک شخص لڑتا ہے تاکہ اوسکا مرتبہ دکھایا جاوے یعنے اپنی شجاعت اور بہادری دکھانے کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسواسطے لڑتا ہے کہ اللہ کا دین بلند ہو تو وہ شخص اللہ عزوجل کی راہ مین لڑتا ہے (اوسکو جہاد کا ثواب ہی) اور جو ملک اور دنیا کی لیے لڑتا ہے وہ جہاد نہین ہے عن عبد اللہ بن عمرو یا رسول اللہ اخبرنی عن الجہاد والغزو فقال یا عبد اللہ بن عمرو ان قاتلت صابرا محتسبا بعثک اللہ صابرا محتسبا وان قاتلت مرائیا مکاثرا بعثک اللہ مرائیا مکاثرا یا عبد اللہ بن عمرو علی ای حال قاتلت او قتلت بعثک اللہ علی تلک الحال ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی اُنہون نے کہا یا رسول اللہ مجھکو جہاد سے خبر دیجیے (یعنی کس طرح کا جہاد موجب ثواب کا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عبد اللہ بن عمرو اگر لڑے تو اس حال پر کہ صبر کرنیوالا اور ثواب چاہنے والا ہو تو اللہ تعالی تجھکو صبر کرنیوالا اور ثواب چاہنے والا اوٹہاویگا اور اگر تو لڑیگا اپنی بہادری دکھلانی کے لیے اور زیادتی کیواسطے (یعنی لوگون مین فخر کے لیے کہ مین تم سے شجاعت اور بہادری مین زیادہ ہون) تو اللہ تجھکو اسی حال پر اوٹہاویگا ای عبد اللہ بن عمرو تو جس حالت پر لڑیگا یا مارا جاویگا تو اللہ تعالی تجھکو اوسی حال پر اوٹہاویگا (اگر نیت خالص ہی تو مخلصون مین حشر ہوگا نہین تو ریاکارون مین ہوگا

باب فی فضل الشھادۃ شہادت کی فضیلت کا بیان

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اصیب اخوانکم باحد جعل اللہ ارواحھم فی جوف طیر خضر ترد انھار الجنۃ تاکل من ثمارھا وتاوی الی قنادیل من ذھب معلقۃ فی ظل العرش

اور اپنی بی بی سے کہیلنا اور تیر اندازی کرنا اپنی کمان سے اور تیر سے (یعنی اسی مین مشغول رہنا) اور جو شخص تیر انداز
سیکہہ کر چہوڑ دے اوس سے بیزار ہو کر تو مقرر وہ تیر اندازی ایک نعمت تہی جسکو چہوڑ دیا اوس نے یا فرمایا کہ اوس نعمت کا
کفر کیا (ناشکری کی) **ف** اس حدیث سے تیر اندازی کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اب تیر کے بدلے بندوق اور
توپ ہے ہر مسلمان کو گولی لگانا گولہ مارنا سیکہنا اور اوسکی مشق کرنا ضرور ہے اسیطرح جتنی سامان حرب اور جنگ
مین اونکا سیکہنا اور حاصل کرنا اور اسلیے سفر کرنا جہاد مین داخل ہے **عن** عقبة بن عامر الجهني يقول سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر يقول واعدوا لهم ما استطعتم من قوة الا ان
القوة الرمي الا ان القوة الرمي **ترجمہ** عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے کہ آپ منبر کے اوپر فرماتے تہے کافرون کے جنگ کیواسطے تیار کرو جتنی تم مین طاقت ہو قوت کو خبردار ہو جاؤ
کہ قوت تیر اندازی ہے خبردار ہو جاؤ کہ قوت تیر اندازی ہے **ف** یعنی کلام اللہ مین جو آیا ہے واعدوا لهم ما
استطعتم من قوة مراد قوت سے تیر اندازی ہے شاید اس لیے کہ یہہ قوی و اسہل ہے بہ نسبت اور چیزون کے سو اب
اس زمانے مین قوت سے مراد بندوقین اور توپین اور کارتوس اور ٹوپیان ہین **عن** معاذ بن جبل عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم انه قال الغزو غزوان فاما من ابتغى وجه الله واطاع الامام وانفق الكريمة
وياسر الشريك واجتنب الفساد فان نومه ونبهه اجر كله واما من غزا فخرا ورياء وسمعة
وعصى الامام وافسد في الارض فانه لم يرجع بالكفاف **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد دو طرح ہے ایک وہ جہاد جو اللہ کی رضامندی کیواسطے کیا جاتا ہے اور امام کی
فرمانبرداری کیجاتی ہے اور عمدہ سے عمدہ مال اوس مین خرچ کیا جاتا ہے اور رفیق کے ساتہہ نرمی اور محبت کیجاتی ہے اور
فساد سے پرہیز رہتا ہے تو اس قسم کا جہاد تو سونا اور جاگنا سب عبادت ہے اور جو جہاد اپنی بڑائی اور اپنا درجہ دکہانے
اور سنانے کیواسطے ہو اور اپنے افسر کی نافرمانی اور زمین مین فساد منظور ہو تو یہہ جہاد ایسا ہے اسمین جو کوئی جاوے ثواب
تو کیا اوسکو خالی لوٹ آنا مشکل ہے **ف** یعنی ایسے جہاد مین اگر گناہ سے بچ جاوے تو بہی غنیمت ہے ثواب کا کیا ذکر **عن**
ابي هريرة ان رجلا قال يا رسول الله رجل يريد الجهاد في سبيل الله وهو يبتغي عرضا من عرض
الدنيا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا اجر له فاعظم ذلك الناس وقالوا للرجل عد
لرسول الله صلى الله عليه وسلم فلعلك لم تفهمه فقال يا رسول الله رجل يريد الجهاد في سبيل
الله وهو يبتغي عرضا من عرض الدنيا فقال لا اجر له فقالوا للرجل عد لرسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال له الثالثة فقال له لا اجر له **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت سے کہا یا رسول
اللہ ایک شخص جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکہتا ہے حالانکہ وہ اوس سے دنیا کے مال اسباب چاہتا ہے تو رسول اللہ

کہا مراد مطلق شہید ہے کیونکہ خود آپ نے شہید کو دوسری حدیث مین عام فرمایا **باب** فی النور یری عند
قبر الشہید شہید کی قبر پر نور دکھائی دینے کا بیان **عن** عائشۃ قالت لما مات النجاشی کنا نتحدث
انہ لایزال یری علی قبرہ نور **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا جب نجاشی (بادشاہ حبش) مرگیا تو ہم سے لوگ کہا
کرتے تھے کہ اوسکی قبر پر ہمیشہ ایک نور برستا ہے **ف** شاید وہ شہید مرا ہوگا **عن** عبید بن خالد السلمی قال آخی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین رجلین فقتل احدہما ومات الآخر بعدہ بجمعۃ او نحوہا فصلینا
علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قلتم فقلنا دعونا لہ وقلنا اللہم اغفرلہ والحقہ
بصاحبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاین صلوتہ بعد صلوتہ وصومہ بعد صومہ
شک شعبۃ فی صومہ وعملہ بعد عملہ ان بینہما کما بین السماء والارض **ترجمہ** عبید بن خالد سلمی سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو شخصون مین بھائی چارہ کردیا تہا (یعنی ایک کو دوسرے کا بھائی بنا
دیا تھا) تو ایک تو اون مین سے قتل کیا گیا۔ اور دوسرا کوئی ایک ہفتہ یا ایسی ہی کچہ اوسکے بعد مرگیا ہم نے اوس پر نماز پڑہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا کہا ہم نے اوسکے لیے دعا کی اے اللہ بخشدے اوسکو اور ملادے اوسکو اپنے
ساتھی سے (پہلے بھائی سے جو قتل کیا گیا تہا اللہ کی راہ مین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ تم نے کیا کہا)
اوسکی نمازین کدہر گئین جو اوس نے اپنے ساتھی کے قتل کے بعد پڑہین اور اوسکے روزے کدہر گئے جو اوس نے اپنے ساتھی
کے بعد رکھے اور اوسکے اعمال کدہر گئے جو اوس نے اوسکے بعد کئے بیشک ان دونوں مین اتنا فرق ہے جتنا آسمان زمین مین
فرق ہے (ایک کا رتبہ زیادہ دوسرے کا کم ہے) **باب** فی الجعائل فی الغزو مزدوری پر جہاد کرنے کا بیان **عن**
ابی ایوب الانصاری انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستفتح علیکم الامصار و
ستکون جنود مجندۃ تقطع علیکم فیہا بعوث فیکرہ الرجل منکم البعث فیہا فیتخلص من قومہ
ثم یتصفح القبائل یعرض نفسہ علیہم یقول من اکفیہ بعث کذا من اکفیہ بعث کذا الا
وذلک الاجیر الی آخر قطرۃ من دمہ **ترجمہ** ابی ایوب انصاری سے روایت ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تھے فتح کیے جاوین گے تم پر شہر یعنے بڑے بڑے شہر اور ہونگے یعنی پائے جاوین گے اور واقع ہون گے
لشکر جمع کیے گئے معین کیے جاوینگے تم پر اون لشکروں مین فوجین یعنی ہر ایک قوم اور قبیلے کو انہی مین سے ایک حصہ لشکر کا
دینا پڑیگا تو برا جانے گا ایک شخص بھیجنے امام کے کو اوس کے تئین یعنے ہمراہ فوج کے جہاد کے لیے بغیر اجرت کے پس نکلیگا
اور بہاگے گا اپنی قوم مین سے یعنی تا بچے جہاد سے باہر تلاش کریگا قبیلوں کو درحالیکہ پیش کریگا اپنے تئین اوپر کہتا ہوا کون ہے
کہ کفایت کرون مین اوسکو لشکر سے یعنی کون مجہکو نوکر رکہے گا تا محنت لشکر کی اوس سے اپنی ذمہ لون مقصود یہ ہے کہ یہہ شخص
راضی نہین ہے کہ بغیر اجرت کے لله جہاد کرے پس حضرت نے برائی اوس کی بیان کرتے ہین خبردار ہو یہہ شخص مزدور ہے آخر قطرہ خون تک

فلما وجدوا طيب ماكلهم ومشربهم ومقيلهم قالوا من يبلغ اخواننا عنا انا احياء في الجنة

نرزق لئلا يزهدوا في الجهاد ولا ينكلوا عند الحرب فقال الله سبحانه انا ابلغهم عنكم قال

فانزل الله ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله الى اخر الاية **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے بھائی احد کے دن شہید کیے گئے تو اللہ نے اونکی روحوں کو سبز چڑیوں

کے پیٹ میں کر دیا (یعنے رکھدیا) وہ بہشت کی نہروں پر پھرتی ہیں اور اوسکے میوے کھاتی ہیں اور سونیکی قندیلوں میں

بسیرا و ٹھکانا کرتی ہیں عرش کے سایہ میں جب اون روحوں نے اپنی کھانے اور پینے اور سونے کی خوشی حاصل کی تو

کہا کون ہے جو ہماری طرف سے ہمارے بھائیوں کو یہ خبر پہونچاوے کہ ہم بہشت میں زندہ ہیں اور کھانے کھاتے ہیں

تاکہ وہ بھی بہشت کے حاصل کرنے میں بے رغبتی نہ کریں اور لڑائی کے وقت سستی نہ کریں تو اللہ تعالی نے فرمایا میں پہنچاؤنگا

اونکو تمہاری خبر پس نازل کیا اللہ تعالی نے یہ آیت جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے اون کو مردہ مت سمجھو بلکہ وہ جیتے ہیں

اپنے رب کے پاس کھانے کھلوائے جاتے ہیں **ف** خوش ہیں اون نعمتوں پر جو اللہ نے اونکو دیں اور خوشخبری دیتے ہیں اون

لوگوں کو جو ابھی اون تک نہیں آئے کہ تم پر کچھ ڈر ونہ رنجیدہ ہو **عن** حسناء بنت معاوية الصريمية قالت

حدثنا عمي قال قلت للنبي صلى الله عليه وسلم من في الجنة قال النبي صلى الله عليه وسلم النبي في

الجنة والشهيد في الجنة والمولود والوئيد **ترجمہ** حسناء بنت معاویہ نے اپنے چچا اسلم بن سلیم سے روایت

کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا بہشت میں کون ہوگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت میں نبی ہونگے

اور بہشت میں شہید ہونگے اور لڑکے اور جیتے گاڑے گئے **ف** مراد شہید سے مومن ہے موجب قول اللہ تعالی کے والذین

آمنوا باللہ ورسولہ اولئک ہم الصدیقون والشہداء عند ربہم حاصل یہ ہے کہ شہید عام ہے اس سے کہ ہو حقیقۃً یا

حکماً اور لڑکا مومن کا ہو یا کافر کا داخل ہوگا بہشت میں اور لڑکے میں داخل ہے بچا بچی اور جیتے گاڑے گئے آگے جیسے

عادت کافروں کی تھی کہ جیتی لڑکیوں کو گاڑ دیتے تھے اور بعضے بیٹوں کو بھی گاڑ دیتے تھے تکلیف اور تنگی کے وقت اگرچہ

اس حدیث میں لڑکا مطلق ہے مومن کا ہو یا کافر کا مگر کفار کے لڑکوں میں بڑا اختلاف ہے اور اون کے باب میں علما کی بیئدہ

قول ہیں مگر صحیح توقف ہے **باب** في الشهيد يشفع شہید کی شفاعت کا بیان **عن** نمران بن عتبة

الذماري قال دخلنا على ام الدرداء ونحن ايتام فقالت ابشروا فاني سمعت ابا الدرداء يقول

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يشفع الشهيد في سبعين من اهل بيته **ترجمہ** نمران بن عتبہ

ذماری سے روایت ہے ہم ام الدرداء پاس گئے اور ہم یتیم تھے انہوں نے کہا خوش ہو جاؤ میں نے ابو الدرداء سے سنا وہ

کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہید کی شفاعت قبول کیجاویگی اوسکے ستر کنبہ والوں کے لیے **ف**

بعضوں نے کہا مراد شہید سے وہ شہید ہے جو اللہ کی راہ میں قتل کیا جاوے نہ جو طاعون یا اسہال سے مرجاوے۔ اور بعضوں نے

بیعت کرنیکو آیا ہون اور اپنے ماں باپ کو روتا ہوا چھوڑ آیا ہون آپ نے فرمایا جاؤ اون کے پاس اور ہنسا اونکو جیسا رلایا
تہا تونے اونکو **عن عبد الله بن عمرو** قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اجاهد
قال الك ابوان قال نعم قال ففيهما فجاهد **ترجمه** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی ایکشخص رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ مین جہاد کرون آپنے فرمایا کیا تیری ماں باپ ہین اوسنے کہا ہان
آپنے فرمایا پس تو بیچ اونہین کے جہاد کر یعنے اونہین کیخدمت مین کوشش کر کہ حکم جہاد کا رکہتا ہی **عن ابی سعید**
الخدری ان رجلا هاجر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم من اليمن فقال هل لك احد باليمن
قال ابوى قال اذنا لك قال لا قال ارجع اليهما فاستاذنهما فان اذنا لك فجاهد والا
فبرهما **ترجمه** ابی سعید خدری سے روایت ہی ایکشخص یمن سے ہجرت کرکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آپنے اوس سے فرمایا کیا یمن مین کوئی تیرا ہے اوسنے کہا ماں باپ ہین آپنے فرمایا کیا اونہون نے تجھکو اذن دیا ہے اوسنے
کہا نہین آپ نے فرمایا کہ تو اونہین کے پاس پہرجا اور اون سے اجازت مانگ اگر وہ تجھکو اجازت دیوین تو جہاد کر اور
نہین تو اونہین کے ساتھہ نیکی کر یعنے خدمت کر اون کی **باب** في النساء يغزون عورتین جہاد مین جاسکتی ہین
عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بام سليم ونسوة من الانصار ليستقين
الماء ويداوين الجرحى **ترجمه** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کو جہاد مین لیجاتے تہے اور
انصار کی کئی عورتون کو بھی اپنے ساتھہ لیجاتے تہے جب حضرت اور صحابہ جہاد کرتے تو یہہ عورتین اونکو پانی پلاتین اور زخمیون
کی دوا کرتین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتونکا جہاد مین ہمراہ جانا درست ہی لیکن بضرورت لڑائی بہڑائی نہ
کرین زخمیونکے مرہم پٹی کرین پیاسونکو پانی پلادین اگر ضرورت ہو تو جنگ بھی کرین **باب** في الغزو مع ائمة الجور
ظالم حاکمونکے ساتھ جہاد کرنا درست ہے **عن** انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة
من اصل الايمان الكف عمن قال لا اله الا الله ولا تكفره بذنب ولا تخرجه من الاسلام بعمل والجهاد
ماض منذ بعثني الله الى ان يقاتل اخر امتي الدجال لا يبطله جور جائر ولا عدل عادل والايمان
بالاقدار **ترجمه** انس بن مالک سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتین ایمان کے جڑ مین ایک تو یہ
جو لا اله الا الله کہے اوسکو قتل اور ایذا سے باز رہنا اور کیسا ہے وہ گناہ کرے اوسکو کافر نہ بنانا اور اسلام سے باہر نہ کرنا **ف**
یعنی جب آدمی لا اله الا الله کہتا ہو اور کسی اسلام کے رکن کا انکار کرتا ہو تو گناہ کرنیسے وہ کافر نہ ہوگا البتہ اوس گناہ سے
کافر ہوگا جو ایمان کو دور کردے جیسے شرک کرنا **ت** اور جہاد جاری رہیگا جسدن سے اللہ تعالی نے مجھی پیغمبر کیا یہانتک کہ اخیر
امت میری دجال سے لڑیگی جہاد باطل نہین ہوسکتا کسی ظالم کے ظلم سے اور نہ عادل کے عدل سے یعنی بادشاہ مسلمان خواہ
ظالم ہو خواہ عادل جہاد اوسکی ساتھ درست ہے اور ایمان لانا ہے تقدیر پر **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى

تک **ف** یعنی کیرجاوینگے الی یعنی لازم کرینگے امام ہیہ کہ بہیجین فوجین ہر قوم مین سے طرف جہاد کی یعنے جب پہونچیگا اسلام ہرجانب مین تو محتاج ہوگا امام طرف اوسکی کہ بہیجے ہر جانب فوج تاکہ لڑے اون کفار سے کہ قریب اوس جانب کے ہین اور نہ غالب ہون کفار اون مسلمانون پر کہ اوس جانب مین ہین **عن** عبداللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال للغازی اجرہ وللجاعل اجرہ واجر الغازی **ترجمہ** ابن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے جہاد کرنیوالیکے اجر اوسکا ہی یعنے ثواب اوسکا کامل کہ خاص کیا گیا ہے ساتہہ اوسکے اور واسطے دینے والے مال کے اجر اوسکا ہے اور جہاد کرنیوالیکا بھی **ف** یعنے جو کوئی مال دیتا ہے اور مدد کرتا ہی غازی کی تاکہ وہ جہاد کری تو اوسکو دوہرا ثواب ہوتا ہے ایک ثواب خرچ کرنے مال کا راہ خدا مین اور دوسرا ثواب ہونے اوسکیکا سبب جہاد اور غازیکا پس مراد ساتہہ جعل کے اسباب تیار کردینا غازی کا ہے اور جائز ہونا اوسکا اور فضیلت اوسکی متفق علیہ علما کی ہے **باب** فی الرجل یغزو باجیر لیخدم کوئی اپنے ساتہہ جہاد مین خدمت کیلئے کسیکو اُجرت پر لیجاوے **عن** یعلی بن منیۃ قال اذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالغزو وانا شیخ کبیر لیس لی خادم فالتمست اجیرا یکفینی واجری لہ سہمہ فوجدت رجلا فلما دنا الرحیل اتانی فقال ما ادری ما السہمان وما یبلغ سہمی فسم لی شیئا کان السہم اولم یکن فسمیت لہ ثلاثۃ دنانیر فلما حضرت غنیمۃ اردت ان اجری لہ سہمہ فذکرت الدنانیر فجئت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت لہ امرہ قال ما اجد لہ فی غزوتہ ہذہ فی الدنیا والآخرۃ الا دنانیرہ التی سمی **ترجمہ** یعلی بن منیہ سے روایت ہی خبردار کیا لوگون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے نکلنے کے لیے اور مین بوڑہا تہا نہایت اور کوئی خادم میری پاس نہ تہا کہ میری خدمت کری تو مین نے مزدور تلاش کیا کہ مجہکو کفایت کری اور مین نے اوسکیواسطے اوسکا حصہ بہی جاری کرنا چاہا **ف** یعنی جو مال غنیمت مجہکو ملے اوس مین سے ایک حصہ اوسکا دینا چاہا یا کل حصہ اوسی کو دینا چاہا مین نے صرف آخرت کی ثواب پر قناعت کی **ت** آخر ایک مزدور مجہے ملا جب کوچ کا وقت قریب آیا تو وہ میرے پاس آیا اور بولا مین نہین جانتا کتنے حصے ہون اور میرا حصہ مین کیا آوے تم میری مزدوری کچہہ معین کردو حصے ہون یا نہون (یعنے مال غنیمت ملے یا نہ ملے) مین نے تین دینار اوسکے لیے مقرر کردیے جب مال غنیمت آیا تو مین نے اوسکا حصہ دینا چاہا پھر مجہکو خیال آیا اوسکے تو تین دینار مقرر ہوئی تہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سب حال بیان کیا آپ نے فرمایا اس جہاد کا بدلہ اوسکے لیے دنیا اور آخرت مین یہی تین دینار ہین **باب** فی الرجل یغزو وابواہ کارہان کوئی شخص بدون مرضی والدین کے جہاد کرے **عن** عبداللہ بن عمرو قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال جئت ابایعک علی الہجرۃ وترکت ابوی یبکیان فقال ارجع علیہما فاضحکہما کما ابکیتہما **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین آپ سے ہجرت کی

اور فرمایا یا مین نے سونپ دی ان لوگون کو مجھے پھر مین ان کے خبرگیری سے عاجز ہو جاؤن اور نہ سونپ دی اونکو ویسی لوگونکے کہ وہ عاجز ہو جاوین اور نہ سونپ دی اونکو اور لوگون کے کہ وہ اپنے تئین مقدم کرین اونپر **ف** بلکہ تو خود اون کی خبرگیری کر اور اون کی حفاظت اپنے سے متعلق رکھ **ت** پھر آپ نے اپنا ہاتھ میری سر پر رکھا اور فرمایا ای ابن حوالہ جب تو دیکھی خلافت کو زمین مقدس یعنے شام مین اوترتے ہوئے (مراد خلافت سے خلافت نبوت ہی یا امامت مہدی علیہ السلام) تو نزدیک ہو گئی زلزلے اور بلبلے (زلزلے سے مراد زلزلہ قیامت ہی اور بلبلہ رنج اور غم) اور بڑی بڑی وقعات (علامات کبری) اور قیامت اون دنون مین قریب ہو گی لوگون سے اس سے ہی زیادہ جتنا میرا ہاتھ تیری سر سے نزدیک ہے (یعنی قیامت بہت قریب ہو جاوی گی)

باب في الرجل يشري نفسه آدمی اپنی جان خدا کے ہاتھ بیچ ڈالے **عن** عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عجب ربنا من رجل غزا في سبيل الله فانهزم يعني اصحابه فعلم ما عليه فرجع حتى اهريق دمه فيقول الله تعالى لملائكته انظروا الى عبدي رجع رغبة فيما عندي وشفقة مما عندي حتى اهريق دمه **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا پروردگار تعجب کرتا ہے اوس شخص سے جو جہاد کو گیا اللہ کی راہ مین پھر اوسکے ساتھی سب بھاگ نکلی اور وہ گناہ کے ڈر سے لوٹا یہانتک کہ مارا گیا۔ اوسوقت اللہ جل جلالہ اپنی فرشتون سے فرماتا ہے دیکھو میری بندی کو لوٹ آیا میری ثواب کی رغبت کر کے اور میری عذاب سی ڈر کے یہانتک کہ اوسکا خون بہایا گیا **ف** دوسری حدیث مین ہمارا ہنستا ہے اسی معلوم ہوا کہ ضحک اور تعجب اون صفات مین سی ہین جو پروردگار کے لیے ثابت ہین

باب فيمن يسلم ويقتل مكانه في سبيل الله عز وجل جو شخص مسلمان ہو اور اوسیوقت مارا جاوے خدا کی راہ مین **عن** ابي هريرة ان عمرو بن اقيش كان له ربا في الجاهلية فكره ان يسلم حتى ياخذه فجاء يوم احد فقال اين بنو عمي قالوا باحد قال اين فلان قالوا باحد قال فاين فلان قالوا باحد فلبس لامته وركب فرسه ثم توجه قبلهم فلما راه المسلمون قالوا اليك عنا يا عمرو قال اني قد امنت فقاتل حتى جرح فحمل الى اهله جريحا فجاءه سعد بن معاذ فقال لاخته سليه حمية لقومك او غضبا لهم ام غضبا لله فقال بل غضبا لله ورسوله فمات فدخل الجنة وما صلى لله صلاة **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ عمرو بن اقیش کو سود لینا تھا لوگون سے جاہلیت کی زمانے مین انہون نے اسلام کو برا جانا جبتک اپنا سود وصول کرین (کیونکہ اسلام لانے سے سود ساقط ہو جاویگا) پھر وہ جنگ احد کے دن آئے اور پوچھا میری چچا کے بیٹے کہان ہین لوگون نے کہا احد مین پوچھا فلان کہان ہی لوگون نے کہا احد مین پوچھا فلان کہان ہے لوگون نے کہا احد مین پھر اونہون نے اپنی زرہ پہنی اور اپنے گھوڑی پر سوار ہوی بعد اوسکے متوجہ ہوئے اونکی طرف جب مسلمانون نے اونکو دیکھا تو کہا الگ رہو عمرو انہون نے کہا مین ایمان لایا پھر وہ لڑی یہانتک کہ زخمی ہو گئے

الله علیہ وسلم الجھاد واجب علیکم مع کل امیر براکان او فاجرا والصلاۃ واجبۃ علیکم خلف کل
مسلم براکان او فاجرا وان عمل الکبائر والصلوۃ واجبۃ علی کل مسلم براکان او فاجرا وان
عمل الکبائر **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد فرض ہے تمپر ہر امیر (حاکم) کے
ساتھہ نیک ہو یا فاسق اور نماز فرض ہے تمپر ہر مسلمان کے پیچھے نیک ہو یا بد اگرچہ کبیرے گناہ کرے اور نماز فرض ہے ہر مسلمان
پر نیک ہو یا بد اگرچہ کبیرہ گناہ کرے **ف** یہ حدیث صحیح نہیں ہے مگر متعدد طریقوں سے مروی ہے اور سب طریق ضعیف ہیں۔
اسی واسطے امام کا صالح اور نیک ہونا بہتر ہے اور بدعتی اور فاسق کے پیچھے نماز جائز ہونے میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک جائز
ہے لیکن مکروہ ہے بعضوں کے نزدیک جائز ہی نہیں مگر بادشاہ ظالم کے ساتھ جب وہ مسلمان ہو بالاتفاق جہاد کرنا درست ہے

باب الرجل یتحمل بمال غیرہ یغزو ایک آدمی دوسرے کی سواری پر جہاد کرے **عن** جابر بن عبد اللہ عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ اراد ان یغزو فقال یا معشر المھاجرین والانصار ان من
اخوانکم قوما لیس لھم مال ولا عشیرۃ فلیضم احدکم الیہ الرجلین او الثلاثۃ فما لاحدنا من ظھر
یحملہ الا عقبۃ کعقبۃ یعنی احدھم فضممت الی اثنین او الثلاثۃ قال مالی الا عقبۃ کعقبۃ
احدھم من جملی **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کا قصد کیا تو فرمایا اے گروہ مہاجرین
اور انصار کے بعضے تمہارے بھائی ایسے ہیں جنکے پاس مال نہیں ہے نہ کنبہ ہے تو ہر ایک تم میں سے دو تین آدمیونکو اپنے ساتھ شریک
کرلے اسطرح کہ ہم میں سے کسی کے پاس سواری نہ ہو مگر باری ہے جیسے اوروں کی باری ہوتی ہے جابر نے کہا تو میں نے اپنے ساتھ
دو یا تین آدمیوں کو ملا لیا اور میں بھی صرف باری سے اپنی اونٹ پر چڑھتا تھا جیسے وہ چڑھتے تھے **ف** یعنی ہر چند اونٹ
میرا تھا لیکن چونکہ انکو اپنے ساتھ شریک کرلیا تھا تو سب باری باری اوپر چڑھتے حساب سے **باب** فی الرجل یغزو

یلتمس الاجر والغنیمۃ کوئی شخص جہاد کرے ثواب اور غنیمت کیواسطے **عن** ضمرۃ ان ابن زغب الایادی حدثہ
قال نزل علی عبد اللہ بن حوالۃ الازدی فقال لی بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنغنم
علی اقدامنا فرجعنا فلم نغنم شیئا وعرف الجھد فی وجوھنا فقام فینا فقال اللھم لا تکلھم الی
فاضعف عنھم ولا تکلھم الی انفسھم فیعجزوا عنھا ولا تکلھم الی الناس فیستاثروا علیھم ثم
وضع یدہ علی راسی او قال علی ھامتی ثم قال یا ابن حوالۃ اذا رایت الخلافۃ قد نزلت ارض
المقدسۃ فقد دنت الزلازل والبلابل والامور العظام والساعۃ یومئذ اقرب من الناس
من یدی ھذہ من راسک **ترجمہ** ابن زغب سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن حوالہ ازدی اوترے میرے پاس اور مجھسے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بھیجا پا پیادہ غنیمت حاصل کرنے کے واسطے (یعنی سواری ہماری پاس نہ تھی پانوں
پیدل آپ نے روانہ کیا) ہم گئے کچھہ کما کے نہ لائے (یعنی مال غنیمت نہ ملا) اور آپ نے ہمارے چہرونپر رنج دیکھا تو آپ کھڑے ہوئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنتان لا تردان او قل ما تردان الدعاء عند النداء وعند البأس حین یلحم بعضھم بعضا قال موسی وحدثنی رزق بن سعید بن عبد الرحمن عن ابی حازم عن سہل بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ووقت المطر **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دعائیں نہیں رد کیجاتین یا بہت کم رد کی جاتی ہیں (یعنی ہمیشہ قبول ہوجاتین ہین یا اکثر قبول ہوتی ہیں) ایک بعد اذان کے (دوسری لڑائی کیوقت جب ایکدوسرے سے بھڑ جاتے ہیں دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے اور مینہ برستے وقت **ف** یعنے جب بارش شروع ہو کیونکہ اوسوقت خدا کی رحمت اوترتی ہے امید ہے کہ دعا بھی اوسکی رحمت اور کرم سے قبول ہوجاوے

باب فیمن سال اللہ تعالی الشھادۃ جو شخص اللہ سے شہادت مانگے **عن** معاذ بن جبل انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قاتل فی سبیل اللہ فواق ناقۃ فقد وجبت لہ الجنۃ ومن سال اللہ القتل من نفسہ صادقا ثم مات او قتل فان لہ اجر شھید زاد ابن المصفی من ھنا ومن جرح جرحا فی سبیل اللہ او نکب نکبۃ فانھا تجیئ یوم القیامۃ کاغزر ما کانت لونھا لون الزعفران وریحھا ریح المسک ومن خرج بہ خراج فی سبیل اللہ فان علیہ طابع الشھداء **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کی راہ مین لڑا اونٹنی کے فواق کے موافق تو مقرر اوسکے لیے بہشت واجب ہوئی (ایکبار اونٹنی کا دودہ دوہکر پھر دوسری بار دوہنے تک جتنا وقت ہوتا ہے اوسکو فواق کہتے ہین) اور جسنے شہادت مانگی اللہ تعالی سے سچے دل کے ساتھ پھر وہ مرگیا یا مارا گیا تو اوسکو شہید کا ثواب ہوگا **ف** معلوم ہوا کہ ہر کام مین سچی نیت کو دخل ہے اگر نیت ٹھیک نہو تو جہاد کا بھی ثواب کچھ نہین **ت** اور جو شخص زخمی کیا گیا (زخمی کرنا یعنے دشمن کے ہتھیارون سے) اللہ کے راہ مین یا مصیبت زخم کی پہونچا یا گیا غیر دشمن سے یعنی پتھر گرنے یا چوٹ کہانی (مصیبت پہونچانا) پس تحقیق وہ زخم آویگا قیامت کے دن مانند اکثر اوسچیز کے جو پایا جاتا تہا دنیا مین (یعنی اوسی حالت مین جیسیکہ وہ زخم بہت تازہ تہا دنیا مین) اوسکا رنگ زعفران کا ہوگا اور بو اوسکی مشک کی اور وہ شخص جو نکلا اوسکے پہوڑا اللہ کی راہ مین پس تحقیق اوس پہوڑے پر یا پہوڑے والے پر مہر ہوگی شہیدون کی (یعنی علامت شہیدون کی ہوگی تاکہ پہنچانا جاوے جو اسی ترقی دین مین سعی کی تھے پس دیا جاویگا ثواب مجاہدین کا)

باب فی کراھیۃ جز نواصی الخیل واذنابھا گھوڑے کی پیشانی اور دم کے بال نہ کترنا **عن** عتبۃ بن عبد السلمی وھذا لفظہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقصوا نواصی الخیل ولا معارفھا ولا اذنابھا فان اذنابھا مذابھا ومعارفھا دفاؤھا ونواصیھا معقود فیھا الخیر **ترجمہ** عتبہ بن عبد السلمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہون نے سنا آپ فرماتے تھے گھوڑون کی پیشانی کے بال نکترو اور نہ اونکی یالین اور دمین کترو اسلیے کہ اون کی دمین اون کی چوریان ہین اون سے مکھیان اوڑاتے ہین اور

اور لوگ اونکو اوٹھا لے گئے وہان سعد بن معاذ آئے اُنہون نے اون کی بہن سی کہا پوچھو اپنے بہائی سے تم کیون لڑی اپنی
قوم کی غیرت سی یا غصہ سی یا اسد کیواسطے غصہ کرکے اوہنون نے کہا اسد کیواسطے غصہ کرکے اور اوسکی رسول کے لیے پھر وہ
مرگئی اور جنت مین گئی حالانکہ اوہنون نے ایک نماز بھی نہین پڑہی **باب** فی الرجل یموت بسلاحہ جو شخص اپنے
ہتہیار سے آپ مجاوے **عن** سلمۃ بن الاکوع قال لما کان یوم خیبر قاتل اخی قتالا شدیدا فارتد
علیہ سیفہ وقتلہ فقال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک وشکوا فیہ رجلا
مات بسلاحہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مات جاھدا مجاھدا قال ابن شہاب ثم
سالت ابنا لسلمۃ بن الاکوع فحدثنی عن ابیہ بمثل ذلک غیر انہ قال فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کذبوا مات جاھدا مجاھدا فلہ اجرہ مرتین **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے
جب خیبر کا دن ہوا تو میرا بہائی خوب لڑا اتفاقا اوسکی تلوار اوسیکو لگ گئی اور وہ مرگیا تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم
کی اصحاب نے اسمین گفتگو کی اور اوسکی شہادت کو تسلیم نہ کیا بلکہ یون کہا کہ شخص تہا جو اپنی ہتہیار سے مرگیا رسول اسد صلی اسد
علیہ وسلم نے یہہ سنکر فرمایا نہین وہ مرا ہے اسد کے راہ مین کوشش کرکے مجاہد ہو کر ابن شہاب جو اس حدیث کی اسناد مین ایک
راوی ہین اُنہون نے کہا پھر مین نے سلمہ بن الاکوع کے ایک بیٹے سے پوچھا اُنہون بھی اپنے باپ سے ایسی ہی حدیث بیان
کی مگر اتنا کہا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے سنکر فرمایا جھوٹ بولے وہ (اسباب مین کہ وہ شہید نہین ہے) وہ مرا ہے جہاد کرکے
مجاہد ہو کر اوسکو دوہرا ثواب ہے) اگرچہ وہ اپنے ہتہیار کی چوٹ سی مرگیا **عن** ابی سلام عن رجل من اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال اغرنا علی حی من جھینۃ فطلب رجل من المسلمین رجلا منھم فضربہ
فاخطاہ واصاب نفسہ بالسیف فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخوکم یا معشر المسلمین
فابتدرہ الناس فوجدوہ قد مات فلفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بثیابہ ودمائہ وصلی
علیہ ودفنہ فقالوا یا رسول اللہ اشھید ھو قال نعم وانا لہ شھید **ترجمہ** ابو سلام سے
روایت ہے اُنہون نے سنا ایک شخص سے جو صحابی تہا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کا وہ کہتا تہا ہم نے حملہ کیا جہینہ کے ایک
قبیلے پر تو ایک مسلمان نے قصد کیا ایک آدمی کے مارنے کا اون مین سے پہر مارا اوسکو تلوار سے لیکن تلوار نے خطا کی اور
خود اوسیکو لگ گئی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا ای لوگو اوٹہو اور خبر لو اپنی بھائی مسلمان کے لوگ جلدی سے
دوڑے اوسکیطرف دیکھا تو وہ مرگیا ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اوسکو اوسی کے کپڑون اور زخمون مین لپیٹا اور اوپر
نماز پڑہی پھر اوسکو دفن کیا لوگون نے کہا یا رسول اسد کیا یہ شہید ہوا۔ آپ نے فرمایا ہان اور مین اسپر گواہ ہون **ف**
یعنی اسکی شہادت پر مین گواہی دونگا قیامت کے روز۔ اس حدیث سی شہید پر نماز پڑہی جانیکا ثبوت ہے جیسے ابو حنیفہ کا قول ہے
باب الدعاء عند اللقاء جنگ شروع ہوتے وقت دعا کا قبول ہونا **عن** سھل بن سعد قال قال

ہی اور ممکن ہے کہ تجربے سے معلوم ہوا ہو کہ اس جنس کا گھوڑا اصیل نہ ہوتا ہو بعضون نے کہا کہ اگر با وجود اسکے سفیدی
پیشانی پر ہو تو دور ہو جاتی ہی کراہت گھوڑی والونکے نزدیک بھی ارجل اور اشکل گھوڑا منحوس ہے ایک شاعر کہتا ہی
ارجل و اشکل و ستارہ پیشانی + گر بہ مفت دہند نستانی **باب** ما یؤمر بہ من القیام علی الدواب و البھائم
جانورون کی خدمت اور خبر گیری اچھی طرح کرنا چاہیے **عن** سھل بن الحنظلیۃ قال مر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ببعیر قد لحق ظھرہ ببطنہ فقال اتقوا اللہ فی ھذہ البھائم المعجمۃ فارکبوھا
صالحۃ وکلوھا صالحۃ **ترجمہ** سھل بن حنظلیہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک اونٹ دیکھا
جسکی پیٹ پیٹھ سی لگ گئے تھے **ف** بوجہ بھوک اور تکلیف کرت آپنے فرمایا خدا سے ڈرو ان بی زبان جانورون
کی باب مین ان پر سواری کرو اچھی طرح اور انکو کہلاؤ اچھی طرح **ف** یعنی خوب خدمت اور خبر گیری کرو **عن** عبد اللہ
بن جعفر قال اردفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ ذات یوم فاسر الی حدیثا لا احدث
بہ احدا من الناس وکان احب ما استتر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ ھدفا او حائش
نخل قال فدخل حائطا لرجل من الانصار فاذا جمل فلما رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم حن و ذرفت
عیناہ فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمسح ذفراہ فسکت فقال من رب ھذہ الجمل لمن
الجمل فجاء فتی من الانصار فقال لی یا رسول اللہ فقال افلا تتقی اللہ فی ھذہ البھیمۃ التی
ملکک اللہ ایاھا فانہ شکی الی انک تجیعہ وتدئبہ **ترجمہ** عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی ساتھ سوار کیا ایک دن اور آہستہ سی مجھ سے ایک بات کہی اور کہا کسی سے نہ کہنا اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو حاجت ضروری کیواسطے چھپنے کے جگہون مین دو جگہین بہت پسند تہین یا تو کوئی اونچا مقام ہو یا درختون کا
جھنڈ ہو ایکبار کسی انصاری کے باغ مین آپ تشریف لی گئی اودہر سے ایک اونٹ آیا اوس نے آپ کو دیکھکر رونا شروع کیا یعنی
آواز رونی کی سے نکالی اور آنکھون سی آنسو بہانا شروع کیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس گئے اور اوسکی سر پر ہاتھ
پہیرا وہ چپ ہو رہا بعد اوسکی پوچھا یہ اونٹ کسکا ہی ایک جوان انصار مین سی آیا اور کہنے لگا میرا ہی یا رسول اللہ آپ نے
فرمایا تو خدا سی نہین ڈرتا اس جانور مین جسکا اللہ نے تجھے مالک کیا اوس اونٹ نے مجھسے شکایت کی تیری تو اوسکو مارتا ہی اور
تہکاتا ہے **ف** سبحان اللہ آپ رحمۃ للعالمین تھے اونٹ بھی آپ کو دیکھکر اپنے فریاد سامنے لایا اور آپ کا ہاتھ پہیرتے
چپ ہو گیا **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یمشی بطریق فاشتد
علیہ العطش فوجد بئرا فنزل فیھا فشرب ثم خرج فاذا کلب یلھث یاکل الثری من العطش
فقال الرجل لقد بلغ ھذا الکلب من العطش مثل الذی کان بلغنی فنزل البئر وملا خفہ
فامسکہ بفیہ حتی رقی فسقی الکلب فشکر اللہ لہ فغفر لہ فقالوا یا رسول اللہ وان لنا فی البھائم

ایالبین انکی سبب گرم رہنے اونکے کے ہین اور اونکی پیشانیون کے بالون مین بندہے ہی بہلائی **ف** یعنے برکت ہی اوسکے
رہنے مین اور بہتری ہی اور زینت بہی ہے **باب** فی مایستحب من الوان الخیل کون سی قسم کا گہوڑا بہتر ہی **عن**
ابی وھب الجشمی وکانت لہ صحبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بکل کمیت
اغر محجل او اشقر اغر محجل او ادھم اغر محجل **ترجمہ** ابی وہب جشمی سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا لازم ہے تم کو گہوڑا کمیت سفید پیشانی کا اور سفید ہاتہہ پانونکا یا اشقر سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پانون کا یا
سیاہ سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پانونکا **ف** اشقر کہتے ہین گہوڑی سرخ رنگ کو اور فرق کمیت اور اشقر مین یہہ ہی
کہ کمیت کی دم اور ایال سیاہ ہوتی ہے اور اشقر کی سرخ **عن ابی وھب** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیکم بکل اشقر اغر محجل او کمیت اغر فذکر نحوہ قال محمد یعنی ابن مہاجر سالتہ لم فضل
الاشقر قال لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث سریۃ وکان اول من جاء بالفتح صاحب اشقر
ترجمہ ابو وہب سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم اپنے اوپر ہر ایک اشقر سفید پیشانی اور سفید
ہاتھ پانون کو یا کمیت سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پانون کو محمد بن مہاجر نے کہا مین نے عقیل سے پوچہا اشقر کو کیون فضیلت
ہوئی انہون نے کہا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بہیجا تو سب سے پہلے جو سوار فتح کی خبر لیکر آیا وہ
اشقر پر سوار تہا **ف** بہتر قسمین گہوڑون کی یہی ہین کمیت پنجکلیان مشکی پنجکلیان اشقر پنجکلیان انہی کے فضیلت آپ
نے بیان فرمائی **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن الخیل فی شقرھا **ترجمہ** ابن
عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت گہوڑون کی سرخ رنگ کے گہوڑون مین ہی **ف**
یعنے اون مین توالد تناسل زیادہ ہوتا ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسمی
الانثی من الخیل فرسا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مادیان کو بھی گہوڑا شمار کرتی تہی **باب**
ما یکرہ من الخیل جو گہوڑی منحوس ہین اونکا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ
الشکال من الخیل والشکال یکون الفرس فی رجلہ الیمنی بیاض وفی یدہ الیسری او یدہ الیمنی
وفی رجلہ الیسری **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گہوڑے مین شکال کو مکروہ رکہتے تہی
اور شکال یہہ ہے جو ایسا گہوڑا ہو جسکی داہنی پانون اور بائین ہاتہہ مین سفیدی ہو
یا اوسکی داہنی ہاتھ اور بائین پانون مین سفیدی ہو **ف** راوی نے تو تفسیر شکال کے اسطرح کی اور شکال
نزدیک صاحب قاموس اور تمام اہل لغت کے گہوڑون مین یہ ہی کہ تین پانو گہوڑی کے سفید ہون اور ایک ہمرنگ تمام بدن کے یا
بالعکس یعنے ایک پانون سفید ہو اور باقی ہمرنگ بدن کے اور شکال اصل مین اوس رسے کو کہتے ہین کہ جسر سے چارپایون کو باندہتے
ہین پس اسطرح گہوڑی کو تشبیہ دی ساتھ اسکے اور اسطرح کی گہوڑی کو مکروہ رکہا ارزانی وانکے کہ وہ بصورت مشکول ہے

الملائكة رفقة فيها جرس **ترجمہ** ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساتھ نہیں دیتے
رحمت کے فرشتے اون لوگوں کا جنمیں گھنٹا ہوتا ہے **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تصحب الملائكة رفقة فيها كلب او جرس **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا رحمت کے فرشتے ساتھ نہیں دیتے اون لوگوں کا جنمیں کتا اور گھنٹا ہو **عن** ابی هريرة ان النبي صلى الله
عليه وسلم قال في الجرس مزمار الشيطان **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا گھنٹی میں شیطان کا باجا ہے **ف** گھنٹا اونٹ وغیرہ کی گردن میں اسواسطے منع ہوا کہ دشمن آواز سے خبردار
ہو جاتا ہے وہ اپنا بچاؤ کر لیتا ہے تو مسلمان اوسپر غالب نہیں ہو سکتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پسند تہا
کہ دشمن کو بالکل اپنی خبر نہ ہو یکایکی اونپر پہنچ جاویں **باب** في ركوب الجلالة جلالہ (جو جانور گوہ کہاوے).
اوسپر سواری کی ممانعت **عن** ابن عمر قال نهي عن ركوب الجلالة ترجمہ عبداللہ بن عمر نے منع کیا جلالہ پر سوار ہونے
سے **عن** ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الجلالة في الابل ان يركب عليها
ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلالہ اونٹ پر چڑہنے سے منع کیا (کیونکہ وہ نجس ہے
اور گوشت اوسکا حرام ہے تو پسینا بھی اوسکا نجس ہے ہوگا **باب** في الرجل يسمي دابته آدمی اپنے جانور کا نام رکہے
عن معاذ قال كنت ردف رسول الله صلى الله عليه وسلم على حمار يقال له عفير **ترجمہ** معاذ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تہا ایک گدہے پر جسکو عفیر کہتے تہے **باب** في النداء عند
النفير يا خيل الله ارکبی کوچ کیوقت مجاہدین کو یون پکارنا اے اللہ کے لوگو سوار ہو جاؤ **عن** سمرة بن جندب
اما بعد فان النبي صلى الله عليه وسلم سمى خيلنا خيل الله اذا فزعنا وكان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يامرنا اذا فزعنا بالجماعة والصبر والسكينة واذا قاتلنا **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جماعت کا نام خیل اللہ رکھکر پکارتے جب ہم گہبراتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہم کو حکم کرتے تہے گہبراہٹ کیوقت اکٹھا ہو جانیکا اور صبر اور تحمل کا اسیطرح لڑائی کیوقت **ف** ہر چند خیل اصل میں گہوڑوں
کو کہتے ہیں مگر یہاں مراد خیل سے جماعت ہے مجاہدین کی وہ اللہ کے گروہ ہیں **باب** النهي عن لعن البهيمة
جانور پر لعنت کرنیکی ممانعت **عن** عمران بن حصين ان النبي صلى الله عليه وسلم كان في سفر فسمع لعنة
فقال ما هذه قالوا هذه فلانة لعنت راحلتها فقال النبي صلى الله عليه وسلم ضعوا عنها
فانها ملعونة فوضعوا عنها قال عمران فكاني انظر اليها ناقة ورقاء **ترجمہ** عمران بن حصین سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے آپ نے لعنت کی آواز سنی (یعنی کوئی کسی کو لعنت کرتا ہے) آپ نے
پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا فلانی عورت ہے اوس نے لعنت کی اپنی اونٹ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوتار لو

لاجر اهنالك فى كل ذات كبد رطبة اجر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک شخص راہ خدا مین جارہا تہا اوسکو بہت پیاس معلوم ہوئی ایک کنوان دیکہا اوس مین اُترکر پانی پیا جب کنوئین سی نکلا
تو دیکہا ایک کتا ہانپ رہا ہی اور پیاس کے ماری کیچڑ چاٹ رہا ہی اوسنی دل مین کہا اس کتے کا بھی پیاس کے ماری وہی حال ہوگا
جو میرا تہا پھر کنوئین مین اوترکر اپنے موزی مین پانی بہرا اور موہنہ مین اوسکو داب کر اوپر چڑہا **ف** کیونکہ کنوان ایسا ہوگا
جسمین چڑہنا دشوار ہوگا اسوجہ سے موزہ ہاتھ مین نہ لا سکا منہ مین داب لیا **ت** اور کتی کو پانی پلایا اللہ جل جلالہ اوس سے
خوش ہوگیا اور اوسکو بخشدیا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو جانوروں کے پانی پلانے مین بھی ثواب ہے آپنے فرمایا
کیون نہین ہر جاندار جگر مین ثواب ہے **ف** مسلمان ہو یا کافر آدمی ہو یا جانور رحمت رسانی اور رحم اور مہربانی ایسی چیز
ہی جو اللہ جل جلالہ کو نہایت پسند ہین وہ کبھی بیکار نہ جاوی گی مگر ان مین سے وہ جانور مستثنیٰ ہین جو موذی ہون یا واجب القتل
ہون **عن** انس بن مالك قال كنا اذا نزلنا منزلا لا نسبح حتى نحل الرحال **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت
ہی ہم جب منزل مین اوترتے تو نماز نہ پڑہتے جبتک کجاوُن کو اونٹون پر سے اوتار نہ لیتے تاکہ اونٹون کو تکلیف نہ ہو **باب**
فى تقليد الخيل بالاوتار جانورون کے گلےمین تانت کے گنڈے ڈالنا **عن** ابى بشير الانصارى انه كان مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم فى بعض اسفاره فارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم رسولا قال عبد الله
حسبت انه قال والناس فى مبيتهم لا تبقين فى رقبة بعير قلادة من وتر ولا قلادة
ترجمہ ابی بشیر انصاری سی روایت ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ تھی بعضی سفرون مین رسول اللہ
نے اللہ علیہ وسلم نے کسیکو بھیجا اور لوگ سو رہی تہی اوس نے کہا نہ باقی رہے اونٹ کی گردن مین تانت کا گنڈا یا کوئی گنڈا
مگر کاٹ ڈالا جاوی۔ کہا مالک نے یہ گنڈا نظر نہ لگنے کیواسطی باندہتے تھے آپنے اس سی منع کیا کہ گنڈا کچہ موثر نہین ہوسکتا
سب آفتون سے اللہ جل جلالہ بچانے والا ہی **عن** ابى وهب الجشمى وكانت له صحبة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ارتبطوا الخيل وامسحوا بنواصيها واعجازها او قال اكفالها وقلدوها ولا
تقلدوها الاوتار **ترجمہ** ابی وہب جشمی سے روایت ہی وہ صحابی تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑونکو
باندہ رکہو اور اونکے پٹھون اور پیشانیون پر ہاتھ پہیرا کرو یا بدلے اعجازہا کے اکفالہا فرمایا معنی دونون کے ایک ہین اور اونکے
گردنون مین گنڈی باندہو اور اونکی گردنون مین کمان کے چلے نہ باندہو **ف** گھوڑی باندہ رکہنے سے کنایہ یہہ ہی کہ اونکو
جہاد کے لیی فربہ کرو اور ہاتھ پہیرنے سے مقصود گرد و غبار سے اونکو صاف کرنا ہی اور اونکی فربہی کا حال معلوم کرنا ہی اور اسی سے
اُنس و راحت بہی حاصل ہوتی ہی اور جاہلیت کی عادت تہی کہ کمان کی چلے گھوڑون کے گردنون مین باندہتے تہے تا نظر نہ لگے
آپنے تنبیہ کے لیی اس سی منع فرمایا کہ گھوڑے کا گلا نہ گھوٹے اور نہ یہہ تقدیر کو رد کرسکتا ہے **باب** فى تعليق الاجراس
جانورون کے گلے مین گھنٹی لٹکانے کا بیان **عن** ام حبيبة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لا تصحب

آتے تو لوگ ہم کو آپ کے استقبال کے لیے لیجاتے جو ہم مین سے پہلے پہونچتا آپ اوسکو اپنے آگے بٹھا لیتے تو پہلے مین پہونچا آپ نے مجھکو اپنے آگے بٹھا لیا پھر امام حسن رضہ پہونچے یا امام حسین آپ نے اونکو اپنے پیچھے بٹھا لیا بعد اوسکے ہم مدینہ کو آئے اسی طرح بیٹھے ہوئے **باب** فی الوقوف علی الدابۃ جانور پر بیکار بیٹھے رہنے کی ممانعت **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایای ان تتخذوا ظھور دوابکم منابر فان اللہ انما سخرھا لکم لتبلغکم الی بلد لم تکونوا بالغیہ الا بشق الانفس وجعل لکم الارض فعلیھا فاقضوا حاجتکم **ترجمہ** ابوہریرۃ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم اسبات سے کہ اپنی جانورون کے پیٹونکو منبر بناؤ (بےضرورت اوسپر بیٹھے رہو) کیونکہ اللہ تعالی نے اونکو تابع کر دیا تمہارے اسواسطے کہ تم ایک شہر سے دوسرے شہر کو پہونچو جہان نہ پہونچ سکتے تھے مگر دل توڑ کر (یعنے تکلیف اوٹھا کر اگر سواری نہ ہوتی) اور تمہارے لیے زمین بنائی ہی اوسپر اپنے کام کیا کرو **باب** فی الجنائب کوتل اونٹونکا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون ابل للشیاطین و بیوت للشیاطین فاما ابل الشیاطین فقد رأیتھا یخرج احدکم بنجیبات معہ قد اسمنھا فلا یعلو بعیرا منھا و یمر باخیہ قد انقطع بہ فلا یحملہ واما بیوت الشیاطین فلم ارھا کان سعید یقول لا اراھا الا ھذہ الاقفاص التی یستر الناس بالدیباج **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ ہوتے ہین شیطانون کیواسطے اور گھر شیطانون کے لیے پس جو شیطانون کے اونٹ ہین مینے اونکو دیکھا کوئی تم مین سے اپنے ساتھ کوتل اونٹ (زیب و زینت کے لیے) لیکر نکلتا ہے جنکو اوس نے موٹا بنایا ہے اونپر سواری نہین کرتا اور راہ مین اپنے بھائی کو دیکھتا ہے کہ وہ چلنے سے عاجز ہو گیا لیکن اوسکو سوار نہین کرتا اور شیطانون کے گھر مین نہین دیکھے **ف** اب شیطانون کے گھر بھی موجود ہین کسی کے پاس بہت سے مکانات ہوتے ہین جو آراستہ پیراستہ فرش فروش سے ہوتے ہین لیکن خالی اون مین کوئی نہین رہتا اور اپنی بھائی مسلمان کو دیکھتے ہین اوسکو گھر نہین راہ مین پڑا ہے مینہ اور دہوپ کی تکلیف اوٹھاتا ہے پر رہنے کو اوسکو جگہہ نہین دیتے **ت** سعید نے کہا مین تو شیطانون کا گھر انھی ہودون کو سمجھتا ہون جنکی پردے ریشمی ہوتے ہین (مترجم) نے کہا مین تو شیطانونکا گھر اونھی گھرون کو جانتا ہون جنکا اوپر بیان کیا **باب** فی سرعۃ السیر جلدی چلنے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حقھا واذا سافرتم فی الجدب فاسرعوا السیر فاذا اردتم التعریس فتنکبوا عن الطریق **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ارزانی مین تم سفر کرو تو دو اونٹونکو حق اونکا (یعنے اونکو چارہ کہانے چھوڑ دیا کرو تا خوب چرین اور تیز چلین) اور جب تم قحط سالی مین سفر کرو تو جلدی چلو (یعنے راہ مین تاخیر نکرو تا ضعیف ہونے سے پہلے تم کو منزل

پالان دوسری دست پر ہے کیونکہ وہ ملعون ہے لوگون نے اوسکو خالی کر دیا عمران نے کہا گویا مین دیکھ رہا ہون اوس اونٹ
کو وہ ہے سیاہی مائل تہا **ف** مقصود اس سے زجر تھا اوس عورت کو کہ جب تو نے اوس پر لعنت کی تو ملعون پر سوار ہونا کیا
ضرور ہے **باب** فی التحریش بین البہائم چوپایہ جانورونکو لڑانے کی ممانعت **عن** ابن عباس قال
نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التحریش بین البہائم **ترجمہ** روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے چوپایہ جانورون کو لڑانے سے (جیسے مینڈہے وغیرہ کو) **باب** فی وسم الدواب جانورونکو داغ
دینا **عن** انس بن مالک قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم باخ لی حین ولد لیحنکہ فاذا ھو
فی مربد یسم غنما احسبہ قال فی اٰذانہا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی بہائی کو لیکر آیا جو پیدا ہوا تہا تحنیک کے لیے (یعنے کچہ چبا کر آپ اوسکے منہ مین ڈالدین) دیکھا تو آپ جانورون
کے تہان پر تہے اور بکریونکے کانونپر داغ دیرہے تہے نشانی کیواسطے (تاکہ اپنی بکریان پہچانی جاوین) **عن**
جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہ بحمار قد وسم فی وجہہ فقال اما بلغکم انی قد
لعنت من وسم البہیمۃ فی وجہہا او ضربہا فی وجہہا فنھی عن ذلک **ترجمہ** جابر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدہا دیکہا جسکے منہ مین داغ تہا آپ نے فرمایا تم کو خبر نہین مین نے
لعنت کی ہے اوس شخص پر جو جانور کو داغ دیوے منہ پر یا اوسکے منہ پر مارے پہر آپنے اس سے منع کیا **ف** منہ کے
سوا اور جگہ مارنا یا داغنا درست ہے اس حدیث سے **باب** فی کراھیۃ الحمر تنزی علی الخیل گدہونکا چڑہانا
گہوڑون پر کیسا ہے **عن** علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال اھدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بغلۃ فرکبہا فقال علی لو حملنا الحمیر علی الخیل فکانت لنا مثل ھذہ قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انما یفعل ذلک الذین لا یعلمون **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے ایک خچر تحفہ آیا آپ اوس پر سوار ہوئے حضرت علی نے کہا کاش ہم بھی گدہون کو گہوڑیون
پر چڑہائین تو خچر ہمارے پاس بہی ہون آپنے فرمایا یہ کام وہ کرتے ہین جو نہین جانتے **ف** گہوڑون کی منفعت کیونکہ
وہ جہاد مین کام آتا ہے اوسکو حصہ ملتا ہے اور قیمت بھی گہوڑی کی زیادہ ہوتی ہے خچر سے بعضون نے ظاہر حدیث سے
گدہونکا جفتی کرانا گہوڑیون پر مکروہ رکہا ہے بعضون کے نزدیک جائز ہے اور یہ حدیث محمول ہے اوپر استحباب کے واسطے
بڑہانے گہوڑون کے نسل کے کیونکہ وہ آلہ ہین جہاد کا **باب** فی رکوب ثلاثۃ علی دابۃ تین آدمیونکا ایک ہی جانور
پر چڑہنا **عن** عبد اللہ بن جعفر کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر استقبل بنا فاینا
استقبل اولا جعلہ امامہ فاستقبل بی فحملنی امامہ ثم استقبل بحسن او حسین فجعلہ خلفہ
فدخلنا المدینۃ وانا لکذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت سفر سے

ساتھ گر اونٹ یا گھوڑی دوڑانے مین یا تیر چلانے مین **ف** سبق اوس مال کو کہتے ہین کہ گھوڑ دوڑ وغیرہ مین شرط کیا جاوی اور اس حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ مسابقت کے ساتھ مال لینا روا نہین سوائے ان تین چیزون کے اور بعضی فقہا نے لاحق کیا ہے ان کے ساتھ اون چیزونکو بھی جو جہاد کے اسباب سے ہین جیسے گدہا اور خچر گھوڑے کے حکم مین داخل ہین اور فیل اونٹ کے حکم مین اور جو چیز جہاد کے اسباب سے ہے اوسکی مسابقت مین شرط کرنا مال کا جہاد کے رغبت دلانیکی واسطے ہی بخلاف اون چیزون کے جو جہاد کے اسباب سے نہین مانند کبوتر بازی وغیرہ کے اوس مین مسابقت اور مال لینا اوسپر جائز نہین **عن** عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سابق بين الخيل التي قد اضمرت من الحفياء وكان امدها ثنية الوداع وسابق بين الخيل التي لم تضمر من الثنية الى مسجد بني زريق وان عبد الله كان ممن سابق بها **ترجمہ** عبد الله بن عمر سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے شرط لگائی آگے بڑہنے کی اون گہوڑون مین جو تیار کیے گیے تہے گہوڑ دوڑ کے لیے حفیا سے (ایک مقام ہی باہر مدینہ کے) ثنیۃ الوداع تک (پانچ میل ہے حفیا سے) اور جو گھوڑی تیار نہین کیے گیے تہے اونکی حد ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک (ایک میل ہی) مقرر کی اور عبد الله بھی گہوڑ دوڑ مین شریک تھی **عن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يضمر الخيل يسابق بها **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیہ وسلم گہوڑون کو گھوڑ دوڑ کے لیے اضمار کرتی تھی **ف** اضمار اسکو کہتے ہین کہ گہوڑی کو خوب گہاس کہلاتے ہین تا قوی و فربہ ہو بعد ازان کم کرتے جاتے ہین گہانس کو اور اوسکی خوراک پر لا ٹھہراتے ہین اور ایک مکان مین بند کرکر گدنیان ڈالتے ہین کہ وہ گرم ہوتا ہے اور عرق لے آتا ہے اور جب وہ عرق خشک ہوتا ہی تو سبک ہو جاتا ہے اوسکا گوشت اور وہ قوی ہوتا ہے راہ چلنے مین **عن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم سبق بين الخيل وفضل القرح في الغاية **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے گہوڑ دوڑ کی اور جو گہوڑا پانچوین برس مین لگ چکا تھا اوسکا پٹہ دور مقرر کیا **باب** في السبق على الرجل یا نوٗن پانون دوڑنے کا بیان **عن** عائشة رضی الله تعالی عنہا انها كانت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر قالت فسابقته فسبقته على رجلي فلما حملت اللحم سابقته فسبقني فقال هذه بتلك السبقة **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی وہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ تہین سفر مین انہون نے کہا ہم اور آپ دوڑی تو مین آگے نکل گئی پھر جب مین موٹی ہو گئی تو ہم اور آپ دوڑے آپ آگے نکل گئے آپنے فرمایا یہ اوسکا بدلہ ہے جو تو پہلے آگے نکل گئی تھی (یعنے اب ہم اور تم برابر ہو گئے) **باب** في المحلل گہوڑ دوڑ مین محلل کا شریک ہو جانا **عن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ادخل فرسا بين فرسين يعني وهو لا يؤمن ان يسبق فليس بقمار ومن ادخل فرسا بين فرسين وقد امن

مقصود تکو پہونچاوین) اور جب تم رات کو اوترو تو راہ سے بچو۔ یعنی راہ مین مت اوترو وہان سانپ بچھو موذی جانور وغیرہ کا اندیشہ ہے عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو هذه قال بعد قوله حقها ولا تعدوا المنازل ترجمہ دوسری روایت مین جابر سے بھی ایسا ہے مروی ہے مگر اسمین اتنا زیادہ ہے کہ منزل سے آگے نہ بڑہو تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالدلجة فان الارض تطوى بالليل ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو چلنا اپنے پر لازم پکڑو اسلیے کہ زمین رات کو طے ہو جاتی ہے ف یعنی دن کے چلنے پر ہی قناعت نہ کرو بلکہ رات کو بھی کچھ چلا کرو اسلیے کہ چلنا آسان ہوتا ہے رات کو خصوصاً عرب کے ملک مین جہان دن کو آفتاب کی تپش بہت ہوتی ہے رات کو جلدی سے زمین طے ہو جاتی ہے باب رب الدابة احق بصدرها جو جانور کا مالک ہے وہ آگے بیٹھنے کا حقدار ہے عن ابی بریدة يقول بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي جاء رجل ومعه حمار فقال يا رسول الله اركب وتأخر الرجل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا انت احق بصدر دابتك مني الا ان تجعله لي قال فاني قد جعلته لك فركب ترجمہ ابو بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جا رہے تھے اتنے مین ایک شخص آیا گدہے پر سوار ہو کر وہ بولا یا رسول اللہ سوار ہو جائیے اور پیچھے سرکا آپنے فرمایا نہین تو زیادہ حقدار ہے آگے بیٹھنے کا اپنے جانور پر مگر البتہ اگر تو یہ جانور مجھے دیدے تو مین آگے بیٹھونگا وہ بولا یا رسول اللہ مین نے یہ آپ کو دیدیا پھر آپ اوسپر سوار ہوئے ف یعنے آگے بیٹھ گئے کیونکہ اب وہ جانور آپ کے ملک مین آگیا باب فی الدابة تعرقب فی الحرب جانور کے کونچین کاٹ ڈالنا لڑائی مین عن عبد اللہ بن الزبیر حدثنی ابی الذی ارضعنی وهو احد بنی مرة بن عوف وكان في تلك الغزاة غزاة موتة قال والله لكاني انظر الى جعفر حين اقتحم عن فرس له شقراء فعقرها ثم قاتل القوم حتى قتل ترجمہ عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہے میری باپ رضاعی نے جو بنی مرہ بن عوف مین سے تہا مجھسے بیان کیا وہ جہاد مین تہا یعنی موتہ (ایک موضع ہے شام مین) کی لڑائی مین کہا مین گویا دیکھ رہا ہون جعفر بن ابی طالب کو جب وہ کود پڑے اپنے اشقر گھوڑے سے اور اوسکی کونچین کاٹ دین پھر لڑے کافرون سے یہانتک کہ قتل کیے گئے ف کونچین کاٹ دین تاکہ کافرون کے کام نہ آوے اس حدیث سے معلوم ہوا لڑائی مین اگر جانور یا سامان کا خوف ہو کہ وہ دشمن کے ہاتھ مین آکر باعث اوسکی تقویت کا ہوگا تو اوس کا تلف کر ڈالنا درست ہے۔ ابو داؤد نے کہا یہ حدیث قوی نہین ہے باب فی السبق آگے بڑھنے کی شرط کا بیان عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا سبق الا في خف او في حافر او نصل ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین ہے مال لینا مسابقت کے

صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم کیا جو تیر بانٹ رہا تہا مسجد مین کہ جب وہ تیرون کو لیکر نکلے تو اون کی پیکانین پکڑے
رہی تا کہ وہ تیر کسیکو لگ نہ جاوے اگر لگے بھی تو لکڑی کیجانب سے جس سے صدمہ نہو **عن** ابی موسی عن النبی صلے
اللہ علیہ وسلم قال اذا مر احدکم فی مسجدنا او فی سوقنا ومعہ نبل فلیمسک علی نصالہا
او قال فلیقبض کفہ او قال فلیقبض بکفہ ان یصیب احدا من المسلمین **ترجمہ** ابو موسی سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم مین سے ہماری مسجد یا بازار مین آوے اور اوسکے ہاتھ مین تیر
ہون تو اون کے کانسی (پیکان) ہاتہہ مین پکڑی رہے یا مٹھی مین دبائے رہے ایسا نہو کسی مسلمان کو لگ جاوے **ف**
اسی حکم مین ہے بندوق یا تپنچہ کا بھرا ہوا دونون بائیں چڑہا کر مجمع مین لیجانا کیونکہ اکثر دغا ہو جاتی ہے **باب**
فی النہی ان یتعاطی السیف مسلولا ننگی تلوار دینے کی ممانعت **عن** جابر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم
نہی ان یتعاطی السیف مسلولا **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ننگی تلوار دینے سے
منع کیا (ایسا نہو لگ جاوی اگر کسیکو تلوار دیوے تو غلاف مین کر کے دیوی) **باب** النہی ان یقد السیر بین
اصبعین تسمہ دو انگلیان رکھ کر کسی چیز کو کاٹنا **عن** سمرۃ بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نہی ان یقد السیر بین اصبعین **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع کیا چمڑے کو کاٹنے سے دونو انگلیون کے بیچ مین (ایسا نہو کہ چمڑا کٹ کر انگلیوںکو صدمہ پہونچے) **باب** فی
لبس الدروع کئی زرہین پہننے کا بیان **عن** السائب بن یزید عن رجل قد سماہ ان رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم ظاہر یوم احد بین درعین او لبس درعین **ترجمہ** سائب بن یزید نے ایک شخص سے روایت کیا
جسکا انہون نے نام لیا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن دو زرہین تلے اوپر پہنین تہین **ف**
کمال احتیاط اور بچاؤ کیواسطے پس اس زمانہ کے جنگ مین زرہ کا پہننا چندان مفید نہین ہو **باب** فی الرایات و
الالویۃ جہنڈی اور نشان کا بیان **عن** یونس بن عبید مولی محمد بن القاسم قال بعثنی محمد بن
القاسم الی البراء بن عازب یسألہ عن رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کانت فقال کانت
سوداء مربعۃ من نمرۃ **ترجمہ** یونس بن عبید مولے محمد بن قاسم سے روایت ہی کہ مجھے بہیجا محمد بن قاسم نے براء بن عازب
کیطرف درحالیکہ محمد پوچہتا تہا براء سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان کا حال تو براء نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے نشان کا رنگ سیاہ تہا اور کپڑا اوسکا چوکور تہا نمرہ کی قسم سے **ف** سیاہ رنگ سے مراد یہہ ہے جو دور سے سیاہ
معلوم ہوتا تہا نہ خالص سیاہ رنگ کیونکہ نمرہ کی قسم جو کہا تو نمرہ اوس کملے کو کہتے ہین کہ خط سیاہ اور سفید اوس مین ہوتے ہین
اسلئے کہ اوسکو مشابہت ہے نمرہ کے ساتہہ یعنی چیتے کے **عن** جابر یرفعہ الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ کان
لواؤہ یوم دخل مکۃ ابیض **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین داخل ہوئے جس روز تو آپکا

ان تسبق فهو قمار **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایک گھوڑا داخل کرے
درمیان دو گھوڑون کے اور وہ گھوڑا ایسا ہو کہ اوسکے بڑھ جانے کا یقین نہو بلکہ پیچھے رہ جانیکا بھی احتمال ہو تو
وہ قمار نہین اور جو شخص کہ داخل کرے ایک گھوڑیکو درمیان دو گھوڑون کے اور وہ یقین رکھتا ہو اوسکے آگے بڑھ جانے
کا پس وہ قمار ہے **ف** حاصل یہ ہے گھوڑدوڑ مین اگر شرط حاکم کی طرف سے ہو یا ایک طرف سے ہو تو درست ہے اور جو دونون
طرف سے ہو تو محلل کا ہونا ضرور ہے یعنے ایک تیسرے شخص کا جسکی جیت جانی یا ہار جانے کا یقین نہو بلکہ ہارنے کا
بھی اور جیتنے کا بھی احتمال ہو اگر جیتے گا تو دونون سے شرط کا روپیہ بھر لیگا ہاریگا تو کچھ نہ دیگا اور جو اوس محلل کے جیتنے
یا ہارنے کا یقین ہو تو اوسکا شریک ہونا کچھ مفید نہ ہوگا **باب** فی الجلب علی الخیل فی السباق گھوڑدوڑ مین
کسیکو اپنی گھوڑے کے پیچھے رکھنا **عن** عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلب ولا جنب
زاد یحیی فی حدیثہ فی الرھان **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلب نہین
ہے اور نہ جنب ہے یحیی نے اپنی حدیث مین زیادہ کیا ہے فی الرھان کے لفظ کو یعنے لا جلب ولا جنب فی الرھان اور مراد رہان سے
بھی شرط کرنا ہے اور مسابقت کرنا ہے گھوڑدوڑ مین **ف** زکوۃ مین جلب یہہ ہے کہ زکوۃ لینے والا دور اوترے زکوۃ دینے والونسے
اور اونکو یہہ حکم کرے کہ مواشی میرے پاس یہان لاؤ اور جنب یہ ہے کہ مال والے اپنی موضع سے دور جا بیٹھین اور زکوۃ لینے والیکو
مشقت مین ڈالین تا وہ وہین جاوے تو یہ دونو مکروہ و ممنوع ہین۔ اور جلب گھوڑدوڑ مین یہہ ہے ایک شخصکو اپنی گھوڑی کے
پیچھے لگا دیوے کہ وہ گھوڑی کو ڈانٹتا رہے تاکہ وہ آگے بڑھ جاوے۔ اور جنب یہہ ہے کہ اپنے گھوڑی کے پہلو مین اور ایک گھوڑا
رکھے اسلیے کہ جب سواریکا گھوڑا تھک جاوے تو اوس گھوڑے پر سوار ہو لے یہہ بھی منع ہے **عن** قتادۃ قال الجلب
والجنب فی الرھان **ترجمہ** قتادہ نے کہا جلب اور جنب گھوڑدوڑ مین ہوتے ہین جنکے معنے ابھی بیان ہوئے **باب**
السیف یحلی تلوار پر چاندی لگانا **عن** انس قال کانت قبیعۃ سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضۃ
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی کی تھی **ف** اسمین
دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے تلوار پر چاندی کا زیور لگانا قلیل ہو یا کثیر اسی طرح کمربند چاندی کا اور ٹوپے چاندی کی کیونکہ چاندی
کا استعمال مردون کے لیے درست ہے **عن** سعید بن ابی الحسن قال کانت قبیعۃ سیف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فضۃ قال قتادۃ وما علمت احدا تابعہ علی ذلک **ترجمہ** سعید بن ابی الحسن سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی کے تھے قتادہ نے کہا مین نہین جانتا کہ
سعید بن ابی الحسن کے متابعت کسی اور شخص نے کی ہو اس حدیث کی روایت مین **باب** فی النبل یدخل بہ المسجد
تیر لیکر مسجد مین جانیکا بیان **عن** جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ امر رجلا کان یتصدق
بالنبل فی المسجد ان لا یمر بہا الا وھو اخذ بنصولہا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے رسول اللہ

کے شر سے اور سختی کے ساتھ ٹھہرنے سے اور بری نظر سے اہل مین اور مال مین ای اسد ہمارے لیے زمین کو لپیٹ ڈال اور ہم پر سفر آسان کردے عن ابن عمران رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا استوی علی بعیره خارجا الی سفر کبر ثلثا ثم قال سبحان الذی سخر لنا هذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون اللهم انی اسئلك فی سفرنا هذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی اللهم هون علینا سفرنا هذا اللهم اطو لنا البعد اللهم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاهل والمال واذا رجع قالهن وزاد فیهن آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون وکان النبی صلی الله علیه وسلم وجیوشه اذا علوا الثنایا کبروا واذا هبطوا سبحوا فوضعت الصلاة علی ذلك ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے انہون نے بتلایا۔ بیشک رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم جب اپنے اونٹ پر سوار ہوتے سفر کو جانے کے لیے تو اللہ اکبر تین بار فرماتے پھر فرماتے پاک ذات ہے وہ جسنے اسکو ہمارے بس مین دیا اور ہم نہ تھے اوسکو قابو مین لانیوالے اور ہم کو اپنے رب کیطرف پھر جانا ہے ای اسد ہم مانگتے مین تجھسے اپنے اس سفر مین نیکی اور پرہیزگاری اور تیری رضامندی کے کام الٰہی آسان کر ہم پر یہہ ہمارا سفر یا اسد لپیٹ لے ہمارے واسطے اوسکی دوری الٰہی تو رفیق ہے سفر مین اور خلیفہ گھر والون پر اور مال پر اور جب سفر سے لوٹ کر آتے تو یہی فرماتے اتنا زیادہ رجوع کرنیوالے توبہ کرنیوالے عبادت کرنیوالے اپنے رب کی تعریف کرنیوالے۔ اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم اور آپکے لشکر کے لوگ جب چڑہایون پر چڑہتے تکبیر کہتے جب اوترتے نیچے کو تو تسبیح کہتے پھر نماز بھی اسی قاعدے پر رکھے گئے ذکر اوٹھتے بیٹھتے اوسمین تکبیر ہے ۔ باب فی الدعاء عند الوداع رخصت کے وقت کیا کہے عن قزعة قال قال لی ابن عمر هلم اودعك کما ودعنی رسول الله صلی الله علیه وسلم استودع الله دینك وامانتك وخواتیم عملك ترجمہ قزعہ سے روایت ہے مجھکو ابن عمر نے کہا آمین تجھکو رخصت کرون جیسے کہ مجھکو رخصت کیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے سونپتا ہون اسد کو تیرا دین اور تیری امانت اور تیری انجام کار کو عن عبد الله الخطمی قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا اراد ان یستودع الجیش قال استودع الله دینکم وامانتکم وخواتیم اعمالکم ترجمہ عبد اسد خطمی سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم جسوقت لشکر کے رخصت کرنیکا ارادہ فرماتے تو فرماتے سونپتا ہون اسد کو دین تمہارا اور امانت تمہاری اور انجام کام تمہاری باب ما یقول الرجل اذا رکب سواری پر چڑہتے وقت کیا کہے عن علی بن ربیعة قال شهدت علیا رضی الله عنه اتی بدابة لیرکبها فلما وضع رجله فی الرکاب قال بسم الله فلما استوی علی ظهرها قال الحمد لله ثم قال سبحان الذی سخر لنا هذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد لله ثلاث مرات ثم قال الله اکبر ثلاث مرات ثم قال سبحانك انی ظلمت نفسی فاغفر لی انه لا یغفر الذنوب الا انت ثم ضحك

نشان اوسدن سفید تہا **عن** سماک عن رجل من قومه عن آخر منهم قال رایت رایة رسول الله صلے الله علیه وسلم صفراء **ترجمہ** سماک نے سنا ایک شخص اپنے قوم والے سے اوس نے اور ایک شخص سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان مین نے دیکہا تو زرد رنگ کا تہا **باب** فی الانتصار برذل الخیل والضعفة ضعیف بیکس آدمیون کے وسیلے سے مدد مانگنا **عن** ابی الدرداء یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ابغونی الضعفاء فانما ترزقون وتنصرون بضعفائکم **ترجمہ** ابی الدرداء سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ فرماتی تھی تلاش کرو میری لیے ضعیف لوگون کو (جیسے بوڑہے مرد بیوہ عورتین بیکس لاوارث بچے معذور اپاہج لولے لنگری) اسواسطے کہ تم روزی دیے جاتے ہو یا مدد کیے جاتے ہو ضعیف لوگون کیوجہ سے (یعنے اون کی طفیل سے تو اون کی خبر لیا کرو) **باب** فی الرجل ینادی بالشعار پرول کو پکار کر کہنے کا بیان **عن** سمرة بن جندب قال کان شعار المهاجرین عبد الله وشعار الانصار عبد الرحمن **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہی مہاجرین کی علامت عبد اللہ تہے اور انصار کی علامت عبد الرحمن تہے **ف** یعنے جنگ مین اپنے آدمیون کے پہچاننے کے لیے یہی پرول (اصطلاح) تھی **عن** ایاس بن سلمة عن ابیه قال غزونا مع ابی بکر رضی الله عنه زمن النبی صلی الله علیه وسلم فکان شعارنا امت امت **ترجمہ** ایاس بن سلمہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ جہاد کیا ہمنے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو ہمارے علامت یعنے اپنے لوگون کی پہچان کلمہ امت امت تہا (یعنی مار ای خدا دشمنو نکو یہ گویا نیک فال ہے اپنے لیے اور بد ہی دشمنون کیواسطے **عن** المهلب بن ابی صفرة اخبرنی من سمع النبی صلی الله علیه وسلم ان بیتم فلیکن شعارکم حم لا ینصرون **ترجمہ** مہلب بن ابی صفرہ نے صحابی سے روایت کیا آپ نے فرمایا اگر دشمن تمہارے پر شبخون کرین تو چاہیے کہ تمہاری علامت ہووے لفظ حم لا ینصرون **ف** علامت الخ پہچانا جاوی کہ مسلمان کون ہی اور کافر کون ہے اور یہ قرار داد سپاہیونکا ہے جو ایک بولی اپنی مقرر کر لیتے ہین تا علامت ہو اور اشتباہ نہ ہو کہ کس جانب کا ہی خصوصا شبخون کی وقت کہ اکثر اوسمین اشتباہ ہوتا ہے حاصل یہ ہے کہ اپنی لوگون کو کہدیتے ہین کہ جب ہم پوچہین کون تو تم یہ بولی بولنا اسطرح کی بولی کو انگریزی زبان مین پرول کہتے ہین اور معنی حم لا ینصرون کے یہہ ہین ای حم کے اوتارنیوالے کافر مدد نہ دیے جاوین **باب** ما یقول الرجل اذا سافر سفر کیوقت آدمی کیا دعا پڑہے **عن** ابی هریرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سافر قال اللهم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاهل اللهم انی اعوذ بك من وعثاء السفر وکآبة المنقلب وسوء المنظر فی الاهل والمال اللهم اطولنا الارض وهون علینا السفر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کو جانی لگتے تو فرماتے ای اللہ تو سفر مین رفیق ہے اور اہل مین خلیفہ ہے ای اللہ تجہسی پناہ مانگتا ہون سفر

اوجیشا بعثہم من اول النہار وکان صخر رجلا تاجرا وکان یبعث تجارتہ من اول النہار فاثری وکثر مالہ **ترجمہ** صخر غامدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہی برکت دے میری امت کے لیے اون کے اول روز مین (یعنے اول روز مین طلب کرین یا کسب یا سفر وغیر ذلک تو برکت حاصل ہو اوسمین) اور حضرت جسوقت چہوٹا یا بڑا لشکر بہیجتے تہے تو اوسکو اول روز مین بہیجتے تہے اور صخر سوداگر تہا اور اپنی تجارت کا مال اول روز مین بہیجا کرتا تہا تو مالدار ہوگیا اور اوسکا مال بہت ہوگیا **باب** فی الرجل یسافر وحدہ تنہا سفر کرنیکی ممانعت **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراکب شیطان والراکبان شیطانان والثلاثۃ رکب **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے اونہوں اپنے باپ سے اونہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہین اور تین سوار سوار ہین **ف** یعنے تین سوار مستحق اسکے ہین کہ اونکو سوار کہین اس لیے کہ وہ شیطان سے محفوظ ہین اور آپنے ایک سوار یا دو سوار کو سفر کرنے سے منع فرمایا اسلیے کہ ایک کے ہونے مین تو جماعت فوت ہوتی ہے اور عند الحاجت کوئی مددگار نہین ہوتا اور ہر امر مین درماندہ ہوتا ہے اور اگر دو ہون تو اون مین سے اگر ایک بیمار ہو یا مر جاوے تو مضطر ہوتا ہے دوسرا اور شیطان خوش ہوتا ہے یا مراد یہ ہے کہ اونکے ساتھ شیطان ہے جو شر کا حکم کرتا ہے اور مبالغۃً اونکو نفس شیطان فرمایا غرض اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر مین تین آدمی چاہیین تاکہ جماعت سے نماز پڑہین اور اگر ایک کچہ کام کو جاوے تو دو باقی رہین اور آپس مین انس پکڑین اور اگر اوسکے آنے مین تاخیر ہووے تو ایک اون دونون مین سے جاکر خبر لاوے اور ایک اسباب پاس بیٹہے **باب** فی القوم یسافرون یؤمرون احدہم جب تین یا زیادہ آدمی سفر کو نکلین تو ایک کو افسر کرلین **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا خرج ثلاثۃ فی سفر فلیؤمروا احدہم **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سفر مین تین شخص ہون تو ایک شخص کو چاہیے کہ اپنا امیر بنالیوین یعنے دو شخص ایک کو اپنا سردار ٹہرالین **ف** امیر کرنیکو اسلیے حکم فرمایا کہ اگر کسی امر مین نزاع واقع ہو تو اوسکیطرف رجوع کرین اور امیر کو چاہیے کہ خیرخواہی کرے اور خادم اور مہربان ہو جیسیکہ اوس حدیث مین آیا ہے کہ سید القوم خادمہم **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان ثلاثۃ فی سفر فلیؤمروا احدہم قال نافع فقلنا لابی سلمۃ فانت امیرنا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین شخص سفر مین ہون تو چاہیے کہ اپنمین ایک کو سردار ٹہرالیوین۔ نافع نے کہا ہم ابو سلمہ سے بولے تم ہمارے امیر ہو (سفر مین) تاکہ نزاع نہ ہو اگر ہو تو امیر فیصلہ کردیوے **باب** فی المصحف یسافر الی ارض العدو کلام اللہ کو دار الحرب مین لیجانا **عن** عبد اللہ بن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو قال مالک وانما ذلک مخافۃ ان ینالہ العدو **ترجمہ**

فقيل يا امير المؤمنين من اي شيء ضحكت قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم فعل كما فعلت ثم ضحك فقلت يا رسول الله من اي شيء ضحكت قال ان ربك يعجب من عبده اذا قال اغفر لي ذنوبي يعلم انه لا يغفر الذنوب غيري **ترجمہ** علی بن ربیعہ سے روایت ہی علی رضی اللہ عنہ کیواسطی سواری حاضر کی گئی تاکہ اوسپر سوار ہون پھر جب آپ نے اپنا پانون رکاب مین رکھا تو فرمایا بسم اللہ پھر جب اوسکی پیٹھہ پر بیٹھہ گئے تو کہا الحمد للہ پھر کہا پاک ہے وہ ذات جسنے ہمارے بس مین دیا ان جانورونکو اور نہ تھے ہم اونکو تابع کرنیوالے اور بیشک ہم اپنے رب کیطرف البتہ پھر جانیوالے ہین - پھر کہا سب تعریف اللہ کو ہے تین بار - پھر کہا اللہ اکبر تین بار - پھر کہا پاک ہے تو بیشک مین نے ظلم کیا اپنی جان پر بخشدے مجھکو بیشک بات یہ ہے کہ کوئی نہین بخشتا گناہونکو سوا تیری - پھر ہنس پڑے تو کہا گیا کہ کس چیز کے سبب آپ ہنسے یا امیر المومنین تو کہا مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اونہون نے ایسا ہی کیا جسطرح مینے کیا پھر ہنسے تو مین نے پوچھا البتہ خوش ہوتا ہے بندی سے جسوقت بندہ کہتا ہے میری گناہ بخشدے کہ وہ جانتا ہے میری سوائی کوئی گناہونکو نہین بخشتا - **ف** یعنی بندی کے اس اعتقاد پر کہ اوسکے گناہون کو سوا اوسکے پروردگار کے اور کوئی نہین بخشتا خوش ہوجاتا ہے خداوندا بخشدی گناہ ہماری سوا تیری کوئی ہماری گناہ نہین بخشتا

باب ما يقول الرجل اذا نزل المنزل جب آدمی منزل مین اوتری تو کیا کہی

عن عبد الله بن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سافر فاقبل الليل قال يا ارض ربي وربك الله اعوذ بالله من شرك وشر ما فيك وشر ما خلق فيك وشر ما يدب عليك واعوذ بك من اسد واسود من الحية والعقرب ومن ساكن البلد ومن والد وما ولد **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور رات ہوجاتے تو آپ فرماتی اے زمین میرا رب اور تیرا رب اللہ ہی مین اللہ کی پناہ چاہتا ہون تیری بدی سے اور اوسچیز کے بدی سے جو تجھہ مین ہے اور بدی سے اوسچیز کے جو پیدا ہوئی ہی تجھہ مین اور بدی اوسچیز کے جو چلتی ہے تجھپر اور پناہ چاہتا ہون اللہ کی شیر سے اور کالی سے یعنی سانپ سے اور بچھو سے اور شہر کے رہنیوالے کے بدی سے اور بدی جننیوالی کی سی اور جسکو اوسنے جنا

باب في كراهية السير اول الليل رات مین چلنی کی ممانعت کا بیان

عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ترسلوا فواشيكم اذا غابت الشمس حتى تذهب فحمة العشاء فان الشياطين تعيث اذا غابت الشمس حتى تذهب فحمة العشاء **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت چھوڑو اپنی جانورون کو آفتاب ڈوبنی کے بعد جبتک رات کی سیاہی آجاوی کیونکہ شیطان چھیڑتے ہین آفتاب ڈوبنی کے بعد جبتک سیاہی عشا کی آوی **ف** اسواسطی سفر مین مغرب کیوقت ٹھہر جانا چاہیے پھر اندھیری ہوئے پر چلنا چاہیے

باب في اي يوم يستحب السفر کسدن سفر کرنا بہتر ہے

عن كعب بن مالك قال قلما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج في سفر الا يوم الخميس **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ سفر کو کسی اور دن نکلیں سوا جمعرات کے اکثر جمعرات کو نکلتے

باب في الابتكار في السفر سفر کو صبح کیوقت نکلنا مستحب ہے

عن صخر الغامدي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم بارك لامتي في بكورها وكان اذا بعث سرية

پہلے اپنے خاص نفس کے لیے پہر ساتہہ والے مسلمانون کے ساتہہ بہلائی کرنے کے اور فرماتے جب تو اپنی دشمن مشرکونکا ہا سنا کری تو اونکو دعوت کر تین خصلتون کے یا کہا تین خلال کے یہہ شک راوی کا ہی کہ لفظ خصال کا فرمایا یا خلال کا فرمایا یعنی دونون کے ایک ہین) پہر جو چیز ان تینون چیزون مین سے مشرک قبول کرلین تو تو بھی اونسے قبول کر اور اونسے باز رہ یعنی اونکو زیادہ تکلیف نہ دی پہر اونکو بلا نقل کیطرف یعنے چلے آوینگے اپنی ملک سے یعنے دار الحرب سے مہاجرین کے ملک کیطرف یعنی دار الاسلام کی اور خبر دی اون کو یہہ کہ اگر وہ اسکو کرلیوین یعنی اپنی ملک سے دار الاسلام مین چلی آوین تو اون کیواسطے وہ چیز ہے جو مہاجرین کیواسطے ہے اور اونپر وہ چیز ہے جو مہاجرین پر ہے پہر جو اگر وہ نہ قبول کرین یعنی اپنی ملک سے اوٹہانا تو اونکو یہہ خبر دی کہ وہ گنوار مسلمانون کی مانند ہونگے اور اونپر خدا کا وہ حکم جاری کیا جاویگا جو سب مسلمانون پر جاری کیا جاتا ہے (یعنے واجب ہونا نماز اور زکوٰۃ وغیرہا اور قصاص اور دیت اور جو اونکی مانند ہو اور اون کے واسطے فئے اور غنیمت مین کچہ حصہ نہوگا مگر یہہ کہ وہ مسلمانون کے ساتہہ ہو کر جہاد کرین (یعنے جیسا مہاجرون کے لیے نعیمہ جہاد کے بھی حصہ مقرر ہتا تو یہہ اون کے مثل نہونگے) اور جو وہ اگر اسکو قبول نہ کرین یعنی اسلام کو نہ مانین تو اونسے جزیہ کا سوال کرو پہر جو اونہون نے تیریطرف سی قبول کیا تو تو بھی اون سے قبول کرلے یعنے صلح کرلے اور باز رہ اونسے اور جو وہ نہ مانین تو اللہ سے مدد مانگ اور لڑ اون سے اور جسوقت قلعہ والون کو گہیرے تو یعنی کفار کو اور وہ تجہ سے چاہین کہ اوتاری تو اون کو اللہ کے حکم پر تو تو اونکو مت اوتار اسلیئے تو نہین جانتا کہ اون کے باب مین اللہ کا کیا حکم ہے ولیکن تم اون کو اپنے حکم پر نکالو پہر تم اونکا فیصلہ کرو جسطرح چاہو **ف** یعنی جب کفار قلعے مین محصور ہون اور وہ تم سے چاہین کہ ہمکو قلعے کے باہر نکلنے دو اس شرط پر کہ جو اللہ کا حکم ہماری باب مین ہو بجالاؤ تو اس کو نہ ماننا کیونکہ ہم کو معلوم نہین ہوسکتا کہ اللہ کا حکم انکے باب مین کیا ہی برخلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ پر وحی آتی تہی اللہ کا حکم معلوم ہو جاتا تہا بلکہ ہم کو یہ شرط کرنا چاہیے کہ جو ہمارا حکم ہو اوسکو تسلیم کرین خواہ قتل یا اخراج یا جزیہ یا امان وغیر ذلک **عن** سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اغزوا باسم اللہ وفی سبیل اللہ وقاتلوا من کفر باللہ اغزوا ولا تغدروا ولا تغلوا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا **ترجمہ** سلیمان بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے راہ مین لڑو اللہ کے نام ساتہہ اور جو خدا کو نہ مانے اوسکو مارو لڑو لیکن قول نہ توڑیو اور غنیمت مین چوری نہ کیجیو اور ناک کان نہ کاٹیو اور لڑکے کو نہ ماریو **ف** یعنی نابالغ کو نہ عورتون کو نہ بوڑہے ضعیف مردونکو جو لڑائی کے قابل نہین ہین نہ لڑائی کا مشورہ دیتے ہین **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انطلقوا باسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ ولا تقتلوا شیخا فانیا ولا طفلا صغیرا ولا امرأۃ ولا تغلوا وضموا غنائمکم واصلحوا واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یعنی مجاہدون کو بہیجتے وقت

عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کو دشمن کے ملک مین لیجانی سے مالک نے کہا کہ اسو اسطی منع کیا تا ایسا نہو کہ دشمن قرآن شریف کو لیکر اوسکی توہین کرے **ف** ابن عبد البر نے کہا کہ تمام فقہا نے اجماع کیا اس امر پر کہ مصحف کو چھوٹی فوج کی ہمراہ جسکی شکست پانیکا خوف ہو نہ لیجاوین اور بڑی فوج کے ساتھ لیجانا بھی مختلف فیہ ہی مالک کے نزدیک ممنوع ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے **باب** فیما یستحب من الجیوش والرفقاء والسرایا لشکر اور رفقا اور سرایا کی تعداد کا بیان کہ کسقدر تعداد بہتر ہے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الصحابۃ اربعۃ وخیر السرایا اربعمائۃ وخیر الجیوش اربعۃ آلاف ولن یغلب اثنا عشر الفا من قلۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین مصاحبون اور رفیقون مین چار رفیق ہین اور چھوٹے لشکرون مین بہتر چار سو کا لشکر ہے اور بڑی لشکرون مین چار ہزار کا لشکر بہتر ہے اور بارہ ہزار قلت کی سبب ہرگز مغلوب نہین ہوتے **ف** چار اسلیے بہتر ہین کہ اگر ایک بیمار ہو اور وصیت کرنا چاہے کسی رفیق کو تو دو گواہ ہو جاوین۔ اور علما نے لکھا ہے کہ چار سے پانچ بہتر ہین بلکہ جسقدر زیادہ ہون گے بہتر ہونگے اور حدیث مین مرتبہ اقل کو بیان کیا۔ اور ہرگز مغلوب نہین ہوتے یعنی بارہ ہزار مغلوب نہین ہوتے اور اگر مغلوب بھی ہونگے تو کمی کے سبب نہون گے کیونکہ حد کمی سے نکل گیا ہے بلکہ بسبب کسی اور امر کے مغلوب ہون گے یعنی عجب اور غرور نامردی وغیرہ ذلک سے **باب** فی دعاء المشرکین مشرکون کو اسلام کی دعوت کرنا **عن** سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بعث امیرا علی سریۃ او جیش اوصاہ بتقوی اللہ فی خاصۃ نفسہ وبمن معہ من المسلمین خیرا وقال اذا لقیت عدوک من المشرکین فادعہم الی احدی ثلاث خصال او خلال فایتہا اجابوک الیہا فاقبل منہم وکف عنہم ادعہم الی الاسلام فان اجابوک فاقبل منہم وکف عنہم ثم ادعہم الی التحول من دارہم الی دار المہاجرین واعلمہم انہم ان فعلوا ذلک ان لہم ما للمہاجرین وان علیہم ما علی المہاجرین فان ابوا واختاروا دارہم فاعلمہم انہم یکونوا کاعراب المسلمین یجری علیہم حکم اللہ الذی یجری علی المؤمنین ولا یکون لہم فی الفیء والغنیمۃ نصیب الا ان یجاہدوا مع المسلمین فان ہم ابوا فادعہم الی اعطاء الجزیۃ فان اجابوا فاقبل منہم وکف عنہم فان ابوا فاستعن باللہ تعالی وقاتلہم واذا حاصرت اہل حصن فارادوک ان تنزلہم علی حکم اللہ تعالی فلا تنزلہم فانکم لا تدرون ما یحکم اللہ فیہم ولکن انزلوہم علی حکمکم ثم اقضوا فیہم بعد ما شئتم **ترجمہ** سلیمان بن بریدہ سے روایت ہی انہون نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو چھوٹے یا بڑے لشکر کا امیر کرکے بھیجتے تو آپ اوسکو وصیت فرماتے اللہ سے ڈرنے کی

پی لیوے ساتھ نہ لیوے ۔ خطابی نے کہا یہ حدیث مضطر مین ہی جسکو کہانا نہ ملے اور خوف ہو ہلاکت کا ۔ اور بیہقی نے
سنن مین کہا کہ حسن کے روایتین سمرہ سے ثابت نہین ہین بعضون کے نزدیک **عن** عباد بن شرحبیل قال
اصابتنی سنة فدخلت حائطا من حیطان المدینة ففرکت سنبلا فاکلت وحملت فی ثوبی فجاء
صاحبه فضربني واخذ ثوبي فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له ما علمت اذ كان
جاهلا ولا اطعمت اذ كان جائعا وقال ساغبا وامره فرد علي ثوبي واعطاني وسقا او
نصف وسق من طعام **ترجمه** عباد بن شرحبیل سے روایت ہی مجھے قحط نے ستایا مین ایک باغ مین گیا مدینے کے باغ
مین سے اور ایک بالی کو ملکر مین نے کہایا اور اپنے کپڑے مین باندہا اتنے مین باغ کا مالک آیا اوسنے مجھے مارا اور میرا کپڑا
چھین لیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے باغ کا مالک سے کہا یہ جاہل تہا تو نے اسکو مسئلہ نہ سکہایا اور بہوکا
تہا تو نے اسکو نہ کہلایا آپنے حکم کیا اوس نے میرا کپڑا پہیر دیا اور ساٹھ صاع یا تیس صاع اناج کے مجھے دیے (یعنی اوسکو مارنا کیا
ضرور تہا مسئلہ بتانا چاہیے تہا کہ تو نے کہا لیا ہوتا پر باندہ لیجانا درست نہین ہی) **عن** عم ابی رافع بن عمرو الغفاری
قال كنت غلاما ارمي نخل الانصار فاتي بي النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا غلام لم ترمي
النخل قال اكل قال فلا ترمي النخل وكل مما يسقط في اسفلها ثم مسح راسه فقال اللهم اشبع
بطنه **ترجمه** ابی رافع کے چچا سے روایت ہی مین لڑکا تہا انصار کے کہجور کے درختون پر ڈہیلے مارا کرتا تہا لوگ مجھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے آپ نے فرمایا ای لڑکے تو کیون ڈہیلے مارتا ہی درختون پر مین نے کہا مین کہاتا
ہون (کہجور گراکر) آپنے فرمایا ڈہیلے مت مار اور جو نیچے گرا ہو اوسکو کہا لیا کر پہر میری سر پہ ہاتہ پہیرا اور دعا کی
یا اللہ اسکا پیٹ بہروے **باب** فیمن قال لا یحلب بعضون کے نزدیک بی اجازت دودہ نہ نچوڑے **عن**
عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحلبن احد ماشية احد بغير اذنه ايحب
احدكم ان تؤتى مشربته فتكسر خزانته فينتثل طعامه فانما تخزن لهم ضروع مواشيهم
اطعمتهم فلا يحلبن احد ماشية احد الا باذنه **ترجمه** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے دوسرے کی جانور کا دودہ نہ نچوڑے بی اوسکی اجازت کے کیا تم مین سے کوئی اسکو
پسند کرتا ہی کہ اوسکی کہٹرکے مین کوئی آن کر اوسکا خزانہ توڑکر غلہ نکال لیجاوے (نہین کوئی اسکو پسند نہین کرتا) اسی
طرح جانورون کے تہن اونکے کہانے ہین کوئی کسی کے جانور کا دودہ نہ نچوڑے بے اوسکی اجازت کے **باب**
فی الطاعة بادشاہ یا حاکم کی اطاعت کا بیان **عن** ابن جريج يا ايها الذين آمنوا اطيعوا الله واطيعوا
الرسول واولي الامر منكم في عبد الله بن قيس بن عدي بعثه النبي صلى الله عليه وسلم في سرية
اخبرنيه يعلى عن سعيد بن جبير عن ابن عباس **ترجمه** ابن جریج سے روایت ہی یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ

جہاد کیواسطے اسد کے نام کے ساتھہ روانہ ہواور تائید اور توفیق الہی کے ساتھہ اسد کے رسول کے دین پر اور جو بہت بڑہا ہوا وسکو نہ مارنا اور نہ چھوٹے لڑکے کو اور نہ عورت کو اور نہ تم غنیمت مین خیانت کرنا اور غنیمت کے مال کو جمع کرنا اور تم آپسمین تنازع کے ترک کرنے پر صلح کرو یا کفار سے اگر مصلحت دیکہو یا سنوارو اپنی امورات کو اور نیکی کرو یعنی آپسمین اسلیے کہ خدای تعالے نیکی کو دوست رکہتا ہے **ف** بہت بوڑہی سے یہہ مراد ہے کہ کسی کام کا نہ ہوا اور جو اگر لڑنے والا ہو یا صاحب تدبیر ورای ہو تو اس صورت مین اسکو بھی مار دو اور ظاہر یہہ ہے کہ لفظ صغیر بدل ہے یا بیان ہے لفظ طفلا کا یعنے وہ لڑکا جو حد بلوغ کو نہ پہنچا ہوا اور استثنا کیا گیا ہے اسی وہ لڑکا جو بادشاہ ہو یا لڑنے والا ہو اور نہ عورت کو یعنی وہ جبکہ لڑنے والی نہ ہو اور نہ وہ لڑائی مین صاحب رای ہو **باب** فی الحرق فی بلاد العدو دشمنون کی زراعت اور اشجار کو جلانا **عن** ابن عمران رسول الله صلی الله علیه وسلم حرق نخل النضیر وقطع وهی البویرة فانزل الله عزوجل ما قطعتم من لینة او ترکتموها **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے بنی نضیر کی کہجور کے درختون کو جلادیا اور کاٹ ڈالا موضع بویرہ مین تب اللہ تعالے نے یہ آیت اوتاری ما قطعتم من لینة الآیہ جو کاٹ ڈالا تم نے کہجور کا پیڑا رہنے دیا کہڑا اپنی جڑ پر سو اسد کے حکم سے اور تا رسوا کرے بے حکمون کو **عن** اسامة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان عهد الیه فقال اغر علی ابنی صباحا وحرق **ترجمہ** اسامہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اون سے کہا لوٹ لی ابنی کو صبح کیوقت اور جلادی (ابنی ایک گانون ہے فلسطین مین عسقلان اور رملہ کے بیچ مین) **عن** عبدالله بن عمرو الغزی سمعت ابا مسهر قیل له ابنی قال نحن اعلم هی یبنی فلسطین **ترجمہ** عبداسد بن عمرو غزی سے روایت ہے اونہون نے سنا ابو مسہر سے اور ان سے ابنا کا ذکر ہوا اونہون نے کہا ہم جانتے ہین اسکو وہ یبنی ہے فلسطین مین (شام مین) **باب** فی بعث العیون جاسوس (گوئیندہ) بہیجنے کا بیان **عن** انس قال بعث یعنی النبی صلی الله علیه وسلم بسیسة عینا ینظر ما صنعت عیر ابی سفیان **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے بسیسہ کو جاسوس بنا کر بہیجا تا کہ دیکہے ابوسفیان کا قافلہ کیا کرتا ہے **باب** فی ابن السبیل یاکل من التمر ویشرب من اللبن اذا مر به جب مسافر کہجور کے درختون یا دودہ والے جانورون پر گزرے تو کہجور کہا لیوے اور دودہ پی لیوے اگرچہ مالک کی اجازت نہ ہو **عن** سمرة بن جندب ان نبی الله صلی الله علیه وسلم قال اذا اتی احدکم علی ماشیة فان کان فیها صاحبها فلیستاذنه فان اذن له فلیحلب ولیشرب فان لم یکن فیها فلیصوت ثلاثا فان اجابه فلیستاذنه والا فلیحتلب ولیشرب ولا یحمل **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی جانورون پر گزرے تو اگر اونکا مالک موجود ہو تو اوس سے اجازت لیکر دودہ پیوے اور جو مالک نہ ہو تو تین بار اوسکو آواز دیوے اگر جواب دیوے تو اوس سے اجازت لیکر ورنہ بلا اجازت دودہ نچوڑے اور پیوے لیکن اپنے ساتھہ نہ باندہے **ف** یعنی جسقدر خواہش ہو

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تفرقکم فی ھذہ الشعاب والاودیة انما ذلکم من الشیطان فلم ینزل بعد ذلک منزلا الا انضم بعضھم الی بعض حتی یقال لو بسط علیھم ثوب لعمھم **ترجمہ** ابی ثعلبہ خشنی سے روایت ہے کہا حضرت کے صحابہ جب منزل مین اوترتے تو متفرق ہوکر پہاڑون کے درون اور نالون مین اوترتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا یہہ تفرقہ درون اور نالون مین نہین مگر شیطان کیطرف سے جو تم کو ایکدوسرے سے جدا کرتا ہے تاکہ دشمن تم پر قدرت پاوے اور تم کو تکلیف پہونچاوے) آپ کے اس فرمانے کے بعد پھر کسی منزل مین لوگ کبھی متفرق نہ اوترے بلکہ بعضے ایسے باہم ملکر اوترتے کہ اونکو دیکھکر کہا جاتا کہ ایک کپڑا اگر اون پر پہیلا یا جاوے تو البتہ سب کو ڈہانک لیوے **عن** انس الجھنی عن ابیہ قال غزوت مع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوة کذا وکذا فضیق الناس المنازل وقطعوا الطریق فبعث نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منادیا ینادی فی الناس ان من ضیق منزلا او قطع طریقا فلا جھاد له **ترجمہ** انس جھنی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوکر جہاد کیا فلان جہاد اور فلان جہاد اور لوگون نے اکثر منزل مین جگہہ کو تنگ کیا یعنی بعضون نے بلا حاجت زیادہ مکان کو روک لیا تو اس سبب سے اورون پر جگہہ تنگ ہوگئی اور بعضون نے راہ زنی کی یعنے راہ کی ڈکیتی کے مسافرون کو مارا اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کو بھیجا جو پکار اوسی یہ بات جو منزل کو تنگ کرے لوگون پر (یعنے حاجت سے زیادہ جگہہ گھیر لیوے) یا راہ مارے ڈکیتی کرے تو اوسکو جہاد کا ثواب نہ ہوگا **ف** جہاد وہی ہے جسمین افسر کی اطاعت ہو انتظام ہو کوئی کام ظلم وستم کا خلاف شرع نہ ہونے پاوے ورنہ وہ غدر ہے **باب** فی کراھیة تمنی لقاء العدو دشمن سے ملنے کی آرزو نہ کرنا چاہیے **عن** سالم ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ وکان کاتبا له قال کتب الیہ عبد اللہ بن ابی اوفی حین خرج الی الحروریة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض ایامه التی لقی فیھا العدو قال یا ایھا الناس لا تتمنوا لقاء العدو وسلوا اللہ تعالی العافیة فاذا لقیتموھم فاصبروا واعلموا ان الجنة تحت ظلال السیوف ثم قال اللھم منزل الکتاب مجری السحاب وھازم الاحزاب اھزمھم وانصرنا علیھم **ترجمہ** سالم ابو النضر سے روایت ہے جو کاتب تہے عمر بن عبید اللہ کے عبد اللہ بن ابی اوفے نے اونکو لکھا جب وہ خارجیون کیطرف نکلے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے دنون مین جب دشمنون سے لڑنے کے لیے ہوتے فرمایا اے آدمیون دشمنون سے ملنیکی آرزو نہ کرو یعنے نہ چاہو کہ کافرون سے قتال واقع ہو اسلیے کہ اوس مین بلا کا طلب کرنا ہے اور یہہ منع ہے اور اللہ سے عافیت مانگو پھر جب دشمنون سے مقابلہ ہوہی جاوے تو پہر صبر کرو اور یہ جان لو کہ بہشت تلوارون کے سایے کے نیچے ہے یعنے بہت ہی قریب ہے پھر آپنے دعا کیا یا اللہ کتاب کے اوتارنیوالے اور ابر کے چلانیوالے اور کافرون کی جماعت کے شکست دینے والے اونکو شکست دے اور ہم کو کافرون پر مدد دے **ف** مطلب یہی

الآیۃ اے ایمان والو تابعداری کرو اللہ کی اور اوسکے رسول کی اور جو تم مین صاحب حکومت ہو یہ آیت عبداللہ بن قیس بن عدی کے شان مین اوتری ہے جب اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹکڑیکا سردار کرکے بھیجا خبر دی ہمکو یعلے نے انہون نے سعید بن جبیر سے انہون نے ابن عباس سے **عن** علی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث جیشا وامر علیھم رجلا وامرھم ان یسمعوالہ ویطیعوا فاجج نارا وامرھم ان یقتحموا فیھا فابی قوم ان یدخلوھا وقالوا انما فررنا من النار واراد قوم ان یدخلوھا فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو دخلوا فیھا لم یزالوا فیھا وقال لا طاعۃ فی معصیۃ اللہ انما الطاعۃ فی المعروف **ترجمہ** حضرت امیر المؤمنین علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اوسکا سردار ایک شخص کو بنایا اور حکم دیا اوسکی اطاعت کرنیکا اوس نے آگ سلگائی اور حکم کیا اون کو آگ مین گھس جانیکا تو بعض لوگون نے انکار کیا اس سے انہون نے کہا ہم آگ ہی سے بھاگے دوزخ سے۔ اور بعضون نے گھسنا چاہا۔ یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا اگر آگ مین چلے جاتے تو پھر اوسہین ہمیشہ رہتے (یعنی مرجاتے آخرت مین جہنم مین جلتے) اور آپ نے فرمایا نہین اطاعت ہے کسی کی اللہ کی نافرمانی مین بلکہ اطاعت اوسکام مین چاہیے جو دستور کے موافق ہو **ف** اور شرع کے موافق اگر بادشاہ کا حکم شریعت کے خلاف ہو تو محض لغو ہے اوسکی اطاعت کرنا ہرگز نہ چاہیے **عن** عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال السمع والطاعۃ علی المرء المسلم فیما احب وکرہ مالم یؤمر بمعصیۃ فاذا امر بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعۃ **ترجمہ** عبداللہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سننا اور ماننا مسلمان پر خواہ وہ راضی ہو یا ناراض جبتک وجب ہے کہ گناہ کا حکم نہو اگر گناہ کا حکم کیا جاوے تو نہ سننا چاہیے نہ ماننا چاہیے **ف** اگر بادشاہ اسلام کا فرض کا حکم کرے ماننا فرض ہے واجب کا کرے ماننا واجب ہے سنت کا کرے ماننا سنت ہے۔ مستحب کا مستحب ہے (مرقاۃ الصعود) **عن** عقبۃ بن مالک قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ فسلحت رجلا منھم سیفا فلما رجع قال لو رأیت مالامنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اعجزتم اذ بعثت رجلا فلم یمض لامری ان تجعلوا مکانہ من یمضی لامری **ترجمہ** عقبہ بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹکڑی بھیجی مین نے اون مین سے ایک شخص کو ایک تلوار دی جب وہ لوٹا تو اوس نے مجھسے بیان کیا کاش تو دیکھتا جیسی ملامت کی ہے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا کیا تم سے نہین ہو سکتا جب مین نے ایک شخص کو بھیجا وہ میرا حکم بجا نہین لایا تو تم اوسکے بدلے اوس شخص کو مقرر کرو جو میرا حکم بجا لاوے (اور اوسکو نکال دو جو میری حکم کی تعمیل نہ کرے **باب** ما یؤمر من انضمام العسکر لشکر کے لوگونکو ملا رہنا چاہیے **عن** ابی ثعلبۃ الخشنی قال کان الناس اذا نزلوا منزلا قال عمرو کان الناس اذا نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منزلا تفرقوا فی الشعاب والاودیۃ فقال رسول

لڑائی داؤن گہات کا نام ہی **ف** یعنی لڑائی صرف شمشیرزنی پر موقوف نہین فریب اور تدبیر بھی ضرور چاہیے **شعر** کار ہا راست کند عاقل کامل بسخن + کہ بصد لشکر جرار میسر نشود + لیکن بعد عہد وپیمان کے فریب سے عہد توڑنا درست نہین **عن** مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا ارادغزوۃ ورّی بغیرھا وکان یقول الحرب خدعۃ **ترجمہ** مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہین لڑائی کا ارادہ کرتے تو لوگون سی اور کچھ بتاتے اور فرماتے تھے لڑائی داؤن گھات کا نام ہی **باب** فی البیات رات کو چھاپا مارنے کا بیان **عن** سلمۃ قال امّر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابابکر رضی اللہ عنہ فغزونا ناسا من المشرکین فبیتناھم فقتلناھم کان شعارنا تلک اللیلۃ امت امت قال سلمۃ فقتلت بیدی تلک اللیلۃ سبعۃ اھل ابیات من المشرکین **ترجمہ** سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق کو حاکم بنا کر بھیجا تو ہم نی جہاد کیا مشرکون سے پچھلی رات کو ہم نے اونپر چھاپا مارا اوس رات کو ہمارا شعار (بول) اُمت اُمت تھا سلمہ نے کہا اوس رات کو مین نی اپنے ہاتھ سے سات گھر کے مشرکون کو قتل کیا **ف** اس حدیث سی چھاپہ مارنے کا جواز معلوم ہوا اور اسی حکم مین ہی ہر طرح کا فریب ومکر جو کفار سے کیا جاے **باب** فی لزوم الساقۃ ساقہ کے ساتھ امام کا رہنا **عن** جابر بن عبد اللہ حدثھم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخلف فی المسیر فیزجی الضعیف ویردف ویدعولھم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین پیچھے رہا کرتے ساقہ مین تو ساتھ لیجاتے ضعیف کو اور سوار کر لیتے اور دعا کرتے اون کے لیے **ف** ساقہ لشکر کے اوس ٹکڑی کو کہتی ہین جو پیچھے رہا کرتا ہی اکثر ضعیف مجروح بیمار لوگ اوسی مین رہتے ہین **باب** علی ما یقاتل المشرکون کس بات پر مشرکون سے لڑین **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فاذا قالوھا منعوا منی دماءھم واموالھم الا بحقھا وحسابھم علی اللہ تعالی **ترجمہ** ابی ہریرہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین حکم کیا گیا ہون یہہ کہ لوگون سے لڑون جبتک کہ وہ گواہی دین اسکی کہ سوای اللہ کے کوئی معبود نہین پھر جب کہ اسکا اقرار کرین تو مجھسے بچا لیا اونہون نے اپنی مالون کو اور اپنے خونون کو مگر بسبب اوسکے حق کے (یعنی اگر وہ کسیکا مال لین یا ماری تو اونکا مال اور خون لیا جاویگا اوسکے بدلے مین) اور حساب اونکا اللہ پر ہوگا **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یشھدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان یستقبلوا قبلتنا وان یأکلوا ذبیحتنا وان یصلوا صلاتنا فاذا فعلوا ذلک حرمت علینا دماؤھم واموالھم الا بحقھا لھم ما للمسلمین وعلیھم ما علی المسلمین **ترجمہ** انس سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مین لوگون سے لڑنیکا حکم کیا گیا ہون جبتک کہ گواہی دین اسکی کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہین اور محمد اوسی کے رسول اور بندے ہین اور ہماری قبلے کیطرف

کہ خواہ نخواہ دشمن سے بھڑنے کی آرزو کرنا بیفائدہ ہی شاید عین وقت پر صبر نہ ہو سکے تو نیکی برباد گناہ لازم ہو بلکہ جب دشمن سے
مڈبھیڑ ہو جاوے اوسوقت صبر کرے اور اللہ پر بھروسا کر کے جنگ کرے **باب** ما یدعی عند اللقاء جب دشمن
سے ملاقات ہو تو کیا کہے **عن** انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غزا قال اللھم
انت عضدی ونصیری بک احول وبک اصول وبک اقاتل **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد مین لڑتے تو فرماتے اے اللہ تو ہی میرا بازو اور میرا مددگار ہی مین تیری مدد سے چلتا پھرتا ہون
اور تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہون اور تیری ہی مدد سے جہاد کرتا ہون **باب** فی دعاء المشرکین مشرکون کو لڑائی کیوقت
اسلام کیطرف بلانا **عن** ابن عون قال کتبت الی نافع اسالہ عن دعاء المشرکین عند القتال فکتب
الی ان ذلک کان فی اول الاسلام وقد اغار نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بنی المصطلق وھم
غارون وانعامھم تسقی علی الماء فقتل مقاتلتھم وسبی سبیھم واصاب یومئذ جویریۃ
بنت الحارث حدثنی بذلک عبد اللہ وکان فی ذلک الجیش **ترجمہ** ابن عون سے روایت ہی مین نے
لکھا نافع کو پوچھتا تھا مین اوسنے مشرکون کے بلانے کو لڑائی کیوقت اسلام کیطرف انہون نے لکھا کہ یہ شروع اسلام مین تھا
بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غارت کیا بنی المصطلق کو (جو خذیمہ کا لقب ہی اور وہ ایک شاخ ہی قبیلہ خزاعہ
سے اسی غزوی مین حضرت عائشہ کا ہار گم گیا تھا اور آیت تیمم کی اوتری تھی) اور وہ غافل تھے اور انکے جانور پانی پی رہی
تھے آپ نے اون مین سے جو لڑنے والے تھے اونکو قتل کیا اور باقیماندہ کو گرفتار کیا اور جویریہ بنت الحارث کو اوسی دن آپ نے
پایا نافع نے کہا مجھسے یہ عبد اللہ نے بیان کیا جو اوس لشکر مین شریک تھا **ف** پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جویریہ
سے نکاح کر لیا سنہ ۵۰ ہجری مین اونکا انتقال ہوا **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یغیر عند
صلوۃ الصبح وکان یتسمع فاذا سمع اذانا امسک والا اغار **ترجمہ** انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حملہ کیا کرتے تھے صبح کی نماز کیوقت اور سنا کرتی تھی اگر اذان کی آواز آتی تو حملہ نکرتے نہین تو حملہ کرتی
ف کیونکہ جب اذان کی آواز ہوتی تو معلوم ہوتا کہ وہ لوگ مسلمان ہین ورنہ کافر ہونا اونکا یقین ہو جاتا پس آپ حملہ
کرتے **عن** ابن عصام المزنی عن ابیہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سریۃ فقال
اذا رأیتم مسجدا او سمعتم مؤذنا فلا تقتلوا احدا **ترجمہ** ابن عصام مزنی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک چھوٹے لشکر مین بھیجا۔ یعنی ہمراہ تو آپ نے فرمایا جب تم مسجدین دیکھو یا موذن کو
اذان کہتے سنو تو کسی کو مت قتل کرو **ف** یعنی جب تم شعائر اسلام کے کوئی علامت پاؤ مثلاً ہو یا قبلی تو کسی کو مت قتل کرو
یہانتک کہ مومن اور کافر کی تمیز کر لو **باب** المکر فی الحرب لڑائی مین مکر کرنیکا بیان **عن** جابر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال الحرب خدعۃ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قصاص مین قتل کے لایق ہوگا) اور تو اوس کی مثل ہو جاویگا جبتک اوس نے یہہ کلمہ کہا تہا) یعنی اسلام کا اقرار
کیا تہا تو وہ کافر حلال الدم تہا اسی طرح تو اوسکے خون کرنے سے حلال الدم ہو جاویگا اور تیرا مارنا اوسکے
بدلے مین مباح ہو جاویگا **ف** اگرچہ اسلام اور کفر مین اللہ کے نزدیک خلوص قلبی معتبر ہی پر لوگون کے
نزدیک ظاہر مین زبان کا اقرار اور انکار معتبر ہے جو زبان سی اسلام کا اقرار کری لوگونکے نزدیک مسلمان شمار کیا
جاویگا اگرچہ اوسکے دل مین کچھہ ہی بہرا ہو۔ **عن** جریر بن عبد اللہ قال بعث رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سریة الی خثعم فاعتصم ناس منهم بالسجود فاسرع فیهم القتل قال بلغ
ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر لهم بنصف العقل وقال انا بریٔ من کل مسلم یقیم
بین اظهر المشرکین قالوا یا رسول اللہ لم قال لا ترٰایا نا راهما **ترجمہ** جریر بن عبد اللہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چہوٹا لشکر قبیلہ خثعم کیطرف بہیجا چند لوگون نے اون مین سی (جو
مسلمان ہو چکے تہے لیکن اونہی کافرون کے ساتہہ رہتے تہے) سجدہ کرکے بچنا چاہا لوگون نے اونکو مار ڈالا جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہونچی آپنے اونکے وارثون کو نصف دیت دلائی (آدہی دیت کافرون کے یہان رہنے
سی ساقط ہو گئی) اور آپ نے فرمایا مین جدا ہون اوس مسلمان سی جو کافرون کے بیچ مین رہے لوگون نے کہا کیون
یا رسول اللہ آپنے فرمایا اسواسطے کہ اسلام کے آگ اور کفر کے آگ ایک ساتھ نہین رہ سکتین **باب فی التولی**
یوم الزحف کافرون کے مقابلے سے بہاگنا **عن** ابن عباس قال نزلت ان یکن منکم عشرون
صابرون یغلبوا مائتین فشق ذلک علی المسلمین حین فرض اللہ علیهم ان لا یفر واحد
من عشرة ثم انه جاء تخفیف فقال الآن خفف اللہ عنکم قرا ابو توبة الی قوله
یغلبوا مائتین قال فلما خفف اللہ تعالی عنهم من العدة نقص من الصبر بقدر ما
خفف عنهم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی جب یہ آیت اوتری اگر تم مین سی بیس آدمی صبر کرنیوالے
ہون تو دو سو کافرون پر غالب ہون مسلمانونپر بہت شاق گزرا اللہ کا یہہ حکم کہ ایک آدمی دس کے مقابلے سی نہ
بہاگے پہر تخفیف ہوئی اور اللہ جل جلالہ نے اوتارا اب اللہ نے تخفیف کی تمہاری اوپر اور جانا کہ تم مین ضعف ہے اگر سو
آدمی تم مین سی ہون دو سو پر غالب ہون اور جو ہزار ہون تو دو ہزار پر غالب ہون راوی نے کہا جب اللہ نے
تخفیف کی تعداد مین تو اوسی قدر صبر مین کمی ہو گئی) کیونکہ پہلا صبر اس صبر سے پانچ گنا زیادہ تہا جب ایک کا
دس سے مقابلہ تہا اب ایک کا دو سے رہ گیا **عن** عبد اللہ بن عمر حدثه انه کان فی سریة من
سرایا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال فحاص الناس حیصة فکنت فیمن حاص قال
فلما برزنا قلنا کیف نصنع وقد فررنا من الزحف وبؤنا بالغضب فقلنا ندخل

منہ کر کے نماز پڑھین اور ہمارا حلال کیا جانور کہاوین اور نماز پڑھین ہماری نماز کیطرح پھر جب وہ یہہ سب کرلین تو اونکا مال اور خون ہمارے پر حرام ہین مگر کسی حق کی وجہ سے اون کے لیے وہ حق ہونگے جو مسلمانون کے لیے ہین اور اون پر وہ حق ہونگے جو مسلمانون پر ہین عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم امرت ان اقاتل المشرکین بمعناه ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ہوا مجھکو مشرکون سے لڑنیکا پھر ویسا ہی ذکر کیا جو اوپر کی حدیث مین بیان ہوا عن اسامة بن زید قال بعثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم سریة الی الحرقات فنذروا بنا فهربوا فادرکنا رجلا فلما غشیناه قال لا اله الا الله فضربناه حتی قتلناه فذکرته للنبی صلی الله علیه وسلم فقال من لك بلا اله الا الله یوم القیامة فقلت یا رسول الله انما قالها مخافة السلاح قال افلا شققت عن قلبه حتی تعلم من اجل ذلك قالها ام لا من لك بلا اله الا الله فما زال یقولها حتی وددت انی لم اسلم الا یومئذ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹی لشکر مین بھیجا ہمکو حرقات (جہینہ قبیلونکا نام ہے) کیطرف انہون نے ہماری خبر سن لی اور بھاگ گئے ایک آدمی کو اون مین سے ہم نے پالیا جب ہم نے اوسکو پکڑ لیا تو وہ لا الہ الا اللہ کہنے لگا۔ مگر ہم نے اوسکو مارا یہانتک کہ مار ڈالا پھر مین نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے کہا کون تیری مدد کریگا قیامت کے روز لا الہ الا اللہ کے سامنے (یعنے لا الہ الا اللہ اوسکی حجت ہوگی اور تیرا جواب کچھ نہ ہوگا) مین نے کہا یا رسول اللہ اوس نے ہتہیار کے ڈر سے لا الہ الا اللہ کھدیا آپنے فرمایا کیا تو نے اوسکا دل چیر کر دیکھا کہ تجھے یہ معلوم ہو گیا اوس نے ہتہیار کے ڈر سے لا الہ الا اللہ کہا یا نہین کون تیری مدد کریگا لا الہ الا اللہ کے سامنے قیامت کے روز پھر آپ یہی فرماتے جاتے تھے یہانتک کہ مین نے آرزو کی کاش مین آج ہی مسلمان ہوا ہوتا (تو اس گناہ سے محفوظ رہتا کیونکہ اسلام کفر کے گناہونکو مٹا دیتا ہے) عن المقداد بن الاسود انه اخبره انه قال یا رسول الله ارایت ان لقیت رجلا من الکفار فقاتلنی فضرب احدی یدی بالسیف ثم لاذ منی بشجرة فقال اسلمت لله افاقتله یا رسول الله بعد ان قالها قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقتله فقلت یا رسول الله قطع یدی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقتله فان قتلته فانه بمنزلتك قبل ان تقتله وانت بمنزلته قبل ان یقول کلمته التی قال ترجمہ مقداد بن اسود سے روایت ہے انہون نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کافر سے مین ملون وہ مجھسے لڑے اور میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالے تلوار سے بعد اوسکے چھپ جاوے درخت کی آڑ مین اور کہے مین اسلام لایا خدا کیواسطے کیا مین اوسکو قتل کرون یہ کہنے بعد آپنے فرمایا نہین مت قتل کر اوسکو اگر تو اوسکو قتل کریگا تو وہ تیرے مثل ہو جاویگا قتل سے پہلے (یعنی معصوم ہو جاویگا اور تو اوسکے

فہرست ابواب پارہ شانزدہم سنن ابوداود علیہ الرحمۃ

المدينة فتثبت فيها ونذهب ولا يرانا احد قال فدخلنا فقلنا لو عرضنا

انفسنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فان كانت لنا توبة اقمنا وان كان

غير ذلك ذهبنا قال فجلسنا لرسول الله صلى الله عليه وسلم قبل صلوة الفجر فلما

خرج قمنا اليه فقلنا نحن الفرارون فاقبل الينا فقال لا بل انتم العكارون

قال فدنونا فقبلنا يده فقال انا فئة المسلمين **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لشکرون مین سے ایک لشکر مین وہ تھے اونھون نے کہا لوگ بھاگ نکلے (کفار کے مقابلے سے) مین بھی اون لوگون مین تھا جو بھاگ نکلے جب پھر ہم لوگ تھے تو ہم نے صلاح کی اب کیا کرین ہم کافرون کے مقابلے بھاگے اور اللہ کے غصے کے لائق ٹھہرے پھر ہمنے کہا چلو مدینے مین چلین۔ اور وہان ٹھہرے رہین دوسری بار جب جہاد ہو تو چل نکلین اور ہم کو کوئی دیکھنے نہ پاوے خیر ہم مدینے گئے۔ وہان ہم نے کہا کاش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چلین اور اپنے تئین آپ کے سامنے پیش کرین اگر ہماری توبہ قبول ہو تو ہم ٹھہرے رہین اور اگر کچھ اور ہو تو چلدین۔ یہانتک کہ ہم گئے اور بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے ہوئے فجر کی نماز سے پہلے جب آپ نکلے تو ہم کھڑے ہو گئے اور آپ کی طرف جا کر عرض کیا یا رسول اللہ ہم بھگوڑے لوگ ہین آپ ہمارے طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا نہین تم پلٹ کر لڑائی مین آنیوالے ہو (عبداللہ نے کہا یہ سنکر ہم خوش ہو گئے) اور آپ کے نزدیک گئے اور آپ کا ہاتھ چوما آپ نے فرمایا مین مسلمانون کے پناہ کی جگہہ ہون **ف** یعنے اونکا مددگار اور ملجا ہون پھر سے اور مسلمان کہان جائینگے تو او نکو معذور کرین یا کچھ **تفسیر** ابی سعید قال نزلت فی یوم بدر ومن یولھم یومئذ دبرہ **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے یہ آیت ومن یولھم یومئذ دبرہ کہ جو شخص اپنی پیٹھ موڑی لڑائی سے اوسپر اللہ کا غضب ہوا بدر کے دن اوتری **تمام ہوا** پارہ سولہوان سنن ابی داؤد کے بتیس پارون مین سے اور پورا ہوا ربع ثالث اور

نصف اول اس کتاب مستطاب کا اللہ جل شانہ

اسی طرح نصف ثانی کو بھی کامل کرادے آمین

تم الجزء السادس عشر ویتلوه الجزء السابع عشر ان شاء الله تعالى